# مقننِ دکن

## جلد ششم

### حصہ اول

قانونی کتب اور مباحثہ قانونی مسائل و تنقیحات اصول قانون

سنہ ۱۳۰۳ فصلی

# فهرستها

کتابچه نمبر ۳ سنه ۱۳۰۳

# فهرست

[illegible]

فهرست [illegible]

| | | |
|---|---|---|
| [illegible] | [illegible]<br>[illegible]<br>[illegible] | ۱۶ |

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

| [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| --- | --- | --- |

| [illegible] | شهادت بهرام بن عالی | ۴۲ |
| --- | --- | --- |

[illegible]

| [illegible] | | [illegible] | [illegible] |
| --- | --- | --- | --- |
| ۵۰ | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

[illegible]

| | | |
|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| | [illegible] | |
| | [illegible] | |

۹

# فهرست

[illegible]

[illegible]

[illegible]

| [illegible] | [illegible] |
| --- | --- |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | |
| [illegible] | |
| [illegible] | |

# فہرست

# فهرست

| تاریخ | | مطلب | صفحه |
|---|---|---|---|
| یکم ذیقعده سنه ۱۳۰۲ | | احوال موارد شهادت ... | ۹۴ |
| | | ایضاً | ″ |
| | | ایضاً سیاسات ... و الوراد و سارح ... صلح ... سید ... | ″ |

# فہرست

| | |
|---|---|
| لکھا نمبر ۱۲ [illegible] | اصول موازنہ [illegible]<br>تمثیل موازنہ [illegible] |

# لیکچر نمبر ۱۳ باب ۷ فصل ۱

## اصول موازنہ شہادت

### قیاسات

پہلے لیکچروں میں شہادت قرائن حال کا بیان کیا گیا ہے وہ سب قرائن قیاسات
کی ذیل میں داخل ہیں اس لیے ان لیکچروں کے ساتھ قیاسات کی بحث کو بغور پڑھنا چاہیئے
قانون شہادت کی اصطلاح میں قیاس اوس میلان ذہنی کا نام ہے جو کسی امر کے وجود یا
عدم کی بابت مثبتہ یا منفیہ کے اس درجہ کا ہو کہ اوس کی بنا پر متوسط درجہ کی عقل و فہم کا محتاط
شخص روز مرہ کاروبار میں عمل کر سکے اور اوس کی تردید یا مخالفت میں کوئی کافی وجہ موجود
نہ ہو —

قیاسات دو قسم کے ہیں اول قیاسات قانونی یعنی وہ جو صریح حکم قانون کی رو سے
مقرر کیے گئے ہیں مثلاً کوئی بچہ بعد از ازدواج اور حمل کی مدت معمولی کے بعد ایسی عورت سے
پیدا ہو جو اپنے شوہر کی منکوحہ ہو اور شوہر جماع کرنے کے ناقابل نہ ہو تو وہ بچہ حلال زادہ قیاس
کیا جائے گا یہ قیاس قانونی ہے نہ طبعی —

[illegible] قیاس ہمیشہ قطعی ہے کہ تقاضی ہیں بدیہی [illegible]
قابل [illegible] اور [illegible] کا [illegible] کیا جائیگا [illegible] مثلاً [illegible] جواز [illegible]
[illegible] قطعی ہے [illegible]
[illegible] کیونکہ اوس [illegible] کی قوت [illegible]
[illegible] ناقابل تردید وہ [illegible] قانون سے [illegible] قرار دیا
[illegible] اور [illegible]
مثلاً [illegible] دفعہ [illegible] کی رو سے یہ قرار دیا گیا ہے کہ [illegible]
اور بارہ برس سے کم [illegible] کا فعل اوس حالت میں جرم ہوگا جب اوس کی عقل اسقدر پختگی کو
[illegible] ہو [illegible] نتائج کی برائی [illegible] سمجھ [illegible]
کا قیاس قابل تردید ہے [illegible] کہ اوس کی عقل [illegible] برابر [illegible] عدم [illegible] قیاس
رد ہو جائیگا اور وہ قیاس [illegible] کی رو سے مقرر ہوا ہے ناقابل تردید ہے کیونکہ
قانون نے اوس کی تردید کی اجازت نہیں دی - مثلاً مدت معینہ کے گزر جانے کے بعد شخص
مفقود الخبر کو متوفی قیاس کیا جائیگا - لیکن اگر بعد مدت [illegible] کے وہ حاضر ہو یا اوسکا
زندہ ہونا ثابت کر دیا جائے تو وہ قیاس رد ہو جائیگا - اس حیثیت سے یہ قیاس قطعی طور پر تردید
سے غیر قطعی ہے -
مثلاً تمسک کے مدیون کے ہاتھ میں ہونے سے یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ اوس نے
دائن کا دین ادا کر کے اپنا تمسک واپس کر لیا ہے لیکن ثابت ہو کہ وہ تمسک بصرف
سرقہ کے ذریعے سے مدیون کے ہاتھ آگیا ہے تو قیاس [illegible] رد ہو جائیگا - لہذا یہ قیاس
قابل تردید ہے

قیاسات اختراعی بیشک قانونی گو بہت ہی فائدہ مند ہیں لیکن جب اون کا استعمال
کرنے میں کافی باریکی اور تمیز کام میں نہیں لائی جاتی ہے تو وہ کاہل اور بے تمیز [illegible]
کے ہاتھوں میں ظلم و ناانصافی کا خطرناک آلہ بن جاتے ہیں - کبھی معاملہ کی صورت
ایک جزو سے ایک قیاس متعلق ہوتا ہے جو قطعی ہے اور دوسرے جزو سے دوسرا
قیاس متعلق ہوتا ہے جو غیر قطعی ہے کبھی صورت معاملہ کی غلط تشخیص کی جاتی ہے
کبھی بعض قیاسات میں جو فرق ہے اوسپر غور نہیں ہوتا اور [illegible] چند [illegible] بادی النظر میں

قیاسات قانونی کو قیاسات استدلالی [illegible] وہ قانون [illegible]
اختراع وضع کئے ہیں۔

دوسری قسم قیاسات غیر قانونی [illegible] [illegible]
انسانی اور انسان کی عادات و معمولات و کاروبار و قدرت سے پیدا [illegible] مثلاً
انسان انسان ہی سے پیدا ہوتا ہے [illegible]
صحیح الدماغ ہی پیدا ہوتا ہے۔ یہ قطعی قیاسات ہیں۔ [illegible] کاروبار کا جو
طریقہ مقرر ہے اوسی کے موافق عمل ہوتا ہے۔ یہ عادات و معمولات و کاروبار [illegible]
قانون شہادت ایکٹ اول ۱۸۷۲ع کی دفعات [illegible] اور اوس کے بعد کی دفعات
۱۲۱ - اور دفعہ ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ وغیرہ کی تمثیلات میں [illegible] طرح سے قرائن [illegible]
ہی پیدا اور ثابت کرنے کے واسطے اور اون سے واقعہ تنقیح طلب ثابت کرنے [illegible]
قاعدے اور احکام درج ہوئے ہیں۔

یہ دونوں قسم کے قیاسات دو طرح کے ہیں قطعی و غیر قطعی اس لئے قیاسات چار
طرح کے ہیں۔

۱ — قیاسات قانونی قطعی یا ناقابل تردید
۲ — قیاسات قانونی غیر قطعی یا قابل تردید
۳ — قیاسات غیر قانونی قطعی یا ناقابل تردید
۴ — قیاسات غیر قانونی غیر قطعی یا قابل تردید

قیاسات قطعی یا قابل تردید یا ناقابل تردید وہ کہلاتے ہیں جس پر عملدرآمد لازم ہے۔
اور اون کی تردید میں شہادت پیش کرنے کی [illegible] اجازت نہیں ہے۔ مثلاً
قیاس مندرجہ دفعہ ۱۱۳ - ایکٹ اول ۱۸۷۲ع اسلئے قیاس قطعی کو ثبوت کہنا [illegible]
مثلاً تعزیرات ہند کی دفعہ ۸۲ کی رو سے یہ قیاس قطعی قرار دیا گیا ہے کہ سات برس
کم عمر کے بچہ کا فعل جرم نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ اوس کی عقل [illegible] ہو
نہ ہو [illegible] پس گو بچہ مذکور کی عقل پختہ ہو گئی ہو لیکن اوسکی شہادت [illegible] ہو سکتی ہے
اور نہ اوس کو کسی طرح مجرم قیاس کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً اگر یہ بیان کیا جائے کہ زید جو
ایک انسان ہے انسان سے پیدا نہیں ہوا بلکہ بکری سے پیدا ہوا ہے تو [illegible]

[illegible] واقعہ [illegible] کیا جاتا ہے کہ [illegible] اور زیادہ [illegible] ہو [illegible] بالکل [illegible] ہوئے [illegible]
[illegible] اس [illegible] تمدن اور اصلاح انسانی کی ترقی کا باعث ہے
اگر یہ [illegible] قائم نہ کیا جاتا کہ جہل قانون مثل عذر جہل واقعہ کے عذر ہوا
[illegible] اس [illegible] صرف جہالت کو [illegible] بلکہ انسان قانونی پابندی سے آزادی
[illegible] کی طرف مائل ہی [illegible] ظاہر ہے کہ اس صورت
[illegible] صرف اس عالم ہی میں [illegible] بلکہ انسان کی حالت حیوان کی آزادی
[illegible] ہو جاتی اور [illegible] تمدن او آسائش ہلاکت [illegible] برہم ہو جاتا۔ انسان اور حیوان
[illegible] حال میں کوئی بھی فرق نہ رہتا اور یہ فطرت انسانی اور اوس کے مدنی الطبع
ہونے [illegible] اور خالق عالم کی مرضی کے خلاف ہوتا۔ فطرت انسانی کا یہی اقتضا ہے اور اسی
[illegible] انسان [illegible] امن ہے کہ وہ قانون کا پابند ہو۔ شتر بے مہار رہنا اوس کی فطرت اور
حال کے مخالف ہے۔

ایک بہت پرانی قانونی مثل لیٹن زبان میں یہ ہے کہ "جن چیزوں سے ہر شخص کے
واقف ہونے کا گمان ہے اون کی ناواقفیت کا عذر قبول نہیں ہو سکتا ہے"۔

چونکہ قانون بھی اونہیں چیزوں میں سے ہے اس لیے یہ مسئلہ قرار دیا گیا ہے کہ
ناواقفیت قانون کا عذر نامقبول اور ناواقفیت واقعہ کا عذر قبول ہے۔

اس سے ہر دانشمند انسان سمجھ سکتا ہے کہ انسان کو قانون کا پابند رکھنے کے لیے
اس تدبیر سے بہتر اور کوئی تدبیر نہیں ہو سکتی ہے کہ عذر جہل قانون قطعاً نامقبول قرار
دیا جائے اور ہر ذی عقل انسان کو قانون سے ایسا واقف سمجھا جائے جیسا کہ خود
واضع قانون واقف ہے۔

غلط فہمی قانون کی صرف ایک ایسی صورت میں عذر ہو سکتی ہے کہ جہاں تجویز
مقدمات میں مجوزین سے قانون کے صحیح معنے و منشا سمجھنے میں ایسی غلطی ہو جاتی
ہے جس سے ذی عقل انسان کا بچنا دشوار ہوتا ہے بشرطیکہ اوس نے نیک نیتی کے ساتھ
عمل کیا ہو (دفعہ ۷۷ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء) سوائے اس صورت کے اور
سب صورتوں میں عذر غلط فہمی قانون مثل عذر جہل قانون کے نامقبول ہے۔ غیر ملک کے
قانون کی غلط فہمی مثل غلط فہمی واقعہ کے مقبول ہوتی ہے۔

[illegible] اور فی الواقع [illegible]

[illegible] قانون [illegible] کام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قانونی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کہ اس زمانہ [illegible] ان کے بیان کرنے [illegible] ہم زمانہ [illegible] قانونی قاعدہ کو بطور نمونہ اور مثال کے بیان کرتے ہیں

اس سے پہلی مثال [illegible] فرانس اور انگلستان [illegible] قانون میں [illegible] کہ جو عورت اپنے حرامی بچہ کی موت کو پوشیدہ کرے وہ اوس کو اوس بچہ کی قاتل [illegible] گیا [illegible] اس قانون پر گو بچہ مردہ پیدا ہوا ہو یا بعد پیدا ہونے کے بلا منشاء الٰہی مر گیا ہو [illegible] بے گناہ عورتوں کو پھانسی دیگئی۔

خدا کا شکر ہے کہ اسلامی قانون میں کوئی ایسا قاعدہ نہیں ہے گو ہم [illegible] میں اس سے بھی زیادہ بعض سخت قاعدے واسطے امتحان صداقت گواہوں اور گواہی کے پائے جاتے ہیں۔ لیکن اون پر عمل کرنا خود مسلمانوں نے بہت مدت سے ترک کر دیا تھا اور سلطانوں کی عملداری کے بعد تو وہ بالکل بیکار ہو گئے ہیں۔

یاد رکھنا چاہیے کہ قیاسات قطعی ثبوت ہیں اور قیاسات غیر قطعی کا یہ فائدہ ہے کہ جس فریق کے مفید ہیں اوس کے فریق ثانی پر اوس قیاس کی تردید کا بار ثبوت ہے اگر تردید نہو تو اوس قیاس پر عمل کرنا جائز ہے

## قیاسات قانونی قطعی

۱— گو کوئی باعقل و ہوش شخص فی الواقع قانون سے واقف نہو مگر ہر شخص اسے بلکہ

[illegible] ہا تھا - یا اگر کسی شخص عزت دار کی نسبت بلا استحقاق یا موقع ناسب
ایسے الفاظ کہا گیا ہو [illegible] اوس کی ازالہ حیثیت عرفی ہوتی ہو تو قیاس کیا جائے گا کہ
ارادہ حیثیت عرفی کرنے کا [illegible] تھا کیونکہ آلہ مذکور کے مارنے کا طبعی اور حقیقی نتیجہ ہلاکت
اور الفاظ مذکور کہنے کا طبعی نتیجہ ازالہ حیثیت عرفی ہی ہے - اور ہر ذی عقل وفہم انسان
اپنے افعال کے نتائج کو جانتا ہے اس لئے یہ سمجھا جائے گا کہ یہی اوس کا مقصود
تھا جو ظاہر ہوا - ارادہ کا ثبوت [illegible] ضرور ہوگا کیونکہ ارادہ خود بخود فعل سے
عیان ہے

اگر آلہ مذکور مہلک نہ تھا یا الفاظ مذکور کے کہنے کا موقع وجود تھا تو فعل سے ارادہ
مذکور قیاس نہ کیا جائے گا اور ارادہ کا ثابت کرنا ضرور ہوگا کیونکہ فعل کا طبعی اور حقیقی
نتیجہ موت یا ازالہ حیثیت عرفی نہیں تا وقتیکہ ارادہ بد کے ساتھ نکیا جائے خلاصہ یہ
ہے کہ فعل کے نتائج طبعی اور حقیقی کے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ
فعل ہی سے قیاس کیے جاسکتے ہیں -

یہ قانونی مقولہ کہ "ارادہ فاعل کیفیت فعل سے مستنبط ہوتا ہے" ایک عام
مقولہ ہے - اور یہ قاعدہ کہ "جب تک مجرمانہ ارادہ نپایا جائے محض فعل ہی سے
جرم وجود پذیر نہیں ہوتا" خاص اون افعال سے متعلق ہے جنمین ارادہ جرم کا
جزو ہے اور نتیجہ ظاہر شدہ فعل کا طبعی اور حقیقی نتیجہ نہو -

جن صورتون مین محض فعل ہی سے ذمہ داری عائد نہین ہوتی ہے بلکہ
ارادہ بد کے ساتھ فعل کے کرنے سے عائد ہوتی ہے اون مین اس قیاس پر عمل
کرنے مین نہایت ہوشیاری درکار ہے ذہین اور ہوشیار صاحب عقل وفہم
اپنی رائے کو گمراہی سے بچا لیتا ہے اور غبی اور کاہل غلطیون کی دلدل مین
پہنس جاتا ہے اگر انسان تھوڑی سی بہی منطق جانتا ہوگا تو غلطیون سے بہت
کچھ محفوظ رہیگا -

۴ - قانون میعاد سماعت کی رو سے یہ قیاس قطعی ہے کہ جس جایداد یا حقیت
کی نالش کی میعاد گزر جائے اوس کا قابض اوس کا حقدار اور ہر طرح پر مستحق ہے
۵ - کسی چیز کا خریدنا ضمناً اس بات کا قیاس قطعی ہے کہ خریدار نے اوس کی

۳۱ — [illegible]

[illegible] کہ وہ اپنے افعال کے نتائج طبعی کی [illegible]

[illegible]

[illegible] پہلے یہ قیاس [illegible]

[illegible]

لیکن چونکہ [illegible]

اس عمر کا بچہ ایسا سمجھا جاتا ہے [illegible] کا فعل جرم [illegible]

بچوں سن ایسی سمجھ [illegible]

قانون [illegible]

کہ وہ ہر مقدمہ میں ملزم کی حالت کا [illegible]

بچے کا فعل جس کی عمر سات برس سے کم ہو جرم ہو [illegible] اس قیاس

کی رو سے ایسے بچے کی سمجھ اور تمیز کی بحث نہیں ہو سکتی [illegible] سات برس سے کم [illegible]

بالغ شخص کے عقل سمجھ رکھتا ہو۔ لیکن جب اوس کی عمر سات برس سے زیادہ اور بارہ سے

کم ہو (دفعہ ۸۳ دیکھو) تو اوس کی سمجھ اور عقل [illegible] کی بحث ہو گی اگر سمجھ دار ہوگا تو مجرم قرار دیا

جائے گا اور سمجھ دار نہ ہوگا تو اوسے مجرم نہ ٹھہیرے گا پس پہلی [illegible] قیاس قطعی ہے اور اوس کی

تردید کی اجازت نہیں اور دوسری حالت میں قیاس غیر قطعی ہے اور تردید کی اجازت ہے

اس لیے پہلا قیاس قطعی اور دوسرا غیر قطعی کہلاتا ہے اور یہ دونوں قانون سے مقرر ہوئی

ہیں بارہ برس کی عمر کے بعد کے آدمی ان قیاسوں سے خارج ہیں —

یہ قیاس کہ فاتر العقل کا فعل جرم نہیں ہے قانونی قیاس ہے لیکن بلحاظ حالت فاعل

کے کبھی قطعی ہوتا ہے اور کبھی غیر قطعی کیونکہ وہ قابل تردید ہے اور فاعل کی عقل و سمجھ کی بحث

ہو سکتی ہے برخلاف اس کے سات برس سے کم عمر کے اطفال کی سمجھ کی بحث ممنوع ہے —

۳۲ — جو شخص صحیح العقل ہو اور سن تمیز کو پہونچ گیا ہو اوس کی نسبت قیاس کیا جائیگا کہ

وہ اپنے فعل کے طبعی و حقیقی نتائج واقف ہے اور فعل سے اون کے پیدا کرنے کا ارادہ

رکھتا ہے یا جانتا ہے کہ وہ فعل سے پیدا ہو سکتے ہیں مثلاً اگر شخص [illegible]

کسی مہلک آلہ سے کسی آدمی کو مار ڈالے تو قیاس کیا جائیگا کہ اوس کا ارادہ [illegible] آدمی کے

کوئی سبب مانع نہ ہو اور زوجہ کے طور پر ایک مدت تک ہمیشہ باہم صحبت رہی ہو تو شرعاً وہ شوہر اور زوجہ اور اون کی اولاد حلال زادہ قیاس کیجائے گی ثبوت نکاح کی حاجت نہوگی۔ اس قیاس کی اصل یہ ہے کہ چونکہ مسلمان کو محتسب ہونے کا حکم خدا اور رسول کے قانون میں دیا گیا ہے اور اوس کی تعمیل اوپر اجبار قرار دی گئی ہے اس لیے مہذب ہے کہ [illegible] مسلمان سے بعید ہے کہ قانون مذہب اور خدا اور رسول کے حکم کی خلاف ورزی کر کے عملاً فواحش کا مرتکب ہو اور ایسی جرأت کرے کہ دائمی طور پر زناکاری کے لیے عورت رکھکر زنا پر مداومت کرتا رہے لیکن افسوس ہے کہ اس زمانہ میں ایسی حالت ہے کہ یہ قیاس قطعی و ناقابل تردید نہیں رہا۔ یہ قیاس وہم شاسترین ہے نہ کسی اور ملک کے قانون میں ہے یہ صرف اہل اسلام کا قانونی قیاس ہے اور فی الحقیقت نہایت معقول بنا پر مبنی اور بہت مفید ہے۔

۱۱— بحث وراثت میں وہ بچہ جو حمل میں ہو زندہ اور پیدا ہوا قیاس کیا جائے گا۔

۱۲— جو شے معمولی کوشش سے تحقیق ہو سکتی ہے اوس کا تحقق ہونا قیاس کیا جائیگا۔ اسی قاعدہ پر ٹارٹ اور معاہدات کے اون معاملات میں عمل ہوتا ہے جنمیں ایک امر کا علم دو فریقین کے ہونے پر ذمہ داری کی بحث ہوتی ہے۔

۱۳— جب فریقین کا حق مساوی ہو تو مدعی علیہ مستحق قیاس کیا جاتا ہے اور مدعی کو عدالت مدد دینے سے انکار کرتی ہے کیونکہ انصاف کرنا حق کا مساوی کرنا ہے اور جب حق پہلے ہی سے مساوی ہے تو انصاف عدالت کی ضرورت نہیں ہے حالت قابض کی بہتر ہے۔

۱۴— قوانین ملکیت و حقوق کا پہلا مسئلہ یہ ہے کہ جس شے کا کوئی مالک دنیا میں نہو وہ اس شخص کی ملکیت قیاس کی جاتی ہے جس نے سب سے پہلے اوس پر قبضہ کیا ہو مثلاً افتادہ غیر مملوکہ اراضیات کا آباد کرنا وحشی جانوروں کا شکار کرنا وغیرہ۔

۱۵— اگر کوئی ایسی چیز کسی کو دی جائے جو ایسے لوازمات رکھتی ہو کہ بغیر اون لوازمات کے وہ فائدہ کے ساتھ معمولی طور پر کارآمد نہو تو قیاس کیا جائیگا کہ وہ شے مع اون لوازمات کے دی گئی ہے۔

۱۶— جو شخص کوئی فعل کسی اور شخص کے ذریعہ سے کرے تو قیاس کیا جائے گا کہ خود اوسی نے کیا ہے اسی لیے آقا ملازم کے فعل کا ذمہ دار بنایا گیا ہے اس [illegible] کی بحث مقدمات ٹارٹ میں بہت کچھ ہوا کرتی ہے۔

واجبی اور معقول قیمت [illegible] کا اقرار [illegible]
مین کئی قاعدے بنائے گئے ہین –

۶ – عمل یا اقرار [illegible] قاعدہ [illegible]
قطعی شہادت قیاس کیا جاتا ہے کہ کوئی [illegible]
یا جھوٹا عمل نہین کرتا ہے بلکہ سوچ کر کرتا ہے [illegible]
ہے – بعض مقننین کی [illegible] مین یہ قیاس [illegible] نہین ہے [illegible]

۷ – دستاویزات [illegible]
کے وصول یا اوسکی فرضی مقدار کے غلط درج ہونے سے یہ قیاس [illegible] تعلق [illegible]

۸ – ناجائز فعل سے کچھ نہ کچھ ضرر و ہرج [illegible] نتیجہ ہوتا ہے –

۹ – جب چند اشخاص ایک حالت مرگ [illegible] مین ایک ہی آن [illegible]
ہوجاوین (مثلاً کشتی کے ڈوب جانے یا مکان کے گر پڑنے یا آگ مین جل جانے
وغیرہ سے ) تو یہ قیاس کیا جاوے گا کہ سب ایک ہی آن مین فوت ہوئے ہین آگے
پیچھے اور اس وجہ سے اون مین بوجہ تاخیر و تقدیم موت کے ایک دوسرے کا
وارث نہوگا –

یہ معقول قاعدہ شرع محمدی نے قائم کیا ہے اس باب مین مقننین اہل یورپ
کے قانونی قاعدے مضحکہ کے قابل تھے – کسی نے یہ قرار دیا تھا کہ چونکہ نابالغ مین جرأت
اور قوت کامل نہین ہوتی ہے اس لیے نابالغون [illegible] سے پہلے اوس کا مرنا سمجھنا چاہیے
کوئی اس کے خلاف تھا کسی مین تھا کہ کمزور اور بڈھے آدمی کی جان [illegible] مین
نکلتی ہے اور جوان اور قوی کی جلد اس لیے کمزور کا مرنا قوی سے بعد سمجھنا چاہیے
اور جو بعد مرے اوس کو وارث سمجھنا چاہیے – غرض اسی طرح کے بہت سے خرافات
بیہودہ کی بنیاد پر بیہودہ قاعدے بنائے گئے تھے – آخر کو شرعی قاعدہ کی
معقولیت سے واقف ہوکر زمانہ حال مین قوانین یورپ مین معقول قاعدہ یہی مقرر
کیا گیا ہے – (ہم اس قیاس کی نسبت قیاسات قانونی غیر قطعی مین بحث
کرینگے – )

۱۰ – شرع محمدی کا یہ قیاس ہے کہ ایسی عورت اور مرد جنکے باہم نکاح ہونے کا

(۸) ۲۷ - وہ مسئلے [illegible] جو قانون میں قطعی قرار دے دئے گئے ہیں قطعی قیاس کئے جاتے ہیں
۲۷ - قانون [illegible] ایکٹ اول ۱۸۷۲ء کی دفعات [illegible]
[illegible] اور دیگر ایکٹوں اور قوانین میں [illegible]
[illegible] یا قائم [illegible] کا حکم دیا
[illegible] اور [illegible] ہیں - اور [illegible]
[illegible] قانونی غیر قطعی ہیں اور جن کی تردید کی [illegible] نہیں
[illegible] قطعی [illegible]

۱۷ – اگر کسی معاملہ کی [illegible] معاہدہ منسوخ ہو گیا [illegible] [illegible]

۱۸ – جو چیزیں [illegible] اسی قاعدہ کی رو سے قیاسات [illegible] کئے جا سکتے ہیں جن امور کا ذکر دفعہ ۱۱۴ قانون [illegible] ایکٹ اول [illegible] سمجھے وہ اسی قاعدہ کے [illegible] قیاسات ناقابل تردید یعنی قطعی حسب ذیل درج ہیں ان قیاسات [illegible] [illegible] سے سب ہم [illegible] ہوتی [illegible]

۱۹ – اگر کوئی شخص [illegible] آلہ سے [illegible] اور وہ [illegible] قیاس کیا جائے گا کہ قتل [illegible] کیا [illegible]

۲۰ – [illegible] قیاس کیا جائے [illegible]

۲۱ – دستاویز [illegible] اور درست قیاس کی [illegible] لیکن قاعدہ [illegible] متعلق نہ ہوگا

۲۲ – جس صورت میں کوئی فریق اپنے اظہار یا فعل یا ترک فعل کے ذریعہ [illegible] اور جان بوجھ کر دوسرے کو کسی امر خاص کو [illegible] باور کراوے [illegible] اور اوس باور کرنے پر وہ دوسرا شخص کوئی فعل کرے [illegible] باور کرانے والا شخص اس بات کا مجاز نہ ہوگا کہ کسی مقدمہ میں جو ایسے اظہار یا فعل یا ترک فعل سے پیدا ہو اوس کی تردید و تکذیب کرے کیونکہ یہ قیاس کیا جائے گا کہ وہ ایسا ہی تھا جیسا کہ باور کرایا – (دفعہ ۱۱۵ قانون شہادت ایکٹ اول [illegible] ملاحظہ طلب)

۲۳ – کوئی رعایا یا مجاز اس بات کی نہ ہوگی [illegible] تعلق رعایا اور زمیندار کے اپنی زمینداری کی [illegible] سے انکار کرے – (دفعہ ۱۱۶ ایکٹ مذکور دیکھئے –)

۲۴ – ایسی زوجہ کا بچہ جو اپنے شوہر کی [illegible] اور شوہر مذکور نامرد یا جماع کرنے کے ناقابل تھا قطعی حلال زادہ قیاس کیا جائے گا –

## قیاسات

## قیاساتِ قانونی غیر قطعی قابلِ تردید

[illegible] کہا جاتا ہے کہ وہ کبھی وصل حلال تھا [illegible] امر یکسر ہیں ہوا ہے۔ اسلئے

[illegible] اور مانا گیا ہے اسی طرح سے ہر قیاس کے نسبت قیاس

[illegible] قیاس [illegible] اول کسی [illegible] اوسکا [illegible]
[illegible] اوسکو قائم [illegible]
[illegible] اطلاع [illegible] کیونکہ [illegible] جو اوس
[illegible] جو قائم ہوا ہے۔
[illegible] وغیرہ
[illegible] آسکے اور اعلیٰ
[illegible] ضابطہ عمل میں
[illegible]

[illegible] اسکی اصل [illegible] ہے کہ آئندہ کا قیاس
[illegible] تو یہہ قیاس کیا جائیگا کہ اوسکی تفویض
[illegible]

[illegible] ضابطہ [illegible] عمل میں آئی ہو اور گواہ تصدیق
[illegible] کی گواہی [illegible] دستخط کئے ہیں لیکن کسی اور ضابطہ عمل میں آنا
اوسکو یاد [illegible] تو [illegible] ضابطہ مرین بدستخط
[illegible] قرین قیاس اور محتمل ہے کہ
گواہ کو یاد نہو۔

[illegible] ہوا تو اوسپر دستخط کا ہونا بھی قیاس کیا جائیگا کیونکہ وہ اوسکی تکمیل کے لئے ضروری
چیز ہے اور اوسکا ہونا قرین قیاس ہے بغیر اوسکی اقرار نامہ کو تکمیل ہی نہیں ہوسکتا تہا لہذا اوسکا
عمل مین آنا سمجھا جائیگا

[illegible] اول کے اور اخیر کی کارروائی ثابت ہوجاسے تو درمیان کی کارروائی کا عمل مین آنا
قیاس کیا جائیگا۔ اسکی اصل یہہ ہے کہ ثبوت ابتدا اور انتہا مقتضی ثبوت اوسط ہے۔ مثلاً کسی [illegible]
کے متعدد انتقالات عمل میں آئے ہوں اور پہلا انتقال کنندہ سے قابض حال تک متعدد تفویض
او قبضوں [illegible] تو تفویض اول اور قبضہ [illegible] سے درمیان کی [illegible] انتقالات بھی قیاس
کیے جائینگے۔

(۴) جب یہہ ثابت ہو کہ ایک کام بحیثیت منصب سرکاری کیا گیا ہے تو اوس کام کرنے والے کا

کہا جاتا ہے کہ اوسکا وجود سچا نہیں ہے۔

(۲) برامیسری نوٹ یا ہنڈوی وغیرہ کی نسبت قیاس کیا جاتا ہے کہ اونکا [illegible]

(۳) کسی شخص کے نسبت جو دیر والا رہی کا جاننا ہے کہا جاتا ہے [illegible]

بیان کرے۔ اسی بنا پر شخص قریب المرگ کا بیان بلا حلف بھی قبول کرلیا جاتا

اسکی اصل یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی نجات آخرت کے خیال [illegible]

وقت۔ اسی عذر کو ہیں گواہی قبول کیجاتی ہے۔ اسکی اصل یہ ہے [illegible]

شہادت زیادہ تر [illegible] ہے کیونکہ انسان کا طبعی میلان طرف صدق [illegible]

[illegible] یا [illegible] سے کوئی نقصان ہو سکتا ہے یا وہ جھوٹ [illegible]

اسی لئے قانون مقصود قرار دیا ہے کہ عدم شہادت دروغ کا نہیں ہے [illegible]

کسی کو جھوٹی شہادت سے ضرر پہونچانا مقصود ہے [illegible]

کہ وہ ایسا کرے۔ شروع کے لکچروں میں مفصل بحث ہو چکی ہے [illegible]

(۴) اگر کوئی شخص مفقود الخبر ہے تو ایک [illegible]

کی ہے۔ شرعاً نوّے سال پیدائش سے اور [illegible]

شہادت ایکٹ اول کے دفعہ [illegible] اور اسکے [illegible]

کیگئی ہے۔

[illegible] کا رواج ہے کہ [illegible] سات برس [illegible] عمل ہو سکتا ہے [illegible]

عمل کیا جاتا ہے۔ قانون شہادت میں سات برس کی مدت [illegible]

کیگئی ہے۔ دیکھی ایکٹ ۹ ملوس حاجی چہارم یا ماول دفعہ [illegible]

مطبوعہ جدید صفحہ ۴۳۶۔

(۵) ہر ایک کام کے نسبت یہ قیاس ہے کہ وہ اوس طریقہ اور ضابطہ کے موجب جو اوسکے لئے [illegible]

ہے باضابطہ اور درستی سے کیا گیا ہے۔ اسکی اصل یہ ہے کہ ہر ایک کام کا [illegible] طور پر عمل میں آنا چاہیئے کیونکہ تحریر اسی کا مقتضی ہے۔

جب کسی کام کے نسبت ضابطہ کئے جانے کا ثبوت ہو تو قیاس کیا جائیگا کہ حالات کا اور کام کے ساتھ [illegible]

وقوع ہونا محتمل ہے [illegible] وقوع ہونا بھی قیاس کیا جائیگا اور ثبوت کی ضرورت نہ ہوگی

یہ قیاس [illegible] سرکاری کارروائی [illegible] غیر سرکاری کاموں کے نسبت بھی یکساں متعلق ہے۔

عادات و اخلاق کے [illegible] اسا معقول اور منصفانہ قیاس ہے کہ اوس سے زیادہ اور کوئی [illegible] قیاس نہیں ہو سکتا ہے۔ [illegible] عادت فطرت وطبعیت اشیا اور انسان کے [illegible] صداقت [illegible] مثلاً گرم تیل میں ہاتھ ڈالنے کا حکم کہ اگر ہاتھ [illegible] تو جھوٹا سمجھا جائیگا، وحشی قوموں کی عادات واخلاق [illegible] خلاف فطرت اور وحشیانہ افعال میں ہی داخل نہیں بلکہ جرم [illegible] قرار دیئے گئے ہیں۔

(۱) عادات واخلاق ہی پر یہہ قیاس مبنی ہے کہ "مقدمات فوجداری میں سمجھا جاتا ہے کہ زوجہ تحت حکومت شوہر کے کام کرتی ہے" یہہ قیاس [illegible] کے قانون میں یکسان ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ عورتوں کو اصل ایک نوع [illegible] روح [illegible] کے مردوں کے تحت قدرت [illegible] کیا ہے [illegible] آزادی نہیں ہے۔ برخلاف اسکے شرع محمدی میں عورت مرد کو مساوی آزادی حاصل ہے ہر ایک اپنے فعل کا ذمہ دار ہے افعال میں ایک دوسری کا ماتحت نہیں ہے اس قسم کا کوئی قیاس مسلمانوں کے قانون یا عادات واخلاق سے قایم نہیں کیا۔

(۱۱) [illegible] والدین جو روپیہ یا شئی اپنے بچہ کو دین تو یہہ تصور کیا جائیگا کہ وہ ہبہ ہے نہ قرضہ یا عاریت۔ یہہ قیاس بھی عادات واخلاق ہی سے پیدا ہوا ہے اور شرع محمدی کے کتابوں میں اسکا ذکر بہت صراحت سے ہے۔ یہہ قیاس عام ہے دہرم شاستر اور اہل یورپ کے قوانین میں بھی یکساں موجود ہے۔

(۱۲) اگر ایک شخص دوسرے شخص کو روپیہ دے تو یہہ قیاس کیا جائیگا کہ اوسنے کسی مطالبہ سابق کے بابت دیا ہے [illegible] نہیں یا ہبہ و عطا کیا ہے۔ یہہ قیاس بھی عادات سے پیدا ہوا ہے۔

(۱۳) بہت سے قیاسات قانونی معمول و معاملات انسانی و عادات قومی یا رسوم تجارت سے پیدا ہوئے ہیں اراضی بحیثیت کاشتکار کے قابض ہونا ضمناً مشمولیت پر دلالت کرتا ہے۔ کسی شئی کو کسی کام کے لئے کرایہ پر لینا اگر کوئی خاص میعاد کو بیان نکیا گیا ہو تو قیاس کیا جائیگا کہ اوس میعاد کے لئے کرایہ لے گئی ہے جو اوس کے انجام کے لئے میعاد اوس مقام میں مروج ہو۔ وعلی ہذا القیاس مکانات و دوکانات کا کرایہ پر لینے کی مدت اور اونکو ترک کرنے کی اطلاع دینے کی مدت۔

تقرر منجانب سرکار اوس منصب پر قیاس کیا جائیگا۔

(۷) جائداد کے قبض و تصرف سے یہ قیاس مستنبط ہوتا ہے کہ جائداد [illegible] ہے جو اوسکا قابض و متصرف ہے۔ گو یہ قیاس قابل تردید ہے اور ثابت کیا جا سکتا ہے کہ قابض کا قبضہ با جازت اصل مالک کے ہے یا فرضاً یا جبراً قابض ہے [illegible] حقوق [illegible] کے دستاویزات کے باقیت سے قابض کا قبضہ ہے لیکن [illegible] اور یہہ قیاس کیا جاتا ہے کہ قابض کی حالت بہتر ہے اور قانون میعادی [illegible] کے گذرنے پر قابض محض قبضہ ہی کے بار پر جائداد مقبوضہ کا مستحق و مالک قرار دیا گیا ہے [illegible] قانونی مثل القبض دلیل الملک بہی مشہور ہے۔

یہہ مسئلہ صرف نفس جائداد سے متعلق ہے بلکہ دیگر حقوق و مراق اور جملہ حقوق آسایش سے بھی متعلق ہے۔

عدم مقابضت و عدم تصرف سے ایک مدت کے بعد عدم ملکیت و عدم استحقاق کا قیاس پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص اپنے استحقاق یا مطالبہ زر کا دعوی میعاد معینہ قانون کے اندر نکرے تو قیاس کیا جائیگا کہ اوسکا استحقاق یا مطالبہ باقی نہیں رہا۔

(۸) ایک معتدبہ قسم قیاسات کی اس اصل قانون پر مبنی ہے کہ "قانون مین نظام عالم طبیعت کی رعایت ہے"، اسی لیئے فتور عقل و جنون یا نامردی کا قیاس نہین کیا جاتا ہے کیونکہ یہہ سب امور طبیعت انسانی یعنے خلقت و فطرت بشری کے متضاد عوارض و مستثنیات مین سے ہین معمولاً انسان صحیح العقل و صحیح پیدا ہوتا ہے۔ اسی پر انسان کی مدت حمل قرار دی گئی ہے۔ جو کم سے کم چھہ ماہ اور زیادہ سے زیادہ دو برس ہے (یہہ مدتین شرع محمدی سے قایم کیگئی ہین) دیگر ممالک کے قوانین مین مختلف مدت حمل کی مقرر کی گئی ہے (ایکٹ شہادت دیکھی)

(۹) علاوہ انکی انسان کے اخلاق و عادات سے بھی قیاسات مستنبط و پیدا ہوتے ہین اور اسی اصل پر تحریرات مخالف حقیت اور اقرار و تسلیم کی قوی تاثیر مبنی ہے اور اسی بنا پر ایک قوم کے نزدیک جو قیاس مستحسن قرار دیا گیا ہے وہ دوسری قوم کے نزدیک غیر مستحسن اور [illegible] رہا ہے مثلاً یورپ مین سو برس پہلی یہہ قیاس قانونی ناقابل تردید تہا کہ وہ جو [illegible] کے بچہ کو چہپاتے وہی اوسکی قاتل تصور کیجائیگی، ایسا مستحسن اور [illegible] تہا کہ قانون نے قایم کیا تہا اور مدتون تک اسپر عمل ہوتا رہا لیکن اس زمانہ کے

کہ وہ اوسکے علاوہ اور مصر نہیں۔ اس قسم کے اور بہت سے قیاسات قابل تردید ایں اصل رہی
ہیں۔ مگر مقدمات فوجداری میں اور دیوانی میں چونکہ مصر میں برابر نہیں ہیں فوجداری میں جان و عزت و آزادی
معرض زوال میں ہوتی ہے اس سلئے مقدمات فوجداری میں اس قسم کے قیاسات پر عمل کرنے میں جسقدر
احتیاط کیجائے اوسیقدر دانشمندی اور انصاف کی اعانت کرتی ہے۔ مقدمات دیوانی میں اس قیاس
کے نسبت جسقدر اعتبار کیا جاسے جائز ہوسکتا ہے لیکن مقدمات فوجداری میں بڑی احتیاط کرنی
چاہیے استعمال یا حائز و دیگر افعال بیجا کے نسبت اس قیاس کو مرعی رکھنا چاہیے کیونکہ مقدمات
فوجداری میں جان یا آزادی معرض خوف میں ہوتی ہے۔ دیانت داری اور اخلاق اور راست داری
مطلب باعتبار حالت اقوام اور پرورش نامہ کی مختلف ہوتے ہیں جسطرح لوگ جرأت و دلیری میں مختلف
ہیں اسیطرح دیانت داری میں بھی مختلف ہوتے ہیں۔ اور لیاقت و طرفداری اور مقدار ثبوت کے واسطے صدور
حکم و تجویز کے طلب کرنے میں حاکمان عدالت بھی رنگ برنگ ہوا کرتے ہیں۔ یہہ درست ہو کہ کسی متہم
جرم کا وجہ ثبوت کو چھپا رکھنا یا جھوٹی شہادت بریت کے لئے بنانا ایک ایسا امر ہے کہ اکثر اوسکی جرم کے
اثبات میں وجہ قوی ہوتا ہے لیکن اکثر ایسے اتفاقات واقع ہوئے ہیں کہ اشخاص بے جرم ملاحظہ وجہ ثبوت
شدید کے جو اون کی مضرت میں پیش کیگئی اور گو وہ محض جھوٹے اور ساختہ اور غیر قطعی وجہ ثبوت ہو
مگر بیجرم لوگ اوسکی تردید نکر سکنے کے خیال گھبرا کر ایسے جرم کے حالات و شہادت ارتکاب جرم
کو چھپانے اور نیز جھوٹی شہادت بنانے کی کوشش کرتے ہیں جسکا ارتکاب اونہوں نے نہیں کیا
بلکہ کسی اور سے کیا ہے اور وہ محض بیجرم ہیں لیکن اون کے شہادت کو چھپانے یا جھوٹی شہادت بریت کے
بنانے کے سبب سے یہہ قیاس کیا جاتا ہے کہ وہی جرم کے مرتکب ہوئے ہیں۔ صدہا دفعہ یہہ
ظاہر ہوا ہے کہ جب کوئی لاش کسی کے مکان یا کھیت میں پائی گئی ہے تو اوسکے قابض نے اوسکو
اس خوف سے کہ میں ہی قاتل سمجھا جاونگا اوسکو چھپا دیا ہے اور اس حرکت کو اوسکے خلاف ایک قیاس
مجرمیت کا سمجھا گیا ہے حالانکہ وہ محض بے گناہ ہے لیکن اوسکے غیر عاقلانہ فعل نے اوسکو ضرر میں مبتلا
کر دیا۔ ایسی حرکات کی طرف اوس ملک میں بہت میلان ہوتا ہے جہاں عدالتوں پر پورے انصاف
کرنے کا اطمینان نہیں ہوتا ہے یا اہلکاران پولیس خلایق کو زیادہ ستاتی ہیں اور وہاں کے مخلوق ناواقف
قانون ہوتی ہے۔ بیسٹ صاحب کی کتاب قانون شہادت کی دفعہ ۴۰۲ میں اسکی بہت عمدہ نظیر درج ہے
وہ چونکہ بہت قابل لحاظ ہے اسلئے ہم اوسکو یہاں درج کرتے ہیں۔ ڈوڈریل نے اپنی بھتیجی کے پرورش و تربیت
کا متکفل اور اوسکا ولی تھا اور وہ لڑکی اپنے باپ کے وصیت نامہ کے رو سے کسیقدر اراضی کے

اگر سکہ یا کسی اور پیمانہ کی خاص تصریح کی جائے [illegible] [illegible] یا [illegible] کا [illegible] کیا جائیگا علی ہذا القیاس اگر خاص صراحت [illegible] اختیار کا [illegible] [illegible] اور معقول حالت میں ہونا اس سے قیاس کیا جائیگا [illegible] حالت [illegible] میں لانے کا دستور ہے ۔

اگر قیمت خاص مقرر نہوئی ہو تو وہی معقول قیمت قیاس کیجائی ہے [illegible] وابین بیع وشری میں اس قسم کے التزام اور قیاس کئے جاتے ہیں [illegible] مثلاً بیان کیا ہے ناظرین انگلش [illegible] [illegible] میں تفصیل سے ملاحظہ کر سکتے ہیں

(۱۴) کسی دستاویز کے دستخط یا فریقین کے نام [illegible] [illegible] یا چاک کر دینے [illegible] کا منسوخ کرنا قیاس کیا جائیگا ۔

وعلی ہذا جو تاریخ دستاویز میں درج ہے اسی تاریخ اسکا [illegible] ہونا قیاس کیا جائیگا ۔ کیونکہ یہی عادت و رواج ہے اسی پر یہہ قیاس بھی ہے [illegible] کا حصہ مساوی ہے اور [illegible] مساوی طور پر منتفع ہوتے ہیں ۔ اہالی خاندان [illegible] و اور [illegible] کے کاروبار مشترک ہیں ۔

(۱۵) بہت سے قیاسات قانونی اس اصول پر مبنی ہیں کہ "جس چیز کے نسبت ایک دفعہ کسی حالت میں ہونا ثابت ہو جائے تو اوسکا اوسی حالت میں باقی رہنا قیاس کیا جائیگا" مثلاً کسی شخص کا عہدہ سرکار رہنا یا کسی شخص کا کسی کا ملازم یا مختار رہنا ثابت ہو جائے یا شریک ہونا یا مرتہن ہونا یا رعیت ہونا ثابت ہو جائے تو سمجھا جائیگا کہ وہ اوسی حالت میں چلا جاتا ہے ۔

علی ہذا القیاس جب ایک شخص کا زندہ یا مجنون ہونا ایک دفعہ ثابت ہو جائے تو قیاس کیا جائیگا کہ اوسوقت وہ اوسی حالت میں ہے ۔

(۱۶) اصل یہہ ہے کہ "شخص خطاکار کے خلاف سخت قیاس عمل میں آتا ہے" اسی کی بنیاد پر بہت سے قیاسات قایم ہوتے ہیں ۔ مثلاً اگر بیجا تصرف کنندہ یا مرتہن یا رہن مال اصل مال کو واپس نکرے تو قیاس کیا جائیگا کہ مال مذکور اپنی قسم و حیثیت میں بہتر اور اعلی تہا ۔ اور اوس کے لحاظ سے اوس کی قیمت قرار دی جائیگی ۔

مثلاً دستاویز کا باوجود قبضہ میں ہونے کے طلبی پر پیش نکرنے یا کسی دستاویز میں کچہہ ردوبدل کر دینے سے یہہ قیاس کیا جائیگا کہ پیش کرنے میں یا ردوبدل نکرنے میں کرنے والے کا نقصان تہا اور فریق ثانی کا فائدہ ۔ مثلاً اگر کوئی فریق حسابات کو حساب دینے سے پہلے تلف کر دے تو قیاس کیا جائیگا

ایک قیاس بہ نسبت مسکن مستقل کے ہے جسکی رو سے ایک بادشاہ کی رعیت ہونا تجویز کیا جاتا ہے۔
اس قانون کی رو سے یہہ قیاس ہے کہ ہر شخص کے نسبت یہی قیاس ہوگا کہ اونہوں نے مجموعہ قانون بمقام معاہدہ کے معاہدہ کیا ہے بموجب قانون اپنے وطن کے۔
اسی قانون پر یہہ قیاس مبنی ہے کہ جب کسی ملک غیر میں ازدواج عمل میں آئے تو قیاس یہہ ہوگا کہ وہ حسب رواج و رسوم مقررہ قانون اوسی ملک کے منعقد اور جائز ولازم ہوا ہے۔
اس قسم کی بحث کے لئے اسٹوری صاحب کی کتاب کنفلکٹ آف لا کے باب ۳ کو دیکھیں۔
مجموعہ قوانین نیویارک کی دفعہ ۱۷۸ میں ایک طویل فہرست قیاسیات قابل تردید کے درج ہے اور وہ حسب ذیل ہے۔
(۱۸) ہر شخص ارتکاب جرم یا خطا سے بالاصل بری ہے۔
(۱۹) فعل ناجائز بارادہ ناجائز کیا گیا ہے۔
(۲۰) ہر شخص اپنے فعل ارادے کے نتیجہ کا قصد رکھتا ہے۔
(۲۱) ہر شخص اپنے معاملات میں معمولی احتیاط کرتا ہے۔
(۲۲) وہ وجہ ثبوت جو عمداً چھپا رکھی گئی ہو اوسکی نسبت قیاس یہہ ہے کہ وہ بر تقدیر پیش کرنے کے خلاف مقصود پیش کنندہ کے ہوتی۔
(۲۳) وجہ ثبوت درجہ اسفل کے پیش ہونے سے یہہ قیاس کیا جائیگا کہ شاید وجہ ثبوت درجہ اعلی کا پیش کرنا خلاف مقصود ہوتا
(۲۴) جو روپیہ کہ ایک شخص دوسرے شخص کو دے اوسکی نسبت یہہ قیاس کیا جائیگا کہ وہ اوسی دوسرے شخص کا واجبی تہا۔
(۲۵) اگر کوئی شئی کوئی شخص دوسرے شخص کے تفویض میں دے تو وہ شئی ازان شخص آخر الذکر کی قیاس کیجاے گی۔
(۲۶) جب کوئی تمسک مدیون کے حوالہ کر دیا جائے تو قیاس کیا جائیگا کہ زر مافتی تمسک ادا ہوگیا۔
(۲۷) جب کسی زر لگان یا قسط مدی کی پچھلی قسم کی رسید پیش کیجائے تو قیاس یہہ ہوگا کہ کل زر لگان یا قسط پہلے ادا ہوگئیں۔ ہندوستان و انگلستان میں بہی قیاس کیا جاتا ہے کہ جب پچھلی قسط کی رسید موجود ہے تو اوس سے پہلی کی ادا ہوجانے کا قیاس کیا جائیگا۔
(۲۸) جو چیز کسی شخص کے قبضہ میں ہو وہ اوسیکی ملک قیاس کیجائیگی۔

حقدار تھی اور وہ اراضی اوسوقت اوسکے دخل میں آنی چاہیئے تھی جب وہ سولہ برس کی عمر کو پہونچ جاتی
اور اگر وہ فوت ہو جائے تو وہ اراضی اوسکے چچا کو جو اوسکا ولی اور پرورش کنندہ تہا ورا ثتاً ملتی
لڑکی کی عمر اندازاً نو برس کی تھی کہ ایک روز یہہ اتفاق ہوا کہ کسی خطا کے کرنے پر زید اوسکی تادیب کر رہا تہا
اور لڑکی بایں الفاظ فریاد کر رہی تھی کہ "ای مہربان چچا مجھے ہلاک مت کرو" یہہ آواز قریب و جوار
کے لوگوں نے سنی - اسکے بعد یکایک لڑکی مفقود ہوگئی - گو بہت سی تحقیق و تلاش کیگئی مگر اوسکا پتہ
نہ ملا - زید باشتباہ قتل عمد اوس لڑکی کے گرفتار کیا گیا - اور عدالت سے حکم دیا گیا کہ اطلاع حال پر تاریخ
اوس لڑکی کو زید حاضر کرے - بدبخت ملزم لڑکی کو حاضر نکر سکنے سے یقین جانتا تہا کہ جرم قتل میں پہانسی
ملے گی اسلئے اوس نے اپنے بچانے کے لئے ایک اور لڑکی کو اصل لڑکی کے کپڑے پہنا کر عدالت
میں حاضر کیا اور کہا یہہ وہی لڑکی ہے - لیکن تحقیقات سے زید کے یہہ بناوٹ کہل گئی اور اس بناوٹ
کے ماننے سے اوسکو قتل عمد کا مجرم قیاس کیا گیا اور پہانسی دی گئی اس واقعہ کے بعد ظاہر
ہوا کہ وہ اصل لڑکی اپنے چچا کے طمانچوں سے ڈر کر بھاگ گئی اور قریب کے ایک گانوں میں چلی گئی
تھی اور سولہ برس کے عمر تک اوسی گانوں میں رہی اور بعد ازاں اپنی جائداد کے دعویٰ کے
لئے واپس آئی اسمقدمہ میں لڑکی کا ملزم کے قبضہ میں ہونا قیاس کر لیا گیا تہا اوس کے حاضر نکرنے
سے اور بجائے اصل کے ایک ساختہ دوسری لڑکی کے پیش کرنے سے یہہ قیاس کر لیا گیا کہ اصل
لڑکی مفقود ہے اور مفقودیت پر اوسکا قتل ہونا قیاس کیا گیا - اس سلسلہ قیاسات پر پہانسی کا
حکم دیا گیا کہ اسمقدمہ کا ذکر دو امر کے اطلاع کے واسطے کرتے ہیں - اول یہہ کہ حکام عدالت
کو چاہیئے کہ ایسے مقدمہ میں جنمیں جان انسان معرض خطر میں ہو محض قیاسات پر عمل کرنے میں احتیاط کریں
اور عجلت نکریں - دوسرے یہہ کہ اشخاص بے جرم اور راست باز کو چاہیئے کہ وسائل ناجائز
کے ذریعہ سے اپنی مخلصی اور بریت کی کوشش کریں - یہاں ایک مسئلہ قابل بیان ہے کہ جس ذی
ہستی یا انسان سے اور اوسکے تلف یا قتل کرنے سے کوئی ایسی نسبت ہے کہ اوس کے قائم
کو فوجداری صیغہ میں اوسکا تلف کنندہ یا قاتل تصور کیا جاسکے - زیادہ سے زیادہ یہہ تصور کیا
جاسکتا ہے کہ وہ اوسکو پیش نہیں کرتا ہے یا نہیں کر سکتا ہے یا اگر پیش کرتا تو اوس کے غیر مفید ہونے
سے یہہ کہ فی الحقیقت وہ ہستی یا وہ انسان تلف کیا گیا ہے اور موجود نہیں ہے - کیونکہ پیش نکرنا یا نکر سکنا
خواہ مخواہ اسی کا مقتضی نہیں ہے کہ اوس ہستی یا انسان کو غیر موجود سمجھا جاسکے -

(۱۷) اسٹرنیتمل لا یعنے قانون بین الاقوام کے روسے جدید قیاسات وضع کئے گئے منجملہ اون کے

واقع ہوئے ہیں

(۴۵) جو امر [illegible] طریقہ معمولی بالم [illegible] اور عادات معمولی [illegible] انسان کے واقع ہوئے ہیں

(۴۶) [illegible] لوگ باہم شرکت کا کام [illegible] اونکا [illegible] کو شراکت منعقد کرنا قیاس کیا جائیگا۔

(۴۷) جب کوئی مرد اور عورت باہم بطور زن و شوہر [illegible] کے زندگی بسر کرتے ہیں تو قیاس کیا جائیگا کہ اونکا ازدواج جائز ہوا ہے۔ [illegible]

(۴۹) جب کوئی [illegible] سوا [illegible] جرم قتل عمد کے اور کسی جرم کبیرہ کے ارتکاب میں اپنے شوہر کے ساتھ کام کرے تو [illegible] اور [illegible] قصد کے کیا ہے۔

(۵۰) جو [illegible] پیدا ہوا [illegible] طعام اور [illegible] واقع نہوا ہو تو وہ حلال [illegible]

[illegible]

(۵۱) ہر [illegible] اوس مدت تک جو اوس قسم کی [illegible] کے لئے [illegible] موجود [illegible]

[illegible] کی اطاعت [illegible]

(۵۲) ہر ایک [illegible] زیادہ مدت کا ہو جبکہ وہ اشخاص جو اوس سے تعلق رکھتے ہوں [illegible] متعلق ہوسکتے ہوں اور یہ بات حسب اطمینان ظاہر ہو کہ وہ [illegible]

(۵۳) [illegible] بذریعہ حکم سرکاری مطبوع و مشتہر ہونا اوس سے مفہوم ہوتا ہو تو [illegible] مطبوع و مشتہر [illegible]

(۵۴) جس کتاب مطبوعہ و مشتہرہ سے ظاہر ہو کہ وہ نظائر مقدمات فیصل شدہ عدالت اوس ملک یا گورنمنٹ کی ہے جہاں وہ طبع ہوئی ہے تو کتاب مذکور کا بحیثیت صحیح رپورٹ ہاے مقدمات مذکور کی جاری ہونا قیاس کیا جائیگا۔

(۵۵) کسی شخص کا کسی جایداد غیر منقولہ پر بیس برس یا اوس سے زیادہ مدت تک بلا مزاحمت احدی قابض رہنے سے موجب انتقال نامہ تحریری کے قابض رہنا قیاس کیا جائیگا۔

(۵۶) امانت دار شخص دیگر کا کام یہ ہے کہ جایداد غیر منقولہ کو کسی شخص خاص کے سپرد کرے فی الواقع اوس شخص کو سپرد کرنا قیاس کیا جائیگا جبکہ اسطرح کا قیاس شخص مذکور یا اوسکی قایم مقام کی حقیت کی تکمیل کے لئے ضروری ہو۔

۳۱

(۲۹) کسی شخص کی مالکیت نسبت کسی شئی کے دخل مالکانہ کو اوس شئی پر جاری کرنے سے یا بحیثیت مالک شخص مذکور کا اعتبار و عزت عوام میں ہونے سے قیاس کیجائیگی۔

(۳۰) جو شخص کسی سرکاری منصب سے کارروائی کرے تو اوسکا حسب ضابطہ منصب کو رمعتبر ہونا بھی قیاس کیا جائیگا۔

(۳۱) لوازم منصبی کے نسبت یہہ قیاس ہوگا کہ وہ حسب ضابطہ ادا کئے گئے ہیں۔

(۳۲) کوئی عدالت یا حاکم جو بحیثیت عدالت یا حاکم کے کام کرے عام اس سے کہ وہ عدالت یا حاکم اس سلطنت کا یا کسی سلطنت غیر یا ملک غیر کا ہو قیاس یہہ ہوگا کہ اوس نے بموجب اپنے اختیار کے کام کیا ہے۔

(۳۳) عدالت کی مسل کا کاغذ گو قطعی ہو تاہم صحت و درستی سے حقوق فریقین کا تصفیہ یا تسلیم کرتا ہے۔

(۳۴) کسی ایشو (امر تنقیح طلب) کے جملہ امور کے نسبت یہہ قیاس ہوگا کہ وہ حضور کمیشنر و مردم [illegible] ہوکر اوسکی ملاحظہ میں آئے ہونگے۔ اور اسیطرح یہہ قیاس ہوگا کہ جملہ امور معروضہ ثالثی ثالثوں کے [illegible] میں پیش ہوکر اون کے ملاحظہ میں آئے ہونگے۔

(۳۵) معاملات خانگی بواجبی اور حسب ضابطہ عمل میں آئی ہیں۔

(۳۶) طریقہ معمولی جملہ کاروبار کی پیروی کیگئی ہوگی۔

(۳۷) پرامیسری نوٹ یا بل آف اکسچینج بمقابلہ بدل کافی کے دیا گیا ہے یا اوسکی [illegible]

(۳۸) دستخط ظہری کسی پرامیسری نوٹ قابل بیع بہتری یا بل آف اکسچینج کے بعد اور بمقام تحریر بل یا نوٹ یا بل مذکور کے عمل میں آئے ہیں۔

(۳۹) ہر ایک دستاویز میں ساتھہ راستی و درستی کے تاریخ ثبت ہے

(۴۰) ہر ایک چٹھی جو حسب ضابطہ بیرنگ یا بمقام تحریر ہوا و ریل (یعنی ڈاک مہاری) میں روانہ کیگئی ہو اوسکی نسبت یہہ قیاس ہوگا کہ زمان وصول میل مذکور میں وہ چٹھی پہونچی ہوگی۔

(۴۱) کسی شخص کی تشخیص نام کے تعین سے ہوگی۔

(۴۲) جو شخص سات برس تک مفقود الخبر ہو وہ مردہ قیاس کیا جائیگا

(۴۳) مہری تمسک ابتدائے تحریر جسکی میعاد بیس برس گذر گئی ہو وہ صحیح قیاس کیا جائیگا۔

(۴۴) رضامندی اس وثوق پر ہوئی ہے کہ وہ امر جسکی بسبب رضامندی ہوئی ہے موافق حقیقت [illegible]

شرحیں اس قسم کی بحث سے بھری ہوئی ہیں۔ اور ان میں اصول عام بہ تعیین بعض مستثنیات کے یہہ درج ہیں کہ
جب وہ اشخاص جو حالت مصرحہ بالا میں ایکبہر ہلاک ہوں والدین اور اولاد ہوں تو اگر لڑکا سن بلوغ کو نہ پہونچا ہو تو اوسکی
پہلے قیاس کیجائیگی۔ اور اگر بالغ ہوگا تو اسکے برعکس قیاس ہوگا۔ درصورتیکہ شوہر اور زوجہ ہوں تو شوہر کا
زوجہ کے بعد زندہ رہنا قیاس کیا جائیگا [illegible] بعض شارحین معتبرین نے اس امر کی تنقیح میں بہت
کچھ سرگردانیاں کی ہیں یہہ کل قیاسات اس گمان پر مبنی ہیں کہ جس شخص کا دوسرے کے مرنے کے بعد زندہ رہنا
قیاس کیا جاتا ہے اوسکا زیادہ قوی ہونا چاہئے اسلئے کہ بہ نسبت دوسرے کے وہ کچھ دیر جانکنی اور نزع میں بچے
باوجود اسکے گمان کیجئے کہ آدمی الطبع مرد بہ نسبت عورت کے مرتے وقت زیادہ دیر تک جانکنی میں رہتا ہے ایک
شخص بالغ بہ نسبت نابالغ کے دیر سے مرتا ہے اگر اس گمان کو صحت ہی قوت دیجائے تو صرف یہہ کہہ سکتے ہیں کہ اکثر
صورتوں میں ایسا ہی ہوسکتا ہے کہ کل میں کیونکہ حالات خاص میں موت یا تندرستی درجہ اعلی کسی شخص کے برخلاف جملہ
صورتوں کے صرف ایک گمان ہوسکتی ہے مگر علاوہ ان احتمالات کے یہی ہیں کہ دونوں شخص [illegible] میں ایک ہی
حالت پر ہوں یعنے دونوں کو ایک ہی طرح کا اور ایک ہی مقدار صدمہ پہونچا ہو نہ دو طرح کا اور مختلف مقدار
کا لیکن یہ ایک ایسی بات ہے جسکی بعض حالت آفات عام و مرگ مفاجات کی صورتوں میں ناممکن ہے۔ اسکی علاوہ حسب رائے
بعض محققین فن فزیالوجی یعنے علم طبایع حیوانات یہہ قرار دیا گیا ہے کہ بعض قسم کی موت میں جوان آدمی ضعیف آدمی سے
پہلے مرتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مقننین روم قدیم اور بعد ازاں نے اس قسم کے امور کی بحث کرنے سے اعراض کیا ہے
اور فرمایا ہے کہ دقیق و باریک بحث قانون میں ناپسند ہے۔ مولفین قانون انگلستان نے بڑی دانشمندی
تحریر کی ہے کیونکہ باوجود تفتیش تحریرات مصرحہ فیہ کے نتیجہ واقعی اون کی تصنیفات کا یہہ ہے کہ اس قسم کے مقدمات میں
قیاس جبری یعنے قانونی قبول نہیں ہے بلکہ موت ایک شخص کی اون اشخاص میں سے جو آفت عام سے ہلاک ہوں اور انکے
طبیعت پر منحصر ہے یعنی ایسی حالت پر جسکی عدالت تنقیح کریگی۔ اور صرف اوسیکا ثبوت واسطے رفع بار ثبوت کے
کافی ہے لہذا جب وہ شخص جسپر بار ثبوت اس امر کا ہے کہ فلاں شخص بعد شخص دیگر کے فوت ہوا ہے عاید ہو کوئی
وجہ ثبوت سوا اسکے اسباب کے نہ رکھتا ہو کہ بلحاظ عمر، مرد اور عورت ہونے کے موت کا تقدم و تاخر قرار دیا جا
تو اوسکی مراد حاصل ہوگی۔ مگر یہہ گمان صحیح ہے کہ قانون اسی قیاس کا مقتضی ہے کہ دونوں ایک ہی وقت
ہلاک ہوئے ہیں کیونکہ قیاس جبری بر خلاف احتمال صحیح کے ثابت کرنا ہوگا پس نتیجہ قابل العمل قریب قریب
ایسا ہی ہے۔ کیونکہ اگر یہہ امر ثابت نہو کہ کون پہلے فوت ہوا ہے تو اس مسئلہ کے ساتھ عدالت بطور شئی
مجہول و ناقابل التحقیق و تعیین کے عمل کریگی اور یہی ہے کہ دونوں کا وقت واحد میں مرنا خلاف معلوم ہوتا ہے۔
[illegible] اسٹکول [illegible] جلد ۲ [illegible] رپورٹ جدید صفحہ ۵۸ [illegible] ایک عجیب [illegible]

(۵۷) جس اراضی کو عامہ خلایق ولی پیس تک بطور قبرستان کے برضامندی اور بلا مزاحمت مالک
اراضی مذکور کے کام میں لائی ہو تو ثبوت قیاسی اسبابت کا ہوگا کہ مالک نے اراضی مذکور کو اوسی
غرض کے لئے عامہ کو وقف دینے کا ارادہ کیا ہے۔

(۵۸) فروخت اوس جائداد منقولہ کی جو ایسی قابل ہے کہ فی الفور مشتری کے حوالہ کیجا سکے اور جو
جائداد مذکور کی بطریق رہن یا کفالت یا بموجب کسی شرط کے جس کی کسی طرح کی [illegible] اوسکا ہی
اوسکی فوراً حوالہ کی جاوے اور بعد اوس کے تبدیل قبضہ فی الواقع و علی الدوام ہو [illegible]
دائنان بایع یا حوالہ کنندہ کے جو دراثنا اوس کے قبضہ کے ہوں یا بصورت کمی حسن بدار [illegible]
فریب کے قیاس کو پیدا کرتا ہے لیکن شخص جو پیدا کرے بیع یا تفویض مذکور کو مستحق حاصل
ہے کہ باثبات اسبابت کے عذر کرے کہ بیع یا تفویض جو اوسکی مذکور ہوا دیانتداری سے اور آئی
بغیر ارادہ فریب دہی دائنان یا مشتریان مذکور کے وقوع میں آئی ہے۔

(۵۹) پہلی زمانہ میں بہت سی دقیق قیاسات ودر کار بورم مقیس انسان کی اوس حالت حیات کے
نسبت قائم کئے تھے جب ایک جماعت کسی آفت عام سے ہلاک ہو جاوے۔ لیکن بعد کو اون قیاسات کی برائی
کھل گئی اور وہ باطل قرار دیئے گئے (دیکھئی مقدمہ فرینک بنام اڈرا اور ڈسٹرکٹ جلد ۲۲ جی ہسری رپورٹ
صفحہ ۹۰۲) اور یہہ قرار دیا گیا کہ ایسی صورت میں کسیطرح کا قیاس نہیں ہوگا کیونکہ اصول قانون یہہ ہے
کہ تمامات وقوع قیاس قانونی نامسدود ہے " قانون رومی کی یہہ مثل ہے کہ " قانون کی بہت دقیق باریکی
سخت کری فریب کی اعانت کرتی ہے " ذی وقعت مصنف مسٹر بیسٹ نے اپنی کتاب قانون شہادت کے صفحہ ۳۹
میں اس بات خاص میں جو ذیل لکھا ہے ہم اوسکو اسلئے نقل کرتے ہیں کہ ناظرین کو اوس قیاس کے جو شرع محمدی
میں نسبت مرگ مفاجات ایک ایسی جماعت کی موت کے وقت کی نسبت قایم کیا گیا ہے۔ جو آن واحد میں
ایک ہی آفت باعث ہلاکت میں مبتلا ہو کر فوت ہو جاوے۔ اوسکی عمدگی اور سلامتی کے اندازہ کرنے میں
اعانت ہو۔ قیاس مذکور چونکہ شرعاً قطعی اور قانونی قیاسات قطعی میں داخل ہے اسلئے ہمنے اوسکو قیاسات
قانونی قطعی میں داخل کیا ہے۔ صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ " امر بقاے حیات انسان اسقدر مشتبہ ہے کہ
کم و بیش ہر ایک ملک کے مقننان اور ارباب قانون اسکی تنقیح میں مضطرب القول ہیں ہم اون حالات متامت
آفات کا ذکر کرتے ہیں جو وقتاً فوقتاً واقع ہوا کرتے ہیں اور جسمیں عموماً چند اشخاص ایک ہی خاندان کے کسی
آفت عام سے مثلاً تباہی جہاز زلزلہ یا آتش زدگی یا جنگ میں مارے جاتے ہیں۔ جن صورتوں میں اکثر معمولاً
ایک کی موت کا تقدم دوسری کی موت پر حقوق اشخاص ثالث کی نسبت موثر ہوتا ہے قانون دیوانی اور اوسکی

# لکچر نمبر ۳

بابت

## سنہ ۱۳۰۳ فصلی

---

## اصول موازنہ شہادت

---

## شہادت بقرائن حال کا بیان

---

## کیسی قرائن شہادت ہو سکتی ہیں

---

سلسلہ کے لیئے اس سے پہلا رسالہ دیکھی

اکتساب جائداد ترنگلی سے پیدا ہوا تھا مسترد کیا گیا ہے۔ اس مختصر کیفیت سے ناظرین اس مسئلہ عام میں مقننین اہل
یورپ کی رایوں اور قواعد قانونی کی بھلائی برائی سمجھ سکتے ہیں۔ گو زمانہ حال میں مسئلہ شرعی مذکور کی طرف عقل سلیم نے
یورپین مقننین کے رای کو اسی طرف کھینچ لیا ہے تاہم ابھی تک بلحاظ سلامتی سے دور ہیں۔ جو قیاسات یورپین مقننین
نے قایم کئے ہیں وہ نہ صرف ادہر سے ادہر ہونے کے سبب ٹٹول ہے بلکہ ناتمام اور ناکافی بھی ہیں — اگر مرنے والے
خاص والدین اور اولاد یا شوہر و زوجہ کا تعلق رکھتے ہوں۔ نابالغ ہوں یا سن بلوغ ہوں یا مرد ہوں
یا عورتیں ہوں تو کسطرح فیصلہ کیا جائیگا کیونکہ ان سب صورتوں کے لئے جسقدر پیچیدہ ہو ویسی ہی مختلف صورتیں
ہیں اوسیقدر قاعدے بھی ہونے چاہئیں۔ انگلستان کے مقننین نے پہلے سادہ قاعدہ ناتمام پر جرح کرکے کسقدر
رنگین کر دیا ہے اور اصل امر یعنی وقت موت کی تصحیح و تلاش کی ہے لیکن یہہ نہیں بتایا کہ جب
کل شخص مر گئے اور اونکے مرتے وقت اونکے دیکھنے والے بھی تھے یا اونکی لاش تک یا طبیب کی حالت معلوم نہو سکی
یا اوسکا اندازہ ہو سکے تو عدالت کیا کریگی اصل حقیقت یہہ ہے کہ اس امر میں جو کامل اور عام و معقول قاعدہ
شرع محمدی نے قائم کیا ہے اوسکے سوا اور کوئی معقول عام قاعدہ قانونی قائم نہیں ہو سکتا ہے۔ بنا بریں
جو ایک ایسی چیز ہے کہ کسطرح مجہول یا ناممکن التحقیق یا ناممکن البعض شئی پر قائم نہیں ہو سکتا ہے۔ چونکہ یہہ بحث
انگریزی قانون میں قیاسات قابل رد سے متعلق تھے اسی لئے اس جگہ اسکا ذکر کیا گیا۔

(۶) یہہ ہم پہلے بھی کہہ چکے کہ مالعلوں و دیگر قوانین میں (مثلاً قانون ہبہ و رجسٹری میں) بعض امور کے جانچنے
قیاس کئے جانے کا حکم دیا گیا ہے ویسا امور قیاسات کی بحث میں بر قواعد و اصول شہادت داخل ہیں۔ اور خصوصاً
قانون شہادت ایکٹ ۱ (ا) سنہ ۱۸۷۲ء میں بہت سے قیاسات قابل تردید بیان کئے گئے ہیں خصوص دفعہ ۱۱۴ میں اسکو
ہمنے اسواسطے قلم انداز کیا ہے کہ ناظرین اونکو تمامی ایکٹوں میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ لیکن اسکو یاد رکھنا چاہئے
کہ دفعہ ۱۱۴ میں جو تمثیلیں درج ہیں قیاسات اونہی پر محدود نہیں ہیں کیونکہ قانون کے اصل قاعدہ کی عمومیت
کو تمثیل کم یا محدود نہیں کرسکتی ہے دفعہ مذکور کی اوس عبارت کے رو سے جسمیں قاعدہ مقرر کیا گیا ہے ہر ایک
ایسا قیاس قائم کرنا جائز ہے جو معقول ہو۔ اسلئے ہمنے امریکا کے قانونی قیاسات کو بھی بیان کرنا مناسب
سمجھا ہے خصوصاً اسوجہ سے کہ ہماری سرکار عالی کے ملک میں جو انگریزی ایکٹوں کا حال ہے وہی دوسرے
ملکوں کے قوانین کا حال ہے دونوں کی حالت برابر ہے جس طرح انگریزی ایکٹ کے قاعدہ
کو بطور معقول قاعدہ کے (نہ قانونی حکم کے طور پر) مناسب سمجھکر کام میں لاسکتے ہیں اسیطرح امریکا کے قانون
کو بطور ایک مناسب و معقول اصول کے جسپر بعد بہ دانشمند مقننین نے عمل کرنا مناسب سمجھا ہے کام میں لا سکتے
ہیں۔

اکہ ٹٹو پر سوار ہوکر باہر گیا اور وہ ملبوسات جنکو مقتولہ اوس روز پہنے ہوئی تھی جو ... گہنہ ... باہر لیگیا تھی اپنے ساتھ لیگیا اور اوس عورت کو دئے جس سے وہ آشنائی رکھتا تھا اور جو کبھی کبھی اوس مکان کے کمرے میں ملزم کے ساتھ سویا کرتی تھی۔ اس آشنا عورت سے ملزم نے کہا تھا کہ میری جورو پانچ برس ہوئے مرگئی ہے اور وقوع قتل سے چند ہفتہ پہلے یہہ وعدہ کیا تھا کہ چند چیزیں (جو مقتولہ کی تہیں) تجھکو دونگا۔ اوسی چہار شنبہ کی شام کو اہلکار پولیس کے سامنے صطبل مذکور میں مقفل کرکے ملزم مقتولہ کے مکان میں آیا اور اوسکی صبح کو ساڑھے پانچ بجے وہان سے نکلا اور تجسبہ کو چند اشیا کو مسافرخانہ لیدیا میں لایا اور اپنے فرضی نام سے وہاں اونکو رکہا اور اوسی دن ملزم کی آشنا اور ملزم دونوں اوسی مسافرخانہ میں گئے اور وہاں لوگوں سے ملزم کو اپنی آشنا سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ عورت (یعنے مقتولہ) اور بخیر ... گئی۔ اسکے بعد ملزم مختلف بھیس بدل کر پہرتا رہا اور آخرکار مزدور کے بھیس میں گرفتار ہوا۔ ان حالات کے ان قرائن پر ملزم کو جرم قتل کا مجرم قرار دیا گیا کہ لاش مقطوع الاعضا ایک ایسے مقام میں ملی جو صرف اوسی کے اختیار میں تھا اور تین دن پہلے لوگوں نے اوسکے ساتھ عورت مقتولہ کو دیکھا تھا اور وہ وہی لباس پہنے ہوئی تھی جو ملزم نے اپنی آشنا کو دیا۔ اسلئے ملزم مجرم قرار دیا گیا۔

کمپنی کی گورنمنٹ کے عہد میں اب سے چالیس پچاس برس پہلے ہندوستان کی عدالتوں میں مفتی مقرر تھے اور ہر مقدمہ میں اون سے فتوی لیا جاتا تھا اور احکام و مسائل شرع محمدی کے وہ فتوی دیتے تھے اور اونکے موافق فیصلہ ہوتا تھا اوس زمانہ کے چند نظائر کا ذکر کرنا بھی ہم مفید سمجھتے ہیں۔

ایک ملزم نے اوسکا ... جرم قتل کا اقرار کرکے آدمی کی ہڈیان بتلائین اور کہا کہ یہہ ہی ہڈیاں مقتول کی ہیں۔ عدالت نے تجویز کی کہ چونکہ ہڈیون سے مقتول کی شناخت ثابت نہیں ہوتی اسلئے یہ نہیں سمجھا جاسکتا ہے کہ لاش کا ملنا متحقق ہوگیا یعنے خاص لاش مقتول ملگئی جسکی بنا پر حکم قصاص صادر کرنا جائز ہو۔ گیلال بنام چند وا منفصلہ ۱۳ مئی سنہ ۱۸۲۱ء ریورٹ کلکتہ صدر عدالت نظامت جلد ۲ صفحہ ۸۲۔

ایک ملزم نے جرم قتل عمد کا اقرار کیا اور ایک لاش ملی جسکی نسبت ملزم نے اقرار کیا کہ یہ شخص مقتول کی لاش ہے اسمین عدالت نے تجویز کی کہ گو بجز اقرار ملزم کے اور کوئی ثبوت شناخت مقتول کا نہین ہے لیکن یہ اقدام ثبوت مانع حکم قصاص نہین ہے۔ بیم بنام جیو رائیم

ایک مقدمہ کے حالات حسب ذیل تھے جس میں صرف قرائن حال پر مجرم قتل ثابت قرار دیا گیا۔

ایک کوچبان مجرم قتل عمد ایک عورت کے جو اوسکی زوجہ مشہور تھی ماخوذ ہوا وہ عورت [illegible] ایک سات برس کے لڑکے کے جو اوسکو ماں کہتا تھا ایک مکان میں رہا کرتی تھی اوس مکان کا کرایہ ملزم ادا کیا کرتا تہا وہ عورت کپڑے دہونے کا پیشہ کرتی تھی۔ روز [illegible] ایک اہلکار پولیس ملزم [illegible] میں کوچبان مذکور کو بالزام سرقہ گرفتار کرنے کے لیے گیا۔ اہلکار جس وقت اصطبل کی تلاشی لے رہا تہا اوس نے دیکھا کہ ملزم ایک گھوڑے کے تہان میں گھاس ڈال رہا ہے [illegible] اہلکار اوس [illegible] تو ملزم نے فورا نکل کر اصطبل کا دروازہ بند کرکے قفل لگا دیا۔ اہلکار مذکور کو تلاشی [illegible] اوسط عمر کی عورت کی لاش ملی جسکا سر اور گردن کا ایک حصہ [illegible] ہوا تہا اور [illegible] دونوں ٹانگیں دھڑ سے کٹی ہوی تہیں اور ایک لمبا شگاف جسم کے طول میں پیچھے سے اوپر تک [illegible] نکلی ہوی تہیں اور جسم کے اور جگہہ کا بھی گوشت جا بجا کٹا ہوا تہا ڈاکٹر کی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ وہ لاش چار پانچ دن کی ہے اور نیز یہ کہ عورت کے مرنے کے بعد اوسکے اعضا کاٹے گئے ہیں۔

گھوڑوں کے ساز و سامان رکھنے کے کمرے میں بہت سی لکڑیاں آگ جلانے کی [illegible] تہیں اور راکھ کے اندر سے ایک کہوپری اور بعض دیگر ہڈیاں جلانے کی غرض سے ڈالی گئی تہیں [illegible] کمرے میں ایک تبر جسکے دستہ اور کنارے پر خون کے نشانات تھے ملا اور طاق میں ایک چہری بالکل خون میں آلودہ رکھی ہوی ملی۔ اور نیز لباس کے چند ٹکڑے خون آلودہ ملے اور ایک کپڑا کہیں نہ ملا اور [illegible] سب کے سب اوس عورت مقتولہ کے معلوم ہوتے۔ اور یہ حالات ثابت ہوئے کہ ایک ہفتہ [illegible] اوس عورت کو کسی نے گھر سے باہر نہیں دیکھا۔ قتل کے تہوڑے ہی دن پہلے ملزم نے اپنے آقا کی بی بی سے کہا تھا کہ وہ عورت مذکور گاوں میں رہنے جانے والی ہے۔ آخری دن عورت مذکور نے اپنے لڑکے [illegible] ہمسایہ کے گھر میں سولانے کا انتظام کیا تھا اور یہ بیان کیا تہا کہ میں ایک دن بعد صبح کو واپس آ [illegible] وہ بدبخت عورت یکشنبہ کی صبح کو گئی اور پہر نہ پہری۔ وہ عورت محلہ ہمسایہ [illegible] ملزم [illegible] اوس نواح کے چند مکانوں میں دو دن گئے تھے اور شام کو لوگوں نے اوس عورت اور ملزم کو ملزم کے آقا کے مکان کے روبرو اور بعدہ اصطبل مذکور کے روبرو دیکھا تہا۔ دوشنبہ کے دن ملزم عورت کے مسکن کو گیا اور لڑکے کو لے آیا اور اوسی دن پچہہ کو کپڑے اس بیان سے کہ وہ عورت نوکری کرنے کو چلی گئی ہے۔ سہ شنبہ کے روز یعنی پانچویں اپریل کو بہت سا دہواں اصطبل اور [illegible] ساز رکھنے کے کمرے کے دہویں دان اور دریچوں سے نکلی تھی۔ اور روز چہارشنبہ کی صبح کو ملزم

ہو جاتی ہے مشہور مصنف قانون شہادت مسٹر سٹیفن لکھتے ہیں کہ کسی واقعہ کے ثبوت میں وہ شہادت قیاسی بغیر قرائن حالات کے درجہ ثبوت تک پہونچ جاوے تو وہ تردید کے لئے قابل منظوری اور قوی ہے چنانچہ صریح شہادت یعنی بیانات گواہوں کو مقابلہ قرائن حالات ہی کے آزمایا جاتا ہے اور اسی معیار سے بعض صورتوں میں شہادت صریح کا کذب کھل جاتا ہے - ایک عجیب مقدمہ میں جسکو مسٹر ہیوبل نے فیصل کیا ایک شخص پر زنا بالجبر کا الزام لگایا گیا ملزم ایک مالدار ادھیڑ برس کی عمر کا آدمی تھا اور الزام ۱۲ برس کی عمر کی لڑکی نے لگایا تھا - گواہوں نے فعل زنا کا ارتکاب کرنا صریح متفق اللفظ بیان کیا لیکن ملزم نے یہ ثابت کر دیا کہ اوسمیں اوس فعل کے ارتکاب کی قوت ہی نہیں ہے وہ اسقدر ضعیف ہے کہ جماع کرنا ناممکن ہے - صرف اس ایک امر ضعف باہ کے قرینہ پر سب گواہ جھوٹے قرار دیئے گئے -

زہر خورانیکے مقدمات میں قرائن حالات از بس کارآمد ہوتے ہیں - ایک مقدمہ میں ملزم پر ایک عورت نے یہ الزام لگایا کہ ملزم نے اسقاط حمل کے لئے مجھے ہڑتال کھلا دی ہے - عورت نے عدالت میں اظہار دیا کہ ملزم نے بطور ہدیہ و تحفہ کے میرے پاس مٹھائی بھیجی جسمیں ہڑتال ملی ہوئی تھی میں نے اوس مٹھائی میں سے کسیقدر کھائی اور کھاتے ہی مجھے زہر کی علامتیں معلوم ہوئیں - علاوہ دیگر قرینوں کے زہر کے عورت نے بیان کیا کہ مجھے تانبے کا سا مزا معلوم ہوا تھا جس سے میں نے سمجھا کہ زہر ہے لیکن تحقیقات سے یہ امر ثابت ہوا کہ ہڑتال کا تانبے کا سا مزا نہیں ہوتا ہے اور جسقدر مٹھائی کھانے سے بچی تھی اوس سے یہ کسطرح ممکن ہونا معلوم یقین ہوا کہ اوس نے اوس مٹھائی قلیل مقدار میں جسکو کھانا بیان کرتی ہے دو گرین سے زیادہ ہڑتال کھائی ہوں حالانکہ ستر قیوں کے مواد میں قریب ہیں گرین کے ہڑتال نکلی - اس امر کے قرینہ پر ملزم کو رہائی دیگئی اور عورت نے خود بھی اقرار کیا کہ الزام جھوٹا عداوتاً میں نے لگایا تھا حقیقت میں ملزم بیگناہ ہے -

یہ معین و مقررہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی واقعہ ایک مرتبہ ثابت ہو جاوے تو جملہ دیگر امور متعلقہ اوسکے قرائن حال سے ثابت ہو سکتے ہیں - مثلاً واسطے معین کرنے مقام ارتکاب جرم کے اور واسطے دکھلانے تحقق وقوع جرم کے بذریعہ نفی ظن کے کہ وہ واقعات نتیجہ فطری یا عمل کسی سبب اتفاقی کے ہیں اور اس غرض کے لئے مقدمہ کے جملہ حالات اور ہر ایک جزو قول یا افعال شخص متہم پر غور و تامل کرنا لازم ہے - مثلاً کسی مردہ شخص کی لاش کے دیکھنے سے تجویز کیجائیگی کہ آیا موت بجلی کے گرنے سے یا برف بار کے صدمہ سے یا کسی وبائی مرض سے یا کسی

سفقصل ۳۱ اکتوبر ۱۸۳۱ء رپورٹ مذکور جلد ۲ صفحہ ۱۰۴۔

ایک کہوپڑی ملی جسکے چہرے کی ہڈی سے وہ ایک مفقود لڑکے کی شناخت کیگئی مگر عدالت نے واسطے اصدار حکم جرم قتل کے اوسکو کافی نہین سمجہا۔ مابین بنام وزیرخاں وغیرہ ۲ اپریل ۱۸۳۲ء رپورٹ مذکور جلد ۳ صفحہ ۱۲۲۔

اس بیان سے یہ تحقیق ہوگیا کہ مقدمات قتل مین تاوقتیکہ اصل واقعہ قتل تشفی بخش شہادت صریح سے ثابت نہو یا کم سے کم مقتول کی لاش دستیاب نہو حکم سزا صرف اوسکے مفقود ہونیکی بنا پر صادر کرنا بہت ہی خطرناک امر ہے گو ایسی صورتین ہین کہ جسمین مقتول کو دریا مین ڈالدیا لیکن یہہ صورتین شاذ ہین۔

انگلستان کے مشہور جسٹس ناول صاحب فرماتے ہین کہ ہر ایک واقعہ صرف وجہ ثبوت بقراین حال سے ثابت ہوسکتا ہے کچہہ خصوصیت دوسری شہادت کی نہین ہے۔ وہ دلیل مین لکھتے ہین کہ مقدمۂ زنا میں واقعہ کے چشم دید گواہ پیش ہونے ضرور نہین ہین قراین سے ثابت قرار دیا جاسکتا ہے کیونکہ بلحاظ نوعیت اوس فعل کے گواہ بہت ہی شاذ ہونگے۔ وہ فرماتے ہین کہ اگر کوئی شخص جو متوالا نہو بغیر کسی قسمی ستے کے شرابخانہ کے ایک بڑے مخزن مین جاے اور وہان سے متوالا ہوکر باہر نکلے تو گو کسی نے اوسکو شراب چوراتے ہوئے نہین دیکہا اور نہ ایک بڑے حوض سے ایک گلاس شراب کے لینے سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اوسی حوض مین سے لی ہے لیکن اوسکے متوالے ہونے سے یہ یقین ہوجائیگا کہ اوسنے مخزن سے شراب چورا کرپی ہے۔ مگر شرع محمدی کے رو سے کسیطرح محض قراین حال کی بنا پر زنا کا واقعہ ثابت نہین قرار دیا جاسکتا ہے خاص نص قرآنی کے رو سے صریح حکم دیا گیا ہے کہ صریح شہادت یعنے گواہوں سے ثابت کرنا لازم ہے اور بلاشک صریح شہادت ہی سے وہ واقعہ ثابت ہونا چاہئیے زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اگر عورت و مرد ایک بستر مین سینہ بسینہ سوتے ہوئے ملین تو گو یہہ انگریزی مقنین کے قاعدہ کے رو سے اثبات زنا کے لئے بڑا قرینہ حال ہے لیکن عقلاً خاص فعل زنا سے بہت بعید ہے اوس سے زنا کا کرنا لازم نہین آتا ہے۔ چونکہ عیسوی اقوام کے قوانین مین طلاق کا دینا زنا کے ثبوت پر اور وہ بھی عدالت مین ممکن ہے اسلئے اونکے مقنین بلحاظ نوعیت فعل زنا اسباب پر مجبور ہوے کہ زنا کے قراین حال پر ثابت ہونے کا قاعدہ بنا ماجاے۔ بعدت یا مہر کے کل واجب ہونے کے لئے ہماری شریعت مین بھی خلوت صحیحہ کا قاعدہ اسی کے قریب قریب ہے کیونکہ خلوت صحیحہ کو بمنزلہ جماع کے سمجہا گیا ہے۔ شہادت قراین حال نہ صرف اثبات دعوی کے لئے ہے بلکہ تردید کے لئے بہی کارآمد ہے بعض وقت اوسی کے بنا پر صریح شہادت کی کافی تردید

گمان [illegible] ہوا کہ مقتول نے خودکشی کی ہے یا موت طبعی سبب سے واقع ہوی ہے۔ بعض جوہ
[illegible] اپنے آپ کو خودکشی کی بدنامی یا اپنی جائداد کی حفاظت کے لئے اسطور سے خود
کشی کیا کرتے ہین کہ [illegible] کا گمان نہو بلکہ یہ گمان پیدا ہو کہ کسی اور نے اوسکو قتل کیا ہے۔ اس قسم
کے [illegible] کے سوا بہت سی نظیرین ایسی بھی ہین جنمین ثابت ہوا کہ موت طبعی سبب سے واقع ہوی
اور [illegible] کی لاش پر بے گناہ لوگون پر الزام قتل لگانے کے واسطے زخم لگائے گئے یا اور علامات متعین
قتل [illegible] کی سازی گئیں۔ چنانچہ ایک یہ واقعہ ہوا کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو زنا کراتے
ہوئے [illegible] دیکہا اور اسوجہ سے سخت آشفتگی مین آیا اور اپنے سر کو چند بار دیوار سے زور زور سے مارا اور
[illegible] اپنی پیشانی پر چند مرتبہ زور زور سے کلہاڑی ماری آخر کار بہت سے زخم کہا کر مر گیا
[illegible] یہ واقعہ [illegible] لوگون نے دیکہا تہا اسوجہ سے سبب موت حقیقت واقعہ کے مطابق سمجہا گیا۔
اگر یہ گواہ نہوتے تو کسیطرح پر خودکشی کرنے کا خیال بھی پیدا نہوتا بلکہ کسی اور کے ہاتہ سے قتل کئے
جانے کا یقین زخمون کی تعداد اور صورت وحالت کی بنا پر کیا جاتا ہے۔ اکثر سبب موت کے
تحقیق مین [illegible] اور گواہ بلکہ خود ملزم بھی ایسی غلطی کرتے ہین کہ قتل کر نیکی تسلیم کر لینے کے
سوا سے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا چنانچہ ایک مقدمہ مین یہ ثابت ہوا کہ دو شخصون کے درمیان
مین [illegible] لڑائی ہوئی اور ایک نے دوسرے کو چہری ماری اوسکا زخم معدہ پر اور ہاتہ اور
اونگلی [illegible] اوپر لگا اور داہنی طرف کی ہسلی پر بھی ایک زخم لگا۔ وہ زخم ایسے خفیف تہے کہ
بعد [illegible] پٹی باندہی گئی تو زخمی ایک ساعت کے بعد شام کو پیدل اپنے گہر کو چلا گیا۔ صبح کو لوگون نے
اوسکو [illegible] مرا ہوا اور مردہ دیکہا اور تحقیقات سے معلوم ہوا کہ شہ رگ اور دیگر رگین
کٹی ہوئی ہین اسپر چہری کے زخمون سے مرجانے کا گمان کیا لیکن ڈاکٹرون نے بیان کیا
کہ چہری کے زخمون کے بعد یہ زخم جو سبب موت ہوئے لگائے گئے ہین چہری کے زخم مہلک نہین
ہوسکتے ہین۔ چہری کے زخمون کے خراشین بھی کٹی ہوی ہین یہ زخم باعث ہلاکت پہلے زخمون کے
بعد لگائے گئے ہین۔ تحقیقات سے ڈاکٹرونکی راے مطابق حقیقت کے ثابت ہوی چنانچہ ثابت
ہوا کہ جب شام کو وہ زخمی آتا تہا تو راستہ مین رہزنون نے اوسکو لوٹ لیا اور اوسکو
قتل کر ڈالا۔ ایک مقدمہ مین یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک لڑکی نے کچہ چیزین چورا لی تہین اسلئے
اوسکا باپ اوسکو اس حرکت کی سزا کے طور پر اوسکے ہاتہ پکڑ کر خفیف ضربون سے مار
رہا تہا کہ اوسکے ہاتہون مین یکایک وہ لڑکی تشنج مین آگئی اور فوراً مر گئی اسوجہ سے خود

اور سبب سے مثلاً خودکشی یا سانپ وغیرہ کے کاٹنے سے واقع ہوی ہے کیونکہ لاش ہی سے کلی یا ضرب وغیرہ کے اثر باعث ہلاکت یا جسم میں نفوذ کرنا یا نکرنا ثابت ہوگا۔

میڈیکل جیورسپروڈنس یعنے طب متعلقہ کی کتابوں میں اسباب موت کے تحقیق کرنے کے قاعدے و معیار درج ہیں ہوشیار وکیل اور دانشمند مجوز کا کام ہے کہ اون قاعدوں کو مدنظر رکھے۔ فقرا این حال سے جو نتیجہ اون قواعد کے رو سے نکالا جاتا ہے وہ نہایت ہی مستحکم ہوتا ہے اور اون لوگونکے بیان کی صداقت کے امتحان کے لئے جو لاش یا کسی اوشئی کی حالت کی بابت شہادت دیتے ہیں سوال کرنے کا خوب ہی موقع حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اصلیت کشف ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہر مقدمہ میں مجوز کے روبرو لاش یا وہ شئی نہیں لائی جا سکتی ہے صرف اون لوگوں کے بیان ہی پر تکیہ کرنا پڑتا ہے جنھوں نے دیکھا ہے۔

جن مقدمات میں خودکشی کا بیان یا احتمال ہو اون میں بڑی توجہ لاش پر کیجانی چاہیئے کیونکہ لاش کیحالت ہی سے اسکا قطعی فیصلہ خصوصاً زخمی لاش کی اکثر صورتوں میں ہو جاتا ہے کہ خودکشی ہوی یا اوسکا ہونا سمجھنا ناممکن ہے کمال ہوشیاری سے دیکھنا چاہیئے کہ جسد کے زخمی ہونے کے کیفیت کیا ہے اور اوسکے اعضا کی وضع اور لباس کی طرز و وضع کیا ہے چہرہ کے اور حلق کا مثلاً اگر چہرہ یا گلے میں دبانے کے نشانات ہوں اور چہرہ مسخ ہو تو یہ فقرا این اسبابات کے ہیں کہ مقتول کے شور و غل بند کرنے کے لئے اوسکا منہہ بند کیا گیا ہے اور اوس پر کسی اور شئے جبر کیا ہے کیونکہ خودکشی میں ایسا ہونا ممکن نہیں ہے۔ مقدار اوس خون کی جو زمین پر گرا ہو یا کپڑے پر ہو غور کرنا چاہیئے۔ اوس آلہ کی جسکو کام میں لانے کا احتمال ہے حالت و کیفیت او زخم کیصورت و حالت اور اوسکی طرف و جہت و عمق پر غور کرنا چاہیئے۔ جہاں تنیچہ یا چھری یا چاقو یا کسی اور آلہ ضرر سے خودکشی کرنیکا گمان ہو زخم کے سمت کا تحقیق کرنا کہ آیا وہ اوپر کیطرف کو ہے یا نیچے کے طرف اور ہاتھ کی لنبای کو زخم کی جہت سے مقابلہ کرنا بہت ہی مفید ہوتا ہے اور اسبابات کا تحقیق کرنا کہ آیا سیدہا ہاتھ کام میں لایا گیا ہے یا دست چپ چونکہ زیادہ تر عادتاً سیدہا ہی ہاتھ کام میں لایا جاتا ہے اسلیے سمت زخم اوسیکی مطابق ہوگی اور زخم باعث ہلاکت جانب چپ سے جانب راست کو ہوگا۔ سب سے زیادہ نہایت غور و تامل اور بلا فروگذاشت کسی امر خفیف کے یہ تحقیق کرنا چاہیئے کہ آیا کسی دوسرے شخص کے وقت وقوع موت کے وہاں موجود ہونیکی علامات تھیں یا نہیں کیونکہ یہ اکثر ہوتا ہے کہ قاتل مقتول کی لاش ایسی طور سے رکھدیتے ہیں کہ جس سے یہ

# لکچر نمبر (۴)

## سنہ ۱۳۰۳ فصلی

## تیقن عقلی

جس صورت مین ملزم اور واقعہ تحقیق طلب کے تعلق کی نسبت محض شہادت اعراین حالی سے دیا گئین ہو تو ایسی شہادت کے نتائج کو ایسا ہونا لازم ہے کہ وہ تیقن عقلی کے درجہ کو پہونچ جائیں اور اونہیں سوا ارتکاب جرم کے اور کسی امر کے احتمال کا موقع نہ رہے ۔
بلحاظ اون نتائج پرخطر کے جو خصوصاً ملزم کے حق میں اور عموماً عامہ رعایا کے حق میں غلط حکم سزا کے نسبت سے پیدا ہوتے ہین اور اونسے اور بھی بہت قباحتیں ایسی پیدا ہو جاتی ہین جو اون نتائج و قباحتوں سے جو ملزم کی رہائی کے غلط حکم سے پیدا ہوتی ہین بدرجہا بڑی ہوتی ہین اسلیے ہر ایک عقل مند اور مہذب قوم کے قوانین مین یہ اصل داخل کیگئی ہے کہ "احتمالات وقوع جرم کو تیقن عقلی کے درجہ تک پہونچنا چاہیے" تیقن عقلی یہ ہے کہ اگر اوسکے روسے ذی عقل محتاط اشخاص کے نزدیک اوس سے جملہ شکوک احتمالی دفع ہو جاتی ہوں ۔ لفظ تیقن عقلی اس مقام پر بمقابلہ تیقن محض طبعی کے مستعمل ہے ۔ کیونکہ طبعی احتمال یہ ہے کہ یہ شخص بیگناہ ہے پس یہ طبعی احتمال

۳۱ اوسکے باپ سے اور دیگر دیکھنے والے لوگون نے اوس ضرب [illegible] کی [illegible] موت اتفاقی کہا [illegible]
کوچھت سے نشانات مارکے اوسکے بدن پر موجود تھے [illegible] اکثر کی تحقیقات [illegible] موت کا
سبب نہین تھے بلکہ یہ تحقیق ہوا کہ وہ موت زہر کے [illegible] ہوئی [illegible] یہ بات ثابت ہوگئی
کہ لڑکی نے اس خوف سے کہ چوری کی [illegible] کے افشا پر اوسکا باپ غصہ [illegible] او [illegible]
کہا لیا تھا۔

ان نظیرون سے اور اسی قسم کے بہت سے معاملات کو دور اندیشی [illegible] سکتا ہے
کہ فقط اینحال پر عمل کرنا کہان تک درست ہوسکتا ہے اور اون [illegible] [illegible] [illegible]
اونپر اطمینان کرنے مین کن کن صورتون [illegible] امور پر غور کرنے [illegible] [illegible] اور [illegible]
عمل مین لانی واجب ہے —

مجرمیت ملزم کے حمایت شکوک احتمالی کو دل سے دور نکرسے حکم سزا صادر نکرنا چاہیئے۔ اور تا وقتیکہ مجوز کو اوس وجہ ثبوت سے اسقدر تیقن حاصل نہو کہ اوس تیقن کی بنا پر ایسی منفعت ذاتی کے امور اہم و عظیم انسان میں کاربند ہو سکے حکم سزا صادر نکرنا چاہیئے کیونکہ قانون میں یہی تیقن عقلی مطلوب ہے۔ کسی مقدمہ میں شہادت قراین حال پر عمل نہیں ہو سکتا ہے تا وقتیکہ اوسکی قوت جو واسطے اصدار حکم کے کافی سمجھی گئی ہے اوس سے کم ہو یا جو کم سے کم ایک گواہ کی شہادت سے جو ادنی ترین وجہ ثبوت صریح ہے قائم ہوتی ہے۔ یعنی جس قرینہ میں اسقدر قوت نہو اوسپر عمل نکرنا چاہیئے۔ ہم جب مصنفین ہنود کے قوانین دیکھتے ہیں تو کمال تعجب ہوتا ہے کہ اون کے قواعد شہادت میں بکثرت ایسے قراین حال کی بڑی لمبی چوڑی تفصیل درج ہے جنکی بنا زیادہ تر توہمات پر ہے چونکہ وہ بہت ہی پرانی ہیں اور ایک بڑی مدت سے ہنود ہی نے اون پر عمل کرنا ترک کر دیا ہے کیونکہ مقدس ہمرتیوں کے دیباچوں میں شارحین اور مصنفین کتب قوانین نے یا تو اونکو پچھلے وقت کے ساتھ مخصوص قرار دیکر ترک کر دیا ہے یا اونکی تعبیر دوسرے طور پر کر دی ہے جس سے یہ فائدہ ہوا کہ وہ ہی قواعد عملدرآمد میں آ گئے جو زیادہ تر مذہب ہنود کے اصول کے مطابق کے ساتھ خلاف عقل سمجھے گئے ہیں۔ یورپ کے مجوزہ قوانین میں گو قراین حال خلاف عقل کو وجہ ثبوت کے زمرہ میں جگہہ نہیں دیگئی ہے لیکن بڑے تعجب کی بات یہ ہے اونکی قسم اور تعداد کی کیفیت کو مقرر کر دیا ہے جو قانونی وجہ ثبوت بنتی ہے اور یہ تعین عقلاً و عملاً غلط ہے کیونکہ اقرار و انسانیکا متنوع ہونا اسکو ناممکن ٹھہراتا ہے کہ بے انتہا غیر محدود اغراض و افعال کے امتیازات دقیق و نازک کو بالتعین بیان کیا جا سکے یا ثبوت کی ایک غایت و حد معینہ صحیح حسابی کے ساتھ ایسی معین کر دیجائے جو بالاستحکام کل قلوب انسانی پر موثر و کارگر ہو۔ اصطلاح کے صنوابط معینہ نہ صرف بے فائدہ و فضول ہیں بلکہ وہ انکشاف حقیقت کے سنتقیم راستہ سے پھرا دیتے ہیں اور حاکموں کی قوت عقلیہ ممیزہ کے پہنچانے کے لئے دام ہیں۔ اوسکا یہی نتیجہ نہیں ہوتی ہے بلکہ مجرم بے خوف ہو جاتے ہیں اونکی معینہ حد کے اندر اپنے سے اپنے ایکو بچا لیتے ہیں اور اوسکے باہر رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ شکر ہے کہ قراین حال کی کوئی حد و تعداد جیسی کہ یورپ کے قوانین میں مقرر ہے ویسی نہ شرع محمدی میں ہے نہ اسوقت یعنے ہمارے زمانہ کے اون قوانین میں مقرر ہے جو سرکار کی طرف سے جاری

۱ ہرگز رفع دفع نہین ہوسکتا ہے تا وقتیکہ اسکا نقیض بھی ایسا ہی قوی پیش ہو۔

یہ ایک طبعی بات ہے کہ ہر انسان ہر معاملہ مین اس طبعی میلان کے احتمال پر مائل رہتا ہے مثلاً ایک مقدمہ مین کافی تعداد کے معتبر گواہ یہ گواہی دین کہ ہمنے ملزم کو اوس جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھا ہے جسمین وہ ماخوذ کیا گیا ہے۔ باوجودیکہ اسکے بھی مجوز صرف دو قیاس کے بنا پر باور کرتا ہے جسمین ایک یا دونون غلط ہوسکتے ہین اول یہ کہ گواہ ناراست نہیں ہوتے ہین کیونکہ انسانون مین صداقت کا میلان طبعی ہے مگر اکثر افراد انسان ناراست پائے جاتے ہین۔ دوسرے یہ کہ جس شخص کو انہون نے وہ فعل کرتے ہوئے دیکھا ہے آیا ملزم وہی شخص ہے یا نہیں اسمین شک باقی رہتا ہے کیونکہ شناخت شخصی کا ایک ایسا معاملہ ہے جس مین اکثر خطا واقع ہوجایا کرتی ہے۔

اسکا عموماً تعین ناممکن ہے کہ کسقدر قراین حال درجہ وجہ ثبوت کو پہونچینگے کیونکہ نوعیت افعال انسانی کا انحصار ممکن ہے نہ اونکے قراین حال کا لہذا قانونی آزمایش و امتحان اسباب کا کہ وجہ ثبوت کافی ہے یا نہین یہی ہے کہ مجوز کی عقل اور قوت ممیزہ کو اوس سے اطمینان اور تشفی حاصل ہوجاے یعنے تیقن عقلی تک پہونچے۔

احتمالات مخالف نہ صرف وجہ ثبوت بقراین حال میں پیدا ہوا کرتے ہین بلکہ صریح وجہ ثبوت بھی اون سے خالی نہین ہوتی ہے۔ مجوز کو موازنہ شہادت مین کمال احتیاط اس امر کے طے کرنے مین کرنی پڑتی ہے کہ دونون طرف کے احتمالات مین کون سے ایسے ہین جنکا رفع ہونا تیقن عقلی کے درجہ تک پہونچنے کے لئے لازم ہے۔ ایک طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ جبتک جملہ مشکوک احتمالات کا وضعیہ نہو جاے جب تک تیقن عقلی کامل نہین ہوسکتا ہے اور حکم سزا نہین دیا جاسکتا ہے دوسرے طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ خفیف اور خیالی احتمالات پر رہائی دینا خلایق کو ضرر پہونچانا اور مجرمون کی مدد کرنا اور جرایم پر دلیر کردینا اور عدل گستری کی راہ کا مسدود کرنا ہے۔ ان دونون طرف کے مجبون کے جال مین اکثر ناتجربہ کار جج یا کام چور حاکم پہنس کر عدالت کو بدنام کرتا ہے لیکن جو ہوشیار اور اپنا فرض محنت سے ادا کرتا ہے وہ اس مشکل پر فتح پاتا ہے۔ اور احتمالات عقلی اور طبعی اور وہمیہ مین جو فرق ہے اوسمین دانائی سے امتیاز کرتا ہے۔ اس مشکل کے لئے قاعدہ مروجہ جسپر کاربند ہوتے ہین مناسب یہی ہے یہ قرار دیا گیا ہے کہ تا وقتیکہ شہادت بقراین حال اس درجہ کو نہ پہونچے کہ نسبت

قیاس کو [illegible] بدل دیتے ہیں۔

ایک مقدمہ میں جو مقدمہ مذکورہ بالا کا مشکل تھا سب واقعات وہی تھے جو اسمقدمہ کے
[illegible] رہا ہوا کہ ثابت ہوا کہ وہ مکان کے روشندان سے تختہ رکھکر
مقتول کے گھر کی روشن دان میں سے کر قاتل آگئے اور قتل کا ارتکاب کیا ملزم اکثر
اک واقعہ کو دیکھکر سہم گیا اور بیہوشی کی حالت میں بچ کر اوسی کمرہ میں پڑا رہا جسمیں مقتول
کے ساتھ سویا تھا اور اندر سے دروازہ بند کر لیا تھا۔ [illegible] کہ قاتل اور مقتول میں باہم
ملزم بیگناہ ہے [illegible] قرار دیا گیا کہ وہ رسی جسکے ذریعہ سے قاتل کمرہ
میں اترے اور پھر جلد گذر گئے [illegible] ہی ہوئی چھوڑ گئے تھے جس سے یہ ثابت کیا گیا
کہ اسطرح پر رسی ملزم نہیں باندھ سکتا تھا۔

ایک مقدمہ میں جو زہر خورانی کے مقدمہ میں صرف یہ ثابت ہوا کہ ملزم سے کوئی
چیز مقتول کو کھلائی [illegible] وہ کھانے کے بعد ہی مرگئی بغیر ثبوت نوعیت زہر کی عدالت
مرحانتیکے قرینہ حال سے یہ ثابت قرار دیا کہ ملزم سے جرم کا ارتکاب کیا۔ یہ مقدمہ
پانڈو دولابار ریورٹ صدر عدالت فوجداری صفحہ ۲۴ فیصلہ ۲۸ ستمبر ۱۸۴۶ء۔ لیکن اس
زمانہ میں یہ تجویز قابل اعتراض ہے کیونکہ کسی شی کا کھلایا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اوس شی کا زہر
ہونا ثابت ہونا چاہیے جن مقدمات میں یہ بحث پیش آتی ہے کہ زہر خورانی عمداً وقوع میں
آئی یا سہو وخطا سے ہوئی قرائن حال ہی اسیطرح رہنمائی کرتے ہیں۔

ایک مقدمہ میں ایک دوا فروش اپنی زوجہ کی زہر خورانی کے جرم میں ماخوذ ہوا
صرف پایہ ثبوت کو یہ بات پہونچی کہ ملزم سے اپنی زوجہ کو بجاے افیون کی گولیوں اور
پارہ شے کے شیشہ کے جنکے کھلانے کا زوجہ کے معالج ڈاکٹر نے حکم دیا تھا ملزم نے سکیور
کی گولیاں کھلا دیں ملزم نے بیان کیا کہ میں اسوقت نشہ میں تھا دوکان میں سکیور کی بوتل
[illegible] کے پاس رکھی ہوئی تھی اسوجہ سے غلطی سے سکیور کی گولیاں لیکر کھلا دیں لیکن ایسی
غلطی کا ہونا ناممکن قرار دیا گیا کیونکہ دوکان کی عادت معمولی کے موافق افیون [illegible]
کوٹھی میں رہا کرتی تھی اور سکیور شیشہ [illegible] رہتا تھا۔ اسکے بعد ڈاکٹر معالج مذکور نے
ملزم کو دوکان میں عرق لاڈنم کے ساتھ عرق [illegible] کے تیار کرنے کے بہیجا جب وہ
بنا کر لایا تو ڈاکٹر نے اوسکے گلاس میں شبہہ کر کے مریض کو پلانے سے قبل چکھا + اونکو

ہو سکتے ہیں البتہ یہ حد مقرر کردینی نقلاً لازمی امر ہے کہ وہ ثبوت بقرائن حال اسقدر ہونی
چاہیے کہ [illegible] لحاظ عقل معمولی انسان کی تشفی ہو جائے یہ حد معین نہیں ہو سکتی وہ اعداد میں مقرر
ہے اور یہ دیگر ممالک کے قوانین میں بھی بے مقرر رہتی ہے۔

مقدمہ ۲۳ میں ایک مرد کی لاش ایک کوٹھری میں ملی اور اوسوقت اوسکے پاس اوسکی
زوجہ تھی اور کوٹھری کے اندر کیطرف سے بند تھی نہ باہر کیطرف سے اور لاش پر ایسے زخم
تھے جنکی نسبت یہ تصور نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ عورت اوس قابل تھی کہ
ایسے زخم لگانے کی قوت رکھتی تھی ان قرائن پر وہ عورت ماخوذ ہوئی اور اوسکو
حبس دوام کی سزا دیگئی۔ مقدمہ مہاری وغیرہ نارلی ڈائجسٹ طبع جدید مقدمات جداگانہ
نمبر ۱۲۳ و ۱۳۲۔ ان قرائن میں سے سب سے بڑا قرینہ عورت کا وہاں موجود ہونا
تھا۔ اگر وہ موجود نہ ہوتی تو پھر کسی قرینہ کی دلیل پر اوسکو ماخوذ نہیں کر سکتے تھے۔ یا
وہ عورت یہ ثابت کر دیتی کہ میں اپنے شوہر کے قتل ہونے کے بعد آئی یا قاتل نے میرے
روبرو اوسکو قتل کیا اور چلا گیا میں نے خوف سے کوٹھری کا دروازہ اندر سے بند کر لیا
گو ایسا واقع ہونا اور ثابت کر دینا ایک معمولی اور جائز بات ہے لیکن بمقابلہ ان قرائن کے
جنپر حکم دیا گیا خود بخود اپنے خیال سے ایسے احتمالات قائم کرکے اون پر عمل کرنا خلاف مصلحت
عامہ و عدالت گستری کے ہے۔ جسقدر قرائن موجود تھے وہ سب اوسی عورت کو مجرم قرار دینے
کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

اگر لاش پر ایسا زخم ہوتا جسکی نسبت یہ سمجھا جاتا کہ خودکشی ہوئی ہے تو اس ادنا امر کے
قرینہ سے دوسرے قرائن بھی بدل جاتے۔ یا اگر عورت بھی زخمی ہوتی یا یہ معلوم ہوتا کہ عورت
شوہر سے عشق رکھتی تھی اور دونوں میں کمال محبت و وفاداری کا برتاؤ تھا۔ عورت کو اوسکی
جدائی گوارا نہیں ہو سکتی تھی تو ان سے جو فعل قتل کی ذات سے خارج ہیں قرائن کے
تعبیر میں بھی اثر پڑتا ہے۔ اگر یہی واقعہ جنگل میں ہوتا اور اوسکی قاتل وہ عورت
بھی ہوتی مگر واقع کے مقام کے قرینہ پر زیادہ تر یہی سمجھا جاتا کہ رہزنوں نے قتل کیا ہے
نہ اوس عورت نے۔

پس اب یہ غور کرنا چاہیے کہ نتائج قرائن حال کسطرح ادنی ادنی امر سے تبدیل
متغیر ہو سکتے ہیں۔ اور وہ امور اطمینان و تشفی دل کو کسطرح اولٹتے پلٹتے ہیں اور انسان کے

اڑانا فی الشمع کے قریب تھا۔ زخم سنگ گرد و نیم انچ تہا اور وہ زخم ہڈی تک پہونچا تہا اور ٹکڑا اور بدوردست کیے کہ جسمین زخم واقع ہوئے تہے کہوپری سر کے داہنی طرف کا پیشانی کی ہڈی تہی اور وہ شگاف سر کے پیچھے کے طرف نیچے بالکل جا لگے اور ہڈی کا ایک بڑا ٹکڑا بالکل پڑا تہا۔ باوجود اسکے مقتول کے سر پر ٹوپی موجود تہی اور ٹوپی پہٹی یا کٹی ہوئی نہین تہی اور نہ اوسکے جسم پر کسی اور زخم کا نشان تہا۔ لاش کے معائنہ کرنے والے دو ڈاکٹرون نے وثوق کے ساتھ یہ رائے دی کہ گہوڑے کی لاتون اور ٹاپون کے یہ زخم نہین ہوسکتے ہیں۔ یہ رائے زخمونکی صورت اور اونکا ایک دوسرے سے ممتاز ہونے اور کہلے اور رود ہڈیے کے نشانات کے ہونے اور چہڑو کے محکم ہونے اور زخمون کے سمت کا سیدہا ہونے پر اور اسبابات پر مبنی تہی کہ اگر مقتول کہڑا ہوا ہوتا تو پہلے ہی ضرب سے گر پڑتا اور اگر وہ پڑا ہوا ہوتا تو زخم بشکل عمودی ہوتے۔ اور اگر ٹوپی اوسکے سر پر ہوتی تو بغیر پارہ ہوئے اوس ٹوپی کے زخم کا لگنا ناممکن تہا زخم ایسے شدید ہین کہ انکے لگنے کے بعد ٹوپی کو سر پر رکہنے کی طاقت نہین رہ سکتی تہی۔

لیکن دانشمند مجوز نے فرمایا کہ مجہے خود ایک مقدمہ کی نظیر یاد ہے جسمین یہ ثابت ہوا کہ بغیر پارہ ہونے ٹوپی کے سر میں ضرب لگ گئی اور ہڈیان چورچور ہو گئیں قطع نظر اسکی شہادت اس بات کی پیش ہوئی کہ ٹوپی کے پہٹنے ٹوٹنے کے بغیر گہوڑے کے لات سے ایسا زخم ہوا ہے اسلئے ملزم رہا کیا گیا۔ دیکہو کتاب مذکور صفحات مذکو

سمیات کی تاثیر کی جو عام آراے اطبا نے قائم کر لی ہین اور ہر مقدمہ مین انہی کی روسے قیاس قایم کیا جاتا ہے اوسمین نہ صرف نقص تحقیقات کیوجہ سے غلطیان ہوئی ہین بلکہ شخص مسموم کی قوت اور معدہ کی کیمیاوی خاصیت کے اثر سے بہی بعض مرتبہ قیاس غلط ہوئے ہین ایک مقدمہ مین ایک دوافروش پر الزام لگایا گیا کہ اوس نے ایک عورت کو جو اسکی ساتھ کام کیا کرتی تہی پروسیک ایسڈ کہلا کر قتل کیا ہے۔ عورت مذکور ملزم سے حاملہ ہو گئی تہی ایک دن صبح کو وہ مری ہوئی اپنے بستر پر ملی بہت سے قراین حال سے یہی شبہہ ہوا کہ ملزم نے اوسکو زہر دیکر حاملہ ہوجانے کے عیب چہپانے کیوجہ سے مارا ہے لیکن یہ بات ثابت ہوئی کہ عورت مذکور نے

۱ دیکھا اور رسکیور کا واقعہ یاکر اوسکے اجزا اسکا مل کرکے دیکھا تو اوسمین یہی زہر پایا جو عورت کو دیا گیا تھا۔ اسپر ملزم نے بیان کیا کہ میں نے بہ غلطی کی کہ بجاے پائیکا ریزم عین تھا رسکیور ملا دیا جو دو سرے مریض کے لیے تیار رکہا گیا تھا۔ لیکن یہ بات بہی تہا یہ دو جہہ ناممکن معلوم ہوی کیونکہ اوس عرق رسکیور میں فی اونس پانچ گرین رسکیور ملا ہوا تہا اور اوس پانیسے اونس عرق لانم مین صرف ۳ گرین سے زیادہ رسکیور پایا گیا جسکو ملزم نے تیار کیا تہا۔ اسپر یہ کہا گیا کہ جہل ہوئی لیکن یہ واقعی نہین ہوا کہ وہ فعل ارادی تہا۔

کتاب مذکور جلد ۲ صفحہ ۳۴۰ لغایت ۳۴۳

زخموں اور ضربات کی بعض صورتیں ایسی ہوتی ہیں جن سے اصل حقیقت انکا دریافت ہوتی ہے کلارت عسر پائی ہوتی ہے۔ کتاب مذکورکے صفحات مذکور مین ایک مقدمہ درج ہے اوسمین ایک نوجوان اپنے بہائی کے قتل کرنیکے جرم میں ماخوذ ہوا صورت مقدمہ کی یہ ہی کہ شخص مقتول اپنے باپ کے پاس رہا کرتا تھا اور ملزم دو میل کے فاصلہ پر رہتا تھا اور دونوں بہائیوں میں ازبس عداوت تھی۔ ایک روز ملزم اپنے باپ کی ملاقات کے لیے اوسکے گہر گیا تہا جس روز ملزم وہان گیا تھا اوسکے بعد ہی مقتول کی لاش ایک سرکش گہوڑے کے پاس پائی گئی اور اوس گہوڑے کی جالی دار گردنی مقتول کے بازو اور کندھوں پر پڑی ہوئی تہی۔ اور گہوڑے کی گردنیاں وہیں اوپر موجود نہیں عداوت کے سبب اور نیز زخموں کی صورت پر یہ شبہ کیا گیا کہ ملزم نے اوسکو قتل کیا ہے امر تحقیق طلب یہ قرار دیا گیا کہ ملزم نے کلہاڑی سے اوسکو قتل کیا ہے یا گہوڑے نے ٹاپیں مارکر ہلاک کیا ہے۔ لاش کے پاس ایک کلہاڑی ملی اوسپر خون لگا ہوا تہا۔ لیکن ثابت ہوا کہ وہ کلہاڑی ایک نابالغ لڑکا وہان لایا اور اوسنے اوسکو خون آلودہ زمین مین ڈالدیا۔ سبب موت صرف زخم کی کیفیت ہی سے معلوم ہوسکتا تہا۔ سر کے بائیں طرف دو زخم تھے جنمیں ایک قریب پانچ انچ اور دوسرا دو انچ کے لنبا تہا اور اوسکے دیکھنے سے بظاہر یہ معلوم ہوتا تہا کہ وہ کسی کاٹنے کے آلہ سے لگا ہے۔ سر کے داہنی طرف کئی متفرق زخم تہے جنمیں سے دو زخم قریب چار انچ کے لنبے تہے اور وہ گہوڑے کے کاٹنے اور روندنے کی علامت معلوم ہوتی تہی۔ سر کے پیچھے کی طرف ایک زخم

# لکچر نمبر (۵)

## بابت سنہ ۱۳۳۱ فصلی

سلسلہ کے لئے دیکھو رسالہ نمبر (۵)

---

شہادت قرائن حال پر عمل کرنے کا اصل قاعدہ یہ ہے کہ قیاسات مجرمیت کو کل حالات ثابت شدہ کے مطابق و موافق ہونا لازم ہے۔ گو ناظرین کتب نظائر مین ایسی نظیرون کو دیکھہ سکتے ہین جسمین حالات کو قراین کے مطابق یا غیر مطابق قرار دیا گیا ہے لیکن دو ایک خاص نظیرون کا بغرض توضیح مطلب یہان بیان کرنا ہی مفید ہے۔

ایک مقدمہ کے حالات یہ تہی کہ ایک کاشتکار ڈسمبر کی اٹہورہوین کو مقام (الف) کے بازار مین گیا تہا اور شام کے چار بجے گہر کو واپس ہوا اوسکا گہر بازار سے تین میل کے فاصلہ پر تہا۔ راستہ مین جہان سے نصف میل کے فاصلہ پر اوسکا گہر تہا ایک شخص اوسکو ملا اور اوس نے مقام (ک) کا راستہ پوچہا اور دونون باتین کرتے ہوئے ساتہ ساتہ قدر دو سو یا تین سو گز تک چلے اسی اثناء مین شخص مذکور نے جو کسیقدر کاشتکار کے پیچہے چلتا تہا کاشتکار کی پشت پر تمنچہ مارا اور اوسکے پاس سے گیارہ پونڈ یعنے ایکسو دس روپیہ اور ایک چاندی کی گہڑی لوٹ لی۔ کاشتکار مذکور گو اسوقت مرا اگر گہر جاکر دس روز زندہ رہکر اوسی زخم سے مرگیا۔ کاشتکار مذکور نے یہ بیان کیا تہا کہ جس شخص نے تمنچہ مارا ہے وہ بہت ہی چمکدار تہا اور ناتل سیاہ رنگ کی ایک لمبی کرتی لمبی کوٹ پہنے ہوئے تہا

اوسی سنبکو جسکو مرہی اسقاط حمل کرنے کی تدابیر کی تہین ملزم نے بیان کیا کہ عورت نے خود اپنی مرضی سے زہر کہایا تہا - یہ بات ظاہر ہوگئی کہ عورت نے عرق پیرہ سنگ کو ایک شیشی میں پایا تہا جسکسیقدر رفعالی تہی اور وہ شیشی ڈاٹ لگی ہوئی اور کاغذ مین لپٹی ہوئے اوسکے بستر کے پاس رکہی ہوئی تہی اور عورت چادر کو پاؤن سے تہوڑی تک اسطرح اوڑہے ہوئی تہی کہ گویا اوس نے بعد پی لینے عرق مذکور کے چادر اوڑہ کے پائینتی کیطرف سے کہینچکر اوڑہ لی ہے - اوسکے دونون بازو اوسکے بدن سے چمٹے ہوئے تہے ایک چمڑے کا ٹکڑا اور ایک ڈورا جو شیشی مذکور سے کہولا گیا معلوم ہوتا تہا وہ عورت کی کمر کے نیچے پڑا تہا -

ان واقعات میں ڈاکٹرون کی پہلی رائے کے موافق یہ امر نہایت ہی ناممکن معلوم ہوا کہ عورت مین بعد پی لینے عرق مذکور کے شیشی میں ڈاٹ لگا دینے اور کاغذ مین لپیٹنے اور چادر کو اوڑہنے اور بازؤن کو بدن سے لگا رکہنے کی طاقت رہی ہو کیونکہ اس قسم کے زہر کی تاثیر کے نسبت یہ فرض کیا گیا تہا کہ حلق سے اوترتے ہی انسان کو بیتاب و بیجان کر دیتا ہے - اس لئے عورت نے خودکشی نہین کی بلکہ ملزم نے اوسکو قتل کرنے کے بعد اسطرح لٹا دیا ہے اور شیشی کو بہی ملزم نے ڈاٹ لگا دی ہے - لیکن اسمقدمہ مین ملزم کی خوش قسمتی سے تاثیر زہر کی نسبت بحث از سر نو ہوئی اور محققین ڈاکٹرون نے تسلیم کیا کہ زہر مذکور کے پی لینے کے بعد بہی شیشی کو ڈاٹ لگانے اور کاغذ مین لپیٹنے اور چادر کو تہوڑی تک کہینچکر اوڑہنے کی اور بازؤن کو بدن سے لگا لینے کی طاقت قائم رہ سکتی ہے - آخیر ملزم رہا ہوا اور خودکشی کرنا قرار دیا گیا - اس قسم کی صورتون کے تحقیق کے لئے میڈیکل جیورسپروڈنس یعنی اصول طبی متعلقہ امور عدالت کی کتابون کیطرف رجوع کرنا چاہئے -

ملزم نے مجسٹریٹ کے روبرو بیان کیا کہ ۱۷ اور ڈسمبر کو مین (ک) مین تہا اور ۱۸ کو دیعنی تاریخ وقوع جرم کی ہی) مقام (الف) مین تہا اور وہان پہنچے بجے دوپہر کے پہونچا تہا اور اوسوقت سے دو تین دن تک ساڑہے سات بجے تک کہین نہین گیا اور اوس دن دوپہر کے بعد سے مین قصبہ مین مکان کی تلاش پہرتا رہا اور شام کو چہ بجے اپنے فرودگاہ پر لوٹ آیا۔

ملزم کا یہ بیان جہوٹا ثابت ہوا کیونکہ چند گواہوں نے اوسکو دوپہر کے بعد چار اور پانچ بجے کے درمیان مین روزوار داث (الف) کے راستہ مین مقام وقوع جرم کے قریب دیکہا تہا۔ اور ساڑہے پانچ بجے کے قریب ملزم کو لوگون نے اوسطرف سے جہان جرم واقع ہوا (الف) کیطرف جلدی جلدی جاتے ہوے دیکہا تہا۔ اور بعد اوس کے وہ (الف) کے دو ہوٹلو مین ایک مین چہ بجے اور دوسرے مین قریب نو بجے اوسی شام کو گیا تہا۔ اور ان دونون ہوٹلو مین ہر نی ادر قزاقی کی بابت بات چیت ہوا کرتی تہی اور اوسمین ملزم بہی شریک تہا۔ لوگون نے صاف بیان کیا کہ اوسوقت وہ بکری کی پوست کی کرتے پہنے ہوی تہا۔ اکیسوین ڈسمبر کو ملزم نے مقام وارڈ یک مین وہ گہڑی جو اوس مقتول سے چہین لی تہی اس بیان سے فروخت کی کہ وہ میری ذاتی گہڑی ہے۔ علاوہ انکے قطعی قرینہ ملزم کی مجرمیت کا یہ تہا کہ اوس نے جیلخانہ سے جسمین وہ زیر حوالات تہا ایک چٹھی اپنی زوجہ کے نام بہیجی جسکو اوسکے رشتہ دار نے بوجہ اسکے کہ وہ پڑہنا نہین جانتی تہی ایک اور شخص سے پڑہوایا اوسمین ملزم نے لکہا تہا کہ مقام (الف) کے قریب ایک پشتہ کے نیچے جو چیزین مخفی گڑی ہوی ہین اونکو وہان سے منتقل کرنا چاہئے۔

جب اس مقام کی تلاش لیگئی تو وہان ایک دستانہ ملا جسمین تین گولیان اور ایک تمنچہ پیچدار نال کا وہ ملا جسکی جوڑی کا تمنچہ ملزم کے صندوقچہ مین پہلے ملا تہا۔ ایک بارود ساز نے یہ اظہار دیا کہ جو گولی زخم سے نکالی گئی ہے وہ ایسے ہی تمنچہ سے چہوٹی ہے اور وہ گولی مذکور اور وہ گولیان جو صندوقچہ مین ملین ایک ہی سانچہ کی ڈہلی ہوئے ہیں۔

جو اوسکی ساق تک لمبی تہی۔ اس بیان کے رو سے ملزم پر ارتکاب جرم کا شبہ تہا
کیا گیا ملزم جو ۱۲ ماہ سے مقام (س) میں جو بازار مذکور سے ستر ۱۷ میل کے فاصلہ
پر تھا رہنے کا کام کیا کرتا تہا۔ یہہ معلوم ہوا کہ ملزم ماہ ڈسمبر کی ستر ۱۷ ہوین تاریخ سے بائیسوین
تک غائب رہا اور یہ کہ اوسی ماہ کی ۲۳ تاریخ کو وہ دو صندوقچے کہ ایک میں اوسکے پیشہ
کے اوزار و آلات اور دوسرے میں کپڑے تہے مقام (و) کو لے گیا اور وہاں
اونکو ایک بردہ مال کے حوالہ کرکے (ل) کے ایک ہوٹل کے پتہ سے ایک شخص مسمی
حان وڈ کے پاس روانہ کیا کہ جب تک اوسکی ضرورت ہو وہ اوسی مقام میں رکہے رہیں۔
ملزم ولیم ہاڈ کے نام سے مشہور تہا۔ آخرکار وہ ۲۵ ماہ مذکور کو (س) سے مقام
(ل) کے اوس ہوٹل میں گیا جسمیں وہ صندوقچے بہیجے تہے۔ بعد تحقیق کے یہ معلوم ہوا کہ
ایک شخص ہمشکل ملزم نے اون صندوقچوں کو ایک آٹے والے کے چہکڑے میں لدوا کر محلہ
(ب) کو لے گیا تہا۔ اور یہہ کہ پانچوین جنوری کو وہ صندوقچے اوس مقام سے ایک
پیپے ساز کے چہکڑے میں روانہ کیگئی اور اوس مقام سے پہر اون صندوقچوں کا اور
پتہ نہ لگا لیکن ۱۲ جنوری کو اہلکاران پولیس نے اون صندوقچوں کو اوسی محلہ کی ایک بڈہی
عورت کے مکان سے برآمد کیا۔ اور اوس صندوقچہ میں جسمیں ملزم کے کپڑے تہے ایک
پیپہ اریال کا تپنچہ اور ایک تپنچہ کی کنجی اور ایک زنگ آلودہ گولی اور چہرے اور تہوری سی
بارود ایک توسدان میں اور ایک کرتی پیپے کوٹ بکری کے چمڑے کا سیاہ رنگ کا
ملا۔ یہ اخیر قسم یہہ بہت معتبر تہا کیونکہ ملزم مقام (الف) میں وقوع جرم کے دن
اوسی قسم کی کرتی پہنے ہوئے تہا۔ اہلکار پولیس اوس عورت کے گہر میں چہپ رہے
جب دوسرے دن شام کے وقت ملزم وہان آیا تو اوسکو گرفتار کرلیا۔ ملزم نے ارتکاب
جرم سے انکار کیا اور بیان کیا کہ مین مقام (الف) مین کبہی گیا اور نہ مین نے
کبہی یہہ سنا کہ کوئی شخص تپنچہ سے مارا گیا ہے۔ اور مقام (ک) مین اپنے نام کے
تبدیل کرنیکی یہہ وجہ بیان کی کہ ایک میرا ہم پیشہ مجھسے نزاع رکہتا تہا اوسکو اور نیز
اپنی زوجہ کو جو میرے تعاقب مین تہی باز رکہنا مقصود تہا۔ جب اوس سے یہ سوال
کیا گیا کہ تم ڈسمبر کی ۱۸ تاریخ کو کہاں تہے تو اوس نے بیان کیا کہ مجہے یقین ہے کہ
قصبہ (ک) مین تہا جو (الف) سے چہہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اسکے بعد

پیدا ہوتے ہین۔ چونکہ یہ طبیعت انسانی کا یہ خاصہ ہے کہ اشیا کے باہمی تطابق و انتظام کو اوس سے زیادہ قبول کر لینے پر مائل ہو جاتی ہے جس قدر کہ فی الواقع موجود ہوتا ہے۔ علم ہیئت سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی عقل کس قدر جلد تعلقات کا مربوط ہونا باور کر لیتی ہے حالانکہ بہت سے تعلقات جو سمجھے گئے تھے دوربین کی ایجاد نے غلط کر دئے ہین۔

اسباب مین ایک دانشمند مقنن کا قول ہے کہ "امور متعلق واقعہ پر غور و تامل کرتے وقت اس باہمی میلان پر زیادہ تر توجہ کرنی چاہیے جیسے کسی نے بہت ہی اچھا کہا کہ اگر چند لکڑی کے ٹکڑے یا سپید کے موجود ہون اور اون سے مکان کی تعمیر ہو سکتی ہو تو مقتضاے عقل یہ ہے کہ اون کو چھوڑ کر ایک ٹیڑہی لکڑی سے مکان کی تعمیر نہ کرنی چاہیے پس ہمکو یہ دیکھنا چاہیے کہ حالات و واقعات جو فی الواقع وقوع مین آئے ہین کامل طور پر باہم مربوط ہین کیونکہ فی الحقیقت ایسا ہی طبعی ارتباط رکھتے ہین۔ اگر حالات بتیقن قیاس مجرمیت سے مربوط ہون تو قیاس مجرمیت صحیح ہوگا"

ایک مقدمہ مین ایک لکڑی کی سرقہ کرنیکا الزام لگایا گیا اور بیان کیا گیا کہ ملزم خود اوسکو اوٹھا لیگیا جب لکڑی کو دیکھا گیا تو وہ اسقدر بڑی تھی کہ تین آدمی بھی اوسکو اوٹھا نہین لیجا سکتے تھے پس ملزم رہا ہوا اسوجہ سے کہ جن حالات سے الزام لگایا گیا تھا گو وہ سب باہم مربوط تھے اور مجرمیت کے قیاس کے لئے کافی تھے لیکن لکڑی کا اسقدر بھاری ہونا اونکے مطابق اور اون سے مربوط نہ تھا۔ اور اسوجہ سے اوسکی مجرمیت کے قیاس کے نقص تھا اور قیاس مجرمیت کا غلط یا سراسر دروغ پر مبنی ہونا ثابت ہو گیا۔

نہ صرف ایسے حالات کے ذریعہ سے جو کلیتاً قیاس جرم کی تکذیب کرتے ہین مجرمیت کا قیاس باطل ہوتا ہے بلکہ موازنہ ہوت قیاس کو رد کرنے کے لئے جملہ قیاسات مخالفانہ و قرائن مضعف پر بھی کامل طور پر غور و تامل کرنا لازم ہے۔

چنانچہ ایک مشہور مقدمہ مین جو کتب نظائر انگلستان مین از نام ابراہیم تھارنٹن مشہور ہے ملزم پر ایک نوجوان عورت کے قتل کا الزام لگایا گیا جسکی لاش ایک خندق مین صبح کے ساڑھے چھ بجے کے قریب پائی گئی اور اوسکے بدن و کپڑون پر زد و ضرب کے نشانات موجود تھے جن سے یہ گمان ہوتا تھا کہ اوسکو کسی نے بزور دبوچ کر پانی مین ڈبو دیا ہے۔ حالات یہ تھے

ان تمام واقعات وحالات کے قراین پر ملزم کو مجرم سمجہا گیا کیونکہ اوسکو لوگون نے مقام وقوع جرم کے قریب اوسیوقت دیکہا تہا جب جرم سرزد ہوا تہا اور بعد گرفتاری کے اوسکا یہ دروغ بیان کرنا کہ وہ کبہی مقام (الف) مین نہیں گیا تہا اور واقعہ کا حال نہین سنا اسبات پر دال تہا کہ وہ اس امر سے واقف تہا کہ اگر اوسکا مقام میں اوسکا موجود ہونا ثابت ہوگا تو نتیجہ بُرا پیدا ہوگا۔ ملزم کے پاس سے بکری کی کہال کی کرتی مشابہ اوسی کرتی کے ملی جسکو لوگون نے قریب وقت واردات کے اوسکو پہنے ہوئے مقام واردات کے قریب دیکہا تہا۔ زیادہ تر قرینہ یہ تہا کہ ملزم نے وارات کے تین ہی دن بعد شخص مقتول کی گہڑی فروخت کی اور ملزم کے اس بیان کا جہوٹا قرار پانا کہ وہ گہڑی خود اوسکی ہے۔ سب سے زیادہ قوی قرینہ مجرمیت کا یہ قرار دیا گیا کہ پستہ کے پیچہے سے خود ملزم ہی کی چٹہی کے ذریعہ سے گولیاں وغیرہ مذکورہ بالا استیاء دستیاب ہوئین۔ درمیان اوس تمنچہ کے جو پستہ مین گڑا ہوا ملا اور اوس تپنچہ کے جو ملزم کے صندوقچہ مین ملا اور اوس گولی کی جو زخم سے نکالی گئی اور اوسکے جو صندوقچہ ملی مشابہت و مماثلت ہونی اور خصوصیت اسبات کی کہ مقتول ایک پیچدار تپنچہ سے مارا گیا ہے ان جملہ قراین پر ملزم کا مجرم ہونا بلا شک و شبہہ کے ثابت قرار دیا گیا اور یہ کہ ایسے توافق و مطابقت کا ہوجانا بطریق اتفاق کے ناممکن ہے اور نہ یہہ ممکن ہے کہ کسی احتمال مشعر بیگناہی مجرم پر حمل کیا جاسکے لہذا مجرم کو سزا ے موت کا حکم دیا گیا۔

جسوقت اوسکو پہانسی دی گئی اوسوقت ملزم بہی اپنے مجرم ہونے کا اقرار کرکے استغفار و توبہ و نجات کا طالب ہوا۔

اس ایک مسہور نظیر کے حالات سے یہہ بخوبی سمجہہ مین اجائیگا کہ حاکم مجوز کو قراین پر عمل کرنے مین کس امر پر لحاظ رکہنا لازم ہے۔ اوسکو چاہئے کہ وجہ ثبوت کے نتیجہ پر غور و تامل کرتے وقت اسبات کو خوب سوچے کہ آیا وجہ ثبوت مذکور سوا ے مجرمیت ملزم کے اور کسی احتمالات کی محتمل ہے یا نہین یعنے وجہ ثبوت ایسی ہو کہ سوا ے مجرمیت کے اور کوئی احتمال اوس پر ہوسکتا ہو۔ ہر قرینہ کو جدا جدا دیکہنا چاہئے اور پہر سب کو ملاکر دیکہنا چاہئے کہ اون سے بہیئت مجموعی کیا کیا احتمالات

خندق کے کنارے پر ایک جوتہ پہنے ہوئے آدمی کے پاؤں کا نشان ملا مگر وہ ملزم
کے پاؤں کا ثابت نہیں ہوا۔ یہ بات ثابت ہوئی کہ ملزم داہنے اور بائیں جوتی پہنے
ہوئے تھا۔ ملزم کے قمیص پر اور جوتوں پر خون کے داغ تھے اور اوس نے اوس
عورت سے اوسکی رضامندی کے ساتھ جماع کرنے کا اقرار کیا اور کہا کہ میں وقت
واقعہ قتل ایک مقام میں تھا میرے لیے گناہ ہوں۔

چند گواہوں سے ثابت ہوا کہ میڈم ٹیلر کے مکان سے باہر نکل آنے کے بعد اوس عورت کو چند
شخصوں نے اوسکی گھر کیطرف کو جاتے ہوئے دیکھا اور جس شخص نے اخیر وقت
دیکھا تھا اوس نے اظہار دیا کہ چہارم گھنٹہ کے اندر دیکھا تھا۔

اور ساڑھے چار بجے اور پانچ بجے کے درمیان کے اس قلیل وقت میں چند شخصوں نے
جو ملزم سے ناآشنا تھے ملزم کو آہستہ آہستہ عورت مذکور کے گھر کیطرف سے
اپنے گھر کیطرف جاتے ہوئے دیکھا۔ میڈم ٹیلر کے مکان سے وہ خندق سوا
میل سے زیادہ فاصلہ پر تھی اور خندق سے وہ مقام جہاں ملزم کو دیکھا ڈہائی میل
کے فاصلہ پر تھا۔ خیال کیا گیا کہ بر تقدیر قیاس مجرمیت کے ضرور ہے کہ ملزم عورت سے
اوسکے میڈم ٹیلر کے مکان سے نکلنے کے بعد جا ملا ہو اور سوا تین میل کی مسافت کو کسیقدر
عورت نے اور کسیقدر ملزم نے طے کیا ہو اور دونوں ملگئے ہوں۔ اور افعال مجرمانہ
اور غرق کرنا اور جیب میں سے عورت کی ٹوپی اور جوتی اور بقچہ رکھنا پانچ منٹ کے عرصہ میں
واقع ہوا ہو۔ چونکہ گرفتاری ملزم و تحقیقات واقعہ وقوع قتل سے چند گھنٹوں کے اندر ہی عمل
میں آئی اسلئے خاص اون اوقات معین و مقید کے گواہوں کے بیانات کی صحت میں کچھ
شک باقی نہیں رہا تھا۔ گو ان قرائن پر جو پائے گئے ملزم ماخوذ نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ
قتل کرنے کے واقعہ خاص کا ثبوت قطعی بالکل مفقود تھا۔ اور ایسے قرائن حالات مشتبہ سے
کوئی شخص ماخوذ نہیں کیا جاسکتا ہے کیونکہ ممکن تھا کہ کسی شخص نے اوس عورت کو ورغلا لیا
ہو اور بعد کو تاسف و ندامت کے سبب سے خود ڈوب مری ہو اور اپنی شان کی حالت
کو ظاہر کرنے کی نیت سے اپنی ہلاکت کے اسقدر نشانات چھوڑ گئی ہو جو پائے گئے۔
اور یہ بہی ممکن تھا کہ وہ ناشتہ کی جوتیوں کو اوتارکر دوسری جوتیاں جو اوسکے بقچہ میں تہیں
پہنے کو کنارہ پر بیٹھی ہو اور اوسکے اوتارنے میں نقاہت کے سبب خندق میں گر پڑی ہو

۴

کہ خندق کے کنارے سے عورت کی ٹوپی اور جوتی اور ایک ... ادھر ادھر پڑے تھے
چالیس گز کے فاصلہ پر گھاس میں انسان کی شکل کا نشان پایا گیا گھاس پر جو دبا ہوا اوس نشان کی وضع
سے ظاہر ہوتا تھا اور بہت سا خون اوس نشان کے بائیں طرف پڑا ہوا پایا اور اوس نشان سے
خندق تک راستہ میں اور راستہ سے ڈیڑھ گز کے فاصلہ پر خون کے قطرے پڑے
ہوئے تھے لیکن جہاں لاش پائی گئی وہاں کوئی نشان اوٹھا یا نہیں گیا گھاس پر نہیں پایا گیا
اور گھاس جسم اور خون سے آلودہ تھی اس سے قیاس کیا گیا کہ گھاس پر
خون کے قطرے بڑے ہیں اور اسوقت گرے ہونگے جب لاش اوٹھا کر خندق کیطرف کو
لیگا ہوگا۔ اس واقعہ کے ایک دن پہلے شام کو ملزم اور عورت مذکور تاج گنج کی ... ملاقی
ہوئے تھے اور وہاں سے دونوں باہم قریب ... کے ساتھ باہر نکلے اور تین گواہوں نے
ان دونوں کو اوس مقام کے قریب ایک چبوترے پر بات چیت کرتے ہوئے دیکھا
چار بجے عورت مذکور رشیدم ٹیلر کے مکان واقع ارڈونکٹن میں گئی تھی جہاں ایک دن پہلے
وہ کپڑے سلنے کو رکھ آئی تھی عورت مذکور بحالت صحت جسم و صحت عقل کے بقیہ کپڑوں
میں سے بعض کپڑے پہن کر اور جو پہنے ہوئی تھی انکو اوتار کر بقیدر ہ مسٹ کے غروب
میں مکان مذکور سے نکلی۔ اوسکا راستہ چند کھیتوں پر سے تھا جنمیں سے ایک کھیت
متصل وہ خندق تھی اوس کھیت پر تھوڑے دن پہلے ٹیلا پھیرا گیا تھا جس سے زمین ایک
اور برابر ہوگئی تھی۔ لاش کے ملنے کے بعد اوس کھیت میں ایک شخص اور عورت مذکور
کے پاؤں کے نشانات پائے گئے اور ان نشانوں کے طول و عمق سے یہ معلوم ہوتا
تھا کہ دوڑا دوڑی اور تعاقب کے بعد عورت پکڑ لیگئی تھی کھیت مذکور کے اوس مقام سے
جہاں عورت کا پکڑ لیا معلوم ہوتا تھا دونوں کے پاؤں کے نشانات کھیت مذکور کے
کنارہ تک خندق کیطرف کو خندق سے چالیس گز کے فاصلہ تک پائی گئی لیکن بعد اوسکے
زمین کے سخت ہونے کیوجہ سے نشانوں کا پتہ نہیں ملا۔

جو پاؤں کے نشانات دوڑنے والے شخص کے کھیت میں پائے گئے وہ تحقیق
میں ملزم کے پاؤں کے نشانات ثابت نہیں ہوسکے۔ اور ثابت ہوا کہ وہ نشانات
کھیت کے سمت کو واپس چلے گئے ہیں۔

اسپر یہ بحث کیگئی کہ وہ شخص ملزم نہ تھا جو بعد قتل کے اوس سمت کیطرف کو بھاگا تھا

# لکچر نمبر (۶)

## بابت ۱۲۸۰ و ضلع

رسالہ گذشتہ دیکھیے

## قرائن قبضہ مال مسروقہ

اس زمانہ مین مال مسروقہ کے کسی شخص کے خاص قبضہ یا اوسکی اختیار مین یا اوسکے مکانمین پائے جانے سے اوسکے سارق ہونیکا عموماً قیاس یا کم سے کم یہہ قیاس کہ اوس نے سارق سے باوجود علم سرقہ کے یہہ مال حاصل کیا ہے بہین کیا جاسکتا ہے۔ قدیم زمانہ کے قوانین دنیا مین صرف مال مسروقہ کے پائے جانے پر قرائن طرح طرح کے قیاسات مجرمیت جنکو فی زمانہ قیاسات کہنا زیادہ زیبا ہے سزا دینے کیواسطے کافی تھے یعنی قبضہ مال ہے دلیل ارتکاب سرقہ کی تھی قانون اسلام ہی کو یہہ فخر حاصل ہے کہ جہان اوس نے ہزاروں باریکیوں کو اپنی فیض رسانی و دوستی سے نابود کیا وہان خاص اس مسئلہ خاص پر بہی توجہ کی۔ یعنے تمام دنیا کے قوانین مین قانون اسلام ہی ایسا قانون ہے جسمین سب سے اول اس مسئلہ کے نسبت معقول قاعدہ تہا دستاویز

کیونکہ وہ بہت تھکی ہوی تہی دن بہر بازار مین پہرتی رہی اور رات کو ناچتی رہی اور نیز کہتی ہیں ہو گی
پڑی پہری - ایک جوتی کا باہر ملنا اور ایک کا پاؤن مین اس قیاس کو پیدا کرتا ہے -

ملزم کے اس بیان سے کہ اوس نے عورت سے جماع کیا تہا یہہ قیاس کرنا کہ جماع بلا
مرضی ہوا ہوگا اور اوسکے چہپانے کے لئے ملزم نے اوسکو مار ڈالا ہوگا ایک ظن محض ہے
ان باتون سے کہ تمام رات وہ عورت ملزم کے ساتہہ رہی تہی اور وہ اوسکے پہلے
سے آشنا تہی اور اوسکے اون کپڑوں کے دیکہنے سے جو اوس نے میڈم ڈیلا کے
مکان مین اوتارے سے ہی معلوم ہوتا تہا کہ جماع اوس سے پہلے واقع ہو چکا ہے اور
کپڑوں کے بدلنے کے وقت اوس نے کوئی شکایت نہیں کی بلکہ وہ خوش و مسرور تہی ان امور کے
قیاسات و قرائن سے ظن مذکور ہی بالکل مردود ہو جاتا ہے - علاوہ اسکے یہ بہی ثابت
ہوا کہ گہاس پر خون کے قطرے ملے وہ شبنم پر اس طرح پڑے ہوئے تہے کہ اون سے
پہلے شبنم پڑ چکی تہی اور شبنم و خون باہم نہیں ہوئی تہی جس سے یہ قطعی معلوم ہوتا تہا کہ وہ
نشانات خون بے اصل ہین کیونکہ اسکی کوئی دلیل نہین تہی کہ بعد گرنے خون کے شبنم
پڑی ہو اسوجہ سے کہ وقت کے حساب سے یہ ثابت ہوتا تہا کہ بعد گرنے خون کے
شبنم گرنے کا وقت نہیں رہا تہا - یہ بہی واضح ہوا کہ پاؤن کے نشانات گہاس کے
دوسری طرف نہین پائے گئے جہان بلاشبہہ فریقین رات کے وقت تہے -

پس اگر یہ قرائن نہ بہی ملزم موجود نہوتے تو اوسکی مجرمیت اور سزا اسکے موت
پانے مین کوئی شک باقی نہ رہتا -

ایک [illegible] اسیر [illegible] ڈاکہ زنی [illegible] اور [illegible] کی [illegible] اوسکو
چور [illegible] کہ قبضہ جدید مال مسروقہ سے
[illegible] ہو گیا کہ وہ [illegible]
[illegible] مذکور [illegible] سے اوٹھا کر لیجاکر [illegible] کسی
[illegible] ایسا [illegible] کی [illegible] ہوتا ہے
[illegible] وہ [illegible] کو دیتے ہیں لہذا [illegible] کو [illegible]
[illegible] مسئلہ قبضہ جدید مال مسروقہ کی بابت کی تشریح ہوتی ہے
[illegible] کیا جائیگا کہ قابض مال مذکور نے خود اوسکو
مسروقہ کیا ہے۔ اگر [illegible] حال [illegible] اوسکی [illegible] کا قیاس [illegible]
نہ تو محض بسبب [illegible] مال کی بنا پر قابض کو جرم سرقہ کی سزا دینی لازم ہوتی ہے۔
[illegible] یہاں [illegible] قیاس جو قانون انگلستان نے محض قبضہ جدید مال
مسروقہ کی [illegible] قائم کیا ہے کسی طرح درست نہیں ہے بلکہ قیاس معہ الفاظ
[illegible] ہی [illegible] ہے۔

۲۔ ممکن ہے کہ جہان شہادت [illegible] حال یا شہادت صریح کی شخص قابض مال
مسروقہ کی نسبت [illegible] کہ اوس شخص نے [illegible] سرقہ کا ارتکاب کیا ہے
تو البتہ [illegible] کا قبضہ جدید مال مذکور ہی ایک قوی قرینہ اوسکے چور ہونیکا
ہو سکتا ہے نہ عموماً ہر حالت میں [illegible] کی برکت سے ہندوستان کا
قانون [illegible] ہے کہ اگر مال مسروقہ کسی کے قبضہ میں پایا جاوے تو اوسکو
اوسکے لینے ہی کی [illegible] اوس حالت میں دیکھا ہے جب اوس مال کو اوس کے
اوسکے مسروقہ ہونیکے علم کے ساتھ لیا گیا ہو۔ محض قبضہ مال کی بنا پر قابض کو
جرم سرقہ کا مرتکب و فاعل قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ قبضہ کی طبعی یا معمولی
کچھ حالت [illegible] نہیں ہو سکتی ہے کہ جو شخص کسی مال کو قبضہ میں لے وہ اس سے
واقف ہو جاوے کہ وہ مال کہاں سے اور کسطرح حاصل کیا گیا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ
بعض اشیاء اس قسم کی ہوتی ہیں کہ اونکی وضع یا دیگر نشانات ایسے ہوتے ہیں کہ وہ
ایک محل یا شخص خاص سے متعلق ہوتی ہیں اور اونکے اوس محل یا اوس شخص کے سوا

کیا گیا ہے جو کتاب السرقہ کے [illegible] اہل شرعی کو بغور دیکھنا ہے [illegible] احکام سے
مسئلہ [illegible] متعلق [illegible] کی [illegible] کا قائل ہو جانا ہے [illegible] مال [illegible]
و احتیاط معقول ہے کہ [illegible] ارتکاب سرقہ اور مال مسروقہ کے [illegible] میں رکھے پائے
[illegible] میں فرق [illegible] کا [illegible] قیاس کی [illegible] اور یہ شکر ہے
کہ ہمارے زمانہ میں دنیا [illegible] ملک کے قانون میں [illegible] فرق [illegible]
[illegible] اسلام [illegible] ملک [illegible]
قانون [illegible] اہتمام [illegible] رکھا گیا ہے

انگلستان کے [illegible] عدالت کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں [illegible]
مال مسروقہ کے نام سے ایک اصول [illegible] ہے کہ مال مسروقہ کا [illegible]
قابض [illegible] ہے [illegible] ہم [illegible] ان کا [illegible] خاص
اس بحث کی [illegible] ہم پھر اس مقام پر [illegible] ہیں کہ اور [illegible] مسروقہ
وغیرہ [illegible] قیاس [illegible] مال مسروقہ کے قبضہ جدید سے پیدا ہوتا ہے [illegible]
قرائن حال سے جن سے قیاس مخالف پیدا ہو وہ [illegible] ہو سکتا ہے [illegible]
میں مال مسروقہ کسی شخص کے قبضہ میں پایا جاوے اور قرائن حال سے معلوم ہوتا ہو کہ
سارق دوسرا شخص ہے پس اگر کوئی قیاس مخالف پیدا ہو [illegible] مال مذکور [illegible]
سارق قرار دیا جاوے گا۔ چنانچہ ایک عورت اور [illegible]
سرقہ کے [illegible] میں ماخوذ ہوا [illegible] یہ ثابت ہوئی کہ [illegible]
مذکور کے گھر میں وہ [illegible] ملی تھی [illegible] مال مذکور کی بنا پر عورت سے
[illegible] کی بحث کی گئی عدالت نے تجویز کیا کہ وہ قیاس جو [illegible]
مال مسروقہ سے پیدا ہوتا ہے وہ اس عورت کی نسبت بنظر اس قرینہ حال کے
کہ جہاں سے وہ [illegible] چرائی گئی وہاں مرد کے قدم کے نشان ہیں نہ عورت کے اسلئے
قیاس مذکور مرد [illegible] ہوتا ہے۔

ایک اور مقدمہ میں ایک اور عورت [illegible] چوری میں ماخوذ ہوئی واقعات یہ تھے
کہ ایک رات کو پانچ بڑے بڑے بھاری [illegible] ایک [illegible] کی دوکان سے چوری ہو
گئے تھے اور [illegible] دوسرے دن اس عورت نے ان [illegible] میں سے [illegible]

... سکے اور سکے کسی دشمن نے مال مسروقہ رکھدیا ہے یا کسی اور شخص نے رکھوا دیا ہوگا کیونکہ مکان مذکور میں ہوا سکے ملزم کے اور دوسروں کی بھی آمد و رفت ہے۔

ملزموں کے چال چلن یا سزایابی سابق کے بنا پر اکثر یہ قیاس کر لیا جاتا ہے کہ وہ جرم حال کے بھی مرتکب ہوئے ہیں اس خاص امر میں اکثر غلطیاں ہوئی ہیں اور [illegible] اگر جو فرد قرار داد جرم ملزم پر قائم کیا جاتا ہے اوسکی حد سے [illegible] [illegible] معقول [illegible] قاعدہ یہ ہے کہ جب تک جرم زیر تحقیقات کی نسبت اسباب کی شہادت پیش ہو کہ ملزم [illegible] کیا ہے اوسوقت تک ملزم کے چال چلن کی بنا پر کوئی قیاس ہی قائم کیا جاتا ہے کیونکہ ملزم کا چال چلن ایک [illegible] فریعہ واسطے اندازہ صداقت اوس شہادت کے ہے جو مقدمہ زیر تجویز میں اوسکے خلاف پیش ہوئی ہے جب تک وہ شہادت پیش نہو چال چلن پر توجہ کیجا سکتی ہے نہ اوسکے کوئی وقعت ہوتی ہے

ملزم کی نیک چلنی پر بھی اوسیوقت توجہ ہوتی ہے جبکہ ارتکاب فعل کی شہادت میں شبہہ ہو۔ پس بغیر پیش ہونے شہادت کے نہ ملزم کی بدچلنی پر کوئی قیاس کرنا جائز ہے اور نہ جب تک شہادت پیش شدہ میں شبہہ ہو ملزم کی نیک چلنی پر کوئی قیاس ہوسکتا ہے۔

یہ قدیم معقول قاعدہ یاد رکھنا چاہئے کہ شبہہ ہمیشہ فوجداری مقدمات میں ملزم کے مفید ہوتا ہے۔ شبہہ مذکور سے مراد معقول اور واقعی شبہہ مراد ہے نہ وہمیات۔ کم سے کم شبہہ کی قوت ایک گواہ کی شہادت کی قوت سے یا اون قرائن میں سے جنکی بنا پر اثبات جرم جائز ہے ایک قسم یہ کی قوت سے کم نہ ہونا چاہئے۔ یہ ہی ایک ایسا معقول موازنہ ہے جس سے بہتر آج تک نہیں پایا گیا۔

یاد رکھنے کے قابل ایک یہ قاعدہ ہے کہ جہاں جس واقعہ کی وجہ ثبوت صریح عمداً رکھ لیجاے اور پیش نکیجاے اور وجہ ثبوت بعتبر قرائن حال ہی پیش کیجاے تو وجہ ثبوت بعتبر قرائن حال نہ قبول کیجاے گی نہ اوسپر اعتماد کیا جاے گا۔

۵۳

اور جگہہ یا اور شخص کے پاس پایا جانا ارتکاب جرم کا گمان پیدا کرتا ہے لیکن یہہ شی ایسی نہین ہے جسکی نسبت قبضہ مین لیتے وقت اوسکی نسبت کسی جرم کے ارتکاب کئے ہونے کا خیال کیا جاوے پس محض قبضہ مال ہی کی بنا پر نہ قابض کے نسبت یہہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ وہ سرقہ کا مرتکب ہوا ہے نہ یہہ ہوگا یہہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ وہ اوسکا مسروقہ ہونا جانتا ہے۔

وہ قبضہ جسکی بنا پر مال مسروقہ کی نسبت قیاس مذکور پیدا ہوتا ہے قبضہ حقیقی اور خاص ہونا چاہیئے یعنے ایسا ہو کہ گویا وہ مال خاص اوسی کے ہاتھہ مین یا جیب مین یا اوسکے ایسے صندوق خاص یا مقام خاص مین ہے جسمین بسر اوسکے اور کسی شخص کا دخل بغیر اوسکے علم و رضامندی کے ناممکن ہو۔ اگر ایسا خاص قبضہ نہ پایا جاوے تو قبضہ مال پر کوئی قیاس مجرمیت کا قایم نہیں کیا جاسکتا ہے۔

چند مقدمات ریلوے کے مخصوص مال و اسباب کی نسبت الہ آباد ہائیکورٹ مین تجویز ہوچکے ہین جنمین مال مسروقہ کے لینے یا رکھنے کی بابت ہوئی ہے اور قبضہ خاص کی تنقیح ہوئی ہے۔ اونمین تجویز ہوا ہے کہ گو مال کی ساخت خاص کی خصوصیت بادی النظر مین ہر شخص یہی باور کریگا کہ یہہ خاص مال (مثلاً ریلوے کے لوہے کی پٹریاں یا انجن کے آلات یا دیگر آلات یا مخصوص لالٹین یعنے قندیل یا تاربرقی کے ٹکڑے وغیرہ) جو خاص ریلوے لائن ہی کے واسطے بنایا گیا ہے اور بازار مین فروخت نہین ہوتا ہے نہ عوام کے لئے بنایا جاتا ہے نہ کوئی خاص شخص اپنے لئے بناتا یا ہوتا ہے بجز ارتکاب جرم سرقہ اور کسی طرح حاصل نہیں ہو سکتا ہے اسلئے جو شخص ایسے مال کا قبضہ حاصل کرے اوسکی نسبت اول یہی قیاس کیا جائیگا کہ وہ اوسکے بطور ناجائز حاصل کرلینے سے واقف ہے لیکن مال مسروقہ کے رکھنے یا لینے کی سزا کے لئے یہ قیاس ہی کافی نہین ہے بلکہ یہہ ثابت ہونا لازم ہے کہ وہ مال حقیقی اور خاص قبضہ غیر مشترکہ حاضر ملزم مین رہے۔ ایسے مکانون جہان سوائے ملزم کے اور کسی شخص کا بھی گذر ہوتا ہو مال کا ایک خاص مخصوص مقام پر پانا قابض مکان کو مجرم بنانے کے لئے کافی نہین ہے کیونکہ جس طرح قابض کی نسبت یہہ قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ مال اوس نے لیکر رکھا ہے اوسی طرح بدرجہ مساوی یہہ بھی قیاس ہوتا ہے کہ قابض مکان کو ماخوذ کرانے

# لکچر نمبر (۷)

## بابت سنہ ۱۳۰۳ فصلی

سلسلہ کے لئے اس سے پہلے رسالہ کو دیکھو

## اصول موازنہ شہادت

## قیاسات طبعی یعنے عقلی

قیاسات قانونی قطعی و قابل تردید کا بیان پہلے لکچرون مین کیا گیا ہے اب قیاسات غیر قانونی جسکی تعریف قیاسات طبعی کیگئی ہے کیا جاتا ہے ۔ قیاسات قانون نے اختراع نہین کئے اور نہ قانون مقتضی اسبات کا ہے کہ انکو استنباط کرے بلکہ انکو عقل سلیم استنباط کرتی ہے اور قانون کی روسے اون پر عمل کرنا جایز ہے وجہ ثبوت سے مجوز کے دلپذیر موثر ہونے سے اوسکی عقل جو اس قسم کے قیاسات کے استنباط کی مقتضی ہوتی ہے ۔ گو مجوز پر کسی خاص حالت مین ایسے قیاس کا استنباط کرنا واجب و لازم نہین ہے لیکن بلا شک و شبہ اوس صورت مین قیاس مذکور کا استنباط کرنا بموجب ہدایت فراست و عقل سلیم اور ذہن مستقیم کے مجوز کو نہ صرف جایز ہوتا

۵۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اجرای کے رستے ربط پیدا کرتے ہیں بعض وقت سخت قباحت و خلل
حالات کی پیدا ہو جاتی ہے۔ جن صورتوں میں لزوماً یا معمولاً حالات تحولی مربوط
ہوں او نہیں ان قیاسوں کی ضرورت نہیں ہے۔ خود انسان کی عقل سلیم اور تجربہ
واجبی نتائج کے استنباط کا مقتضی ہوتا ہے کہ ان قیاسات طبعی کو اہمیت [illegible]
دی جاوے جسکو تجربہ جائز رکھتا ہو۔ یعنی خواہ انکو از روے جملہ قرائن حالات
متعلقہ مقدمہ کے منظور مستحکم کیا جاوے یا مسترد کیا جاوے۔

اور اسبات کا بھی لحاظ رکھنا ضرور ہے کہ وہ قیاسات جو تحقیقات واقعی
ایسے امور کے مقتضی ہوں جو اکثر عدالتوں میں تنازعہ فیہ ہوا کرتے ہیں ایک عام
قسم کے ہیں اور شاذ و نادر ہے قطعی ہوا کرتے ہیں۔ پس جملہ قیاسات خصوصاً قیاسات
قوی ہمیشہ علم بشر پر مبنی ہوتے ہیں کیونکہ کسی شخص کی نیت اوسکے افعال سے اور ارادے
نیت سے دریافت کئے جاتے ہیں۔ ذی شعور انسان کو اپنے افعال کا نتیجہ مقصود
ہوتا ہے۔ اور جو انسان عقلمند ہے وہ اپنی بھلائی چاہتا ہے۔ اور اگر اوسنے
کسی دین کو ادا کیا یا واجب الادا ہونے کا اقرار کیا تو قیاس کیا جائیگا کہ فی الواقع وہ
دین دار ہے۔ اگر وہ خود کسی جرم کا مرتکب مجرم ہونا قبول کرے تو سمجھا جائیگا
کہ اقبال جرم راست و درست ہے کیونکہ وہ بغیر کسی غرض کے کسی جرم یا ایسے
کام کا جو اوسکے مضرت کے طرف منجر ہو مرتکب نہوگی۔ اور اوس قسم کے قیاسات
وجہ ثبوت بقراین حال کے قریب قریب جملہ صورتوں میں مفید ایسی ایک دلیل
کے ہوتے ہیں جو واسطے انکشاف صدق کے از بس ضروری تصور کیجاتی ہے
لیکن وہ اسصورت میں محض اپنی اوس ذاتی تاثیر کے بموجب جواز روی تجربہ کے
مقرر اور محقق ہے کارگر ہوتے ہیں۔ باایں ہمہ وہ اسطرح کے ناطق اور قطعی نہیں
ہوتے جو اصل ایک قاعدہ اختراعی ایسا نہیں کہ جو ہمیشہ علی سبیل الاستمرار ہوتا
رہے۔ یہہ یاد رکھنا چاہیے کہ جملہ قیاسات طبعی تجربہ پر مبنی ہیں۔ چونکہ کاروبار
انسانی اسقدر بے انتہا پیچیدہ اور مختلف ہیں کہ حالات خاص میں ہی [illegible]
درمیانی تعلق و ارتباط ضروری یا معمولی کا ایسا تجربہ حاصل ہونا غیر ممکن [illegible]
جو آسانی امور میں ہی بنیاد بادی النظری قیاس کے ہو سکے پس قیاسات طبعی کی

بلکہ اوسپر واجب اور لازم ہوتا ہے۔ فراست انسانی تجربہ سے مطابق صورتہاے
متعدد میں بہی اور قیاس کے استنباط کی مقتضی ہوتی ہے اور یہہ جائز ہوجاتا ہے کہ تجویز کرے کہ اس
صورت خاص زیر تجویز کے امور میں بہی وہی ارتباط و تعلق موجود ہے جو اس سے
پہلی صورتوں میں موجود رہنا ثابت ہو چکا ہے۔

وجوہ قیاسات طبعی کا یعنے اونکا جو حقیقت حال سے تجربہ کی رہنمائی سے عقل و
فراست استنباط کرتی ہے اسپر منحصر ہے کہ ذہن میں وثوق اذعان جو اون تعلقات
سے مستنبط ہوں جو بذریعہ تجربہ کے معلوم ہوئے ہیں پیدا کرنے میں موثر و کارگر ہو

یہہ قیاسات تعلقات و ارتباطات اختراعی قانونی سے بالکل جدا ہیں اور وہ
اون قیاسات سے جو محض باعتبار حکم قانون کے مستنبط ہوتے ہیں اسوجہ سے
علیحدہ ہیں کہ وہ قیاسات اوسی ایک خاص قاعدہ قانونی پر منحصر ہیں جو اون سے
متعلق ہے یا یہہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ قیاسات خود قانونی قاعدہ کی قسم وضع ہیں
لیکن طبعی قیاسات کلیتاً تجربہ عام نوع بشر او مشاہدہ کاروبار عالم طبیعت اور
معمولات و عادات خلایق سے مستنبط ہوتی ہیں اسلئے یہہ قیاسات جب بعد ثابت
ہوجانے حقایق کے تعلق پذیر کئے جاتے ہیں تو قانون سے بالکل مستغنی ہوتے ہیں
یہہ قیاسات اپنی کیفیت اور تاثیر میں قائم و باقی رہتے ہیں کیونکہ حقیقت حال
واقعی پر مبنی ہیں۔ قیاسات اختراعی یعنے قانونی بلا لحاظ وجود واقعی حقیقت
حال کے اصول مصلحت اندیشی و منفعت عامہ کی بنا پر قائم ہوئے ہیں اور
اسوجہ سے وہ بہی صدق واقعی کے مخالف ہونگے اور اس سے یہہ لازم آتا ہے
کہ قیاسات اختراعی بموافقت اصول منطق کے قائم نہیں ہوسکتے ہیں۔ گو قیاسات
قانونی بہ لحاظ فائدہ کے ہیں اور قیاسات غیر قانونی سے بدرجہا بہتر ہیں تاہم اونکا
حقیقت حال کے مطابق ہونا دشوار ہے کیونکہ قیاسات قانونی اگرچہ بطور قواعد
عام قابل العمل کے معین و مقرر ہیں لیکن وہ بعض حالات میں اکثر واسطے تحقیق صدق کے
بے ثبات اور غیر متعین مسائل ہیں اسی لئے ایسے موقع پر جہان قانون کا تعلق پذیر
کرنا اصل حقیقت حال کے برخلاف قرین نا انصافی ہو تو وہ قابل عمل نہیں ہیں۔
چنانچہ مقدمات فوجداری میں اور نیز جنہیں حالات مربوط نہیں ہیں اونمیں قیاسات

کوشش کیجاتی ہے

اول ارزوی یا سوجہ ثبوت کہ جو حالات موجودہ سے مستنبط ہو اور اوسکو وجہ ثبوت واقعی یا وجہ ثبوت صورت حال کہتے ہیں یعنے اشیاء کی یا انسان کی وہ حالت جس سے دوسرا ایک واقعہ کا واقع ہونا صورت حال سے قطعا ثابت ہوتا ہے یہہ صامت یعنے گونگی و بیزبان صورت حال کی شہادت کہلاتی ہے مثلاً اگر دو مہینے کی عمر کے بچہ کی لاش کسی تیز آلہ سے ٹکڑے ٹکڑے کی ہوئی ملے تو یہہ صورت اسکی شہادت قطعی ادا کرتے ہے کہ اوس بچہ کو کسی بیرحم ظالم نے قتل کیا ہے بچہ نے خودکشی نہین کی کیونکہ اوسکی عمر اسکی شہادت دیتی ہے کہ وہ ایسا فعل کرنے کے ناقابل تھا۔

دوم ملزم کے کسی اطوار و رفتار یا فعل ارتکاب جرم سے ۔

سوم اوسکے اطوار و رفتار مابعد ارتکاب جرم سے ۔

پہلے امر کی نسبت بہت کچھہ شہادت بقرائن حال کے لکچر مین بیان ہوچکا ہے اوسی پر رجوع کرنا چاہیے یہان اس بحث کے سمجھانے کے لئے بہت مختصر بیان کرتے ہین۔

بلاشک حالات موجودہ بعض وقت گو نادر ہون مگر وجہ ثبوت قطعی ہوتے ہین مثلاً ایک عورت قتل ہوئی اور اوسکے بائین بازو پر کسی بائین خون آلودہ ہاتھہ کا نشان ہے تو یہہ نشان اسبات کا قطعی ثبوت ہے کہ قتل کے وقت یا بعد قتل کوئی اور شخص وہان موجود تھا کیونکہ کسیکے بائین بازو پر خود اپنے بائین ہاتھہ سے ایسا نشان ہونا غیر ممکن ہے ۔ پس ان حالات سے مقتول کے سوائے اور شخص کا موجود ہونا قطعی ثابت قیاس کیا جائیگا ۔ اور یہہ قیاس طبعی قطعی اور معقول ہے صریح گواہون کی شہادت سے بھی قوی ہے کیونکہ پر بے اعتباری کا مظنہ ہے اور اس نشان پر نہین ہوسکتا ۔

مثلاً ایک آدمی کی لاش ملی جو گولی کے لگنے سے مرگیا ہے اور اوسکے پاس ایک تمنچہ بھی پڑا ہو مگر جو گولی باعث ہلاکت ہوی ہے وہ اسقدر بڑی ہے کہ تمنچہ مذکور سے نہین ماری جاسکتی تھی تو حالات موجودہ اسبات کے قطعی ثبوت

بنیاد کیونکر ہوسکتا ہے۔ ان قیاسات کی تحریر سے تجربہ اسقدر ورثہ کہ تجربہ
کی رو سے عدم ناشرا ون قیاسات کی ظاہر ہوتی ہے کیونکہ قیاس کلی اور عام
اکثر نا راست اور غلط ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی مادہ قیاس زیادہ تر کثیر الوقوع اس
مادہ سے نہیں ہے کہ سرقہ کے بعد مدعی مال مسروقہ شخص ملزم سرقہ کے قبضہ
جدید میں پایا جائے اور تجربہ قانونی میں کسی حالات کو بہ نسبت اسکے زیادہ تر
ارتباط و تعلق باہمی نہیں ہے جیسا کہ مال مسروقہ کا شخص فرد کے قبضہ جدید
مین رہنے کا اس امر سے ساتھ ہے کہ اوس نے مال کو چورایا ہے۔ باایں ہمہ
گو تعلق و ارتباط مذکور اکثر اور بیشتر ہوا کرتا ہے لیکن وہ کسی طرح ضرور و لازمی
نہیں ہے جیسا کہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے۔ اسلئے کوئی قیاس اختراعی اوپر
ایسے تعلق و ارتباط کے مبنی نہین ہوسکتا ہے۔ یہہ سچ ہے کہ تعلق مذکور
کو قانون نے ظاہر رکھا ہے اور حاکم مجوز اکثر اوسکی کیفیت اور قوت پر تجویز کرتے
ہین۔ مگر کوئی قوت و اعتبار اختراعی یعنی اعتبار قانون کا اوسکے ساتھ
منضم نہین ہے۔ اسی لئے قاعدہ یہہ ہے کہ جب تک مجوز کو شخص ملزم کے
نسبت واقعی ارتکاب جرم کا اطمینان و یقین کامل نہو اوسوقت تک اوسکو مجرم
سرقہ قرار نہین دیا جاتا ہے۔ اسیوجہ سے قیاسات اختراعی مقدمات فوجداری
مین بحیثیت وسائل ثبوت بےخطر کے قائم نہین کیئے جا سکتے ہین۔ کسی بیگناہ شخص کو
مجرم ٹھرانا نہایت ظلم و بیدادی ہے اسی بنا بر مقدمات فوجداری کی تجویزات کے
لئے یہہ ایک مشہور اور عام اصل قایم کر دی گئی ہے کہ "دس مجرمون کے چھوڑ
دینے سے بھی ایک بیگناہ کو سزا دینا بدتر امر ہے۔"

شہادت بہ قراین حال کے بحث مین یہہ بیان ہو چکا ہے کہ قراین حال اور
نیز قیاسات طبعی یا شہادت صریح پیشتر کی صداقت کی آزمایش کے لئے عمل ہوتا ہے
یا جب کوئی صریح شہادت پیش نہو وہان اون پر عمل کیا جاتا ہے۔

فوجداری مقدمات مین جہان مجرم کا اقرار ارتکاب جرم یا شہادت صریح شہود
کی موجود نہین ہوتی ہے اونمین اسطرح کے قیاسات پر اکثر رجوع کیا جاتا ہے اور
مندرجہ ذیل صورتوں مین سے ایک مادہ یا تینوں کی رو سے مجرم ٹھرانے کے

ہیں وہ قطعی اور مستحکم ہو سکتے ہیں لیکن جو نتیجہ اون سے اخذ کیا جاتا ہے وہ قطعی و ناطق نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اشیا بے زبان وغیرہ ذی روح ہیں وہ اپنی حالت و صورت موجودہ کی بابت صیح نہیں کہہ سکتے ہیں کہ یہہ کیونکر پیدا ہوئی (اسیواسطے اونہیں تنہا کو جو گواہ اداکرتے ہیں سب قسم کی شہادتوں پر اخذ نتائج کے نسبت ترجیح ہے نہ صرف موجودہ حالت و صورت اشیا سے بلکہ موجودہ صورت حالات سے بہی جو قیاسات مستنبط ہوتے ہین مستحکم ہوتے ہین لیکن جو نتائج نکالے جاتے ہین وہ صحیح نہین ہوتے اسلئے ایسے نتائج پر عمل کرنا خطرہ سے خالی نہیں ہو سکتا ہے اور اسی لئے اونکو ناطق و قطعی نہین کہا جا سکتا ہے۔ مثلاً۔ ایک مقدمہ مین ایک خادمہ بی بی کے قتل کرنے کا الزام لگایا گیا اور کوئی گواہ معائنہ واقعہ کا موجود نہ تھا صرف حالات یہہ تہی کہ "مکان کے اندر سوائے مقتولہ اور اوس خادمہ کے اور کوئی نہ تہا اور دروازہ اور دریچے سب بالکل بند تہے اور مکان معمولی قاعدہ سے بالکل بند اور محفوظ تہا"۔ ان حالات موجودہ پر عدالت نے یہہ قیاس قائم کیا کہ حالات موجودہ مین کسی اور شخص کا مکان مین گہس آنا غیر ممکن ہے اور اس قیاس سے نتیجہ یہہ نکالا کہ خادمہ ہی قاتل ہے اور اوسکو قاتل قرار دیکر سزاے موت دیگئی مگر بعد ازان اوس بی بی کے اصل قاتلوں مین سے ایک کے بیان سے یہہ معلوم ہوا کہ جس مکان مین اوسکو قتل کیا تہا اوسکے پاس ایک اور مکان تہا دونوں مکانوں کے دریچوں مین ایک لنبا تختہ رکہکر قاتل داخل ہوئے اور بعد ارتکاب قتل اسی راستہ سے چلے گئے اور تختہ کو بہی اوٹہا لائے اور کوئی نشانی یا علامت نہین چہوڑی۔

دیکہنا چاہئیے کہ جب ایسی صورت مین ہی نتیجہ قطعی نہین ہو سکتا ہے تو اس سے کم مربوط صورتو مین کیونکر ہو سکتا ہے۔ آخری نتیجہ کے قطعی اور ناطق نہونیکی یہ وجہ ہوا کرتی ہے کہ وہ امر مخفی جو اوس نتیجہ کا باعث ہوتا ہے معلوم نہین ہوتا اور اوسپر غور نہین ہوتا کہ آیا جو نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے وہ محض اون ہی حالات کا ہے جنپر قیاس مبنی ہے یا کسی اور سبب سے حالت ایسی ہو گئی ہے کہ جسکا نتیجہ بہی وہ نہین ہو بلحاظ ارتباط حالات مقتضی قیاس کے معمولاً نکلتا ہے کبہی نتائج کے نکالنے مین اور چہوٹی چہوٹی

۱۱۴

ہیں کہ وہ آدمی اوس تمنچہ سے نہین مارا گیا بلکہ کسی اور تمنچہ یا بندوق سے ۔ اور
جس سے مارا گیا ہے وہ تمنچہ یا بندوق لاش کے پاس موجود نہین ہے اور وہ
چیزین ذی روح نہین ہو جو خود حرکت کرین اسلئے قیاس قطعی ہوگا کہ کسی اور شخص نے
مارا ہے یا کوئی اوس ہتیار کو لیگیا ہے ۔

مثلاً جس وقت ایک مقام پر ایک جرم کا ارتکاب ہوا اوسوقت وہ شخص جسپر
اوس جرم کا الزام لگایا گیا ہے فی الواقع ایک ایسے مقام پر موجود تہا کہ ایک وقت
دونون مقاموں مین موجود ہونا غیر ممکن تہا تو صرف اس حالت موجودگی مقام دیگر سے
یہہ قطعی ثابت ہوگا کہ ملزم نے ارتکاب اوس جرم کا نہین کیا کیونکہ دو مقامات مذکورہ
مین ایک وقت مین انسان کا موجود ہونا محال ہے کس حالت موجودگی کی رو سے
وہ بے گناہ قیاس کیا جاوے گا ۔ اور یہہ قیاس قطعی ہوگا ۔

گو یہہ بالکل صحیح ہے اور تجربہ سے ظاہر ہے کہ اشیا کی حالت اور صورت سے
قیاسات کا استنباط ہو سکتے ہین لیکن نتیجے لازمی وقطعی ہر مقام مین یکسان نہین نکال
سکتے ہین ۔ مثلاً ایک دستاویز ایک مقدمہ مین ایسے کاغذ پر لکھی گئی تہی جسکا واٹرمارک
(وہ نشان ہے جو بوقت بننے کے آلی صورت کاغذ کیا جاتا ہے) اوسکی تحریر کے
تاریخ سے بعد کا تہا اس سے اطمینان کے ساتہہ یہہ قیاس استنباط ہوتا ہے کہ
جب کاغذ ہی کا وجود اوس سنہ مین نہ تہا جسمین وہ تحریر ہوئی تو وہ ضرور بعد اوس
سنہ کے لکہی گئی ہے جسمین کاغذ بنا ہے قبل بننے کاغذ کے اوس کاغذ پر لکہنا محال
تہا اسلئے وہ ضرور مصنوعی وجعلی ہے ۔ یہہ قیاس کہ وہ جعلی ہے اسصورت مین
بہت ہی مستحکم ہے لیکن ناطق وقطعی نہین ہے کیونکہ ایسی کئی صورتین پیش آئے ہین جسمین قیاس
جعلی ہونے کا غلط ہوگیا ہے چنانچہ لندن مین ایک حاکم عدالت انساونٹ نے
دیکہا کہ جس کاغذ پر وہ سنہ ۱۸۳۶ء مین لکہہ رہا تہا اوسپر واٹرمارک سنہ ۱۸۳۷ء کا تہا اسکی وجہ
یہہ تہی کہ کاغذ ساز کمپنی کے پاس جب سنہ ۱۸۳۶ء کا بنا ہوا کاغذ سنہ مذکور ہی مین خرچ
ہوگیا تو اوسنے وہ کاغذ سنہ آیندہ یعنی سنہ ۱۸۳۷ء کے لئے بنایا تہا اور اوسپر سنہ ۱۸۳۷ء
کا نشان تہا سرکاری محکمون جنمین وہ کاغذ پہونچانیکی ذمہ داری تہی بہیجدیا تہا ۔ (مارلی
صاحب کی ڈائجسٹ فصل ۳ ۱۲ شہادت) حالت اشیاء سے جو قیاسات مستنبط ہوے

# لکچر نمبر (۸)

## باب ۱۳ فصل ۳

نظائر کی کتابونمین چند مقدمات ایسے درج ہین جنمین قیاسات مستحکم اور نتائج مغائر حقیقت اور محض بیجا تہے۔

مثلاً ایک نقب زن نے ایک مکان کے دریچہ کو چہری سے کہولکر اندر داخل ہوا اور مال چرا کر نکل گیا تہا جسوقت اوس نے چہری سے دریچہ کہولا تہا تو اوس چہری کی نوک ٹوٹ کر دریچہ مین رہگئی تہی وہ صبح کو ملی اور تلاش و تحقیق کے بعد ایک شخص کے پاس ایک ایسی چہری ملی جسکی نوک تازہ ٹوٹی ہوئی تہی اور جو نوک ملی تہی اوسکو ملانے سے معلوم ہوا کہ یہی ٹکڑا اسی چہری سے ٹوٹ پڑا ہے اور سمجہا گیا کہ یہہ ناممکن ہے کہ دو چہریان علیحدہ علیحدہ ٹوٹیں اور دونون ایک ہی جگہہ سے ٹوٹیں اور دونون کے ٹکڑے اور سب نشانات ایسے یکسان ہون کہ ایک کا ٹکڑا دوسرے سے ملجاے اور وصل مین کچہہ فرق ہو اسلیے قیاس یہہ کیا گیا کہ وہ ٹکڑا اوسی چہری کا ہے جو شخص مذکور کے پاس ہے لہذا نتیجہ یہہ ہے کہ وہی شخص نقب زن اور چور ہے۔

قوی اور معتبر صریح ثبوت سے ثابت ہوا کہ وہ نہ نقب زن ہے نہ چور ہے وہ چہری اوس نے واقعہ نقب زنی کی شب کی صبحکو ایک راستہ پر پڑی ہوی پائی تہی اسصورت مین بہی حالات موجودہ کے ارتباط کے لحاظ سے قیاس مستحکم تہا مگر نتیجہ محض نادرست تہا لیکن اگر ملزم چہری کا پانا ثابت نکرتا تو نہ قیاس کی تردید ہوتی نہ نتیجہ نادرست ہوتا۔

ایک مقدمہ مین ایک شخص بعلت جرم سرقہ اس قیاس پر گرفتار کیا گیا کہ اوسکے

اثر پیدا کر دیا ساتھ ہی ارتباط ایسا پیدا کر دیتی ہیں کہ ہوشیار سے ہوشیار انسان بھی اور ذہین غلطی سے نہیں بچ سکتا ہے اور حالات موجودہ کی تاثیر ذہن عام اور طبیعت نارسا پر بہانہ [illegible] طور موثر ہو جاتی ہے۔

اور بھی اسطرح کے بہت مقدمات ہین۔ بطور قاعدہ کلیہ کہا جا سکتا ہے کہ جسصورت مین کسی شخص کا ایسا مال جو اوسکے علم و رضا کے بغیر لیا گیا ہے کسی شخص کے پاس پایا جاوے تو شخص قابض پر لازم ہے کہ اسباب کو ثابت کرے کہ اوس کے وہ مال کیونکر پایا ورنہ قیاس یہہ ہوگا کہ وہ خود چور ہے مگر یہہ قیاس بھی مثل دیگر قیاسون کے بلحاظ حالات و کیفیت اشیاء مسروقہ کے اسقدر بے حد و پایان ہین کہ بیان نہین ہو سکتی - اور ضعیف و متغیر ہو سکتے ہین - مگر ہم اہم حالتونکا بیان کرنا کافی سمجہتے ہین چنانچہ درازی و مدت اوس زمانہ کی جو مال کے چوری جانے اور پہر ملنے کے درمیان مین گذری ہو کہ آیا بسبب انقضاء مدت مذکور کے مال مذکور کی شناخت مین بہت یا تہوڑا شبہہ پیدا ہوتا ہے یا یہہ کہ درمیان اوس مدت کے وہ مال بلحاظ اپنی نوعیت کے بارہا دست بدست منتقل ہوا ہوگا (مثلاً نقد وغیرہ کہ اوسکی شناخت نہین ہو سکتی اور وہ دمین چند بار ادہر اودہر آتا جاتا ہے) یا یہہ کہ بسبب درازی مدت کے قابض مال کو یہہ ثابت بیان کرنا کہ کہان سے اور کیونکر یہہ مال پایا نہایت دشوار ہو گیا ہے - ان کل امور کے ساتہہ مال مذکور کی نوعیت بھی ملحوظ رکہنی چاہیئے اور یہہ بھی دیکہنا لازم ہوگا کہ جسجگہہ سے اور جسوقت اوسکا چورایا جانا خیال کیا جاتا ہے اوس جگہہ کے قریب اور اوسوقت قابض کا موجود رہنا محتمل ہے یا نہین - اور شخص مذکور کے طریق و اطوار و کردار و افعال کا دیکہنا بہی تحقیقات کا جزو اصلی ہے یعنے یہہ کہ سرقہ سے پہلے اوسکے کیا اطوار تہے اور سرقہ کے بعد اوس مدت مذکور کے اندر کیسے ہین - جب تک مدعی دار مال علامات اور حالات ایسے نہ بیان کرے جس عدالت کا کامل اطمینان بنسبت شناخت و تعیین شی مذکور کے ہو اور ایسے حالات نہون جن سے اوسکے خلاف قیاس سرقہ کا پیدا ہو کسی چیز کے بنسبت قابض شی مذکور سے کوی سوال نہین کیا جا سکتا ہے نہ اوسکی نسبت گمان سرقہ کیا جا سکتا ہے نہ اوسکو مال مسروقہ لینے والا سمجہا جا سکتا ہے۔

مگر باوجود اسکے بہی جسصورت مین واقعہ اسقدر جدید ہو کہ یہہ موجب ہو سکے کہ اوسقدر زمانہ مین ویسی چیز چورا لینے کے سوا اور کسیطرح قابض حال کے قبضہ مین نہین آ سکتی تہی تو اوسصورت مین اگر شخص قابض اوس قیاس کے برعکس ثابت نکر سکے تو عدالت نتیجہ اخذ کر سکتی ہے کہ وہ شی مسروقہ ہے - مثلاً ایک خاص ساخت کا مال جو خاص ایک شخص سے

٦٧

چہرہ پر اوسی کنجی کا نشان ہے جو صاحب خانہ عورت نے ارتکاب سرقہ کے وقت چور کے موںہہ پر ماری تھی - فی الواقع کنجی کے دندانوں کے وہی نشان تھے بالکل مطابق تہے اور اونکی مطابقت سے یہہ ناممکن سمجہا گیا کہ وہ نشان کسی اور شے سے ہوئے ہین اسپر قیاس کیا گیا کہ وہ شخص جسکے موںہہ پر ارتکاب سرقہ کے وقت کنجی ماری تھی ملزم ہی ہے اسی قیاس پر اوسکو سزا دیگئی -

ایک مقدمہ مین شخص ماخوذ کی پتلون کا پیوند اور اوسکے بوٹ کا کانٹا اور اوسکے پاؤن یا دیگر عضو اون نشانون اور داغون کے مماثل اور مطابق تہے جو زمین پر تہے اور اس مطابقت پر قیاس کیا گیا کہ اوس زمین پر جس جرم کا ارتکاب ہوا ہے اوسکا مرتکب وہی شخص ہے - مگر اس قسم کے قیاسون کو نہ زیادہ وقعت دینی چاہیئے نہ وہ اوس شخص کو مجرم ٹہرانے کی شہادت کافی ہو سکتی ہین کیونکہ ایک دفعہ نہین بلکہ چند مقدمات مین یہہ ظاہر ہوچکا ہے کہ اہل تجربہ مجرمون نے بالقصد اور بیگناہ شخصون کے ماخوذ کرلے اور اپنے بچانے کے لئے اونکی جوتیان اور کپڑے پہنکر یا اونکے ہتہیار لیکر جرایم کا ارتکاب کرکے پہر اونہی کو دیدئے تھے یا جہان سے لائے تہے اوسی جگہہ رکہ دئے تھے -

سب سے قوی اور بہت ہی مربوط مقدمات سرقہ مین مال مسروقہ کے تازہ قبضہ قابض کے سارق ہونے کا قیاس کیا جاتا ہے - لیکن یہہ قیاس بہی قطعی نہین ہے بہت سے مقدمات مین یہہ قیاس محض بیجا اور نادرست ثابت ہوا ہے - چنانچہ ایک شخص ذی عزت کے پاس ایک ناچ گھر مین لوگون نے وہ طلائی گہڑی دیکہی جو چند ساعت پہلے اوسکے محلہ کے ایک آدمی کے چوری گئی تھی اسپر قابض گہڑی پر سرقہ گہڑی کا قیاس کیا گیا لیکن تحقیق سے معلوم ہوا کہ وہ گہڑی جس شخص نے فی الحقیقت چرائی تھی چرانے کے بعد ہی خوف گرفتاری کے سبب پہینک دی تھی اور شخص قابض نے راستہ مین پائی -

ایک اور مقدمہ مین ایک بیگناہ مزدور بعلت سرقہ اس بنا پر گرفتار ہوا کہ سرقہ سے چند دقیقہ کے بعد مسروقہ تہیلی اوسکے ٹوکرے مین تہی جسکو وہ اپنی سر پر رکہے ہوئے چلا جاتا تہا - تحقیق سے معلوم ہوا کہ جسوقت وہ تہیلی دکان سے چرائی گئی تہی اور فوراً ہی پکڑو پکڑو کا شور وغل ہوا اصل چور نے خوف سے اوس مزدور کے ٹوکرے مین وہ تہیلی ڈال دی -

قایم کرنے کے لئے ہے ۔ ملکہ معظمہ بنام موتی جولاہا ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۶۶ ۔
سب سے پہلی اور حال کی نظیرین سب نظایر ہندوستان اور انگلستان پر غور
کرنے کے بعد دانشمندی کے ساتھ کلکتہ ہایکورٹ نے حسب ذیل تجویز کیا ہے ۔

حالات مقدمہ یہہ ہیں کہ مدعی کے مکان مین ۱۰ اکتوبر ۱۸۶۳ع کو نقب زنی ہوی
او مکان سے ایک پیتل کا گلاس چورایا گیا ۔ تجویز کیوقت کوئی ایسا امر ثابت نہین ہوا
کہ جسکی وجہ سے ملزم کے نسبت جرم نقب زنی منسوب کیا جاسکے ۔ لیکن مدعی اور
ایک اور شخص مسمی گرودیسٹرن نے جسنے بہ حیثیت عہدہ دار پولیس تفتیش کی تھی یہہ شہادت دی
کہ ملزم نے بوقت تحقیقات پولیس مقدمہ جو ماہ ستمبر ۱۸۶۲ع مین ہوی تھی گلاس ایک جنگل
سے جو اوسکے گہر کے قریب تہا نکال کر دیا ۔ گلاس مذکور کی ساخت کہگئی اور
وہ مدعی کا معلوم ہوا ۔ ملزم نے کوی شہادت سواے شہادت نیک چلنی کے طلب
نہین کرائی صرف ایک بیان جسمین نامبردہ نے کہا کہ گلاس مذکور خود اوسی کا مال ہے
اور اوس نے بیان کیا کہ پولیس نے اوسکے چہوٹے لڑکے سے جو گلاس سے جنگل
مین کہیل رہا تہا گلاس کو لیکر یہہ الزام لگایا ہے ۔

اسیسرون نے یہہ تصور کیا کہ ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۴۱۱
تعزیرات ہند ہونی چاہیئے اور یہہ راے ظاہر کی کہ چونکہ ملزم کوی ثبوت اپنے اس
بیان کا نہین دے سکا کہ وہ گلاس اوسی کا مال ہے لہذا وہ مجرم ہے ۔

عدالت سشن ضلع نے اپنی تجویز بعبارت ذیل صادر کی ۔

یہہ ایک مقدمہ منجملہ اون تین مقدمات کے ہے جنمین ملزم کی نسبت تجویز اثبات
جرم تشتن حال مین ہوی ہے اسلیئے وہ ارتکاب جرم کا عادی معلوم ہوتا ہے
تجویز اثبات جرم حسب دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند کیجاتی ہے کہ یہہ دفعہ بہ نسبت
دفعہ ۴۵۷ کے زیادہ متعلق ہے کیونکہ کوی ایسا امر موجود نہین ہے کہ جسکی وجہ
سے ملزم سے خاص جرم نقب زنی منسوب کیا جاسکے اور وقت سرقہ اور
برآمدگی مال کے درمیان مین تخمیناً ایک سال کا عرصہ گذر گیا ہے ۔ عدالت باتفاق
راے اسیسران یہہ تجویز کرتی ہے کہ اناشیخ ملزم کو حسب دفعہ ۴۱۱ تعزیرات
ہند کے جرم بددیانتی سے مال مسروقہ کو مسروقہ جان بوجھکر یا ادرکرکے کیوجہ

مخصوص ہے یا ایک ہی کام یا ایک ہی جگہہ سے متعلق ہے دوسرے کے پاس پایا جاوے تو یہہ کافی ثبوت اسکے چور اسے جاننے کا ہے۔ گو ایسی صورتوں مین قیاسی وجہ ثبوت پر قابض کو اسباب کا مجرم قرار دیا جاتا ہے کہ وہ چور ہے یا مال مسروقہ لینے والا ہے مگر محض قیاسی وجہ ثبوت پر عمل کرنا فوجداری مقدمات مین خطرہ سے خالی نہین ایک مقدمہ مین زید کا گھوڑا چوری گیا اور بعد سرقہ اوسی دن عمر کو اوسپر سوار دیکھا گیا اسلئے یہہ قیاس قوی ہوا کہ عمر ہی نے چورایا ہے اور عمر کو سزا دیگئی اسکے بعد اصل چور ایک اور مقدمہ مین ماخوذ ہو کر حاضر عدالت ہوا اور اوسنے بیان کیا اور ثابت کر دیا کہ وہ گھوڑا اوسکی چوری کے الزام مین عمر سزایاب ہوا مین نے چورایا تہا وہ شخص بیگناہ تہا جسصورت مین گھوڑا چورا کر چلا تو لوگون نے میرا تعقب کیا مجھے گرفتار ہو جانے کا اندیشہ ہوا راستہ مین عمر ملا مین نے اوس سے کہا کہ تم میرے گھوڑی پر بیٹھکر ذرا پہیرو عمر نے میرے کہنے کو قبول کر لیا مین علحدہ ہو گیا اور تہوڑے عرصہ کے بعد گرفتار کیا گیا۔

پس یہہ نہین چاہئے کہ کسی شخص کو سرقہ کرنیکی علت مین صرف اسوجہ سے ماخوذ کیا جاوے کہ وہ معقول طور پر قابل اطمینان یہہ بیان نہین کر سکتا ہے کہ شئی مسروقہ کیونکر پائی ہے تاوقتیکہ قابل اطمینان ثبوت سے سرقہ ثابت نہو اور ایسی شہادت ہو جسپر اوسکی نسبت قیاس مذکورۂ بالا قائم کیا جاسکے سزا نہین دینی چاہئے۔

اس بحث مین سب سے زیادہ اہم وہ مدت ہے جو سرقہ اور مال کے پکڑے جانے کے درمیان مین گذرے اس مدت کا نہ قانون کی رو سے تعین ہو سکتا ہے نہ تعین کی گئی ہے ہر معاملے اور نوعیت مال کے لحاظ سے اسباب کو معین کیا جاتا ہے کہ کس مدت کو دراز اور کس مدت کو کم قرار دینا چاہئے۔ ۱۸۲۶ع مین یہہ تجویز ہوئی تہی کہ اگر مال مسروقہ سرقہ سے چار برس کے بعد کسی کے قبضہ مین پایا جاوے تو اوسکے قبضہ سے کوئی قیاس قابض کے نسبت وزدی کا نہین کیا جا سکتا ہے۔

دیکھو نظیر صدر عدالت فوجداری مورخہ ۲ ستمبر ۱۸۲۶ع

اسکے بعد ایک مقدمہ مین یہہ تجویز ہوئی کہ اگر مال مسروقہ کا کوئی قبضہ دار بغیر جرم مذکور سے آٹھ دن کے اندر کسی کے قبضہ مین پایا جاوے تو اوسپر جرم سرقہ قائم کرنے کے لئے اوسطرح وجہ معقول ہے جسطرح بعلم مجرمانہ مال مسروقہ لینے کے جرم کو

ہوئی ہے کہ قابض مال مال مذکور کا حال قابل اطمینان نہ بتلاسکے کہ کسطرح سے اوس نے قبضہ حاصل کیا یا وہ جھوٹا حال بیان کرے یا ایسے حالات بیان کرے جو باہم دیگر مخالف ہوں یا یہہ کہ مال چھپایا گیا ہو۔ لیکن قبضۂ مال مسروقہ سے کو اوسکے ساتھ یہہ بات بھی نہ بتلائی جاوے کہ کس طرح پر قبضہ حاصل کیا گیا ہے یا غلط حال بتایا جاسکے یا باہم دگر مختلف حالات بیان کئے جائیں یا حال کو چھپایا جاوے سخت یا قوی قیاس پیدا نہیں ہوتا ہے بلکہ صرف ایک قیاس غالب پیدا ہوتا ہے۔

لیکن اسمقدمہ میں قبضۂ زمانہ حال یا تھوڑے عرصہ کا نہیں ہے بلکہ قبضہ سرقہ کے بعد گیارہ ماہ کا ہے اور صرف ایسے قبضہ سے محض ایک خفیف قیاس ملزم کے مقابلہ میں پیدا ہوتا ہے اور وہ ایسا خفیف ہوتا ہے کہ صرف اوسی کی بنیاد پر اوس سے یہہ نہیں دریافت کیا جاسکتا ہے کہ کس طرح پر قبضہ حاصل کیا ہے۔ بمقدمہ پادشاہ (۱) ہیلی صاحب جسٹس نے فرمایا کہ "قاعدہ قانون یہہ ہے کہ اگر مال چوری جانے سے قابل عرصہ کے بعد کسی شخص کے قبضہ میں پایا جاوے تو شخص مذکور کو ضرور ہے کہ یہہ تبلائے کہ کسطریق سے وہ اوسکے قبضہ میں آیا ورنہ یہہ قیاس پیدا ہوتا ہے کہ وہ چور ہے لیکن میرے نزدیک سولہ ماہ کے گذرنے کے بعد یہہ قرین انصاف نہو گا کہ قیدی سے یہہ کہا جاوے کہ وہ یہ تبلائے کہ کس طریقہ سے وہ مال جو مسروقہ تصور کیا جاتا ہے اوسکے قبضہ میں آیا۔"

بمقدمہ پادشاہ بنام آدمس (۲) پارک صاحب جسٹس نے یہہ تجویز کیا کہ "قبضۂ مال مسروقہ اوسکے چوری جانے سے تین مہینے بعد کا ایسا قبضۂ زمانہ حال نہیں ہے کہ قیدی سے اس امر کا ثبوت طلب کیا جاوے کہ وہ کس طرح اوسکے قبضہ میں آیا"

بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام کوپر (۳) مینلی صاحب جسٹس نے تجویز کیا کہ "جس حال میں کہ مال کسی شخص کے قبضہ میں اوسکے کہوئے جانے سے چھہ سات مہینے کے بعد ملے

---

(۱) رپورٹ کار نگٹن و پین جلد ۲ صفحہ ۴۵۹
(۲) " " " " ۳ " ۶
(۳) " کرنگشن و کرواں " ۳ " ۳۱۸

۴۹ رکھ کر لینے کا مجرم قرار دیتی ہے اور حکم دیتی ہے کہ وہ ۹ برس تک قید سخت رہے۔

قیدی نے ہائیکورٹ میں اسکا اپیل کیا ہائیکورٹ نے حسب ذیل تجویز کی۔
اس مقدمہ میں قیدی کی نسبت تجویز اثبات جرم حسب دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند دیا ہی سے ایک پیتل کے گلاس کے لینے کی بابت ہوئی ہے۔ شہادت منقولہ مثل سے صریحاً ثابت ہے کہ مدعی کے مکان میں بماہ اکتوبر سنہ ۱۸۸۳ء نقب زنی ہوئی اور وہ گلاس جسکی شناخت ہوئی کہ وہ مال مدعی کا ہے وہاں سے چوری گیا۔ مگر کوئی شہادت ایسی نہیں ہے کہ جسکی بنا پر قیدی سے خاص جرم نقب زنی منسوب کیا جاسکے۔ جس امر پر ہمکو غور کرنا ہے صرف یہہ ہے کہ آیا شہادت کافی ایسی ہے کہ تجویز اثبات جرم حسب دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند جائز ہو۔

گلاس اکتوبر ۱۸۸۳ء میں چورایا گیا اور ۴ ستمبر ۱۸۸۴ء تک برآمد نہیں ہوا تھا کہ اوس تاریخ کو حسب بیان مدعی وہ گلاس قیدی نے جنگل میں نارنگی کے درخت کے نیچے سے نکال کر پولیس کو دیا۔ مگر قیدی نے وقت تجویز اس امر سے انکار کیا کہ گلاس مذکور جنگل میں چھپایا گیا تھا اوس نے یہہ بیان کیا کہ اسکا چھوٹا لڑکا گلاس مذکور سے جنگل میں کھیل رہا تھا پولیس نے اوسکو اوٹھا لیا اور یہہ جھوٹ بیان کیا کہ اسکو چھپایا گیا تھا گلاس مذکور خود میرا مال ہے۔

دونوں اسیسروں کی رائے یہہ ہے کہ چونکہ ملزم اسبات کا کوئی ثبوت نہیں دے سکا کہ مال مذکور اوسیکا مال ہے لہذا اوسکی نسبت تجویز اثبات جرم حسب دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند ہونی چاہئے۔

ہماری رائے یہہ ہے کہ قطع نظر اوس شہادت کے جو نسبت چھپانے گلاس کے جسکا ذکر ہم ابھی کرینگے ایسا کوئی امر مقابلہ قیدی کے ثابت نہیں کیا گیا ہے کہ جسپر اوس سے یہہ سوال کیا جاسکے کہ وہ گلاس اوسکی پاس کہاں سے اور کیونکر آیا۔ اسمیں شک نہیں کہ مال کے عین چوری جانے کے بعد ہی اوسپر قابض ہونے سے قیاس قوی اس امر کا پیدا ہوتا ہے کہ وہ قابض مال یا تو اصل چور ہے یا بہ نیت مجرمانہ اوسکا لینے والا ہے اور ایسی صورت میں بلاشک تائید

تیر کا اسکے اور کسی شخص کے پاس نہو۔ مثلاً مال مسروقہ زید کے جیب یا ہاتھہ مین یا
اوس کے بدن پر یا اوسکے بکس یا کوٹھری مین ہو جسکو وہ لئے ہوئے ہو کہ بکس کی کنجی سوا
اوسکے اور کسی کے پاس نہو یا اوس کے اپنے مکان یا کسی مقام مین ہو جہان بجز اوس
کے اور کوئی نہ جا سکتا ہو۔ تعزیرات ہند کے دفعہ ۲۷ کا قاعدہ اسصورت سے
بھی متعلق رہیگا۔

جب کوئی شخص مال مسروقہ معمولی قیمت سے بہت کم قیمت کو خریدتا ہے
یا کسی مشہور چور یا مسروقہ مال کے کاروبار کرنیوالے سے لیتا ہے یا مال ملحاظ اپنی
نوعیت کے ایسا خاص ہوتا ہے کہ بادی النظر مین بجز ناجائز طریقون کے اور کسی
طریق سے حاصل ہونا باور نہین کیا جا سکتا ہے یا حالات ایسے مشتبہ ہون کہ مال
کے نسبت مسروقہ ہونے کا خیال ذی عقل اور محتاط انسان کر سکتا ہے تو ایسی
صورت مین مال کے لینے والے کے نسبت یہہ قیاس پیدا ہوتا ہے کہ وہ مال کا مسروقہ
ہونا باور کرتا تھا یا باور کرنیکی وجہہ رکھتا تھا لیکن یہ قیاس ایسا قوی نہین ہے کہ محض
اسیکی بنیاد پر اثبات جرم کی تجویز کیجائے کو بعض حالات مین جنمین وہ مال ایسا
خاص ہوتا ہے کہ ہر شخص یہ باور کر سکے کہ بجز چوری کے اور کسیطرح حاصل نہیں ہو سکتا
قیاس مذکور پر تجویز ہو سکتی ہے۔

اکثر مال مسروقہ کے قابض کا غیر معمولی مقامون مین چھپا دینے سے یہ قیاس پیدا ہوتا
ہے کہ وہ اوسکا مسروقہ ہونا باور کرتا ہے۔ لیکن یہ قیاس بھی قطعی نہین ہے
چونکہ حالات اور عادات و طبایع انسان مختلف ہین اسلیئے اونکے لحاظ سے قیاس
مذکور بھی کبھی قوی کبھی ضعیف ہوتا ہے۔ ایک وحشی دہقانی یا صحرا نشین کا جنگل مین یا
اپنے کھیت مین مال دفن کرنا ملحاظ اوسکی حالت کے غیر معمولی نہین ہے لیکن ایک
شائستہ شہری کا قیمتی مال کو جو معمولاً اوسکے خاص مکانمین رہنا چاہئے تھا جنگل
مین یا کسی ویران غیر آباد مکانمین دفن کرنا بہت ہی غیر معمولی اور عجیب بات ہے
اور دونون کیحالت کے لحاظ سے جدا جدا قیاس پیدا ہوتے ہین۔

جو کچھہ اس بحث مین اوپر بیان کیا گیا ہے بہت ہی مختصر ہے اس قسم کے
قیاسات جتنے ہیں کیونکہ جن صور تونمین قیاسات بمعمول واقعات کے پیدا ہوا

اور کوی شہادت اوسکے مقابلہ مین سوا سے قبضہ کے نہو تو شخص قبضہ کی بنیاد پر اوس سے یہ نہین کہا جانا چاہیئے کہ وہ بیان کرے کہ کہان سے یہہ گہوڑا اوس کے پاس آیا"

بمقدمہ پادشاہ بنام ہیٹرج (۱) پیٹرس صاحب جسٹس نے کہا کہ "اس امر کہ کس قبضہ کو قبضۂ زمانہ حال مال مسروقہ کا کہتے ہین کہ جس سے قابض مال کو اسباب کا بیان کرنا ضرور ہو جاے کہ وہ مال کیونکر اوس کے قبضہ مین آیا بلحاظ نوعیت مال مسروقہ کے لحاظ ہونا چاہیئے۔ اور اگر مال مذکور ایسا مال کہ فوراً دست بدست جا سکے تو دو مہینے کا عرصہ بہی دراز ہوگا"

اسمقدمہ مین شئی مسروقہ عجیب یا غیر معمولی قسم کی نہین ہے بلکہ ایسی ہے کہ جو ہر ایک ہندوستانی آدمی کے گہر مین ہوا کرتی ہے اور بآسانی ایک کے ہاتہہ سے دوسرے کے ہاتہہ مین جا سکتی ہے۔ اسلیئے ہماری راے یہہ ہے کہ یہ امر کہ قیدی گلاس کو بر گیارہ مہینے تک اوس کے چوری جانے کے بعد قابض تہا ایسا قبضۂ زمانہ حال کا نہین ہے کہ اوس سے اسباب کا ثبوت طلب کیا جاے کہ قبضہ کسطرح حاصل کیا گیا لیکن اسمین شک نہین کہ اور شہادت پر بہی قبضہ کے علاوہ غور کرنا چاہیئے اور اگر ہمکو یہ معلوم ہوتا کہ ہم گلاس کے چہپانے کی شہادت پر اعتبار کر سکتے ہین تو ہمکو اس تجویز اثبات جرم مین دست اندازی کرنے مین تامل ہوتا لیکن ہم اوس شہادت کو قبول کرنے پر آمادہ نہین ہین لہذا قیدی کو رہا اور تجویز کو منسوخ کرتے ہین (۲)۔

یہ واضح رہے کہ جس قبضۂ مال مسروقہ کی بنیاد پر شخص قابض مال کی نسبت چور ہونے کا یا مال کو مال مسروقہ جانکر یا باور کرنے کیوجہ رکہہ لینے کا قیاس کیا جاتا ہے اور اوس قیاس پر اوسکو یہہ بیان کرنا لازم ہوتا ہے کہ کسطرح وہ مال اوسکے قبضہ مین آیا ایک خاص قسم کا قبضہ ہے۔ وہ ایسا ہونا چاہیئے کہ خاص اوسی کے قبضہ خاص و ذاتی مین ہو۔ جہان مال مذکور رہے وہان بجز قابض مذکور یا اوس کے

(۱) رپورٹ کار رنگٹن جلد ۳ صفحہ ۱۵۵

(۲) استیج بنام ملکۂ قیصر ہند انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۲

سنہ ۱۳۰۳ ف

# لکچر نمبر ۹

سلسلے کے لئے اس سے پہلا رسالہ دیکھئے

## اصول موازنہ شہادت

## قیاسات

### قیاسات جو اطوار و رفتار ماقبل ارتکاب جرم سے پیدا ہوتی ہین

اون تینوں امور مین (دا) جو بیان ہوئے پہلے امر یعنے
صورت و حالت شئے سے جسکو شہادت واقعی بہی کہتے ہین جو قیاسات پیدا ہوتے ہین اونکا بیان
پہلے ہوچکا اب ہم ان قیاسات کو بیان کرتے ہین جو دوسرے امر یعنے اطوار و رفتار ماقبل ارتکاب
جرم سے ناشی ہوتی ہین - اسمین پہلی بات ارتکاب جرم ہے - اسمین بلحاظ غرض ارتکاب اوس فعل جرم
کے اور بلحاظ اوسکی ارتکاب کے وسائل اور قابو ارتکاب کے ناشی ہوتا ہے - ایک مقدمہ مین ہلاکت
کا ہونا زہر کے ذریعہ سے ثابت ہوا لیکن بحث یہہ پیش ہوئی کہ جس قسم کے زہر سے ہلاکت واقع ہوئی
وہ ملزم کے قبضہ یا اختیار مین تہا یا نہین اور ملزم کو شخص ہلاک کو زہر دینے کا قابو حاصل تھا یا نہین
غور کرنا چاہئے کہ حالات ماقبل ارتکاب جرم پر اور حالات مقدمہ پر اور اوسکی قراین پر غور کر کے دیکہی
کہ جو نتیجہ قیاس سے نکلتا ہے اوسکی تقویت و تائید حالات مذکورہ سے ہوتی ہے یا نہین - اگر حالات سے
پایا جاتا ہے کہ ملزم کو قابو زہر دینے کا حاصل نہ تھا - یعنے اوسکی رسائی شخص ہلاک شدہ تک ممکن نہ تھی جو وہ اوسکو

۴۳ کرتے ہیں وہ صورتیں اور وہ واقعات لامتناہی ہیں ممکن نہیں کہ اون گوناگوں صورتوں کو محدود کرکے بیان کیا جاے جسقدر اوپر بیان کیا گیا ہے وہ ایک ہوشیار طالب علم قانون کے اون قیاسات کی کیفیت سمجھانے کو کافی ہے جو اشیا کی موجودہ حالت یعنی وجہ ثبوت واقعی سے مستنبط ہوتے ہین۔

تعلق وارتباط باہمی اشیاء اور حالات کا ٹھیک طور پر معلوم کرنا اور نتائج صحیح کا اخذ کرنا اور نتیجہ کو اوسکی حد سے متجاوز نہ کرنا اوس شخص کی فراست اور عقلمندی و زیرکی پر منحصر ہے جو قیاسات پر عمل کرتا ہے۔

ہوا اور ہو گیا تھا اوسکو کہیں چہپا لیا۔ اسکی لوبڑا ایک سفید زہر کا سفوف بقدر نصف چمچہ چاے کے ایک ایسی
ایسی بغیر مقفل الماری کے دراز میں ملا جسکو اوس خاندان کا ہر ایک شخص کہول سکتا تہا وہ زہر چوہوں
کے مارنیکے لیے ایک کاغذ میں جسپر اوس زہر کا نام لکہا ہوا تھا رکہا تہا مگر ان سموسوں کی کچھ تحقیقات
نہیں ہوئی اور نہ کوئی وجہ ثبوت ایسکی تہی کہ اون میں زہر تہا۔ جو زہر برتن کی تہہ میں سے نکلا اوسکی
نسبت یہہ احتمال تہا کہ غالبًا اوپر سے چہڑکا گیا ہے۔ کوئی وجہ ثبوت ایسی نہ تہی جو اس امر کے
مقتضی ہو سکے کہ عورت مذکورہ نے خود زہر آمیز سموسوں کو اوسلیے کہایا ہے کہ اوسپر زہر خوانی کا
شبہہ نہ ہو کیونکہ اوس نے بقیہ مذکورہ کے ہٹانیکی کچھ بہی تدبیر نہیں کی تہی۔ اوس برتن کو
دہو یا تھا اور سموسوں کا بقیہ بہی جیسا کہانے کی میز سے اوٹہایا گیا تھا ویسا ہی موجود رکہا گیا۔ نہ
ایسی کوئی غرض پائی گئی جو ارتکاب ایسے سنگین و عظیم جرم کی مقتضی ہو وہ شکر رنجی جسکا اوپر ذکر ہوا نہ ایسی تہی کہ اوسکی
سبب سے ایسا جرم کیا جاے اور نہ وہ باقی رہی تہی وہ پہلی ہی رفع ہو گئی تہی اور ایسی خفیف رنجش کا ایک ایسے
سنگین جرم کیطرف مائل کرنا دشوار اور محال ہے اور ایسا اہم اور قابل لحاظ یہہ امر ہے کہ عورت مذکور نے خود بہی زہر آمیز
سموسوں کے کہانے میں شرکت کی تہی اور مثل اوروں کے وہ بہی سخت بیمار ہوئی اسلئے بلحاظ ان حالات اور صحیح وجہ ثبوت
کے نہونے سے یہی قیاس کیا گیا کہ زہر ملانیکا فعل کسی اور کا ہے نہ عورت مذکورہ کا۔ جان انسان اور مکانات کی بیمہ کے معاملات
میں افعال ماقبل اوس واقعہ کی جسپر زر بیمہ ادا کرنا لازم ہوتا ہے بہت ہی قابل لحاظ ہوتے ہیں۔ اگر معاملہ خانہ سوزی میں اسقدر
ثبوت کو پہونچے کہ شخص مذکور نے قریب ہی ایک سنگین بیمہ اموال و مکانات کا کرایا ہے تو اوس وجہ سے ثبوت پر ایک قوی قیاس
اوسکے خلاف پیدا ہوگا۔ مشہور مقدمہ پالمر میں اس امر کی وجہ سے ایک شک عظیم پیدا ہوا تھا
کہ اوس نے اوپر حیات اشخاص متوفی کے بیمہ کر دیا تھا اور یہہ قصد کیا تھا کہ اپنے سائیس کے
حیات کا بیمہ کرائے جسکی نسبت اوس نے براہ فریب یہہ ظاہر کیا کہ یہہ اچہا شخص ہے اور بہت سی [illegible]
کا مالک ہے۔

لیکن ایسے قیاسات کی وقعت و اعتبار کا اندازہ کرنے میں بہت ہی احتیاط اور ہوشیاری کام میں
لائی چاہئیے۔ مثلاً ایک گہر کے اندر ایک تازہ مقتول عورت اور ایک تندرست عورت پائی جاے اور
کوئی علامت ایسی نہو کہ گہر کے اندر کسی اور شخص کا آنا معلوم ہو سکے تو قیاس یہہ ہوگا کہ قاتل وہی عورت ہے
جو تندرست ہے کیونکہ اوسی کو ارتکاب جرم کا قابو حاصل ہے نہ کسی اور شخص کو لیکن اگر وہ عورت ایک
شیر خوار بچہ ہو یا ایسی بیمار ہو کہ فعل قتل کا کرنا بوجہ کمزوری و ضعف کے محال ہو تو چونکہ اوسکو قابو حاصل
نہیں ہے اس لیے قیاس برعکس ہوگا یا وہ عورت جسپر الزام قتل صرف اوس وجہ سے لگایا جاتا ہے

کہانے میں زہر ملایا تو قیاس یہی ہوتا ہے کہ ملزم کا قوی ہوگا۔ اگر یہ دکہا یا جاوے کہ اوسکو کیا فائدہ حاصل تہا مثلاً وہ مقتول کا قرضدار تہا یا وارث یا اوسکے گہر پر آتا جاتا تہا یا وہ شے جسمیں زہر ملایا گیا اوسکے پاس سے مقتول کے ہاں بہیجی گئی یا ملزم پہلے مقتول سے کہانا کہا نیکی عادت رکہتا تہا تو قیاس ارتکاب جرم کا قوی ہوگا۔

جس جرم کے ارتکاب کا ملزم پر الزام لگایا گیا ہو اگر علاوہ اوس شخص متعلق کے دیگر ایسی صورت ہو کہ ارتکاب جرم سے ملزم ہی کا نقصان ہوتا ہو تو اوسکی بیگناہی کا قیاس قوی پیدا ہوگا مثلاً زید پر یہ بیہودگی ہوا کہ اوسنے اپنے گہر کو خود اپنے ہاتہ سے آگ لگا دی ہے کہ بیمہ کی کمپنی سے روپیہ حاصل کرے۔ اگر مکان اور اسباب موجودہ مکان کی قیمت زر بیمہ سے کم ہو تو قیاس پیدا ہوتا ہے کہ زید نے ایسا کیا ہوگا اور اگر قیمت مذکورہ زر بیمہ سے زائد ہو تو قیاس قوی یہہ پیدا ہوگا کہ زید نے ایسا نہیں کیا یا مثلاً زید پر عمر کے قتل کا الزام لگایا جاوے اور حالت یہہ ہو کہ عمر کے زندہ رہنے میں زید کا فائدہ تہا اور مرنے میں نقصان تو قیاس یہہ پیدا ہوگا کہ زید نے قتل نہیں کیا اسلئے کہ کوئی عقلمند آدمی عمداً اپنا نقصان خود نہیں کرتا ہے۔

یہہ قیاس ایسی صورت میں بہی مستعمل ہو سکتا ہے جسمیں نتیجہ فعل میں جس سے جرم پیدا ہوا خود ملزم یا اوسکے جان کو بہی نقصان پہونچے مثلاً ایسے کہانے میں زہر ملایا گیا جسکو خود ملزم نے بہی کہایا تو قیاس یہہ ہوگا کہ اوسنے زہر نہیں ملایا۔

ایک مقدمہ میں ایک نوجوان عورت اس جرم میں ماخوذ ہوئی کہ اوسنے اپنے آقا کے خاندان کو زہر دیا ہے حالات مقدمہ یہہ تہے کہ وہ عورت باورچن تہی واقعہ سے دو ہفتہ پہلے اوس عورت کو اوسکی بی بی نے اسوجہہ سے دہمکایا کہ وہ اوس کے شوہر کے نوکر سے فعل شنیع کی مرتکب ہوئی تہی لیکن اسوجہہ سوا اسکے اور کسی امر کی وجہہ سے عورت مذکور اور اوسکی بی بی کے درمیان میں کوئی اور رنجش کی بات نہ تہی اور یہہ بات بہی رفع دفع ہوگئی تہی پہر کبہی اسکا ذکر نہیں ہوا وہ بدستور اپنی خدمت پر مامور رہی اور برابر کام کرتی تہی۔ بی بی نے اوسکے افعال بد سے چشم پوشی کی اور اوس دن کے سوائے پہر کچہ نہیں کہا ایک دن عورت مذکور نے گوشت بہرے ہوئے سموسے اور دوسرے قسم کے سموسے خمیری ایک ہی برتن کے آٹے سے بنائے اونکو کہانیکے تہوڑی ہی دیر کے بعد بی بی اور اسکا شوہر اور اوسکے شوہر کا باپ اور جوان شخص بیمار ہوگیا اور خود عورت مذکور بہی بیمار ہوگئی۔ وہ لوگ جنہوں نے دوسری قسم کے خمیری سموسے کہائی تہی بیمار نہیں ہوئے۔

بیمار ہو جانیکے دوسرے دن صبح کو اوسکے آقا کے باپ نے اوس برتن کو دیکہا اور جو کچہ اوسمین لگا

کہ باور کرنا چاہیئے کہ کبھی دہمکی بطور مزاح و تمسخر یا بغیر قصد فعل کے صرف ڈرانے کے لئے بھی دیجاتی
ہے جیسا کہ عوام الناس مین شائع ہے مگر غلط فہمی سے بعض وقت اوسکو واقعی اور حقیقی باور
کرلیتے ہین اور یہہ بھی ممکن ہے کہ سوا اسکے دہمکی دینے والے کے کوئی اور شخص اوسی طرح کا ضرر
اوس شخص کو پہونچا دے جسکو دہمکی دیگئی ہو - مسٹر بیسٹ نے اپنی کتاب کی دفعہ ۱۶۱م مین اسکی
ایک عمدہ مثال درج کی اور یہہ ہے - ایک بڑے پرانے فرانس کے حاکم نے ایک عجیب نظیر
ایک مقدمہ کی یہہ بیان کی کہ ایک فاحشہ عورت نے ایک مرد کو جس سے وہ ناخوش ہوگئی تہی شرکا
یہ علانیہ اپنے الفاظ دہمکایا کہ "تیرا تیر کا - اون کو تہوڑے ہی عرصہ مین کاٹ ڈالونگی" اس کے بعد
چند روز کے بعد لوگون نے اوس مرد کو ایسی حالت مین دیکھا کہ اوسکی رانین کٹی ہوئی ہین اور زخم
کے نشان بہی اوس کے جسم پر ہین اور وہ مردہ ہے - اوس دہمکی کے مطابق رانون کے کٹے
ہوئے دیکھنے سے اوس عورت پر شبہہ ہوا اور گرفتار ہوئی اور اوس زمانہ کے ظالمانہ دستور کے
موافق عورت مذکور کو اقرار جرم کے لئے ایسی سخت اذیت اور تکلیف دیگئی کہ جس سے بچنے کی
غرض سے اوس نے اپنا مرنا قبول کر کے جھوٹا اقبال جرم کر لیا اور اسکو پھانسی دیگئی -

اس کے چند ہی روز بعد ایک شخص کسی اور جرم کی علت مین ماخوذ ہوا اوسنے حوالات مین
یہ بیان کیا کہ وہ عورت بیگناہ تہی جرم کا ارتکاب ایک اور شخص نے کیا ہے جسکا مین بہی
رفیق تہا اس بیان پر وہ شخص گرفتار کیا گیا اور اوس نے اپنے فعل سے نادم ہو کر راست اور
درست ماجرے کی کیفیت یہہ بیان کی کہ جسوقت وہ عورت اوس مرد کو سرکشا پر دہمکی دے رہی تہی
ہم دونون اتفاقاً وہان سے گذر رہے تہے اور چونکہ مجہے اوس شخص کا قتل کرنا منظور تہا اس لئے مین نے
اس موقع کو اپنے ارادہ کے لئے غنیمت جانا اور اوسی طرح قتل کیا جسطرح دہمکی مین بیان کیا گیا
تہا - مجہے یقین ہوا کہ عورت پر اوس دہمکی کی بنیاد پر اور اوسکی بد اطواری کی وجہ سے عدالت
شبہہ کر کے گرفتار کر یگی - اور مین بچ جاؤنگا

لیکن وہ دفعہ جو غدر سے متعلق ہے بین اہل غدر اور باغیون کے افعال قبل ارتکاب جرم پر لحاظ کرنا
اسلئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اوس سے واقعہ کی نوعیت اور انکی نیت کا کما حقہ انکشاف ہو جاتا ہے
مثلاً چند آدمیون نے باہم اتفاق و سازش کر کے جیلخانہ کو توڑ دیا اور قیدیون کو بھگا دیا اور
سرکاری عہدہ داران کو ضرر پہونچایا یا دہمکایا اس صورت مین گو یہہ احتمال خود انکی طرف
سے ہین کہ وہ گروہ اطاعت سرکار سے باہر ہوگیا ہے جس سے یہہ اقبال ہوسکتے ہین لیکن چونکہ

کہ کمرے کے اندر وہ ہی موجود ہے اور اس کے سوائے کوئی اور نہیں آسکتا تھا۔ اگر اسکا حال یہ ہو کہ مقتول کے زندہ رہنے میں بہت فائدہ اور مرنے میں از بس نقصان اور تباہی متصور ہو تو بعض صورتوں میں قیاس بدل جائیگا غرض یہہ ہے کہ مجوز کو قیاسات کو ایسی ہوشیاری اور عقلمندی سے کام میں لانا چاہیے جس طرح جراح نشتر آلہ کو کام میں لاتا ہے اور جوہری جواہر و پرکھتا ہے

جرم کے ارتکاب کی تیاری و آمادگی یا پہلے سے اوسکی تدبیر کرنے سے بھی قیاس پیدا ہوتے ہیں مثلاً آلہ ہلاک کا خریدنا۔ یا مقام روپوشی کی یا گرفتاری یا الزام سے بچنے کے وسائل کی تیاری پہلے سے کرنا۔

ایک مقدمہ کے حالات یہہ تھے کہ شخص ملزم اور شخص مقتول ایک ہی مکان میں رہا کرتے تھے ایک شب کو مقتول اپنے دالان میں بیٹھا ہوا تھا کہ دفعتہً ایک تمنچہ کی گولی اوسکی لگی اور مارنے والا نظر نہیں آیا بہت سے قرائن کی وجہہ پر ملزم کو قاتل قرار دیا گیا اور قرائن مذکور کو اس وقت کے حاکم کی رائے میں اس امر سے تقویت پہونچی کہ یہہ بات ثابت ہوئے کہ واقعہ سے چند شب پہلے تمنچہ یا بندوق اس مکان سے چھوٹی تھی اور شخص ملزم نے بیان کیا تھا کہ وہ میرے اوپر چلائی گئی ہے لیکن ہر ایک وجہہ اسبات کے یقین کرنیکی موجود تھی کہ وہ خود اوسی نے اس واسطے چھوڑی تھی تاکہ مقتول کے نوکروں اور ہمسایوں کو یہہ باور کرائے کہ چور یا قاتل لوگ اس مکان کے آس پاس رات کو پھرا کرتے ہیں۔

علیٰ ہذا القیاس جب کسی شخص کو زہر یا مخفی تدبیر سے قتل کرنا مدنظر ہوتا ہے تو مجرم اوسکی بیماری کی شہرت جھوٹی اور افواہ پہلے سے پھیلا دیتے ہیں لیکن لحاظ رکھنا چاہیئے کہ قیاس آمادگی و تیاری قتل اوسوقت پیدا ہوتا ہے کہ جب قاتل کا قصد اوس سے ظاہر ہوتا ہو اور باوجود اس کے بھی قصد کے دریافت کرنے میں خطا ہو سکتی ہے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ اس تیاری و آمادگی کے بعد اپنا قصد بدل ڈالے۔

علامات تیاری و آمادگی وغیرہ بمقدر ضعیف قرینہ ہیں کہ جس سے قیاسات بہت ہی ضعیف ہوتے ہیں۔

کبھی کوئی شخص دوسرے کو دھمکی دیتا ہے کہ میں تجھکو اسطرح کا ضرر پہونچاؤنگا اور جب اوسی طرح کا ضرر شخص مذکور کو پہونچتا ہے تو اس دھمکی قبل الوقوع ضرر سے ملزم کے خلاف قیاسات پیدا ہوتے ہیں۔

اور خالد سے سخت عداوت بھی زید نے ایک بندوق خریدی اور رات کو خالد کے آنے جانے کا
پتہ دریافت کیا اگر سببات کی کوئی شہادت نہو کہ زید نے خالد کو بندوق سے قتل کیا ہے
تو محض عداوت سے جو قتل کی تحریک سمجھی جا سکتی ہے اور محض بندوق خریدنے اور راستہ
کے دریافت کرنے سے جو ایک قسم کی تیاری ہے جو قیاسات پیدا ہوتے ہیں وہ کسی طرح سے
زید کو قتل عمد کا مجرم قرار دینے کے لئے کافی نہیں ہیں کیونکہ اونکا طبعی نتیجہ قتل کرنا نہیں ہے
ممکن ہے کہ کسی اور نے خالد کو قتل کیا ہو - یا اوس نے خودکشی کی ہو - ہاں اگر وہ گولی جو خالد کے
سینہ میں نکلی زید کے بندوق مذکور کی ہو اور موقع قتل کے نزدیک زید کو اوسوقت جب
قتل ہوا دیکھا گیا ہو اور فوراً اوس کی بندوق کو دیکھا جائے کہ اوس کی نال سے معلوم
ہوتا ہے کہ وہ ابھی چھوٹی ہے اور زید نے وہ بندوق غیر معمولی طور پر چھپائے ہو اور اپنے
فرار اور چھپانے کی کوشش کی ہو تو ان حالات کے قرائن سے اقبال قابل کے قیاسات
ملکر ایک قوی وجہ ثبوت بن جائینگے گو ہر ایک وجہ ثبوت کے مرتبہ اور اس شایستہ زمانہ میں
زید کو سزائے موت تک پہونچانے کو نہیں پہونچ سکتے ہیں کیونکہ باوجود انکے بھی اسباب
میں بہت کچھ شک باقی رہتا ہے کہ زید نے قتل کیا ہے یا نہیں - کیونکہ ممکن ہے کہ زید کی بندوق
لیکر کسی اور نے ایسا کیا ہو اور وہ بندوق زید کو دیدی ہو اور زید کو قتل کا حال معلوم ہوا اور
اس نے ڈر کر اپنے آپ کو الزام سے بچانے کے لئے بندوق کو چھپایا ہو اور خود کو بھی
لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رکھنا مناسب سمجھا ہو - یہہ بھی ممکن ہے کہ وہ بندوق جس سے
خالد قتل ہوا اور زید کی بندوق ایک ہی نمبر اور ایک ہی کاریگر کی بنائی ہوئی ہو شہادت
بقرائن حالات کی بحث میں پہلے بیان ہو چکا ہے کہ جب تک ہر طرح کا شک رفع نہو جائے
قیاسات محض پر حکم سزا صادر نہیں ہو سکتا ہے -

جو کچھہ اسباب میں بیان ہوا وہ گو مختصر ہے لیکن اس واسطے کافی ہے کہ ان قیاسات
کی قوت اور ضعف کی کیفیت معلوم ہو جائے جو اطوار ما قبل اصل واقعہ سے ناشی ہوتے ہیں -

یہہ واضح رہے کہ اطوار و افعال ما قبل اصل واقعہ سے جو قیاسات پیدا ہوتے ہیں
مقدمات فوجداری ہی پر محدود اور منحصر نہیں ہیں بلکہ مقدمات دیوانی میں بھی کار آمد
ہوتے ہیں خصوصاً مقدمات ٹارٹ اور مقدمات معاہدہ میں عبارت یا ہدایات کی صحیح تعبیر
اور مراد فریقین کے دریافت کرنے میں از بس مفید ہوتے ہیں ہم نے فوجداری کی مثالیں

ممکن ہے کہ وہ اطاعت سرکار سے باہر ہوا ہو اوسکی نیت صرف قیدیون کا بہگا دینا اور اُن عہدہ دارون کو جنسے وہ نفرت اور دشمنی رکہتا ہے ضرر پہونچانا مدنظر تھا - اس لئے اوس گروہ کے واقعہ مذکور سے پہلے افعال متفقہ اور افعال و اعمال منفرد کا دیکہنا اس وجہ سے بہت ضرور اور مفید ہوگا کہ اُس گروہ کی نیت کیا تھی -

مشہور مقدمہ امیر علی مین مجرمون پر ملکہ معظمہ کو برٹش انڈیا سے بیدخل کرنیکا الزام لگایا تھا اور کئی برس پہلے کے افعال کی تحقیق اس غرض سے ضروری قرار دیگئی تہی کہ اون سے مجرمون کی نیت منکشف ہوگی - اس خاص بحث کے لیے اوس مقدمہ کو پڑہنا بہت مفید ہے اوسمین نہ اس بحث کو دانائی سے بیان و طے کیا ہے بلکہ اور بہت سے بہا حثہ جو قانون شہادت سے متعلق ہین طے ہوئے ہین -

عورتون کو اور بچون کو بہگانے کے مقدمات مین اور زرِ ملتبس سکہ کے چلانیکے مقدمات مین اور دیگر جملہ اُن مقدمات مین جنمین نیت جرم کا ایک جزو قرار دیگئی ہے - ملزمون کی نیت اور علم دریافت کرنیکے لیے اونکے اقبال و حرکات ماقبل کا دیکہنا ضرور ہوتا ہے -

قانون شہادت ایکٹ اول ۱۸۷۲ء مین افعال و حالات ماقبل ارتکاب فعل تحقیق طلب واقعہ متعلقہ اسی لیے قرار دیے گئے ہین کہ اون کے ذریعہ سے جو قیاسات پیدا ہون اونکی امداد سے امر تنقیحی اچہی طرح متحقق ہو جائے - یہہ یاد رکہنا چاہیئے کہ اطوار ماقبل جرم سے جو قیاسات پیدا ہوتے ہین گو کیسے ہی قوی ہون مگر مجرم قرار دینے کے لیے کافی نہین ہین تاوقتیکہ کوئی ثبوت ارتکاب جرم کا موجود نہ ہو محض ان قرائن و قیاسات سے جو اطوار و افعال ماقبل ارتکاب جرم سے پیدا ہوسکتے ہین کوئی شخص مجرم یا کسی قانونی ذمہ داری کا ذمہ دار قرار نہین دیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ کہہ سکتا ہے کہ مین نے وہ سب افعال کئے ہین لیکن جرم کا ارتکاب نہین کیا اور یہہ اسکا جواب لاجواب ہی کیونکہ اُن اقبال و اطوار مذکور سے یہہ لازم نہین آتا ہے کہ اس نے جرم کا ارتکاب بہی کیا ہے اس لئے اصل جرم کے ارتکاب کی شہادت طلب ہوتی ہے اقبال و اطوار مذکور کی شہادت سے جو قیاسات ناشی ہوتے ہین وہ صرف بطور مواد و سامان انکشافات کے ہین - اوس فعل خاص کی ارتکاب کی شہادت نہین ہے جسکا نتیجہ جرم ہے - مثلاً زید نے ایک بندوق خریدی اور لوگون سے دریافت کیا کہ خالد رات کو اپنے گہر سے نکل کر کہان اور کسطرف سے جایا کرتا ہے - اس سے چند روز کے بعد خالد کو گولی سے مرا ہوا اُسطرف پایا گیا اور شہادت سے صرف یہہ ثابت ہوا کہ زید نے

# لکچر نمبر ۱۱ سنہ ۱۳۱۲ف

## سلسلہ کیلیے پہلے رسالے دیکھو

## اصول موازنہ شہادت

### قیاسات

### قیاسات جو اطوار و اوضاع مابعد ارتکاب جرم سی پیدا ہوتے ہین

اب ہم اون قیاسات کا ذکر کرتے ہین جو ارتکاب فعل کے بعد کے اطوار اور اوضاع فاعل سے مستنبط ہوتے ہین - اِن قیاسات سے نہ صرف جرایم و دیگر افعال کو اور اُنکی نوعیت کو تحقیق کیا جاتا ہی بلکہ صور تہائے مشتبہ فیہ مین فریقین معاہدہ کی مراد حقیقی کے متحقق کرنیکے لیے بہی وجہ ثبوت کافی ہوتے ہین - سرکاری کامون مین بہی اونکی حقیقت دریافت کرنیکے لیے سرکار کی طرف سے اصل امر کے بعد اوس کے متعلق جو طرز و طور اختیار کیا جاتا ہے اوس سے جو قیاسات پیدا ہوتے ہین وہی اصل امر مذکور کی نوعیت اور حقیقت کو منکشف کرتے ہین - ضبطی جائداد اور عطیہ اور واگذاشت جائداد کے معاملات مین اکثر یہہ بحث پیش آتی ہے کہ ضبطی جو عمل مین آئی وہ فعل سرکاری تھا یا سرکار نے اوسکو منظور کیا تھا یا نہین اکثر اوسکی واگذاشت اور بعد کے احکام یا کارروائی سے جو سرکار کیجانب سے عمل مین آتی ہے یہہ تحقیق کیا جاتا ہے کہ وہ ضبطی کسطرح اور کس بنا پر ہوئی تہی اور وہ فعل سرکار تھا یا صرف کسی عہدہ دار سرکاری کا فعل بیضابطہ تھا - اور عطیہ جو عمل مین

اس غرض سے بیان کی ہیں کہ ان لئے فوجداری مقدمات میں جنہیں جان او ر آزادی اور عزت سومن خطرمیں ہوتی ہے زیادہ بصیرت حاصل ہو۔

---

وسرگذشت اسباب کی کہ وہ جرایم متعددہ کا مجرم ہے اور اوسکی اوسوقت کی اوضاع و اطوار کی تشریح و تفصیل جب وہ اپنے گہر مین تنہا پایا سب اوسکا اظہار لیا جاتا تھا کیا کرتے ہین اور اوس کے بیان کی الفاظ کی نسبت ایک نفرت یا حیرت ظاہر کرتے ہین کہ مجرم نے بڑی گستاخی اور دلیری سے اقرار جرم سے باز رہا ۔

حالات ہر روز اور ہر ساعت خلایق کی زبان پر رہتے ہین مقدمہ کے حالات جسکے مرتکب اشخاص زیر گمان کئے جاتے ہین اور تجویز سے پہلے ہی کل باشندگان دار السلطنت اور ملک کے روبرو بطور ایک ڈرامان کے نقل کئے جاتے ہین ۔ لازمی ور طبعی نتیجہ اُسکا یہہ ہوتا ہے کہ اشخاص متہم کی نسبت خاص لوگون کے دلون مین مجرم ہونا متحقق ہو جاتا ہے اور عوام مین سخت بدگمانی اور نفرت پیدا ہو جاتی ہے ایسی حالت ور زمانہ مین جب شخص متہم کو محکمہ مین حاضر کیا جاتا ہے تو وہ ایک مادہ تماشہ ہوتا ہے اور حاکم اور جوری جو اوسکی تجویز کے لیے اجلاس کرتے ہین وہ بہی خود بخود شخص ماخوذ کی مجرمیت اور بیگناہی کی تجویز کرنے مین بے طرف دار متصور نہین ہوتے ہین بلکہ یہی امید رہتی ہے کہ جو فتوی مجرمیت مجرم کے جواب لینے سے پہلے عامہ کیطرف سے صادر ہو چکا ہے اوسکی تصدیق ور جیٹری حسب ضابطہ کرنے والے ہین ۔ علامات کے سنانے ور حالات چہپانے اور جہوٹے بیان کرنے سے جو قیاسات پیدا ہوتے ہین پہلے زمانہ ین انگریزی قانون مین اونکو قطعی وجہہ ثبوت سمجہا جاتا ہے اور محض اون ہی کے بنیاد ر ملزمون کو سزائے موت دیجاتی تہی مگر اس زمانہ مین کسی مجرم کو قرار دینا اور سزائے وت دینا سخت نادانی ہے ہم اس بحث کے ذہن نشین کرنیکے لیے چند مقدمات انگلستان ا ذکر کرنا ضرور سمجہتے ہین جس سے انگریزی عدل گستری کی طرز اور قیاسات کی قوت و اثر ا اندازہ خوب ہو سکتا ہے ۔

رٹن صاحب کے قانون شہادت کی دفعہ ۲۳ حسب ذیل لکہا ہے ۔ بغرض انسداد مقدمہ لے مسمی ڈنیلن صاحب کے تجویز مسٹر باوٹن کے زہر کے ذریعہ سے قتل کرنیکی علت ن ہوئی تہی ۔ اسمقدمہ کے حالات یہہ ہین ملزم مقتول کا بہنوئی تہا مقتول دانشمند اور بیح وسالم ایک نوجوان بست سالہ تہا کسیقدر اوسکی طبعیت بدفرہ رہا کرتی تہی اس لیئے وکبہی کبہی دوا سے تلیٹس کا استعمال کیا کرتا تہا ملزم کی زوجہ یعنے مقتول کی بہن اپنی مان

پس ممکن ہے وہ شخص مذکورات وجوہ و اسباب مین سے کسی کی سبب سے فرار اور روپوشی
اختیار کرے اور ارادہ رکہے کہ جب مناسب وقت و موقع ملیگا اوسوقت عدالت مین حاضر ہوگا۔
ان امور کا معہ حالات و اوقات و مقامات مین خیال رکہنا ضرور ہے۔ علاوہ ان امور کے
اوس مقام کی حالت و کیفیت پر جہان تجویز ہونے والی ہے نظر رکہنا ضرور ہے کیونکہ اکثر مین ایسے
حاکم ہین اور ایسی طرز پڑگئی ہے کہ ادنیٰ وجہ ثبوت سے بہی شخص ماخوذ سے اقبال جرم حاصل کرنیکے
لئے اوسکو سخت ایذا دیتے ہین اور کبہی وہ ایذا اسقدر بڑی ہوتی ہے کہ بیچارہ ساری عمر کے لئے
ضعیف ہو جاتا ہے یا لنگڑا لولا ہو جاتا ہے۔ یا قطع نظر اسکی حکام عدالت اس اصول دانشمندی کی
بنیاد پر جو بڑے محققین علم اخلاق (یعنے اہل یورپ عیسوی المذہب) نے وضع کیا ہے کہ ان
اشخاص کو جنکا جرم حسب تشفی ثبوت کو نہ پہونچا ہو اسوجہ سے سخت سزا دینا جائز ہے کہ وہ لوگ
ملک کا بہبودی کے لیے فدیہ ہونے متصور ہونگے (یہہ طریقہ فدیہ محض نامعقول ظلم ہے۔) پس
جب صورت یہہ ہے تو بنظر ان امور کے بیگناہ لوگون کا ان بلاؤن اور آفات سے بچنے کے لئے
بہاگنا کچہ تعجب کی بات نہین ہے بلکہ اگر کوئی شخص باوجود ان امور کے عدالت کی تجویز کا منتظر
رہے اور نہ بہاگے تو تعجب کی بات ہے قطع نظر اس کے حکام عدالت یا انکے رویہ کے متعلق بہت
سے اور امور غور طلب ہین جو شخص متہم کے فرار کا باعث ہوتے ہین کیونکہ ممکن ہے کہ مقدمہ کی نسبت
عامہ خلائق کی توجہ معطوف ہو اور جرم مظنون کی نسبت خلائق کے ذہن مین بدگمانی پیدا ہو۔
اکثر دیکہا گیا ہے کہ بعض قسم کے مقدمات مین عامہ خلائق تجویز عدالت سے پہلے ہی ملزم کو اپنا
مجرم سمجہہ لیتی ہے کہ اگر عدالت سے اوسکی بریت ہو تو وہ سخت ناراض اور برافروختہ ہوجاتی
ہے۔ اب اس موقع پر اخبارنویسون کی حرکات ناشایستہ جو اونسے اکثر سرزد ہوا کرتی ہین۔
بیان کرنا ضرور ہے۔ جب تحقیقات واقعات شدید سے احتمال ارتکاب کسی جرم کا ثابت ہوتا
ہے تو اخبارنویس اکثر اپنی حیثیت واجب الاحترام کو جیسا کہ مذکور ہوا بہول جاتے ہین
اور ارتکاب جرائم سے اپنی نفرت ظاہر کرنیکے دعوی سے بہی زیادہ تر بنظر تحریک استعجاب بدگمانی
کے ایک ایسا طریقہ اختیار کرتے ہین جو کہ بحث شخص متہم جرم مذکور کے ساتھہ واجبی انصاف
کئے جانے کا موقع ہوتا ہے کیونکہ اس بیچارے کی اوضاع و رفتار رشتون اور جہنیون تجویز
سے پہلے ان اخبارنویسون کا مادہ مباحثہ کراہیت آمیز رہتا ہے۔ بیانات متعلق حالات طریقہ
ارتکاب جرم اور اکثر اوقات اوسکی کیفیات حقیقی بہ نسبت شخص متہم کے اور کل داستان

ٹہا لیگئی - وہ معالج جسنے دوا بہیجی تہی اوسیکو بیڈی سینٹ مقتول کی مان نے مقتول کی غشی
کے وقت بلانے کو آدمی بہیجا تہا وہان بہونچا - ملزم معالج مذکور سے کہنے لگا کہ کل شام کو ہمکو
رستے مائقہ مچہلیان پکڑنیسے گیا تہا اور وہان پانی مین اوس نے پاؤن ہنگوئے تہے - مگر ملزم نے دوا
کے پینے کا حال کچھہ بیان نہین کیا - ملزم کے گہر مین پانی صاف کرنیکا ایک پتہر تہا بعد ہلاکت
[illegible] کے وہ اوس پتہر کو ترچوپنے سے پیر کر کے ایک نوکر کے پاس صاف کرانیکے لیئے لایا اور
کرون [illegible] باوجود [illegible] کی نسبت چند متناقض باتین کہین - اور موت کے دن جو
چٹھی ملزم نے سر ولیم ہونیلر کو جو مقتول کا کفیل تہا اوسکی موت کی خبر کی لکہی اوسمین وقتاً اوسکے
مرجانیکا حال نہین لکہا - موت سے تیسرے دن لاش صندوق مین بند کیگئی - دو روز بعد سر ولیم
نے افواہاً یہہ سُنکر کہ زہر سے مرنیکا اشتباہ ہے ملزم کو لکہا کہ لاش کی تحقیقات کراؤ اور یہہ
لکہا کہ فلان فلان لوگون کے ذریعہ سے تحقیقات عمل مین آنی چاہیئے - اسپر ملزم نے اون
لوگون کو بلوایا مگر سر ولیم کی چٹھی جسمین لکہا تہا کہ موت کے زہر کے ذریعہ سے واقع ہونیکا
شک ہے اون لوگون کو نہین دکہائی نہ اون سے یہہ ظاہر کیا کہ وہ حسب استدعا سر ولیم
کے بلائے گئے ہین -

ملزم نے ظاہر کیا کہ موت حسب معمول سکتہ سے واقع ہوئی ہے اور نیز یہہ کہ لاش بہت بوسیدہ
ہوگئی تہی اس لیئے ڈاکٹرون نے اس وجہ سے تحقیقات کرنے سے انکار کیا کہ ہمکو اختلال مزاج
کا خوف ہے -

اسکے دوسرے دن ایک اور ڈاکٹر نے اُس لاش کی تحقیقات کرنی چاہی لیکن ملزم نے تحقیقات
نہین کرنے دی اور کہا کہ مجہکو آپکے بلانیکا حکم نہین ہوا ہے - اوسی دن ملزم نے سر ولیم کو
بایں مضمون چٹھی لکہی کہ ڈاکٹرون نے کامل طور پر اوس خاندان کے لوگون کو متشفی کردیا ہے
اور یہہ کہا ہے کہ موت بسبب اوس بیماری کے جو متوفی کو تہی واقع ہوئی ہے - لیکن ملزم نے
یہہ ظاہر نہین کیا کہ ڈاکٹرون نے تحقیقات ہی نہین کی - اسکے تین یا چار روز بعد جب سر ولیم
نے سُنا کہ در اصل تحقیقات ہی نہین ہوئی تو ملزم کو تاکید لکہا کہ تحقیقات کرانا ضرور ہے لیکن
ملزم نامعقول حیلون سے تحقیقات کا مانع ہوتا رہا اور آخر کار لاش بلا تحقیقات دفن ہوئی -
اس اثنا مین کورونر (یعنے وہ اہلکار سرکاری جو اسباب موت کی تحقیقات پر مامور ہے) اس واقعہ
سے واقف ہوا اور اوس نے لاش کو قبر سے نکلوایا وہ بالکل سڑ گئی ہے اسلیئے اوسکے سر اور پیٹ

پاس اوسی گہر مین جہین مقتول رہتا تھا رہا کرتی تہی - واقعہ ہلاکت سے چند روز پہلے ملزم نے کئی دفعہ جہوٹ موٹ یہہ ظاہر کیا کہ مقتول سخت بیمار ہے اور زندگی کی امید نہین ہے ۱۷- اگست کی شام کو مقتول کے معمولی معالج نے صبح کے پینے کے لیے ایک عرق جو بے ضرر اور کم زور تھا بہیجا اوس شام کو مقتول مچہلیان پکڑنے کو گیا وہان سے آیا تو اوسکی طبیعت کسیقدر زیادہ بدتر ہوگئی اسپر ملزم نے مقتول کی مان سے کہا کہ اوسنے اپنے پانون پانی مین بہگوئے تھے اور وہ میرے ساتھ مچہلی کے شکار کو گیا تھا مگر یہہ دونون باتین جہوٹی تہین - صبح کو وہ تندرست پایا گیا اوسی صبح کے سات بجے کے قریب اوسکی مان اوسکو دوا پلانے کے لئے اوسکی کمرے مین گئی اوس نے دوا کو پیکر اوس کی بدبو کی شکایت کی اوسکی مان کے بیان سے معلوم ہوا کہ کڑوے بادام کی سی بو آتی تہی دوا پینے کے دو منٹ بعد مقتول کا جی متلانے لگا اور اپنی قے کو روک کر کرب و اضطراب مین لوٹنے لگا اوسکی مان نے کہا کہ معدہ مین قراقر ہے دس منٹ کے بعد اوسکو غشی سی آنی لگی اور پانچ منٹ کے بعد اوسکی آنکہین پتہرا گئین اور جبڑے بند ہوگئے اور موہنہ سے کف جاری ہوگیا آخرکار دوا پینے سے نصف گہنٹہ کے عرصہ مین وہ مرگیا - ملزم پانچ منٹ سے بہی کم عرصہ مین مقتول کے سونے کے کمرہ مین خود بخود آیا مقتول کی مان نے سب حال اوس سے بیان کیا - ملزم نے دریافت کیا کہ اوس دوا کی بوتل کہان ہے لیڈی نے دو بوتلون کی طرف اشارہ کردیا ملزم نے فوراً اون دونون مین سے ایک کو اوٹھاکر دریافت کیا کہ کیا یہی وہ بوتل ہے لیڈی نے کہا ہان - ملزم نے یہہ سُنکر فوراً بوتل مذکور مین پانی ڈالا اور اوسکو ہلانے لگا اور اوس کے دہوون کو ایک برتن مین جسمین دہوون کا پانی ڈالا جاتا تھا ڈال دیا - لیڈی نے کہا کہ تم بوتل کو مت چہوو یہہ سُنکر ملزم نے دوسری بوتل کو بہی جبراً اوٹہا لیا اور اوسمین بہی پانی ڈال کر خوب ہلایا اور اوسکو پانی مین انگلی ڈبوکر چکہی اور مزہ دریافت کرنے لگا اوسپر لیڈی نے کہا کہ تم کیا کرتے ہو بوتل مت چہوو اسپر ملزم نے کہا کہ مین چکہکر اوسکا مزہ دریافت کرنیکے لیئے یہہ کرتا ہون حالانکہ ملزم نے پہلی بوتل کا مزہ چکہکر دریافت نہین کیا تھا - اس کے بعد ملزم نے لیڈی کی خادمہ سے کہا کہ بوتلون کو اور اوس برتن کو جسمین میلا پانی تھا یہان سے اوٹھا لیجا - اس کہنے پر خادمہ نے اون چیزون کو اوٹھایا مگر لیڈی نے اوٹھا لیجانے سے منع کیا اسپر ملزم نے خادمہ کو تاکید سے کہا اور وہ

اوسکو قاتل اور سزا سے موت کا مستوجب نہیں سمجھا جاتا ہے کوئی اور جرم کا مجرم ہو پاتا ہو
مگر قتل عمد کا مجرم کسی طرح نہیں ہو سکتا ہے - کیونکہ ہم ہر روز دیکھتے ہیں کہ لوگ اور کسی کے
الزام جرم سے بچانیکے لیئے یا اپنی اپنی غلطی سے جو تالوگ جرم نہیں سے عمداً اخلاقاً اور دیدہ دا
الیسے حالات معلوم ہوتی ہیں اوسکی چھپانے کے لیئے علامات کو مٹاتے ہیں اور جھوٹی باتیں
اوسپر بڑھا دیتے ہیں - ایسی لاشون کے متعدد مقدمات ہیں جو غیر آباد مقاموں میں پائی جاتی
ہیں یہ بات اکثر ثابت ہوئی ہے کہ جب کسی شخص کی بیت یا زنانہ ملاقات میں کوئی لاش پائی
گئی اوسکو اوس مقام سے قابض نے اپنی غرض سے دریا میں یا چاہ یا تالاب وغیرہ میں ڈالا یا
بادلوا دیا یا کسی اور مقام میں دفن کرا دیا ہے کہ کہیں اسپر قتل کا الزام نہ لگ جائے تو ایسے
ایسی صورت میں ثابت ہوئی ہیں کہ ایک شخص نے عمداً قتل کا ارتکاب کیا ہے اور کسی
اپنے دوست سے التجا کی ہے کہ اوسکو اوسکی سزا سے بچانیکی تدبیرات عمل میں لاؤ علاوہ
انکے صورتون کے مسلمان اور ہندو شریف اقوام عورتون کی لاشون کی عمل تشریح کرانے میں
سلیے بے دلی اور بے غیرتی اور مردون کی لاشون کی تشریح میں میت کی بےحرمتی سمجھتے ہیں اور
فیصدی نوے آدمی ایسے ہیں کہ اس فعل سے ہر ایک تدبیر سے مانع ہوتے ہیں - پس جب
مت سے اسباب ایسے ہیں کہ جن سے لاش یا سبب موت چھپایا یا علامات مٹائے جائیں
تو یہ کیونکر قطعی طور پر قرار دیا جاسکتا ہے کہ علامات کا مٹانے والا ہی قاتل ہے اسی وجہ سے
قانون تعزیرات میں جرائم کی شہادت کے چھپانے یا سبب موت کی مخفی کرنیکے لیئے لاش کے
مخفی کرنیکو ایک علحدہ جرم قرار دیا گیا ہے - پس اگر عقل سلیم اور پورے انصاف سے کام
لیا جاتا تو نظیر مذکورہ بالا میں ملزم کو زیادہ سے زیادہ سبب موت کے پوشیدہ کرنے یا جرم کی
شہادت مخفی کرنیکا مجرم قرار دیا جاسکتا تھا نہ قتل عمد کا -

قیاسات پر عمل کرنیکا قاعدہ صحیح یہ ہے کہ جو نتیجہ اوس سے نکالا جائے وہ قطعی طبعی اور لازمی
ہو یعنے ایسا ہو کہ جس سبب پر وہ مبنی کیا جاتا ہے سوائے اوس سبب کے اور کسی سبب سے
پیدا نہو سکتا ہو کیونکہ سلسلہ قیاسات یہ ہے کہ جو شخص کسی شئے کو چھپاتا ہے اوس شئے
کا اظہار اوسکی کسی غرض کے مضر ہے اور چونکہ ملزم الظاہر نیت موت کو چھپاتا ہے یعنی اوس کے
علامات کو مٹاتا ہے اور جھوٹا سبب موت کا بیان کرتا ہے اسلیئے صحیح انکشاف سبب موت
اوسکی غرض کے خلاف ہے - اس مسئلہ پر یہ کہنا تو درست ہے کہ اظہار و انکشاف خفیف

کی تشریح نہیں ہوسکی اور بہ نسبت سے اور امور میں تحقیقات نا تمام رہی جب کورونر کے روبرو مقتول کی ماں اپنے اظہار میں بوتل کو اوٹھانے اور دوا ڈالنے کی کیفیت بیان کرنے لگی تو ملزم نے اوسکو روکنا چاہا اور کہا اس بات کے بیان کی ضرورت نہیں ہے صرف سوال کی جواب دینے کی ضرورت ہے۔ ملزم نے ایک پہاٹی کورونر اور ایک جوری کو لکہی تہی اوس میں اوس نے اونکو یہہ باور کرانیکی کوشش کی تہی کہ شخص متوفی نے خود اپنی مطلب سے وہ سنکہیا کہا لیا ہے جسکو مچھلی مارنے کے لئے مول لیا تھا۔

تحویز کے وقت چار ڈاکٹر اور تین طبیب اور ایک دواساز کا اظہار منجانب مدعی لیا گیا اونہوں نے اپنی رائے قطعی بیان کی یہہ رائے بہ نظر علامات اور دفعتہً وقوع موت اور مشاہدہ حالات قبل موت اور دوا کی بو پر جو مقتول کی ماں نے بیان کی اور اسطرح کے آثار پر جو تجربہ حیوانات سے ظاہر ہوئے تھے مبنی تہی کہ شخص مقتول کو زہر عرق لارل دیا گیا ہے۔ اون میں سے ایک نے بیان کیا کہ لاش کی تشریح کے وقت ایک تلخ ذائقہ محسوس ہوا تہا جو مثل ذائقہ زہر لارل کے تہا۔ ایک بڑے جراح ڈاکٹر کی اور ایک ماہر فن تشریح کی ملزم کیطرف سے زبان بندی لیگئی اونکی رائے ناطق یہہ تہی کہ ان علامات سے یہہ قطعاً نتیجہ نہیں نکلتا ہے کہ شخص مہلوک زہر دیا گیا۔ اور تشریح کی کیفیت سے بجز بوسیدگی لاش کے اور کچہہ ظاہر نہیں ہوا۔ انجام کار ملزم کو عدالت نے مجرم قرار دیا اور اوسکو سزائے موت دیگئی۔

واضح ہو کہ اسمقدمہ میں علامات کو مٹانے اور سبب موت کے چہپانے اور اس غرض سے کئی جہوٹے بیانات کرنے سے عدالت نے ملزم کے خلاف قیاسات قایم کئے اور اونکی بنا پر اونکو مجرم قتل عمد کا قرار دیا۔ لیکن اس زمانہ میں حالات مذکورہ میں ملزم کے خلاف جو قیاس پیدا ہوتے گو وہ ایک درجہ تک بطور ثبوت تائیدی کے کارآمد ہوسکتی ہیں لیکن بلا کسی اور شہادت کے اثبات جرم کے لئے کسی طرح کافی نہیں ہوسکتی ہیں کیونکہ اونکا طبعی اور لازمی نتیجہ یہی نہیں ہے کہ جو شخص علامات کو مٹاتا ہے یا سبب موت کی تحقیقات کا مانع ہے یا جہوٹی باتیں بیان کرتا ہے اوسی نے زہر دیا ہے اور وہ ہی قاتل ہے۔ ممکن ہے کہ زہر کسی اور نے دیا ہو یا متوفی نے خود غلطی سے کہا لیا ہو یا ملزم نے غلطی سے بلا علم و نیت مجرمانہ کے دیدیا ہو اور خوف و دہشت سے ملزم اپنے آپکو ادنیٰ الزام خطا سے بہی بچانیکے واسطے یا اوس شخص کے بچانے کیواسطے جسنے زہر دیا ہے یہہ افعال و حرکات کی ہوں اور اسصورت میں

# لکچر نمبر ۱۱ سنہ ۱۳۳۲ ف

## سلسلہ کیلئے پہلا رسالہ

# اصول موازنہ شہادت

# قیاسات

## قیاسات جو اطوار و اوضاع مابعد ارتکاب فعل سے پیدا ہوتے ہیں۔

اسی بحث قیاسات اطوار و اوضاع کے تحت میں وہ قیاسات بھی داخل ہیں جو انسان کے چہرہ کا رنگ وضع و حرکات و سکنات سے مستنبط کیجاتی ہیں انکو علامات قیافہ کہتے ہیں۔

پہلے زمانہ میں یورپ میں یہ علامات بھی وجہ ثبوت جرم کے لئے کافی سمجھی جاتی تھیں لیکن ہمارے اس زمانہ میں ان کی کچھ وقعت نہیں رہی۔ قانون اہل اسلام کی رو سے اس قسم کے امور پر عمل نہیں ہو سکتا ہے وہ بالکل قانون ایسی نامعقول باتوں سے پاک ہے۔

چونکہ اس زمانہ کے ضابطوں میں گواہوں کی ان اوضاع و اطوار و سماسے حال پر جو اظہار دیتے وقت طاری یا ظاہر ہوں حاکم کو نظر رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اس غرض سے کہ ان کی رو سے انکی شہادت کی صداقت کا موازنہ و امتحان کیا جائے۔ اسلئے یہ امر عبارت میں کم و بیش داخل ہو گیا ہے کہ مظہر

اور اسکی غرض اس سے ملا دینا ہے لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ وہ ہی قاتل ہی ہے کیونکہ علامات
کا مٹانا یا چھپانا ایسا [illegible] نہیں ہے کہ جسکا نتیجہ خواہ مخواہ یہی ہو کہ وہ ہی قاتل ہے [illegible]
ہے کہ یہ اور اسباب سے بھی ممکن ہے۔

اسی کی کتاب کی دفعہ ۷۰ میں اور بھی نظایر درج ہیں جنکا ذکر کرنا مفید ہے۔ سلطنت
پادشاہ بنام گوکل میں ملزم کو ایک مہاجن کے قتل عمد کرنیکے جرم میں سزائے موت دیگئی۔ حالات
یہ تھے کہ ایک مہاجن ملزم کے گھر زر قرضہ طلب کرنیکے لیئے گیا تھا اوسکے بعد سے وہ نہیں ملا
معدوم ہوگیا [illegible] شبہ ہوا اور تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ایک روز [illegible]
مہاجن ملزم کے گھر گیا تھا لاش کے جلنے کی بو اندر ملزم کے گھر [illegible] محسوس ہوئی اور
تلاشی کے وقت لاش کی خاکستر اور لاش کا ایک حصہ جو جلنے سے باقی رہ گیا تھا [illegible] مکان
میں ملا۔ ان حالات پر ملزم ہی کو قاتل قرار دیا گیا اور اوسکو سزائے موت دیگئی۔

مکان مذکورہ کے قبضہ کی کچھ کیفیت رپورٹ سے نہیں معلوم ہوتی [illegible] ایسا تھا
کہ ملزم کے قبضہ حقیقی میں تھا اور ملزم اوسی میں رہتا تھا اور بجز اوسکے اور کوئی وہاں نہیں
رہتا تھا تو یہ ایک ایسا قرینہ ہے کہ جب تک وہ اوس کے خلاف نہ ظاہر کرے اوسکو
قاتل سمجھا جائیگا اور اگر وہ مکان گو ملزم کی ملکیت ہو مگر اور لوگوں کا بھی قبضہ ہو تو یہ قرینہ
بدل جائیگا کیونکہ پھر کوئی خصوصیت ایسی نہ رہیگی جس پر اوس واقعہ کو ملزم ہی کی ذات سے
منسوب و مختص کیا جا سکے۔

ایک مقدمہ کے حالات یہ ہیں کہ ایک ڈاکٹر کے مطب کے کمرہ میں آدمی کی جلی ہوئی
خاکستر اور اوسکے سونے کے سوٹرے ملے اور چند ان سامانوں کی شناخت کرکے بیان کیا کہ [illegible]
[illegible] میں فلان کے سامان [illegible] ڈاکٹر صاحب کو قاتل قرار دیکر سزا دیگئی۔

ان دونوں مقدموں میں ملزموں کی مکانات مقبوضہ میں انسان کا جلانا ثابت ہوا کیونکہ
اوسکی خاکستر اور دیگر چیزیں برآمد ہوئیں اور سہ اول قتل کرنیکا قیاس اور بعد [illegible] جلا کر
لاش غائب کرنیکا قیاس پر جرائم ثابت قرار دیے گئے۔

اسمیں شک نہیں کہ اخفا کرنا ایک ایسا امر ہے کہ ایک قیاس خلاف پیدا کرتا ہے اور
[illegible] جرم کی وجہ ثبوت ہوجاتا ہے مثلا اگر کوئی شخص کسی مال مسروقہ کو غیر معمولی مقام میں چھپائے
مثلا زمین میں دفن کرے یا دیوار میں یا چھت میں گاڑ دے تو اس سے یہ قیاس پیدا ہوا
کہ وہ اوسکا مسروقہ ہونا جانتا ہے یا باور کرنیکی وجہ رکھتا ہے اور اس قیاس کی تردید اوسکے ذمہ ہوگی۔

جرم کا اقرار کرلیا۔ اور کلارک کی لاش کے دفن ہونے کا مقام بھی بیان کر دیا۔ چنانچہ اوسکے بیان کے مطابق وہ لاش پائی گئی

گو اسمقدمہ میں خشک الفاظ سے علامات ندامت کی بنا پر اصلیت کھل گئی مگر ہمیشہ ایسا نہیں ہوسکتا ہے اور نہ اوس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اکثر بیگناہ لوگ جھوٹے الزام میں گرفتار ہو کر حاضر کئے جاتے ہیں۔ اور وہ اپنی حالت کو خطرہ میں دیکھتے ہیں اور نہیں جانتے کہ خوف سے ایسے خوفزدہ ہو جاتے ہیں کہ اوسکے چہرہ سے علامات خوفزدگی نمایاں ہوتی ہیں۔ اور اسوجہ سے کہ وہ بیچارے اول ہی دفعہ ایسی بلا میں مبتلا ہوئے ہیں زیادہ تر وہ علامتیں قوی ہوتی ہیں۔ حالانکہ تجربہ اسکی شہادت دیتا ہے کہ اصلی اور دائمی مجرم      وہ جرائم کا ارتکاب کر چکا ہے اور سزا پا چکا ہے ایسا سخت دل ہو جاتا ہے کہ وہ خواہ سچے الزام میں گرفتار ہو یا جھوٹے میں اوسپر مطلق کچھ اثر نہیں پڑتا وہ نہایت ڈھٹائی سے جواب دیتا ہے اور جب اوسکا جرم ظاہر ہو تو بھی وہ ایک ایسے طریقہ سے پیش آتا ہے کہ اوسکے بشرہ سے کوئی خوف کی علامت ظاہر نہیں ہوتی ہے۔

پس جبکہ ندامت کی علامات کی یہ کیفیت ہے تو بقول ارش اور دیگر دانشمند مصنفین کے ندامت کی علامات پر زیادہ اعتبار کرنا نہایت حماقت اور خلاف نصفت ہے۔ اور یہ بالکل سچ ہے۔ ہر انسان ہر روز دیکھتا ہے کہ جو شخص کسی مصیبت میں جو خدا کیطرف سے نازل ہوتی ہے۔ مثلاً بیماری یا وبا یا آتشزدگی یا غرقی یا کسی اور بلائے ناگہانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ خوف سے پریشان حال اور بدحواس ہو کر کچھ کا کچھ بیان کرنے لگتا ہے حالانکہ وہ خود اوسکا مرتکب نہیں ہے وہ خدا کی طرف نازل ہوئی ہیں۔

مسٹر بیسٹ مشہور نامی مصنف نے اپنی کتاب شہادت میں اس بارہ میں اچھی تقریر کی ہے۔ اوسکو ہم بھی یہاں درج کرتے ہیں۔ جب کوئی شخص پر کسی جرم کا اتہام لگایا جاتا ہے یا اوسکو معلوم ہوتا ہے کہ کسی جرم کے ارتکاب کا اوسکی نسبت شبہ ہے تو اوسکے مرتکب طبعی سے جو خوف زدگی کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ وہ بعض وقت بطور قرینہ مجرمیت کے سمجھی جاتی ہیں۔ علامات طبعی جن سے خوفزدگی ظاہر ہوسکتی ہے یہ ہیں۔

چہرہ کا سرخ ہو جانا۔ یا رنگ کا فق ہو جانا۔ یا جسم میں لرزہ کا پیدا ہونا۔ یا تپش قلب و اضطراب یا عرق عرق ہو جانا۔ یا اضطراراً اسہال یا قے کا ہونا۔ گریہ کرنا۔ آہ آہ کرنا۔ آواز کا دب جانا۔ یا چہرہ کا پژمردہ ہو جانا۔ گھبراہٹ سے ہچکی لینا۔ دم کا خلاف عادت آگے پیچھے پڑنا۔ زبان کا لڑکھڑانا۔ غمگین سوچیں میں بیٹھنا۔ باتیں کرنے میں کوشش کرنا۔ یا باریک آواز کا نکلنا۔ یا نہ نکلنا وغیرہ۔

سے لیے تاہم درست ہو کیونکہ حاکم قیاس کر لیتا ہے اوسکی بیان کے سوا بنا اعتبار کے وقت اوسپر بھی لحاظ کرتا ہے
اور یہ بات ایسی قوی ہو جاتی ہے کہ مقدمہ کے اہم امور تک سرایت کرتی ہے اور جب کسی ملزم کا بیان
لیا جاتا ہے اور اوسکے بیانہ سے کچھ قیاس کر لیا جاتا ہے تو اوسکے بیان کی وقعت پر بھی اوسکی بہت
تاثیر پڑتی ہے۔ اور بالآخر یہ کار حاکم کے ہاتھ میں بجز ایک آلہ خطرناک کے خالی ہے اسلئے ہم قیاسات
بیانہ کی نسبت بہی بحث کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔

جو شخص بیانہ سے قیاسات مستنبط کرنے اور اون پر عمل کرنے کے طرفدار ہیں وہ اصول یہ وجوہ
بیان کرتے ہیں کہ جن لوگوں کا دل رنگارنگ گناہوں سے آلودہ ہے اونکی بھی راستی اور صدق کیطرف
طبعاً ایک میلان موجود رہتا ہے الا اوس حالت میں کہ وہ دل کو ہر طرح پر رو کے ساتھ صدق و راستی
سے پھر کر احاطہ راستی کیطرف کھینچ لیجائیں یہ فطری آئین طبیعت بشری کا بعض اوقات بڑی وقعت
و اعتبار کا باعث ہوتا ہے اور بہت سے جرموں اور اصلی امور کیطرف راہنمائی کرتا ہے گو یہ شرح بیان
لفظ بظاہر ناظرین پر صحیح معلوم ہوتی ہے لیکن فی الحقیقت بالکل جھوٹ ڈالنے والی ہے جیسا کہ آئندہ کے
بیانات سے معلوم ہوگا۔

اصول مذکورہ بالا کی رو سے جن مقدمات میں ملزم کے اوضاع و اطوار سے جو بیان کے وقت پائے
گئے قیاس کیا گیا اور اوس قیاس پر اوسکو مجرم قرار دیکر سزا دیگئی اونکی سے صرف ایک مقدمہ بطور
اس بحث کے ذہن نشین کرنے کے لئے درج کرتے ہیں۔ مسمی ایوجن ارام سے وہ مسمی مجرم قتل ڈینیل کلارک
کے گرفتار ہونے کے حالات یہ ہیں کہ کلارک کے مفقود ہو جانے کے تیرہ برس کے بعد ایک پہاڑ کی چوٹی پر
ایک مزدور کو بہت کہودنے وقت ایک آدمی کی کہانی ڈ زمین میں ملی اور فوراً یہ شبہ کیا گیا کہ یہ کلارک کی
لاش ہے۔ اوسکی تحقیقات بہت سرگرمی کے ساتھ کرونر (یعنی وہ عہدہ دار جو سبب موت کی تحقیقات
کرتا ہے) نے شروع کی یہ معلوم ہوا کہ جس رات کو کلارک گم ہوا تہا مسمی ارام اور ہاوسمن اوسکے ساتھ تہے
صرف اسی وجہ پر وہ گرفتار ہوا۔ جسوقت ہاوسمن محکمہ تحقیقات میں حاضر کیا گیا اوسکے بشرہ سے علامات
خوف زدگی کی ظاہر ہوتی تہیں کورونر کے سوالات کے جواب دینے میں ہاوسمن نے اون ہڈیوں میں سے
ایک ہڈی اوٹھالی اور گہبراہٹ میں اوسکے موہنہ سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلے کہ اگر یہ ہڈی ڈینیل کلارک
کی ہے تو میری کبھی ہو سکتی۔ اوسکے گہبرانے اور ان الفاظ کے کہنے پر حاکم نے یہ استدلال کیا کہ اگر اوسکو
یقین کے ساتھ معلوم ہے کہ وہ ہڈیاں کلارک کی نہیں ہیں تو البتہ وہ کچھ خبر اوسکی بیان کر سکیگا اسلئے
اوس سے بار بار بہت مرتبہ پوچہا گیا اوسنے اول بہت سے حیلے حوالے کئے۔ آخرکار مجبور ہو کر اسکا

مقدمہ میں کردیا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی [illegible] کیا ہوا [illegible] اس کا [illegible] ہوا ہو اور اس وجہ سے [illegible] ہو۔ پس کسی طرح ان علامات پر [illegible] کیا جا سکتا ہے کہ [illegible] جرم کے کرنے کے خوف کے سبب [illegible] ہوں جیسے [illegible] کہا گیا ہے [illegible] جرم کے کوئی [illegible] ارتکاب جرم [illegible] اور [illegible] عمل کیا جانا چاہیے جیسا کہ عوام کے زبان پر ہے کہ [illegible] لیکن [illegible] درست نہیں ہے کہ [illegible] کوئی [illegible] خلاف جرم کے [illegible] کیونکہ [illegible] لوگ [illegible] سکوت ہی کو مرجح سمجھتے ہیں [illegible] جواب دینے [illegible] فائدہ [illegible] اسیلئے سکوت کوئی قرینہ مجرمیت کا نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ وہ اور اسباب سے بھی ممکن ہے۔

اس اہم اصل و قاعدہ [illegible] کو [illegible] کہ [illegible] بیان کریں جو اکثر پیش آ سکتے ہیں کہ [illegible] کی نسبت اور [illegible] جرم کا [illegible] حاصل کرنا چاہیئے۔ جس کی نسبت بیشتر پہلے [illegible] کیا گیا۔ ہر ایک مقدمہ میں [illegible] کی ہوشیاری اور تجربہ اور [illegible] پر منحصر ہے۔ [illegible] قرائن میں باہم متحد نہیں ہوسکتے ہیں۔ اسیلئے ہر ایک میں [illegible] اور [illegible] قوی ہوگا یا ضعیف ہوگا اور بلحاظ حالات خاص کے [illegible] ہوں۔ [illegible] ہوں بعض [illegible] وقرائن [illegible] قطعی کے درجہ کو پہنچ گئے۔ اور بعض [illegible] اور [illegible] ہوں گے۔

چونکہ ان علامتوں میں سے ہر ایک کی قدرت صرف اسی امر پر منحصر ہے کہ علامات مذکورہ بالا بسبب
خوف گرفتاری ... اوس مجرم کے جو اوسکا مرتکب ہوا کیا جاتا ہے پیدا ہوئی ہوں - اسلئے دو قسم کے
قرائن سے حالات ملتبسہ حاصل ہوسکتے ہیں - اول یہ کہ ممکن ہے کہ اوس شخص کے دل میں کوئی خوف بسبب
علامات مذکورہ کسی بیماری یا آثار دیگر حرکات طبعی کے ہوں جیسے ... اغماء و ضعف وغیرہ کے ہوئے ہوں - مثلاً
علامت ... جیسے - حیرت - حالت ... کے سبب سے پیدا ہوئی ہے -
دوم گو کہ یہ بالکل ثابت ہو کہ خوف زدگی موجود ہو جو علامتوں سے صاف ظاہر ہوتی ہے لیکن کسطرح وہ
موت ... کی ارتکاب اوس جرم کی بابت اوسکی طرف منسوب کیا جاتا ہے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ ... زندگی
کسی اور جرم ... ہوا ہے جسکو خود اوسنے یا اور لوگوں کے ساتھ ملکر کیا تھا - اور اب اوسکے حال کے
کھل جانے کا اندیشہ ہے یا وہ شخص جرم کی وجہ سے چھپا ہوا تھا اب لوگ اوسکو پہچان کر اوسکو گرفتار
کر لینگے یا گو الزام اوس پر محض جھوٹ لگایا ہے لیکن اوسکی حالت ایسی ہے کہ وہ اپنی نوکری سے جو
... ہے معزول ہو جائیگا یا اوسکے کاروبار کے اعتبار موجودہ میں فرق آجائیگا اور ایسا نقصان
پہونچیگا کہ وہ تباہ ہو جائیگا یا اوسکے دوست و احباب جو نازک مزاج اور احتیاط میں غلو کرنیوالے اوسکو
اپنی جماعت سے خارج کر دینگے اور اسوجہ سے وہ تمام عمر کے لئے نہایت بڑے بڑے فواید سے اور اعزاز سے
محروم ہو جائیگا - یہ بھی ممکن ہے کہ اوسکی طبیعت ایسی حالت میں ہو کہ وہ ایک بات کے سننے سے بھی ملزموں
کے گھیرے ہونے کی جگہ کھڑا ہو جاتا اسپر جسکو نہایت ہی ... برا سمجھتا ہو - یہ بھی ممکن ہے کہ بسبب یاد
آنے کسی امر کے جو جرم کے سبب سے ہو لیکن اوس سے نکلنا اور اوسکے ظاہر ہونے کا احتمال ہے
نہیں ہے اور ... بہت سے اسباب سے خوف زدگی کی علامتیں پیدا ہو سکتی ہیں -
علاوہ اسکے خوف سرایت ہے - ایک بے گناہ شخص جو خواہ خود کر لیا جاتا ہے اوسپر بھی خوف سا
طاری ہو جاتا ہے خصوصاً جب اوسکے دل میں اون تکالیف اور دقتوں اور اذیتوں کا خیال پیدا ہوتا ہے
جو اوسکو ... عزت حاصل کرنے میں پیش آئینگی - اور یہ ایسا قرینہ ہے کہ جسکی وقعت و اعتبار بہت بڑا
ہے کیونکہ کبھی انسان خوف سے اپنا گھر بار چھوڑ کر اپنے بچانے کے لئے بھاگ جاتا ہے - اسکا اثر حاکم عدالت
کی حیثیت اور اوسکی طرز تجویز و ضابطہ ... اوس ملک کے جہاں تجویز ہوتی ہے منحصر ہے - مثلاً ایسی
ایسی صورتیں بھی ہیں کہ ایک بے گناہ شخص غلطاً اپنے آپ کو مجرم قیاس کرتا ہے -
(یہ صورتیں پہلے لکچر میں شہادت بقرائن حال میں بیان ہو چکی ہیں -) مثلاً کوئی سرقہ کا عادی ...
چور فلانا کسی سرقہ کے گرفتار ہوا ممکن ہے کہ علامات خوف زدگی اوسپر ظاہر ہوں اور وہ اس سرقہ کو جسکے

# لکچر نمبر ۱۲ سنہ ۱۳۱۳ف

# اصول موازنۂ شہادت

## تخمین و موازنۂ شہادت کے قواعد

صریح شہادت و شہادت لقراین حال و قیاسات قانونی و عقلی کے بیان کے بعد ہم اب ان اصول و دستورالعمل کو بیان کرتے ہیں۔ جنکی رو سے شہادت پیش شدہ کی مدارج کا تخمینہ و موازنہ کیا جاتا ہے۔

چونکہ مقدمات سب انتہا مختلف صورت و حالت کے ہوتے ہیں۔ اسلئے تعین کے ساتھ یہ بیان نہیں کیا جاسکتا ہے کہ کس ثبوت کو ثبوت کافی تصور کرنا چاہئے۔ صرف اسیقدر کہا جاتا ہے کہ وہ ثبوت جسکو ثبوت کافی کہا جاتا ہے ایسا ہو کہ جس سے مجوز کی تشفی اور اطمینان ہو جاوے اور یہ امر مجوز کے دانشمندانہ صوابدید پر منحصر ہے کہ بلحاظ صورت مقدمہ کس ثبوت سے اسکی تشفی و اطمینان ہو سکتا ہے۔ اسیواسطے کوئی قانون اسباب میں کسی سرکار نے جاری نہیں کیا۔ ثبوت کے کافی او تشفی بخش ہونے یا نہونے کا موازنہ و تخمینہ مجوزین کی دانشمندانہ راے پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

ڈائجسٹ ۳۲۲ کوڈ ۱۹۴۔ ڈائجسٹ ۵۲۲ کوڈ ۲۰۴۔ مین ایک فرمان شاہی درج ہے اوس مین سے عبارت ذیل جو اس بحث سے متعلق ہے یہاں نقل کرنا اس بحث کے سمجھانے کے لئے ضروری ہے۔ وہ عبارت یہ ہے۔

لیکن مقدمات دیوانی مین بھی صرف اسقدر رجحانِ وجہ ثبوت کا جو صرف ایک جانب کے پلہ کے جھکنے کی ترغیب دے سکے ہمیشہ کافی نہین ہو سکتا ہے اور یہ غیر کافی ہونا وجہ ثبوت کا اون مقدمات مین ہوگا جسمین ایک استحقاق قانونی جو ایک دفعہ مقبول اور قایم ہو چکا ہے اوسکی تکذیب و ابطال یا کسی قیاس قانونی کی تردید غیر ممکن ہو۔ مثلاً کوئی شخص بہ مخالفت ورثائے قانونی کے موصی لہ ہونے کا دعوے کرے تو ثبوت کامل وصیت کا مع جملہ لوازمات متعلقہ کے پیش کرنا لازم ہوگا۔ اور وجہ ثبوت بقرائن حال کافی نہین ہو سکتی ہے۔ کیونکہ موجودگی وارثون کی خود ایک ایسا قرینہ ہے کہ اوس سے وصیت کا بیضرورت ہونا مطلق ہونا قیاس کیا جاتا ہے خصوصاً جب وصیت غیر وارث کے حق میں ظاہر کیجاوے اور وارثون سے مورث کا محبت رکھنا پایا جاوے تو اور بھی قیاس مذکور قوی ہو جائیگا۔ لیکن جب کوئی وارث نہو تو وصیت کا ثبوت وجہ ثبوت بقرائن حال سے بھی اگر قرائن قوی اور معقول ہون تو ہو سکتا ہے۔

جس صورت مین قانون کی رو سے کوئی قیاس کسی امر کے وقوع کا پیدا ہو تو اوس صورت مین اوسکی تردید کے لئے اوسکے عکس کا ثبوت کامل پیش کرنا لازم ہوتا ہے یا کم سے کم ایسے حالات ثابت کرنا ضرور ہے کہ جن سے ایسا قیاس پیدا ہو سکے جو اوس قیاس کے برعکس اور اوس سے قوی تر ہو۔ چنانچہ قانون ہر شخص کو بیجرم قیاس کرتا ہے لیکن اگر یہ ثابت کر دیا جاوے کہ زید نے عمر کو مارا ہے تو قیاس بیجرمی بدل جاویگا اور جب تک زید ایسی حالتون کو ثابت نکرے جن سے اوسکی بیجرمی ثابت ہو یا جن سے جرم کی تقلیل ہو۔ جب تک یہ قیاس کیا جائیگا کہ زید نے دشمنی و عداوت سے یہ فعل کیا ہے۔ مثلاً یہ ثابت ہوگا کہ زید نے عمر کو مارا ہے تو قیاس قانونی یہ ہوگا کہ زید مجرم اور مستوجب سزا ہے۔ اگر زید یہ ثابت کر دے کہ اوسنے حفاظت خود اختیاری مین مارا ہے یا وہ فتور عقل کی حالت مین مارا ہے تو زید بیجرم قیاس کیا جاویگا اور اس قیاس سے پہلے بیجرمی قیاس کیا جائیگی اور اوسکے مخالف قیاس کی تردید ہو جائیگی۔ اگر زید صرف یہ ثابت کر دے کہ عمر نے اوسکو اشتعال طبع دلایا اور اوسنے ناگہانی اشتعال طبع مین مارا ہے تو اس سے اوس قیاس کی جو عمر کی وجہ ثبوت سے زید کے خلاف پیدا ہوا تھا تردید کلی نہین ہوتی ہے لیکن اوس سے جرم کی نوعیت بدل جائیگی اور سزا کی مقدار مین کمی ہو جائے گی۔

واضح ہو کہ مقدمات فوجداری مین مجرم قرار دینے کے لئے یہ ضرور ہے کہ وجہ ثبوت ناطق اور قطعی ہو۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کبھی وجہ ثبوت بذاتہ مکمل اور ناطق نہین بھی ہوتی ہے۔ لیکن ملزم کیطرف

یہ امر کہ ہر ایک مقدمہ میں کس قدر وجوہ کو وجہ ثبوت تصور کرنا چاہیئے صحت اور درستی کے
ساتھ متعین نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ بعض اوقات تعداد گواہان اور بعض اوقات اون کے مدارج و
اقتدار اور کبھی قول متفقہ عام خلایق سے استحکام ثبوت امر تحقیق طلب کا ہوتا ہے ہم جسقدر تم کو
ہدایت کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ تم کو نہیں چاہیئے کہ اپنے آپ کو ایک خاص قسم کے ثبوت کا
پابند کرو بلکہ اس امر کا فیصلہ اپنے دلوں پر چھوڑنا چاہیئے کہ کونسا ثبوت علے سبیل الکمال قائم
کیا گیا ہے اور کونسا نہیں کیا" دفعہ ۱۷۷۔ قانون شہادت نارتھ۔

واضح ہو کہ جس مقام میں حقوق دیوانی زیر تجویز ہوں وہاں ادنی احتمال بھی بطور بنیاد
تجویز کے قبول ہو سکتا ہے لیکن مقدمات فوجداری میں ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ اون میں آزادی و
عزت و جان معرض خطر میں ہوتی ہے احتیاط اس میں لازم ہوتی ہے۔

مقدمات دیوانی میں اگر ثبوت جانبین قریب قریب مساوی کے ہو تو ایک رجحان و غلبہ
ایک طرف کی شہادت کے پلہ کو جھکا دینے کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ مثلاً ایک مقدمہ کے حالات
یہ ہیں کہ زید نے عمر پر کسیقدر روپیہ کے دلائے جانے کا دعوے ایک تمسک کی بنا پر دائر کیا۔ یہ
تمسک عمر نے ایک شخص کے حق میں لکہا تہا اور اوس شخص سے زید نے خرید لیا تہا۔ گو گواہان حاشیہ
تمسک مذکور فوت ہو گئے تہے لیکن تحریر تمسک اور اوسکی شناخت چار گواہوں کے ذریعہ سے
زید نے ثابت کی۔ عمر کے پانچ گواہوں نے یہ بیان کیا کہ اگرچہ تمسک اسیقدر تعداد زر کا اور اوسی
تاریخ کا عمر نے لکہدیا تہا لیکن جو تمسک کہ پیش کیا گیا ہے وہ بلحاظ اوس تمسک کے مختلف العبارت
ہے اور یہ تمسک وہ تمسک نہیں ہے کہ جسپر ہم سب نے دستخط کی ہتی۔ اور جسکو عمر کو لکہتے ہوئے دیکہا
تہا۔ صدر عدالت نے یہ تجویز کی کہ عمر کے گواہوں کے اقرار و بیان سے وجود ایک ایسی قسم کے
تمسک مساوی التعداد اور تاریخ کا ثابت ہے وہ بلالحاظ دیگر امور کے ایک واضح علت اسلئے کافی
ہے کہ زید کی شہادت کا پلہ بہاری سمجہا جائے لہذا بحق زید ڈگری ہونی چاہیئے۔ نظائر مدراس
جلد ۱۔ صفحہ ۲۵۷۔

اکثر معاملات دیوانی میں جب حق کسی شخص کا مشکوک و مشتبہ ہو اور دعوے فریقین
کی تائید مساوی وجہ ثبوت سے ہوتی ہو تو اسصورت میں صرف رجحان اور غلبہ وجہ ثبوت کا ایک فریق
کی شہادت کے پلہ کے جہکا دینے کے لئے کافی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ صورت ایسے جملہ مقدمات
دیوانی میں واقع ہوتی ہے جن میں تماسک قانونی یا استحقاق ظاہری دونوں کسی فریق کیطرف نہو۔

لیکن تیز فہم و تجربہ کار حاکم اسیطرح پر قادر ہوتا ہے کہ جسطرح کامل جوہری سچے جواہر کو جھوٹے جواہر
سے چن لیتا ہے اسیطرح وہ حاکم سچ کو ناحق سے امتیاز کرکے جدا کرلیتا ہے اگر اسکے تمیز اور انتخاب کے
بعد بقیہ شہادت قابل وثوق باقی رہے تو اوسپر لحاظ اور کرنا لازم ہے یہ کہنا چاہیئے کہ شہادت کے کسی
جزو کے عدم صداقت سے ملوث ہوجانے کی وجہ سے کل شہادت کو رد کیا جائے [illegible] لیکن اگر کل شہادت
میں سے غیر صادق اور ملوث جزو کو خارج کرنے کے بعد اسقدر شہادت باقی [illegible] کہ وہ قانوناً کافی
متصلہ ہوسکے یعنی متصلہ صادر کرنے کے لئے کافی ہو سکے تو اوس پر عمل کرنا چاہیئے مثلاً کسی واقعہ میں
طلب کے چند گواہ سچے ہوں اور بجز اونکے بعض گواہ جھوٹے ہوں اور بعض [illegible] زائد بیانی پر کوئی
اعتراض ہوسکے اور واقعہ کا واقع ہونا یقینی ہو تو اسصورت میں جھوٹے گواہوں کی شہادت کو خارج
کرکے باقی گواہوں کی شہادت کی بنیاد پر اوس واقعہ کا وجود ثابت قرار دینا لازم ہوگا۔ مثلاً زید
قتل کیا گیا اور لوٹا گیا اور علامات زخم اوسکے جسم پر ایسے نمایاں ہیں کہ خودکشی کا احتمال نہیں ہوسکتا
ہے تو اسصورت میں یہ یقینی امر ہے کہ اوسکو کسی اور نے قتل کیا ہے کیونکہ علامات مذکور ہزار گواہوں سے
بھی زیادہ صادق وجہ ثبوت ہیں۔ اگر عمر اور بکر پر زید کے قتل کرنے کا الزام لگایا جاوے۔ اور عمر کے
قبضہ خاص اور ذاتی میں وہ چیزیں پائی جائیں جو وقت قتل کرنے زید کے پاس موجود تھیں اور بعد
اسکے کہ جبراً زید سے لی جائیں۔ اور کسیطرح وہ نہیں ملسکتی تھیں۔ اور چند گواہ گواہی دیں کہ ہم نے
عمر اور بکر کو زید کو قتل کرتے اور اوسکی چیزیں لیتے ہوئے دیکھا ہے اور منجملہ انکے اونمیں سے
بعض کی شہادت بکر کی نسبت جھوٹ ہو تو اسصورت میں بکر کی نسبت الزام قائم نہیں کیا جائے گا مگر
عمر کی نسبت اون گواہوں کی شہادت پر جنکی صداقت پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تائید وجہ ثبوت
برآمدگی مال مسروقہ کے الزام قائم کرنا اگر شہادت کافی ہو تو بیجا نہیں ہوگا بلکہ ضروری ہوگا کہ اوسپر
جرم قائم کیا جائے۔

اس قاعدہ کا مطلب و مقصود یہ ہے کہ اگر شہادت کے جزو غیر صادق مشتبہ کا باقی اجزا
شہادت سے علیحدہ کرنا ممکن ہو اور بعد علیحدگی باقی شہادت اطمینان معقول کے ساتھ اثبات واقعہ
کے لئے قانوناً کافی ہو تو اوسپر عمل کرنا دانشمندی ہے۔ اور اگر صورت ایسی ہو کہ شہادت کے اجزا
باہم ایسے مخلوط و مربوط ہوں کہ ایک دوسرے سے جدا ہوسکتی ہوں یا جدا ہوسکتی ہوں۔ لیکن انکا
اثر جدا نہوسکتا ہو تو ایسیصورت میں جھوٹ کی آمیزش کل شہادت کو قابل نامنظور بنا دیتی ہے
اور ایسیصورت میں اجزا کو علیحدہ علیحدہ کرکے عمل کرنا خطرناک ہوتا ہے۔ خصوصاً معاملات فوجداری میں

کی وجہ ثبوت اسکے مقصد سے یا خود اوسکے عمل سے باطل اور قطعی ہو سکتی ہے مثلاً مقدمات سپردہ مال
سپردہ میں تازہ قبضہ مال سپردہ کا گو وجہ ثبوت باطل نفس ہے لیکن اوس سے قابض مال کے خلاف
ایک ایسا قیاس پیدا ہوتا ہے کہ جس سے بار ثبوت اسبات کے دکھلانے کا کہ قبضہ بطور جائز حاصل
ہوا ہے قابض کے ذمہ ہو جاتا ہے اگر وہ اوسکے دکھلانے میں قاصر رہے تو وہ وجہ ثبوت جو مقصد سے
پیدا ہوئی ہے باطل ہو جائیگی یا کم سے کم بہت قوی ہو جائے گی۔

ایک مقدمہ میں جعلسازی کا الزام لگایا گیا ملزم نے جواب میں بیان کیا کہ یہ دستاویز مسمی سوامی
نے مجھے دی تھی مگر ملزم نے مسمی سوامی کو پیش کرایا نہ کسی اور وجہ ثبوت سے اوسکا دینا ثابت کیا
اسلئے اسکے قصور کی رو سے جعلسازی کی وجہ ثبوت باطل ہو گئی ہے۔ نظائر مدراس۔

مقدمہ زہر خورانی مسمی بامر کے ملزم کی نسبت وجہ ثبوت سے یہ قیاس کیا گیا کہ اوسنے زہر
دلوایا ہے مگر اس قیاس کی تردید اس امر سے ہوتی کہ ملزم نے وہ زہر سائیس کو کتوں کے مارنے
کے لئے جو مکان کو خراب کیا کرتے تھے دیا تھا اور سائیس نے کتے بھی اوس سے مارے لیکن چونکہ
ملزم نے سائیس کو طلب [illegible] پیش نہیں کرایا۔ اسلئے اوسکے اس قصور سے وہ قیاس بہت قوی
ہو گیا۔ جو فریق کسی اثبات امر پر اصرار کرے کہ اسکے ثابت ہونے پر وہ قیاس رد ہو جائے جو فریق ثانی
کی شہادت سے اوسکے خلاف پیدا ہوا ہے تو اگر وہ شہادت اوس امر کی پیش کرے یا نہ پیش
کر سکنے کی وجہ معقول نہ بیان کرے تو یہ ایک طبعی بات ہے کہ بادی النظر میں اوسکے خلاف کے قیاس
کو تقویت دیجاتی ہے لیکن فوجداری مقدمات میں اسطرح تقویت پہونچانا خطرناک امر ہے۔

اب ہم اون اصولوں کو بیان کرتے ہیں جو شہادت زبانی صریح کے تخمین وموازنہ میں رہنمائی
کرتے ہیں محقق کو ضرور ہے کہ ہمیشہ مطابق سوال وجواب اور ثبوت کے فیصلہ کیا کرے۔

یہ عام خیال ہے کہ اختلافات جو اکثر بذاتہ ادنی ہیں لیکن جب اون کو مقدمہ کی بڑی وجوہ ثبوت
سے مقابلہ کیا جاوے تو اکثر شہادت کے عدم وثوق کی وجہ ہو جاتے ہیں۔ بلاشک یہ ممکن ہے
کہ وہ اختلافات شہادت کے ایسے اجزائے ضروری میں واقع ہوتے جو ازبس معتدبہ ہوں اور ایسے
ہوں کہ مقدمہ کے بقیہ امور کی صداقت یا کسی خاص گواہ کے بیان سے بالکل ناقابل توفیق ہوں کہ جس سے
مخالف فیصلہ صادر کرنے کی یا اوس خاص گواہ کی شہادت نامنظور کرنے کی ایک وجہ موجہ حاصل ہو
لیکن یہ صورت بہت ہی کم شاذ ونادر طور پر واقع ہوا کرتی ہے۔

مبالغہ سے اونکی سب اور شہادت کو نامعتبر ٹھہرانے کی سخت کوشش کیجاتی ہے۔
مگر یہ سب کوشش اور اس قسم کے سوالات ہرایک واقعہ کے لئے ضروری نہیں ہیں۔ گو یہ بحث
بہت بڑی ہے لیکن ہم مختصر کرکے صرف اوسکے چند اصول کو بیان کرتے ہیں کہ اختلافات کا شہادت
کی معتبری و نامعتبری پر کہاں تک اثر پڑتا ہے۔
دانشمندوں کا اتفاق ہے کہ اس سے زیادہ حماقت اور نادانی نہیں ہے کہ بیان کی اصل کو اوسکے
فروعی امور میں اختلاف پیدا ہو جانے سے ہمیشہ نامنظور کیا جائے کیونکہ شہادت انسانی کی معمولی
خاصیت ہے کہ امور فروعی میں اختلاف کے ساتھ اصلی امر کو بیان کیا جاتا ہے یہ خاصیت صرف
دنیا کی تاریخی واقعات سے ثابت ہے بلکہ محکمات عدالت کے روزانہ تجربہ سے بھی معلوم ہوتی ہے
جب کسی معاملہ کی چند متعدد گواہوں کی زبانی بیان ہوتی ہے تو اوسکے بیانات میں اختلاف و تناقض
ظاہری یا واقعی ضرور ہوتا ہے۔ اس اختلاف کا سبب کبھی عدم توجہی یا اختلاف توجہ ہوتا ہے یا جھوٹ
ہوتا ہے۔ اختلافات یا اصل امر میں پیدا ہوتے ہیں یا امور فروعی میں۔ اگر اصل امر میں ہوں تو شہادت
بالکل نامعتبر قرار دیجائیگی۔ کیونکہ کوئی امر راست متحقق نہیں ہوسکتا۔ اگر اختلاف اصل میں نہو۔ مگر
امور فروعی میں ہو تو یہان یہ دیکھنا چاہیئے کہ اون فروعی امور کا درجہ کیا ہے وہ کسقدر اصل امر پر مؤثر
ہیں۔ وہ شہادت جو اصل امر کی تائید میں ہو کسقدر قوی ہے اور اختلافات کے اثر سے اوسکی قوت
کی کیا کیفیت ہو جاتی ہے۔ جہان اصل امر بخوبی ثابت ہو جائے تو فروعی اختلافات بیانی سے کوئی
ضرر نہیں پہونچ سکتا ہے۔ مثلاً تاریخ میں ایک واقعہ کا وقوع ہونا صحیح ہے لیکن اوسکے وقت وقوع میں اختلاف
ہے تو اوس وقت کے فروعی اختلاف سے اوس واقعہ کے وقوع سے انکار نہیں ہوسکتا ہے۔ لیکن بعض
فروعی امور ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ جنکے اختلاف سے اصل امر پر اثر پڑتا ہے اور بلاشک اون
اختلافات کو شہادت کی صحت و راستی پر بہت کچھ دخل ہوتا ہے۔ خصوصاً تازہ معاملات میں مثلاً
اوس قسم کی مثال میں جو روپیہ کے مقدمہ کی بہنسبت پہلے قرائن حال کے ماتحت بیان کی ہے۔
اس امر کی نسبت حاکم کے حزم و احتیاط پر کا دہند ہونا چاہیئے۔ اگر محض فروعی امور کے اختلافات
ہی پر اصل امر کے بیان کو جسمیں اختلافات نہیں ہیں نامنظور کیا جائیگا تو ظاہر ہے کہ صرف عدالتیں
تاریک نگاہ ہو جائیں گی۔ بلکہ انسانی شہادت کی خاصیت فطریکو بھی نظرانداز کرنا پڑیگا جسکا
نظرانداز کرنا عقلاً نادرست ہے۔ اور لوگ ہنسینگے۔
انسانی فطرت یہ ہے کہ وہ کبھی کسی ادنیٰ امر پر اسقدر توجہ کرتا ہے کہ اسکے اثر کبھی نہیں کرتا اور کبھی

اس بنا پر یہ کہنا کہ بحث کچھ حاکم کی ذہانت اور دانشمندی پر منحصر ہے۔ کیونکہ معاملات کی
تعداد بے شمار ہے اور شہادت کی صورتیں بھی بے انتہا ہیں اسلئے حصر کرکے اس قاعدہ
کی تشریح و فروعات کا بیان خاص صورتوں میں نہیں ہو سکتا ہے اور نہ ممکن ہے۔ اسیواسطے کتب
اصول شہادت میں عام قاعدہ کے سوا اور کچھ بیان نہیں کیا گیا ہے۔

یہ خیال مشتبہ ہوتا ہے کہ حکام ابتدائی کے حاکموں کا کام بہ نسبت حاکمان عدالتہائے اپیل
کے شہادت کے موازنہ کرنے میں زیادہ مشکل ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو برعکس صورت نظر
آتی ہے کیونکہ حاکمان عدالتہائے ابتدائی کے روبرو بیانات گواہوں کے علاوہ گواہوں کے طرز
ادائے شہادت اور اون کی سچائی کی علامت بھی موجود ہوتی ہے جسکی تائید سے وہ بہ نسبت حاکمان
عدالتہائے اپیل کے کہ اون کے روبرو صرف بیانات کی خشک ہڈیوں کے اور کچھ نہیں ہوتا زیادہ
آسانی سے موازنہ کا موقع ملتا ہے۔

غرض یہ خیالات مذکور صحیح ہوں یا نہوں۔ مگر اسمیں شک نہیں کہ موازنہ شہادت کا کام سب سے
زیادہ مشکل ہے اور جسقدر یہ کام مشکل ہے اوسیقدر اچھے تعلیم یافتہ حاکم کی ضرورت ہے جس جگہ غیر
تعلیم یافتہ حاکم کا کام رہتا ہے۔ وہاں تعلیم یافتہ کا صاف ہوتا ہے۔

جب انسانوں کے حقوق معرض خطر میں ہوتے ہیں تو اوسکے بیانات اسقدر بے حد صورتوں میں
کئے جاتے ہیں کہ گو کوئی بیان کتنا ہی غیر معمولی ہو مگر حاکم ذی ہوش کو اکثر علامات صحیح رہنمائی کے لئے
مل سکتے ہیں۔ ایسے قرائن حال جیسے ہم پہونچ سکتے ہیں جنکے ذریعہ سے موازنہ شہادت میں بخوبی
کامیابی حاصل ہو سکتی ہے بشرطیکہ کمال غور کرکے کارروائی عمل میں لائی جائے۔

وہ اختلافات جو شہادتوں میں پائے جاتے ہیں اور جنکی بنا پر اکثر فریق روبرو سے شہادت
کے نامعتبر قرار دئے جانے کی بحث کیجاتی ہے یہ عموماً خیال جم گیا ہے کہ اختلاف شہادت
کے جھوٹے و نامعتبر ہونے کی وجہ ہے۔ اس خیال نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ دس دس اور
بیس بیس برس کے واقعات کی شہادت کے موازنہ کیلئے سوالات جرح میں گواہوں سے
دریافت کیا جاتا ہے کہ وقت کیا تھا۔ کون کون موجود تھا۔ کرسی پر یا پلنگ پر یا فرش پر یا کس چیز
پر بیٹھے تھے۔ زید کا منہ کسطرف تھا اور عمر کا منہ کسطرف تھا۔ کون کیسے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔
مکان کی کڑیاں کسقدر تھیں۔ اول حقہ پلایا گیا تھا یا پان کھایا گیا تھا۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔
ان سوالات میں بڑی کوشش کیجاتی اور اگر انمیں اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں تو نرے

# مقنن دکن

## جلد نہم

حصہ دوم

خلاصۂ نظائر سلسلہ ہائیکورٹ کلکتہ از انڈین لا رپورٹ جلد ۱۹ بابتہ سنہ ۱۸۹۲ء

## سنہ ۱۳۰۳ فصلی

ایسکے خلاف کرتا ہے ایک گواہ کی جماعت سے۔ امید کرنا کہ اونہوں نے برابر بلا کسی فرق کے سب فروعی امور پر یکساں توجہ کی ہے انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ پس ایسے فروعی امور میں جو غیر اہم ہوں اختلافات توجہ یا عدم توجہ گواہ پر محمول ہونا چاہیئے۔

یہ بالکل صحیح اور تجربہ کے مطابق ہے کہ اگر اصل امر یا اہم فروعی امور میں اختلافات ہوں تو قیاس پیدا ہوتا ہے کہ بیانات نامعتبر اور جھوٹے ہیں اور اگر ادنی ادنی فروعی امور میں کل گواہ متفق اللسان ہوں تو یہ ظن پیدا ہوتا ہے کہ اونہوں نے باہم سازش کی ہے۔ اور سب ہم داستان ہوگئے ہیں کیونکہ ممکن نہیں کہ کل جماعت ادنی ادنی امور پر بھی یکساں غور و لحاظ کرے اور یہ اسوجہ سے کہ یہ انسانی فطرت سے بعید ہے۔ جیسا کہ اونکے فروعی امور پر یکساں توجہ کرنا بعید از قیاس ہے ویسا ہی اصل امر پر توجہ کرنا بعید از قیاس ہے اور اسی عادت انسانی کی بنا پر یہ چاہا جاتا ہے کہ اصل امر میں گواہوں کے بیانات میں اتفاق ہونا چاہیئے اگر اصل امر کی شہادت کے بیانات میں اختلاف ہو تو اوسکا اثر شہادت کے لئے ویسا ہی ہے جیسا کہ ایک بڑے مکان کی بنیاد کے پتھر کو نکال لینے سے اوس مکان پر ہوتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ موازنہ شہادت کیوقت اختلافات شہادت کے مواد میں امور ذیل پر لحاظ رکھنا از بس مفید ہے

(۱) اصل امر مطلوب الشہادت کو اور اوسکے فروعی امور پر علیحدہ علیحدہ کرنا چاہیئے

(۲) دیکھنا چاہیئے کہ اختلاف اصل امر میں ہے یا فروعی امور میں۔

(۳) وہ اختلاف کس درجہ تک قوی ہے۔ آیا کسی معقول وجہ سے رفع ہو سکتا ہے۔ یا نہیں۔

(۴) جن فروعی امور میں اختلافات ہیں وہ کسقدر اصل امر پر چسپاں یا متعلق یا موثر ہیں۔

(۵) وہ اختلافات طبعی خاصیت بیانات انسانی کی حد سے باہر ہیں یا کیا۔

(۶) اصل امر میں جو اختلاف ہے اوسکا اثر اصل امر کے وقوع کے خلاف ہے۔ یا اثبات میں ہے۔ اور دوسری شہادت موجودہ کے مقابلہ میں اوسکی قوت کسقدر ہے۔

(۷) قرائن حال کا کیا اثر ہے۔

غرض یہ کام حاکم کی دانائی اور ذہانت و تجربہ کاری پر بہت کچھ موقوف ہے۔

# ... کلکتہ سیریز انڈین لا رپورٹ جلد ۱۹ حصہ ۱
## مطبوعہ جنوری ۱۸۹۲ء

| فہرست مقدمات | نمبر | مضمون | صفحہ |
| --- | --- | --- | --- |
| **اجلاس کامل** | | بیع ... سلطان ... بسلطان ملکہ ... | ۴ |
| | | وزارت | |
| [illegible] ... سید محمد علی | ۱ | مالگزاری ... علاقہ ... | ۲ |
| **صیغہ اپیل دیوانی** | | حد سماعت | ۱ |
| ... بنام ... سورج کمار گوسوامی | ۴ | دستاویز بیع الوفا | ۳ |
| ... بنام راس بہاری سنگھ | ۳ | رہن کی بابت نالش | ۱ |
| ... بنام کیدار ناتھ ... | ۲ | رجسٹری | ۳ |
| گنگا پرشاد بنام جواہر سنگھ وغیرہ | ۱ | سود ... واسطے ادائی زر ... | ″ |
| | | کے مقرر کی گئی۔ | |
| گوپی موہن ... بنام ... | ۲ | ... سرکاری | |
| ... بنام ... کمار سنگھ | ۳ | | ۴ |
| **فہرست مضامین ...** | | مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۲۹۴ | ۱ |
| ... کہ ... | ۱ | ... کا جو ... | ″ |
| ایکٹ ... بنگال ... دفعہ ... | ″ | معاوضہ ... | ۲ |
| ... حصہ ۱ و ۲ (ب) ۔ | | ... | ″ |
| ایکٹ حد سماعت ۱۵ ... ضمیمہ ... | ″ | مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۱۶ | |
| اختیار سماعت | ۲ | ″ ″ ″ دفعات ۱۱ و ۲ و ۳ ... | |
| ″ ″ | ″ | معاوضہ بابت خلاف ورزی معاہدہ کے | ۳ |
| اجرائی ڈگری | ″ | ... | ۴ |
| انفصال حجت | ۲ | ... کیا گیا ہے | ″ |
| اطلاع | ″ | ... رجسٹری شدہ ... ادائی ... سود کا | ۱ |
| ایکٹ ... بنگال ... دفعہ ۱۲ | ″ | ... کا حساب ... | ۳ |
| ایکٹ حد سماعت ۱۵ ... ضمیمہ ... ۱۱۶ | ″ | ... جا سکتا ہے ... جسکو وہ فروخت ... | ۱ |

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ کلکتہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ جلد ۱۹

## حصہ ۲ مطبوعہ فروری سنہ ۱۸۹۲ء

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ کلکتہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۹ حصہ ۳ مطبوعہ مارچ سنہ ۱۸۹۳ء

### فہرست مقدمات



### فہرست مضامین دلفظ وار

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ کلکتہ مندرجہ [illegible] انڈین لاء رپورٹس

## جلد ۱۹ حصہ ۴ مطبوعہ اپریل ۱۸۹۲ء

[illegible] ۵

سلسلہ نظائر ہائیکورٹ کلکتہ مشمولہ انڈین لا رپورٹ جلد ۱۹ — بابت ماہ [illegible] ۱۸۹۲ء

فہرست [illegible]

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ کلکتہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۹ حصہ ۶ مطبوعہ جون ۱۸۹۳ عیسوی

فہرست مقدمات

۶

| | |
|---|---|
| توضیح ڈگری — | |
| مجموعہ تعزیرات ہند دفعہ ۲۱۱ | ۱۸ |
| مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۳۱۷ | ״ |
| محدود ہونا ذمہ داری مالک کا طرف اون قرضہ جات پر جسکی نسبت یہ ثابت کیا جائے کہ وہ واجبی تھی — | ۱۶ |
| مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۸۰ | ۱۶ |
| نالش واسطے قبضہ اوس اراضی کے جو بعد ڈگری متحقق کیگئی | ۱۵ |
| نالش بمقابلہ خریدار بینامی دار | ۱۸ |
| وقف | ۱۹ |
| ہدایات خاص نسبت اون رقوم کے جو کارندہ نے لسازش دائن کے قرض لیں | ۱۶ |

۹

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ کلکتہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ جلد ۹ حصہ ۲ مطبوعہ جون ۱۸۹۲ء

فہرست مقدمات



فہرست مضامین ردیف وار

۱۴

# فہرست سلسلہ نظائر ہائیکورٹ کلکتہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۹ حصہ ۸ مطبوعہ اگست ۱۸۹۲ع

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ کلکتہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ جلد ۹ حصہ

مطبوعہ بابتہ ستمبر ۱۸۹۲ء

## فہرست مقدمات



## فہرست مضامین ردیف وار

| نمبر | مضمون | صفحہ | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۲ | شرح سود زاید سود کی تاریخ نالش سے تا تاریخ وصول ۔ | ۳۹ | | |
| | شرح محمدی . . . . . . | ۴۱ | | |
| | ضابطہ . . . . . . | ۳۷ | | |
| | فریق . . . . . . | ایضاً | | |
| | قانون منافع شرا . . . . . . | ۴۰ | | |
| | مطالبہ اٹرنی کا . . . . . . | ۳۷ | | |
| | مجموعۂ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ دفعہ ۳۴ | رر | | |
| | معاہدہ . . . . . . | رر | | |
| | مجموعۂ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء دفعات ۲۴ و ۲۵ و ۱۵۴ و ۱۷۴ ۔ | ۳۷ | | |
| | مجموعۂ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ دفعہ ۳۲۴ | ۳۷ | | |
| | منظوری شریک کی . . . . . . | ۴۰ | | |
| | مذہبی . . . . . . | ۴۱ | | |
| | نہ ادا کرنا تاریخ معینہ پر . . . . . . | ۳۹ | | |
| | وقف . . . . . . | ۴۱ | | |
| | وقف دوامی بحق اولاد و قرابت خاندان واہب بحفظ جزو یا کل آمدنی جائداد وقف بحق قرابت سے کہ وہ اوسکو تاحیات اپنے خود استعمال کرے جائز | رر | | |
| | ہبہ بحق خاندان واہب بحفظ عین حیاتی واسطے واہب کے جزو یا کل آمدنی میں ۔ | رر | | |

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ کلکتہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۹ حصہ ۱۰ مطبوعہ اکتوبر ۱۸۹۲ع

## فہرست مقدمات



## فہرست مضامین ردیف وار

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| تعمیر وصیت نامہ بنسبت اس امر کے کہ آیا کوئی شے موہوبہ کسی خاص سرمایہ سے دیجائیگی یا عام جائداد سے | ۱۵۱ |
| بنسبت ابن طفل متبنی کے دیئے جاسکتے اور قبول کیے جانیکی از روئے ـــ تعبیر وصیت نامہ کے بنسبت ماخوذ کیے جانے کے | // |
| طفل کے جسکی تبنیت ساقط ہوئی بطور موہوب ایسکے | // |
| حکم متعلق استقرار حقوق بعض اشخاص بسبب تقسیم بقدر حصص مخصوص قبل واقعی تقسیم ہونیکے قابل اپیل ہے | ۱۴۴ |
| ترک کرکے چلا جانا | ۱۴۵ |
| حکم بموجب ایکٹ اسامیان بنگال ۱۸۸۵ع دفعہ ۱۰۴ کے صادر ہوا ہو قابل اپیل نہیں ہے | ۱۴۶ |
| حصول اراضی بجانب زمیندار | // |
| حقیت ہاے پٹی | ۱۴۹ |
| دہرم شاستر تبنیت | ۱۳۴ |
| درخواست اجرا بجانب قایم مقام قانون ملاسان بنگال | ۱۴۴ |
| دستاویز ہبہ | ۱۴۸ |
| دیجاتہیا ٹاں کی سند | ۱۴۵ |
| شہادت متعلق مضامین دستاویزات کی | ۱۴۲ |
| ضرورت ظاہر کرنے وجہ نہ پیش کرنے اصل دستاویز کے | // |
| ضابطہ | ۱۴۵ |
| طلاق | // |
| مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعات ۳ و ۲۶ ۲ | ۱۳۴ |
| // // // ۲ ۹ ۸ ۸ ۵ | ۱۴۶ |
| نالش تقسیم | ۱۴۴ |
| نالش لگان | ۱۴۸ |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| وصیت نامہ کا منسوخ کیا جانا | ۱۵۴ |
| ہبہ ۱۱۱ اقرار لئیے ہبہ شرکا نامہ صحیح نہیں ہے | ۱۳۴ |

# سلسلۂ نظائر ہائیکورٹ کلکتہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۹ حصہ ۱۱ مطبوعہ نومبر ۱۸۹۲ء

## فہرست مقدمات

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ کلکتہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ - جلد ۱۹

## حصہ ۱۲ مطبوعہ دسمبر ۱۸۹۲ع

## فہرست مقدمات

### پریوی کونسل



### صیغہ اپیل دیوانی



## فہرست مضامین ولیت وار

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| ڈسمسی نالش کے جو کارندہ نے اپنے مالک کے نام سے کی۔ | ۶۶ |
| ذمہ داری ورثائے ایک حیثیت دخیل کار متوفی کی نسبت ادائے لگان کے | ۸۱ |
| رسوم عدالت | ۸۱ |
| رسوم عدالت کے ضرور ہیکہ ادا کر دیکی تاثیر | ۶۹ |
| زمیندار و کاشتکار | ۷۵ |
| زمیندار و آسامی | ۷۸ |
| شرح مڈھی | ۶۷ |
| شامل ہو جانا حق پٹی کا اور شریک زمیندار کے حقیقی بیٹے اور اسکو خرید کیا ہو۔ | ۶۴ |
| شامل ہو جانا حق پٹی کا حق زمیندار میں | ״ |
| شفیعت جو عہدہ پر نامزد کیا گیا اور اسکے بدل کرنے کی نالش کی بابت میعاد۔ | ۷۸ |
| عرصہ دعوے پر ناکافی اسٹامپ ہونا | ۷۹ |
| علاوہ آمد | ״ |
| فریقین نالش | ۶۷ |
| فریب کا بیان | ״ |
| فریقین نالشیں میں مدعا علیہم کو مدعی بنانیکا اثر | ۷۴ |
| قبضہ سابق اراضی ایک کا منجملہ دو مدعیان کے۔ | ۶۵ |
| قیاس نسبت قائم رکھنے قبضہ تا ایک ابتدائی کے جبکہ عذر عدم سماعت فریق قابض نے کیا ہو۔ | ۶۵ |
| قانون ۱۸۰ و حد متعلق کمی تعداد مہر | ۶۷ |
| قانون صوبہ مذکور کا موثر نہیں ہونا | ״ |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| قرضہ واسطے | ۸۰ |
| قبضہ مخالفانہ | ״ |
| کارندہ احتیاط نالش کا اپنے مالک کے طرف سے | ۶۱ |
| کافی عذر | ۶۹ |
| کسی اسٹامپ ... اپیل کا ... سکے پورا کیا جانا۔ | ۲۳ |
| ملکیت اراضی کی نزاع ... مابین مالکان محالات متصلہ | ۶۵ |
| مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ دفعہ ۲۲۸۔ | ۶۶ |
| مہر | ۳۰ |
| مشتہر کرنیکا اشتہار کا کلکٹر کی کچہری میں | ۶۶ |
| [illegible] دیوالیہ کی | ״ |
| [illegible] اور دستاویزات کی جو اسناد یا انتقالات از جانب گورنمنٹ بابت اراضی یا کسی حق مرتفع اراضی کے ہوں یا انکی شہادت ہوں۔ | ۶۲ |
| میعاد سماعت ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء ضمن ۲ عدد ۱۷۹ فقرہ ۲ | ۶۷ |
| مالکان مشترک۔ | ۷۵ |
| معاہدہ امتناع تجارت۔ | ۷۸ |
| معاہدہ نسبت انتقال حقیت کے | ״ |
| نالش منسوخی نیلام اراضی بعلت اجرائے ڈگری | ۶۲ |
| نیلام حقیت پٹی بعلت بقایائے لگان | ۶۸ |
| نالش منسوخی نیلام۔ | ״ |

| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| مدعا علیہ کو رسپانڈنٹ بنا کر | | پیش کیا جانا ایسے عرضی دعوے کا جسپر اسٹامپ | ۷۹ |
| اجرا ایسی ڈگری غیر اپیل شدہ کا۔ | ۷۴ | نا کافی ہو۔ | |
| ایکٹ اسامیان بنگال ۸ ۱۸۸۵ء دفعات | ۷۵ | ترمیم | ۶۶ |
| ۲ ۵ و ۱۸۸ | | تجویز کرنے تعداد مہر موجل میں جو ورثا سے ایسے | ۶۷ |
| ایکٹ رجسٹری اراضی ایکٹ بنگال ۷ ۱۸۷۶ء | ۷۶ | شوہر متوفی سے واجب الوصول ہو۔ | |
| دفعہ ۸۲۔ | | تعلقہ پٹنی | ۶۸ |
| ایکٹ معاہدہ ۹ ۱۸۷۲ء دفعہ ۲۷۔ | ۷۸ | تاریخ ارجاع نالش | ۶۹ |
| امتناع تجارت۔ | ؍؍ | تاریخ مابعد پیشی عرضی دعوے نسبت میعاد سماعت کے | ؍؍ |
| انفصال حقیت۔ | ؍؍ | تاثیر مشتہر کرنے اشتہار کے حسب طریقہ | ۶۹ |
| ایکٹ اسامیان بنگال ۸ ۱۸۸۵ء دفعہ ۱۲ | ؍؍ | معینہ نسبت جوار نیلام حقیت پٹنی کے۔ | |
| ایکٹ میعاد سماعت ۱۵ ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲ مدات ۱۱ | ؍؍ | جسکی شادی اودھ میں ہوئی ہو لیکن وہ وہاں | ۷۷ |
| و ۱۴۴۔ | | کا باشندہ نہو قانون صوبہ مذکور کا موثر نہیں ہے | |
| ایکٹ ایصال مطالبات سرکاری | ۸۰ | جائداد اراضی ایسے شخص کے جو بطور مالک | ۸۰ |
| ایکٹ بنگال ۷ ۱۸۸۰ء | ؍؍ | درج رجسٹر نہ ہو۔ | |
| ایکٹ ابواب | ؍؍ | حد سماعت | ۶۵ |
| ایکٹ بنگال ۹ ۱۸۸۰ء ابواب۔ | ؍؍ | حدود کی نزاع | ؍؍ |
| ایکٹ اسامیان بنگال ۸ ۱۸۸۵ء دفعات ۵ و | ۸۱ | حصہ داران | ۷۵ |
| ۶ و ۷۸۔ | | حصہ داران شریک | ۷۹ |
| اثر قبضہ مخالفانہ ماقبل تاریخ نیلام کا نہیں پہنچتا | ۸۰ | حد سماعت | ؍؍ |
| بار ثبوت۔ | ۶۵ | ؍؍ ؍؍ ؍؍ | ۷۹ |
| بار ثبوت مشتہر کرنے اطلاعنامہ کا قبل نیلام تعلقہ | ۶۸ | ؍؍ ؍؍ ؍؍ | ۸۰ |
| پٹنی بعلت بقایا لگان۔ | | خریدار نیلام پٹنی پر جو حسب آئین ۸ ۱۸۱۹ء ہوا ہو | ؍؍ |
| بعلت بقایائے لگان | ؍؍ | دیوالیہ ہونا۔ | ۶۶ |
| بلا رعیت۔ | ۸۱ | دست برداری کاشت سے | ۸۱ |
| پٹنی تعلقہ۔ | ۶۸ | دخیل کار رعیت | ؍؍ |

# [illegible] ہائیکورٹ کلکتہ ترجمہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۹ حصہ ۱ بابت ماہ جنوری ۱۸۹۲ء

## اجلاس کامل

۲۴ مارچ ۱۸۹۱ء — صفحہ کتاب انگریزی ۱ — اردو

سکانتری [illegible] (مدعا علیہا) بنام حاجی سید محمد علی خان (مدعی)

ایکٹ مالگزاری بنگال (۸ سنہ ۱۸۹۵ء) دفعہ ۱۸ ضمیمہ ۱ حصہ ۱ و ۲ (ب) - مالیات [illegible] رجسٹری شدہ - [illegible] - ایکٹ [illegible] (۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) ضمیمہ ۲ دفعہ ۱۱۶

نالشات لگان سے جو [illegible] رجسٹری شدہ [illegible] تابع احکام ایکٹ مالگزاری بنگال [illegible] معاوضہ [illegible] ایکٹ مذکور [illegible] ہے -

## صیغہ اپیل دیوانی

۱ جولائی ۱۸۹۱ء — صفحہ کتاب انگریزی ۲

گنگا پرشاد (مدعا علیہ) بنام جواہر سنگھ وغیرہ (مدعیان و دیگر مدعا علیہم)

[illegible] اجازت [illegible] بولی بولنے کی جو [illegible] مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۲۹۴ وصول ہو [illegible] حساب ملحوظ [illegible] مرہونہ کے نہیں کیا جاتا ہے [illegible]

[illegible] جائداد مرہونہ [illegible] نیلام میں بولی [illegible]

ڈگری دار [illegible] بعد حاصل کرنے اجازت بولی بولنے کے نیلام [illegible] جائداد مرہونہ

[illegible]

تا [illegible] ۱۹۶۷ء

نالش بابت ادائے الحصہ دار واسطے علیحدہ لگان حصہ کے جبکہ قبل البدل واسطے کل لگان کے جو واجب ہو، اگر حصہ سے زیادہ واجب الادا ثابت ہو۔

نالش از جانب ایک حصہ دار کے جو مستحق تحصیل لگان جداگانہ کا ہو واسطے لگان مزید کے بابت اس اراضی کے جو زمین کا [illegible] لائی گئی ہو۔ اور جو حسب شرائط پٹہ کے واجب الادا ہو۔

نالش بابت تحصیل لگان جداگانہ

نالش لگان۔

نالش برطرف کرنے شبہت کے عہدہ سے جس پر اس کا تقرر بذریعہ نامزد کرنے کے عمل میں آیا۔

نالش قبضہ۔

وصول الواجب۔

یادداشت اپیل ہونا کافی اسٹامپ ہونا

[illegible]

سید رگہوبیر باصحب بنام [illegible] ـ اور روسے دفعہ ۲۲۳ ضمن (ج) مجموعہ ضابطہ دیوانی
اور عدالت [illegible] اختیار تصفیہ رہا ہے کہ ڈگری واسطے اجرا کے اوس عدالت میں [illegible]
[illegible] مقدمہ [illegible] بنام [illegible] (۱) پر صحیح کیگئی

۱۰ ـ جولائی ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۱۷
اردو ۔

چنتامنی وت دیبی (مدعیہ) بنام راش بہاری منڈل (مدعا علیہ)
انتقال حقیت رجسٹری ـ اطلاع ـ ایکٹ مزارعان بنگال (۸ سنہ ۱۸۸۵ء) دفعہ ۱۲ ـ
[illegible] کاشتکار مندرجہ دفعہ مذکور اپنی حقیت کسی دوسرے شخص کے حق میں منتقل کرے تو
انتقال مذکور حسب احکام ایکٹ مزارعان بنگال باضابطہ رجسٹری ہوا ہونا ضرور ہے اگرچہ زمیندار کو
حقیت مذکور کا نہایت ہی حال سے گو زمیندار کو فی الواقع اطلاع انتقال مذکور کی نہ پہونچی ہو ـ
مقدمہ گرسٹو چندر گہوس بنام کرسٹو لال سنگہ (۲) پر استدلال کیا گیا ـ

۱۲ ـ جولائی ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۱۹
اردو ۔

گوری کنور (مدعیہ) بنام بہو بشیری کمار سنگہ وغیرہ (مدعا علیہم)
دستاویز بیع بالوفا ـ سود بعد اوس تاریخ کے جو واسطے ادا ہونے زر اصل و سود کے مقرر کیگئی ـ بہ ناقرار
ادا ہونے ایسے سود کا ـ معاوضہ بابت خلاف ورزی معاہدہ کے ـ ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) ضمیمہ ۲ دفعہ ۱۱۶
جس صورت مین کہ دستاویز بیع الوفا میں کوئی شرط واسطے ادا ہونے سود کے بعد اوس تاریخ کے
نہوجو واسطے ادا ہونے زر اصل و سود کے مقرر کیجائے تو دعوی سود بعد تاریخ مقررہ واسطے ادا ہونے
روپیہ کے ایک دعوی معاوضہ بابت خلاف ورزی معاہدہ کے ہے اور نالش واسطے دلاپانے معاوضہ
مذکور کے چھ برس کے اندر تاریخ خلاف ورزی سے دائر کرنی چاہیئے ـ
مقدمہ جگموہن گہوس بنام مانک چند (۳) کا حوالہ دیا گیا اور مقدمات منصب علی بنام گلاب چند
(۴) و بھگونت سنگہ بنام درباو سنگہ (۵) رد کیا گئے اور مقدمات بھگوان لال بنام ہیب نراین سنگہ
(۶) و غلام عباس بنام محمد جعفر (۷) کی تقلید کیگئی ـ

(۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۲ (۳) ایپیلیٹ ہندو لا مورہ صاحب جلد ۷ صفحہ ۲۷۹
(۴) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۸۵ (۵) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۴۱۶

(۶) اپیل دوم نمبر ۲۹۲ سنہ ۱۸۸۸ء منفصلہ ۲ ـ مئی سنہ ۱۸۹۰ء

۲

خرید کیا اوسی حالت میں ہوتا ہے جسمیں کوئی خریدار لاعلق ڈگری اور وہ جائداد کو صرف اوسقدر دیکر خرید لینے کا پابند ہے جسکی بولی و سکے فی الواقع بولی ہو۔

مقدمہ وہابیر پرشاد سنگہ بنام میکناٹن (۱) کی تقلید کی گئی۔

---

۱۱ مارچ ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی
۶۸۲ ،،

**میر بندیرہ پرشاد بہٹا چارجی (اصل المدعا علیہم) بنام کیدار ناتھ بہٹا چارجی (مدعی)**

اختیار سماعت — معاوضہ سائر — مالکانہ — مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۱۶ —

عمرو نے بمقام کلکتہ زید کے پاس اپنا معاوضہ سائر جسکا روپیہ جنرل تزانہ مقام کلکتہ سے سالانہ ادا کیا جاتا ہے واقع حصہ ضلع ڈائمنڈ ہاربر جسکے واجب الوصول تہا رہن کیا نالش اعادہ رہن نامہ عدالت منصف ڈائمنڈ ہاربر میں کیگئی تجویز ہوئی کہ معاوضہ سائر از قسم مالکانہ نہیں ہے اور وہ حسب مراد دفعہ ۱۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی جائداد غیر منقولہ یا کوئی حق واقع جائداد غیر منقولہ نہیں ہے اور بدینوجہ منصف کو اختیار سماعت نالش مذکور نہ تہا۔

مقدمہ نیکشو دہر بسواس بنام مادہو تحلہ دار (۱) سے فرق کیا گیا۔

---

۱۸ جولائی ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی
۱۴۳
۱۸ ،،

**گوپی موہن راے وغیرہ (مدیونان ڈگری) بنام دیوکی نندن سین وغیرہ (ڈگریداران)**

اختیار سماعت — اجرائی ڈگری — جائداد بیرون علاقہ عدالت — مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعات ۱۹ — و ۲۲۳ ضمن (ج)

جس عدالت کو یہہ اختیار ہو کہ ڈگری واسطے نیلام جائداد کے صادر کرے اوسکو یہہ بھی اختیار ہے کہ تعمیل اپنی ڈگری کی بذریعہ نیلام کرنے جائداد مذکور کے کرے خواہ کوئی جز و جائداد مذکور اندر

---

(۱) انڈین لاریوٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۶۸۲

(۱) ویکلی ریورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۳۸۳

۵

# خلاصہ فیصلہ جات کلکتہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۹ حصہ ۲ مطبوعہ فروری ۱۸۹۲ء

## صیغہ ابتدائی فوجداری

۲۵ - اگست ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۳۵
اردو

**ملکہ معظمہ قیصرہ ہند** بنام **جوگندر چندر بوس**

مجموعہ تعزیرات ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعات ۴ ۱۲ الف و ۵ ۱۱۷

الفاظ ۔۔۔ کی تشریح کیگئی اور دفعہ ۱۲۴ الف کا حوالہ دیا گیا اور اوسکی تشریح ضروری سمجھی گئی

## صیغہ اپیل دیوانی

۲۱ و ۲۹ جون ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی
اردو

**کاشی چندر دیب** بنام **گوپی کرشن دیب**

ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) مد ۱۷۸ - درخواست تصدیق پروبیٹ حق عدرداران کاسمت ... پروبیٹ اور تائید وصیت نامہ کے - حق مرتہناں کا سمت قائم رکھنے پروبیٹ تائید وصیت نامہ کے -

درخواست نسبت پروبیٹ یا چٹھیات یا سارٹیفکٹ جسکے اہتمام داخل احکام مد ۱۷۸ - ایکٹ میعاد سماعت نہیں ہیں -

مرتہناں جائداد شخص متوفی کو جائداد مذکور سے اس قسم کا تعلق ہے کہ اونکو حق عدرداری اور

۲۷ جولائی ۱۸۹۱ء
ویکلی انگریزی
۲۶
دو [illegible]

یو اہو ا استدلال (اپیلاٹ) بنام سوچ گلا گو مہو امی [illegible] رسالہ [illegible]

منتظم ترکہ کہ اسپ سے سیج جو اوس لقب سے بیان کیا گیا ہو بیع سما سے منتظمان ترکہ کہیا
سلطان بلکہ تحت [illegible] کفالت رسے سرکاری

بعض اسامیاں نے جو دربار آگہے اور وقیدے سکے تہے اور جو اون نے جائداد کیش اتھا و اونکا ترکہ
ہی جو کہ ان کے پاس سرکاری پرچہ دیا حاصل کیا تہا کہ بلت پاسے سرکاری مذکور کو ایک خریدار کے
سپاسے بذریعہ ایک وصیتنامہ ... جسمیں بانگان بلقب منتظمان ترکہ بیان نہیں کئے گئے تہے فروخت کیا
تجویز ہوئی کہ ان لوگوں کہ اونہوں نے اپنے آپ کو بلقب مذکور بیان نہیں کیا ہے میں کچہہ فرق نہیں
آتا کیونکہ اونکو استحقاق فروخت خواہ بطور ورثا اور خواہ بطور منتظمان ترکہ حاصل تہا اور اگرچہ وہ
بحیثیت ورثا اپنے خاص حصص سے زیادہ کفالت پاسے مذکور کو فروخت نہیں کر سکتے تہے لیکن
چونکہ کل زمین اونکے ہاتہ میں آیا اونکو بحیثیت منتظمان ترکہ یہ لازم تہا کہ اوسکا انتظام بطور جو ورثہ
وصول شدہ ترکہ کرتے یہ بحث کہ آیا اونہوں نے ایسا کیا یا نہیں ایسی نہیں ہے کہ جسکا
اثر خریدار کے حق پر پہونچے۔

مقدمات ویسٹ آف انگلینڈ اینڈ ساوتھ ویلس ڈسٹرکٹ بنک بنام مرچ (۱) و کار سربام
کارٹ ریٹ (۲) کے اصول کی تائید کیگئی۔

---

(۱) [illegible] (الف) جلد ۳ صفحہ ۱۱
(۲) [illegible] جلد صفحہ ۳۱

ایک میعاد کے لئے قید کیا گیا جبکہ وہ جیلخانہ میں تہا بادل نے بعد بلوغ پورن سنگھ سے شادی کر لی۔
لعل سنگھ سات برس کبھی ہمبستر نہیں ہوئی جبکہ لعل جیلخانہ سے رہا ہوا اوس نے بادل اور پورن سنگھ پر بابت
بحیات زوج یا زوجہ دوسری شادی کرنے اور اعانت ایسی شادی کے استغاثہ کیا اور پورن سنگھ پر
زنا کا بھی الزام لگایا یہ واضح ہوا کہ قبل استغاثہ کرنے کے لعل نے بادل سے یہ درخواست کی کہ وہ اوسکے
پاس واپس آئے مگر مستغاثہ نے انکار کیا ازدواج مابین بادل اور لعل کے بذریعہ شہادت لعل اور
بادل کی ماں اور دو گواہان کے جنکی موجودگی بیان کیگئی تھی ثابت کرنے کی کوشش کیگئی بادل اور پورن سنگھ
دونوں مجرم قرار دئے گئے۔

بر طبق اپیل تجویز ہوئی کہ شہادت ازدواج مابین بادل اور لعل کے واسطے جواز تجویز جرم کے بصورت نہونے ثبوت اس امر کے ناکافی ہے کہ مثلاً بوقت نکاح موجود تہا یا صیغہ جسکا بوقت شادی کا پڑھا جانا ضروری ہے پڑھا گیا یا عقد عمل میں آیا۔

مزید بران تجویز ہوئی۔ کہ بفرض اسکے کہ بادل کی شادی اوسکی ماں نے لعل کے ساتھ اوس وقت کی جبکہ وہ محض ایک طفل تھی مستغاثہ کو اختیار تہا کہ وہ بوقت بلوغ ازدواج کو منظور یا اوس سے انحراف کرے بموجب شرع شیعہ کے اس قسم کے ازدواج کا تا وقتیکہ اوسکو بالغ منظوری کرے کچھ اثر نہیں ہے اور بموجب شرع سنی کے وہ اوس وقت تک موثر ہے کہ اوسکو نابالغ فسخ کرے بموجب دونوں طریق شرع کے نابالغ کو اختیار قطعی بوقت بلوغ منظور یا منسوخ کرنے ایسے ازدواج کا ہے جسکی اجازت نہ دیگئی ہو گو بموجب شرع سنی کے منظوری اوس صورت میں قیاس کیجاتی ہے کہ لڑکی بعد بلوغ کے خاموش رہے اور ہمبستری روا رکھے۔

بر بنائے واقعات مقدمہ تجویز ہوئی۔ کہ حالات سے یہہ امر کافی طور پر ظاہر ہوتا ہے بفرض اسکے بھی کہ لڑکی سے شرع سنی متعلق ہو کہ اوس نے ازدواج کو کبھی منظور نہیں کیا۔

یہ بھی تجویز ہوئی کہ حکم عدالتی واسطے منسوخی ازدواج کے ضروری نہیں ہے۔

ایسی درخواست کے خلاف بحث کرنیکا حاصل ہے تو واسطے منسوخی پروبیٹ کے ہو۔

# پریوی کونسل

پریوی کونسل
۲۳ ۲۴ ۲۴ جون سنہ ۱۸۹۱ء
۱۹ جولائی ؍؍
صفحہ کتاب انگریزی ۶۵
اردو ؍؍

**بابا سندری دیبی** بنام **تارا سندری دیبی**

پروبیٹ - ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء دستخطوں کی نقل - ہوبہو نقل بذریعہ تصویر عکسی -

ہائیکورٹ نے یہ تصور کرکے کہ شہادت سے یہ امر ثابت ہو گیا کہ موصی مظہرہ بوجہ علالت کے وصیت نامہ پر اوس قدر استحکام کے ساتھ دستخط نہیں کر سکتا تھا جس طرح پر اوس پر دستخط ہوئے معلوم ہوتے ہیں یہ تجویز کی کہ دستخط اصلی نہ تھے اور ڈگری عدالت مرافعہ اولی کو جس سے پروبیٹ عطا کیا تھا منسوخ کیا

بطبق اپیل دستخط کسی تحقیق نہیں کئے گئے اور نہ کسی فریق سے یہ درخواست کی کہ اصل کاغذات بھیجے جائیں یا اون کی تصویر عکسی لیجائے لیکن حکام عالی مقام سے یہ تجویز کی کہ شہادت سے یہ صحیح نتیجہ نہیں نکلتا کہ جس روز وصیت نامہ پر دستخط کا کیا جانا ظاہر کیا گیا ہے موصی جسمانی اور عقلی قابلیت دستخط کرنیکی نہیں رکھتا تھا بلکہ شہادت کافی بہ ثبوت اصلیت وصیت نامہ اور اس امر کے تھی کہ موصی اوس کے تحریر کرنے کی قابلیت رکھتا تھا اور شہادت منجانب مدعا علیہ اسلیئے کافی نہ تھی کہ اوس سے بیان سائل کی بابت ان ہر دو امور کے تردید ہو۔

# صیغہ اپیل فوجداری

۲۱ ستمبر سنہ ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی
۴۹
اردو ؍؍

**بادل عورت** بنام **ملکہ معظمہ قیصر ہند**

شوہر یا زوجہ کے حین حیات مکرر ازدواج کرنا شرع محمدی - شادی نابالغ - نابالغ کا بوقت حصول سن بلوغ از ازدواج سے انحراف کرنا - رضامندی زوجہ کی بعد بالغ ہونے کے مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعہ ۴۹۴ -

بادل عورت ایک مسلمان لڑکی کی نسبت جسکا باپ فوت ہو گیا تھا یہ بیان کیا گیا کہ اوسکی ماں نے اوسکی شادی بجے لعل شیخ کے ساتھ چند سال قبل اوس کے بالغ ہونے کے کی اور بالغ ہونے کے سماۃ جیلال [illegible]

۸

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ کلکتہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۹ حصہ ۳ مطبوعہ مارچ ۱۸۹۲ء

---

## صیغہ اپیل دیوانی

### تنگنی داسی بنام جوگندر چندر نائک

۲۸ - جولائی ۱۸۹۱ء

صفحہ کتاب انگریزی ۸۴ اردو ۸۴

دہرم شاستر - شوہر و زوجہ - بیرحمی - نان و نفقہ -

ہندو زوجہ کو جائز ہے کہ اپنے شوہر کی حفاظت سے نکلجاوے اور مستحق نان و نفقہ جداگانہ کی اوسکی آمدنی میں سے ہے جبکہ وہ برابر اوسکے ساتھ بیرحمی سے اور ایسی سختی سے پیش آتا ہو کہ جس سے نہایت عظیم خوف اوسکی ذاتی محفوظی کا پیدا ہو مقدمہ ستیاناتھ مکرجی بنام ہیم وتی دیبی (۱) کا حوالہ دیا گیا -

## صیغہ اپیل دیوانی

### کرپا نراین تیواری بنام سکھ منی

۲۸ - اگست ۱۸۹۲ء

صفحہ کتاب انگریزی ۹۱ اردو ۹۲

دہرم شاستر - دائی بہاگ - وراثت - قوم شودر - پسر غیر صحیح النسب - ایکٹ بنگالہ نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۹ء دفعہ ۲۶ -

موجب دہرم شاستر مستعملہ ملک بنگال کے شودر کا لڑکا جو ایک رکھی ہوئی عورت یا زن مدخولہ دایمی سے ہو باپ کے ترکہ کا وارث نہیں ہوتا -

مقدمہ نراین دہارا بنام راکہل گاین (۱) کی تقلید کیگئی مقدمہ اندرون ولنگی دیولی تیوا بنام راماساجی پینڈیاتلاور (۲) کی توضیح کی گئی مقدمات راہی بنام گوبند ولد تیجا (۳) وساد و بنام

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱ (۲) اپیلہائے ہند مولفہ مور صاحب جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۱ و بنگال لا رپورٹ پریوی کونسل جلد ۳ صفحہ ۱ و ویکلی ریورٹر پریوی کونسل جلد ۱۲ صفحہ ۴۱ (۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۹۷

(۱) با تین ملزمان مین سے دو پر جرم دفعہ ۲۳۳ مجموعہ تعزیرات کا بھی ثابت تجویز ہوا اور جبکہ ان پر یہ الزام لگایا گیا تہا کہ اہلکاران پولیس کو جو بلوہ کے دفع کرنے مین مصروف تھے ضرر پہنچایا گیا تہا اور ان دونوں کی نسبت حکم سزا سے مزید دو سال کی قید سخت کا بابت اوس جرم کے صادر ہوا۔

آٹھوین ملزم جس پر جرم دفعہ ۱۵۲ کا ثابت تجویز نہین ہوا تہا جرم دفعہ ۳۳۲ ثابت تجویز ہوا اوس مین بھی ایک اہلکار پولیس کو ضرر شدید پہونچا ہے اور اس جرم کی بابت اوسکی نسبت حکم سزا سے پانچ سال کی قید سخت کا صادر ہوا علاوہ اوسکے حکم سزا سے تین سال کے جو حسب ۱۴۸ اوسکی نسبت صادر ہوا تہا۔

اپیل مین یہ حجت کیگئی

(۱) احکام سزا جو حسب دفعہ ۱۵۲ علاوہ احکام سزا حسب دفعہ ۱۴۸ کے صادر ہوئے ناجائز ہین

(۲) احکام سزا جداگانہ حسب دفعہ ۱۵۲ اور دفعات ۳۳۲ و ۳۳۳ ناجائز ہین۔

(۳) احکام سزا مجموعی حسب دفعہ ۱۴۸ و دفعات ۳۳۲ و ۳۳۳ ناجائز ہیں کیونکہ انمین سے ہر جرم کی نسبت جو زیادہ سے زیادہ سزا مقرر ہے اوس سے وہ بڑھ جاتے ہین۔

نسبت عذر (۱) کے تجویز ہوئی کہ مقابلہ پولیس کا بلوہ کرنے کے جرم مین بطور ایک جزو اوس جرم کے داخل تہا کہ جو ملزمان پر ثابت تجویز ہوا اور حکم زیادہ سے زیادہ سزا کا جو حسب دفعہ ۱۴۸ مقرر ہے صادر ہوا اور بلحاظ احکام دفعہ ۷۱ کے احکام سزا سے مزید حسب دفعہ ۱۵۲ ناجائز ہین۔

یہ بھی تجویز ہوئی کہ دفعہ ۱۵۲ کا یہ مفہوم ہے کہ کسی خاص ملازم سرکاری پر حملہ کیا جاوے یا اوسکا مقابلہ کیا جاوے اور چونکہ فرد قرار داد جرم مین جو نسبت ملزمان کے مرتب کیگئی صرف یہ مضمون ہے کہ اونہون نے اہالی پولیس پر اونکی خدمات وغیرہ کے انجام دینے مین حملہ کیا اور مقابلہ کیا لہذا تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ مذکور قائم نہین رہ سکتی۔

نسبت عذر (۲) کے یہ تجویز ہوئی کہ احکام سزا جداگانہ حسب دفعہ ۱۵۲ دفعات ۳۳۲ و ۳۳۳ ناجائز ہین کیونکہ ضرر جو اہلکاران پولیس کو پہونچایا گیا وہ وہی تشدد تہا جو اونکے ساتھ کیا گیا کہ جو داخل نفس جرم حسب دفعہ ۱۵۲ تہا۔

نسبت عذر (۳) کے یہ تجویز ہوئی کہ احکام سزا جداگانہ مصدرہ حسب دفعہ ۱۴۸

نرا گیبو (۴) دوتی پریبی نناد و بنام وتی بنگار و نیادو (۵)، کرشنن این بنام متو سامی (۶)، دسرتو بنام منو (۷)، وہر گوبند کوری بنام دہرم سنگھ (۸) کی توضیح کیگئی اور ان سے اقتباس کیا گیا۔

# ضمیمہ اپیل فوجداری

فہرست — بنام — ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

۹ - نومبر سنہ ۱۸۹۱ء

صفحہ کتاب انگریزی ۱۱۵

اردو ۱۰۶

احکام سزا مجموعی - بلوہ - جرائم جداگانہ - تجویز ثبوت جرم جداگانہ ثابت بلوہ کرنے اور ضرر و ضرر شدید پہونچانے کے - مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ بابت سنہ ۱۸۶۰ء) دفعات ۷۱ و ۱۴۸ و ۱۵۲ و ۳۳۲ و ۳۳۳

اٹھہ اشخاص کی نسبت جنپر معہ چند دیگر اشخاص کے الزام لگایا گیا تھا بابت متعدد الزامات کے تجویز عمل میں آئی جنہیں اسلحہ مہلک سے مسلح ہوکر بلوہ کرنا (دفعہ ۱۴۸ مجموعہ تعزیرات) اور ایک ملازم سرکاری کو جبکہ وہ بلوہ کو روکتا تھا مارپیٹ کرنا یا اوس سے مزاحمت کرنا دفعہ ۱۵۲ اور ایک ملازم سرکاری کو اوسکے کار خدمتی سے روکنے کے لئے عمداً ضرر و ضرر شدید پہونچانا دفعات ۳۳۲ و ۳۳۳ شامل تھے غرض مشترک فرد قرار داد جرم میں یہ بیان کیگئی تھی کہ جبراً ایک ڈگری مورخہ ۳۰- اپریل سنہ ۱۸۹۱ء کا جو سرینش خیدر دیب نے شیخ علی پاپر عدالت جج ماتحت دوم مقام علی پور سے حاصل کی تھی روکا جاوے اور نیز بذریعہ جبر مجرمانہ کے اہل پولیس کو بوقت تعمیل ونکے اختیارات جائز بحیثیت اہلکاران پولیس کے ڈرایا جاوے" اور یہہ تجویز ہوئی کہ مقابلہ پولیس کا ایک بلوہ کے جرم میں جسکا الزام لگایا گیا تہا بطور ایک جزو اوس جرم کے داخل تہا بوقت تجویز عدالت سشن کے اٹھون اشخاص پر جرم دفعہ ۱۴۸ کا ثابت تجویز ہوا اور ہرایک کی نسبت حکم سزاے قید سخت تین سال کا کہ جو اوس دفعہ کے رو سے زیادہ سے زیادہ سزا ہے صادر ہوا۔

منجملہ اٹھہ کس کے سات پر جرم دفعہ ۱۵۲ کا ثابت تجویز ہوا اور ہرایک کی نسبت حکم سزاے مزید دو سال کی قید سخت کا بابت اوس جرم کے صادر ہوا۔

(۴) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳
(۵) رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۰۴
(۶) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۶ صفحہ ۴۰
(۷) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۳۴
(۸) " " " جلد ۶ صفحہ ۳۲۹

۱۲

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ کلکتہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۹ حصہ ۳ مطبوعہ ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۲ء

## پریوی کونسل

۱۱ - دسمبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۱۲۳
اردو

**ہنومان کمت** بنام **ہنومان مندور وغیرہ**

(بر طبق اپیل از ہائیکورٹ کلکتہ)

ایکٹ میعاد سماعت ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء دفعات ۶۲ و ۹۷ – الثی ہوا یعنی دلایا جانا اس روپیہ کے جو ادا کیا گیا ہو بعد اسکے کہ معاوضہ ساقط ہوگیا۔ ساقط ہونا معاوضہ کا۔

ایک بیع جسکے کرنیکی کوشش ایک مشتری نے جائداد مشترک استمراری کی تھی بوجہ عذرداری دیگر شرکاء کے منسوخ ہوئی اسکے بعد اسکے کہ زرثمن ادا ہو چکا تھا حکم ہوا کہ معاہدہ بیع شروع سے کالعدم نہوگا بلکہ صرف اوسوقت کالعدم ہوا کہ جب عذرداری کیگئی اگر وہ صرف ممکن الانفصال تھا تو معاوضہ اوسوقت ساقط نہیں ہوا کہ جب زرثمن وصول ہوا تاکہ وہ ایسا روپیہ سمجھا جائے جو مدعا علیہ نے مدعی کیطرف سے بمنشاء دفعہ ۶۲ وصول کیا۔ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء پایا ہو لیکن بہرحال معاوضہ مذکور اوسوقت ساقط ہوگیا کہ جب مشتری کی مخالفت کیگئی اور اوسکو یہ معلوم ہوا کہ وہ قبضہ نہیں حاصل کرسکتا اسوقت اوسکو حق دلایا گیا اپنے زرثمن کا واپس پانے کا بوجہ ساقط ہو جانے معاوضہ کے حاصل ہوا اور اسوجہ سے یہ ظاہر ہوا کہ مقدمہ دفعہ ۹۷ میں داخل ہے یہ مقدمہ خلاف مذکورہ بالا دفعہ ۶۲ میں داخل ہوگا۔

## حکم اظہار وجہ فوجداری

۱۴ - نومبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۱۰۰
اردو

**انند چندر چٹاپادھیا** بنام **کارسٹیفن**

۱۱ — ودفعات ۳۴۳ و ۳۳۳ ناجائز نہیں ہیں کیونکہ دفعہ ۱۸ مجموعہ [illegible] ہے کہ جس سے تعداد سزا کی جو بابت ان جرائم کے دی جا سکتی ہے [illegible]

## صیغہ ابتدائی فوجداری

**ملکہ معظمہ قیصر ہند** بنام [illegible]

۷ دسمبر ۱۸۹۱ء

صفحہ کتاب انگریزی ۱۱۳ — اردو ۱۱۴

کمیشن ۔ مجموعۂ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء) دفعات ۵۰۳ و [illegible] ایکٹ شہادت (۱۸۷۲ء) دفعہ ۳۳ ۔ دستور

شہادت بذریعہ ایک کمیشن کے لیگئی ہو کہ جو عدالت [illegible] اثنائے تحقیقات روبروے حاکم موصوف میں جاری ہوا ہو تو وقت تجویز روبروے [illegible] حسب دفعہ ۵۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری شہادت میں استعمال نہیں کیا جا سکتی ۔

یہ بھی تجویز ہوئی کہ بنا ہے واقعات جو روبروے ہائیکورٹ کے موجود تھے شہادت مذکور حسب دفعہ ۳۳ ۔ ایکٹ شہادت بھی نا قابل [illegible] تھی ۔

ڈگری مذکورہ میں بلا نالش مزید کے وصول کیا جا سکتا ہے ۔

# صیغہ ابتدائی دیوانی

## اسکے بی ملر بنام نیشنل بنک آف انڈیا

۲۳ نومبر ۱۸۹۱ء — ۱۹ کلکتہ انگریزی ۱۲۶ — اردو ،، ،،

اعتبار باہمی ۔ اسٹیٹیوٹ ۱۱ و ۱۲ وکٹوریا باب ۲۱ دفعہ ۳۹ ۔ [illegible] (۲) نوشتہ کی قبل انکار دینے روپیہ ہنڈی کے ۔ انکار سنت بل آف ایکسچینج کے ۔ حکم سپردگی جائداد ۔ دیوالیہ ہونا ۔ ادعا نالش بابت ایسے دعوے کے جو بہت وسیع ہو جسکی دعوے بالکل انکار کیا جاوے ۔

نوشتہ بل آف ایکسچینج کے ذمہ کوئی قرضہ تا وقت انکار ادائے زر ہنڈی کے واجب الادا نہیں ہوتا اعتبار باہمی کا حسب مراد دفعہ ۳۹ ۔ ایکٹ دیوالیہ بلحاظ اسی نوعیت کے تصفیہ ہوتا ہے ۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) دفعات ۱۴۴ و ۴۳۵ و ۴۳۹ - ایکٹ فرمان شاہی دارالسلطنت ۲۴ و ۲۵ جلوس وکٹوریا باب ۱۰۴ دفعہ ۱۵ - حکم امتناع وصول کرنے لگان کا - احکام صادرہ زیر مقدمات ضروری امور باعث تکلیف خلائق - اختیارات ہائیکورٹ نسبت نظر ثانی و نگرانی؛

حکم امتناع نسبت ایک شخص کے جو دعویٰ حق نسبت بعض جائداد کے کرتا تھا تحصیل کرنے لگان کے جو اس جائداد پر تھی داخل دفعہ ۱۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے نہیں ہے۔ ایسی قسم کا حکم بلا اختیار ہے اور ہائیکورٹ اپنے اختیارات نظر ثانی و نگرانی متعلقہ دفعہ ۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری و دفعہ ۱۵ ایکٹ فرمان شاہی کے بموجب حکم مذکور کو منسوخ کر سکتی ہے۔

باب یازدہم مجموعہ ضابطہ فوجداری متعلق دست اندازی یا بعض قسم کے عملدرآمد کے ہے جو نسبت اراضی یا کسی اور چیز کے کیا جا سکتا ہے جو اس پر تعمیر کی گئی ہو یا پیدا ہوا ہو اور اس کا مقصد یہ ہے کہ انسداد یا ہدایت بذریعہ حکم کے فوراً نسبت کسی فعل مختص کسی شخص کے کیا جائے تاکہ نقصان یا تکلیف عام واقع ہو۔

## اجلاس کامل

---

۲۳ - نومبر ۱۸۹۱ء

صفحہ کتاب انگریزی ۱۳۲

### پورنچند وغیرہ    بنام    رائے رادھا کشن

درخواست تحقیقات زر واصلات - ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ ۱۸۷۷ء) دفعات ۱۷۸ و ۱۷۹ - ایکٹ مجموعہ ضابطہ دیوانی (۱۴ ۱۸۸۲ء) دفعات ۲۱۱ و ۲۱۲ -

دفعہ ۱۷۸ - یا دفعہ ۱۷۹ - ایکٹ میعاد سماعت درخواست تحقیقات تعداد ایسے زر واصلات سے متعلق نہیں ہے جو کسی ڈگری کی رو سے حسب احکام دفعات ۲۱۱ و ۲۱۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دلایا گیا ہو۔

ردو /

---

۲۳ - نومبر ۱۸۹۱ء

صفحہ کتاب انگریزی ۱۳۵

### اشوتوش بنرجی    بنام    لکھی منی دیبیا

ڈگری مشعر استقرار حق نان و نفقہ آئندہ - اجرائے ڈگری میں خرچ کیا جانا نان و نفقہ کا تو وقت کہ واجب الادا ہو۔

نان و نفقہ آئندہ جو بذریعہ ڈگری کے دلایا گیا ہو تو وقت واجب الادا ہونے کے اجرا

# سلسلہ نظائر ہائی کورٹ کلکتہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۹ حصہ ۵ مطبوعہ مئی ۱۸۹۲ء

## پریوی کونسل

سرلوی کوول ملی*
۶ و ۱۲ نومبر
ستورکیاب انگریزی ۱۵۹
اردو ۱

بگت جیت سنگھ بنام سربجیت سنگھ

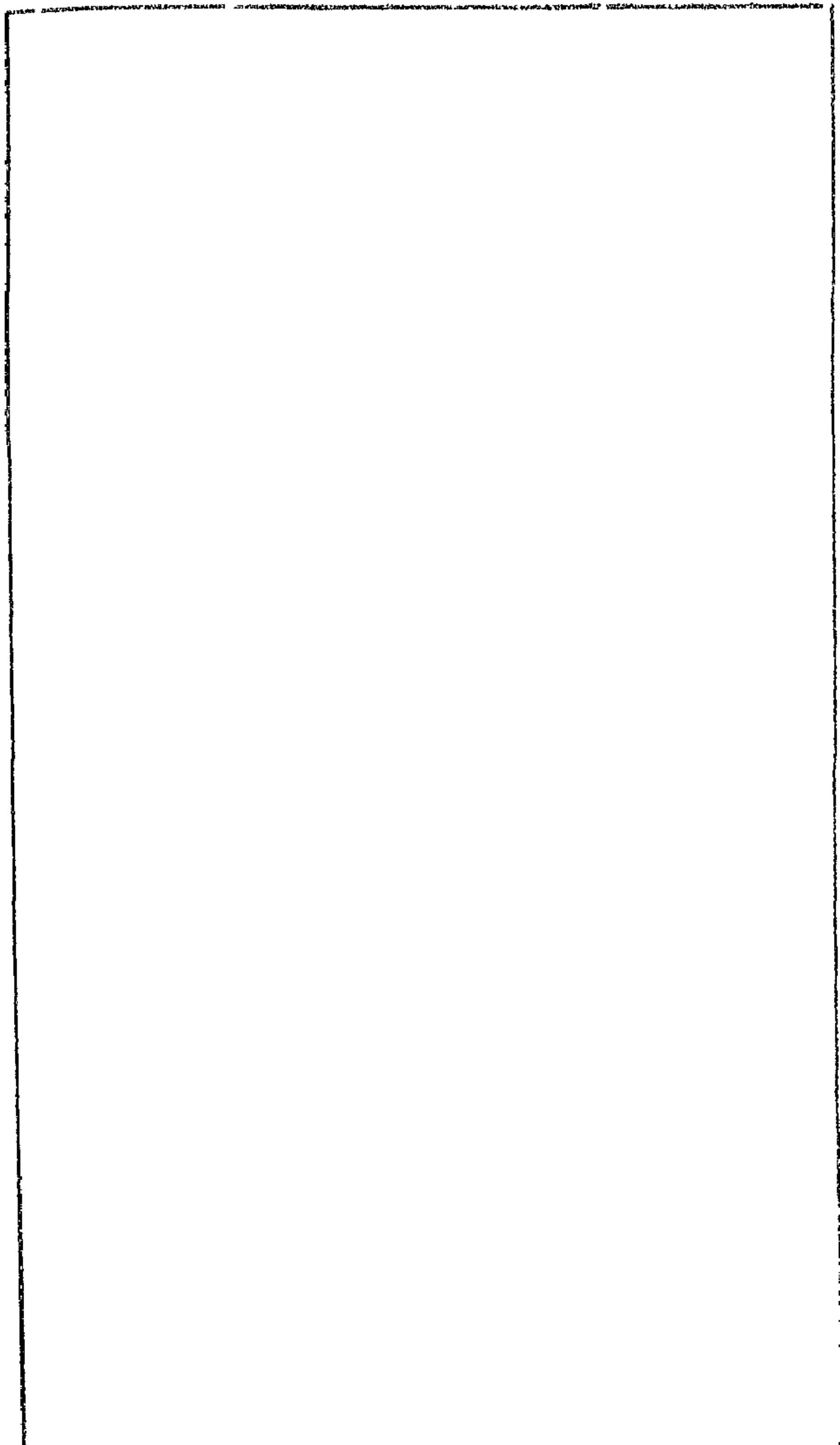
اجراے ڈگری ــ نالش واسطے قبضہ اوس اراضی کے جو بعد ڈگری متحقق کی گئی ــ میعاد بارہ برس کا آغاز ــ دعوی کا ایک جزو نالش سابق ڈسمس شدہ مین داخل ہونا ــ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعات ۱۳ و ۴۱۴ و ۴۳ ــ ملاحظہ عوض دعوی دوبارہ ہونے تجویز بغرض توضیح ڈگری ــ زر واصلات ــ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۳ء دفعہ ۱۱۱ ــ

امر کہ کوئی دعوے نالش سابق مین شامل کیا گیا بلا اس کے کہ امر مذکور بحث کیا جاوے اور فی الواقع داخل امر تنقیح طلب ہوا ہو اور فیصل کیا گیا ہو بر طبق ڈسمسی نالش مذکور مانع نالش مابعد بابت اسکے امر کا نہین ہے ــ

ایک ڈگری ہر دو طرفین صادرہ ۱۸۴۳ء مین یہ فیصل کیا گیا کہ اراضی دریا برآمد متعلق انکے موضع سپاہ کے ہے رقبہ مذکور کی نسبت تجویز عدالت نہ ۱۸۶۷ء مین بذریعہ ایک نقشہ ۱۸۴۷ء کے عمل مین آئی لیکن مدعا علیہ سے قبضہ واقعی حاصل نہین کیا گیا جو دریا کے دوسری جانب کے موضع کا مالک تھا ڈگریدار نے ۱۸۶۰ء مین دعوے بابت جزو اوسی اراضی کے ایک ایسی نالش مین شامل کیا جو بابت اراضی دریا برآمد متعلقہ اوس کے ایک اور موضع واقع کنارہ دریا یعنی ناصرپور کے تھی اور نالش آخر الذکر کلیۃً ڈسمس ہوئی ــ

بعد ازان بغرض حصول قبضہ اوس اراضی کے جسکی ڈگری ۱۸۴۳ء مین ہوئی تھی نامبردہ نے نالشات لگان بنام دو کاشتکاران اراضی مذکور دائر کین مدعا علیہ نے حسب دفعہ ۱۱۱ ایکٹ لگان ملک اودھ صادرہ ۱۸۶۸ء عذرداری کی ہر دو نالشات لگان ڈسمس ہوئین اور مطابق اوس رسم کے جو دفعہ آخر الذکر مین باقی رکھا گیا ہے مدعی نے بغرض اثبات اپنے

* اجلاس لارڈ واٹسن صاحب و لارڈ ہابہوس صاحب و لارڈ مارس صاحب و سر رچرڈ کوچ صاحب و لارڈ شینڈ صاحب



کرنے کا کہ کوئی قرضہ خاص و اصل قسم سے ہو تو تھا مدیہ دائن تھا اور جس صورت میں خود زر
قرضہ کار پرداز سے پایا تھا جزواً اسے مالگذاری سرکاری جو بابت جائداد زیر اہتمام امروہ
واجب الادا تھی استعمال کیا گیا تھا یہ تجویز ہوئی کہ عدالت ماتحت نے صحیح طور پہ قیاس
کیا تھا کہ لگان سے مالگذاری ادا ہو سکتی تھی اور چونکہ اس قیاس کی تردید ہونی چاہئے تھی
لہذا مدعا علیہ دائن کا کام تھا کہ ثبوت تردید اوس کے پیش کرتا۔

## اجلاس کامل

۱۸۹۱ع
۱۸ دسمبر
قضیہ انگریزی
۱۸۲
[illegible]

دہیندرو کمار بندوپادہیان – وغیرہ (فریق مخالف) بنام
چوچندرو نرائن دت وغیرہ (سائلان) *

ایکٹ مزارعان بنگال (۸ سنہ ۱۸۸۵ع) دفعہ ۱۵۸ – لوازم حق کاشت کی تجویز کے لئے
درخواست – اقبال قبضہ کاشتکار کا اثر –

ایک درخواست برائے نام واسطے تجویز لوازم حق کاشت لیکن در اصل بغرض منسوخی
اوس پٹہ کے جس کے بموجب اسامی کا قبضہ ہوا داخل منشاء دفعہ ۱۵۸ ایکٹ مزارعان بنگال
کے نہیں ہے –

از پیتہرم صاحب چیف جسٹس و پرنسپ صاحب جسٹس و پگٹ صاحب جسٹس و
گھوس صاحب جسٹس – اقبال اسامی ہونے سے الغرض سے کہ اختیار سماعت حسب دفعہ
۱۵۸ حاصل ہو جاوے مقدمہ داخل منشاء دفعہ مذکور نہیں ہوتا ہے غرض دفعہ مذکور کی یہ ہے کہ
عدالت یہ تحقیق کرسکے کہ لوازم انتظام موجودہ مابین زمیندار اور اوسکی اسامی کے کیا ہیں اور
یہ غرض نہیں ہے کہ عدالت فی الواقع ایک معاہدہ جدید مابین فریقین کے لئے کرے جنکے
مابین قبل تاریخ درخواست کے کوئی معاہدہ نہ تھا –
از نارس صاحب جسٹس – صحیح تعبیر درخواست مذکور کی ایک امر قابل تجویز ڈویژن
بنچ کے رہے –

---

۱۸۹۱ع
* اجلاس کامل در طلب اپیل متفرقہ نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۹۱ع [illegible] حکم صادرہ [illegible]

۱۶ جن کے عدالت مجاز مین نالش حال دائر کی اور اوسمین وہ اراضی داخل کی جو اوسنے اپنے دعوے نالش ڈسمس شدہ سنہ ۱۸۷۷ء مین شامل کی تہی -

اولاً نسبت عدم سماعت کے تجویز ہوئی کہ میعاد بارہ برس کی سنہ ۱۸۶۶ء یعنی تاریخ عدالت مستحق کے قائم کئے جانے اراضی ڈگری شدہ سے شمار کیا جانا چاہئے ثانیاً نسبت اس امر کے کہ آیا ڈسمس نالش سنہ ۱۸۷۷ء مانع نالش مزید بابت اوس حقدار اراضی کے جو نالش مذکور مین داخل کی گئی تہی - ہے یا نہین تجویز ہوئی - کہ وہ مانع نہین ہے اور دفعہ ۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی متعلق نہین ہے جو مثنی دعوے و تجاویز مقدمہ سنہ ۱۸۷۷ء کا حوالہ بہ ثبوت اس کے دیا گیا کہ یہ امر داخل تنقیح نہ تہا کہ سے یاہ سے کونسی اراضی متعلق ہے اور کوئی امر نسبت اوس کے سماعت و فیصل نہین کیا گیا ثالثاً نسبت باقی اراضی مندرجہ نالش حال کے تجویز ہوئی کہ بوجہ اوسکی متروکی کے نالش سنہ ۱۸۷۷ء سے کوئی امر مانع سماعت مقدمہ نہین ہے -

نسبت زر و اصلاحات کے ہائیکورٹ کو یہ اختیار تہا کہ بموجب دفعہ ۲۱۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحقیقات کا حکم دیتی -

پرتاب بہادر سنگہ — چت پال سنگہ وغیرہ

سرلوی کونسل*
۱۱ نومبر سنہ ۱۸۸۱ء
معہ کتاب انگریزی
۱۶۴
۱۶۳ و و

حساب مابین مدیون و دائن - ہدایات خاص نسبت اون رقوم کے جو کارندہ نے بسازش دائن کے قرض لین - محاورہ ہونا ذمہ داری مالک کا صرف اون قرضجات پر جنکی نسبت ثابت کیا جائے کہ وہ واجبی تہے - بار ثبوت -

چونکہ معلوم ہوا کہ تفریب اور داب ناجائز عمل مین آیا اور بہ نتیجہ یہ ہوا کہ از روے ایک ڈگری کے وہ دستاویزات انتقال منسوخ کی گئین جو بحق دائن ایک تعلقدار نے تحریر کی تہین جس کے کارپرداز نے اوس کے نام سے وہ روپیہ لیا تہا جو بدل انتقالات مذکور کا تہا لہذا یہ ہدایت کی گئی کہ حساب اون رقوم کا کیا جاوے جو فی الواقع ذمہ مالک واجب الادا تہین یعنی ابتدا ً واسطے ادا کے نہ اوس تمام روپیہ کے کی گئی تہین جو دائن سے کارپرداز نے پایا تہا بلکہ صرف واسطے رقوم مندرجہ ذیل کے - (الف) جو ثابت ہوا کہ دائن نے خود مالک کو قرض دین (ب) جو کارپرداز نے منجانب مالک اٹہائے اہتمام عاقلانہ مین پائین یا بر اس امر کے ثابت

* حلاس لارڈ واٹسن صاحب و لارڈ ہابہوس صاحب و لارڈ مانس صاحب و سر ارتہر ہابہوس صاحب و سر رابرٹ کولیر صاحب و لارڈ [illegible] صاحب

۱۹

۲۰ اپریل سنہ ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۲۰۱

# صیغہ ابتدائی دیوانی

## کوہن وبکس وغیرہ بنام نرسنگداس وغیرہ *

مجموعہ ضابطہ دیوانی۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۱۰۰۔ دستور حکمنامہ سمن کی تعمیل۔

بیان حلفی جو بنا پر تعمیل حکمنامہ سمن حسب دفعہ ۱۰۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی ہو اوس سے یہ ظاہر ہونا چاہیئے کہ کوشش مناسب اس امر کے دریافت کرنے کی گئی کہ کب اور کس مقام پر مدعا علیہ کا ملنا قرین قیاس ہے۔

# صیغہ اپیل دیوانی

۲۰ اگست سنہ ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۲۰۲

## پیرن بنام عبد الکریم *

شرع محمدی۔ وقف۔ سجادہ نشین۔ متولی۔ تقرر نابالغ بطور سجادہ نشین۔

وقف کے قائم کرنے کے لیئے لفظ وقف کا استعمال کرنا ضروری نہیں ہے جب یہ معلوم ہوا کہ منشائے واقف یہ ہے کہ کوئی جائداد مخصوص یا آمدنی جائداد واسطے قائم رکھنے یا امداد دائمی کسی شئے یا سلسلہ اشیاء کے جو از روئے شرع محمدی از قسم مذہبی مقصود ہیں مخصوص کی جائے تو وقف جائز اور قابل پابندی ہو جاتا ہے جیون داس ساہو بنام شاہ کبیر الدین (۱) کا حوالہ دیا گیا۔

نسبت خدمات سجادہ نشین اور متولی کے بحث کی گئی طریقہ تقرر سجادہ نشین کا ذکر کیا گیا۔

تجویز ضمنی۔ نابالغ سجادہ نشین کسی درگاہ کا مقرر نہیں کیا جا سکتا۔

(۱) اسپیلز کے ہند مولفہ مور صاحب جلد ۲ صفحہ ۳۹۰۔

۱۸

## احکام صدور یافتہ صیغہ فوجداری

۱۴ اپریل ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۱۹۰
ایضاً اردو ۱۸۹

### سرکار بذریعہ قیصرہ ہند بنام پالورام کنٹھ سرکار

سرقہ - عادی لینا مال - وقوعہ کا شہادت واسطے جواز تجویز ثبوت جرم کے مجموعہ تعزیرات ہند دفعہ ۴۱۱ -

کوئی شخص مال مسروقہ کا عادی لینے والا قرار دیا جا سکتا ہے اگرچہ ایسے مال کو بہ مختلف ڈکیتیوں سے حاصل کیا گیا ہو چند چوروں سے ایک ہی روز یا ایک ہی وقت میں قائم ہو کر تردید نہ ہو جرم سے دفعہ ۴۱۳ مجموعہ تعزیرات ہند کے شعر اس امر کے کہ وہ عادتاً لینے والا مال مسروقہ کا ہے ثابت کرنا چاہیے کہ مال مذکور مختلف مواقع پر اور مختلف اشخاص سے لیا گیا -

## صیغہ ابتدائی دیوانی

۱۴ مارچ ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۱۹۲
ایضاً اردو ۱۹۰ ایضاً

### معاملہ منشی لال گہوس

ایکٹ دادرسی خاص (۱۸۷۷ء) دفعہ ۴۵ - انتخاب کا قاعدہ - انتخاب میونسپلٹی ایکٹ بنگال ۱۸۸۴ء دفعات ۱۴ و ۲۴ و ۲۱ - جانان مشترک کا قائم مقام واسطے اجرائے ذریعہ انتخاب کے اختیار رائے دینے کا -

از روئے دفعہ ۴۵ ایکٹ بنگالہ ۱۸۸۴ء میں مجلس میونسپلٹی پر فرض عاید نہیں کیا گیا ہے کہ نسبت فہرست امیدواران مرتبہ حسب قاعدہ مذکور کے کوئی اختیار تمیزی عدالتی عمل میں لائے یا کوئی کارروائی عدالتی کرے -

## صیغہ اپیل دیوانی

۱ نومبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۱۹۹
ایضاً اردو ۱۹۸

### کرم الدین حسین بنام نعمت فاطمہ و یک کس دیگر

خریداری نیلامی - نالش متعلقہ خریداری نیلامی - مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۳۱۷ -

جائیداد نیلام صیغہ اجرائے ڈگری میں مدعی نے فروری ۱۸۷۴ء میں ایک جائیداد نام مسماۃ منو مہر داس کے خریدی اور اوسکا نام بطور خریدار درج کاغذات ہوا سنہ ۱۸۸۶ء میں گیارہ برس بعد نیلام اجرائے ڈگری کے منو مہر داس نے جائیداد مذکور بدست نعمت بی بی فروخت کی اور اوسکا نام بطور مالک کے باوجود دعویداری مدعی کے درج رجسٹر ہوا بر طبق اسکے مدعی نے سنہ ۱۸۸۹ء میں نالش بنام نعمت کے واسطے استقرار اپنے حق نسبت جائداد کے اس بنا پر دائر کی کہ جائیداد اصل میں اوسکی تھی بوقت نیلام اجرائے ڈگری خریدی گئی تھی اور وہ بارہ سال سے زیادہ عرصہ سے قابض ہے -

تجویز ہوئی کہ نالش قابل دفعہ ۳۱۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ہے متعلق فیصلہ کشن بنام لال بہادر لال (۱) پر استدلال کیا گیا

(۱) آئی ایل آر الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۹۶

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ کلکتہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۹ حصہ ۲ مطبوعہ جون ۱۸۹۲ء

## پریوی کونسل

کوہ کواٹ سیو بنام اولی ڈیاکیٹ ہوا

پریوی کونسل
۱۲ و ۱۳ نومبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۲۳
اردو ۔۔

دیوالیہ ہونا کارخانہ تجارت شراکتی کا۔ رہن دیا سب کارخانہ تجارت شراکتی کے اوس کے کل مال و اسباب کا جو کہ وہ باستطاعت تہا بعوض قرضہ جات حال و آیندہ کے۔ تبدیل ہونا شرکا کا ساتھ قائم رہنے وعدہ داری رہن کے جواز کا اوس رہن کا

اگر کوئی تاجر اپنی کل جائداد سوا سے ایسکے کہ اوسیوقت میں تعداد معقول روپیہ کی ادا کیجاسے یا یہہ وعدہ کیا جاسے کہ بعد ازاں ادا کیجاوگی منتقل کرے تو یہہ ایک فعل دیوالیہ ہے اور معاملہ انتقال کے وقت اوسکے دیوالیہ ہونے کے محض اس سبب سے کالعدم ہے کہ کچہ باقی نہیں رہا کہ جس سے کاروبار چل سکے لیکن اگر اوسکو مدد معقول ملے تو کچہہ نہ کچہہ کاروبار کرنے کے لئے باقی رہ جاتا ہے

ایک کارخانہ تجارت شراکتی نے قبل اپنے دیوالیہ ہونے کے بذریعہ رہن ایسا کل مال و مال اسباب بحق ایک اون کے منتقل کیا جس سے کوٹہی مذکور کو قرضہ کثیر اوسیوقت میں دیا اور یہہ وعدہ کیا کہ آیندہ قرضجات دیگا۔

تجویز ہوئی کہ رہن مذکور بہ مال و اسباب شرکا کے وقت داخل ہونا جو بوقت دیوالیہ ہونے کے موجود تہا اور رہن مذکور بمقابلہ دیگر دائنان اور افیشل اسینی کے کالعدم ہوتا کیونکہ امداد مذکور کثیر تہی اور شرکا ہوا اوسوقت میں باستطاعت تھے بوجہ انتقال مذکور کے بلا استطاعت نہیں رہ گئے۔

۴۲ تجویز ہوئی کہ اسکا یہ اثر نہین ہو سکتا کہ دختر محروم ہو جاسے خواہ بعد مسماۃ کے پسر ایک اور دختر (متوفیہ) کا جو اوس وقت میں پیدا نہین ہوا تہا محروم ہو جاسے۔

---

پریوی کونسل
۱۷ - نومبر و ۱۵ دسمبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۲۴۲
اردو //

آغا احمد صفہانی بنام جودتہا ناکرسپ

پرامیسری نوٹ حق مطالبہ متعلقہ ضمانت - حق اوس منتقل کنندہ کا جو روپیہ پرامیسری نوٹ یا ہنڈی کا ادا کرے اون کفالت ناجات سے متمتع ہونے کا جو ضمانت کئے گئے ہون - ایجنٹ کا اختیار اور اوسکی حد -

منتقل کنندہ پرامیسری نوٹ سے وہی قاعدہ متعلق ہے جو منتقل کنندہ ہنڈی سے متعلق ہے یعنی اگر وہ اوسکے قابض کو روپیہ ادا کرے تو وہ مستحق ہے کہ اون کفالت ناجات سے متمتع ہو جو تحریر کنندہ نے ایک صورت مین اور سکارسنے والے نے دوسرے صورت مین دی ہون اور قابض کے ہاتہہ مین اوقت ادا ہون اور جبہر اوسکو کوئی دعوی سوائے بابت نوٹ یا ہنڈی کے نہو -

مقدمہ ڈنکن فاکس وکمپنی بنام نارتہہ ایسٹ سوتہہ ویلس بنک (۱) کا حوالہ دیا گیا -

پرامیسری نوٹ جو ایک اجنٹ نے منجانب اپنے اور اپنے مالک کے عمل کرکے تحریر کئے تہے اونکی بابت بذریعہ امانت کرنے دستاویزات استحقاق جائداد مملوکہ مالک مقبوضہ بنک کے جس نے نوٹون کا روپیہ ادا کیا اور بنک کا روپیہ بوقت اختتام میعاد منتقل الیہ نے ادا کیا اطمینان کیا گیا تہا -

تجویز ہوئی کہ منتقل الیہ مستحق تہا کہ دستاویزات مذکور اوسکے حقمین بطور کفالت ناجات بلا مرضی مرند مالک کے منتقل کیجاوین -

یہہ بہی تجویز ہوئی کہ وہ مستحق ہے کہ دستاویزات مذکور نامبردہ کے حقمین اسوجہ سے منتقل کیجائین کہ بطور امر واقعہ کے اجنٹ جو حسب اجازت اپنے مالک کے عمل کرتا تہا اس امر پر رضامند ہوا تہا کہ بعوض اوسکے ادا کرنے زر نوٹ ہاے مذکور کے قابض کو کفالت مذکور اوسکو ملی اور بنک اسبات پر رضامند ہوا -

---

(۱) لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱

رہاسہ واقعات ایک اور بحث پیش ہوئی اور وہ یہہ ہے کہ بعد رہن اور قبل دیوالیہ کے شرکاء سابقہ جدید کو بھی مذکور رہن داخل ہو گئے اور جدید اسباب تجارت کو بھی مذکور میں لایا گیا شرکا جدید ذمہ داری نسبت ایسے دائنان کے جنکے پاس کفالت تھی بدستور قائم رہی اور کفالت نسبت شرکا سابقہ جدید اور اسباب متحصلہ بعد کے ویسی ہی رہی کہ جیسی وہ نسبت شرکا اور مال قدیم کے تھی۔

تجویز ہوئی کہ از روئے انتظام مذکورہ کفالت سابق جائز رہن ہو گئی کیونکہ انتظام مذکور محض بحسب قائم کرنے اشخاص و مال جدید کے اور کچھ بوقت تبدیل مذکور کے تھا۔

مزید براں شرکاء جدید نے بدل معقول پایا کیونکہ گو ذمہ داری از روئے اقرار سابق کے شرکاء سابق کے ساتھ بابت دینے قرضجات مزید کے جو اوس وقت تک نہیں دئے گئے تھے ہوا تھا معاف ہو گئی لیکن ایک یہہ اقرار جدید کیا گیا تھا کہ ایک قسم زر نقد دیجاوے جو بعد ازاں دی گئی شرکاء جدید اوس ضمانت سے متمتع ہوئے جو مرتہناں نے شرکا سابق کی کی تھی اور وقت میں شرکاء جدید کے لئے ہی بدل تھے جس طور پر کہ اصل تھا بمقابلہ [illegible] البیعی کے جائز ہوتا اوسی طرح پر معاہدہ جدید جائز تھا۔

---

| بہاری لال | مادھو لال ہیر گیا والا |
| --- | --- |

[illegible] ۲۳۶

ہندو بیوہ کا حق - حقوق حیاتی ہندو بیوہ سے دست برداری کرنا - حقیت کے وارث کو جلد پہونچنے کے لئے لازم ہے کہ انتقال قطعی منجانب ہندو بیوہ کے ہو - اقرار نامہ منجانب ہندو بیوہ بحق وارث جسکو مسماۃ [illegible] دیر قائم رکھے کیا اثر رکھتا ہے - وارثان مابعد کے حقوق۔

ہندو بیوہ بذریعہ انتقال اپنی حقیت حین حیاتی کے وارث کو جلد حقیت پہونچا سکتی ہے لیکن یہہ امر ضروری ہے کہ مسماۃ اپنا حق اسطرح پر چھوڑ دے کہ کل حقیت فوراً پہونچ جاوے۔ ایک ہندو بیوہ نے اقرار نامہ بحق اپنے نواسہ کے جو ظاہرا اوس وقت میں ایسا وارث تھا جو بالاخر ترکہ پاتا تحریر کیا لیکن اوسمیں یہہ بھی درج کیا کہ مسماۃ تاحیات اپنا قبضہ بدستور رکھیگی۔

جائداد [illegible] سے مشترکہ [illegible] سے خارج ہو جاتی ہے کہ اوسکا [illegible]
[illegible] پر کیا جاتا ہے یا مالکان شریک میں سے ایک [illegible] اغراض مذکورہ
[illegible] ہوتا ہے [illegible] اخراج [illegible]
[illegible]

جائداد [illegible] اپنے ملکیت و قبضہ مشترکہ کے بلا خارج کر دیا
[illegible] کام کرنے میں شریک ہو یا استعمال کیا ہے تو اوس [illegible]
[illegible] مشترکہ [illegible] لازمی نہیں ہوتی کہ کوئی [illegible]
عاید [illegible]

[illegible] دعوی [illegible]
[illegible] کام کرنے [illegible] حق پر عمل کیا کہ جائز ہے کہ کوئی شخص [illegible] جائداد [illegible]
قائم کرے اور [illegible] سے محصول لے اور جائز ہے کہ [illegible] وہ حق مذکور [illegible]
[illegible] یا استعمال کرے اور دوسرے جائداد پر خواہ [illegible]
شریک ہو یا ہو حاصل کرے مدعا علیہ نے استعمال اوس
جائداد کا [illegible] اپنے شرکا کے ساتھ مالک تھا بلا شرکت غیرے [illegible] کسی
[illegible] اوسکے حق میں کبھی کوئی عطیہ نہیں ہوا تھا لہذا وہ دعوی حق بلا شرکت غیرے کا صرف
بذریعہ ثابت کرنے اس امر کے کر سکتا تھا کہ اوس نے یا اوسکو [illegible] حاصل کر دیا ہے یا اوسکا
[illegible] بارہ برس تک رہا ہے یا وہ استعمال گھاٹ مذکور کا اتفاقاً [illegible] تک
کرتا رہا ہے مگر یہ بحث پیدا نہیں ہوئی کہ مدعا علیہ کو حق بلا شرکت غیری حاصل ہے یا نہیں
کیونکہ [illegible] شرکا رہیں [illegible] مدعا علیہ نے جائداد مشترک کا استعمال اس طرح پر کیا ہے
کہ اوس سے کسی طرح پر قائم رہنے ملکیت مشترکہ او قبضہ مشترکہ میں فرق نہیں آیا
مقدمہ واٹسن و کمپنی بنام راجہ [illegible] (۱) سے نسبت محرومی شرکا کے جو [illegible]
فرق کیا گیا اور [illegible] احتیاط کا ذکر کیا گیا جو عدالتوں کو تصرف جائداد ہائے مشترکہ [illegible]
مالکان [illegible] مداخلت کرنے میں عمل میں لانی چاہیے
یہ فیصلہ [illegible] مدعا علیہ کا قبضہ مخالفانہ رہا ہے ایک نتیجہ واقعات سے [illegible]
ماتحت [illegible] کیا تھا اور اوسکی صحت بطور ایک نتیجہ قانونی کے جو اخذ کیا [illegible]

(۱) [illegible] جلد [illegible] صفحہ [illegible] و لا ریورٹس انڈین اپیلز [illegible] جلد [illegible] صفحہ ۱۱

## ۳۴۳ رام رتن شوکل بنام شمشیر و

اپیل دوم برخلاف واقعات نہیں ہوسکتا ہے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء دفعات ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۸۔ بار ثبوت۔ بیوہ کا تمسک تحریر کرنا۔ اختیار بیوہ اپیل۔

کوئی عدالت اپیل دوم سماعت کسی اپیل کی بارادہ کرنے کی بحث نسبت صحت اون امور واقعات کے جو عدالت اپیل اول نے طے کی ہوں نہیں کرسکتی ہے اور اگر شہادت واسطے امور کے موجود ہو تو فیصلہ عدالت موصوف خواہ وہ کیسا ہی اگر اوسکی جانچ کیجائے نا قابل اطمینان ہو قطعی سمجھا جاسکے گا۔

مدعی نے بعرض ثبوت اپنے دعوی مقابلہ جائداد اپنے مدیون متوفی کے ایک دستاویز پر استدلال کیا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ شخص آخر الذکر کی بیوہ نے دستخط کئے تھے کہ وہ بھی اب فوت ہوگئی ہے مگر عدالت اپیل نے یہ تجویز کی کہ فی الواقع دستاویز مذکور تکمیل منجانب بیوہ کے عمل میں نہیں آئی ہے اور نالش کو ڈسمس کیا۔

بار ثبوت باضابطہ تحریر کرنے دستاویز کا منجانب بیوہ بذمہ مدعی تھا جسکو دستاویز مذکور پر یہ استدلال ہے کہ دستاویز مذکور کا اثر اوس جائداد پر پہونچتا ہے جس پر بیوہ بطور قائم مقام قابض تھی (اس معاملہ کی توضیح مقدمہ کاشیپرشاد بنام رن بہادر سنگھ (۱) کیگئی ہے) بعد فیصلہ عدالت دوم کے کوئی اپیل مزید نسبت امر واقعات کے منظور نہیں ہوسکتا ہے۔

پریوی کونسل ۲۵۔ نومبر ۱۸۹۱ء صفحہ کتاب انگریزی ۲۴۹ ردو رر

---

## پچھیشر سنگھ بنام منور حسین

ملکیت مشترک۔ اراضی احاطی کا استعمال مابین مالکان شریک۔ حقوق مابین خود مالکان شریک جائداد مشترکہ کے جبکہ اون میں سے ایک یا بعض اوسکا استعمال منافع کے ساتھ ملا اور ون کو خارج کرنے کے کرتے ہوں۔ گہاٹ پر کشتی چلانا ایک شخص کا منجملہ مالکان شریک اراضیات موضع کے۔ اپیل دوم بحث مخلوط قانون اور واقعات کی۔

پریوی کونسل ۲۶ نومبر و ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء صفحہ کتاب انگریزی ۱۵۳ ردو رر

---

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۸۴۲ و لا رپورٹس اپیلہا ۔ ہند جلد ۔ صفحہ ۔

پرتاپ چند وغیرہ بنام پرجاپتی مصر

وقف — امانت مذہبی — شیستیان کی ریاستگی عہدہ سے — الخ — حکم متعلق بہ اجازت ارجاع نالش بمطابق دفعہ ۱۸ — ایکٹ ۲۰ — ۱۸۶۳ع — حکم قابل اپیل — آئین ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع دفعہ ۲ — ۱۸۹۲ع وسعت الواقعہ ۱۲ و ۱۴ و ۱۵ — ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۹۱ع دفعہ ۲ —

ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ع ایسے وقف سے متعلق نہیں ہے جو وقف عام نہیں ہے بلکہ جو واسطے فائدہ موروثی خاندان کے کیا گیا ہے۔

حکم بموجب دفعہ ۱۸ — ایکٹ مذکور متعلق عطائے اجازت ارجاع نالش صادر ہوا ہو ایک حکم قابل اپیل نہیں ہے۔

دو مدعیان سرکار ایک ہندو خاندان نے درخواست گذرانی اور موجودگی مدعا علیہم اجازت ارجاع نالش بنام مدعا علیہم جو ایک خاص مورت کے متیت ہیں بغرض موقوف کئے جانے انکا کے اپنے عہدہ سے بوجہ بد اعمالی کے حاصل کی مدعیان نے اپنے عرضی دعوی میں بیان کیا کہ وقف مذکور ایک وقف عام تھا کیونکہ تمام ہندوؤں کو ایک عام حق پرستش مورت کا حاصل تھا اس سے مدعا علیہم نے انکار کیا بعد اسکے کہ امور تنقیح طلب قرار دئے گئے عدالت مرافعہ اولی نے ایک حکم حسب دفعہ ۱۶ — ایکٹ مذکور متعلق سپرد ثالثی کرنے بعض امور مذکور کے صادر کیا گو مدعا علیہم نے یہہ بحث کی کہ چونکہ وقف مذکور عام نہیں ہے لہذا ایکٹ مذکور متعلق نہیں ہے اور نسبت سپرد ثالثی کرنے کے عذر کیا ثالثان نے فیصلہ ثالثی صادر کیا اور منجملہ دیگر تجاویز کے یہہ تجویز کی کہ مورت مذکور موروثی مورت خاندان فریقین نالش کی ہے اور وقف مذکور واسطے فائدہ عامہ خلایق کے نہیں کیا گیا ہے متذکرہ الیہم نے اپنے فیصلہ ثالثی میں بعض معین قواعد جنکے بموجب سیوا اور مرمت مندر کی جانی چاہیئے قرار دئے عدالت مرافعہ اولی نے برنا سے فیصلہ مذکور ایک ڈگری باستقرار اس امر کے صادر کی کہ مورت مذکور ایک موروثی مورت فریقین کی ہے اور یہہ ہدایت کی کہ مدعا علیہم ایک خاص طریقہ پر سیوا کریں اور بعض مرمت مندر کی جو ہونی چاہیئے کرا دیں اور یہہ بھی قرار دیا کہ اگر فریقین اوس طریقہ پر جیسی ہدایت کیگئی ہے عمل نہ کریں تو شریک خاندان کو اختیار ہوگا کہ نالش تقرر مہتمم دائر کرے سارا ضی اس ڈگری کے مدعا علیہم نے اپیل کیا اور یہہ حجت کی کہ ایکٹ مذکور مقدمہ ہذا سے بلحاظ تجویز واقعات کے متعلق نہیں ہے کیونکہ وقف مذکور ایک وقف عام نہیں ہے اور سپرد گی ثالثی جبریہ خلاف قانون اور کالعدم

۳۵

نہیں ایک ایسا امر تہا جسکی تجویز اپیل دوم میں ہوسکتی تہی اور ہائیکورٹ کو ممنوع تہا کہ ایسا خلاف تجویز کرے

مشرحہ والے سے اس بنا پر انکار کیا گیا کہ مدعا علیہ نے اپنی جوابدہی میں عذر استحقاق شرکت غیر کا کیا تہا کہ جسکے ثابت کرنے سے وہ قاصر رہا ۔

# صیغہ اپیل دیوانی

دہنپت سنگہ بنام سرستی مصرائن

نالش لگان ۔ باقیات لگان ۔ نالس باقیات لگان پٹنی بابت اوس زمانہ کے جسمیں زمیندار کا قبضہ بطور مشتری ایسے نیلام کے رہا جو بعد ازان منسوخ ہوا ۔ مداخلت بیجا کنندہ ۔

ایک نالش محاسب زمیندار بنام اپنے پٹنی داران بابت باقیات لگان پٹنی سنہ ۱۲۹۴ و ۱۲۹۵ و جزو سنہ ۱۲۹۶ مین واضح ہوا کہ پٹنی داران ایک جزو زمانہ مذکور مین بیدخل تہے جبکہ خود زمیندار قابض رہا تہا کیونکہ اوسنے حقیت مذکور ایک نیلام مین خرید کی تہی جو اوس کارروائی مین عمل مین آیا تہا جو نامبردہ نے حسب آئین دائر کی تہی مگر معلوم ہوا کہ نیلام مذکور اسوجہ سے منسوخ ہوا کہ نالش بنام بیشمر و پٹنی داران دائر کیگئی تہی جو اوسکے فوت ہوگیا تہا اور برطبق اسکے زمیندار نے پٹنی داران کو اطلاع دی کہ قبضہ کر لیں جو اونہوں نے مطابق اوسکے لے لیا جس عرصہ مین کہ زمیندار قابض تہا اوسنے کچہہ لگان خود وصول کیا تہا عدالت ماتحت نے دعوے لگان بابت اوس عرصہ کے جسمین مدعی اس طرح پر قابض رہا تہا اس بنا پر ڈسمس کیا کہ وہ عمل بیجا کنندہ اور مداخلت بیجا کنندہ تہا اور بدینوجہ مدعا علیہم ذمہ دار لگان زمانہ مذکور کے متصور نہیں ہوسکتے ۔

تجویز ہوئی کہ یہہ کوئی وجہ اس امر کی نہین ہے کہ مدعی کو ڈگری بابت باقیات مذکور دینے سے انکار کیا جاوے کیونکہ یہہ سند فیصلہ مقدمہ سماۃ مانی سر نومتی بنام تنوقی مکہی رموبیا (۱) مدعی مداخلت بیجا کنندہ متصور نہیں کیا جا سکتا اور وہ مستحق تہا کہ واقعی باقیات یافتنی بابت زمانہ ما بہ البحث کے وصول کرے مگر بلا سود کے ۔

---

(۱) اپیلہاے ہند مولفہ مور صاحب جلد ۱۲ صفحہ ۲۴۲

۱۰ دسمبر ۱۸۸۱ء

مولفہ لیارٹ لکچر (؟)

۲۷۸

اُردو ۲۱۲

۲۵

ل کیا کہ وہ اس طرح پر واجب الادا قرار رہین ہا جائے تہا
تجویز ہوئی کہ رسوم عدالت کا شمار واسطہ مالیت اپیل کر نا چاہیے کہ مقدار بعد دین مستدعویہ بابت اور مجموعی مالیت حال ہر سہ اقساط کے ہو کا روپیہ تا رجہا گری پر واجب الادا ہے -

---

دسمبر ۱۸۷۱ء
صفحہ کیا مار لنگ ۵
۲۸۶
۱۱ و ۰

ٹیکم سنگھ بنام شیورام سنگھ

قرقی ایسے مال کی جو کسی عدالت میں جمع یا اسکی حفاظت میں ہو بعد استعمال نسبت مال کے جو کسی عدالت کی حفاظت میں ہو مجموعۂ ضابطہ دیوانی - ایکٹ ۱۲ ۱۸۶۲ء
دفعات ۲۷۲ و ۲۷۸ لغایتہ ۲۸۳ نالش سے جو حکم حسب فقرۂ شرطیہ متعلقہ دفعہ ۲۷۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی -
نالش منسوخی ایسے حکم کی جیسا کہ فقرہ شرطیہ متعلقہ دفعہ ۲۷۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے مضامین داخل ہے یعنی ایسے حکم کی جس سے تصفیہ کسی نزاع استحقاق یا تقدم کا جو مابین ڈگریدار اور کسی دیگر شخص کے بابت زر مجتمعہ کسی عدالت انصاف کے پیدا ہو دائر ہو سکتی ہے -
طریقہ تحقیقات اور نوعیت ایسے حکم کی جو حسب دفعہ ۲۷۲ صادر کیا جاتا ہے اور یہ امر کہ کہانتک حکم مذکور قطعی ہے دفعات ۲۷۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں مندرج ہے -

# اجلاس کامل

۲۴ جون ۱۸۷۲ء
جلد ۱۷ لنگ ۷
۵۹
ا ر ۱ ۰ ۰ ۱

تنگنی گیت بنام رام رتن پاسے

ہندو بیوہ کی دوسرے شادی - ہندو بیوہ کی شادی - حقوق ایسی جائداد کی جو ہندو بیوہ اپنے شوہر اول سے وراثتاً پائی ہو - ایکٹ ازدواج ہندو بیوہ ۱۵ ۱۸۵۶ء دفعات ۱ و ۱۰ - ایکٹ ۳ ۱۸۷۲ء دفعہ ۱۰
ایک ہندو بیوہ نے جائداد اپنے شوہر کی وراثتاً پائی اور حق ہندو بیوہ کا نسبت جائداد مذکور کے حاصل کیا - بعدہٗ اوسے ایک دوسرے شوہر کے ساتھہ جو ہندو مذہب تہا حسب طریقہ محکومہ ایکٹ ۳ ۱۸۷۲ء کے اول اس امر کا اقرار حسب محکومہ دفعہ ۱۰ - ایکٹ

[illegible] اور ڈگری مذکور ایک ڈگری تھی جسکا اعتبار [illegible] دفعہ ۱۲ [illegible]
[illegible] بہ حجت کیگئی کہ [illegible] کو ان [illegible]
حکم [illegible] دفعہ ۱۰ ایکٹ مذکورہ [illegible] مرد گا [illegible]
سے اپیل نہیں کیا گیا اور با لحاظ احکام [illegible] ایکٹ ۱۲ [illegible]
نہیں اپیل ہو سکتا تھا

یہ تجویز ہوئی کہ [illegible] تالثان [illegible]
متعلق نہیں ہے [illegible] کی تالثی [illegible] اور ڈگری [illegible]
کالعدم ہی

یہ بھی تجویز ہوئی کہ [illegible] ڈگری [illegible]
دفعہ ۱۲ ایکٹ مذکور [illegible]

یہ تجویز ہوئی کہ دفعہ ۱۰ ایکٹ ۱۲ [illegible] ۱۸۹۸ [illegible]
کو [illegible] اپیل [illegible] ڈگری یا حکم مصدرہ [illegible] ہو سکتا ہے [illegible]
[illegible] اپیل یا [illegible] ڈگریات یا احکام [illegible] کسی [illegible] سے اپیل [illegible]
ایسے حکم کے جو حسب دفعہ ۱۰ ایکٹ ۱۸۹۸ [illegible] سے [illegible]
ہوا اپیل نہیں ہو سکتا ہے۔

اکبر حسین سید رئیس [illegible] نام [illegible]

[illegible] الثالث [illegible] رسوم عدالت [illegible]
[illegible] دا عطا کی [illegible] ڈگری [illegible]

[illegible]

رسوم عدالت جو کسی اپیلانٹ کو بابت [illegible] اپیل [illegible] ڈگری [illegible]
جانب [illegible] کی ر [illegible] او سکو [illegible] عطا کی گئی [illegible]
[illegible] مالیت او [illegible] دعوی سے کرتا [illegible]
ہو جو [illegible] ڈگری [illegible] عطا کیگئی ہو جسکی [illegible] اپیل [illegible]
[illegible] ڈگری [illegible] اقساط [illegible]

[illegible] ۱۸۹۱ [illegible] کیا با لنگریزی ۲۰۲ [illegible] ۲۶۱

# سلسلہ نظایر ہائیکورٹ کلکتہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۹ حصہ ۶ مطبوعہ جون ۱۸۹۲ء

---

### پریوی کونسل

پریوی کونسل
۳۰ نومبر و ۲ و ۹ دسمبر ۱۸۹۱ء
و ۲۷ فروری ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۳۱۲
اردو ۳۱۳

سکرٹری آف اسٹیٹ ہند اجلاس کونسل (مدعی)

بنام

ورجینیا سنگھ وغیرہ

امر تحریر رسیدہ - مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۸۸۲ء دفعات ۱۳ و ۲۲۴ - ارایسی ڈگری سے متعلقہ اراضی کا تعین کرنا بطور یہ حد و مندرج ہون - ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء دفعات ۱۳ و ۲۲۴

دعوی قبضہ مالکانہ اراضی دریابرار کا اس بیان سے کیا گیا کہ وہ بالحاق مدعی کے گانوں کے برآمد ہوئی اور بطور بیا اوس بندوبست سے جو مدعی کے ساتھ کیا گیا بوجہ ایک ڈگری ما قبل کے خارج رکھی گئی لیکن اوس ڈگری مین وہ اراضی مدعا علیہم کو نہین دلائی گئی جیسا کہ اونہون نے بیان کیا ہے کہ وہ اونکو دلائی گئی تہی مطابق اوس ڈگری کے جو ۱۸۶۵ء مین صادر ہوئی اراضی حسب شہادت مدعا علیہم نے لی اور اونکے قبضہ مین وہ ۱۸۶۸ء مین رہی اوس تاریخ سے ۱۸۸۳ء تک جبکہ یہ نالش رجوع کیگئی اوس اراضی کو حکام سرکاری اور مدعا علیہم نے ملکیت مدعا علیہم تصور کیا اگر بحث حد سماعت کی ہوتی تو قبضہ میعادی بارہ سال مدعا علیہم کا اس لئے کافی ہوتا کہ دعوی مدعی یعنے سرکار کا واسطے دلاپانے اوس شئے کے جو ملکیت سرکار قرار پاتی خارج کیا جاتا مگر بحث حد سماعت کی نتہی اور یہ امر کہ اسقدر عرصہ سے قبضہ رہا مدعا علیہم نے نہ بغرض پیدا کرنے استحقاق کے بلکہ بغرض معین یا شناخت کرنے اوس اراضی کے استعمال کیا جو کہ ڈگری ۱۸۶۵ء کی روسے اونکو دلائی گئی تہی اگرچہ تفصیل حدود محض بحوالہ عرضی دعوی کے کیگئی تہی جسمین مواضع متصلہ کا ذکر تہا بیکار تہی لیکن افعال فریقین کے ایسے تہے کہ جن سے معنی الفاظ مستعملہ کے قایم

مذکور کر سکے اور وہ ہندو بیوہ ہے شادی کی۔

اکثر حکام اجلاس کامل [illegible] صاحب چیف جسٹس [illegible] نے یہ تجویز کی کہ بوجہ ازدواج ثانی کے مسماۃ کا حق اس کے شوہر اول کی جائداد میں [illegible] اور اس کا وارث قریب ترین کو پہونچا کیونکہ حقوق جو کسی ہندو بیوہ کو اپنے شوہر سے [illegible] شوہر کے حاصل ہوتے ہیں [illegible] ایکٹ [illegible] ۱۸۵۶ء کے وقت اس کے ازدواج ثانی کے نکاح ہو [illegible]

مقدمہ گوپال سنگھ بنام دہن بھاری (۱) [illegible] کیا گیا۔

پرنسپ صاحب جسٹس [illegible] ۱۸۵۶ء [illegible]

ازدواج ثانی سے [illegible] نہیں ہے بلکہ صرف ایسی ہندو [illegible] ازدواج ثانی بطور ہندوؤں کے موجب [illegible] ہو۔

# ضمیمہ اپیل دیوانی

شام کنور بنام مہاشیر سہائے

۱۸۹۱ء
[illegible] انگریزی
۲۱

دہرم شاستر متاکشرا نابالغ ولایت [illegible] ۱۸۵۶ء [illegible]

موجب ایکٹ گارڈین اور وارڈ مصدرہ ۱۸۹۰ء کے ولی جائداد ایسے نابالغ کا [illegible] کیا جا سکتا جو شریک ایک ہندو خاندان مشترک تابع دہرم شاستر متاکشرا کا ہو اور جس کے قبضہ میں کوئی جائداد علیحدہ ہو۔

فرق مابین ایکٹ گارڈین اور وارڈ مصدرہ ۱۸۹۰ء اور ایکٹ ۲۰ ۱۸۵۶ء کے [illegible] کیا گیا۔

۱ مقدمہ درگاہ پرشاد بنام کیسو پرشاد (۲) کی توضیح کی گئی۔

مقدمات نرسنگھ راؤ راجہ بنام ونکاجی کرشن (۳) وایدوبہ بنام رام سوبا این (۴) کا حوالہ دیا گیا۔

(۱) وکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۰۶
(۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۵۶ و لا رپورٹ اپیل ہائے ہند جلد ۹ صفحہ ۲۷
(۳) ״ ״ ״ بمبئی ״ ״ صفحہ ۲۹۵ (۴) اپیل ہائے ہند مولفہ مور صاحب جلد ۱۱ صفحہ ۷

ایام تک حساب جاری رہتا اور میعاد زیادہ باقی نہ رہ گروکنندہ کے نکلنی میں پیدا لازم آتا ہے کہ کوئی ثبوت ہرجہ کا جو گرودار کا فروخت کرنے مال سے ہوا نہیں ہے

عدالت مرافعہ اولی نے ڈگری لئے جانے حساب کی صادر کی اور غلطی سے یہ تجویز کی کہ سود اور نیز قرضہ پر تاریخ انتقال سے لگایا جائے گا جسکے عوض سکنے خود اپنی جانب کا عذر مذکور منتقل کرنے نسبت اس امر کے اور نیز اس وجہ سے کہ کوئی ثبوت ہرجہ گروکنندہ کا نہ تھا ہائیکورٹ نے صحیح طور پر منسوخی ڈگری مذکور بالش گرودار کی ڈسمس کی۔

۳۴۴

## صیغہ ابتدائی دیوانی

**رومن کشن سیٹھ بنام ہیرو لال سیٹھ**

۲۔ اپریل ۱۸۹۲ء

صفحہ کتاب انگریزی ۳۴۴

پنچایت۔ سپرد کرنا پنچایت کے منجانب ولی طرف سے نابالغ کے مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۵۲۵۔ نابالغ۔ فیصلہ پنچایت۔ عملدرآمد۔

اردو ״

مقدمہ جسمیں ایک دلیہ قدرتی نے منجانب اپنے پسران نابالغ کے بعض معاملات سپرد پنچایت کئے اور جس میں عدالت نے مقدمہ سپرد جسٹر ار کے واسطے تحقیقات اور رپورٹ کے نسبت اس امر کے کیا کہ آیا سپردگی اور فیصلہ موبرطبق اوسکے صادر ہوا واسطے فائدہ نابالغان کے عمل میں آئے یا نہیں۔

## صیغہ اپیل دیوانی

**کیشن مودی بیچنا تھ سنگھ**

۱۱۔ مارچ ۱۸۹۲ء

صفحہ کتاب انگریزی ۳۴۶

سارٹیفکٹ ایصال قرضہ۔ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۸۹ء دفعہ ۴۔ ڈگری رہن۔ نالش منجانب منتقل الیہ مرتہن واسطے نیلام کے۔

اردو ״

منتقل الیہ جائداد مرہونہ حسب مراد دفعہ ۴۔ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۸۹ء مدیون نہیں ہے اور وہ مستحق جو استدعا سے نیلام جائداد کرے اور کوئی دادرسی بمقابلہ ذات راہن کے نہ چاہتا ہو اس امر کا پابند نہیں ہے کہ سارٹیفکٹ حسب ایکٹ مذکورہ بالا قبل اسکے حاصل کرے کہ وہ ڈگری پاسکے۔

۱۴۳ ہوتے تھے اور یہ امر تھا. ت سے ثابت ہے کہ وہ اراضیات جنکا اب دعوی ہے وہی اراضیات ہیں جو حسب ڈگری ۱۸۶۵ع دلائی گئی تھیں اور وہ ڈگری اسی اراضی سے متعلق تھی)

## بنیک رام دوبے بنام بنیک آف بنگال

پریوی کونسل
کم ۱۰ دسمبر ۱۸۹۱ع
صفحہ کتاب اگرپرتا
۲۲۳
اردر

گرو۔ حقوق باہمی گروی کنندہ اور گرو دار کے گرو دار کا مال گروشدہ کا ستے لیا اور اوسکی قیمت کا اسطور پر جمع کرنا کہ گویا وہ اوسکے ہاتھہ فروخت کیا گیا کیا اثر رکھتا ہے۔ ناجائز طور پر مال کو فروخت کرنا عدم موجودگی ہوس ہرجہ گروکنندہ حساب۔ ہرجہ گروکنندہ کا توس۔

ایک گرو دار نے جسکو اختیار فروخت کرنیکا بحالت عدم ادا تھا مال گروشدہ کو خود اسطور پر لے لیا کہ گویا وہ اوسکے ہاتھ فروخت کیا گیا تھا بلا اسکے کہ گرو دار نے اجازت دی ہو لیکن اوسنے قیمت اوس حساب میں جو اوسکے ساتھ تھا جمع کی یہ فعل گو انتقال مال بلا اجازت تھا لیکن اوس سے معاہدہ گرو اسطور پر منقطع نہیں ہوگیا کہ گروی کنندہ مال کو بلا ادا کرنے کے واپس لے سکے۔

ایک مدیون نے جسقدر روپیہ ایک بنیک سے قرض لیا کاغذات سرکاری بطور کفالت کے جمع کرکے ایک حصہ اون کاغذات کا جائز طور پر بوقت وعدہ خلافی باہم وائن و مدیون کے فروخت کیا گیا بنسبت باقماندہ کاغذات کے مدیون نے بعدا ایک جز اونکا روپیہ دیکر چھوڑا لیا اور اوس نے یہ خیال کیا کہ جو کاغذات کہ واپس دئے گئے وہ کل باقی کاغذات ہیں جو بنیک کے پاس بعد فروخت کئے جانے کے باقی رہے لیکن بنیک نے ایک جز اس طور پر لیا تھا کہ گویا وہ اوسکے ہاتھ فروخت کیا گیا اور قیمت کو بنیک نے جمع کیا۔

تجویز ہوئی کہ اگرچہ اسکے کہ بنیک یہ نہیں تصور کرسکتی کہ کاغذ سرکاری مذکور ہنوز گروی ہیں اگرچہ اس معاملہ سے معاہدہ گرو ایسا قطع نہیں ہوگیا کہ جس سے گروی کنندہ کاغذات بلا ادا کرنے روپیہ اور سود کے واپس پاسکے گو بنیک اب گرو دار کاغذ مذکور نہیں ہے لیکن چونکہ بنیک نے کاغذات مذکور کو اپنے کام میں لائی لہذا بنیک مذکور ذمہ دار ادا ہرجہ بقدر مالیت معہ سود مالیت مذکور ہے لیکن اگر اس ذمہ داری کا تعداد کیا جاتا تو گروی کنندہ کو حساب قرضہ میں قیمت کاغذات مجرا ملتی سود کے قرضہ پر سبقت ہو جانے سے زیادہ تر فائدہ گروکنندہ کا یہ ثبوت اسکے تھا کہ وہ سود کاغذات مذکور کا پاتا جسکا نرخ بازار کم ہوتا جاتا تھا پس جسقدر زیادہ

(۱) یہ تجویز ہوئی کہ تحت ساحت کے ایسے اجرائے ڈگری لگان بذریعہ نیلام اور بنسبت شخص ثالث کے
استہار نیلام کے ایسی نسبت تھی کہ جسکا صحیح جسب دفعہ ۲۸۷ ہو سکتا تھا اور ہونا چاہئے تھا
اور جہانتک کہ نامبردگان کو تعلق ہے نا جائز نہیں ہو سکتی
لیکن بنسبت بکر اور خالد کے یہ تجویز ہوئی کہ چونکہ وے نالش لگان یا اوس کارروائی
مین جو بمقدمہ مذکور ہوئی کوئی فریق نہ تھے اگرچہ بطور ایسے ورثا کے اسامی متوفی کے جنہوں
نے اپنا نام سررشتہ زمیندار مین درج نہیں کرایا اوس ڈگری پر اعتراض نکر سکتے ہوں کہ
کیونکہ نیلام سے لگان کی حاصل کیگئی تاہم اسوجہ سے اونکو ممانعت نہین ہے کہ بنسبت نیلام
کے اس بنا پر اعتراض کرین کہ وہ فریب سے بپابندی ڈگری مذکور کرایا گیا اور بہرحال وہ مجاز
اوسکے تھے کہ دعوی استقرار اس امر کا کرین کہ ڈگری [illegible] سے کسیطرح پر اونکے
حقوق مین فرق نہیں آیا۔

## درخواست صیغہ فوجداری

۲۷ جنوری ۱۸۹۲ء

صفحہ کتاب انگریزی ۳۴۵

اردو ۔

### ششی کمار دے بنام ششی کمار دے

اجازت استغاثہ - مقدمہ کا بلا شہادت طے ہونا - اختیار دینے اجازت کا - تحقیقات مجاز ۔
عدالت قبل عطائے اجازت - مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) دفعات ۱۹۵ و ۴۷۶ -

عدالت دیوانی جسکے روبرو کوئی مقدمہ بلا شہادت کے لئے جانے کے طے ہوا ہو اور
جسکو خیال کرنے کی وجہ ہو کہ اوس قسم کے جرم کا ارتکاب روبرو اوسکے اثنائے دوران
مقدمہ مذکور مین ہوا ہے جسکا ذکر دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین ہے مجاز ہے کہ
تحقیقات ابتدائی کرے اور اسطور پر اپنا اطمینان کرلے کہ بادی النظر مین عطائے اجازت
کے لئے ثبوت موجود ہے اور اگر یہ اطمینان ہو جاوے تو اجازت دے کہ استغاثہ اوس
شخص پر کیا جاوے جسکی بنسبت مرتکب جرم مذکور کا ہونا بیان کیا گیا ہے جب اجازت بعد
ایسی تحقیقات ابتدائی عطا کیجاوے اور اوسپر مبنی ہو تو وہ خلاف قانون نہین ہے۔
مقدمہ کاشی چندر مورندار (۱) و زمیندار سیو کری بنام ملکہ معظمہ (۲) سے اس بارہ مین
اختلاف کیا گیا۔

(۱) انڈین لاء رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۴۴ (۲) انڈین لاء رپورٹ سلسلہ [illegible] اسی جلد ۹ صفحہ ۲۹

بابو رگہو ناتہہ بنام پوریش ناتہہ بیداری (۱) اور لالہ ساق کیا گیا

جانکی بلبہ سین بنام حافظ محمد علیخان (۲) میں تمیز کیا گیا۔

۲۸ اپریل ۱۸۹۲ء

## جگناتہہ گورائی بنام واٹسن اینڈ کمپنی

نیلام بعلت اجرائے ڈگری فریب — نالش منسوخی نیلام بربنائے فریب — مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء دفعات ۲۴۴ و ۳۱۱۔

جگناتہہ اور راجا ناتہہ دو اسامی تہے جنکے نام زمیندار کے سررشتہ میں مندرج تہے راجا ناتہہ تین لڑکے عمرو و بکر و خالد بطور اپنے وارث کے چہوڑ کر فوت ہوا لیکن کوئی درخواست داخلخارج اسماء کی سررشتہ مذکور میں نہیں گذری زر لگان کی نسبت لگان کے پیدا ہوئی اور جگناتہہ اور عمرو نے روپیہ داخل کر کے عدالت میں جمع کیا اور زمیندار نے نالش بنام جگناتہہ دائر کی اور عمرو کو بطور مدعا علیہ فریق کیا اور دعوے زر لگان متدعویہ کا کیا اور ڈگری یکطرفہ حاصل کی جسمیں منجملہ دیگر امور کے یہ ہدایت تہی کہ ایفائے ڈگری اوس روپیہ سے کیا جاسکے جو عدالت میں اسطور پر جمع کیا گیا ہے وہ روپیہ حسب بیان زمیندار کے واسطے بیباقی اوسکے مطالبہ کے ناکافی پایا گیا اور اوس نے کارروائی اجرائے ڈگری کی اور حقیت کو نیلام کرا کے خود خرید کیا بعد اسکے جگناتہہ اور عمرو نے درخواست حسب دفعہ ۳۱۱ مجموعہ کے واسطے منسوخی نیلام کے اس بیان سے کی کہ ڈگری کا اجرا فریباً کرایا گیا اور اشتہار نیلام مخفی رکہا گیا اور ڈگری اوس طریق سے جو اختیار کیا گیا ناقابل اجرا تہی اور یہ حجت کی کہ ڈگری صرف اوس روپیہ پر جاری ہوسکتی تہی جو حسب مذکورہ بالا عدالت میں جمع کیا گیا تہا اور وہ روپیہ ایفائے کل زر ڈگری کے لئے جو صحیح طور پر واجب تہا کافی سے زیادہ تہا یہ درخواست نامنظور ہوئی۔

جگناتہہ و عمرو و بکر و خالد نے بعد اسکے نالش منسوخی نیلام بربنائے فریب اجرا کی۔ نسبت جگناتہہ و عمرو کے بتقلید فیصلہ مقدمہ مہندر و نراین چٹرجی بنام گوپال منڈل

(۱) انڈین لا رپورٹس سلسلہ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۵

(۲) ״ ״ ״ ״ ״ ״ ۱۲ ״ ۴۴

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ کلکتہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۹ حصہ ۸ مطبوعہ اگست ۱۸۹۲ء

## استصواب عدالت مطالبات خفیفہ

۱۸ مارچ ۱۸۹۲ء — صفحہ ۳۶۹ — صفحہ ۴۹۶

ٹرسٹ بنام نرنیدر ناتھ سین وغیرہ

مطالبہ اٹرنی کا۔ خرچہ۔ مدعا اٹرنیون کا دوران نالش مین۔ خرچہ دونون اٹرنیون کا جو اٹرنی دوم نے وصول کیا۔

ایک مقدمہ مین جسمین اٹرنیان دوران نالش مین تبدیل کئے گئے اور کوئی اقرار در بنسبت خرچہ اٹرنی اول کے نہ تھا یہہ

**تجویز ہوئی** — کہ اٹرنی دوم نے جو خرچہ دونون اٹرنیون کا موکل سے مع اطلاع اس امر کے کہ اٹرنی اول کا خرچہ ادا نہین ہوا تھا وصول کیا تو اوسمین اٹرنی اول کیجانب سے بقدر اوس کے حصہ خرچہ کے وصول کیا۔

۲۱ مئی ۱۸۹۲ء — صفحہ ۳۷۰ — صفحہ ۴۰۱

ڈنکن برادران وکمپنی (مدعیان) بنام جیت مل گرد ہاری لعل (مدعا علیہم)

مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۴۳ — ایک ہی معاہدہ کی خلاف ورزیون کی بنا پر نالش کسطرح ہو سکتی ہے۔ بنائے مخاصمت — معاہدہ —

جب ایک معاہدہ فروخت وخرید مال منجانب خریدار کے جزاً بذریعہ انکار کے لینے مال سے اور جزاً بذریعہ انکار کے ادائے قیمت سے بابتہ اوس مال کے جو دیدیا گیا ہے شکست کیا گیا ہو اور یہہ دونون خلاف ورزیان قبل اس کے کہ کوئی نالش کیجاوے وقوع پذیر ہوئی ہون تو از روئے دفعہ ۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے بائع خریدار مذکور پر دو نالشین کرنے سے ممنوع ہے کیونکہ دعوے اوس کا ایک ہی بنائے مخاصمت سے پیدا ہوتا ہے اور ایک ہی معاہدہ پر مبنی ہوتا ہے

۳۵

## گوبند چندر سیل بنام ملکہ معظمہ قیصر ہند

۱۵ فروری ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۳۵۵
اردو ‎″

جہوٹی شہادت - یہ ثابت کرنا کہ ملزم کو قبل ادس کے شہادت دینے کے حلف دیا گیا یا اوس سے اقرار صالح کرایا گیا تہا مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعات ۱۹۱ - ۱۹۳ - ایکٹ حلف (۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء) دفعات ۶ و ۱۳ و ۱۴ -

جرم بالارادہ جہوٹی شہادت دینے کا جسکا ذکر دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات میں ہے ارتکاب ہو سکتا ہے گو اوس شخص کو جسنے شہادت دی نہ تو حلف دیا گیا اور نہ اوس سے اقرار صالح کرایا گیا ہو -

## صیغہ ابتدائی یو اسینے

## لینڈ مارگیج بینک بنام صدر الدین احمد

۶ اپریل ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۳۵۸
اردو ‎″

اختیار سماعت - تعمیل مخصوص - فرمان شاہی ۱۸۶۵ء ضمن ۱۲ - نالش اراضی - اراضی جو حدود اختیار سماعت کے واقع ہو -

ایک بائع نے بموجب ضمن ۱۲ - فرمان شاہی ۱۸۶۵ء کے اجازت نالش حاصل کرکے ہائیکورٹ میں منجملہ دیگر امور کے نالش واسطے تعمیل مخصوص ایک معاہدہ کے جو مدعا علیہ نے واسطے خریداری اراضی موقعہ ضلع بردوان کے کیا تہا اور علی سبیل البدل ہرجہ کے دائر کی تجویز ہوی کہ جہانتک اغراض مذکور الصدر نالش کو تعلق ہے نالش مذکور بابت اراضی حسب منشا ضمن مذکور ہے -

بخوبی واقف تھا رجسٹرار نے اوس وقت یہ حکم دیا کہ دستخط ہیڈ ماسٹر کے اصلی نقشہ سائل کے
پاس رسید اونکی فیس کی ادا ہوئی اور رسید تحریری باجازت دینے امتحان کے بہیجی اور سائل وقت پر
حاضر ہوا اور کمرہ میں اوس ڈاکس پر جو اوس کے لئے مقرر کیگئی تھی بیٹھا اور امتحان دینا
شروع کیا

سائل پر اس جرم کا الزام لگایا گیا کہ اوس نے ایک جعلی دستاویز کو بطور اصلی استعمال
کیا (دفعہ ۴۷۱) اور اقدام دغا دینے کا کیا دفعات ۴۱۵ و ۵۱۱ ۔

تجویز ہوئی ۔ کہ رجسٹرار کو جھوٹے طور پر اس امر کے باور کرانے سے کہ سارٹیفکیٹ پر
ایک دوسرے شخص یعنی ہیڈ ماسٹر نے جو زیر انتظام سرکاری تھا دستخط کئے تھے سائل کی اصلی
غرض دینا یہ تھی کہ اوسکو انٹرنس کا امتحان دینے کے لئے بیٹھنے کی اجازت دیجاوے
اور ایسی نیت سے بموجب دفعات ۲۵ و ۲۴ مجموعہ تعزیرات فریب یا بدنیتی کی نہیں قرار
دیجا سکتی

پس یہ تجویز ہوئی ۔ کہ استعمال کرنا دستاویز جعلی کا باوجود علم و یقین اس بات کے
کہ وہ جعلی تھی از راہ فریب و بدنیتی نہ تھا اور چونکہ یہ امور لازمی واسطے جرائم دفعات ۴۷۱
و ۴۱۵ مجموعہ تعزیرات کے ہیں لہذا ملزم اون جرائم میں سے جنکا الزام اوسپر لگایا کسی کا
مرتکب نہیں ہوا ۔

یہ بھی تجویز ہوئی ۔ کہ ملزم مرتکب کسی جرم کا حسب مجموعہ تعزیرات نہیں ہوا ۔
مقدمہ سان [illegible] بنام ملکہ معظمہ قیصر ہند (۱) کا حوالہ دیا گیا ۔

پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے ہائیکورٹ سے حسب دفعہ ۴۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے یہ
استفسار کیا کہ آیا از روئے واقعات تحریر شدہ شخص ملزم کسی جرم کا مرتکب ہوا یا نہیں تو
ایسے استفسار میں مدعی کے ذمہ ثابت کرنا اس بات کا ہے کہ ارتکاب ایک جرم کا ہوا اور
ایسی صورت میں مدعی کی طرف سے بحث شروع ہونی چاہیے ۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۸۴

# استصواب فوجداری

## ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ہردین عرف راہل داس گھوسن نمبر

۳۰ اپریل ۱۸۹۱ء
فیصلہ جات انگریزی
۱۳۰۰
سرکار اردو
۳۲۹

جعلسازی - دغا - جعلی دستاویز استعمال کرنا - فریب - رشوت سے - مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء) دفعات ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۷۱ و ۴۲۰ ملاحظہ حق اظہار ترمیم کرنیکا استصواب پریزیڈنسی مجسٹریٹ میں خواستہ ایک بحث قانون کے کہ مانگا ہو مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء دفعہ ۴۳۲ -

دفعات ۴۶۴ و ۴۶۵ مجموعہ تعزیرات کی تعبیر کرنے میں اصل نیت ملزم کی دیکھنی چاہیئے اور نہ زیادہ تر بعید نیت مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام گردہاری لال (۱) کا حوالہ دیا گیا حسب قواعد کلکتہ یونیورسٹی کے ایک شخص جسنے خانگی طور پر پڑھا ہو انٹرنس کا امتحان دینا چاہے تو اوس کے لیے یہ ضروری ہے کہ رجسٹرار کے پاس اپنی درخواست اجازت دینے امتحان کے ساتھ ایک سارٹیفکیٹ منجملہ دیگر باتوں کے اس مضمون کا بھیجے کہ وہ پابند تہذیب اور نیک چلن ہے اور اوس نے اوس سارٹیفکیٹ پر دستخط کرنے والے شخص کو امتحان کے طور پر جانچ کے دیدیا ہے اور اوس کے سامنے سوالات کے جوابات دیئے ہیں کہ جس سے وہ اوس شخص کی رائے میں بخوبی ایسی قابلیت رکھتا ہے کہ جس سے اوسکا امتحان میں کامیاب ہونا بوجہہ معقول قیاس کیا جاسکتا ہے ایسے سارٹیفکیٹ پر اشخاص مندرجہ قواعد میں سے کسی کے دستخط ہونے چاہئیں اور اون اشخاص میں ہیڈ ماسٹر ایک ہائی اسکول کا جو زیر اہتمام سرکاری ہو داخل ہے جب رجسٹرار کے پاس ایسا سارٹیفکیٹ کے بھیجے جانے پر اور فیس مقررہ کے ادا ہونے پر عہدہ دار مذکور ایک رسید اوس امیدوار امتحان کے پاس بھیجتا ہے جس پر اوسکا نمبر مندرجہ فہرست پڑا ہوتا ہے اور یہی اوس کے لئے ایک سند امتحان میں حاضر ہونے اور کمرہ امتحان میں داخل ہونیکے واسطے ہے ایک شخص نے جس نے خانگی طور پر پڑھا تھا رجسٹرار کے پاس ساتھ اپنی درخواست اجازت دینے امتحان کے ایک سارٹیفکیٹ بشکل معینہ بھیجا جس پر دستخط ہیڈ ماسٹر ایک ہائی اسکول کے پائے جاتے تھے مگر وہ دستخط جعلی تھے اور اس امر سے سائل

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۶۵۳

# صیغۂ اپیل دیوانی

۱۹ فروری ۱۸۹۱

جمنا پرشاد و دیگر (مدعاعلیہا فریق دوم) بنام گنگا پرشاد سنگھ وغیرہ مدعیان

و

ہردہنی لال (مدعاعلیہ فریق اول) بنام گنگا پرشاد سنگھ وغیرہ مدعیان

دہرم شاستر۔ خاندان مشترکہ۔ قانون شاکشرا۔ رہن حصص غیر منقسمہ جایداد خاندان مشترک کا۔ منظوری شریک کی۔

کشن دیو نراین سنگھ و برہم دیو نراین سنگھ و بلدیو نراین سنگھ شرکا ایک خاندان مشترکہ کے تھے جس سے متعلق متاکشرا تھی ۲۷ جون ۱۸۶۲ء کو کشن دیو و برہم دیو نے بلا منظوری بلدیو کے خود اپنے فایدہ کے لئے اور بلا ضرورت جایز ایک دستاویز جمنا پرشاد و الہیری پرشاد مدعاعلیہما فریق دوم کو لکہدی اور کچہہ جایداد مشترکہ اونکے پاس رہن کر دی ۱۴ اگست ۱۸۸۰ء کو جمنا پرشاد اور الہیری پرشاد نے ڈگری یکطرفہ بربناے اوس دستاویز کے بنام کشن دیو و برہم دیو و بلدیو حاصل کی اور باجراے اوس کے موضع ہیرا ونکرا بتاریخ ۱۷ مارچ ۱۸۸۱ء نیلام ہوئے اور ہردہنی لال (مدعاعلیہ فریق اول) نے اونکو خرید کیا قبل ارجاع نالش منجانب جمنا پرشاد و الہیری پرشاد کشن دیو و برہم دیو و بلدیو سب نے ملکر ۴ اگست ۱۸۸۱ء کو موضع ہیرا ونکرا زر نقد سے پاس رہن کئے ۱۳ مارچ ۱۸۸۴ء کو ہرسنگہ داس نے ڈگری یکطرفہ بربناے اسکے حاصل کی اور باجراے اوس کے موضع ہیرا ۲۱ نومبر ۱۸۸۴ء کو نیلام ہوا مدعیان نے اسکو خرید کیا اور قبضہ باضابطہ عدالت سے حاصل کیا مدعیان نے ایک نالش واسطے اس امر کے استقرار کے کہ رہن ۲۷ جون ۱۸۶۲ء کا ناجایز تھا اور ڈگری اور نیلام اجراے ڈگری بمقابلہ اونکے بے اثر تھا اور واسطے بحالی قبضہ کے دایر کی اور یہہ بھی استدعا کی کہ اگر یہہ ہو کہ دستاویز رہن جائز ہو تو تعداد اوس روپیہ کی جو موجب اوسکے واجب الادا ہو اور جسکا بار موضع ہیرا پر ہو سکے تجویز کیجاے اور مدعیان اوس تعداد کے ادا کرنے پر مستحق انفکاک قرار دیئے جائیں اس نالش میں یہہ تجویز ہوئی کہ اگرچہ کشن دیو اور برہم دیو کو بلا منظوری اپنے شریک بلدیو کے اپنے حصص غیر منقسمہ کو جمنا پرشاد و الہیری پرشاد کے پاس رہن کرنیکا

# اجلاس کامل

**کالاچند کپال** (مدعاعلیہ اپیلانٹ) بنام شب چندر ... (مدعی ریسپانڈنٹ)

سود ۔ تمسک ۔ ادا کرنا تاریخ معینہ پر ۔ شرح زاید دو گنا تاریخ ... تا تاریخ وصول ۔ تاوان ۔ ایکٹ معاہدہ (نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۲ء) دفعہ ۷۴ ۔

۲۲ ۔ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء
جو کلمات انگریزی
۳۹۲
جو کلمات اردو
۳۹۱

**تجویز ہوئی** اجلاس کامل سے (بنرجی صاحب جسٹس مخالف الرائے) کہ ... دیگر ایک شرط مندرجہ تمسک اس مضمون کی کہ زر اصل مع سود تاریخ معینہ پر ادا کیا جاوے اور اوسکو نہ ادا ہونے پر سود بشرح زاید تاریخ تمسک سے تا تاریخ وصول تک ادا کیا جاوے ایک شرط تاوان کی حد تک پہونچتی ہے اور دفعہ ۷۴ ۔ ایکٹ معاہدہ ۱۸۷۲ء ... کا دعوے بشرح سود زاید من ابتدائے تاریخ تمسک تا تاریخ وصول کا ... (کرد ۱) بنجا پا بنام بنجا پا (۲) و ساجی بزبائی بنام مار ولی (۳) ... مقدمہ بجیا نتہ سنگہ بنام شاہ علی حسین (۴) ... بنام کرد (۱) سے اختلاف کیا گیا ہے منسوخ کہا گیا ۔

مقدمہ بالاتن داس بنام رن بہادر سنگہ (۵) سے ... کیا گیا

**بنرجی صاحب جسٹس** ۔ فیصلہ مقدمہ ... بنام کرد (۱) ... سود بشرح زاید تاوان المعور کیا گیا ہے ۔ نسبت دعوی سود تا تاریخ معہودہ اور ... ہے اور مقدمہ بجیا نتہ سنگہ بنام شاہ علی حسین (۴) کا فیصلہ نسبت اس امر کے ... کیا تھا دفعہ ۷۴ ۔ ایکٹ معاہدہ صرف اوس جزو دعوے سود سے متعلق ہے جو بابت زمانہ من ابتدائے تاریخ تمسک تا تاریخ معینہ کے ہو اور دعوے سود ... من ابتدا تاریخ معینہ تا تاریخ وصول سے متعلق نہیں ہے یہ رائے مطابق فیصلہ ... بنام کرد (۱) کے ہے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۸۹ ۔ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد [illegible] (۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۴ (۴) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۸ (۵) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ (۵۰۳)

۴۳۲

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ کلکتہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۹ حصہ ۹ مطبوعہ ستمبر ۱۸۹۲ء

## پریوی کونسل

۵ - فروری ۱۸۹۲ء
و ۵ - مارچ ״
صفحہ کتاب انگریزی ۴۳۸
اردو ۴۳۲

ہری پریا دیبی — رکمنی دیبی

شہادت منقولی مضامین دستاویزات کی ۔ ایکٹ شہادت (۱۸۷۲ء) دفعہ ۶۵ ۔
ضرورت ظاہر کرنے وجہ نہ پیش کرنے اصل دستاویز کے ۔

یہ امر کہ آیا ثبوت کافی تلاش یا گم ہونے کسی دستاویز اصل کا بغرض پیدا ہونے استحقاق داخل شہادت منقولی کے دیا گیا ایک ایسا امر ہے جسکا فیصل کرنا حاکم عدالت مرافعہ اولی کو مناسب ہے اور یہ سمجھا گیا ہے کہ یہ امر بہت زیادہ اوسکے اختیار تمیزی پر منحصر ہے جو نتائج کہ اوس نے اخذ کئے ہیں بجز ایسی صاف صورت کے کہ جنمیں انصاف دہی ہونا منظور نہ ہونے چاہئیں ۔

ایک حالت میں جسمیں بیان ہوئے اختیار تبنیت کا تھا جو بدیہی اس بیان سے کیگئی تھی کہ ایک انومتی پتر مدعا علیہا کے شوہر متوفی نے تحریر کیا تھا لیکن مدعا علیہا کیجانب سے تلاش کافی کا ہونا ثابت نہیں کیا گیا اور نہ گم ہونا اصل دستاویز کا ۔ اس غرض سے کہ شہادت منقولی اوسکے مضامین کی قابل پذیرائی ہو ۔

---

پریوی کونسل ۱۸۹۲ء
۹ - فروری و ۵ - مارچ
صفحہ کتاب انگریزی ۴۴۴
اردو ۴۴۳

صاحب مرزا — بنام — عمدہ خانم
״ — ״ — گنا خانم

وصیت نامہ کا منسوخ کیا جانا ۔ شہادت بنسبت منسوخی وصیت نامہ کے بابت منسوخی وصیت نامہ ۔ تعبیر وصیت نامہ بنسبت اس امر کے کہ آیا کوئی شئے موہوبہ

[illegible] فائدہ تاہم چونکہ مدعیان نے اپنا استحقاق او نہیں راہنمان سے حاصل کیا لہذا وہ [illegible] لال کو جس نے رزرو سے اپنی خریداری نیلام کے متوفی مرتہن کے حاصل [illegible] ۱۸۵۲ء پر دیا گیا تھا جو ادا کردینا مستحق ولا پانے حصص [illegible] اور اور وہ روپیہ کا موا خذہ حصص مذکور پر تھا —

[illegible] نام [illegible] (۱) اصولاً اتفاق کیا گیا [illegible]

[illegible] (۲) [illegible] بنام [illegible] (۳) [illegible]

[illegible] بنام [illegible] (۴) کا حوالہ دیا گیا

## [illegible] اسمٰعیل خان بنام [illegible] وغیرہ

[illegible] وغیرہ [illegible] حق [illegible] کامل آمدنی [illegible]

[illegible] اور [illegible] بحفاظت [illegible] آمدنی [illegible] اور وقت [illegible]

[illegible] استعمال کرسکتا ہے —

[illegible] (۵) کا حوالہ [illegible]

[illegible] (۶) [illegible] اختلاف کیا گیا

[illegible] الفاظ [illegible]

[illegible]

---

[illegible] صفحہ ۹ [illegible] رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۲

[illegible] (اجلاس کامل) صفحہ ۱۴۱ [illegible] رپورٹر (اجلاس کامل) جلد ۱۰ صفحہ ۱

[illegible] سلسلہ کلکتہ جلد (۱) صفحہ ۱۰۰ [illegible] جلد ۱۷ صفحہ ۱۹۴

[illegible] ۱۲ صفحہ ۱۴۴

[illegible] سلسلہ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۸۹۴ [illegible] صفحہ ۸۴

[illegible] سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۶۳

۴۴

عدالت مرافعہ اولی اور عدالت اپیل نے شہادت پر بخوبی نظر ڈالنے کے بعد یہ
تجویز کی کہ اگرچہ رسم تبنیت عمل میں آئی مگر واقعی دینا اور لینا لڑکے کا وقوع میں نہیں آیا
چونکہ کوئی وجہ اوس معمولی طریقہ سے تجاوز کرنیکی جو اوس حالت میں اختیار کیا جاتا
ہے جب دو عدالتوں نے اتفاق کیا ہو نہ تھی لہذا تجویز مذکور بالا پذیرا لیگئی اور برطبق
اوسکے یہ تجویز ہوئی کہ تبنیت عمل میں نہیں آئی۔

جب وصیت نامہ سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ موصی کی صاف یہ نیت تھی کہ قبل تبنیت کے
حصہ وکثیر اپنی جائداد کا اوس لڑکے کو دے جسکو وہ متبنی کرنا چاہتا تھا اور ہبہ
بنام طفل مذکورہ باستعمال اوسکے نام کے کیا گیا اور وہ لڑکا بطور پسر متبنی کے منتخب
نہیں کیا گیا اور یہ ہبہ ایسے وجوہ سے کیگئی کہ جنسے کو متبنی کرنا قرین قیاس تھا
تبنیت سے بالکل علیحدہ تھے تجویز ہوئی کہ ہبہ قابل نفاذ ہے باوجود اوسکے کہ
تبنیت عمل میں نہیں آئی۔

# اجلاس کامل

۱۲۔ مارچ ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب نمبر ۱
۱۶۴
اُردو ۱۷۱

## دُلہن گلاب کنور بنام رادہا دولاری کنور

اپیل۔ حکم مشعر استقرار حقوق بعض اشخاص نسبت تقسیم نقد بحصص مخصوص قبل واقعی تقسیم
ہونے کے قابل اپیل ہے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) دفعات
۲ و ۵۴۰ و ۳۹۶۔ نالش تقسیم۔

اجلاس کامل سے بر نسبت صاحب جسٹس نے شبہہ ظاہر کیا) یہ تجویز ہوئی
کہ ایسا حکم مصدرہ نالش تقسیم کہ جس سے حقوق مخصوص اشخاص کے اور وہ جائداد
جسکی تقسیم عمل میں آنے والی ہے قرار دیگئی ہو مشعر اس فیصلہ کے ہے کہ نالش ڈگری ہو لیکن
بعد صدور ایسے حکم کے وہ عدالت کہ جس نے وہ حکم صادر کیا نالش کو ڈسمس نہیں کر سکتی
پس وہ ایک ایسا حکم ہے کہ جس سے فیصلہ حقوق متدعویہ اور جوابدہی نالش کا ہوا اور
اوس سے جہانتک کہ عدالت صادر کنندہ حکم کو تعلق ہے فیصلہ نالش کا حسب مراد
تعریف ڈگری مندرجہ دفعہ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی ہو جاتا ہے لہذا اوسکی نارادی سے

کسی خاص سرمایہ سے دیجاوےگی یا عام جائداد سے۔ ہبتہ الانتفاع یعنی ہبہ سرکا مایہ مخصوص نہین ہے۔

کوئی وصیت نامہ جسپر باضابطہ دستخط ہوے ہون جزواً یا کلیتاً ایسے وصیتنامہ سے منسوخ نہ سمجھا جائیگا جو دستیاب نہو بجز اسکے کہ از روے صاف اور قابل اطمینان شہادت کے یہ ثابت ہو جاے کہ اوس وصیت نامہ مین الفاظ متعلق تنسیخ یا ایسے انتظامات مندرجہ وصیت نامہ تاریخ ما قبل کے تھے اور دونوں وصیت ناجات ایک ساتھ قائم نہیں رہ سکتے۔ اسقدر ثابت کرنا کافی نہین ہے کہ وصیت نامہ جو دستیاب نہین ہوا وصیت نامہ اولین سے مختلف ہے جب تک کہ یہ ثابت نہ کیا جاے کہ اختلاف کس امر مین ہے یہ بھی طے ہو چکا ہے کہ بار ثبوت اوس شخص پر ہے جو وصیتنامہ موجودہ اعتراض کرتا ہو یہ مسلمہ عموماً متعلق ہین۔

ادا ے موہوبات یا ہبہ جات وظائف سے قائم مقام موصیہ نے اس بنا پر انکار کیا کہ موصیہ کو کچھ اختیار منتقل کرنے اوس سرمایہ کا نہ تھا کہ جسمین سے حسب تعبیر ضروری وصیتنامہ کے اونکے ادا کئے جانے کی ہدایت تھی بر طبق کل وصیتنامہ پر غور کئے جانے کے۔ تجویز ہوی کہ عبارت ہبہ اسقدر وسیع تھی کہ موہوبات مذکور کا لحاظ کل جائداد منقولہ موصیہ پر ہوسکتا ہے اور نیز یہ کہ اگر الفاظ وصیت نامہ کے معنی محدود قائم کئے جاوین تو بھی ہبہ وظائف بطور ایسے ہبہ کے متصور ہونی چاہئے کہ وہ خاص سرمایہ سے قابل ادا ہین اور اس بنا سے بھی وہ عام جائداد سے بر طبق باقی نہ رہنے سرمایہ مخصوص کے قابل ادا ہین۔

---

بیرنسیٹر مکرجی — بنام — اردہ چندر راے

پریوی کونسل
۲- فروری و ۵ مارچ ۱۸۹۲ع
صفحہ کلکتہ انگریزی ۴۵۶
و اردو ۱۵۴

شب چندر راے — بنام — گوبند موہنی

دھرم شاستر تبنیت۔ تبنیت مین طفل متبنی کے دئے جانے اور قبول کئے جانیکی ضرورت۔ تعبیر وصیت نامہ کی نسبت نامزد کئے جانے ایک طفل کے جسکی تبنیت ساقط ہوی بطور موہوب لہ کے۔

(کتاب ۵ باب ۱۷) مقرر کیا گیا ہے شوہر نے کوئی جہیز و جہ کو نہ دی ہو۔
نالشات طلاق باہم باشندگان برہما بودھ مت کے نالشات قسم دیوانی ہیں جسے ایکٹ طلاق ہند متعلق نہیں ہے لہذا وہ بذریعہ عرضی دعوے اور نہ بذریعہ درخواست کے دائر ہو سکتی ہیں۔
درمعاملہ اپیل کورٹ بمقدمہ لنگا لوی بنام مسیو ما (۱) کی بابت رای ظاہر کیگئی۔
فقرات منقولہ یا دہما تہاٹ کا حوالہ دیا تہا اونکی تشریح کیگئی۔

۴۶

# صیغہ اپیل دیوانی

۱۲- مئی ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۴۸۶
اردو ۴۸۱

پرونا تھ شرما بنام ایشور چندر دت
ایکٹ سارٹیفکٹ وراثت ۷ بابت ۱۸۸۹ء دفعہ ۴- اجرای ڈگری- درخواست اجرا بجانب قائم مقام قانونی بلا سارٹیفکٹ-

دفعہ ۴- ایکٹ سارٹیفکٹ وراثت ۱۸۸۹ء مین محض یہہ حکم ہے کہ عدالت بر طبق درخواست کسی شخص دعویدار استحقاق اجرا ڈگری کے کارروائی کرے گی بجز اسکے کہ وہ سارٹیفکٹ یا دیگر سند اوسی قسم کی پیش کرے- مگر دفعہ مذکور سے یہہ لازم نہیں آتا کہ کوئی درخواست بلا ادخال سارٹیفکٹ کے نہیں کیجا سکتی- اور سارٹیفکٹ وراثت کارروائی مین پیش کیا جا سکتا ہے-
مقدمہ جانکی بلبہ سین بنام حافظ محمد علی خان (۱) کی تقلید کیگئی-

---

۱۴- مئی ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۴۸۵
اردو ۴۸۴

پیارے موہن مکرجی بنام برو داچرن چکربتی
اپیل بنا راضی حکم- حکم بموجب ایکٹ اسامیان بنگال (۸ بابت ۱۸۸۵ء) دفعہ ۸۷ کے صادر ہوا ہو قابل اپیل نہین ہے- حصول اراضی متخاصمہ جیبدار- مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) دفعات ۲ و ۵۸۸-

---

(۱) انڈین لار پورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۷۴-

مثل ڈگری سے اپیل ہو سکتا ہے۔

# استصواب منجانب ریکارڈر رنگون

مونگ شوہن بنام ما مہیشا

۲۷ اپریل ۱۸۹۶ء
فیصلہ جات انگریزی ۴۶۹
رو ۶۷۸ م

طلاق - برہما کے بودھ مت والوں میں قاعدہ بنسبت طلاق کے کیا ہے۔
بودھ مت کا قاعدہ دہما تہاٹاں کی سند۔ منو کا یا کی سند۔ ترک کرکے چلا جانا۔

صورت معاملہ

ایک نالش طلاق میں جو ایک شوہر باشندہ برہما نے اس بنا پر دائر کی تھی کہ اوسکی زوجہ بلا کسی قسم کی وجہ کے اوسکو چھوڑ کر چلی گئی اور آٹھ مہینے گذشتہ سے علیحدہ رہتی ہے اور اوسکے ساتھ ہمخانگی کرنے سے انکار کرتی ہے (کوئی الزام خلاف زوجہ کے بدچلنی خلاف عصمت یا کسی عادات قبیحہ کا نہیں لگایا گیا) زوجہ نے جوابدہی میں یہ عذر کیا کہ وجہ متذکرہ بالا بموجب قانون بودھ مت کے بنا سے طلاق نہیں ہو سکتی اور مزید براں یہ عذر کیا کہ طریق عمل سائل ایسا تھا کہ اوسکے لئے انکار ہمخانگی کا اوسکے ساتھ کرنا جائز تھا تقسیم جائداد ما بین زوجہ اور شوہر کے عمل میں نہیں آئی بر طبق استصواب از عدالت ہائیکورٹ یہ تجویز ہوئی کہ مطابق قانون کے جسپر بودھ مت والوں عمل ہوتا ہے سائل مستحق طلاق کا نہیں ہے۔

اگرچہ جس نالش طلاق میں جس سے قانون مذکورہ بالا متعلق ہو کوئی اون وجوہ میں سے ثابت کی جاوے جو دہما تہاٹان میں بطور وجہ معقول طلاق کے تسلیم ہوئی ہیں تو وہ مستحق طلاق کا ہوگا دہما تہاٹان میں پانچ امور کہ جنکے لحاظ سے طلاق جائز ہوتا ہے اون سے علیحدہ نہیں کہ جو تجویز اسپیشل کورٹ میں مقدمہ لگا نوکی بنام بیوما (۲) بیان ہوئی ہیں یعنے دیگر امور علاوہ ماں یا باپ کے مار ڈالنے یا ہلاک کرنے یا چور لینے یا کسی بودھ مت والے کا خون کرنا یا راہب کرنا یا مذہب کے خلاف کہنا یا زنا کرنا۔

ترک کرکے چلا جانا بلحاظ صحیح معنے ان الفاظ کے منجانب زوجہ کے وجہ معقول طلاق کی منجانب شوہر ہے لیکن شرط یہ ہے کہ عرصہ یکسال میں جو حسب منو کا یا کے

(۱) [illegible] فیصلہ مورخہ ۱۸ اگست ۱۸۹۶ء

۴/۱۸

# استصواب منجانب بورڈ مال

۲ - مارچ ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۴۹۹
اردو ۴۶۸

معاملہ ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۹ء و بمعاملہ استصواب منجانب بورڈ مال بموجب دفعہ ۴۶ ایکٹ اسٹامپ
ایکٹ اسٹامپ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۹ء ) دفعات ۳ (۱۵) و ۲۵ (ج ) وضمیمہ مد ۴۹
دستاویز بیمہ - انکوننٹیڈ سروس فیملی پنشن فنڈ کے سارٹیفکٹ داخلہ پر اسٹامپ
سارٹیفکٹ داخلہ جو حسب قواعد انکوننٹیڈ سروس فیملی پنشن فنڈ کے عطا کیا گیا ہو
حسب معنی دفعہ ۳ (۱۵) ایکٹ اسٹامپ کے بابت ایک رقم کے جو الٹ سے
زیادہ ہو دستاویز بیمہ جان ہے لہذا اوسکی بابت جو آنہ کا رسوم واجب الادا ہے
دستاویز مذکور داخل مخولسے دفعہ ۲۵ (ج ) ایکٹ اسٹامپ کے نہیں ہے -

# صیغہ اپیل دیوانی

۲۰ - مارچ ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۵۱۴
اردو ۵۰۳

درگا پرشاد سنہ و پادھیا     بنام     برندابن رائے
ایکٹ اسامیان بنگال (۸ سنہ ۱۸۸۵ء ) دفعات ۱۵ و ۱۶ - حقیت ہائے پٹی -
نالش لگان -
دفعات ۱۵ و ۱۶ - ایکٹ اسامیان بنگال ۱۸۸۵ء حقیت ہائے پٹی سے متعلق ہیں

۳۴ حکم جو کوئی عدالت دیوانی موجب دفعہ ۸۴ ایکٹ اشتامپ بنگال کے صادر ہو قابل اپیل نہیں ہے۔ کیونکہ وہ حسب منشا دفعہ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ڈگری نہیں ہے اور ازروئے دفعہ ۵۸۸ مجموعہ مذکور یا ازروئے کسی خاص حکم ایکٹ اشتامپ بنگال کے اجازت نہیں دی گئی۔

مقدمہ گوگہن ملاح بنام راجیشر نراین جہا (۱) کا حوالہ دیا گیا اور اوسکی تقلید کی گئی

## صیغہ اپیل دیوانی

۲ - مارچ ۱۸۹۲ء
نظائر کلکتہ انگریزی ۴۸۷ و ۴۸۶

چھاچند ربسواس بنام تارنی شنکر گہوس

اپیل - ایکٹ گارڈین ووارڈ یعنے ولی و نابالغ (۸ سنہ ۱۸۹۰ء) دفعہ ۴۷ برطرفی ولی کا حکم مشعر انکار برطرفی ولی سے۔

کوئی اپیل موجب ایکٹ گارڈین و وارڈ (۸ سنہ ۱۸۹۰ء) کے بنا راضی حکم صاحب جج ضلع مشعر انکار برطرفی کے نہین ہوسکتا۔

---

۸ - اپریل ۱۸۹۲ء
نظائر کلکتہ انگریزی ۴۸۹ و ۴۸۸

رانی گنج کول ایسوسی ایشن لمیٹڈ بنام جدو ناتھ گہوس

پٹہ - پٹہ عمارت داخل منشاے ایکٹ اشتامپ بنگال کے نہیں ہے۔ پٹہ بابت گودام کوئلہ کے حسب مراد ایکٹ اشتامپ بنگال نہ متعلق زراعت ہے نہ متعلق باغ لگانے کے۔ ایکٹ اشتامپ بنگال (۸ سنہ ۱۸۸۵ء دفعات ۳ و ۴ و ۵ - ایکٹ حد سماعت (۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) ضمیمہ ۲ مد ۱۱۶۔

پٹہ رجسٹری شدہ جو واسطے اغراض عمارت اور واسطے قائم کرنے ایک گودام کوئلہ کے عطا کیا گیا ہو داخل منشاے ایکٹ اشتامپ بنگال کے نہین ہے کیونکہ وہ پٹہ واسطے اغراض زراعت یا باغ لگانے کے نہ تہا۔

جو حد کہ سماعت کہ نالش لگان سے جو ایسے پٹہ مین مقرر کیا گیا ہو متعلق ہوسکتی ہے مد ۱۱۶ - ایکٹ حد سماعت مین محکوم ہے۔

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ کلکتہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۹ - حصہ ۱۰ مطبوعہ اکتوبر ۱۸۹۲ء

# پریوی کونسل

## اندر چندر سنگہ وغیرہ مدعیان بنام رادھا کشور گہوس

برطبق اپیل از ہائیکورٹ کلکتہ

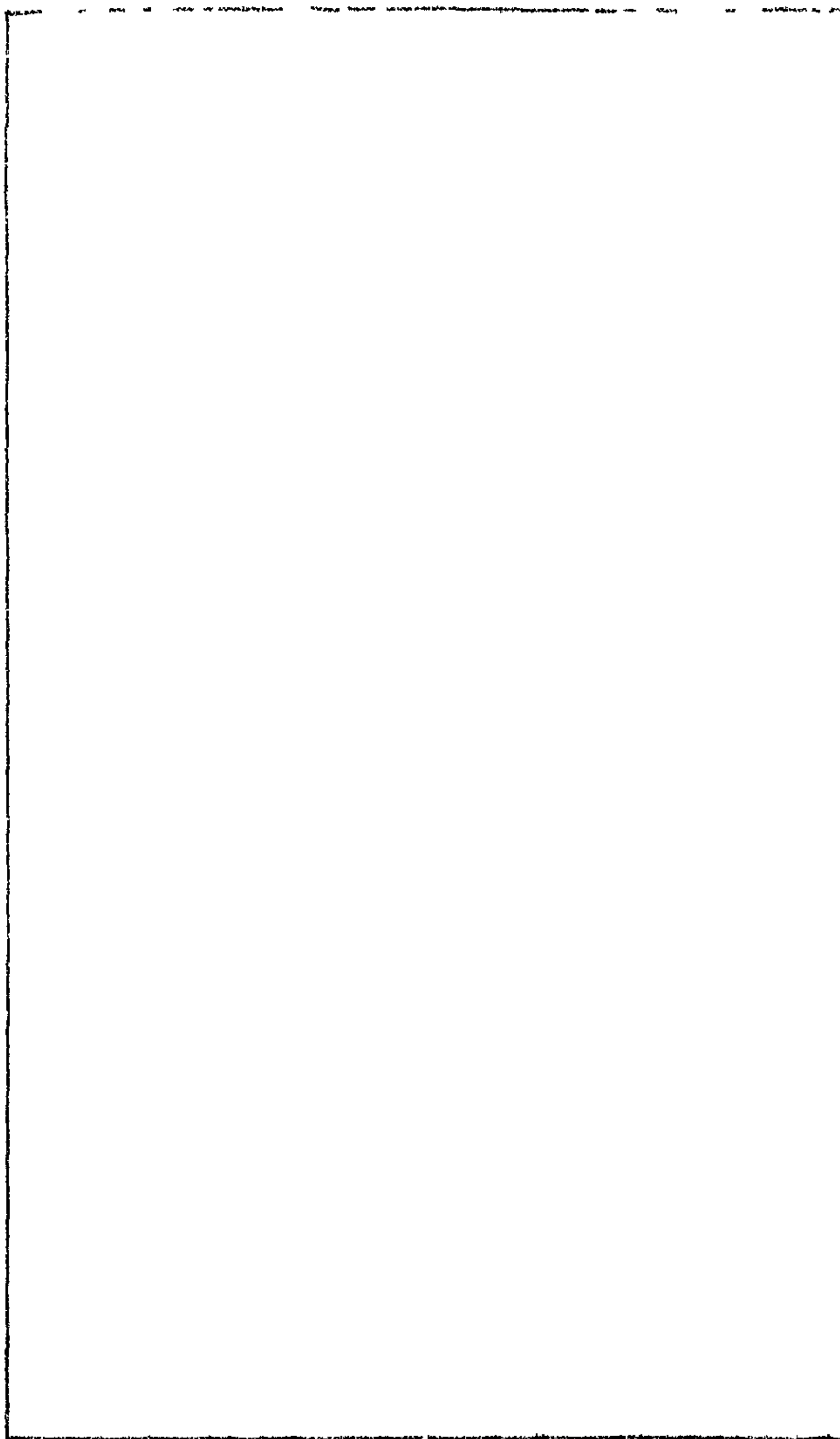
۹ر مارچ ۱۸۹۲ء
فیصلہ جلد ۱۹ انڈین لا رپورٹ صفحہ
۵۰۶
رر رر رر
۵۰۷

ولی نابالغ - نابالغ پابند معاہدہ اپنے ولی کا نہیں ہے۔ اپیل میں تنقیح کی مقدمہ کی اوس سے
برخلاف نسبت عدالتہائے ماتحت میں تنقیح کیگئی تھی روا نہیں ہے۔

برطبق وفات ایک اجارہ دار کے اوسکی ماں و بیوہ نے بحیثیت مہتمم بموجب وصیت نامہ
نامبردہ کے اراضی اجارہ پر قبضہ رکھا بعدہ بیوہ نے ایک پسر واسطے اجارہ دار مذکور کے متبنے
کیا اور وہ وارث اوسکی جائداد کا ہوا چونکہ میعاد اجارہ ختم ہوگئی مہتممان نے تجدید اوسکی واسطے
پانچ سال کے کرائی لیکن قبل انقضائے میعاد مذکور و بحالت نابالغی پسر اوس سے استعفا دیدیا
گیا اور بعد بالغ ہونے پسر مذکور کے اوس کے نام یہ نالش پٹہ دہندہ نے واسطے دلاپانے
لگان تین سال کے بموجب اجارہ جدید کے دایر کی۔

معاہدہ متبنی کرنیوالی ماں و ولیہ کا ذات پسر متبنی پر واجب التعمیل نہ تھا اور نہ بعد حصول بلوغ اوسنے
معاہدہ مذکور کو منظور کیا بہ لحاظ عبارت معاہدہ مذکور کا اثر اوس حقیقت پر نہیں پہونچتا تھا جسکا بالآخر
پسر مذکور جانشین ہوا بلکہ مہتممان نے اپنے خاص نام سے کیا تھا۔

**تجویز ہوئی** - کہ مقدمہ جس طور پر کہ ابتداءً عرضی دعوے میں بیان کیا گیا اور ان امور تنقیح طلب
سے قایم ہوتا تھا جو عدالت مرافعہ اولے نے قرار دیے تھے اور جو ویسے تر تھے یعنی یہ کہ پسر پر ذات
خاص معاہدہ واجب التعمیل ہے کیونکہ اوس سے اوسکا فائدہ متصور تھا اور اس بنا پر کہ اوس نے
بعد حصول بلوغ معاہدہ مذکور کو منظور کیا تھا اپیل میں بدل ساختہ ایسے دعوی سے نہیں ہوسکتا



بیوگان نے ظاہرا بموجب وصیت نامہ کے تبنیت کی اور تب اونہون نے ایک اقرار نامہ بہی ایک دوسرے کے ساتہ اقرار اس امر کے متعلق کیا کہ وہ پسران مذکور کو بطور ورثہ کی مال وا ولیاء کے پرورش کرینگی اور بعد ادا کے اخراجات دیوسیوا کے باقی آمدنی کے دو برابر حصہ کرینگی اور روپیہ جمع کرینگی اور زر مجتمع کو ہر ایک بیوہ حوالہ اوس پسر کے جسکو اوس نے متبنے کر لیا ہے بوقت اوس کے بالغ ہونیکے کریگی۔

ایک نالش مین منجانب ایک پسر کے جسکو ظاہرا بیوہ کلان نے متبنے کیا تھا بیوہ جو سوقت فوت ہوگئی تھی بنام بیوہ خورد اور اوس پسر کے جسکو ظاہرا بیوہ مذکور نے متبنے کیا تھا واسطے بغرض انتظام جائداد موصی معہ دعوے چارہ کار کے جو افعال بیوگان پر بشمول اقرار نامہ نوشتہ اونکے مبنی تھا۔

**تجویز ہوئی** ۔ (اولاً) یہہ کہ چونکہ یہہ قاعدہ طے شدہ ہے کہ ایسی تبنیت ناجائز ہے لہذا مدعی بموجب وصیت نامہ کے کچہہ نہین پاسکتا کیونکہ بروے اوس کے کوئی ہبہ بحق اوسکے بجز بحیثیت تبنیت نہ تہی اور موصی کی نیت مین جسکو ظاہرا کوئی اشتباہ نسبت جائداد اوس انتظام کے جو اوس نے کیا تہا نہ تہا یہ بابت نہ تہی کہ شخص غیر بطور تبنیت داخل کیا جاوے۔

مقدمہ من متہنہ نا تہہ وسے بنام انا تہہ نا تہہ وسے (۱) تمیز کیا گیا۔

(ثانیاً) یہہ کہ بموجب قانون وراثت عہد تبنیت کا بطور وارثان کے بیوون کو پہونچا اور وہ مستحق تمتع انتفاعی آمدنی فاضل اپنی جائداد کے تاحیات اپنے ہوگئین چنانچہ اونمین سے ہر ایک معاہدہ بابت اپنے خاص حق کے کرسکتی تہی۔

(ثالثاً) یہہ کہ قطع نظر معاہدے کے جو بیوہ مدعی القایم نے کیا تھا کوئی بار امانت اوسپر عاید نہ تھا لیکن بروے اقرار نامہ کے جبکہ اوسپر بطور جزو ایک سلسلۂ افعال کے نظر کیجاوے طفلان کو جس حد تک کہ حق بیوون کا پہونچا تہا وہی فایدہ حاصل ہوا جو اونکو بحالت وارث ہونیکے حاصل ہوتا اور اگرچہ وہ اوس عمر پر جو اونکی تہی فریق اقرار نامہ نہ تہے نہ ہوسکتے تہے تاہم وہ اسبات پر اصرار کرسکتے تہے کہ تعمیل معاہدہ کی کیجاوے جسکی روسے ہر ایک بیوہ نے دوسری بیوہ کے ساتھ یہہ اقرار کیا تھا کہ نسبت جائداد کے واسطے طفلان مذکور کے عمل کریگی۔

---

(۱) رپورٹ بورک صاحب صفحہ ۱۰۹ - وانڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۲ صفحہ ۲۴۴۔

۵ کہ جو بالکل مختلف ہو اور جس سے کلیتاً جدید امور تنقیح طلب پیدا ہوں یعنے سابقہ اس دعوی کے کہ متہمان نے بروی اختیار وصیت نامہ کے یاد رکھا ان اجارہ کا حقیت پر عاید کیا تھا اور بار مذکور اوس وقت تک قایم رہا کہ وارثا قابض ہوا اور وارث بقدر اوس متروکہ کے جو اوس کے قبضہ مین آیا ذمہ دار ہے دعوے آخر الذکر فی الحقیقت ایک دعوے جدید ہوگا۔

وہ مقدمہ جو ہنومان پرشاد پانڈے بنام مساۃ بپولی کن راج کنوری (۱) مین پیدا ہوا تھا مہیز کیا گیا۔

# سورنیدر کیشب رای بنام درگا سندری

{ برطبق اپیل از ہائیکورٹ کلکتہ }

دہرم شاستر متعلق تبنیت ۔ تبنیت دو بیوہ مین سے ہر ایک کی جانب سے اوس صورت مین بیکار ہے کہ یہ آن واحد ایک باپ کے واسطے عمل مین آئی ہون ۔ تاثیر اقرار نامہ باہمی بیوگان بحق اون طفلان کے جنکی تبنیت ساقط ہوئی ۔ وصیت بحق ٹھاکر خاندان کے ۔ عہدہ شبیت ۔ حساب ۔ معاہدہ ۔ حقوق اشخاص جنکو معاہدہ سے تعلق تھا الا وہ فریق باضابطہ اوس کے نہ تھے ۔

بموجب دہرم شاستر بہ آن واحد دو بیوگان کی جانب سے تبنیت دو طفلان کے واسطے ایک پدر کے عمل مین نہین آسکتین ۔

ایک موصی اپنی تمام جائداد واسطے ایک ٹھاکر خاندان کے چھوڑی اور اس غرض سے کہ دیوسیوا ہوتی رہی اوس نے یہ ہدایت کی کہ اوسکی دونون بیوون مین سے ہر ایک ایک پسر اوسکی واسطے متبنی کرے اور پسران مذکور شبیت جایداد شنکلپ یعنے دیوآرپن کے ہون اور زمانہ نابالغی پسران مذکور بیوگان جائداد مذکور کی نگرانی کرین اور جب ہر دو پسران مذکور بالغ ہو جاوین تو ہر دو بیوہ مذکور کو بموجب وصیت نامہ کے ہدایت تھی کہ تمام جایداد دیوآرپن کو حوالہ نابردگان بحیثیت شبیت کے کرین اور فاضل آمدنی سے جو بعد ادائے اخراجات دیوسیوا کی بچے ہر دو پسران کو ایک وظیفہ مقررہ دیا جاوے اور باقی روپیہ کی نسبت کچھ ہدایت نہ تھی ۔

(۱) ایدیا ہے بنجو مورصاحب جلد ۷ صفحہ ۳۹۳ ۔

# استصواب اجلاس کامل

۵۵.

فارو جہلا بنام گورموہن جہلا -

۱۰۰ مارچ ۱۸۹۱ع
صفحہ کتاب انگریزی ۴۴۲
،، ،، اردو ۱۱۰

ماہی گیری - حاید ادعید مستولہ حق ماہی گیری - قبضہ - ایکٹ دادرسی خاص (منزاول ۱۸۷۷ع)

دفعہ ۹ - تعبیر ہسٹیوٹ اعتراض ودجوہ مسودہ کا حوالہ دیاگیا -

اجلاس کامل سے **تجویز ہوئی** - (**برنسپ صاحب جسٹس وگٹ صاحب جسٹس** مختلف الرائے) نالش حصول قبضہ استحقاق ماہی گیری ایک کہال مین جسکی زمین کا مالک مدعی نہین ہے داخل احکام دفعہ ۹ - ایکٹ دادرسی خاص نہین ہے -

نسبت استحقاق حوالہ دینے "اعتراض اور وجوہ" مسودہ کے بحث کیگئی -

# تحریک فوجداری

مدن موہن بسواس بنام ملکہ معظمہ قیصر ہند

۲۰ اپریل ۱۸۹۲ع
صفحہ کتاب انگریزی ۷۷۵
،، ،، اردو ،،

محنت کرنے پر ناجوار اً مجبور کرنا - جبر مجرمانہ - غلامی - حبس بیجا - مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ع) دفعات ۳۴۴ و ۳۵۲ و ۳۷۰ و ۳۷۴ -

ملزم نے مستغیثون کو جنکی نسبت ملزم یہہ بیان کرتا تھا کہ وہ بتعداد مختلف اوس کے مقروض مین اسباب پر راضی ہونیکی ترغیب دی کہ اوسکی جائداد پر بود و باش اختیار کرین اور بذریعہ محنت و مزدوری کے قرضہ اپنا اپنا ادا کرین مستغیثان کو کوئی تنخواہ ملنے والی نہ تھی نہ فی الواقع ملی لیکن ملزم اونکو بطور اپنے ملازمان کے کہانا کہلاتا رہا ملزم اسبات پر اصرار کرتا رہا کہ مستغیثان اوسکا کام کرین اور جب وہ اوسکا کام نہین کرتے تھے تو وہ اونکو بطور سزا کے مارتا تھا علاوہ برین مستغیثان کا یہہ بیان تھا کہ وہ اسبات سے روکے جاتے تھے کہ ملزم کے مکان کو چہوڑین اور رات کو قفل مین بند کردیے جاتے تھے برنباء ان بیانات کے عدالت ماتحت اولے نے نسبت ملزم کے تجویز ثبوت جرائم حسب دفعات ۳۴۴ و ۳۷۰ و ۳۷۴ - مجموعہ تعزیرات صادر کی برطبق اپیل تجویزات ثبوت جرم بموجب اول دو دفعات کے منسوخ کی گئین کیونکہ شہادت روکے جانے کی باور نہین کیگئی - لیکن تجویز حسب دفعہ ۳۷۴ - اس بناء پر

(رابعاً) یہ کہ ہر ایک طفل بوقت پہونچنے سن بلوغ کے مستحق نصف زر فاضل آمدنی کا تاحیات بیوہ باقیماندہ اور زر مجتمعہ آمدنی فاضل مذکور کا ہے چنانچہ مطابق اوس کے بمقابلہ بیوہ مذکور حساب کیے جانیکی ہدایت کیگئی۔ ۵۲

مگر بیوہ اثناے دوران اپیل میں بعد مباحثہ اپیل کے فوت ہوگئی اور وارث موصی کا نام مثل میں درج کیا گیا اور یہ امر باختیار مدعی رہا کہ عدالت ماتحت میں اشخاص ضروری کو فریق کرواسنے۔

# صیغہ اپیل دیوانی

## سکریٹری آف اسٹیٹ ہند بہ اجلاس کونسل

بنام

## مدہو ناتھ پٹوار وغیرہ۔

۱۴ - مارچ ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۵۴۸
,, ,, اردو ,,

ایکٹ ریلوے ہند (نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۰ء) دفعہ ۱۱ - ذمہ دار ریلوے کمپنی - ریل پر لیجانا سونا و چاندی وغیرہ کا - محصول مزید بابت بیمہ۔

مدعیان نے ایک صندوق مہمورہ سکہ حوالہ ملازمان ایک ریلوے کے بغرض ریل پر لیجانیکے کیا اور بوقت حوالگی نوعیت مال مہمورہ کی بیان کر دی منجانب ریلوے کوئی مطالبہ محصول زاید بابت بیمہ نہیں کیا گیا صندوق نہ پہونچا بہ سند مقدمہ دی گریٹ ناورن ریلوے کمپنی بنام بہرینس (۱) یہ تجویز ہوئی - کہ ریلوے کمپنی ذمہ دار نقصان کی ہے۔

## ہری پریا دیبی بنام راجچرن مپتی و یک کس دیگر

۲۵ مارچ ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۵۸۹
,, ,, اردو ,,

ایکٹ اسامیان بنگال (نمبر ۸ سنہ ۱۸۸۵ء) دفعہ ۱۸۸ - بیدخلی - مالکان شرکت۔

دفعہ ۱۸۸ - ایکٹ اسامیان بنگال بابتہ ۱۸۸۵ء مانع نالش بیدخلی منجانب ایکث مالک منجملہ دو مالک مشترک کے اوس صورت میں نہیں ہے کہ جب نالش بموجب قانون معاہدہ بر بنا رلہنو رہنے؟ اسنے خلاف ورزی شرائط پٹہ کے از طرف اسامی کے رجوع ہو۔

(۱) رپورٹس [illegible] جلد ۷ صفحہ ۵۸۰

# سلسلۂ نظائر ہائیکورٹ کلکتہ مترجمہ انڈین لارپورٹ

## جلد ۱۹ - حصہ ۱۱ - ماہ نومبر ۱۸۹۲ء


## پریوی کونسل

۱۹۔ مارچ ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۵۸۴
اردو ۵۸۵

**امراؤ بیگم** ایک کس دیگر (مدعیان) بنام **سکریٹری آف اسٹیٹ** (مدعا علیہ)

ایکٹ فرانس صاحبان نواب ناظم (۱۷ ایکٹ ۱۸۵۴ء) فیصلہ کمشنران کا مختتم ہونا بموجب دفعہ ۲ ایکٹ مذکورہ سے جائداد غیر منقولہ پر مواخذہ تاسمادی ہے

کمشنران سے جو بموجب ایکٹ ۱۷ ۱۸۵۴ء کے مقرر ہوئے تھے نہ لیا اسیمہ فیصلہ کے یہ تجویز کیا کہ ایک علاقہ گورنمنٹ کے قبضہ میں اس طرح قائم ہوا تھا کہ نواب ناظم وقت کے تھا اور اسکی تجویز کیگئی وہ مختار تھے اور نتیجہ اسکا یہ تھا کہ گورنمنٹ کے قبضہ میں جائداد مبرا اور پاک کل مطالبات سے تھی ایک نالش جو بنام گورنمنٹ کیگئی یہ بیان کیا گیا کہ علاقہ مذکور پر جسکا وہ قبضہ نواب موصوف تھا یہ مواخذہ قائم کیا گیا تھا کہ اوسمیں سے مدعیان کے باپ کو بر طبق اسکے کہ وہ اوس استحقاق کو جو اوسنے جائداد کی نسبت ظاہر کیا تھا چھوڑ دے زر سالانہ اور لقایا ادا کیا جاوے۔

**تجویز ہوئی** — کہ فیصلہ مذکورہ بالا حسب ایکٹ مذکور جواب کافی دعوے کا ہوگا گو مواخذہ مذکور ابتدا سے ہی علاقہ مذکور پر ہو لیکن از روے مدل کوئی مواخذہ قائم نہیں ہو سکتا جب تک کہ منشا اوسکے قائم کرنے کا ہو۔ اسمقدمہ میں دستاویزات سے یہ ظاہر ہوا کہ یہ مطالبہ جائداد پر جائز طور پر نہیں قائم کیا گیا تھا کیونکہ کسی فریق کا منشا اس نتیجہ سے نہ تھا اور نواب کا صرف یہ حکم تھا کہ زر سالانہ اوسکے خزانہ میں سے ادا کیا جاوے۔

## صیغۂ اپیل دیوانی

۳۰ مئی ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۵۹۳
اردو ۵۹۴

**ہلدر سالا** و یک کس دیگر (مدعا علیہما) بمراد ۲ بنام **رو ہی سندری** وغیرہ (مدعیان)

ایکٹ اسامیان بنگال ۸ ۱۸۸۵ء دفعہ ۱۸۸ — زمیندار ان مشترک — حقیت کے لگان کا اضافہ — حصہ داران حقیت جزوی — نالش واسطے اضافہ لگان حقیت کے بحساب

بحال رکھی گئی کہ ملزم نے اُن قیدیوں کی تنہا و بلا دستاویز مستغیثان تھے زیادہ زیادہ بیان کرکے اور کبھی تشدید حساب مستغیثان کا ذکر کرکے نا بیروگان کو نا مجبور اسیاست پر مجبور کیا کہ اپنے خلاف مرضی اوسکا کام کرتے چلے جاویں۔

بر طبق اول اظہار بہ وجہ اس امر کے کہ تجویز کو کیوں منسوخ نہ کیا جاوے۔

(بنگاہ پیٹرم صاحب چیف جسٹس و ہولی صاحب جسٹس) تجویز ہوئی کہ تجویز ثبوت جرم ملزم عدالت ابتدائی منسوخ ہونی چاہئیے۔

**پیٹرم صاحب چیف جسٹس** ۔ اگر کوئی شخص ریاست پر اور کسی دوسرے شخص بہ ریاست پر راضی ہو اسبات کہ اوسکا کام کریگا اپنا کام انجام دے تو وہ مستوجب سزا زیر دفعہ ۳۷۴ مجموعہ تعزیرات نا جواز اوس شخص کو خلاف اپنی مرضی کے محنت کرنے پر مجبور نہیں کرتا کیونکہ وہ ایک ایسی بات جسکے کرنیکا اوس نے اقرار کیا ہے لیکن اگر شخص اول شخص دوم پر بوجہ حسب اطمینان اوس کے کام نکرنے کے حملہ کرے تو وہ مرتکب اوس جرم کا ہوگا جو بموجب دفعہ ۳۵۲ - قابل سزا ہے۔

**ٹارس صاحب جسٹس** نے تجویز کیا کہ بلحاظ واقعات مقدمہ مستغیثان نے پورے طور سے اور بہ طیب خاطر کبھی بسبب اس امر کے رضامندی ظاہر نہیں کی کہ ملزم کا کام کرینگے اور اوس کے لیے محنت کرینگے اور اس لئے ملزم نے بجواز اونکو خلاف اپنی مرضی کے محنت کرنے پر مجبور کیا اور تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۳۷۴ صحیح تھی۔

# صیغہ ابتدائی دیوانی

## بمعاملہ لال شوشی بھوشن برجی متوفی

۱۷ جون ۱۸۹۲ء
نمبر کتاب انگریزی ۵۸۹
۵۸۳

معاملہ آمد۔ وصیت نامہ ہند۔ موصی لہ ترکہ عام کا مستحق پروبیٹ کا نہیں ہے جبکہ ہدایات متعلق بہ وصیت نامہ منسلکہ کا عطا کرنا موصی لہ ترکہ عام کو۔ ایکٹ پروبیٹ و انتظام (نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۱ء) دفعہ ۱۹۔

موصی لہ ترکہ عام کا مستحق پروبیٹ کا نہیں ہے بلکہ صرف چٹھیات انتظامی معہ وصیت نامہ منسلکہ کا ہے۔

مقدمہ بمعاملہ رادھیکا موہن لعل سینٹھ (۱) کی تقلید نہیں کیگئی

(۱) بنگال لا رپورٹس جلد ۷ صفحہ ۵۶۔

سرہما سندر (نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۹ع) دفعات ۵ و ۹۶ سنہ ۹۱ ر (سا) د (ح) ۔ سنہ

روبکاری ۔ استصواب ہائیکورٹ ۔

ایک ایسی درخواست جو اسپیشل کورٹ میں حسب دفعہ ۵ (۵) ایکٹ عدالتہائے سرہما سندر کی بابت ایک ایسے شخص کے گذرانی جاوے کہ وہ ایک ایسے حاکم سے جو ڈسٹرکٹ جج کی حیثیت اسالوسی کمشنر حسب دفعہ ۵ ۔ ایکٹ دیوالیہ صادر کیا ہو اوس پر بطور ایک مقدمہ روبکاری کے عدالت اسپیشل کورٹ میں پیش ہوتی ہے اور اسوجہ سے کہ البتہ اطلاق رائے باہمی ممبران اسپیشل کورٹ کے اوسکی نسبت حسب دفعہ ۹۶ حصہ (ح) ایکٹ عدالتہائے سرہما سندر کی ہونا چاہیئے ۔ سزا جو حسب دفعہ ۵ ۔ ایکٹ دیوالیہ دیجا سکتی ہے بابت کسی ایسی بات کے ہوتی ہے کہ جسکو وہ شخص جو سزا یاویگا کر چکا ہو وہ اوسکو آئندہ کسی بات کے کرنے پر مجبور کرنے کے لئے نہیں دیجاتی لہذا وہ مقدمہ کہ جسمیں وہ دیجاتی ہے ایک مقدمہ روبکاری ہے ۔

مقدمہ راس بہاری رائے بنام بھگوان چندر رائے (۱) کی تقلید کیگئی ۔

## صیغہ اپیل دیوانی

۱۱ ۔ جولائی ۱۸۹۲ع
صفحہ کتاب انگریزی
۹۱۰
اردو ۔ ۹۱۱

## پنچانن بنرجی (مدعی) بنام راج کمار گوہا (مدعا علیہ)

ایکٹ اسامیان بنگال (۸ سنہ ۱۸۸۵ع) دفعہ ۱۸۸ ۔ مالکان مشترک ۔ تاثیر اوس انتظام کی جو حصہ دار جزو ی کے ساتھ کیا گیا ہو ۔ کاشت علیحدہ کا قائم کرنا ۔

جس حالت میں کہ ایک کاشتکار اس امر پر رضا ہوا ہو کہ منجملہ چند زمینداران شریک کے ایک زمیندار اوسکے ساتھ بلالحاظ حقوق دیگر شرکا کے اسطرح پر عمل کرے کہ گویا وہ خود اوسکا اسامی ہے تو نتیجہ اسکا یہ ہے کہ ایک کاشت علیحدہ اوس حصہ دار جزو ی کی قائم ہوئی اور دفعہ ۱۸۸ ۔ ایکٹ اسامیان بنگال اسصورت سے غیر متعلق ہے ۔

مقدمہ گوپال چندر داس بنام اومیش نرائن چودھری (۲) سے اختیار کیا گیا ۔

۱۸ ۔ اوگسٹ ۱۸۹۱ع
صفحہ کتاب انگریزی
۹۱۵
اردو ۔ ۰

## لالبیس بیوی وغیرہ (مدعیان) بنام جانکی بی بی (مدعا علیہا)

دعاوی متعددہ و اصلاح ۔ دعاوی سے جدا گانہ ۔ نالشات جداگانہ ۔ استمال ۔ بیانا

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۷ ۔ صفحہ ۹۲ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۷ ۔ صفحہ ۶۹۵ ۔

نمبر ۱۱ — حصہ اسقسم دکس

مرد ہو مگر بحالہ سند زمیندار ان سے ایک جائے گی۔

ایکٹ ۱۸۸۵ع ایکٹ اسامیان بنگال الیسی نالش سے متعلق ہیں جو بجانب صرف بعض بحلہ چند زمینداران بشرکا کے، واسطے اضافہ لگان ایک حصہ کے کیا دعوے جاوے وہ حقیت بلا پیچ بدون بشرکت اسمرار کی موجود ہوتا ہو اور احکام مذکور مانع ارجاع الیسی نالش کے ہیں۔

مدعیان نے جو صرف بعض اشخاص بحملہ شرکا دعوے زمیندار کے تھے نالش واسطے اضافہ لگان ایک حقیت واقع زمینداری کے اور واسطے ولا پانے اپنے حصہ لگان بشرح اضافہ شدہ کے اس ایک زمانہ خاص کے دائر کی حقیت دار اس سے بعض شرکا مدعیان کے رسید ایکین اپنے اور باقی کو اوس سے کچھ تعلق نہ تھا یہ تسلیم کیا گیا کہ مدعیان اپنا حصہ لگان حقیت کا اپنے شرکا کے حصہ سے جو حصہ داران حقیت ہیں علیحدہ وصول کرتے ہیں مدعیان نے یہ بیان کیا کہ اونہوں نے اشخاص آخر الذکر سے اپنے ساتھ ارجاع نالشیں شریک ہونے کی درخواست کی لیکن اونہوں نے شریک ہونے سے انکار کیا لہذا مدعیان نے اونکو نالشیں مدعا علیہ کیا۔

**تجویز ہوئی** کہ بلحاظ احکام دفعہ ۱۸۸۵ع ایکٹ مذکور کے مدعیان نالش بہیں کر سکتے الفاظ زمینداران شریک مندرجہ دفعہ مذکور کی نسبت یہ تصور کرنا چاہئیے کہ اوہیں جملہ شرکا کہ مسکی یا نجی ہیں اسامی قابض ہو داخل ہیں خواہ وہ شرکا اپنا حصہ لگان اسامیان سے شرکا وصول کرتے ہوں یا علیحدہ علیحدہ کرتے ہوں۔

مقدمات ریم چند سنگر بنام موکند اوبلی (۱) وگوپال چیدر داس بنام اوبیش رائن چودہری (۲) و بلیی و ناو مسیہ راسے، بنام جواد علی سرکار (۳) کا حوالہ دیا گیا۔

۱۶ اگست ۱۹۶۲ع
ہیڈ کرنا ملگروی

## استصواب بجانب عدالت اسپیشل کورٹ برہما شرقی

## یوسومی چون عرف باہ او بنام

## چارٹرڈ بنک آف انڈیا آسٹریلیا و چاینا ومقام رنگون وغیرہ

ایکٹ دیوالیہ (اسٹیٹوٹ ۱۲۔ ۱۱ جلوس وکٹوریا باب ۲۱) دفعہ ۵۰ - ایکٹ مذا الیہا

۶۵
۶۰۶ اردو

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلۂ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۱ - (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلۂ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۶۹۵

(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلۂ کلکتہ جلد ۱۷ - صفحہ ۳۹۰ -

۵۸

وجہ مذکورہ کے کہا گیا تھا عدالت [illegible] بحال رکھی گئی

## اجلاس [illegible]

## [illegible] لال

**گھمن لال پال (مدعی)** [illegible] **ہری گوبند** [illegible] کشن وغیرہ (مدعا علیہا)

یکم اگست ۱۸۹۲ء — صفحہ کتاب انگریزی ۶۲۳ — اردو ،،

ایکٹ انتقال جائداد (نمبر ۴ بابت ۱۸۸۲ء) [illegible] ۔ ایکٹ ترمیم [illegible] انتقال جائداد (نمبر ۳ بابت ۱۸۸۵ء) [illegible] جائداد [illegible] سو روپیہ کا انتقال [illegible] کا جب [illegible] [illegible]

انتقال بذریعہ بیع جائداد غیر منقولہ [illegible] کا صرف ان دو طریقوں سے جو دفعہ ۵۴ ایکٹ انتقال جائداد میں [illegible] ہیں کسی اور طرح پر کیا جا سکتا ہے یعنی [illegible] دستاویز رجسٹری شدہ یا [illegible] کی مصفہ کر

مقدمہ خاتون لی بی بنام مادھو رام [illegible] (۱) منسوخ کیا گیا۔

## صیغہ اپیل فوجداری

## چھوٹی [illegible] بنام ملکہ معظمہ قیصر ہند۔

۷ جون ۱۸۹۲ء — صفحہ کتاب انگریزی ۶۲۰ — اردو ،،

ازدواج ثانی بحالت [illegible] سگائی یا ازدواج نکاح ۔ زوجہ کا چھوڑ دینا مجموعہ تعزیرات دفعہ ۴۹۴۔

تجویز ہوئی [illegible] دفعہ ۴۹۴ مجموعہ تعزیرات ہند قائم نہیں رہ سکتی جب کہ شہادت اس امر کی [illegible] کہ از روئے رواج قوم کے سگائی یا ازدواج نکاح ہو سکتا تھا اور شوہر نے اس زوجہ کو چھوڑ دیا تھا۔

مقدمہ بمقابلہ مسماۃ چمپا (۲) کی تقلید کی گئی۔

## صیغہ اپیل دیوانی

## مہابیر پرشاد سنگھ وغیرہ (مدعیان) بنام ہری ہر پرشاد نرائن سنگھ وغیرہ مدعا علیہم

۳۰ جون ۱۸۹۲ء — صفحہ کتاب انگریزی ۶۲۹ — اردو ،،

میعاد سماعت ۔ دستاویز کی منسوخی یا اس کے جعلی قرار دئیے جانے کی نالش ۔ جائداد غیر منقولہ کے قبضہ کی نالش ۔ ایکٹ میعاد سماعت (نمبر ۱۵ بابت ۱۸۷۷ء) ضمیمہ ۲ مدات ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۱۴۴۔

---

۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۲ ۔ (۲) کلکتہ لا رپورٹ ۔ جلد ۷ ۔ صفحہ ۳۵۴۔

نظائر - مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعات ۴۲ و ۴۴ -

دعاوے دخلیابی جائداد غیر منقولہ اور واصلات کے دعاوی جداگانہ ہیں اور ہر دعوے کی بابت نالشات جداگانہ ہوسکتی ہیں -

دفعہ ۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں محض اجازت اس امر کی دیگئی ہے کہ نالش واحد میں ایک ہی جائداد کی نسبت دعوی دخلیابی جائداد غیر منقولہ کے ساتھ دعوی واصلات کے شامل کیا جاوے - مقدمات کشوری لال راے بنام نترت چند موزمدار (۱) و موہن سرکار بنام سکرٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا ان کونسل (۲) و موہن لال بنام لالہ شیو پرشنکر سہاے (۳) کا حوالہ دیا گیا - مقدمہ [illegible] بنام [illegible] (۴) سے اختلاف کیا گیا -

## پریوی کونسل

ساردا پرسنو پال وغیرہ (مدعیان) بنام شام لال پال وغیرہ (مدعا علیہما)

شہادت استحقاق - کمیشن تقسیم

از روے ایک کمیشن تقسیم مجریہ سوپریم کورٹ کے اراضی واقع کلکتہ مابین اشخاص ایک خاندان کے منقسم کیگئی تھی اور بذریعہ ایک ڈگری اخیر کے سنہ ۱۸۱۸ء میں وہ قرعے منظور ہوگئے تھے -

اس نالش میں جو سنہ ۱۸۸۸ء میں دائر ہوئی مدعی بذریعہ ایک شخص خاندان مذکور کے دعویدار ایک قطعہ اراضی کا بہ حیثیت ایک قرعہ منجملہ قرعہ جات مذکور کے ہوا جواب دہی جو از روے ظاہر کیگئی ایک استحقاق کے بذریعہ ہبہ اوس شخص کے کیگئی کہ جسنے اس قرعہ کو پایا تھا ثابت نہیں ہوئی لیکن صحت رقبہ حصہ مذکور کی ہی متنازعہ تھی اور عدالت اپیل نے ایک جزو اوس ڈگری کے خارج کیا جو عدالت اولی نے کل کی بابت صادر کی تھی -

جوڈیشل کمیٹی کو واضح ہوا کہ کوئی وجہ اس امر کے فرض کرنیکی نہ تھی کہ اشخاص خاندان کو جو فریق بابت تقسیم کے تھے کوئی غلطی نسبت جائداد خاندانی کے ہوئی یا کوئی غلطی یا کم احتیاطی منجانب کمشران تقسیم کے ہوئی کہ جنکی کارروائیات باضابطہ تھیں اور نہ کوئی دعوے مخالفانہ نسبت کسی جزو اراضی

فیصلہ ۵ مارچ ۱۸۹۱ء ... ۶۱۸ ... ایضاً

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۸ - صفحہ ۵۹۳ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱ - صفحہ ۵۹۹ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۷ - صفحہ ۹۶۸ - (۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۲ - صفحہ ۴۸۲ - (۴) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس - جلد ۱۱ - صفحہ ۱۵۱ -

... مقدمہ نمبر ۳ ... رام ... (۱)، (۲) ... راجندر چندر ... رام کمار ... (۳) کا حوالہ دیا گیا

---

۱۸- اپریل ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی
اردو ۔ ۲۴۱

شیو چندر ناتھ راے چودہری (۱) الخ ... سری متی دیبی چودہرانی (مدعا علیہا)

بنام

سری ناتھ سانڈل جیون (۲) ... چندر راے کا ... کورٹ آف وارڈس ... دیگر (مدعیان)، اور رام گوپال راے چودہری وغیرہ مدعا علیہم

ایکٹ اسامیان بنگال (۸ ۱۸۸۵ء) دفعات ۲۱ و ۱۰۳ و ۱۰۶ و ۱۰۸ - اختیارات مہتمم بندوبست - کاغذات حقوق - اراضیات متنازعہ - اپیل - اختیارات نگرانی ہائیکورٹ ۔

حسب احکام ایکٹ اسامیان بنگال مہتمم بندوبست کو اختیار سماعت کرنے کسی ایسی نزاع کا نہیں ہے جو نسبت استحقاق کسی اراضی کے مابین ان اشخاص کے ہو جو علاقہ جات قریب جوار میں حق رکھتے ہوں ۔

---

۱۴- جولائی ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی
اردو ۔ ۲۴۱

پدم مکھی دیبی ویک کس دیگر (درخواست دہندگان) بنام بھگوان چندر راے چودہری وغیرہ (مخالفین)

ایکٹ اسامیان بنگال (ایکٹ ۸ ۱۸۸۵ء) دفعہ ۱۰۳ - کاغذات حقوق - نزاع متعلق حدود - اختیارات عہدہ دار مال کے ۔

عہدہ دار مال کو حسب احکام دفعہ ۱۰۳ - ایکٹ اسامیان بنگال عمل کرتا ہوا اختیار حاصل نہیں ہے کہ تصفیہ حدود مابین علاقہ جات باہم ہمسایہ کا کرے کہ جن حدود کی نسبت نزاع واقعی مابین مالکان ان علاقہ جات کے ہو ۔

مقدمہ شیو چندر ناتھ راے چودہری بنام سری ناتھ سانڈل (۱) پر استدلال کیا گیا ۔

---

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۵ - صفحہ ۹۴ - ۲ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۷ - صفحہ ۱۳۵ - (۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۳۶

ایک شخص [illegible] ۱۹۰۹ء میں ایک اقرار [illegible] وصیت نامہ چھوڑ کر فوت ہوا اور اس کی بیوی (۱)
[illegible] ناقص [illegible] اپریل ۱۹۱۶ء کو فوت ہوئی [illegible] میاں کے [illegible]
[illegible] اقرار [illegible]
[illegible]
[illegible] وفات [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] متعلق [illegible]
[illegible] وہ لوگ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] کیا گیا۔

## ا۔ [illegible] جانا (مدعی) بنام [illegible] گل جانا وغیرہ (مدعا علیہم)

[illegible] شاستر [illegible] مشترکہ [illegible] وراثت

جب کوئی ایسا شخص [illegible] قبول کر لیتا ہے [illegible] اور بھائی اور خاندان کے مشترکہ [illegible] (یعنی علیحدہ ہو جانے [illegible] "الگ ہو جانا") ہو گئی ہے اور اولاد [illegible] خاندان ہندو مشترکہ [illegible] دوبارہ [illegible] وراثت [illegible] اولاد سے متعلق ہو گا [illegible] بحالت فوت ہونے کسی شخص کے منجملہ ان اشخاص کے کہ جن کے نام [illegible] ہو گئی ہی متعلق ہوتا۔

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۹ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۸ و لا رپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۱۳ صفحہ ۸۴۔

(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۵۵ و لا رپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۸۔

۱۸ مئی ۱۹۱۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۹۱۲
اردو [illegible]

مستثنے ہو گئی تھی۔ جواز نیلام۔ استحقاق خریدار مجموعہ ضابطہ دیوانی (۱۴ اگست ۱۸۸۲ء) دفعہ ۲۸۵۔

زید نے تاریخ ۳۰ نومبر ۱۸۸۵ء ایک ڈگری عدالت منصفی دوم گرہاٹ سے بنام عمرو کے حاصل کی اور ۷۔ اگست ۱۸۸۶ء کو وہ ڈگری مدعی کے ہاتھ فروخت کی جسنے ۸۔ اگست ۱۸۸۶ء کو عدالت مذکور میں درخواست اوسکے اجرا کی پیش کی اور ۵۔ ستمبر ۱۸۸۶ء کو حصہ عمرو کا جو ایک جمع میں تھا قرق کرایا یہ حصہ بعد ازاں باجرائے ڈگری بالا ۱۰۔ اکتوبر ۱۸۸۶ء کو نیلام ہوا اور خود مدعی نے اوسکو خرید کیا مگر زید نے ایک اور ڈگری عمرو پر عدالت منصفی اوّل گرہاٹ سے ۷۔ مئی ۱۸۸۵ء کو حاصل کی تھی۔ وہ اوسنے جنوری یا فروری ۱۸۸۶ء میں مدعاعلیہ کے ہاتھ فروخت کی۔ جسنے ۱۔ فروری ۱۸۸۶ء کو کارروائیاں اجرا عدالت منصفی اوّل میں مقابلہ عمرو شروع کیں اور ۱۲۔ جولائی کو درخواست واسطے قرقی حصہ عمرو واقع جمع مذکور کے دی عمرو نے عذرداری کی وہ نامنظور ہوئی اور حصہ مذکور مدعاعلیہ کی درخواست پر ۲۸۔ جولائی ۱۸۸۶ء کو قرق کیا گیا۔ اور وہ قرقی بر طبق اپیل مورخہ ۲۶۔ دسمبر ۱۸۸۶ء قائم رہی مدعی نے بروئے اپنی خریداری ۲۔ اکتوبر ۱۸۸۶ء کے اپریل ۱۸۸۸ء میں مدعاعلیہ کے منشاء اجرائے ڈگری میں عدالت منصفی اول میں عذرداری کی مگر وہ نامنظور ہوئی تب اوسنے نالش واسطے منسوخی حکم نامنظوری عذرداری اپنی کے اور واسطے اس استقرار کے دائر کی کہ حق حقوق مرائن عمرو کے بذریعہ نیلام ۱۰۔ اکتوبر ۱۸۸۶ء کے اوسکے پاس پہونچے۔

تجویز ہوئی کہ گو جائداد اول عدالت منصفی اول سے قرق ہوئی تھی۔ مگر عدالت مذکور عدالت منصفی دوم سے حسب منشاء دفعہ ۲۸۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی اعلیٰ درجہ کی نہ تھی اور نیلام نیلام مدعی جائز تھا اور وہ مستحق ڈگری بنام مدعاعلیہ کا تھا۔

مقدمہ سکھیشر ناتھ بنام راجہ دربائی راے (۱) کی تقلید کیگئی۔

مقدمات دیبی پرشاد بنام سری لال (۲) و اگھور ناتھ بنام شام سندر رے (۳) سے اختلاف کیا گیا اور مقدمہ متوکردیں چیٹی بنام سوراما لنگا چیٹی (۴) کا تذکرہ کیا گیا۔

۵ اگست ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۶۵۶
اردو ـ

**ہری بہاری بھگت وغیرہ (مدعیان) بنام چھوکن اہیر (مدعا علیہ)**

(۱) انڈین لاریورٹ سلسلۂ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۳ (۲) انڈین لاریورٹ سلسلۂ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۵۹ (۳) انڈین لاریورٹ سلسلۂ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۲۱۵ (۴) انڈین لاریورٹ سلسلۂ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۴۔

[illegible] ۱۱    [illegible]    [illegible]

**لالہ [illegible] چند لہوسال** [illegible] (مدعیان) [illegible] **پائین سنگھ** [illegible] (مدعا علیہم) [illegible]

میعاد سماعت [illegible] متعلق [illegible]

[illegible] ۱۸۸۱ [illegible] ایکٹ [illegible]

ایکٹ [illegible] ۱۸۵۹ء [illegible]

ایک [illegible] ۱۸۶۱ء [illegible] اقرار [illegible]

[illegible] مذکورہ [illegible] اصل [illegible]

[illegible] ۱۸۵۹ء [illegible] تعمیل اقرار مذکور کی [illegible]

[illegible] ۱۸۶۱ء میں حکم [illegible] اصل

اقرار کی تاریخ [illegible] ۱۸۶۱ء کو تحریر ہوا ۱۸۶۱ء [illegible] ایک [illegible]

[illegible] مجموعہ ضابطہ [illegible] ایکٹ ۱۸۵۹ء [illegible] مضمون [illegible] ۱۸۶۱ء [illegible]

[illegible] لیکن [illegible] ۱۸۶۸ء میں [illegible] نہیں کر سکا کہ

[illegible] ۱۸۶۸ء نالش [illegible] کی [illegible]

[illegible] گئی

**تجویز ہوئی** کہ [illegible] ایکٹ [illegible] نہیں ہے کیونکہ کوئی استحقاق

نالش [illegible] ۱۸۶۸ء میں [illegible] ڈگری [illegible] دیا گیا تھا اور اسکی تکمیل

[illegible] ۱۸۶۱ء [illegible] تجویز پایا نہیں [illegible]

**یہ بھی تجویز ہوئی** کہ نالشین [illegible] نہیں ہے کیونکہ جب تک [illegible] فی الواقع تجویز

[illegible] میعاد سماعت [illegible] نہیں ہو گی۔

[illegible] ایکٹ میعاد سماعت کا [illegible] نالش [illegible] کا وقت صدور حکم حسب

[illegible] مجموعہ ضابطہ [illegible] ہو۔

---

[illegible]

**دوارکا ناتھ داس** (مدعا علیہ) بنام **شنکو بہاری بوس** وغیرہ (مدعیان)

اجرائے ڈگری [illegible] جائداد غیر منقولہ با جرائے ڈگریات دو ایک ہی درجہ کی

عدالتوں سے [illegible] نیلام ایک عدالت سے [illegible] دوسری عدالت

۶۵

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ کلکتہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۹ حصہ ۱۲ مطبوعہ دسمبر ۱۸۹۲ء

## پریوی کونسل

۱۹ ہ ۱۵ ۱۲ ۱۳ ۱۲ ا ۱۹ ا ۱
۱۹ دسمبر ۱۸۹۲ء
منشی کمار مکرجی
۶۶
انڈ د - ۶۶۱

راجکمار رائے وغیرہ بنام گوبند چندر رائے

حد سماعت - ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲ دفعات ۱۴۲ اور ۱۴۴ - حدود کی نزاع ملکیت اراضی کی نزاع جو دریا سے حاصل کنگئی ہو مابین مالکان محالات متصلہ قبضہ سابق اراضی ایک کا منجملہ دو دعویداران کے - واس نسبت قائم رہنے قبضہ مالک اندرا ای سے جبکہ عذر حد سماعت فریقین فالص سے کیا ہو اپیلانٹ کا کام - بار ثبوت -

ایسی حالتوں میں جو متعلق تنازعہ حدود کے ہوں اور جنمیں فیصلہ عدالت ماتحت نسبت ملکیت اراضی میں بحث صحت پیمائش و نقشہ جات وحالات مندرجہ و دیگر اس قسم کی شہادت کی نسبت ہو اپیلانٹ کو اس سے زیادہ ثابت کرنا چاہئیے کہ کن کن امور کی توضیح درکار ہے اوسکو اس امر کے ثابت کرنے پر آمادہ ہونا چاہیے کہ کس بارہ میں فیصلہ بلحاظ شہادت کے غلط ہے اور دوسرا طریقہ صحیح کیا ہے -

بحث نسبت ملکیت اراضی کے تھی جو ایک بہل سے جو اندر حدود ایک یا دوسرے محال مالگذاری متصلہ سے برآمد ہوئی تھی - اون محالات میں سے ایک مدعی کا اور دوسرا مدعا علیہم کا تھا اور اوسمیں بحث شناخت اراضی متنازعہ کی تھی کہ آیا یہ وہی اراضی ہے جو آب ہو گئی تھی اور جسکی نسبت قبضہ اور استحقاق مدعی کارروائی پیمائش بالموقعہ ۱۸۵۵ء میں قرار دیا گیا تھا نوعیت اور حالت اراضی کے کوئی شہادت کسی فعل قبضہ کی جو کسی فریق کی جانب سے اول دس سال میں بعد اون بارہ سال کے کیا گیا ہو جو قبل تاریخ رجوع نالش کے منقضی ہوئے پیش موجود نہ تھی اور اون سال اخر میں مدعا علیہم قابض رہے تھے جب مدعا علیہم نے اپنے قبضہ مخالفانہ کے ثابت کرنے کی کوشش

امر تجویز شدہ - نالش لگان - ڈگری لگان جو بابت سنین ما سبق کے واجب الادا ہو
شرح لگان واجب الادا - ڈگری بر سابق اقبال مدعا علیہ

ایک نالش لگان میں یہ طے نہیں ہوا کہ آیا مدعی ثابت نہیں کر سکا کہ لگان بشرح متدعویہ واجب الادا تھا
عدالت نے اس تنقیح کی تجویز کرنے میں کہ لزوم کیا ہے بعد غور کرنے اور کل شہادت درحالات مقدمہ کے
یہ تجویز کی کہ مدعی اپنا بیان نسبت شرح کے بالکل ثابت نہیں کر سکا اور ڈگری اوسکے حق میں بتعداد مسلمہ مدعا علیہ
جو ازراہ متدعویہ مدعی سے کم تھی صادر کی۔

ایک نالش مابعد میں مدعی نے مدعا علیہ پر بابت اوس حقیقت کے دعوے لگان کا بابت ایک سال مابعد کے
کیا اور اوسی شرح سے دعویدار ہوا کہ جسکا اوسنے اپنی نالش سابق میں دعوے کیا تھا مدعا علیہ کیطرف سے
حجت کیگئی کہ بحث نسبت شرح لگان واجب الادا اسکے تجویز شدہ تھی اور نہیں ظاہر کیا گیا کہ کوئی اقرار بعد
نالش اول کے ایسا ہوا تھا کہ جس سے شرح تبدیل ہو گئی تھی -

**تجویز ہوئی** کہ بحث نسبت اوس لگان کے جو بابت اوس زمانہ کے واجب الادا ہو کہ جبکی
بابت نالش اول ہوئی تھی تجویز شدہ ہے لیکن اس سے یہ نہیں لازم آتا کہ ڈگری اوس مقدمہ کی بطور امر تجویز
شدہ کے موثر ہے اور اوس سے حتمی طور پر شرح اوس لگان کی تجویز ہو گی جو بابت اوس سال کے واجب الادا
ہے کہ جسکی بابت نالش مابعد دائر کیگئی ہے امر اصل بحث یہ ہے کہ آیا فیصلہ سابق یہ تھا کہ مدعی مدعا علیہ
سے وہ رقم دلایا دے جسکو مدعا علیہ واجب ہونا تسلیم کرتا ہے یا یہ کہ وہ رقم جو اس طرح جو واجب تسلیم
کیگئی صحیح تعداد اوس لگان کی ہے جو بابت زمانہ متدعویہ کے واجب الادا ہے۔

**تجویز ہوئی** کہ اس مقدمہ میں فیصلہ سابق بمجبوری آخر الذکر تھا اور بحث شرح لگان
کی جو مدعا علیہ کے ذمہ واجب الادا تھا تجویز شدہ ہے۔

مقدمات بنوسنگھ بنام رنگی سنگھ (۱) و جیو لال سنگھ بنام سرمن (۲) کا حوالہ دیا گیا۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلۂ کلکتہ جلد ۷ - صفحہ ۲۹۸ - (۲) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۴ -

ایکٹ ۱۱ ۱۸۸۲ء - دفعہ ۲۴۴ - ترمیم شدہ - فریب کا پایا جانا
حکم راضی نامہ بابت فریب ڈگری کی علت اسکے اجرا [illegible] یا الفاظ کے پیدا ہونا امر کہ جبکہ
نیلام عدالتی کو جو فریقین اور [illegible] ڈگری کا ہوا ہے [illegible] لیے مقدمہ
[illegible] دفعہ ۲۴۴
مجموعہ ضابطہ دیوانی کی رو سے [illegible] عدالت اجراء کنندہ ڈگری کی
محدود کیا گیا ہے قرار نہیں پایا

مدعیان نے اپنی [illegible] نالش [illegible] عدالتی [illegible] بیان کیا کہ ڈگری دار
[illegible] دیگر حصہ داران [illegible] اپنا حصہ
رسد [illegible] ڈگری [illegible] دعویٰ [illegible] اور مدعا اقرار کیا کہ اوسکے حصص نیلام شدہ
[illegible] غلام [illegible] اس استثنا کے عمل
میں آیا کہ ڈگری دار [illegible] سازش کی فریباً
نیلام کو منسوخ کرا کے [illegible] کرائی اور [illegible] مرتبہ نیلام کرایا [illegible] کل حصص [illegible] حصہ دار کا
نیلام ہو سکے

**تجویز ہوئی** کہ علاوہ اسکے کہ الزام فریب کا فی تحقیق سے ثابت نہیں
کیا گیا یہ [illegible] از روئے دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی صرف بحکم عدالت اجراء کنندہ
ڈگری قابل تصفیہ ہے

---

۱۸۹۲ء
۲۹ مارچ و ۲۸ مئی
صفحہ کتاب انگریزی ۴۸۹ اردو [illegible]

**ذاکری بیگم** مدعیہ
**سکینہ بیگم** وغیرہ مدعا علیہم

شرع محمدی - مہر - قانون اودھ متعلق کمی تعداد مہر - تجویز کرنے تعداد مہر کا موجل جبکہ جو دونوں کے
اسلیے شوہر متوفی سے واجب الوصول ہو جسکی شادی اودھ میں ہوئی ہو لیکن وہ وہاں کا باشندہ نہ ہو
قانون صوبہ مذکور کا موثر نہیں ہونا - ایکٹ شہادت ۱۸۷۲ء دفعہ ۳۲ - ضمن (۲) اندراج تعداد مہر
رجسٹر ازدواج مسلمانان شہادت میں بہ ثبوت تعداد معینہ کے قابل پذیرائی ہے -

ایک مسلمان باشندہ پٹنہ نے جو لکھنؤ فوت ہوگیا مدعیہ سے جبکہ وہ کچھ عرصہ تک لکھنؤ میں رہا تھا
کی وہ [illegible] شادی کی تھی جسکے [illegible] روپیہ [illegible] اسکی بیوہ نے اپنے مہر موجل کا دعوے کیا -
تو یہ دریافت ہوا کہ مہر بہ تعداد معینہ مدعیہ قرار پایا تھا -

۱۶۱

کی اور اُن [illegible] واقع [illegible] ہوا [illegible] کہ [illegible] کی مرتبہ [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] کر [illegible] کیا [illegible] کیا [illegible]
[illegible] [illegible] اپیل [illegible] [illegible] ہوئی اور [illegible] کو [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] ۲۳ [illegible]

تجویز ہوئی کہ [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] قائم [illegible] اور اُن [illegible] [illegible] کوئی [illegible]

اگر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] کی

---

۱۵ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء
مشمولہ [illegible] انگریزی
۲۶۸
[illegible]

نامی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] رگھوناتھ [illegible] مدعا علیہ
کارندہ [illegible] اپنے مالک [illegible] کی جو کارندہ ہے
اسکے مالک کے نام [illegible] کی ترمیم

وہ عدالت کہ [illegible] [illegible] شخص [illegible] معرفت اور [illegible] دائر ہو [illegible] اختیار [illegible]
کہ [illegible] [illegible] [illegible] کارندہ کے [illegible]

نالش لایا [illegible] [illegible] کارندہ [illegible] اپنے مالک کے دائر کیا
مدعی سے [illegible] دائر کرنے نالش کے [illegible] نام [illegible] کارندہ کے عدالت سے
اجازت ترمیم [illegible] [illegible] [illegible] کہ مالک [illegible] [illegible] اور [illegible] قائم ہوئی اور
نالش معرفت اوسکے [illegible] حاصل کی اس ترمیم کی نسبت مدعا علیہ نے اعتراض کیا اور
کارندہ کے مجاز ہونے کی نسبت [illegible] کیا۔

تجویز ہوئی کہ عدالت [illegible] اجازت ترمیم کے [illegible] کیا۔ کہ کارندہ
کو اختیار حاصل ہے اوسکا ثابت کرنا [illegible] اور [illegible] ثابت نہیں ہوا۔ اور نالش ساقط ہوئی

---

۱۴ مئی سنہ ۱۸۶۲ء
مشمولہ کتاب انگریزی
۶۸۳
[illegible] ۶۸۳

پیشو کمار سنیال [illegible] مدعیان — بنام — کالیداس سنیال وغیرہ مدعا علیہم
اجرائے ڈگری۔ نالش منسوخی نیلام اراضی بعلت اجرائے ڈگری۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

دفعہ ۱۴ - مشتہر کرنا اشتہار کا کلکٹر کی کچہری مین - یا شرط مشتہر کرنے اشتہار کی حسب طریقہ مذکورہ نیلام حقیقت پہنچنے کے - کافی عذر -

چسپان یا مشتہر کرنا کسی مقام عام کچہری کلکٹر پر اشتہار کا مطابق احکام ضمن ۲ - دفعہ ۸ آئین ہشتم ۱۸۱۹ء واسطے جواز نیلام تواتر پہنچنے کے حسب آئین مذکور ضروری ہے -

اشتہار نیلام کا نہ چسپان اور مشتہر کئے جانے کسی مقام عام کچہری کلکٹر پر حسب ارشاد قانون کے مطابق عملدرآمد موجودہ مانہ ملا رستہ ناظر کچہری کلکٹر کا بیرونیوم اور اوسکے ملیشتر ناعدار عہدہ کے ساتھ دیگر عرائض نیلام اور اشتہارات نیلام کے ایک بستہ میں رکھا جاتا تہا جسکو ناظر لوہے کے المرے میں قفل لگا کر بند کر دیتا تہا اور دن میں ایک منظر عام پر قریب اپنے بیٹھنے کی جگہہ کے دروازہ کچہری پر رکہتا تہا - اور جو کوئی شخص اوسکی بابت دریافت کرنا یا دیکہنا چاہتا تہا اوسکو اجازت تہی کہ کل بستہ کو دیکہ سکے -

## تجویز ہوئی (ریتہرم صاحب چیف جسٹس و گہوش صاحب جسٹس و تاتہیم صاحب جسٹس مختلف الرائے) - کہ یہ طریق مشتہر کرنے اشتہار کا حسب مراد ضمن ۲ دفعہ ۸ - آئین مذکور نہیں ہے اور پٹنی داران ناقبدار کے لئے یہ ایک عذر کافی حسب مراد دفعہ ۱۴ واسطے منسوخ کرانے نیلام کے ہے -

مقدمہ مہاراجہ بردوان بنام تارا سندری دیبی (۱) پر استدلال کیا گیا -

مقدمہ احسان اللہ خان بہادر بنام ہری چرن موزمدار (۲) سے ندر ین ظاہر کیا گیا -

۱۲ - جون ۱۸۸۶ء صفحہ ۲۰ مہمدہ ... رتہ ... ۵

## پونا لال (فریق مخالف) بنام کنہیا لال بہیا گیا وال (سائل)

دیوالیہ ہونا - مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء باب بستم دادرسی دیوالیہ کی - اختیار عدالت بنسبت اس امر کے کہ دیوالیہ کی آمدنی آیندہ جس سے قرضہ ادا ہو سکے اور اگر سے کچہ روپیہ لگایا جا

عدالت کا کام جسکا ... حسب باب بستم مجموعہ ضابطہ دیوانی ... کیا گیا ہے ... کہ قرضہ داران دیوالیہ کو اپنے قرضہ جات کے ادا کرنے پر اگر وہ ایسا کر سکیں خواہ ... حکم نامہ مذکور استعمال نہ ہو سکتا ہو ... دستیاب اور ... ادا ... کئے ... 

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۱۹ و لا رپورٹ اپیل ہائے جلد ۱۰ صفحہ ۱۹

(۲) " " " " جلد ۱۲ صفحہ ۲۰

۴۸

تجویز ہوئی کہ تعداد مہر دعیہ بلالحاظ ایک رواج کے جسکوا دو میں رسہ قائدا حاصل ہے اور جسکی وجہ سے عدالت بعض صورتوں میں تعداد مہر کو کم کر سکتی ہے قائل قصا ہے سے مقام القضاد ساد کی وجہ سے رواج مذکور متعلق نہیں ہو سکتا۔

رجسٹرار دوان مرتبہ مجتہد متوفی ہے۔ کہ کرایا ہا جسمیں تعداد مہر درج کیگئی تھی بطور شہادت دعم قرار ما دہ قابل پذیرائی اور متعلق نہ ہوا کیونکہ اندراج ایک ایسی کتاب میں تھا جو باحکام کار منصبی حسب دفعہ ۳ ضمن (۲) ایکٹ شہادت ۱۸۷۲ء مرتب رکہی جاتی تھی۔

## صیغۂ اپیل دیوانی

۲ مئی ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۱ لاء رپورٹ ۶۹۹

**ہردیال رائے چودہری** بنام **محمد غازی چودہری** وغیرہ مدعا علیہم

پٹنی تعلقہ۔ نیلام حقیت پٹنی بعلت بقایا سے لگان۔ آئین بنگالہ ۸ ۱۸۱۹ء دفعہ ۸ ضمن ۲ باضابطہ مشتہر کرنے اطلاعنامہ کا قبل نیلام تعلقہ پٹنی بعلت بقایا سے لگان۔ اطلاعنامہ نیلام تعلقہ پٹنی کے اشتہار کا ثبوت۔ نالش منسوخی نیلام۔

نالش منسوخی نیلام تعلقہ پٹنی حسب احکام دفعہ ۸ آئین ۸ ۱۸۱۹ء میں جو اس بنا پر کیگئی ہو کہ اشتہارات مقتضیہ ضمن ۲ دفعہ مذکور باضابطہ مشتہر نہیں کیے گئے اس امر کا ثابت کرنا ذمہ مدعا علیہ کے ہے کہ نیلام کے پیشتر اشتہارات مقتضیہ ضمن مذکور جاری ہوئے تھے کہ ان اشتہارات کی تعمیل ایک ضروری امر ابتدائی واسطے جواز نیلام کے ہے۔

ایسی نالش میں جسمیں ایک جانب یا دوسری جانب کوئی شہادت ثبوت اس امر کے کہ اشتہار مقتضیہ ضمن مذکور جو کسی جلوہ گاہ عام کچہری صاحب کلکٹر میں آویزاں کیا جانا چاہیئے مشتہر کیا گیا۔ نہیں تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق ڈگری منسوخی نیلام ہے۔

---

۵ مئی ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۹ کلکتہ ویکلی نوٹس ۴۰۲

**راج نراین مترا** مسعود سہائے مدعا علیہم اپیلانٹ بنام **اننت لعل منڈل** وکیکس دیگر۔ مدعیان۔
**وگراکی چرن مکرجی** وغیرہ مدعا علیہم

اور

**گرسٹو لعل چودہری** وغیرہ مدعا علیہم بنام **اننت لعل منڈل** وکیکس دیگر۔ مدعیان
تعلقہ پٹنی۔ نیلام حقیت پٹنی بعلت بقایا سے لگان۔ آئین ۸ ۱۸۱۹ء بنگالہ دفعہ ۸ ضمن ۲ و

لگان کے باعلی سبیل البدل واسطے کل لگان کے جو واجب ہو اگر حصہ سے زیادہ واجب الادا
ثابت ہوئے

مدعیان نے جو چند منجملہ حصہ داران ایک اراضی کے ہیں ایک کاشتکار اور نیز حصہ دار
اگھور رام بہردس لال پر نالش اس بنا سے دائر کی کہ کاشتکار مذکور بذریعہ ایک پٹہ
منجانب جملہ حصہ داران کے قابض تھا اور یہ کہ زمانہ متدعویہ کی بابت اوس سے لگان واجب تھا
اور یہ کہ اونہوں نے اگھور رام بہردس لال سے دریافت کرلیا ہے کہ اوسکا یہ بیان ہے
کہ اوسنے زمانہ کے بابت اپنا حصہ لگان کا کاشتکار سے پالیا ہے اور یہ کہ اوسکو نالش میں
بطور مدعی کے شریک ہونے سے انکار ہے پس مدعیان کی استدعا (الف) واسطے ڈگری
بمقدار اونکے حصہ لگان کے بمقابلہ کاشتکار کے تھی (ب) اگر یہ ظاہر ہو کہ کوئی حصہ
اگھور رام بہردس لال کے حصہ لگان کا غیر مودی ہے تو ضروری رسوم عدالت ادا کے
اور کل بقایا کی ڈگری بحق اونکے اور اگھور رام بہردس لال کے صادر کیجاوے اور اگر شخص
آخر الذکر راضی ہو تو وہ مدعی بنایا جاوے (ج) اگر یہ معلوم ہو کہ اگھور رام بہردس لال نے
اپنے حصہ سے زیادہ لگان وصول کیا ہے تو اوسپر ڈگری بابتہ زر زاید کے اور کاشتکار
پر بابت بقایا کے صادر کیجاوے عرضی نالش میں خرچہ اور داد رسی مزید کی بھی استدعا
تھی کاشتکار نے نالش کی جوابدہی کی اور یہ عذر کیا کہ نالش مذکور دراصل ایک نالش محض
واسطے مدعیان کے حصہ لگان کے ہے اور اسلئے وہ قابل سماعت نہیں ہے علاوہ اسکے
اوسنے یہ عذر کیا کہ مدعیان اور اگھور رام بہردس لال ممبر ایک مشترک خاندان ہنود
کے ہیں کہ جسکا مہتمم اگھور رام بہردس لال ہے اور یہ کہ از روے ایک انتظام کے جو شخص
آخر الذکر کے ساتھ ہوا تھا اوسنے زر لگان جو بموجب پٹہ کے واجب تھا اون قرضجات
کے ادا میں صرف کیا جو ایسے تمسکات کی رو سے واجب تھے جو اگھور رام بہردس لال کے
نام سے تھے لیکن جنکے روپیہ کا ذمہ دار خاندان مشترکہ تھا۔

عدالت اول نے نالش کو ابتدا امر تنقیح طلب ابتدائی پر ڈسمس کیا کہ یہ نالش درحقیقت ایک
نالش واسطے ایک حصہ مخصوص لگان کے صرف از جانب چند حصہ داران کے تھی اور چونکہ
کاشتکار کی طرف سے کوئی اقرار ایسا نہ تھا کہ اسامی حصہ داران کو حصص لگان علیحدہ علیحدہ
ادا کریگی لہذا ایسی نالش نہیں ہوسکتی۔

حال ہوگئے جائیں حکم الہ آباد ہائیکورٹ کے [illegible] مذکور [illegible]
[illegible] مذکور کا [illegible] عدالت کو اختیار [illegible] ہے اور اگر عدالت کا
[illegible] معقول طور پر [illegible] ہو سکے کہ دیوالیہ [illegible] ہو گی [illegible]
دیوالیہ [illegible] مذکور [illegible]
[illegible] عدالت [illegible]
عدالت کو [illegible] دیوالیہ [illegible] کیا جاتا ہے [illegible]
[illegible] عدالت [illegible] اور [illegible] مذکور [illegible]
[illegible] حکم [illegible] ادا کرسکے [illegible] قرضہ جات کے عدالت کا اطمینان
[illegible] ممکن ہے [illegible] قرضہ جات کے
ادا کرنے کی خواہش [illegible] کہتا ہے کہ [illegible] کیا [illegible]
[illegible] احکام [illegible]
[illegible] دیوالی کے دیوالیہ قرار دیا جاوے [illegible] مقابلہ میں [illegible] منجملہ
دیگر امور کے [illegible] دیوالیہ [illegible] قرضہ جات کے
ادا کرنے میں [illegible] روپیہ [illegible] عدالت [illegible] تجویز کر کوئی جائداد نہیں ہے اور یہ
تجویز کرکے کہ [illegible] ایسی جائداد نہیں ہے کہ [illegible] قرقی ہو اور یہ کہ اوسکو اختیار
[illegible] دیوالیہ کو حکم [illegible] آمدنی میں سے اپنے قرضہ جات کو ادا کرے
سائل کو دیوالیہ قرار دیا اور [illegible] رہائی کا حکم صادر کیا۔

**تجویز ہوئی** کہ عدالت کو اختیار تھا کہ رہائی کو اوس وقت تک ملتوی رکھے کہ
دیوالیہ [illegible] ادا کرنے روپیہ کے [illegible] قرضہ جات کے عدالت کا اطمینان کرے کہ وہ
[illegible] قرضہ جات کو ادا کر سکتا ہے اور [illegible] مقدمہ بلحاظ اس امر کے
کہ تحقیقات نسبت جائداد دیوالیہ کے ناکافی تھی اور نیز بلحاظ اس امر کے کہ وہ اپنی [illegible]
[illegible] قرضہ جات کے ادا میں روپیہ دے سکتا تھا حکم مذکور غلط تھا اور منسوخ ہونا چاہیئے

پرگاش لال ۔ مدعا علیہ [illegible] بنام کھوری پالکو بند سہائے وغیرہ مدعیان
نالش [illegible] زمیندارہ کاشتکار ۔ نالش از جانب [illegible] واسطے حصہ [illegible]

[illegible] اگست ۱۸۹۰ء [illegible]

سطر ۶

تجویز ہوئی کہ حیا مذکور لاور ایک سسر ما کم گورنمنٹ کے موثر ہے اور رسٹر سپیہ ... دفعہ ۱ فقرہ ... ایکٹ رجسٹریشن کے معنی ہے

یہی تجویز ہوا کہ املاک کمیشن کو موجب ایکٹ قرضہ جات نواب ناظم کے مقرر ہوئے ہیں اختیار قرار دینے اس امر کا تھا کہ اراضی مذکورہ مالکیت ریاست ہے۔ باوجودیکہ انتقال اراضی مذکور کا منجملہ املاک کمیشن سے مشتہر ہو چکا تھا۔

مقدمہ امراؤ بیگم بنام گورنمنٹ ہند (۱) کی تقلید کی گئی۔

---

۱۱ اگست ۱۸۹۱ء

صفحہ کتاب انگریزی ۸۴

اپیل از ... ۸۴

یاقوت النساء بی بی وغیرہ بنام کنور ہری موہن رائے وغیرہ مدعا علیہم

رسوم عدالت - یادداشت اپیل پر ناکافی اسٹامپ ہونا - کمی اسٹامپ یادداشت اپیل کا بعد انقضائے میعاد ... پورا کیا جانا ایکٹ رسوم عدالت (۷ ۱۸۷۰ء) دفعہ ۲۸ -

ایک یادداشت اپیل جس پر اسٹامپ ناکافی تھا عدالت جج ضلع میں تاریخ ۲۴ مئی سنہ حال معیاد ... مقرر پیش کی گئی اور اس پر ایک یادداشت تحریر کی گئی اپیل اندر میعاد رسوم اسٹامپ ناکافی ... ۲۶ مئی کو جج ضلع نے ایک حکم صادر اور یادداشت مذکور کی پشت پر تحریر کیا کہ جس کی رو سے اپیلانٹ کو ایک ہفتہ دیا گیا کہ اس کے اندر اس کمی کو پورا کرے اور اس میعاد کی منظوری دو ہفتہ مزید کے تاریخ ۵ جون تک کی گئی ۔۔۔ جون کو پورا رسوم اسٹامپ اپیلانٹ نے ادا کیا۔

تجویز ہوئی کہ واقعات مقدمہ ہذا کے رو سے مقدمہ دفعہ ۲۸ ایکٹ رسوم عدالت کے منشا یا عبارت میں داخل نہیں ہوتا اور یہ کہ یہ کارروائی تا اس قسم کی نہیں کہ دفعہ مذکور میں خیال کی گئی ہیں جس کی رو سے اپیل حسب رسوم اسٹامپ ۱۲ جون کو ادا کی گئی باضابطہ ہو جاسکے اور یہ کہ اپیل واجب طور پر بوجہ خارج المیعاد ہونے کے ڈسمس کیا گیا۔

مالکرن رائے بنام گوبند ناتھ تیواری (۲) کا حوالہ دیا گیا۔

---

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۷۔

(۲) انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۹۔

سکا کی حکم عدالت اپیل ماتحت تجویز ہوئی کہ حکم عدالت مرافعہ اولی غلط تھا نالش جسطور
پر کہ وہ مرتب ہوئی تھی خواہ مخواہ ایک نالش علی سبیل البدل تھا - اور چونکہ مدعیان خواہ مخواہ
اس امر سے ناواقف ہیں کہ آیا کوئی حصہ اگھوریرام ہردس لال کے حصہ لگان کا واجب تھا
یا نہیں اور چونکہ وہ یقین کرتے ہیں کہ کوئی حصہ باقی نہیں ہے لہذا وہ دعوے اسے حصہ
کا صرف اس استدعا کے ساتھ کر سکتے ہیں کہ اگر یہ ظاہر ہو کہ کچھ لگان یا جتنی اگھوریرام
ہردس لال ہے تو عرضیدعوے کی ترمیم اسطور پر کیا جاوے کہ وہ کل لگان پر حاوی
ہو اور اس طرح پالیس اندر اس قاعدہ کے داخل ہو کہ درصورت ہونے کسی اقرار خاص
مابین کاشتکار اور حصہ داران سب اور سے حصہ رسدی لگان کے نالش بجائے
کسی حصہ دار کے مجملہ حصہ داران کے بابت کل لگان واجب کے ہونی چاہیئے کہ جمیعن
اور کے حصہ داران شریک اگروہ بطور مدعیان شامل ہونے سے انکار کریں، مدعاعلیہم
بنائے جاویں استدعاے مندرجہ عرضی نالش میں یہ امر ملحوظ رکھا گیا تھا - اور
نالش کی سماعت روئیداد پر ہونی چاہیئے تھی اور اگر واقعات مثبتہ سے یہ ظاہر ہوتا کہ
کوئی حصہ لگان کا غیر موجود تھا اور اگھوریرام ہردس لال کو واجب ہے تو جیسی کہ مدعیان
کی درخواست تھی عرضی نالش کی ترمیم ہونی چاہیئے تھی -

---

۱۵ - دسمبر ۱۸۹۱ء
کلکتہ انگریزی
۲۱۲
اردو [illegible]

**حضور علی (مدعی) بنام چھتر پت سنگھ وغیرہ - ملک کسو وغیرہ (مدعا علیہما)**

رجسٹری نہ ہونا دستاویزات کا جو اسناد یا انتقالات ازجانب گورنمنٹ
بابت اراضی یا کسی حق واقع اراضی کے ہوں یا اونکی شہادت ہوں - ایکٹ رجسٹری نمبر ۳ سنہ ۱۸۷۷ء
دفعہ ۱۷ فقرہ (د) ایکٹ قرضہ جات نواب ناظم نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۷۳ء) -

ایجنٹ گورنر جنرل نے بذریعہ ایک چٹھی کے نواب بہادر مرشدآباد سے منشاے گورنمنٹ
بابت اونکی حالت اور آمدنی کے ظاہر کی اور نواب موصوف کو اطلاع دی کہ اونکو قبضہ
اراضیات در بورات متعلقہ ریاست کا ملیگا ایک نالش میں جو [illegible] صاحب
کے [illegible] ایک ایسے شخص پر دائر کیگئی تھی جو [illegible] طور
[illegible] تجویز کیا تھا کہ وہ حصہ دار [illegible]
[illegible] عذر کیا گیا کہ خط مذکور کی رجسٹری ضرور تھی -

کے جاری ہو جانے کے بعد ڈگری مذکورہ کے خلاف اور اسکے بلا منسوخ کئے گئے مقدمہ مدن لال نام راے سے کمس (۱) کا حوالہ دیکر کہ جائز ہے ...

[illegible] ۱۸۸۲ء

# رام چندر چکرورتی بنام گوپال چندر [illegible]

ایکٹ اسامیان بنگال (۸ سنہ ۱۸۶۹ء) دفعات ۵۲ و ۱۸۸ حصہ داران اراضی [illegible] ایک حصہ دار کے مستحق تحصیل لگان جداگانہ کا ہونا [illegible] اپنے ادنیٰ [illegible] جو بعد کاشت لائی گئی ہو اور جو حسب شرائط پٹہ کے [illegible] لگان تحصیل لگان جداگانہ۔

ایک کاشتکار ۱۹½ بیگہ اراضی پر بدریعہ ایک پٹہ [illegible] قابض تھا جسمیں منجملہ دیگر امور کے یہ شرط تھی کہ لگان بشرح [illegible] فی بیگہ [illegible] بیگہ ادا کیا جاوے اور بقیہ ۱۱½ بیگہ اراضی کی بابت جو اوسوقت [illegible] قابل زراعت ہو لگان بشرح مذکور تشخیص کیا جاوے۔ [illegible] بموجب معاہدہ کے مستحق تحصیل [illegible] حصہ لگان کا جداگانہ تھا ایک نالش بنام کاشتکار اپنے شرکا کو بھی مدعا علیہ ناکر واسطے دلا پانے اپنے حصہ لگان [illegible] رمانہ کی بابت دائر کی اور یہ دعوے کیا [illegible] وصول پانے لگان کا بابت کل ۱۹½ بیگہ کے جسمے اوسنے بیان کیا کہ ۱۱½ بیگہ اوسوقت قابل زراعت ہو گئے تھے۔ اور اسکا مستوجب تشخیص لگان کے بشرح مندرجہ قبولیت ہے کاشتکار نے یہ عذر کیا کہ بلحاظ احکام دفعہ ۱۸۸۔ ایکٹ اسامیان بنگال کے [illegible] جانب سے دائر ہو نہیں ہو سکتی۔

**تجویز ہوئی** کہ نالش دائر ہو سکتی ہے [illegible] واسطے اضافہ لگان کے اوس معنی میں نہیں ہے کہ جسمیں لفظ مذکور ایکٹ اسامیان بنگال میں استعمال ہوا ہے اور یہ نالش مذکور واسطے لگان مزید کے بابت زاید اراضی کے حسب مراد دفعہ (۵۲) ایکٹ مذکور کے ہے اور چونکہ مدعی مستحق تحصیل اپنے حصہ لگان کا [illegible]

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلۂ کلکتہ جلد ۱۶ ۔ صفحہ ۵۹۵

۲۱ اگست ۱۸۹۳ء — نمبر ۱۲۱ — ۱۸۹۳ء — [illegible]

**کرسٹو چرنداس** وغیرہ (ریوالی دُگری) بنام **راد ہا چرن کر** ڈگردار —

میعاد سماعت ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء ضمن ۱، ۱۷۹، ۲، اجرائے ڈگری - اپیل سماعت و میں ماراضی جبر وڈگری کے کل مدعا علیہم کو سپاہ اسکر اجرائے ڈگری کا عذر اپیل شدہ کا۔

۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کو مدعی سے ڈگری عدالت مرافعہ اولی سے بنام آیا مدعا علیہم کو مشترکہ استقرار سے حق بسلسلہ ملکیت دارا وعرضی قبل سے کیرد حاصل کی گئی۔ ڈگری کی رکورٹ کو اپیل پیش کردہ مدعا علیہم کے رسم ہوئی اور ڈگری عدالت اپیل آئی کی رو سے بشمول محض دو ملت جائداد سا کوہ دلائی گئی اور اوس کی بابت آئندہ تلسہ کے حق مدعا علیہما نمبر ۳ و ۴ کے حصص پر کی ڈگری عدالت اپیل ماتحت مورخہ ۱۳ جولائی ۱۸۸۲ء بحال رہی ڈگری رکورٹ کی سے اپیل دوم ہائیکورٹ میں کل مدعا علیہم کو پسماند بتایا کر پیش کیا۔ لیکن اپیل مذکور ۱۶ جون ۱۸۸۵ء کو ڈسمس ہوا۔ مدعی نے ۱۳ جون ۱۸۸۹ء کو درخواست اجرا ادس ڈگری کی جو بحق اوس کے بابت دو ثلث جائداد کے بحق عدالت اپیل میں قرار پائی بھی پیش کی اور مدعا علیہما نمبر ۱ و ۲ نے اس بنا پر عذر کیا کہ حق اجرا بوجہ تمادی عارض ہے کیونکہ میعاد ۱۳ جولائی ۱۸۸۲ء تاریخ ڈگری عدالت اپیل سے شمار ہو کر مدعی کی شروع ہوئی۔

**تجویز ہوئی** کہ میعاد سماعت ۱۶ جون ۱۸۸۵ء سے شروع ہوئی اور اس وجہ سے درخواست میں تمادی عارض نہیں ہے کل مدعا علیہم اپیل دوم میں فریق تھے اور اوس عدالت پر جس سے درخواست اجرا کنندگی پیش ہو سکا کہ مذکوری اجرا سے ملتبس بالا اپیل مذکور سے عذر کرلی اور ملحوظ کرلی کہ آیا ڈگری عدالت اپیل ماتحت بحق مدعی بابت دو ثلث جائداد کے قابل محفوظ ہی یا نہیں ہائیکورٹ کے روبرو جملہ فریق موجود تھے اور اگر ایسا کرنا درست ہوتا تو عدالت موصوف ڈگری کو نسبت کسی شخص کے اوس میں سے ترمیم کر سکتی تھی۔

**سوال** - آیا ایسے حالات میں واضعان قانون کا یہ منشا ہو سکتا تھا کہ عدالت اجرا کنندۂ ڈگری اپنے یہ چیدہ تجویز پر غور کرے اور یہ دیکھے کہ آیا ایسی صورت میں کل ڈگری عدالت اپیل میں جانب فریقین میں تھی یا ہو سکتی تھی یا ہو جا سکتی تھی اور آیا دفعہ ۱۷۹ کے الفاظ صریح کی پیروی کرنے میں کم دقت اور پیچیدگی ہوگی گو بعض صورتوں میں اسکا نتیجہ یہ بھی ہو کہ کوئی ڈگری جو خلاف کسی مدعا علیہ کے ہو تین سال سے کچھ زیادہ عرصہ بعد اوس

اراضی کے رجسٹری ہوا تھا لیکن ہمدردی ناتھ جان کا حق رجسٹر (یعنی) ہوا تھا۔ اس لئے
کہ مقدمہ واسطے سماعت کے پیش ہوا لیکن قبل اسکے کہ ان دلا پانے [illegible] اول
دوسال کے متعلق تھی۔ [illegible] کے تمادی کی بہ نسبت اس امر کے [illegible]
الش دائر ہوئی تھی ہمدردی ناتھ جان زمرہ مدعا علیہم سے [illegible]
گیا سوا اس کے کہ کل جیدر محمود بہری سے عذر معاوضہ [illegible] پیش کیا اور [illegible]
لی کہ ہمدردی ناتھ جان کے حق کے غیر رجسٹری شدہ ہونے سے مدعیان مطلقاً
دائر کرنے نالش کے نہیں ہیں کیونکہ بلحاظ حکم دفعہ ۷ ایکٹ مذکور کے حصہ ناتھ جان
کے حصہ کی تصریح ہے۔ پہلی عدالت اپیل ماتحت نے نالش کو اس جانب اخراج کر کے
ڈسمس کیا اور یہ بھی تجویز کی کہ حق دلا پانے لگان میں بابتہ اول دوسال کے متعلق
میں سال متدعویہ کے تمادی عارض ہے۔

بر طبق اپیل دوم تجویز ہوئی کہ حق مدعیان کا بطور شبی داران کے اوسکے حق رسیدیا
شامل نہیں ہو گیا۔ لہذا ایکٹ رجسٹری اراضی کو مقدمہ سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ
مدعیان مستحق دائر کرنے نالش کے بہ حیثیت شبی داران کے ہیں۔

یہ بھی **تجویز ہوئی** کہ جب ہمدردی ناتھ جان بطور جمعیت مدعا علیہ
کے نالش ہوئی تھی وہ خلاف قاعدہ متعلقہ مقدمہ دار کا باتہ مہر سام ماراپرس (۱)
(۱) کے فریق کیا گیا اور بدتوجہ اولاً نالش صحیح طور پر دائر نہیں کی گئی کیونکہ نام ہمدردی
ناتھ جان کا صحیح طور پر مطلقاً شامل نہیں داخل نہ تھا اور ہمدردی ناتھ جان کو بطور مدعی
شریک کرنے کا اثر عملاً یہ تھا کہ ایک نالش جدید اوس تاریخ کو دائر ہو کہ جب وہ بطور
بر بدل کر کے مدعی بنایا گیا اور یہ کہ نالش صحیح طور پر رجوع نہ ہونے سے تمادی اوس حد تک عارض کی
گئی کہ جہانتک اول دوسال کے لگان کو تعلق تھا لیکن مدعیان مستحق ڈگری کے
بابت لگان سال سوم کے ہیں کہ جس پر اوس وقت تمادی عارض نہ تھی کہ ہمدردی ناتھ
جان مدعی بنایا گیا۔

---

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلۂ کلکتہ۔ جلد ۱۷ صفحہ ۱۶۰۔

کوئی نہیں ہے کہ کیوں وہ مستحق نہ ہو مدعا علیہ انکا لگان داخل الا واکان موجب کسی انتظام لگان ہے کہ جو سنہ ... قیام کا ... تھا ... سال کے ہو بلکہ ازرو سے صحیح ادس لگان کے کہ جو موجب ... ادائی کے واجب الادا ہے

مقدمات شیخ محمد نام سوداں (۱) اور گوپال چندر داس نام اوستش ... حو دہری (۱) ... کیا گیا

۱۳ ستمبر ۱۸۹۱ء

چیف جسٹس پیتھرام و مسٹر جسٹس ...

جیفتی ناتھ خاں و ہمیشہ ری ناتھ خاں نابالغ بولایت اپنی والدہ اور رنجی دیبی (مدعیان) بنام گوکل چند رپو دہری و یک کس دیگر مدعا علیہما

شامل ہو جانا حق پٹنی کا اور ... ادسکے حق میں جسپنے اوسکو خرید کیا ہو شامل ہو جانا حق پٹنی کا حق زمینداری میں ... اون لگان ... ناکش میں سے مدعا علیہم کو مدعی ... ایکٹ رجسٹری اراضی ایکٹ بنگال ۱۸۸۵ء دفعہ ۶۸

اصول شامل ... کا ... پٹنی ... نہیں ہے ... نہیں ... کے ... ہے

جیفتی ناتھ خاں اور ہمیشہ ری ناتھ خاں دو زمینداران مشترک سے ایک پٹنی کو جو اونکی زمینداری میں داخل تھی ... لیا ... لگان کے نیلام کرا کے خود خرید کیا ہے ... پٹنی کے ... پٹنی قائم کیگئی تھی ... گوکل چند رپو دہری کا نہیں تھا ... ناتھ خاں نے ایک نالش بنام گوکل چند رپو دہری واسطے دلا پانے لگان ... پٹنی مذکورہ کے باقی تین سال کے ... اور ... مذکور کے زمیندار اور پٹنی دار ... کیا اور ہمیشہ ری ناتھ خاں کو ... مدعا علیہ ... کیا کہ ... نالش ... موجود نہ تھا اور اسوجہ سے ... شریک ... ہو سکتا تھا ... ہو کہ جیفتی ناتھ خاں کا حق حسب احکام ایکٹ ۸ (مجموعہ بنگال) ۱۸۶۵ء ایکٹ رجسٹری

(۱) انڈین لاء رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۹۶

(۲) " " " ۱۴ ۶۹۵

**تجویز ہوئی** کہ عذر مذکور صحیح ہے اور نالش ڈسمس ہونا چاہیئے بدل اس عہد خالد کا کہ وہ زید کو ایک بار کا کام دیگا اقرار ہوا اور زید کا کہ وہ کوئی دوسرا کار و بار بجز کار و بار گھاٹ کے سرانگ کے کریگا اور یہ کار و بار بھی صرف اپنے پورا سنے چار دن اور اول پانچ چار دن پر کریگا وہ نالش اوسکو حسب مذکورہ مالا دس اثر اس اقرار کا یہ ہوا کہ زید دوماش کا کام کرنے سے ممانعت کلی ہوا اور اوسکے اختیار کرنے کار و بار گھاٹ کے سرانگ کی نسبت ممانعت جزوی ہوا اور عام اس سے کہ معاہدہ مذکور (اگر شرط اخیرالذکر خلاف قانون نہیں ہوئی) بموجب احکام دفعہ ۲۴۔ ایکٹ مذکور کے اس وجہ سے کالعدم ہوتا یا نہو تاکہ جز و بدل یہ عہد زید کا تھا کہ وہ دوماش کا کام کرنے سے کلیتاً احتراز کریگا معاہدہ مذکور ہر دو وجہ سے بموجب احکام دفعہ ۲۴ کے کالعدم ہے اور زید مستحق دلاپانے کسی ہرجہ کا بموجب اوسکے نہیں ہے

---

۱۳ مئی ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب مدار ۲۰
اردو

**دین بندھو رائے** وغیرہ (مدعا علیہم) بنام **ڈبلیو سی بنرجی** و یک کس دیگر (مدعیان)
و دیگر (مدعا علیہم)

زمیندار و اسامی۔ انتقال حقیت۔ معاہدہ نسبت انتقال حقیت کے۔ ایکٹ اسامیان بنگال (۸ سنہ ۱۸۸۵ء) دفعہ ۱۲۔

انتقال ایک حقیت کا حسب مراد احکام ایکٹ اسامیان بنگال سنہ ۱۸۸۵ء کے عمل میں آیا۔ زمیندار پر اوسصورت میں قائل پابندی نہیں ہے کہ معاہدہ مابین زمیندار و اسامی کے اسمضمون کا ہوکہ انتقال اوسوقت تک جائز اور قابل پابندی ہوسکیگا کہ ضمانت قابل اطمینان زمیندار کے صاحب مسئل الیہم بہوتچا ئی جاسے اور ضمانت مذکور نہیں دیگئی۔ اسامی ہنوز ذمہ دار لگان ہے۔

---

۹ مئی ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب ملد ۱۹
اردو

**جگن ناتھ داس** (مدعی منزا) بنام **بیر بہادر داس** وغیرہ (مدعا علیہم)

ایکٹ حد سماعت۔ (۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) ضمیمہ ۲ مدات ۱۲۰، ۱۴۴۔ شبیت جو عہدہ پر نامزد کیا گیا اوسکے برطرف کرنے کی نالش کی بابتہ میعاد۔ نالش برطرف کرنے شبیت کی عہدے سے جسپر اوسکا تقرر بذریعہ نامزد کرنیکے عمل میں آیا۔

نور علی و ماش (مدعا علیہ سرا) بنام عبد العلی (مدعی)

معاہدہ امتناع تجارت۔ ایکٹ معاہدہ (۹ ۱۸۷۲ء) دفعہ ۲۷۔ امتناع تجارت۔

از روئے دفعہ ۲۷ ایکٹ معاہدہ کے وہ فرق جو مقدمات انگلستان میں مابین امتناع
کلی و جزوی تجارت کے رکھا گیا ہے رفع ہو گیا اور جملہ معاہدات جو اوسکے عبارت
میں داخل ہیں کالعدم ہو جاتے ہیں بجز اسکے کہ وہ اوسکی مستثنیات میں داخل ہوں
دفعہ مذکور کا یہ مقصود ہے کہ اوس سے ممانعت جزوی و نیز کلی تجارت کی ہو۔

زید اور بکر دو گھاٹ کے سرانگوں نے ایک معاہدہ خالد اور پانچ دیگر اشخاص کے
ساتھ جو کام و ماشی بمقام چٹاگانگ کرتے تھے اس غرض سے کیا کہ وہ اپنا اپنا کاروبار
باصلاح سے کریں اور ایک دوسرے کی تجارت کو نقصان نہ پہونچاویں معاہدہ مذکور
میں جو تین سال کے واسطے تھا منجملہ دیگر شرائط کے یہ شرط تھی کہ زید اور بکر صرف بطور
گھاٹ کے سرانگوں کے کام کریں اور جہازوں پر کوئی اور کام کسی اور حیثیت سے
نکریں اور خالد اور دیگر ماشی زید کو ہر سال پانچ جہاز جنکا کاروبار اونہوں نے
حاصل کیا ہو اسلیے دیں کہ وہ اونکی نسبت بطور گھاٹ کے سرانگ کے کام کرے
اور زید صرف بطور گھاٹ کے سرانگ کے پانچوں جہاز مذکور پر کام کرے اور باستثنا
اون جہازوں کے جنپر اوسنے سابق میں بطور گھاٹ کے سرانگ کے کام کیا ہووے
کسی اور شخص کے جہازوں پر بطور گھاٹ کے سرانگ کے یا کوئی اور کام نہ کرے
معاہدہ میں یہ بات مشروط نہیں کہ کس طرح پر وہ پانچ جہاز جو زید کو حسب مذکورہ بالا
دئے جاویں باہم مختلف ماشیوں کے تقسیم کئے جاویں اور منجملہ شرائط مذکورہ کے ایک
اقرار اسمضمون کا منجانب خالد کے تھا کہ وہ زید کو تیسرا جہاز جسکا وہ کام حاصل کرے
دے [illegible] معاہدہ میں یہ شرط بھی تھی کہ الف بطور ہرجہ وہ شخص جو خلاف ورزی معاہدہ
کرے اوس شخص کو دیوے جسکو خلاف ورزی سے نقصان پہونچے۔

ایک نالش جو زید نے بنام خالد بنا عہد شکنی منجانب خالد اسوجہ سے کہ
اسنے تیسرا جہاز حسب وعدہ نہیں دیا دائر کی اور دعوے [illegible] کا مطابق ہرجہ
لیا [illegible] یہ عذر کیا کہ معاہدہ مذکور حسب دفعہ ۲۷ ایکٹ معاہدہ کے اسوجہ سے
کالعدم ہے کہ وہ شرط امتناع تجارت ہے۔

حصہ اور سوم عدالت ضرور کی بعدہ اس عرض سے داخل کیگئی کہ وہ ایک مرضیہ عوض سے کرنا ایک برابر کا ہو۔ مقدمات اسکر بنام آدورڈ (۱) وحاجا بنام رگھوناتھ (۲) کا حوالہ دیا گیا اور مقدمہ بالکر رائے بنام کوبد مایہہ تیوراری (۳) کی تقلید نہیں کیگئی۔

---

۱۔ مئی ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۷۸۳
اردو صفحہ ۔۔

**شفقت حسین ایک کس دیگر (مدعیان) بنام ساسی کر وغیرہ (مدعا علیہم)**

ایکٹ الیصال مطالبات سرکاری۔ (ایکٹ بنگال ۷ ۱۸۸۰ء) ایکٹ الواب (ایکٹ بنگال ۹ ۱۸۸۰ء) الواب۔ قرضہ ذاتی۔ وصول الواب۔ جائداد ایسے شخص کے جو بطور مالک درج رجسٹر نہو۔

جو رقم بابت الواب بموجب ایکٹ الواب بنگال مصدرہ ۱۸۸۰ء واجب ہو وہ صرف ایک قرضہ ذاتی ہے اور بموجب ایکٹ الیصال مطالبات سرکاری ۱۸۸۰ء صحیح طور پر اوس جائداد سے وصول نہیں کیا جا سکتا جسپر وہ مستحق کیا گیا ہو جب کہ جائداد مذکور ایک شخص ثالث سے ہو جسکا نام بموجب ایکٹ ۷ ۱۸۷۶ء مجموعہ بنگالہ بطور مالک درج رجسٹر ہوا ہو۔

---

۲۳۔ مئی ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۷۸۷
اردو صفحہ ۔۔

**کنتو منی داسی (مدعیہ) بنام سبجے چند مہتاب بہادر مہاراجہ دہراج بردوان (نابالغ) بقائم مقامی اسپے رفیق قریب ترین وسیلہ لال بن بہاری کپور وغیرہ (مدعا علیہم)۔**

قبضہ مخالفانہ۔ نالش قبضہ۔ حد سماعت۔ خریدار نیلام پٹنی بموجب ایکٹ ۸ ۱۸۱۹ء ہوا ہو اثر قبضہ مخالفانہ ما قبل تاریخ نیلام کا نہیں پہونچتا۔

اوس شخص کو جو جائداد پر مخالفانہ بمقابلہ مالک سابق کے قابض رہا ہو نالش قبضہ میں قبضہ مخالفانہ مذکور پر بمقابلہ ایسے شخص کے استدلال کرنے کی اجازت نہیں دیجا سکتی جسنے جائداد بہ نیلام پٹنی حسب آئین ۸ ۱۸۱۹ء عملدرآمد ہو اندر بارہ سال کے تاریخ ارجاع نالش سے خرید کی ہو خریدار مستحق پانے پٹنی کا بری جملہ مواخذات سے اور اوس حالت میں ہے کہ جس میں وہ قائم کیگئی تھی۔

مقدمہ اومیش چندر گپت بنام راج نرائن (۱) کا حوالہ دیا گیا ہے۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۴۱ و لا رپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۶ صفحہ ۱۲۲ — (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۲۹ — (۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۹ —
(۱) اندین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۳۰۴

۹ ۔۔ ۲۹

انسپر برطرف کرنے سایٹ کی اوسکے عہدہ سے جسپر اوسکا تقرر بذریعہ نامزد کرنے پیشیکے عمل مین آیا ایک ایسی نالش ہے جسکے لئے حاضرکوئی میعاد سماعت محکوم نہین ہے اور اسلئے اوس سے دفعہ ۱۲۰ ضمیمہ ۲ ایکٹ حد سماعت متعلق ہے ۔

مدعی نے بحیثیت ایک سہادو وقف کے ایک نالش بغرض منسوخی بعض اسپیشیہ جات اور انتقالات کے جو ایک شخص نے جو بحیثیت شبیت تہا کئے تھے لیکن بیان کیا گیا کہ اوسنے اوس عہدہ سے دست بردار ہوگی اور اوسکو ترک کیا اسپر بنا پر رجوع کی کہ پٹہ جات اور انتقالات مذکور کا لازم ہتے اور جائداد وقف پر ادکی پابندی نہتی اور اسکے حصول عاص قبضہ اراضیات کی جیسر مدعا علیہم کا قبضہ بذریعہ پٹہ جات اور انتقالات مذکور کے تہا استدعا کی گو یہ امر مسلمہ ہے کہ مدعی بحیثیت شبیت قابض تہا ۔ اور اوسنے جائداد ہاے متعلق وقف کا انتظام دس برس سے زیادہ عرصہ تک بطبق نامزد کئے جانے کے سجانب سہدو باشندگان مقام مذکور کے کیا تہا تاہم مدعا علیہم نے مدعی سے ثبوت اوسکے استحقاق شبیت ہونے کا طلب کیا عدالتین ماتحت نے یہ تجویز کی کہ مدعی نے اپنا حق ثابت نہین کیا اور یہ تجویز کرکے کہ اسپر بنا پر اوسکو منصب عدالت مین رجوع لانے کا نہین ہے نالش کو ڈسمس کیا ۔

**تجویز ہوئی** ۔ کہ چونکہ مدعی کے عہدہ سے برطرف کرنے کی نالش مین اوجہ سے تمادی عارض ہوئی کہ وہ عہدہ مذکور پر بمیعاد محکومہ قانون تمادی سے زیادہ عرصہ تک قائم رہا تہا لہذا اوسکو حق کامل واسطے اغراض ہر نالش متعلقہ معاملات وقف کے حاصل ہو چکا تہا اور نالش اس بنا پر کہ مدعی نے اپنا حق ثابت نہین کیا غلط طور پر ڈسمس کیگئی ۔

---

۱۰ ۔ مئی ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۷۸
اردو ۵۵

**موتی ساہو دیک کس وگر (مدعیان) بنام چہتر پداس وغیرہ (مدعا علیہم)**

حد سماعت ۔ عرضیدعوے پر ناکافی اسٹامپ ہونا ۔ عملدر آمد ۔ تاریخ ارجاع نالش ۔ پیش کیا جانا ایسی عرضیدعوے کا جسپر اسٹامپ ناکافی ہو ۔ رسوم عدالت ضرور ہیکہ ادا کی تاریخ ۔ تاریخ مابعد پیشی عرضیدعوے نسبت میعاد حد سماعت کے ۔

تاریخ ارجاع نالش تاریخ پیشی عرضیدعوے سے شمار ہونی چاہیئے اور نہ اوس تاریخ سے

# مرشد ہائیکورٹ دکن

## جلد ہشتم

### حصہ دوم

خلاصہ نظائر سلسلہ ہائیکورٹ مدراس از انڈین لا رپورٹ جلد ۱۵ بابت سنہ ۱۸۹۲ع

سنہ ۱۳۰۲ فصلی

مجموعہ اپریل ۱۸۹۲ء
دعوی کاشتکاری بنگال
۷۹۰
از ۷۸۹ تا
۸۱

پیارے موہن مکرجی (مدعی) بنام کمار ریس چندر سرکار وغیرہ (مدعا علیہم)

قائم مقامی اپنے مالک اور رفیق قریب ترین بحد باستثنی دیلیا وغیرہ (مدعا علیہم)
دخیلکار رعیت - بلا وصیت - ذمہ داری ورثائے ایک رعیت دخیلکار متوفی
کی نسبت ادائے لگان کے ذمہ داری کا سبب ہے - ایکٹ اسامیان
بنگال (۸ ۱۸۸۵ء) دفعات ۵ و ۲۶ و ۸۶ -

ورثائے رعیت دخیلکار کے جو بلا وصیت فوت ہو خواہ وہ اراضی پر قابض ہوں یا نہ ہوں
ذمہ دار ادائے لگان اسوقت تک ہیں کہ وہ اسے کاشت کو بطریق معینہ دفعہ ۸۶ ایکٹ
اسامیان بنگال ۱۸۸۵ء چھوڑ دیں -

ترجمہ انڈین لا رپورٹس جلد ۱۵ [illegible]
[illegible] جنوری سنہ ۱۸۹۲ء

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ مدراس مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۵ حصہ ۲ مطبوعہ فروری ۱۸۹۲ء

### فہرست مقدمات

#### صیغہ اپیل دیوانی

| | | | |
|---|---|---|---|
| ایا راو | بنام | رسما | ۹ |
| سجا | ر | محی الدین | ۱۰ |
| جیس | رر | رامچیرا ر | رر |
| جیاپا | رر | رگہو ناتھ | ۲ |
| صاحب کلکٹر ارکاٹ | رر | ماگی ریڈی | ۷ |
| کاسمی | | آئی سما | ۱۱ |
| گھنتی | ر | بہگوا نداس | ۸ |
| محمد | ر | ستیا رام ایار | ۹ |

#### صیغہ اپیل فوجداری

| | | | |
|---|---|---|---|
| ہرسیواس | بنام | اناسامی | ۸ |
| ملکہ معظمہ قیصر ہند | رر | رنگ راو | ۷ |
| رر | رر | سی سامی | رر |

### فہرست مضامین ردیف وار

| | |
|---|---|
| ایکٹ رسوم عدالت ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء دفعات ۲۸ و ۹ | ۲ |
| ایکٹ وصول مالگزاری | ۶ |
| ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۴ء مدراس دفعہ ۵۲ | رر |
| ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۶۲ء دفعہ ۲۶۶ | ر |
| رر رر رر ۱۹۰ | رر |
| احکام گورنمنٹ متعلق محکمہ واسطے تحریر | ۲ |
| اہلکاران کے۔ | |
| ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۶۲ء دفعات ۱۳۶ و ۳۳۷ | رر |
| اختیار مجسٹریٹ ضلع نسبت اس امر کے | رر |
| کہ سپردگی عدالت سشن کا کرے۔ | |
| اقراری سے بہت بوقت اپنے تقرر کے | ۸ |
| اختیار موقوف کریگا۔ | رر |
| ایکٹ انفصال لگان | ۹ |
| ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۶۵ء مدراس دفعہ ۹ | رر |
| اراضیات جنکی اپاشی نہر ایسی کٹ | رر |
| کے ساتھ ہوئی ہے۔ | |
| ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۶۵ء مدراس دفعہ ۴ | رر |
| ایکٹ انتقال جائداد | رر |
| ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۵۵ | رر |
| ایکٹ انتقال جائداد | ۱۰ |
| ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء دفعات ۵۸ و ۹۱ | رر |

نمبر ۳

۴

[illegible] مدراس ہائیکورٹ [illegible] مدراس مندرجہ انڈین لا رپورٹ

[illegible] حصہ سوم مطبوعہ ماہ مارچ ۱۸۹۲ء

| نام | صفحہ | نام | صفحہ |
|---|---|---|---|
| [illegible] | | وینکٹا چارلو بنام کندیا | ۱۸ |
| [illegible] | | **صیغہ اپیل فوجداری** | |
| [illegible] | ۱۹ | ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام سامی ایا | ۱۲ |
| | | ایضاً ایضاً لسا ۱۰ | ۱۴ |
| [illegible] | | ایضاً ایضاً اپروگدو | ۱۶ |
| | | ایضاً ایضاً سیوو دانایار | ۱۷ |
| یکمبٹہ پرومو بنام ایکمبا صاحب | ۱۷ | ایضاً سماجی | ایضاً |
| یحیٰ صاحب ایضاً کلکٹر ترکی نیالی | ۱۵ | مرواراچار ایضاً سیتاپاد | ۱۸ |
| رامایہ سوگم | ۱۴ | **صیغہ مضامین [illegible] وار** | |
| سراون ایضاً جی امال | ۱۲ | ایکٹ شہادت ایکٹ ۱۸۷۲ء دفعات ۸ و ۱۱۳۳۹ | ۱۲ |
| سداگوپایا ایضاً میکری | ۱۵ | ایکٹ انتقال جائداد | ایضاً |
| فصل شاہ خاں ایضاً عماد خاں | ۱۶ | ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۶۸ (ج) | ایضاً |
| کرسنا ایضاً لکشمی نرایا | ۱۳ | ایکٹ وصول لگان | ۱۳ |
| کوٹھندایی ایضاً سوبا سبدرم | ۱۸ | ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۶۵ء مدراس دفعات ۳ و ۱۲ | ایضاً |
| کری ایضاً تمدیسا | ۱۴ | ایکٹ عدالتہائے دیوانی مدراس ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۳ء دفعہ ۱۲ | ایضاً |
| [illegible] ایضاً [illegible] ریڈی | ۱۹ | اختیار سماعت تعین دادرسی | ایضاً |
| [illegible] ایضاً [illegible] | ایضاً | ایکٹ حد سماعت | ۱۵ |
| [illegible] [illegible] | ۱۳ | ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء دفعہ ۴ | ایضاً |

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ مدراس مندرجہ انڈین لا رپورٹ
## جلد ۵۱ حصہ ۴ مطبوعہ ماہ اپریل ۱۹۲۸ء

| فہرست مقدمات | صفحہ | فہرست مضامین رولنگ وار | صفحہ |
|---|---|---|---|
| صیغہ اپیل دیوانی | | امر سے ... | ۳۰ |
| اجلاس کامل | | ... | ۳۱ |
| | | انکار ... | ,, |
| آستھمواب حسب ایکٹ اسٹامپ نمبر ۱۲۶ | ۴۴ | انتقال حق مابعد | ۳۲ |
| ایم چیدر بنام جگناتھن | ۲۷ | ایکٹ انتقال جائداد | ,, |
| سبیکا ,, مریا پلا | ۲۶ | ایکٹ ۵ ۱۹۰۸ء دفعہ ۹ ضمن (ب) | ,, |
| فنسر ,, ڈسٹرکٹ کلکٹر وغیرہ | ,, | آئین ۳۹ ۱۹۱۹ء مدراس دفعہ ۱۲ | ۳۳ |
| کڈ ,, ... | ۲۵ | ایکٹ ۴۲ ۱۹۱۱ء (مدراس) دفعہ ۴۸ | ۳۳ |
| کرشنا وغیرہ ,, مردن آیا گمپلی | ۴۲ | ایکٹ اسٹامپ ... ۲۶ | ,, |
| میونسپل کونسل ... ,, بنک آف مدراس | ۲۵ | ضمیمہ (۱) مادہ ۵ (ج) و ۴ | |
| مرادن ,, انجمن ... | ۲۱ | اقرار نامہ ... کوئی اور رسوم ... | ,, |
| وگرن ,, رنگا ... | ۲۲ | ایکٹ اسٹامپ | ۱۵ |
| صیغہ ابتدائی دیوانی | | ایکٹ اسٹامپ (۱) ۱۸۹۹ء ضمیمہ ۲ مادہ ۲ | ,, |
| وہیلنگا پڑیاچی بنام وہیلنگا ... | ۲۰ | ایکٹ رجسٹری | ,, |
| صیغہ اپیل فوجداری | | ایکٹ ۳ ۱۸۶۹ء دفعات ۲ تا ۷ | ,, |
| اجلاس کامل | | اجازت استغاثہ ... دروغ حلفی | ,, |
| ایچیا بنام گنگیا | ۲۴ | اقرار نامہ بابت فروخت اجناس بامال تجارت کے | ,, |
| سیرا نائیا ,, سوبا ... | ۲۲ | | |
| ملکہ معظمہ قیصر ہند ,, وینکٹا ... | ,, | ایکٹ ... | ، |
| ,, ,, وسیتا | ۱۳ | ایکٹ ۴ ۱۹۱۹ء (مدراس) دفعات ... | ,, |
| ,, ,, ارلیپا | ۲۴ | | |
| ,, ,, کرشنا ... | ۲۶ | ... ۲۶۶ | |

| مضمون | صفحہ | نام مقدمہ | صفحہ |
|---|---|---|---|
| اسٹامپ بعد گذر نے میعاد کے لگایا گیا ایکٹ معاہدہ دفعہ ۲۷ | ۱۸ | [illegible] | ۱۶ |
| امتناع تجارت | | [illegible] | ۱ |
| ایکٹ عدالتہائے خفیفہ مفصل ایکٹ ۱۸۶۵ء دفعہ ۱۲ | ۱۲ | [illegible] | ۱۴ |
| اپیل | | [illegible] | ۱۱ |
| ایکٹ میونسپلٹی مدراس ایکٹ ۴ ۱۸۸۴ء دفعہ ۴۲ | ۱ | [illegible] | ۱۴ |
| امر باسب کا حد مالم؟ / ایکٹ کمپنی [illegible] / ایکٹ [illegible] | ۱۱ | [illegible] | ۱۱ |
| ایکٹ عدالتہائے خفیفہ دفعہ [illegible] | ۹ | [illegible] | ۱۴ |
| ایکٹ ۱۸۸۶ء دفعہ ۲۳ | ۱ | [illegible] | ۱ |
| بیان گواہ جس کے اسم پر الزام جرم لگتا ہو | ۱۲ | [illegible] ۲۳ | ۱۱ |
| بلا اسٹامپ یادداشت اپیل | ۱۵ | [illegible] ۲۶ | ۱ |
| بار ثبوت | ۱۸ | | |
| پلیس کرایہ دیہہ کا محاسبہ معاملے کے لحاظ سے [illegible] | ۱۴ | [illegible] ۸ [illegible] | ۱۰ |
| تبدیلات دستاویز متنازعہ کا اہم ہونا | ۱ | [illegible] ۱۸۱ | ۱ |
| تصحیح حساب کتاب صاحب [illegible] کا ردیوں [illegible] بابت [illegible] | ۱۸ | [illegible] | ۱ |
| تعبیر سند استمراری ۱۸۰۲ء بابت اراضیات عطا شدہ [illegible] | ۲۰ | [illegible] ۱۲۳ ۵ [illegible] | ۱۸ |
| تفصیل مواضع | | [illegible] ۵۸ | ۱ / ۱۱ |
| تاثیر ہونا تا [illegible] متعلقہ [illegible] زمیندار | ۱ | [illegible] | ۱ |
| [illegible] قابل مقبول ہونا اول اظہارات کا [illegible] | ۱۲ | [illegible] ۵۲۲ | ۱ |
| [illegible] کارروائی [illegible] کے کی گئی ہو۔ | | [illegible] | ۱۲ |
| ثبوت حق [illegible] نسبت ایک قطعہ پہاڑ و جنگل کے | ۱۹ | [illegible] | ۱۳ |
| حق [illegible] کا [illegible] سے دستبردار ہونے کا | ۱۳ | [illegible] | ۱۸ |
| [illegible] | ۱۴ | [illegible] | ۱۵ |
| [illegible] اخراج [illegible] | ۱۶ | [illegible] درجہ دوم۔ | |
| [illegible] عدالت [illegible] | ۱۷ | | |
| [illegible] | ۱۱ | | |
| [illegible] | ۱۶ | | |
| [illegible] والا | ۱۷ | | |

حلد ۹ — مدراس — حصہ ۲ [illegible]

[illegible] انڈین لا رپورٹ جلد ۱۵

[illegible]

| | صفحہ | | صفحہ |
|---|---|---|---|
| [illegible] | | اختیارات [illegible] | ״ |
| | | ایکٹ [illegible] | ۲۹ |
| اجلاس [illegible] | | ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء [illegible] | ״ |
| [illegible] | ۳۰ | ایکٹ انتقال جائیداد | ״ |
| [illegible] | | ایکٹ ۱۸۷۷ء دفعات ۲۴۲ و ۲۴۳ — | ״ |
| صیغہ اپیل دیوانی | | اپیل بنا راضی نامہ ڈگری [illegible] | ״ |
| [illegible] بنام [illegible] سامی | ۲۶ | جو واسطے [illegible] کے صادر ہوئی ہو — | |
| اوکتاٹ وغیرہ ״ سیکرٹری آف اسٹیٹ | ۳۰ | ایکٹ انتقال جائیداد ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء دفعات | ۳۰ |
| نیوگیشن کمپنی | | ۷۶ و ۷۸ — | |
| اروناچلم ״ اروناچیلم | ۳۳ | ایکٹ عدالت خفیفہ پریسیڈنسی | ۳۱ |
| راسمی وغیرہ ״ [illegible] | ۲۸ | ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء دفعات ۲۷ و ۲۹ — | ״ |
| راماچیلم ״ [illegible] | ۳۳ | ایکٹ کورٹ فیس — | ״ |
| سمیا وغیرہ ״ ناگ لنگم وغیرہ | ۳۰ | ایکٹ ۷ ۱۸۷۰ء دفعہ ۱ ضمیمہ ۲ دفعہ ۱۲ | ״ |
| کرالادریا ״ چداین کٹی وغیرہ | ۳۱ | انتقال [illegible] | ״ |
| سارکرس ״ اوبیاس وغیرہ | ۲۹ | ایکٹ داد رسی خاص | ۳۲ |
| شکی ״ [illegible] | ۳۲ | ایکٹ ۱۸۷۷ء دفعہ ۴۲ | ״ |
| ماراس وغیرہ ״ رنگا | ۳۱ | ایکٹ عدالت خفیفہ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲ | ״ |
| صیغہ اپیل فوجداری | | مدات ۱۲۷ و ۱۴۳ | |
| سوماگریا ״ کرشنا سامی | ۳۵ | ایکٹ اسٹامپ | ۳۴ |
| فہرست مضامین ردیف وار | | ایکٹ ۱ ۱۸۷۹ء دفعہ ۳ ضمیمہ ۱ مد ۱۳ | ״ |
| ایکٹ اسٹامپ | | استثنا [illegible] | ۳۵ |
| ایکٹ نمبر اول ۱۸۷۹ء دفعہ ۳ ضمیمہ ۱ دفعہ ۲۹ (۵) | ״ | ازالہ حیثیت عرفی | ״ |
| استفسار | ۲۸ | استحقاق | ״ |

# سلسلہ انتخابیہ ہائیکورٹ ہائے مدراس متعلقہ رپورٹ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۶ حصہ ۷ مطبوعہ ماہ جون ۱۸۹۳ عیسوی

### فہرست مقدمات

**صیغہ اپیل دیوانی اجلاس کامل**

| نام | | نام | صفحہ |
|---|---|---|---|
| سمی | بنام | ۔۔کالی | ۴ |

**صیغہ اپیل دیوانی**

| نام | | نام | صفحہ |
|---|---|---|---|
| آکسیڈنٹ | بنام | ڈرلیکاٹ | ۴۱ |
| امجی | ،، | ملوملی | ۴۲ |
| ہنامکسیچر | ، | شوواجیلہ | ۴۳ |
| رمن | | محمدل | ۳۶ |
| سبیارارو | | وسکنا رسامی | ۳۹ |
| گرماجی | ،، | سبرامانا | ۴۲ |
| لکشمی راسمہا | ، | اکیلیا | ۴۰ |
| مہادیو | ،، | کنوسامی | ۳۹ |
| ناراین جاریہ | ،، | رنگا اینگار | ۳۷ |
| ماناکاتہو | ،، | سبری موتہو | ۳۸ |
| ناراین | ،، | ملکی | ۴۲ |
| وسکٹا سمیا | ،، | ویکنٹا | ۳۹ |

**صیغہ اپیل فوجداری**

| نام | | نام | صفحہ |
|---|---|---|---|
| عبدالقادر | بنام | میرا صاحب | ۳۸ |
| ملکہ معظمہ قیصر ہند | ،، | سومنا | ۳۷ |

### فہرست مضامین بلحاظ حروف وار

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| ایکٹ دیوانی گزاری | ۳۶ |
| ،، ۲ سنہ ۱۸۶۴ء ... دفعہ ۶ ک | ،، |
| اشتہار انکار با اہل ایکٹ مذکور وجوہ اللہ شاہ | ، |
| ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۶۵ء مدراس دفعات ۸ و ۹ و ۱ | ۳۶ |
| انکار اسامی ... معاش ... | ،، |
| استقرار حکم رالثہ | ۳۰ |
| امور متعلق اجراء ڈگری | ،، |
| انفکاک | ۳۹ |
| ،، | ،، |
| انتقال حق انفکاک | ،، |
| ایکٹ عدالت ہائے دیوانی مدراس ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۳ء | ۴۰ |
| دفعہ ۱۲ — | |
| ایکٹ شہادت دفعات ۷ و ۵ و ۸ | ۴۱ |
| ... اسیار ... حاصل | ،، |
| ایکٹ انتقال جائیداد ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۸ ک | ۴۲ |
| ایکٹ دادرسی خاص ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۷ء دفعہ ۴۲ | ۴۳ |
| ایکٹ مدسماعت | ،، |
| استقرار | ، |
| ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء صیغہ عدالت ۱ و ۹ و ۱۳۲ | ،، |

| | | | |
|---|---|---|---|
| استحقاق مدت تمادی | ۲۵ | مقدمہ مرسلہ | ۲۱ |
| سید علی مرحوم | ۳ | مستقل الیہما حالت ... کنندہ کا حق | ״ |
| بدنیتی | ۲۵ | [illegible] | |
| پٹہ استمراری | ۲۹ | مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعات ۲۱۱ و ۲۲۳ و ۲۲۷ | ۴۶ |
| تہمک | ۳۳ | ۱۸ و ۳۲ و ۷۱ — | |
| ٹھیکہ | ״ | مجموعہ تعزیرات ہند دفعہ ۲۹۹ | ۲۵ |
| تصدیق حکم منسوخ شدہ تحویل پریوی کونسل | ۳۴ | [illegible] اسلام | ۳ |
| چارہ کار استقرار سہ | ۳۲ | و اصلاحات ... ۱۳۱۰م — | ۲۱ |
| حد سماعت | ۲۸ | | |
| خرچہ | ۳۰ | | |
| دستاویز تقسیم | ۲۸ | | |
| درخواست لوحی جدول ساڑھے ایکٹ | ۲۹ | | |
| اپیل بعدالت عالیہ پریوی کونسل | | | |
| درخواست اجلاس کامل بیش اسپیشل بحریہ | ۳۱ | | |
| رہن استغاثی | ۳۰ | | |
| زمیندار و اسامی | ۲۸ | | |
| ״ ״ | ۳۳ | | |
| سود | ۳۴ | | |
| ضامنان بابت اجرائے ڈگری | ״ | | |
| قصہ مخالفانہ | ۲۸ | | |
| قانون ملابار | ״ | | |
| قانون انیا ستنان | ۳۲ | | |
| گواہی | ۳۳ | | |
| لفظ وراثت | ״ | | |
| مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۵۹۰ | ۲۹ | | |

# سلسلہ ملخصات فیصلہ ہائیکورٹ مدراس مندرجہ انڈین لاء رپورٹ

## جلد ۱۵ حصہ ۱ مطبوعہ جولائی ۱۸۹۱ء

### فہرست مقدمات

#### صیغہ اپیل ہائے دیوانی



### فہرست مضامین بترتیب وار

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۴ | [illegible] | ۱۳ | [illegible] کاشتکار [illegible] |
| [illegible] | کارروائی [illegible] | ۱۴ | [illegible] |
| ۲۱ | [illegible] | | [illegible] |
| ۲۴ | [illegible] | | [illegible] |
| ″ | گواہی | ″ | [illegible] |
| ۳۶ | [illegible] | ″ | [illegible] |
| | [illegible] | ۳۰ | [illegible] |
| ۲۶ | [illegible] | ۳۰ | [illegible] |
| ۳۸ | [illegible] | ۳۲ | [illegible] |
| ″ | [illegible] | ۲۹ | [illegible] |
| ۳۹ | [illegible] | | [illegible] |
| ۴۰ | [illegible] | ۳۸ | [illegible] |
| ″ | [illegible] | ۳۹ | [illegible] |
| ۴۱ | [illegible] | ۴ | [illegible] |
| ۴۲ | معاہدہ [illegible] | | [illegible] |
| ۴۳ | [illegible] | ″ | [illegible] |
| ۴۷ | [illegible] | ۲۳ | [illegible] |
| | [illegible] | ۴۴ | [illegible] گواہ کی |
| ۳۰ | [illegible] | ۴۵ | [illegible] |
| ۳۱ | [illegible] | ″ | [illegible] |
| ۴۳ | [illegible] | ″ | [illegible] |
| | | ″ | [illegible] |
| | | ۴۳ | [illegible] |
| | | ۱۱ | [illegible] |
| | | ۱۲ | [illegible] |

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ مدراس ہند جن پرانڈین لا رپورٹ چھپا

## جلد ۱۵ حصہ ۸ مطبوعہ اگست ۱۸۹۲ء

| [illegible] | [illegible] |
|---|---|
| سود | ۴۹ |
| عمل بد ۔ لڑکوں کا ساتھ دینا | ۴۷ |
| [illegible] | ۴۰ |
| [illegible] | ۴۷ |
| [illegible] | ۴۹ |
| [illegible] دفعہ ۱۱ | ۱۴ |
| " " " " " | " |
| [illegible] | ۱۳ |
| [illegible] | ۱۰ |
| [illegible] دفعہ ۱۱۱ | ۱۹ |
| " " " " ۳۴ | ۵ |
| [illegible] | ۴۵ |
| [illegible] | ۵۰ |
| [illegible] | ۴۹ |
| [illegible] ترک کرنا | ۵ |
| [illegible] قائم کرنا | ۴۲ |
| [illegible] | ۱۱ |

۱۱۳

[illegible] انڈین لاء رپورٹس جلد [illegible]

۱۹۶۶

[illegible]

## فہرست مقدمات

## صیغہ اپیل دیوانی

| فریقین | | | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | بنام | ولی [illegible] | ۵۶ | ایکٹ [illegible] ۱۹۱۲ [illegible] دفعات [illegible] | ۱ |
| [illegible] | " | [illegible] | " | ایکٹ وراثت | " |
| [illegible] | " | [illegible] | ۴۰ | ایکٹ ۱۹۶۵ء دفعہ ۱۰۲ | " |
| [illegible] | " | [illegible] | ۴۲ | ایکٹ انتقال [illegible] | ۴۲ |
| [illegible] | " | [illegible] | ۵ | ایکٹ [illegible] ۱۹۰۸ء [illegible] | " |
| [illegible] | " | [illegible] | ۴۰ | تقسیم [illegible] | " |
| [illegible] | " | [illegible] | ۵۹ | [illegible] | ۵ |
| [illegible] | " | [illegible] | ۴۲ | [illegible] | ۴ |
| [illegible] | " | [illegible] | ۱۰ | [illegible] | ۵۱ |

## صیغہ ابتدائی دیوانی

| فریقین | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| [illegible] | ۱ | [illegible] جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ پر [illegible] | ۵۴ |
| | | [illegible] | ۵۶ |
| | | [illegible] | ۴۰ |

## صیغہ اپیل فوجداری

| فریقین | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| [illegible] بنام [illegible] | ۵۸ | [illegible] | " |

## فہرست مضامین رپورٹ دار

| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | ڈگری [illegible] | ۵۶ |
| [illegible] | ۵ | ڈگری [illegible] | " |
| [illegible] | " | [illegible] ڈگری [illegible] عدالت [illegible] | " |
| ایکٹ [illegible] دفعات [illegible] | " | رہن | ۴۱ |
| [illegible] | ۵۲ | [illegible] | [illegible] |

۱۷۵

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ مدراس مشتہرہ بحسب ایماء گورنمنٹ

جلد ۱۵ حصہ ۱۰ مطبوعہ اکتوبر ۱۸۹۲ء

## فہرست مقدمات

### اجلاس کامل



### صیغہ اپیل دیوانی



## فہرست مضامین ردیف وار

۱۱۱۸

| [illegible] ۷ | [illegible] | [illegible] |
|---|---|---|
| [illegible] | ۸ | |
| [illegible] | ۴۱ | |
| [illegible] | ۵۸ | |
| [illegible] | ۱۱ | |
| [illegible] | | |
| [illegible] | ۴۳ | |
| [illegible] | ۱۲ | |
| [illegible] | ۵۸ | |
| [illegible] | ۵۷ | |
| ״ ״ ۲۶۹ و ۲۱ ۰ | ۵۶ | |
| ״ ״ ״ ״ ״ ۲۵۵ و ۲۳ | ״ | |
| ״ ״ ״ ״ ״ ۵۲۲ | ״ | |
| ״ ״ [illegible] ۱۹۳ و ۱۶۰ و [illegible] | ۵۸ | |
| ۶ و ۳ و ۹۳ ۳ | | |
| ״ ״ [illegible] ۱۱ | ۵۹ | |
| [illegible] | ״ | |
| [illegible] | ۶۱ | |
| [illegible] | ۵۸ | |
| [illegible] | ۶۶ | |
| [illegible] | ۶۳ | |
| [illegible] | ۴ | |

# ماسل نظائر ہائیکورٹ مدراس شمارہ ماہ اپریل ۱۹۱۲ء

## جلد ۱۵ حصہ ۱۱ مطبوعہ نومبر ۱۹۱۲ء

## فہرست مقدمات

### صیغہ اپیل دیوانی

| نام | | نام | صفحہ |
|---|---|---|---|
| چیانال | بنام | رنگیا سیٹھی | ۶۱ |
| وی رسیٹ والوریدیوزف کارکن | ،، | ایڈمنسٹریٹر جنرل مدراس | ۶۲ |
| رگھوتی | ،، | تروپلی | ،، |
| سامی ناتھن | ،، | [illegible] | ۸ |
| لسمتوی | ،، | وینکٹاچلپتی | ۶۹ |
| ردہاسامی | ،، | [illegible] | ۶۱ |

### صیغہ ابتدائی دیوانی

| نام | | نام | صفحہ |
|---|---|---|---|
| علیم الدین صاحب | ،، | سکرٹری آف اسٹیٹ ہند | ۶۹ |

## فہرست مضامین رودادہا

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| ایکٹ شہادت نمبر ا سنہ ۱۸۷۲ء دفعہ ۱۱۵ | ۶۹ |
| مانع تقریر بخلاف | ،، |
| مانع دیگر بدار اجرا کنندہ کو | ،، |
| حیثیت عرفی | ۷۰ |
| اتفاق فریق مقدمہ | ،، |
| اختیارات عدالت ریذیڈنٹ بنگلور | ،، |
| ٹ سارٹیفکٹ وراثت | ۶۱ |
| الحاق [illegible] ۱۸۸۵ء و ماسٹ ۳ و ۶۹ | ۶۱ |
| ایکٹ عدالت ہائے ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۳ء دفعہ ۱ | ۶ |
| اوقاف مالدار کے متعلق کام | ۶۲ |
| امانت غیر مشروط پر سے جاسکے | ،، |
| پیلوتھی | ،، |
| تقسیم خرچہ تمامہ فریق مغلوبہ | ۶۹ |
| ترمیم عرضی دعویٰ سے | |
| خرچہ گورنمنٹ ماسٹر ا | ۶۱ |
| دیوم مناسب | ۶۲ |
| دستاویز بائلک فتم وکور کی فریق میں ہو جائے گی | ،، |
| قاعدہ خلاف حقوق دوامی کے | ،، |
| کفالت قبل | ۶۹ |
| مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۲۳۶ | ،، |
| مجموعہ تعزیرات ہند دفعہ ۴۹۹ | ،، |
| میعاد تماشہ | الیضاً |
| نالش متعلق عائلیہ قرضہ کے جوکہ نابالغ کا | ۶۱ |
| بالغ ہو | |
| نالش متعاصہ وارث مالدار حسنی امانات ناجوازی بیع نابالغ نامنظور کی ہو | ۶۲ |
| عدم ثبوت | ۶۴ |

# سلسلۂ نظائر ہائیکورٹ مدراس مندرجہ انڈین لا رپورٹ
## جلد ۱۵ حصہ ۱۲ مطبوعہ دسمبر ۱۸۹۲ء

### فہرست مقدمات

#### پریوی کونسل

| مقدمہ | صفحہ |
|---|---|
| گیجا پتی رادہیکا بنام واسدیو سنیاسٹ کارو | ۸۲ |

#### صیغہ اپیل دیوانی

| مقدمہ | صفحہ |
|---|---|
| اموٹی حاجی بنام کمیٹن کٹی | ۷۷ |
| اوکندل بنام کنہی | ۷۸ |
| انکما بنام وینکٹا کرشنا مارارو | رر |
| اسدرازو بنام ویبا | ۸۰ |
| ابراہن کنہی بنام کوماٹی کویا | ۸۱ |
| چٹو بنام ویرارابن | ۷۹ |
| سمن بنام ارونا چلم | رر |
| سمبیا بنام گوپال کرشنا | رر |
| کنشمال بنام ویراساحی | ۷۸ |
| [illegible]نجی بنام رامن مینن | ۸۰ |
| [illegible]میل بنام یاروتی | ۷۷ |
| [illegible]راسیا بنام رام بدر | ۷۶ |
| وینکٹا راگہو بنام رنگما | ۸۱ |

#### صیغہ ابتدائے دیوانی

ایڈمنسٹریٹر جنرل مدراس بنام سنجی

### فہرست مضامین ردیف وار

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| اشخاص نامزد کے حقیں ہبہ بالوصیت۔ | ۷۴ |
| مدلی سرمایہ کے ہبہ مین لفظ جائداد شامل ہے | رر |
| امانت داری کا اظہار خواہش سے قائم نہیں ہو سکتا | ۷۸ |
| ایکٹ وراثت دفعات ۸۲ و ۸۴ و ۸۸ و ۹۹ و ۱۰۱ و ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۲۵ و ۱۵۹۔ | رر |
| امر بالغ لعبر مخالف۔ | ۷۷ |
| امر تجویز شدہ | رر |
| اوٹیدار کا حق شفع | رر |
| الصال لگان کا ایکٹ مدراس ۸ ۱۸۶۵ء دفعہ ۳۔ | ۷۸ |
| ایکٹ شہادت ۱ ۱۸۷۲ء دفعہ ۱۱۵ | رر |
| امتناع بتقریر مخالف بربنائے طریق عمل | رر |
| ایکٹ انتقال جائداد ۴ ۱۸۸۲ء دفعہ ۸۵ | ۷۹ |
| اختلاف مابین عرضیدعوے وجواب دعوے و ثبوت کے۔ | رر |
| ایکٹ حد سماعت ۱۵ ۱۸۷۷ء دفعہ ۱۹ | ۸۰ |
| اقرار تحریری | رر |
| ایکٹ شہادت ۱ ۱۸۷۲ء دفعات ۶۵ و ۹۱ | رر |
| ایکٹ حد سماعت ۱۵ ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲ دفعہ ۱۲ | رر |
| امر تجویز شدہ۔ | رر |
| ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۷ء دفعہ ۳۴۳ | رر |
| امر تجویز شدہ۔ | ۸۱ |
| اختیار ولی نسبت منتقل کرنیکے اراضی نابالغ کے | رر |
| ایکٹ عدالتہائے دیوانی مدراس ۳ ۱۸۷۳ء دفعہ ۱۲ | رر |

۱

# سلسلہ انڈین لا رپورٹ ہائیکورٹ مدراس مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۵ حصہ ۱ مطبوعہ جنوری ۱۸۹۲ء

### صیغہ اپیل دیوانی

۲۵ و ۲۶ - اگست ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۱
اردو ۱

نارایین بنام چندر وغیرہ

پنچایت ایکٹ ۲۳ ۱۸۱۶ء (مدراس) - آئین ۱۲ ۱۸۱۶ء (مدراس) - مقدمات جنمیں پنچایت ضلع مقرر کیجا سکتی ہے - قطعی ہونا فیصلہ پنچایت کا - اطلاع تقرر پنچایت داران

ضابطہ محکومہ آئین ۱۲ ۱۸۱۶ء صرف انہیں مقدمات سے متعلق نہیں ہے جنمیں نقص امن قوع میں آیا ہو یا اوسکا احتمال ہو جب پنچایت ضلع سے جو سبب آئین مذکور مقرر ہوئی ہو فیصلہ ہو جاوے تو وہ فیصلہ بابت فریقین قطعی و مختتم ہے اور اوسپر بجز طریقہ محکومہ آئین مذکور کے اور طرح پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا اور نہ وہ منسوخ کیا جا سکتا ہے فیصلہ مذکور اسوجہ سے کہ صرف ایک فریق سے معاملہ متنازعہ کا سپرد پنچایت کیا جانا منظور کیا یا اسوجہ سے کہ فریق ثانی کو جسکو اوس کارروائی پر اعتراض ہے اطلاع اوسوقت کی کہ جب تقرر پنچایت داران کا ہونے والا تھا نہیں ہوئی ناجائز نہیں ہے -

### صیغہ اپیل دیوانی

۲۹ جنوری ۱۸۹۱ء
۱۱ - اگست
صفحہ کتاب انگریزی ۵
اردو ۲

شنکر وغیرہ بنام کیشون وغیرہ

قانون ملابار - تبنیت مناسب شخص اجنبی ایک نمبودری الم کے - ایکٹ تادی - ایکٹ ۱۵ ۱۸۶۶ء ضمیمہ دوم مدات ۹۱ و ۱۲۰ - مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۱۳ - امر تجویز شدہ

# صیغہ اپیل دیوانی

۱۶ مارچ و ۱۷ اگست ۱۸۹۰ء
صفحہ کتاب ۱۰ ۔ ۱۳
اردو

ونکٹ رامانی بنام وینکٹا ریڈی

ایکٹ شہادت ایکٹ نمبر ۱ ۱۸۷۲ء دفعہ ۱۳ – معاملہ میں اشخاص غیر دستاویز ... (۱) ... (۲) اظہار استحقاق – فیصلہ متعلقہ غیر و مدعی پر تسلیم استحقاق –

ایک نالش ... استحقاق مدعی مرجوعہ نسبت ایک اراضی کے کی گئی نامبردہ نے شہادت میں (۱) ... اور ... مال موسومہ بدرجہ دوم (۲) ایک سارٹیفکٹ نیلام بنام بائع بدرجہ دوم (۳) ایک ... کارروائیات اجرائے ڈگری جس میں ذکر درخواست بدر مدعی بہ اظہار اوسکے استحقاق کے مندرج تھا اور (۴) ایک فیصلہ مخاصمہ علیہ بدر مدعی کہ جس میں اوسکا استحقاق تسلیم کیا گیا تھا پیش کئے مدعا علیہم حوالہ اوسکے ... ان میں سے کسی دستاویزات یا کارروائیات میں فریق نہ تھے۔

تجویز ہوئی کہ یہ دستاویزات متعلق ہیں

# صیغہ اپیل دیوانی

۱۱ دسمبر ۱۸۹۰ء و ۲۷ و ۲۸ اپریل و ۱۱ ستمبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۱۵
اردو

عبدالقادر بنام محمد

ایکٹ دادرسی خاص – ایکٹ ۱۸۷۷ء دفعات ۴۲ و ۵۶ – چارہ کار مستلزمہ مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۵۳ – ترمیم عرضی نالش –

مدعی نے ایک نالش میں ڈگری حاصل کی جس میں اوس نے یہ بیان کیا تھا کہ وہ مستحق عہدہ شیخ کلی اور جاگیر اوسکے متعلقہ اوسکے کا تھا اور یہ استدعا واسطے استقرار کے کہ مدعا علیہ کو کوئی حق نسبت عہدہ شیخ یا جائداد ہائے متنازعہ کے حاصل نہ تھا اور واسطے ایسے حکم امتناعی کے کہ مدعا علیہ جائداد ہائے مذکور میں مداخلت نہ کرے اور کوئی فعل کسیطرح کا ایسا نہ کرے جو منافی حق مدعی نسبت عہدہ مذکور کے ہو اور واسطے مزید اور دیگر چارہ کار کے کی تھی۔ شہادت سے واضح ہوا کہ مدعا علیہ قابض جائداد مذکور کا تھا لیکن

ایک نالش مین جو واسطے استقرار اسی امر کے تھی کہ مدعیان ... سلسلہ ... اراضی کے ہیں جو مرو جائداد الم مذکور کی تھی ... کرناون ... ایک دوسرے الم کے تھے بہا دست ... یہ ثابت ہوا کہ کرناون مدعیان کلو ... تہا اور بدین وجہ الم مذکور و الم مدعیان بموجب ایک اقرار کے جو منجملہ دیگر اشخاص کے ... قسم ذکور الم کلو وا ابورا سے تحریر کیا تھا شامل ہوگئے تھے اور زوجہ ... نالش سے کم از ... سال پیشتر فوت ہوئی تھی سوا کے کرناون ... الم مدعیان کے ... مدعا علیہم نے استحقاق ... نسبت نصف جائداد کلو وا ابورا الم کے ظاہر کیا ... اور ... ہوا کہ ... الم مذکور سے بہ نسبت مدعیان کے تعلق کمتر ہے) اور یہ واضح ہوا کہ ... قرار ... مالک کے اسی قسم کا استحقاق بذریعہ نالشات ایک شریک الم مدعا علیہم نے ... کرناون ... الم مدعیان کے ظاہر کیا تہا اور ان نالشات مین ڈگریان متعرہ ... اوس حق کے صادر ہوئی تھین جواب منجانب مدعیان پیش نہیں کیا گیا تھا اور جو جائداد متنازعہ حال ہے بذریعہ ایک ڈگری منجملہ ڈگریات مذکور کے قبضہ تہا مدعیان سے یہ استدعا ہوئی کی تھی کہ ڈگریات مذکور منسوخ کیجاوین۔

تجویز ہوئی

(۱) کہ نالش مین تمادی عارض نہین ہے

(۲) کہ مدعیان کے لئے یہ بات ضرور نہ تھی کہ بدنیتی اپنے کرناون کی اوسکے طریق عمل متعلقہ جوابدہی نالشات سابق مین ثابت کرے یا اس امر کی استدعا کرنے کہ ڈگریات صادرہ نالشات مذکور منسوخ کیجاوین اور رو سے ڈگریات مذکور دعوی حال مرتجویز شدہ نہیں ہے کیونکہ ان نالشات مین کرناون بحیثیت کرناون مدعا علیہ نہیں بنایا گیا تہا۔

(۳) یہ کہ تبنیت کرناون مدعی کی جائز ہے گو دت ہوم ہی نہ کیا گیا ہو اور شخص آخر قسم ذکور کلو وا ابورا الم کا محض اس بات کا اشارہ کرکے فوت ہوگیا تھا کہ شخص مذکور وارث ہوگا اور بکوہ ... اوسکو بطریق دو واسے متبنی کیا اور

(۴) مدعیان مستحق ڈگری استدعا ہین۔

کرا دی [illegible] [illegible] [illegible] بار دا [illegible] کسی [illegible] تھا مسودہ ایک [illegible] [illegible] کا جو کرا دی [illegible]
[illegible] داخل کی تھی [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] پیش کیا
گیا کہ نامردگی [illegible] [illegible] کرنا چاہئے اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] ہوگا۔

تجویز میں [illegible] [illegible] کر دیا - [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نالش [illegible] لڑکے
مستحق [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا نقصہ [illegible]

(۲) حکم مسودہ عرضی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دست [illegible] قابل
منظوری تھے۔

(۳) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نالش [illegible] کا
[illegible] کرا دی سابق بموجب قاعدہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خاص
خاندان [illegible] [illegible] جائداد [illegible] جو [illegible] خاص [illegible] [illegible] [illegible] صحیح [illegible] کیا تھا -

(۴) نالش میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قبضہ [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] تاریخ [illegible] [illegible] تھا
اظہار [illegible] [illegible] اور دستاویزات [illegible] [illegible] [illegible] دستاویزات کے
[illegible] میں رکھی [illegible]

۴

کوئی امر تنقیح طلب نسبت قابل مطوری ہونے نالش کے بمعہ [illegible] دفعہ ۴۲ ایکٹ [illegible] دادرسی خاص کے نہیں قایم کیا گیا۔

بر طبق اپیل مستغیث مدعا علیہ یہ تجویز ہوئی کہ عدالت مرافعہ اولی کو چاہئے [illegible] اسکو تجویز ایک امر تنقیح طلب کے جو بالتخصیص [illegible] کے کہ [illegible]۔

امر تنقیح طلب مذکور کے نسبت جو شہادت [illegible] ہوئی اوسمین ایسا ہوا کہ مدعا علیہ [illegible] قابض [illegible] تہیچ اور اوسکی آمدنی کا تہا۔

تجویز ہوئی کہ نالش نہیں قایم رہ سکتی کیونکہ [illegible] ایک حکم [illegible] کے بطور چارہ کار مستلزم انفصال کے کیگئی تھی۔

[illegible] کو یہ اجازت دی گئی کہ بعوض [illegible] مزید او [illegible] نالش کو [illegible] کرنے [illegible] کے ترمیم کرے۔

## صیغہ اپیل دیوانی

بایا تہا (مدعا علیہا اپیلانٹ) بنام اولا و یکس کسر دیگر (مدعی و مدعا علیہ [illegible])

اولادر ۱۳ و ۲۰ ماہ ۱۸۹۱ع و ۱۸ اگسٹ — صفحہ کتاب انگریزی ۱۶ اردو رر

قانون ملابار۔ قانون رواجی مسلمانوں کا۔ تعدد دعوی۔ نالش بنابر [illegible] کرنا و [illegible] میعاد سماعت [illegible] ستم [illegible]۔ ایکٹ شہادت۔ ایکٹ ۱۸۷۲ع دفعہ ۳۵۔ درستی [illegible]

مدعی نے بحیثیت کرنا ون ایک بیلاتار واد [illegible] کے نالش [illegible] دلانے اراضیات مقبوضہ مدعا علیہم کے کی جسمین ایک [illegible] کہ کرنا ون سابق کا اور اولاد کرنا ون [illegible] کو اور اکو اسامی [illegible] واضح ہوا کہ کرنا ون سابق منظہرہ ارجاع نالش سے قبل بارہ سال کے اندر فوت ہوا تہا لیکن اوسکی وفات کو وقت شامل کئے جانے ایک شخص کے [illegible] مدعا علیہ مزید کے [illegible] کے پاس نامبردہ نے پانچ سال قبل اپنی وفات کے [illegible] بذریعہ [illegible] کے منتقل کر دی تھی بارہ سال سے زیادہ گذر گئے تھے ایک تنقیح نسبت اس امر کے قایم کیگئی کہ آیا حقوق فریقین تابع قانون مکتایم کے یا مرو مکتایم کے تھے اور ایک حکم منصف [illegible] ضلع کا جسمین ملکرہ ایک درخواست کا مندرج تہا کہ جسمین کرنا ون سابق منظہرہ ایک فریق تہا شہادت [illegible] امر کے ثابت کرنے کے لئے پیش کیا گیا کہ [illegible]

۳۱ مارچ ۱۸۹۵ء

مقدمہ نمبر ۲۹

ضمانت ... رکھوا دینا ... مدعی ... بنام

... مدالت ... وصول کرنے ... کا

ایک ... مدعی ... واسطے ... ایک ... تحریری ... نوٹ ...

... مدعی ...

... ڈگری ... صادر ... کیا ...

... اور ...

(۲) اگر مدعی ... دعوی ... صحیح ...

(۳) ... عدالت وصول کیجائے۔

صیغہ اپیل دیوانی

۸

[illegible] مثال [illegible]

[illegible] کو یا [illegible] کرے تو مسٹر [illegible] کو
کیا [illegible] عدالتی [illegible] امر کے محدود کرے کہ آیا
[illegible]

## صیغہ اپیل فوجداری

| | | |
|---|---|---|
| [illegible] | بنام | آسامی |

۱ اکتوبر ۱۸۹۱ء

صفحہ کتاب انگریزی ۴۲

اردو [illegible]

[illegible] نابالغ کو [illegible] علیحدہ کرنا۔
[illegible] ایک لڑکی نابالغ جسکو اوس سے چھوٹ اسی دھرم سال
[illegible] یہ حکم دیا کہ لڑکی کا نام انتخاب بحواہ پرسل دیگر رواضات کے
[illegible] کام کرتی ہے اگرچہ [illegible] کی [illegible]
[illegible] لڑکی کی شادی [illegible] ہوسکی
[illegible] اس امر کی حاصل ہوتی ہے کہ ارکان [illegible]
[illegible] والدین لڑکی کے ظہور میں آنا۔

## صیغہ اپیل دیوانی

| | | |
|---|---|---|
| گجپتی | بنام | جگوانداس |

۱۸ اگست ۱۸۹۱ء

صفحہ کتاب انگریزی ۴۴

اردو [illegible]

مٹھ۔ [illegible] قائم مقام بانی مٹھ [illegible] کے۔ [illegible] اختیار
موقوف کرنے کا۔

بعدم موجودگی [illegible] قائم مقام بانی مٹھ کے [illegible] مٹھ
سے احد کئے جا سکتے ہیں

ایک نالش میں جو [illegible] قائم مقام بانی مٹھ [illegible] مٹھ سے تھی یہ واضح ہوا کہ
[illegible] کہ مٹھ کا سردار [illegible] اور قائم مقام بانی [illegible] کو منظور کرنا [illegible]

(۱۱۲) (۱۲۸) ماگی رنگا سام (مدعا علیہا) صاحب کلکٹر ارکاٹ شمالی ویک کس دیگر

ایکٹ وصول مالگزاری ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۴ع (مدراس) دفعہ ۵۲- کرنام اسی زمینداری ہونیکا جو ... زمینداری

کرنام اسی زمینداری کا جسکا بندوبست استمراری ہوا ہوا ایک ملازم دیہہ تعلیم ... مالگزاری ... ہوتا

۵۲ ایکٹ انفصال مالگزاری ہے -

# صیغہ اپیل فوجداری

ملکہ معظمہ قیصر ہند سام رنگاسوامی

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ سنہ ۱۸۸۲ع دفعہ ۴۲۷ ایکٹ سنہ ۱۸۸۲ع دفعہ ۱۹۷- احکام گورنمنٹ متعلق تحریر

اہلکاران سرکار

سنہ ۱۸۹۵ع میں صاحب کلکٹر گنجام نے رپورٹ اتہام رشوت ستانی وغیرہ معاملہ ایک اسسٹنٹ مجسٹریٹ کے متعلق

حکام بورڈ ریونیو ارسال کی اور انکے نام ہدایات اس مضمون سے آئی کہ مقدمہ کو واسطے تجویز کے پاس کسی مجسٹریٹ کے خواہ

اسسٹنٹ ... پاس رئیس اسسٹنٹ مجسٹریٹ کے ارسال کریں - چنانچہ صاحب کلکٹر موصوف نے مقدمہ کو پاس ... اسسٹنٹ

مجسٹریٹ برائے مقدمہ کے ارسال کیا ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم صادر ہوئی مگر اوس نے صاحب سشن جج کے اجلاس میں

اپیل کیا اور صاحب موصوف نے رد دار تجویز ثبوت جرم کو منسوخ کیا گورنمنٹ نے ناراضی حکم ... ملزم سے اپیل

کیا لیکن مجسٹریٹ ضلع نے اس امر کی نسبت ہائیکورٹ سے استصواب کیا کہ آیا مجسٹریٹ کو اختیار سماعت اپیل حاصل

بر طور استصواب تجویز ہوئی - کہ مقدمہ ایسا تھا جو قابل دستبرداری ہائیکورٹ کے ہو (اول) اس وجہ سے کہ

کہ یہہ ثابت تھا کہ مجسٹریٹ نے بلا اختیار عمل کیا اور (دوم) اس وجہ سے کہ گورنمنٹ نے ناراضی تجویز بریت منسوخ

صاحب سشن جج کے جنہوں نے بلا اختیار سماعت کو سماعت اور فیصلہ کیا تھا اپیل مذکور کیا تھا -

# صیغہ اپیل فوجداری

ملکہ معظمہ قیصر ہند سام منی سامی

مجموعہ ضابطہ فوجداری - ایکٹ سنہ ۱۸۸۲ع دفعات ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ ... اختیار مجسٹریٹ ضلع نسبت اس امر کے کہ

۱۰

# صیغہ اپیل دیوانی

رامچندر بنام [illegible]

۱۰ مارچ ۱۸۸۳ء

صفحہ کتاب انگریزی ۹۴

اردو ۔۔

ایکٹ انتقال جائداد ۔ ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء دفعات ۸۵ و ۹۱ ۔ فریقین ۔ انفکاک ۔ نالش بابت مرہون ادنیٰ فریق مقدمہ ہونا ۔ ان کا اپیل دوم میں مدعی جسکا نام رہن سے نام انتقال کیا گیا ہو ۔

رہن اول اپیل دوم سار اصل ڈگری صادر ہوئی نالش جو مرتہن اول نے واسطے انفکاک رہن سابق کے دائر کی تھی ۔ حکم دیا گیا کہ راہن فریق مقدمہ بنایا جاوے ۔

رہن واضح ہوتے اس امر کے کہ مقصود تھا کہ مدعی کو کوئی استحقاق بموجب رہن نامہ حفاظ نالش کے حاصل ہو

تجویز ہوئی ۔ کہ اپیل دوم ڈسمس ہونی چاہیئے ۔

# صیغہ اپیل دیوانی

محی الدین بنام پنچیا

۱۴-۲۲ جولائی ۱۸۸۳ء

صفحہ کتاب انگریزی ۵۶

اردو ۔۔

ایکٹ تمادی ۔ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲ مد ۱۲۷ ۔ جائداد خاندان مشترکہ ۔ نالش منجانب وارث مسلمان واسطے اپنے حصہ حقیت غیر منقسمہ کے ۔

الفاظ جائداد خاندان مشترکہ موجودہ مد ۱۲۷ ضمیمہ ۲ ۔ ایکٹ حد سماعت بابت ۱۸۷۷ء کا اوس جائداد خاندان مشترکہ سے متعلق ہونا مقصود ہے جو بحسب شاستر ہندوؤں کے معنی الفاظ مذکور کے جائداد خاندان مشترکہ ہو ۔

ایک مسلمان [illegible] نے ۱۸۸۲ء میں واسطے دلا پانے اپنے حصہ جائداد اپنے نانا کے دعویٰ کیا جو [illegible] کی اولاد نانا کی وفات سے جو ۱۸۶۲ء میں واقع ہوئی تھی تا زمانہ حال مشترکہ [illegible] قبضہ [illegible] واضح ہوئی کہ خاندان تابع کسی رواج خاص کے نہ تھا

تجویز ہوئی ۔ کہ نالش مد ۱۲۷ ضمیمہ دوم ۔ ایکٹ حد سماعت ۱۸۷۷ء متعلق نہیں اور اوسمیں [illegible]

۹

[illegible] موقعہ [illegible] ادا [illegible] مدعی [illegible] ہے کہ [illegible] حسب [illegible] ہو [illegible]

[illegible] ایسا [illegible]

[illegible]

## صیغہ [illegible] دیوانی

ابا راؤ بنام [illegible]

۲ جولائی [illegible] — [illegible] ۴۷

ایکٹ انفصال لگان ایکٹ ۸ بابت ۱۸۶۵ء مدراس دفعہ ۱۰ — [illegible] جنکی بابت [illegible] ہوئی ہے — ایکٹ ۸ بابت ۱۸۷۶ء مدراس دفعہ ۴ — [illegible] لگان [illegible] معاہدہ ضمنی

ایسا [illegible] جنکی [illegible] ہے کہ [illegible] گورنمنٹ کوئی [illegible] اس بات کا تعین ہے کہ بلا اجازت صاحب کلکٹر [illegible] لگان [illegible] قائم کرے

[illegible] آسامیان سے [illegible] لگان [illegible] واسطے ثابت کرنے معاہدہ ضمنی کے کہ [illegible] مذکور لگان [illegible] کافی [illegible]

[illegible] کو جائز ہے کہ [illegible] اسکے [illegible] کرے کہ بلا اوسکی رضامندی کے [illegible]

## صیغہ اپیل دیوانی

محمد بنام سنبار ام آیار

۲۲ ستمبر ۱۸۹۱ء — [illegible] ۵ [illegible]

ایکٹ انتقال جائداد ایکٹ ۴ بابت ۱۸۸۲ء دفعہ ۵۵ (۲) بائع ومشتری [illegible] شرط صحت استحقاق [illegible] مشتری [illegible] بائع [illegible] یا [illegible] بائع [illegible] ثابت کرے [illegible] اوسکو اپیل [illegible] استحقاق [illegible] ہے کہ دعوی [illegible] معاہدہ ضمنی صحت [illegible] دفعہ ۵۵ (۲) ایکٹ انتقال جائداد قائم کرے

۱۲

# سلسلہ نظایر ہائیکورٹ مدراس مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۸ حصہ ۳ مطبوعہ مارچ ۱۸۹۳ء

### صیغہ اپیل فوجداری

۳۱ - مارچ و دسمبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۴۱۱
اردو

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند — بنام — سامی ایا

ایکٹ شہادت ایکٹ ۱۸۷۲ء دفعات ۸ و ۱۳۲ - سوال گواہ جس سے اوسپر جرم الزام جرم لگتا ہو - ثبوت اور حال مقبولی ہونا اون اظہارات کا جمیں بیانات قسم مذکور رہوں جس کا رروائی میں جو خلاف گواہ کے کیگئی ہو -

ایک اہلکار سرکار بالزام جرم اقدام لینے رشوت کا بعض رعایا سے لگایا گیا جنہوں نے ایک مقدمہ میں بطور گواہ کے شہادت دی اور اوسپر جرم ثابت قرار دیا یا ان ہر دو سے کے رعایا پر الزام لگایا گیا اونہوں نے اسکو ثبوت دینے کے لئے تیار رہنے کی تھی اور بوقت اون کے تحریر کے اونکے اظہارات مقامی ... منجانب مستغیث پیش کئیگئی -

تجویز ہوئی کہ اظہارات مذکور شہادت میں پیش ہونے چاہئیں تھے -

### صیغہ اپیل دیوانی

۲۶ - اکتوبر
صفحہ کتاب
۱۵
اردو

سراون — بنام — چین ال

ایکٹ انتقال جائداد - ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء دفعہ ۶۸ (ج) - نالش ذاتی بابت زر رہن

ایک نالش میں جو بنام راہن بابت زر اصل و سود بابت رہن نامہ کے تھی معلوم ہوا کہ ...

# صیغہ اپیل دیوانی

کاسمی — اپیل

۲۲-۲۱ اگست [illegible] — متوکمان انگریزی — رُود

ایکٹ میعاد سماعت ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۵۹ع دفعہ دوم [illegible] ۱۲ [illegible]
میلاد واسطے اپنے حصہ جائداد [illegible]

بیوہ ایک مسلمان موجودہ سال سے زیادہ قبل ہاتھ فوت [illegible]
سابق ہم حصہ جائداد مرد کے سلالہ کو راہ [illegible] سکے دائر کی۔

تجویز ہوئی۔ کہ اگرچہ [illegible] ۱۲ ایکٹ میعاد سماعت متعلق ہے
اور مدعیہ اس میں مادی [illegible] ہے۔

مدراس

ہنسر ۳ — حصہ ۲ مقدمات دکن

۱۴

شمو گم بنام [illegible]

۳۰ و ۳۱ نومبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۷
اردو ۔

[illegible] دعوے کا اثر [illegible] گواہی جعلی۔

[illegible] ایک تمسک کا الیٰ کے حق میں کی تاریخ قبل نفاذ ایکٹ انتقال جائداد تھی اور مدعی [illegible] یہ واضح ہوا کہ بعد اسکے کہ تمسک مذکور مدعی کے [illegible] گواہ [illegible] کیا گیا تھا اور یہ ایک جعلسازی تھی۔

[illegible] روپیہ کا لوجہ اس تبدیل کئے جا بیچے تمسک از فیصلہ دعوی [illegible]۔

## صیغہ اپیل دیوانی

۵-۶ اکتوبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۴۳
اردو ۔

[illegible] بنام فدین

[illegible] ذمہ داری مالک [illegible] بابت فعل ملازم کے [illegible] روپیہ کا بحساب مدعا علیہ [illegible]

ملازم مدعا علیہ [illegible] کے ہوٹل میں مقیم تھا ایک فلٹر (یانی صاف کرنے کا آلہ) جو مدعی کا مال تھا توڑ ڈالا ایک [illegible] میں جو مدعی نے کی یہ واضح ہوا کہ ملازم مذکور جس وقت فلٹر توڑا اپنی ملازمت کے متعلق کام [illegible] رہا تھا وہ مدعا علیہ کے کام میں مصروف تہا نہ اوس کے فائدہ کے لئے عمل کرتا تہا مدعا علیہ [illegible] پیش کئے لیکن اپنی ذمہ داری کا اقرار نہیں کیا مدعی سے روپیہ لینے سے انکار کیا۔

تجویز ہوئی (۱) کہ مدعا علیہ ذمہ دار اپنے ملازم کے فعل کا نہیں ہے۔

(۲) مدعی مستحق [illegible] کی ڈگری کا نہیں ہے۔

## صیغہ اپیل فوجداری

۵ و ۱۷ نومبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۵
اردو ۔

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ب [illegible] وا

مجموعہ تعزیرات ہند۔ دفعہ ۳۷۲-۳۷۳ - علیحدہ کرنا کسی نابالغ کا۔ دینا کسی لڑکی کا [illegible] کے لئے۔

ملزم نے اپنی دختر نابالغ کو [illegible] ایک [illegible] کے ذریعہ ایک قسم کی شادی کے صورت کے ساتھ دیا

۱۴۴

نہیں کیا گیا اور رہن نامہ میں یہ شرط تھی کہ ایسی صورت میں مرتہنہ مستحق ہا بیلہ اراضیات مرہونہ کے ہوگی راہن نے

یہ غلط بیان کیا کہ کل سود واجب الادا واسطے دینے کے پیش کیا گیا تھا

تجویز ہوئی کہ مرتہنہ مستحق ڈگری بنام نالش مندرجہ صدر کی تھی

## صیغہ اپیل دیوانی

۲۲ اگست ۱۸۹۱ء — کرشنا بنام لکشمی برا یا

ایکٹ وصول لگان - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۶۵ء (مدراس) دفعات ۳ و ۱۱ - مول گنی حیثیت حق کا ٹنگا کا اپنے پٹہ سے دستبردار ہونے کا -

دیوکر ا عربی ۱ دو

مول گنی کا شتکار واقع کا راضی مجاز نہیں ہے کہ بلا رضامندی زمیندار کے اپنے پٹہ سے دستبردار ہو اور اپنی ذمہ داری ادائے لگان سے اپنے آپ کو سبکدوش کرے -

سوال - آیا از روئے تعریف مندرجہ ایکٹ وصول لگان دفعہ ۳ کوئی مولگر داخل قسم رعیداران کے ہے یا نہیں -

## صیغہ اپیل دیوانی

۱۰ نومبر ۱۸۹۱ء — رانگنن بنام رائیمن

ایکٹ عدالتہائے دیوانی (مدراس) ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۳ء دفعہ ۱۲ - اختیار سماعت بہ تعین دادرسی نالش تقسیم -

حوالہ انگریزی ۶۹ اُردو ۱۱

ایک اپیل میں جو بنا راضی ڈگری صادر کردہ ایک جج ماتحت کے تھی جس کی رو سے ایک ایسی نالش میں جس کی کہ شرکا ایک ممبو دری الیم نے بنام شرکائے دوسرے ممبو دری الیم کے واسطے تقسیم اور دلا پانے نصف جائداد ایک الیم کے جس کی کوئی باقی نہیں رہا تھا دائر کی تھی یہ ظاہر ہوا کہ مالیت حصہ متدعویہ ... سے کم تھی -

تجویز ہوئی کہ عدالت ضلع میں اپیل ہونا چاہئے مقدمہ کرشنا سامی بنام گنگا بائی دائر بن لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۰ کی تقلید کی گئی -

---

۱۶ [illegible] جو بطور انواع تجارت ناقص نہیں ہے علیحدہ ہو سکتی ہے۔

## صیغہ اپیل دیوانی

۱ [illegible] ۲۳ ستمبر ۱۸۹۱ء

ذکر کتاب انگریزی

۸۲

[illegible] خان — غفار خان

مجموعہ ضابطہ دیوانی [illegible] ریاست غیر کی تجویز کی بنا پر نالش [illegible]

[illegible] سماعت [illegible]

ایک نالش اس بنا پر کہ تجویز ایک عدالت مقام [illegible] کے ہوا کہ اس نالش میں جس میں تجویز مذکورہ ادرہوئی مدعا علیہ نے کوئی عذر نسبت اختیار سماعت عدالت کے نہیں کیا اور با مسردہ مدعا علیہ ایجنٹ کے [illegible] کاروبار کرتا تھا اور ڈگری بحق مدعی بعد پیش ہونے شہادت منجانب طرفین بطریق معمولی صادر کی گئی تھی۔

تجویز ہوئی (۱) کہ مدعا علیہ کو یہہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ [illegible] کی سماعت مکرر کرائے۔

(۲) مدعا علیہ کو یہ منصب نہیں ہے کہ نسبت اختیار سماعت عدالت [illegible] کے عذر کرے۔

## صیغہ اپیل فوجداری

[illegible] ۱۸۹۱

[illegible]

ملکہ معظمہ قیصر ہند — ایرو گرد [illegible]

مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعہ ۲۶ - کارروائی سرسری - فوجداری مجسٹریٹ۔

ایک ڈپٹی مجسٹریٹ نے کہ وہ چیرمین [illegible] ایک میونسپلٹی کا تھا بلا جاری کرنے حکمنامہ یا مرتب کرنے مثل کارروائیات کے پانچ روپے اور [illegible] کے ایک باشندہ شہر پر یہ اقرار کیا تھا کہ اوس نے ایک [illegible] اندر حدود میونسپلٹی کو اور [illegible] تھا کہ اس امر کو مجسٹریٹ نے [illegible] ردکے تجاوز عام کا تصور کیا جرم ثابت قرار دیا اور جرمانہ کیا

تجویز ہوئی کہ مجسٹریٹ کی کارروائی خلاف قانون ہے اور تجویز [illegible] منسوخ ہونی چاہئے۔

۱۵ | یہہ واضح ہوا کہ مسماۃ شادی جائز نہیں کرسکتی ہے اور رنڈوا مردوں کے ساتھ [illegible]
اور اوسکے پسران وارث مسماۃ کے باپ کی جائداد کے ہو سکتے ہیں)
تجویز ہوئی کہ ملزم مرتکب جرم کا حسب دفعہ ۴۹۷ مجموعہ تعزیرات ہند کے ہوا

## صیغہ اپیل دیوانی

۲۴ اگست ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۷۸
اردو ؍؍

**پچا صاحب بنام کلکٹر ارکاٹ شمالی**

ایکٹ حد سماعت - ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء دفعہ ۴ - لا استطاعت اور واسطے اپیل کے [illegible] بعد گذرنے میعاد کے لگایا گیا۔

جس صورت میں کہ درخواست اپیل بلا استطاعت اندر میعاد حد سماعت داخل کیگئی اور بالآخر استطاعت بعد اسکے کہ اپیل میں تمادی عارض ہو جاتی لگایا گیا۔

بہ تقلید مقدمہ اسکر بنام اڈولیرڈ لا رپورٹ الہ آباد ہندوستان جلد ۸ صفحہ ۱۲۴ تجویز ہوئی کہ اپیل مذکور اندر المیعاد ہے۔

## صیغہ اپیل دیوانی

۱۶ و ۱۸ و ۲ ستمبر و ۲ نومبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۷۹
اردو ؍؍

**سداگوپارامیّہ بنام میکنزی**

ایکٹ معاہدہ دفعہ ۲۷ - امتناع تجارت۔

ایک شخص نے جس کے پاس لیسنس بنانے نمک کا تھا ایک کوٹھی تاجران سے ایک معاہدہ کیا جسکی رو سے یہ شرط قرار پائی کہ نامبردہ اوس مقدار سے زیادہ نمک جو بنائے جو کوٹھی مذکور وقت آغاز ہر نمک کے بنانے کے موسم کے اوس سے بنانے کو کہے اور جسقدر نمک نامبردہ بنائے وہ کوٹھی مذکور کے ہاتھ بقیمت مقررہ فروخت کرے اقرار مذکور پانچ برس کی میعاد کے لئے تھا ایک نالش ہیں جو تاجران مذکور نے بغرض جاری کئے جائے حکم امتناعی بنام لیسنسدار واسطے نہ فروخت کرنے اپنے نمک کے اور لوگوں کے ہاتھ اور واسطے ہرجہ کے دائر کی۔

تجویز ہوئی کہ جو امنجملہ شرائط کے شرط اول از روے دفعہ ۲۷ - ایکٹ معاہدہ ناجائز ہو یا

[illegible]

[illegible] سسد ۳

| | |
|---|---|
| ۱۸ | [illegible] الاگر [illegible] ۱۸۸۱ مجموعہ تحریرات کو [illegible] |

---

| | |
|---|---|
| ۲۲ - ستمبر ۱۸۹۱ء<br>صفحہ کتاب انگریزی ۹۴<br>اردو " | [illegible] بنام [illegible]<br>[illegible]<br>[illegible] ضلع [illegible] مجسٹریٹ کو [illegible]<br>[illegible] دفعہ ۲۸ [illegible] کہ [illegible] ضلع [illegible]<br>[illegible] کو [illegible] درجہ [illegible] |

## صیغہ اپیل دیوانی

| | |
|---|---|
| ۹ - ستمبر ۱۸۹۱ء<br>صفحہ کتاب انگریزی ۹۵<br>اردو " | [illegible] بنام [illegible]<br>[illegible] مالکی [illegible]<br>مالکی [illegible] کامیاب نہیں ہو سکتا جب<br>اس سے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ [illegible] حالات موجود [illegible] اوسکو یہ حق<br>حاصل ہے کہ [illegible] کسی شخص [illegible] حق [illegible] بیان کرے اور اوسکے ثابت<br>کرنے سے قاصر رہے۔ |

| | |
|---|---|
| ۱۵ - اکتوبر ۱۸۹۱ء<br>صفحہ کتاب انگریزی ۹۶<br>اردو " | [illegible] بنام سوماسندرم<br>[illegible] ۱۸۸۲ء [illegible] تصفیہ حساب کتاب [illegible] رضامندی شرکا<br>[illegible] مالکی [illegible]<br>[illegible] تصفیہ حساب کتاب [illegible] رضامندی شرکا [illegible] ہو تو اس صورت<br>[illegible] تصفیہ حساب کتاب [illegible] ہو سکتی ہے<br>[illegible] موجود ہیں بصورت [illegible] اہم ہو۔ |

---

# صیغہ اپیل دیوانی

مکندا ......... بنام ............ صاحب

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء دفعہ ۵۸۸ ضمن ۱۷- ایکٹ عدالتہائے مالیہ ............ ایکٹ ۱۸۸۲ء دفعہ ۳۴۴- درخواست دیوالیہ قرار دیئے جانے کی نسبت اجرائے ڈگری ............ دیوالیہ ............ اپیل

کارروائی اجرائے ایسی ڈگری میں جو ایک نالش ............ صاحب ............ صادر کی تھی ............ ڈگری سے ایک درخواست حسب دفعہ ۳۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی ............ داخل کی کرنا ............ دیوالیہ قرار دیئے جائیں ............ صلع نے درخواست مذکور کو ڈسمس کیا۔

تجویز ہوئی- کہ ناراضی ڈسمسی درخواست کے عدالت ضلع میں اپیل ہو سکتا ہے۔

# صیغہ اپیل فوجداری

ملکہ معظمہ قیصر ہند ............ بنام ............ سیو و دایا یار

ایکٹ میونسپلٹی ہائے ضلع (مدراس) ایکٹ ۴ ۱۸۸۴ء دفعہ ۲۲۳- امر باعث تکلیف عام- موری کا پانی-

کوئی قابض کسی عمارت کا موری کا پانی کسی سڑک اندر حدود کسی ایسی میونسپلٹی پر جس سے ایکٹ میونسپلٹی ہائے ضلع (مدراس) متعلق ہو بہنے دینے سے مرتکب جرم دفعہ ۲۲۳ ایکٹ مذکور کا ہوگا گو میونسپلٹی نے سڑک ............ نالیاں نہ بنائی ہوں۔

ملکہ معظمہ قیصر ہند ............ بنام ............ پہاجی

مجموعہ تعزیرات دفعہ ۱۸۶- ملازم سرکاری سے مزاحمت کرنا- سرکاری ٹیکا لگانیوالا- غلط خبر مشہور کرنا اور اوسکے ذریعہ سے اس امر کا مانع ہونا کہ اشخاص اپنے اطفال کو ٹیکا

عطا شدہ کی تفصیل مواضع - تاثیر ثبوت افعال متعلق قبضہ بجانب زمیندار -

جبکہ حق ملکیت واقع ایک قطعہ اراضی کا دعوی برابر کیا گیا یہ تجویز ہوئی کہ جملہ امور بابت متنازعہ نسبت معدار استعمال قطعہ مذکور بجانب مدعی اور نسبت کافی ہونے استعمال مذکور کے بغرض اثبات اوس کے قبضہ نسبت کل قطعہ کے امور واقعات ہین -

ایک زمیندار نے یہ دعوی کیا کہ اوسکو قبضہ مالکانہ ایک قطعہ پہاڑ و جنگل کا بذریعہ سند استمراری ۱۸۰۱ء سرکار سے حاصل ہے جس کے ذریعہ سے معطی لہ اور اوس کے ورثا و جانشینان کو حق ملکیت دوامی واقع زمینداری مذکور جو اسوقت قبضہ مین تھی عطا کیا گیا تہا یہ بیان کیا گیا کہ زمیندار نے جو سند پر آمد کیا وہ بوجہ سند کے کیا مسمی بالفاظ مناسب تھے جن سے دعوی مذا داخل تھی لیکن اوس مین تفصیل اون اراضیات کی نہین لکہی تھی جنکا اوسمین شامل ہونا مقصود تہا جا سکے یہ صرف بقدر پہلا اون تین مواضع کی تھی جو اوسوقت مین داخل زمینداری مذکور تھے -

تجویز ہوئی - کہ عطیہ صرف اون مواضع پر جنکے نام درج کیے گئے اور اوس رقبہ پر جو اوسکے گرد و جوار مین تہا محدود تہا بلکہ کل قطعہ پہاڑ و جنگل کا دعوی اوس حالت مین ہو سکتا ہے کہ جس مدعی بذریعہ شہادت صریح یا نتیجہ معقول کے یہ ثابت کیا جاسکے کہ قطعہ مذکور اوسوقت زمیندار کے قبضہ مین تہا جبکہ اوس نے گورنمنٹ سے حق دوامی حاصل کیا تہا -

نسبت جزو قطعہ مذکور کے زمیندار کے افعال قبضہ مثلاً چرانا مویشی کا اور کاٹنا لکڑی کا اور جمع کرنا پیداوار جنگل کا ایسے تھے کہ اون حقوق کا استعمال کوئی اور شخص نہین کر تے تھے لیکن نسبت دیگر جزو قطعہ مذکور کے اوس کے افعال قسم مذکور ایسے تھے کہ اوسی قسم کا استعمال پہاڑ اور جنگل کا اوس کی رعایا سے مواضع متصلہ کرتی تھی جو داخل زمینداری مذکور نہ تھے اور ملکیت گورنمنٹ تھے -

نسبت جزو دوم کے یہ تجویز ہوئی - کہ وہ افعال قبضہ جو جزو مذکور کے ماتحت سے پیشتر ہو کر زمیندار کیجانب سے عمل مین آئے اوس کے قبضہ مالکانہ کے ثابت کرنے کے لئے کم نہین ہین لیکن وہ استعمال جو باشندگان مواضع کرتے رہے بدعوی مخالفانہ حق ملکیت کے نہین کرتے رہے لہذا استعمال مذکور واسطے قائم کرنے حقوق استحقاق کے کافی ہو یا نہین وہ ملحاظ قرار یا نوعیت کے اسلئے کافی نہیں ہے کہ زمیندار کا حق ملکیت ساقط ہو جاوے یہ فیصلہ عدالت بزمانہ اولی کہ کہا ہے زمیندار استعمال حقوق مندرجہ بالا کا محض شہادت اس امر کے تھی کہ اوسکو

۱۹
۸ ستمبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۹۸
اردو رر

منوکریس بنام [illegible]

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۱۸۵ - [illegible]

دفعہ ۲۳ - مقدمہ خفیفہ میں منتقل کیا گیا -

نوعیت مقدمہ قابل سماعت عدالت مطالبات خفیفہ [illegible]

اس وجہ سے تبدیل نہیں ہو جاتی ہے کہ اوس عدالت [illegible]

مطالبات خفیفہ کے دائر کیا گیا تھا [illegible]

خفیفہ منفصل دفعہ ۲۳ مقدمہ مذکور [illegible] دائر کیا [illegible] اوس مقدمہ [illegible]

ہوتی تھی -

## صیغہ اپیل دیوانی

۲ ستمبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۹۹
اردو رر

گوپی ریدی بنام [illegible] ریدی

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۵۲۵ - [illegible] شہادت درجہ دوم -

جس صورت میں حسب مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۵۲۵ فیصلہ ثالثی داخل ہو سکتا ہو اور

ڈگری اوسکی بنا پر حاصل ہو سکتی ہو [illegible] ممنوع نہیں ہے کہ اوسکی بنا پر نالش کرے

شہادت درجہ دوم [illegible] کم ہو جاتے [illegible]

## پریوی کونسل

۲۴ و ۲۵ و ۲۷ نومبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۱۱
اردو رر

سیکرٹری آف اسٹیٹ ہند باجلاس کونسل

بنام

ییل کشمی سوسیرا مانیا تیور

( [illegible] ہائیکورٹ مقام مدراس )

[illegible] ایک قطعہ [illegible]

# سلسلۂ نظایر ہائیکورٹ مدراس مندرجۂ انڈین لاء رپورٹ

## جلد ۱۵ حصۂ ۳ مطبوعۂ اپریل سنہ ۱۸۹۴ء

## صیغۂ ابتدای دیوانی

۱۲- دسمبر سنہ ۱۸۹۱ء
صیغۂ کتاب گزیدہ
۱۱
اردو

### وتھیلنگا پداپاچی بنام وتھیلنگا مڈالی

مجموعۂ ضابطہ دیوانی دفعات ۱۳ و ۵۰ و ۳۰۱- امر تجویز شدہ- عدالت مختار- زمیندار و کاشتکار- تصرف لاحق کی بابت معاہدہ- فریقین نالش- نالش برخلاف پٹہ دہندہ معہ حرجہ- شامل کیا جانا ایک پٹہ دار کا بطور وپٹہ داران سکے بطور مدعاعلیہ- نالش ثانی ہو بمقابلہ پٹہ دار مذکور-

سنہ ۱۸۸۳ء میں عمرو امانت دار ایک کارخانہ خیراتی نے بحق (بکر) و (خالد) سے ایک پٹہ اراضی زراعتی واسطے میعاد ۹ برس کے تحریر کیا اور اون اراضیات پر جو پٹہ مذکور میں داخل ہیں اور جو جزو جائداد امانت تہیں قبضہ دیا پٹہ مذکور میں ایک یہ شرط تہی کہ پٹہ مذکور بصورت قصور ادا ے لگان قسط کے منسوخ کیا جائیگا اور اوسمیں کوئی معاہدہ صریح بابت صرف مال ... ہے نہ تہا سنہ ۱۸۸۸ء میں ادا ے لگان و قسط میں قصور واقع ہوا اور طبق اسکے عمرو نے پٹہ کو منسوخ کیا اور بکر و خالد پر عدالت ماتحت میں نالش دائر کر کے ڈگری بقایاے لگان حاصل کی کل تعداد ادا ... دعوی کی اسکے تابعہ رہتی اوس نالش میں بکر نے بیان کیا کہ خالد محض براے نام مستاجر عمرو نے تہا جو چاہتا تہا کہ خیرات کا نقصان کر کے اپنا فائدہ کرے اور نیز یہ کہ بعض رعایا نے مدالا ... غلط دعوے کا کر کے بکر کو اراضیات پٹہ سے باعوا سے عمرو بیدخل کر دیا اور عمرو کے ... اراد ... یا تہا کہ جو امدمر بد لیسے لئے حاصل کرے لیکن جاوں کر سکا حج ماتحت نے ایک امر ... دلسنس ہر دو فریقان منجملہ ان دو بابات سکے قائم کیا اور تنقیح بر یغی میں تحریر کی یا وسی سوال ...

۲۱ حق استعمال اراضی شخص غیر کا واسطے اغراض متذکرہ کے حاصل تہا یا ٹیکو رہا ہے صحیح طور پر منسوخ ہو۔

۴۴

تجویز ہوئی کہ (۱) کہ وہ بالش ... عرضی دعوے میں ... (۲) بالش ... مدعی اس پر ڈگری نہیں پا سکتا کہ ... انکار کیا گیا۔

## صیغہ اپیل دیوانی

**وگورن** بنام **رنگا نیگا**

۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء

صفحۂ کتاب انگریزی ۱۱۵

زمیندار و کاشتکار - ضبطی بوجہ ... لگان ... انتقال ... ایکٹ انتقال جائداد - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء ... (...)

اردو ...

یہ ... کہ زمیندار ... ادا ... لگان ... اراضی پر دخل کر لیے سکتا ہے ... اور اس سے ... ایکٹ انتقال جائداد کے ہوسکتی ہے
تجویز ضمنی انتقال ایسے حق ... ایکٹ انتقال جائداد دفعہ ... ضمن (...) ناجائز نہیں ہے۔

## صیغہ اپیل فوجداری

**سبرامانیا** بنام **سوبا سندر**

۲۸ اکتوبر ۱۸۹۱ء

صفحۂ کتاب انگریزی ۱۲۶

مجموعہ تعزیرات دفعہ ۱۶۶ - سرکاری ملازم - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۶۶ء (مدراس) دفعہ ۱۲
خدمات زمینداری کرنام کی۔

اردو ...

ار عدالت زمینداری کا کرنام ایک سرکاری ملازم ہے اور اوس پر لازم ہے کہ مالک یا مستاجر زمینداری کے روبرو حسابات پیش کرے۔

---

**ملکہ معظمہ قیصر ہند** بنام **وینکٹا سامی**

۱۸ نومبر ۱۸۹۱ء

صفحۂ کتاب انگریزی ۱۳۱

مجموعہ تعزیرات ہند دفعہ ۲۲۸ - توہین مجسٹریٹ - مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعات ۴۹۵ و ۴۸۴ و ۴۸۷ - منصف موضع -

اردو ...

ملزم سے ایک منصف موضع کی توہین جب حاکم موجود ، اپنا مجسٹریٹی کا کام کر رہا تھا

۴۱

کرسنے ایک نالش بر وجہ بابت خلاف ورزی معاہدہ بنام عمرو و خالد کے عدالت منصفی میں دائر کی اور اپنی عرضی دعوی میں بیانات مدعا الیہ کر بیان کئے جو نالش مذکور واسطے سماعت کے پیش ہوئی تو عدم پیروی ہوئی اسکی بابت صرف خالد حاضر ہوا مگر اس نالش بنام عمرو خارج کر کے او پیہ نالش کے او پہر بیانات ثانی دائر کی بعد ازاں خالد کا نام اصل میں بطور مدعی علیہ کے بعد کو نالش کے داخل کیا گیا اور اوسکا نام بطور مدعا علیہ دوم قائم کیا گیا لیکن اوس کے اس بارہ کہ ہائیکورٹ سے جو نالش سابق مقابلہ اوسکے خارج ہوئی تھی وجوہ سے کہ اوس کا نام پہلے خارج کیا جاچکا اور اوس کا نام سابق سے خارج کیا گیا ۔

تجویز ہوئی

(۱) نالش مذکور بوجہ عدم تعمیل کئے جانے پٹہ وار شرکت بطور مدعی کے حواہ بوجہ بیان کے مدعی مدعا علیہ نالش کے مقابلہ اوسکے اوس کا نقص ہوا ہے ۔

(۲) جو حالات کہ عدالت ماتحت میں داخل امر تنقیح طلب کئے گئے اور جدید عدالت موضوع سے امر تجویز شدہ نہ تھے ۔

(۳) دعوے سے ایک وجہ معقول نالش مقابلہ پٹہ دہندہ اسکے ظاہر ہوتی ہے ۔

(۴) اگر مدعی اپنے بیانات مقابلہ اپنے پٹہ دہندہ کے ثابت بھی کر دیتا وہ مستحق دلا پانے خرچہ کار روائیات دیوانی و فوجداری کا مقابلہ اون رعایا کے ہوتا جنہوں نے اوسکو بیدخل کیا تھا ۔

# صیغہ اپیل دیوانی

۲۶ اکتوبر ۱۸۹۱ء

مداون بنام ابھی ننگیار

مذکورات انگریزی ۱۱۳

قانون مالابار ۔ اوبہوم حقیت ۔ ضبطی بذریعہ انتقال ۔ زمیندار و کاشتکار ۔ انکار زمیندار کے حق سے عرضی دعوے و جواب دعوے میں ۔ حد سماعت ۔

اراضیات واقع مالابار بطریق اوبہوم حقیت کے پٹہ پر دی گئیں اور ان میں سے بعض کاشتکار سے منتقل کیں لیکن زمیندار نے بعد ازاں لگان قبول کیا بارہ برس سے زیادہ عرصہ بعد انتقال کے زمیندار نے نالش بیدخل کاشتکار اس بنا پر دائر کی بوجہ انتقال کے اوسکا حق زائل ہو گیا کاشتکار نے اول ہی مرتبہ اپنے بیان تحریری میں حق زمیندار سے انکار کیا

بجا آوری شرائط معاہدہ کے جمع کرنے کے لیے مدار سے ایک حکم مدیٹ ہوں تحریر کیا گیا اور جملہ شرائط مندرجہ حاشیہ مطلوب ہیں۔
تجویز ہوئی کہ حکم مذکور پر آٹھ آنہ کا اسٹامپ لگایا جانا چاہیے۔

## صیغہ اپیل دیوانی

۱۸ مئی ۱۹۰۹ء
صفحہ لا انگریزی ۱۲۰
اردو

**کرشنا وجا یا پوچا یا نائیکر** بنام **مردن ایا گیل ئی**

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۳۹ - کیل جو کورٹ آف وارڈس کا مختار ایجنٹ کورٹ آف وارڈس کا مقرر کیا ہو جواز وکالت نامہ کا بعد وفات کلکٹر کے۔

کلکٹر ایک ضلع نے جو ایجنٹ کورٹ آف وارڈس کا تھا ایک نالش بحیثیت ایک نابالغ کے جو تحت کورٹ آف وارڈس تھا دائر کی اور ایک وکالت نامہ بحق ایک وکیل کے جس کو کلکٹر مذکور نے واسطے پیروی نالش کے مقرر کیا تھا تحریر کیا کلکٹر موصوف قبل تجویز نالش کے مر گیا
تجویز ہوئی کہ اس امر کی ضرورت نہیں ہے کہ وکیل کو پیروی نالش کرنے کی غرض سے وکالت نامہ جدید تحریر کیا جاوے۔

## صیغہ اپیل فوجداری

۲۳ مئی ۱۹۰۹ء
صفحہ کتاب انگریزی ۱۲۷
اردو

**ملکہ معظمہ قیصر ہند** بنام **اراپیا**

مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعہ ۴۱۹ - درخواست اپیل کا پیش کیا جانا۔
درخواست اپیل بذریعہ ڈاک بھیجی جاوے حسب مراد مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعہ (۱) کے عدالت میں پیش نہیں کی گئی۔

## صیغہ اپیل فوجداری - اجلاس کامل

۱۲ مئی ۱۹۰۹ء
صفحہ کتاب انگریزی ۱۲۹
اردو

**اپچیا** بنام **گنگیا**

۲۴۴ ... نے استغاثہ نہیں کیا وہ استغاثہ کرنیکی اجازت دی [illegible]
مجسٹریٹ ... نے ملزم پر الزام دفعہ ۲۲۸ ... کا برسماعت ... [illegible]
قائم کیا ... قرار دیا

تجویز ہوئی کہ (۱) ... [illegible]

موضع ... [illegible]

(۲) ... مذکور کی ... اور تجویز ہوئی ...

... صحیح ہے۔

## صیغہ اپیل فوجداری

ملکہ معظمہ قیصر ہند — بنام — ویرنا

مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعہ ۴ - تبدیلی ایک سب رجسٹرار کی جسکو اختیارات اپیل مجسٹریٹ عطا ہوئے تہے - ایکٹ ۴ ۱۸۵۹ع (مدراس) دفعہ ۴ -

ایک سب رجسٹرار جسکو اختیارات مجسٹریٹ نسبت جرائم حسب ایکٹ ۴ ۱۸۵۹ع عطا ہوئے تہے اوس مقام سے جہاں وہ بوقت ہونے اختیارات کے کام کرتا تہا دوسرے مقام کو تبدیل ہوا اور وہاں سے اس لئے بعض مقدمات اپنے یہاں دائر ہونے دیئے اور انکی تجویز عمل میں لا مجسٹریٹ ضلع نے مقدمات مذکور کی رپورٹ واسطے صدور حکم کے ہائیکورٹ کو کی عدالت موصوف نے کارروائیات حاکم موصوف کو منسوخ کرنے سے انکار کیا -

## صیغہ اپیل دیوانی اجلاس کامل

باستصواب حسب ایکٹ اسٹامپ دفعہ ۴۲

ایکٹ اسٹامپ ایکٹ ۱۸۶۹ع دفعہ ۴ ضمیمہ ... (ح) ... - رہن

اقرار نامہ جسکے لئے کوئی اور رسوم مقرر ہو -

ایک ... کی رو سے جو ایک ... کو ... [illegible]
... [illegible]

۱۴ ستمبر ۱۸۹۱ع
صفحہ کتاب انگریزی ۱۳۳
اردو ۔۔

۱۳ اکتوبر ۱۸۹۱ع
صفحہ کتاب انگریزی ۱۳۴
اردو ۔۔

۲۵۱ تجویز ضمنی۔ مطابق اوس آمدنی مجموعی کے جو کیک کو اپنے کاروبار واقع مدراس لیتی ہے مختلف شئے حاصل ہو وہ قسم قائم کیجائیگی جسکے موجب وہ مستوجب اطلاع ٹیکس ہو۔

## صیغہ اپیل دیوانی

کونسل

**فشر بنام ٹرنر کلکٹر مدورا و جنٹ سکرٹری آف اسٹیٹ ہند برائے اجلاس**

۷ دسمبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۱۵۵
اردو ۱۵۶

ایکٹ عدالت ہائے مطالبہ خفیفہ مفصل۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۸۷ء دفعہ ۱۵ ضمیمہ ۲ مد ۴۱

مدعی نے نالش بنام مدعا علیہ واسطے دلا پانے مال موسومہ بابت ایک حصہ شرح مرمت ایک بحرا کے اسکے کہ جو ملکیت مدعی و مدعا علیہ کی تھی دائر کی۔

تجویز ہوئی کہ نالش مذکور قابل سماعت عدالت مطالبہ خفیفہ کے ہے

## صیغہ اپیل فوجداری

**ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام کرشنا پین**

۰ اپریل سنہ ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۱۱۷
اردو ۔

ایکٹ جنگل۔ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۲ء (مدراس) دفعہ ۲۱ (د) چرانا مویشی کا ایک کہاں جو جنگل میں مالک ایسے مویشی پر جو کسی رکھا سے ہوئے جنگل میں چرتے ہوئے ملیں حسب ایکٹ جنگل مدراس دفعہ ۲۱ (د) بصورت ہونے شہادت اس امر کے کہ اوس نے مویشی چرائے یا اونکو رکھا ہو یا گھسنے دیا ہوئے جنگل میں جانے دیا جرم ثابت قرار نہیں دیا جاسکتا۔

## صیغہ اپیل دیوانی

**سبکا بنام مریک کالا**

۲۹ اکتوبر سنہ ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۱۵۵
اردو ۱۵۶

ایکٹ حد سماعت۔ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲ مدات ۹۴ و ۱۱۶۔ نالش دلا پانے دستاویزات استحقاق جو مرتہن کے پاس بعد انفکاک رہن رہی ہوں۔ طلب انکار۔

بعد انفکاک رہن کے دستاویزات استحقاق مکانات مرہونہ مرتہن کے پاس چھوڑی

ضابطہ فوجداری دفعہ ۱۹۵ - ایکٹ رجسٹری ۱۹۰۸ء دفعات ۲۶ لغایت

۷۵ [illegible] درج ہیں

[illegible] ایکٹ رجسٹری دفعات ۲۶ لغایت ۷۵ عمل کرتا ہو واسطے اغراض

ضابطہ فوجداری دفعہ ۱۹۵ کے عدالت ہے۔

# صیغہ اپیل دیوانی

**محمد** بنام **اکبر**

ایکٹ اسٹامپ ۱۸۹۹ء ضمیمہ ۱ مد ۲ [illegible] - اقرار نامہ فروخت اسباب یا

مال تجارت کے -

اقرار نامہ فروخت مال تجارت پر اسٹامپ کا ہونا از روئے ایکٹ اسٹامپ ضروری نہیں ہے گو اس میں شرط ہے کہ [illegible] گودام میں داخل کرے اور بیمہ کرائے مال کے [illegible] کے مندرج ہوں -

# میونسپل کونسل ٹیلیچری بنام بنک آف مدراس

ایکٹ میونسپلٹی ہائے ضلع - ایکٹ ۱۸۸۴ء (مدراس) دفعات ۵۵ و ۵۶ و ۶۶ و ۲۶۳

ضمن (۲) ٹیکس پیشہ

بنک آف مدراس منجملہ دیگر مقامات کے بمقام لنگا پٹام و ٹیلیچری کاروبار کرتا تھا ان دونوں مقامات میں ایکٹ میونسپلٹی ہائے ضلع ملک مدراس نافذ تھا بنک مذکور نے ٹیکس پیشہ حسب ایکٹ مذکور میونسپلٹی لنگا پٹام کو دو روز قبل اس کے واجب الادا ہونے کے ادا کیا بعد ازاں میونسپلٹی ٹیلیچری نے بعلم واقعات مندرجہ بالا کے بنک مذکور پر وہی ٹیکس بابت اسی عرصہ کے تشخیص کیا اور زر مذکور جو کہ [illegible] ادا کیا گیا تھا وصول کر لیا -

تجویز ہوئی کہ بنک کو مستحق تھا کہ جو روپیہ اس طرح ادا کیا گیا میونسپلٹی ٹیلیچری سے واپس لے

# سلسلہ نظائر عدالت ہائی کورٹ مدراس مشمولہ جلد انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۵ ... مطبوعہ سنہ ۱۸۹۲ء

---

## صیغہ اپیل دیوانی - اجلاس کامل

۱۸۹۱ء / ۱۲ اکتوبر / [illegible] انگریزی ۱۶۴ / اردو ۱۶۳

استفسار منجانب حکام بورڈ مال حسب دفعہ ۴۶ ایکٹ اسٹامپ نمبر ۱ بابت سنہ ۱۸۷۹ء
ایکٹ اسٹامپ - ایکٹ نمبر اول سنہ ۱۸۷۹ء دفعہ ۳ ضمن ۱۱ و دفعہ ۱۴ (۵) دستاویز تقسیم
نہیں ہے ... انہوں نے ... جنہوں کے جدی خاندان [illegible] دستاویز
[illegible] اقرار [illegible]
کیونکہ [illegible] جائداد خاندان کی عمل میں آئی تھی [illegible] اس بات کا اقرار [illegible]
[illegible] خاندان [illegible]
[illegible] خاندان [illegible] باقی نہ تھا
[illegible] دستاویز [illegible] اسٹامپ [illegible]
[illegible] خاندان [illegible] اسٹامپ [illegible]

---

## صیغہ اپیل دیوانی

۱۸۹۱ء / ۱۳ و ۲۴ ستمبر / نظائر انگریزی ۱۶۹ / [illegible]

[illegible] بنام [illegible]
[illegible] قانون ملابار اختیارات

---

۴۷

گئیں جبکہ عبدالمطلب نے ابن کے اونکے وارث کرنے سے انکار کیا اسوقت ہی سے نالش دلا پانے
نسبت جائیداد متروکہ مذکور کی دائر کی۔

**تجویز ہوئی**۔ کہ ایکٹ حد سماعت ضمیمہ ۲۔ دوم مقدمہ سے متعلق ہے اور میعاد
تاریخ انکار مدعی سے شروع ہوئی۔

# صیغہ اپیل دیوانی

## رام چندر بنام جگنو نارائن

۲۶۔ اپریل ۱۸۹۱ء - نمبر

ایکٹ حد سماعت - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲ دفعات ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۴۴ - کٹوبادی حق
جو بار بار پیدا ہو - ایکٹ وصول لگان - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۶۵ء (مدراس) دفعہ ۷

دعوی کتابت اکبر ۔ ۱۶
اردو ۱۰

ایک نالش میں جو بجانب جیدار بنام مدیر سب ایک انعام گاوں کے دلا پانے یا بابت کٹوبادی کے تھی معلوم ہوا کہ نسبت کٹوبادی کے بارہ برس قبل نالش سے کچھ ادا نہیں کیا گیا ہے نالش مذکور عدالت اپیل اول سے بر بنائے ان تجاویز کے ڈسمس ہوئی (۱) یہ کہ دیا جانا اور لیا جانا پٹہ اور مچلکہ کا ثابت نہیں ہے (۲) مدعی نے اپنا حق نسبت کٹوبادی کے ثابت نہیں کیا ہے اور (۳) اگر نامبردہ کو کوئی حق بابت کٹوبادی کے حاصل تھا تو وہ بسبب تمادی ساقط ہو گیا

بعد ازاں اپیل دوم بجانب مدعی۔

**تجویز ہوئی** کہ منجملہ تجاویز مندرجہ بالا کے تجاویز دوم و سوم منظور ہونی چاہئیں اور اپیل دوم ڈسمس ہونا چاہئے مقدمہ الوبی بنام کنہی بی (انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۵) سے یہ فرق کیا گیا۔

**از عدالت** ہمارے نزدیک اس امر پر غور کرنا ضروری نہیں ہے کہ اگر کوئی قطعہ تابع کٹوبادی کے ہو تو پٹہ اور مچلکہ کا دیا و لیا جانا ضروری تھا۔

۵ مدراس

اس سے ڈگری انفکاک رہن کی اندر چھہ ماہ کے تاریخ ڈگری بداست حاصل کی -
منہ تجویز ہوئی کہ اپیل عدالت اعلی سے ڈگری بحال کیا اس اندر چھہ ماہ کے تاریخ ڈگری عدالت اپیل سے انفکاک کرایا جانا
تجویز ہوئی - کہ اوس عدالت کو بذریعہ اس سے درخواست پیش کی تھی قبل معیاد
کہ زیر حکم ... درخواست مذکورہ ... مدعی کو اس غرض سے مہلت دینی کہ عدالت
ضلع میں درخواست ترمیم ڈگری بموجب دفعہ ۹۲ ایکٹ انتقال جائداد پیش کرے -

۹۱ سنہ ۱۸
۱۹ نومبر
صفحہ کتاب انگریزی
۱۶۴

## صیغہ اپیل دیوانی

ناگ لنگم وغیرہ + بنام سمیا ... وغیرہ

ایکٹ انتقال جائداد - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء دفعات ۶۷ و ۶۸ - رہن انتفاعی سید جلی مرتہن
نالش نیلام - خرچہ -

مدعی نے حسب درخواست راہنان مروز قرضہ جو بروئے ایک رہن انتفاعی کے واجب
الادا تھا منجملہ دو مرتہنان کے ایک کو ادا کیا اور راہنان نے اوسکو اوس حصہ جائداد مرہونہ
پر جو بتصرف اوس مرتہن کے رہی تھی جسکو حسب مذکورہ بالا روپیہ ادا کیا گیا بدریعہ رہن انتفاعی
قابض کرا دیا اور مرتہن مذکور نے فارغخطی لکھہ دی -
مرتہن ثانی نے بروئے رہن اول ڈگری نیلام بر بنا دستاویز مذکور حاصل کی اور
جائداد مرہونہ تابع استقرار دعوے مدعی نیلام کی گئی و خریدار نے نیلام کو خرید اور بعد ازاں اپنے
حقوق کو بدست دو مدعا علیہما کے منجملہ مدعا علیہم حال کے منتقل کیا اور مدعا علیہما مذکوران نے
مدعی کو بیدخل کر دیا مدعی نے اب راہنان و مرتہنان و مدعا علیہما مذکوران پر نالش کی -
تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق حصول ڈگری نیلام نہیں ہے -
تجویز ضمنی - مدعی اس بات سے نالش کر سکتا تھا کہ وہ نیلام جو حسب رہن
انتفاعی اول کے ہوا تھا بمقابلہ اوس کے ناجائز قرار دیا جاوے -

۹۱ سنہ ۱۸
۲۴ دسمبر
صفحہ کتاب انگریزی
۱۶۹
مدراس ۱۸ ... ۱۶۸

## صیغہ اپیل دیوانی

اوکشاٹ وغیرہ + بنام برٹش انڈیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی +

۳۹

کرنادل - بیمہ استمراری -

کرنادل اناسہ ملایار کا دیلاگوم [illegible] او نیلا ارم [illegible] پراہو کی کا بوحنم کا د یا آدم کی
سے سنہ ۱۸۴۹ء میں تحریر کی اور سنہ ۱۸۶۲ء [illegible] جائداد اراضی مذکورہ [illegible]
کی طرف دوام سے بیمہ منتقل کردی گرنا دل [illegible] سنہ ۱۸۹۱ء [illegible] واسطے دلاپانے قبضہ اراضی
مذکور کے نالش کی -

تجویز ہوئی (۱) کہ بیمہ دوام جو ایک [illegible] تھا خلاف اختیار [illegible] تھا -

(۲) یہ کہ بیمہ ابتدائی سے [illegible] استمرار [illegible] پایا گیا -

(۳) کہ اس میں تمادی مانع نہ تھی کیونکہ قبضہ مدعا علیہم کا کبھی مخالفانہ
مدعی کے کا دیلاگوم کے نہ تھا

۲۱ - سنہ ۱۸۹۹ء
مدراس انگریزی
۱۶۹
اردو ۱۴۰

# صیغہ اپیل دیوانی

اینڈرسن بنام پیریاسامی

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۵۹۸ - درخواست بغرض حصول سارٹیفکٹ اپیل بعدالت عالیہ
پریوی کونسل - ایکٹ میعاد سماعت - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء دفعہ ۱۲ ضمیمہ دوم مد ۱۷۷ -

شمار میعاد سماعت متعلق درخواست حصول سارٹیفکٹ منظوری اپیل حضور ملکہ معظمہ
دام اقبالہا باجلاس کونسل میں وہ زمانہ منہا نہیں ہو سکتا جو حصول نقول ڈگری و تجویز میں
جسکی نا راضی سے اپیل ہوگا صرف ہوا ہو

سنہ ۱۸۹۱ء
۲۴۰ و ۲۵ و ۲۴
مجموعہ کتاب انگریزی
۱۰۰
اردو - ۱۳۹

# صیغہ اپیل دیوانی

مناوکرمن بنام اونیاپن وغیرہ

ایکٹ انتقال جائداد ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء واقعات ۲ (۵) و ۹۳ - اپیل تنارا ضی ڈگری
انفکاک رہن میعاد جو واسطے انفکاک کے مقرر ہوئی ہو -

۳۴۳ | [illegible] ... سوال ... [illegible] ... تا م [illegible]
کا ... [illegible] ... کا نام ... مدعا علیہم ... [illegible]
[illegible] ... مراسلہ ... [illegible]

... واضح ہو کہ ... جائداد خاندانی ... [illegible] ... تھا اور مدعی کا باپ شریک ... متوفی ...
... تھا اوس ... [illegible] ... عہدہ کو ... مدعی و متوفی ... منتقل کیا اور ... [illegible]
... [illegible] ... ہائیکورٹ ... [illegible] ... اس امر کے تجویز طلب کی کہ آیا
... کا ... وارث ... انتقال کنندہ کا ... [illegible] ... تھا چنانچہ یہ تجویز ہوئی کہ ... [illegible]
... [illegible] ...

تجویز ہوئی کہ انتقال عہدہ ... بدرجہ مدعی ناجائز تھا اور نالش ڈسمس ہوئی ... ۔

۱۸۹۱ء اکتوبر

# ضمیمہ اپیل دیوانی

۱۸۹۱ نومبر

سکھی بنام ... [illegible]

مقدمات انگریزی ۱۸۶، ۱۸۵

قانون الباستان ایکٹ داد رسی خاص - ایکٹ ا ۱۸۷۷ء دفعہ ۴۲ چارہ کار استقراریہ - ایکٹ عدالت ... ایکٹ ۱۸۸۱ء ضمیمہ ا - ... ۱۲۰ و ۱۴۴ -

ایک نالش میں جسمیں مدعیان نے استقرار اس امر کی استدعا کی کہ وہ ... مدعا علیہم شرکا سے ایک الباستان خاندان غیر منقسمہ کے ہیں اور بعض جائداد ازاں خاندان مذکور ہے اور مدعی ... خاندان ... کاہے کہ ... کی ... ہیں اور سکا نام درج ہو مدعا علیہم ... بابات ... نالش سے انکار کیا اور یہ عذر کیا کہ نالش صرف واسطے استقرار حق کے قابل جواز نہیں ہے اور نالش میں تمادی عارض ہے اور یہ تجویز ہوئی کہ مدعیان مدعا علیہم سے جدا ہو گئے ہیں اور بعلم اپنے بارہ برس سے زیادہ سے جائداد و خاندان سے محروم رہے ہیں -

تجویز ہوئی کہ اگر حسب بیان مدعیان مدعی بہ بر ابروسے استحقاق بحال خاندان کا تھا تو وہ مستحق قبضہ و اہتمام جائداد خاندان کا تھا اور نالش محض واسطے استقرار اوس کے حق کے نہو سکے گی - مقدمہ ... [illegible] ... (انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ا صفحہ ۲۸۱) ممنز کیا گیا -

اسم

ایکٹ عدالتہائے مطالبات خفیفہ پریسیڈنسی - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۸۲ء دفعات ۳۷ و ۱۹
درخواست اجلاس کامل کو واسطے تجویز جدید کے - مقدمہ مرسلہ -
اجلاس کامل عدالت مطالبات خفیفہ پریزیڈنسی برطبق درخواست تجویز جدید حسب دفعہ ۳۷
ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۸۲ء مقدمہ واسطے رائے ہائی کورٹ کے ارسال نہیں کرسکتا -

سنہ ۱۸۹۱ء
۱۲ نومبر
صفحہ کتاب انگریزی
۱۸۱
اردو ۱۸۰

## صیغہ اپیل دیوانی

کرالا ورما بنام چند این کیچو +

ایکٹ کورٹ فیس - ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء دفعہ ۷ ضمن ۴ و دفعہ ۱۲ ضمن ۲
مدعی نے چار اشخاص پر واسطے دلا پانے قبضہ تین قطعات اراضی کے مع بقایا لگان کے
نالش کی اور عدالت منصف ضلع سے ڈگری حاصل کی تعداد نالش بقدر مبلغ ۱۸۰۰ روپیہ ۹ کے
کیا گیا تھا - مدعا علیہ نمبر ۲ نے جس کا یہ بیان تھا کہ وہ منجملہ قطعات مذکورہ کے مستحق ایک قطعہ کا رہا ہے
جس کے ہے اپیل دائر کیا صاحب جج ضلع نے یہ تجویز کی کہ تعین نالش بقدر بابت الدا ۱۰۰ روپیہ ۹ کے
ہونا چاہیئے تھا چنانچہ حاکم موصوف نے یہ حکم دیا کہ کورٹ فیس مزید مطابق اس کے ادا کیا جاوے
چونکہ اس حکم کی تعمیل نہیں کی گئی لہذا حاکم موصوف نے یہ حکم دیا کہ نالش ابتدائی نامنظور ہے
بعد ازاں حاکم موصوف نے اپیل کو سپرد جج ماتحت واسطے فیصلہ کے کیا چنانچہ جج ماتحت نے
ڈگری مشعر منظوری اپیل مدعا علیہ نمبر ۲ مع خرچہ صادر کی برطبق اپیل بنا بر افسخ حکم ڈگری
مندرجہ بالا

تجویز ہوئی کہ حکم صاحب جج ضلع بے ضابطہ تھا اور اپیل پر روبرو جج ماتحت جس طرح
ہو کر مطابق قانون کے فیصل ہونی چاہیئے -

سنہ ۱۸۹۱ء
۱۷ جولائی
۷ اکتوبر
صفحہ کتاب انگریزی
۱۸۲
اردو ۱۸۲

## صیغہ اپیل دیوانی

نارائن وغیرہ بنام رنگا +

انتقال عہدہ دینی - منتقل الیہ تنہا جانشینی منتقل کنندہ کا حق نہ رکھتا تھا -

[illegible]

[illegible] ۱۹۲۵ [illegible]

[illegible]

[illegible] ہائی کورٹ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اس کے [illegible]

[illegible] اور [illegible] اس [illegible]

[illegible]

[illegible] پریوی کونسل سے حکم ہائی کورٹ کو منسوخ کیا تھا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آمدنی خالص [illegible]

[illegible] دلایا

[illegible] سبب دفعہ ۱۱ -

[illegible] اپیل ہو سکتا ہے

[illegible] اپیل جو ہائی کورٹ سے پریوی کونسل میں پیش

ہوتے [illegible] اور اس حکم سے متعلق [illegible] دلایا

گیا [illegible] پریوی کونسل میں [illegible]

[illegible] وصول [illegible]

اس عدالت میں ... کی رائے ہے کہ ... اس ... علاوہ اور
وکلا مدعیان و مدعا علیہم کے ... ہو گئے لہذا ... روپیہ سے زیادہ تک ... [illegible]
سے محروم رہے اور ان کی ... [illegible]
... نام ... (انڈین لا رپورٹس سلسلہ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۴۲) دیکھا گیا۔

## صیغہ اپیل دیوانی - اپیل اسپیشل

اسٹامپ ... پنجاب ... حسب دفعہ ۴۶ - ایکٹ اسٹامپ بابت ۱۸۶۹ء

ایکٹ اسٹامپ ... ۱۸۶۹ء دفعہ ۳ ضمیمہ ۱ مد ۱۳ تمسک - گواہی

ایک کمپنی سے اقرار دو لاکھ بیس ہزار روپیہ کا بذریعہ پانچ اقساط کے واسطے خرچ
[illegible] شرائط [illegible]
[illegible] فریق ثانی [illegible]
[illegible] تو کمپنی [illegible]
[illegible] یہی شرط تھی کہ کمپنی کو اختیار
ہوگا [illegible] و اخراجات وغیرہ [illegible]
اقرار نامہ پر مہر کمپنی کی ... ڈائرکٹروں اور سکریٹری کے لگائی گئی تھی۔

تجویز ہوئی کہ اس دستاویز پر محصول اسٹامپ بحیثیت تمسک تعداد ۲ دو لاکھ
بیس ہزار روپیہ حسب ایکٹ ۱۸۶۹ء واجب الادا ہے

## صیغہ اپیل دیوانی

راما چاریہ بنام ترنگا [illegible]

[illegible] لفظ وراثت

[illegible] کوئی حق وراثت منتقل الیہ کو حاصل نہیں ہوتا۔

مدراس

سلسلہ نظائر ہائیکورٹ مدراس مشمولہ انڈین لا رپورٹ

# جلد ۱۵ حصہ ۴ مطبوعہ جون ۱۸۹۲ء

## صیغہ اپیل دیوانی

۲۳ نومبر ۱۸۹۱ء
دیکھو انگریزی صفحہ ۲۱۶
اردو

رمن بنام پنڈلن

ایکٹ وصول مالگزاری ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۴ء (مدراس) دفعہ ۱۱ اشتہار جاری متعلق ایکٹ مذکور نیلام بغرض وصول اوس روپیہ کے جو کسی ٹھیکہ دار آبکاری سے واجب الوصول ہو سواد واسطے مالکان دل ناسبے اراضی کے جو اسطرح نیلام ہوئی ہو

کلکٹر نے بموجب ایک اشتہار کے جس میں یہ حکم تھا کہ روپیہ اوقات معین پر ادا کیا جاوے پیشتری جسکا مدعی بہ اشتہار مذکور لیسنس حاصل کرے اور اگر روپیہ ادا نکرے تو ٹھیکہ مکرر نیلام کیجاوین اور جو کچھہ نقصان گورنمنٹ کو ہو بموجب ایکٹ وصول مالگزاری کے وصول کیا جاوے حق فروخت کرنے تاڑی کا بعض مقامات مین نیلام کیا مدعی سے ... مین بولی بولی اور اوسکی بولی منظور ہوئی اوس نے چاہا کہ معاہدہ دینے ... برداشت نیلام بحق اوسکے منظور ہوا اور جب وہ اداے زرمذکورہ ... قاصر رہا جو ... کہ اوس نے خرید کئے تھے کم قیمت پر مکرر نیلام ہوئے اور اوسکا مکان بموجب ایکٹ وصول مالگزاری بغرض وصول اوس نقصان کے جو گورنمنٹ کو نیلام مکرر سے ہوا تھا نیلام کیا گیا ایک نالش ۱۸۸۸ء مین جو واسطے دلاپانے مکان مذکور کے بنام مدعا علیہ دائر ہوئی جس نے مکان مذکور خرید کیا تھا اور سنہ ۱۸۸۶ء مین اوسکو دخل دیا گیا تھا

تجویز ہوئی کہ اول یہہ کہ نالش مین اسوجہ سے تمادی عارض نہین ہے کہ وہ چھہ برس کے بعد تاریخ نیلام کے دائر کیگئی

[illegible] اسکا [illegible] [illegible]

[illegible]

(۳) اور [illegible]

(۴) [illegible]

[illegible]

[illegible]

## صیغہ اپیل فوجداری

[illegible] سامنے [illegible]

[illegible]
۲۱۲

مجموعہ تعزیرات ہند دفعہ ۴۹۹ - استثناء ۱۰ - ازالہ حیثیت عرفی - استحقاق [illegible] استحقاق سے تجاوز -

مدعی کو جو ایک [illegible] ہے اور جات سے خارج کر دیا گیا تھا کمیٹی کار کن جات مذکورہ سے فیصلہ عمل میں لائے جانے سے معلوم ہوا کہ جات میں ملازمان نے جنکا یہ کہ علیحدہ اور جات میں تھا اس جات میں ملا لینے کو پسند نہیں کیا اور چند شخص کے بعد اونہوں نے بازار [illegible] سے لوگوں [illegible] ایک چھپا ہوا کاغذ تقسیم کیا جسمیں اونہوں نے مدعی کو [illegible] لکھا جسکی یہ مراد تھی کہ وہ اس قابل نہیں ہے کہ کوئی شخص اوس کے ساتھ میل رکھے ملازمان پر الزام جرم ازالہ حیثیت عرفی کا لگایا گیا ملزمان نے عذر استحقاق پیش کیا اور یہ تسلیم کیا گیا کہ اونہوں نے بلا کینہ کے عمل لیا

تجویز ہوئی کہ ملزمان نے نیک نیتی عمل نہیں کیا اور بلحاظ حالات تشہیر اونکی کارروائی داخل استحقاق نہ تھی اور وہ بموجب استثناء ۱۰ دفعہ ۴۹۹ مجموعہ تعزیرات محفوظ نہ تھی چنانچہ ملزم مجرم ازالہ حیثیت عرفی کے تھے -

[illegible]

## [illegible] الوا

[illegible] ۱۱ [illegible] ۱۹۵ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حال [illegible]

[illegible] صلح [illegible]

[illegible] حکم [illegible] فتح [illegible]

[illegible]

## ناناگھو

[illegible] ۲۲۱۱ [illegible] بالتر [illegible]

ایک [illegible] سیان [illegible]

ایک خاندان چار [illegible]

[illegible] اور ڈگری [illegible]

سکے قائم مقامان [illegible] اور ڈگری [illegible]

معاہدہ [illegible]

[illegible] کا [illegible] حاصل [illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۲۶

[illegible] ۲۲۶

(دوم) پہرا[illegible] مذکور خلاف اختیار تھا۔

(سوم) یہ کہ چونکہ عملدرآمد نالش اندر میعاد بارہ برس [illegible] کی اوپر دادہ ہوا پس ڈگری کا سبب ہے۔

# صیغہ اپیل فوجداری

۱۸۹۱ء
۲۸ جنوری
مدراس ۱۲۱
اردو

**ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام سوبسنا**

دفعہ تعزیرات ہند و دفعات ۱۷۲ و ۱۷۴ ضابطہ فوجداری۔

ایک مجسٹریٹ نے حکم دیا کہ ایک شخص کے مکان کی تلاشی لی جائے اور بعض اہل عدالت میں لایا جائے اور [illegible] تعمیل حکم پر اسکا کہ اہل کمسن معتبر رکھا اور الہکار مذکور مکان پر گیا لیکن مدعا علیہ نے دروازہ بند کر لیا اور اسکو اندر جانے نہ دیا جس سے لوگ جمع ہو گئے اور مجسٹریٹ نے یہ خیال کیا کہ حکم مذکور کی تعمیل نہ کی گئی اور مدعا علیہ نے رکاوٹ ڈالی اور تعمیل پیش کر سکا مدعا علیہ [illegible] کیا [illegible] کی نسبت بموجب دفعہ ۱۸۶ مجموعہ تعزیرات حکم سزا صادر کیا گیا۔

تجویز ہوئی کہ واقعات سے کوئی جرم بموجب دفعہ مذکورہ ظاہر نہیں ہوا ہے۔

# صیغہ اپیل دیوانی

۱۸۹۱ء
۱۴-دسمبر
مدراس ۲۲۳
اردو

**نارائن چاریہ بنام رنگا آئینگار**

ایکٹ وصول لگان ایکٹ ۱۸۶۵ء (مدراس) دفعات ۸ و ۱۰ نالش اقرارنامہ [illegible] پٹے سے متعلق زمیندار۔

ایک نالش سرسری میں جو حسب ایکٹ وصول لگان (مدراس) مدعا علیہ کو اس امر پر مجبور کرنے کے لئے دائر کی گئی کہ مدعی کو بابت بعض اراضی کے جسکی نسبت مدعی دعوی کرتا تھا کہ [illegible] کلکٹر نے قبض سے پٹہ عطا کرے مدعا علیہ نے اس امر سے انکار کیا کہ مدعی اسکا اسامی ہے۔

تجویز ہوئی کہ کلکٹر کو لازم تھا کہ تجویز امر کی حوالہ جس طرح پر پیش ہوا کرے اور [illegible] ہدایت دائر کرنے نالش نمبری کیواسطے ادنکی تجویز کرے۔

۳۴۰

کے پاس رہن کیا لارم تھی۔ مدعی نے ربنا سے اپنے رہن کے ڈگری حاصل کی۔ اور نصف حصہ بیرے راہن کا بعلت اجراے ڈگری مذکور نیلام کرا کے خود خرید کیا۔ اور بعد ازاں بڑے بہائی کا حصہ خرید کیا اور بیدیاسے تصفیہ کر کے نالش بابت نصف دس اراضی کے جو اقتضئہ ما علیہم تھیں بطور جز و نصف حصہ بیرے راہن کے ہے دائر کی۔

تجویز ہوئی (اول) یہہ کہ چونکہ راہن بیرے اشتمام کے ساتھ جو خاندان سے اس کا ہے مدعی نے کل حقوق خاندان واقع اراضی متنازعہ خرید کر لئے ہیں لہذا عرضی دعوی بوجہ ہونے استدعا سے تقسیم کل جائداد خاندان کے ناقص نہیں ہے۔

(دوم) یہہ کہ چونکہ مدعی منتقل الیہ بڑے بہائی کا ہے لہذا وہ اوسکے مرتہان کو جزو اونکی کفالت سے بلا طلب کرے حساب اور آمادہ ہونے واسطے ادا کے اوس روپیہ کے جو بربناے رہن مذکور واجب الادا ہو محروم نہیں کر سکتا۔

## صیغہ اپیل دیوانی اجلاس کامل

۹ اکتوبر ۱۸۹۱ء
۱۲ جنوری و ۳۱ مارچ ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی
۳۴۷
اردو ""

**پچی** بنام **تیوگامی**

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۵۹۶ "تعداد یا مالیت شئے متنازعہ فیہ کی" ایکٹ عدالت ہاے دیوانی (مدراس) ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۳ء دفعہ ۱۴۔

ایکٹ عدالت ہاے دیوانی (مدراس) ۳ سنہ ۱۸۷۳ء تعبیر مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۵۹۶ پر موثر نہیں ہے اور بموجب دفعہ مذکور اصل مالیت ارز بازار شئے متنازعہ فیہ کی معیار اس امر کی ہے کہ آیا پریوی کونسل میں اپیل ہو سکتا ہے یا نہیں۔

## صیغہ اپیل دیوانی

یکم دسمبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی
۴۴
اردو ""

**لکشمی نرا سمہا** بنام **اتچنیا**

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعات ۲۳۰ و ۲۴۴۔ درخواست اجرا کا خارج کیا جانا بوجہ ادا کرنے خرچہ طلبانہ کے۔ درخواست مابعد۔

حصہ [illegible]

تجویز [illegible] نالش کورٹ [illegible] [illegible]

## [illegible]

۲۷ اکتوبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۱۳

دینکما بنام [illegible]

راہن [illegible] ۔ رہن بطریق بیع بالوفا [illegible] کیا [illegible]
۱۸۵۸ء میں نالش واسطے انفکاک رہن کے [illegible] ۱۸۶۱ء [illegible] کی [illegible]
تھی کہ اگر [illegible] مارچ ۱۸۸۲ء میں [illegible] تو [illegible] مرہونہ [illegible] قطعی [illegible]
[illegible]
تجویز ہوئی کہ [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۴ (صفحہ ۱۲۱) کی [illegible] [illegible] [illegible] ۔

---

۱۱ [illegible] ۱۸۹۳ء
صفحہ کتاب انگریزی ۳۴۳

[illegible] بنام کپو سامی

[illegible] دیوانی [illegible] کارروائیاں دیوالیہ [illegible] کی [illegible]
[illegible] ۔
[illegible] کارروائیات دیوالیہ [illegible] دیوانی [illegible] کیا جاسکے
[illegible] کے [illegible] اعتراضات
[illegible] دیوانی دفعہ ۲۶۵ (الف) و (ب) [illegible] باقی [illegible]

---

۲۶ نومبر ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۳۴۴

سمبارازو بنام [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا [illegible]
شخص [illegible] سید [illegible] نصف [illegible] کے باس [illegible]
جو [illegible] فوت ہوگیا ہے [illegible] کیا اور مرتہنان کو [illegible] یا ان [illegible]
[illegible] کسی کی بابت [illegible] [illegible] اراضی [illegible]

لیا کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۲۳۹ سے غیر متعلق تہی حاکم موصوف نے مدعیان کے حق میں ڈگری اس تجویز سے صادر کی کہ گرجا وغیرہ امانت مذکورہ بالا کے لئے مخصوص کیا گیا تہا گو وہ اغراض امانت مذکورہ میں کچھہ عرصہ تک کام مین لایا گیا یا یہہ کہ احد کرستے ہیں حاکم موصوف نے ایک کتاب پیرنگار بانچوین کی چھیا ہوئی ۱۸۶۱ء موسومہ انڈیا اور چیلس کرسچینا مطبوعہ ۱۸۹۴ء اور ہو صاحب کی ہسٹری آف کرسچینٹی ان انڈیا مطبوعہ ۱۸۲۹ء کا حوالہ دیا۔

تجویز ہوئی (اول) چونکہ نالش مذکور ایسی نالش نہیں ہے جو متبع برادران نے بنام امانت داران کے دائر کی ہو یا واسطے کسی غرض منجملہ اغراض مدرجہ مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۵۳۹ کے ہو لہذا دفعہ مذکور متعلق نہیں ہے۔

(دوم) یہہ کہ گو نالش مذکور عدالت ماتحت میں دائر کیجا سکتی نہی مگر صاحب جج ضلع کو اختیار اوسکی تجویز کا حاصل تہا۔

(سوم) یہہ کہ صاحب جج ضلع کو جائز تہا کہ کتب متذکرہ بالا کا حوالہ دین۔

(چہارم) یہہ کہ ڈگری مذکور بہ ظاہر ہونے صحیح نہی کہ گرجا وغیرہ پر قبضہ برسامی امانت مذکور ۱۸۵۴ء سے ۱۸۸۲ء تک سوا ایک برس کے قبل مشتبہ کے رہا گو اصل امانت مختلف رہی ہو۔

## صیغہ اپیل دیوانی

۳ - نومبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۲۵۳

**گوماجی** بنام **سیرا یا یا** ڈایتے

ایکٹ انتقال جائداد - ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء دفعہ ۵۵ - رہنامہ غیر رجسٹری شدہ معاہدہ سمت ادا کے۔

اردو ″

ایک رہنامہ غیر رجسٹری شدہ میں جو ۱۸۸۵ء میں تحریر کیا گیا تہا راہہان کیطرف سے یہہ معاہدہ ذاتی مندرج تہا کہ جو زر مبلغ اوسکی رو سے محفوظ کیا گیا ہے ادا کریگے۔

تجویز ہوئی کہ مرتہن مستحق تہا کہ بنا سے معاہدہ مذکور نالش کرے اور راہہان کی ذات پر ڈگری حاصل کرے۔

**ماراین** بنام **ستنگنی**

ایک ڈگریدار نے درخواست واسطے اجرا کے اپنی ڈگری کے گذرانی اور اطلاع نامہ
بنام مدیون ڈگری جاری ہوا اور اوسکی جائداد قرق کیگئی ایک سائل نے مطالبانہ داخل کیا
اور درخواست مذکور خارج ہوگئی اور کوئی اجازت واسطے پیش کرنے درخواست جدید کے حسب
دفعہ ۳۷۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی حاصل نہیں کیگئی ۔
تجویز ہوئی کہ ڈگریدار مستحق تہا کہ درخواست واسطے اجرا اپنی ڈگری کے مکرر پیش
کرے ۔

## صیغہ اپیل دیوانی

### آگسٹن بنام ڈلیکاٹ

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعات ۱۵ و ۵۳۹ ۔ ایکٹ شہادت دفعات ۵۷ و ۷۸ ۔ امانت
اشیاے خیرات عام ۔ عدالت ضلع کا اختیار سماعت ۔ کتب تاریخ ۔

۱۱ ۔ ۱۲ و ۱۵ و ۱۶ جنوری ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۲۴۱
اردو ۔۔

ایک گرجا بمقام پلاپورا و جائداد متعلقہ اوسکے بقبضہ بعض لوگ گران باشندگان حلقہ کے
تہی جو کہ نگران یا گرجا کے محافظان منتخب ہوئے تہے لیکن جنکا انتخاب بعد ازان تحقیق تین دیگر اشخاص
کے جنہوں نے اس نالش لا بابت قبضہ کی کی ہے منسوخ ہوا تہا مدعیان رومن کیتہولک تہے
اور بشمول تین اشخاص متذکرہ بالا کے بطور مدعیان دیگر ایپاسٹالک کے اور دیگر کے جو
گرجا مذکور میں اوسکی طرف سے مقرر ہوا تہا اور دو دیگر اشخاص جو قائم مقام رومن کیتہولک
لوگ گران کے تہے شامل کیے گئے تہے مدعا علیہم عیسایان طریقہ مروجہ سایرو کیلڈیا کے
تہے اور بشمول دو اشخاص متذکرہ بالا کے کوراپیس کو جو بعد ازاں شامل کیے گئے تہے اور دیگر
جسکو اوس نے گرجا مذکور میں مقرر کیا تہا اور چار اشخاص قائم مقام دیگر لوگ گران کے
تہے ۔

عرضی نالش بموجب مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۵۳۹ کے مرتب کیگئی تہی اور اوسمیں علاوہ
استدعا سے فیصلہ کے استدعا واسطے استقرار اس امر کے تہی کہ گرجا وغیرہ بر قبضہ امانتا
بغرض پرستش مطابق ایمان و طریقہ گرجا روم کے تہا اور واسطے جاری کیے جانے
احکام امتناعی بنام مدعا علیہم کے تہی نالش مذکور کی تجویز صاحب جج ضلع نے کی جسکی عدالت
میں نالش مذکور دائر کیگئی تہی گو مدعا علیہم نے نسبت اختیار حاکم موصوف کے اس بنا پر عذر

[illegible]

حصہ [illegible]

| | |
|---|---|
| ۲۴۳<br>۱۸-اکتوبر ۱۹۱۸ع<br>صفحہ ۲۵۹ انگریزی<br>اردو | [illegible] اسٹامپ ایکٹ ۱۸۶۹ء [illegible]<br>[illegible] اسٹامپ [illegible]<br>[illegible]<br>[illegible]<br>[illegible] |
| | تجویز [illegible] ۱۸۶۹ء [illegible]<br>[illegible]<br>[illegible]<br>[illegible] |

[illegible]

| | |
|---|---|
| ۱۹۱۸<br>۲۳ جنوری ۱۹۱۸ع<br>صفحہ ۱۱۱ انگریزی<br>اردو | [illegible]<br>[illegible] - ایکٹ ۱۸۶۵ء [illegible]<br>تجویز ضمنی اگر گواہان تصدیق [illegible] کرے گواہ [illegible]<br>کے اپنے مختصر دستخط ثبت کردیں تو [illegible] کافی [illegible]<br>[illegible] سکے۔ |

ایکٹ اداے رسی مراس ایکٹ ۱۸۷۷ء دفعہ ۴۲۔ استقرار داد رسی متلزمہ مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۴۲۔ ترمیم عرضی دعوے

ہر گاسے دو حاملان ہائے اراضی نے ایک قرار نامہ تحریر کیا جسکے ذریعہ سے بار داد مدعیان اور مدعا علیہم نمبر ۱ و ۲۔ اس بار داد میں شامل ہو گیا جسکا مدعا علیہ نمبر ۲ کرنادن تھا نمبر و جائداد متنازعہ مدعیان بقبضہ مدعا علیہم نمبر ۱ و ۲ تھا اور اوسکے ایک حصہ پر قبضہ بذریعہ پٹہ منجانب مدعا علیہ نمبر ۲ کے تھا۔

مدعیان نے نالش استقرار اپنے حق کی نسبت جائداد مذکور کے اور استقرار اس امر کے کہ اقرار نامہ مذکور کی پابندی اوسپر لازم نہ تھی دائر کی نسبت اس بحث کے ایک تنقیح طلب قرار دیا گیا کہ آیا نالش بوجہ نہونے استدعا بابت کل داد رسی متلزمہ استقرار مذکور کے قابل پذیرائی ہے یا نہیں۔

تجویز ہوئی (اول) یہہ کہ نالش بوجہ نہونے استدعاے قبضہ اراضیات پٹہ کے قابل پذیرائی نہ تھی۔

(دوم) یہ کہ مدعیان کو بر طبق اپیل اجازت نہیں ہونی چاہئے کہ اپیل میں عرضی دعوی کی ترمیم بذریعہ اضافہ کرنے ایسی داد رسی کے کریں۔

تھانا جیلہ بنام شووا چیلہ

ایکٹ مدت سماعت۔ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲ مدات ۹۹ و ۱۳۲۔ ادا کیا جانا کل لگان کا مساۃ کاشتکار شریک کے۔ نالش دلا پانے حصہ رسدی کی۔

دو اشخاص میں سے جنکا قبضہ مشترک منجانب ایک متاجر کے تھا ایک شخص نے کل محصولات یافتنی میاد ارایاست ایک سال کے ادا کئے اور تین برس سے زیادہ عرصہ بعد تاریخ اداے اوس نے دوسرے شخص پر نالش دلا پانے حصہ رسدی کی دائر کی۔

تجویز ہوئی کہ عدم اداے اراضی مذکور پر مطالبہ قائم نہیں ہوا اور بدیں وجہ نالش میں تمادی عارض ہے۔

صیغہ اپیل دیوانی اجلاس کامل

۲۲ ستمبر و ۱۵ اکتوبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۲۵۵
اردو ،،

۱۲ نومبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۲۵۸
اردو ،،

# - انتخاب نظائر ہائیکورٹ مدراس مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۵ حصہ ۵ مطبوعہ جولائی سنہ ۱۸۹۲ع

## صیغہ اپیل دیوانی

### مادھاوی بنام کیپلو

۱۱ مئی سنہ ۱۸۹۲ع

صفحہ کتاب انگریزی ۲۶۴

اردو ۲۶۵

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۱۳ - امر تجویز شدہ ما بین مدعا علیہم -

مدعی ایک شریک دنی بلا بار ترواد نے بیان کیا کہ کرناون نے ایسا حق کہ بکانم واجب بعض اراضی اوسکے پاس منتقل کر دیا تھا اور اوس نے بہ مدد مدعی حاصل کر کے اسامی کو قابض کر دیا تھا اسامی کرناون حال نے بعد خلع کر دیا اور سنہ ۱۸۸۶ع میں اوس نے اسامی اور مدعی پر نالش واسطے دلا پانے قبضہ جزو اراضی کے دائر کی نالش مذکور اس بنا پر خارج ہوئی کہ بیانات مندرجہ بالا مدعیہ کے بے بنیاد تھی اب مدعیہ نے نالش واسطے دلا پانے کل اراضی کے کرناون حال پر دائر کی -

تجویز ہوئی کہ دعوے مدعیہ جہانتک کہ اوس اراضی کو تعلق تھا جو نالش سابق مین نزاعی تھی امر تجویز شدہ تھا مگر نہ نسبت باقی اراضی کے -

### سنگرا بنام کرشنن وغیرہ

۲۳ نومبر سنہ ۱۸۹۱ع

صفحہ کتاب انگریزی ۲۶۷

اردو ۔

مجموعہ دیوانی دفعہ ۱۳ - امر تجویز شدہ - نالش بسبب نا امیدار -

ایک نالش دلا پانے قطعہ اراضی میں مدعی کا بیان یہ تھا کہ اراضی مذکور اوس نے بنامی " اپنے بھائی کے نام خرید کی تھی جسپے مدعا علیہم اول نے نالش واسطے دلا پانے قبضہ کے سنہ ۱۸۸۴ع میں کی لیکن پیروی مین غفلت کی جو اس سمت سے دیکھی یہ پایا گیا کہ بہتر یہی نالش میں کوئی ڈگری نہیں ہوئی تھی اور مدعی کے علم سے وہ نالش دائر ہوئی تھی -

(۲) چونکہ مدعا علیہ دوم نے وجہ معقول اس اپنے عمل کی ... ان کی اگر وہ نالجائز راہن ... کے پاس چار برس تک اپنے رہن ... کو چھوڑ ... اور ... نقلات ... از ... دفعہ ۲ ... ایکٹ انتقال جائداد ... ۱۸۸۲ ... کے ... سے شہید ... کا ... ہو زائل ہو گیا

سوال ... آیا مقدمہ خلاف مدعا علیہ دوم ... ہو سکتا کہ ... ۱۸۹۶ء میں شامل ہو گیا۔

## صیغہ اپیل دیوانی

رامچن مدعی بنام ... وغیرہ

قانون ملابار ... کا قاعدہ وراثت ... رواج فرقہ ... جیسے میں۔

ایک فرقہ کی نسبت جو قاعدہ ... کی ... خواہ ... سمجھا گیا ہے کہ ... وہ تاریخ ... متعلق وراثت ... لازمی سمجھا ...

چنانچہ جبکہ ... فرقہ ... ایک ... پر رواج بیان اور ثابت کیا کہ جائداد ... بھائیوں کو ... ترجیح ہوگی ... کی ... تجویز ہوئی کہ عدالت کو چاہیے کہ اس رواج کو نافذ کرے۔

[Margin: ... ۱۸۹۳ء ... ۱۸۱ ... اردو ... ]

## صیغہ اپیل دیوانی

ونکٹا رایا دو وغیرہ بنام رنگا را جا یادو ... وغیرہ

دھرم سادھ ... موروثی عہدہ ... وقف کا قائم ہونا ... وراثۃ ... اسی ...

[Margin: ۲۳ نومبر ۱۸۹۶ء صفحہ انگریزی ۲۴۴]

(۲) انڈین لارپورٹ سلسلہ مدراس جلد ... صفحہ ۲۴۴ (۵) رپورٹ ... صاحب جلد ... صفحہ ۱۰۳ — اردو ۲۱۳
(۳) " " " " جلد ۱۷ صفحہ ۲۲۴
(۴) " " " " جلد ۱۳ صفحہ ۴۲۹

نتیجہ یہ ہوا کہ دعوی بابت ڈگری بالمشروط کا بحال رہا اور مدعا علیہ مذکور کو اپنے اتفاق نہیں دیا گیا۔

واقعہ

"مسٹر لال بوا"

تھالن ماں ان ال رامن کے چیٹی [illegible] بنام مدراس بلانگ کمپنی

انکمپنی استعمال [illegible] ۱۸۸۴ء [illegible] ۱۔ رجسٹری مردم عطف

صحبت کالمعہ [illegible] مرقوم انگریزی ۱۸۸۲ء [illegible] ۱۶۔ ۱۔ صرف

(ف) ۵۸۵ - اطلاع بذریعہ رجسٹری

ایک نالش انبات رہن [illegible] مقدمہ اور سماعت میں یہ معلوم ہوا کہ مکانات مرہونہ کو راہن نے مدعا علیہ نمبر ۲ کے اختیار سے ۱۸۷۸ء میں بروئے دستاویز انتقال جس میں یہ شرط تھی کہ جائداد مذکور کا لقون سے مبرا ہی خرید کر لیا تھا اور پھر راہن نے متعلق دیگر دستاویزات کے ایک کلکٹر کا سارٹیفکیٹ حاصل کیا جس کا ذکر ایک مہری قبالہ میں بھی تھا وہ سکو دیا گیا جائداد مدعا علیہ نمبر ۲ ایک تحریر کار ساہوکار کے پاس ۱۸۷۹ء میں اور رہی کمپنی کے پاس ۱۸۸۳ء اور پھر ۱۸۸۴ء میں منتقل کیگئی ۱۸۸۱ء مدعا علیہ نمبر ۲ کی پاس منتقل کیگئی راہن نے ایک کرایہ دار کمپنی کے نام وقت پر رہن ۱۸۸۳ء میں ۱۸۸۴ء کے کبھار رہن نامہ مذکور مالا کی رجسٹری کیگئی لیکن مدعی کمپنی اور مدعا علیہ نمبر ۲ کو کوئی اطلاع ایسے رہن اور انتقال کی تاریخوں پر کسی کفالت مقدم سے نہ تھی مدعی کمپنی کو وقت رہن ۱۸۸۲ء قبالہ جات حاصل ہوئے لیکن کلکٹر کا سارٹیفکیٹ حاصل نہ ہوا مدعا علیہ نے یہ بیان کیا کہ قبالجات مذکورہ اسکے قبضہ میں کفالت مقدم کے روسے تھے جو رہن ۱۸۷۹ء میں شامل ہو گئے تھے اور قبل تحریر اوس رہن کے راہن نے انکو اوس سے بعوض جاری کرنے سارٹیفکیٹ کلکٹر کے لیلیا تھا اور وجہ اونکے پھر اوسکی حفاظت میں نہ دیئے جانے کی یہ بیان کی کہ کلکٹر نے انکو واپس نہیں دیا۔

تجویز ہوئی کہ مدعی کمپنی اگر اطلاع کسی رہن مدعا علیہ نمبر ۲ کی بوجہ اوسکی بے پروائی تلاش کرنے کے با کلکٹر کے سارٹیفکیٹ کی نسبت قیاس نکر سکے نہ تھا۔

۱۹ - ۲ - اکتوبر ۱۸۹۱ء

۲۴۲ - نومبر

صفحہ کتاب انگریزی ۳۴۰

اُردو

مدعا علیہ سے اپیل معاملہ مدعا علیہ میں حکم ادا سے کو ... تاریخ کو اطلاع دی

مدعیان ... نمبر دعویٰ ... ایک کا ... حکم ہوا جرا سے ایک ڈگری سامراونکے تمام ملک ... بہائی کے فرق ہوا تہا دائر کیا اور جرو اسکا منظور ہوا اب مدعیان نے نالش بابت استقرار اپنے حق کے نسبت ... زرکا تم کے ۱۰ ... اور ... ماہ ۵ کا عرضی دعویٰ پیش کیا مدعیان کے ڈگری حاصل کی جسکی بابت مدعا علیہ نے اپیل عدالت ضلع میں کیا دوران اپیل میں صاحب جج ضلع نے یہ تجویز کر کے کہ ... ضروری ہے حکم دیا کہ مدعیان کو چاہئے کہ حساب مالیت ... ادا کریں اور بحالت عدم ادا کے نالش ڈسمس ہوگی مدعیان کو اول مرتبہ اطلاع اس حکم کی ۲۴ - مارچ کو ہوئی اور بقیہ رسوم ... میعاد معینہ صاحب جج ضلع ادا ہوئی لہذا ۲۸ مارچ کو ... حکم ڈسمس نالش صادر کیا۔

تجویز ہوئی کہ عرضی دعوے پر اسٹامپ کافی تہا اور ہر صورت میں حکم ڈسمس نالش کا بے ضابطہ تہا۔

## ضمیمہ اپیل دیوانی

### شیو دیوی بنام چار و ہیگا دی وغیرہ

۲۳ - نومبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۲۹
اردو ۲۰۹

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۱۱۱ - ایکٹ انتقال جائداد ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء دفعات ۲ و ۷۶ -

نقصان بحالت مرہون قابض - قبضہ بعد تاریخ مقررہ ادا سود -

ایک نالش ۱۸۸۹ء میں جو واسطے دلا پانے زر اصل و سود بروئے رہن نامہ انتفاعی تہی جو ۱۵ جون ۱۸۶۵ء کو تحریر ہوا ... واسطے ادا سے قرضہ کے ۱۵ جون ۱۸۶۸ء کو تہے مدعا علیہ نے یہ عذر پیش کیا اور ثابت کیا کہ مرتہن نے بعض تعمیرات واقع جائداد مرہونہ کو منہدم ہو جانے دیا اور یہ معلوم ہوا کہ مرتہن جون ۱۸۶۸ء کے بعد تک قابض رہا۔

تجویز ہوئی (۱) کہ مدعا علیہ کو یہ منصب حاصل ہے کہ مقدار نقصان جو مدعی کے مرمت نہ کرانے کے قصور سے ہوا از روئے دفعہ ۷۶ - ایکٹ انتقال جائداد رہن کے حساب میں شامل کرے اور نالش علیحدہ مدعا علیہ بابت مقدار مذکور غیر ضروری ہے

(۲) اور منافع کی نسبت جو بعد تاریخ مقررہ ادا کے مرتہن کو وصول ہوا یہ سمجھنا چاہیے کہ بجاے سود کے لیا گیا۔

۴۸

ایک [illegible] موروثی عہدہ [illegible] نام [illegible] والا [illegible] مالی [illegible]
اور اوسمین سے ایک کو اوس نے عہدہ مذکور پر [illegible] انتظام [illegible]
کیا گیا اور [illegible] علیحدہ کیا گیا اور اراضیات [illegible] اوسکے [illegible]
[illegible] انعام واگذاشت ہو کر ایک [illegible] دربارہ اراضیات مذکور اوسکے نام جاری [illegible]
بعد اوسکی وفات کے جو لاولد فوت ہوا اوسکے بھتیجے نے نالش اثبات استحقاق [illegible]
اراضی مذکور دائر کی

تجویز ہوئی کہ اراضی منتقل الیہ کی ذات کیواسطے دیگئی ہی۔ اوسکے جانشین کو اور
اس وجہ سے اوسکی وفات پر بطور اوسکی خاص جائداد کے وارثان [illegible] ہوگی۔

## صیغہ اپیل دیوانی

۱۰ اکتوبر و ۱۱ و ۱۲ نومبر ۱۸۹۱ء

ہیگر ہو [illegible] بنام ساہی [illegible] وغیرہ

اعداد کتاب انگریزی
۲۸۳
و ۲۸۵

ایکٹ حق آسایش ۱۸۸۲ء دفعہ ۲۴ - حق متعلق آسایش -

مدعی نے ایک نالش سابق میں ڈگری مشعر استقرار استحقاق اس امر کے حاصل کے
کہ بجہت اپنے مکان کے مدعا علیہم کی اراضی پر نکلی ہوئی اور اوسپر چھجہ جاری رکھے اب اوسنے
نالش واسطے اثبات استحقاق اس امر کے دائر کی کہ مدعا علیہ کی اراضی پر بغرض مرمت چھجہ
کے جا سکے -

تجویز ہوئے کہ مدعی کو حق متدعویہ حاصل تہا گویا کہ وہ متعلق حق آسایش کے تہا جو
ثابت ہو چکا تہا لیکن حق مذکور صرف ایک مرتبہ سال میں استعمال ہونا چاہیئے اور بعد
اطلاع کے مدعا علیہم کو -

## صیغہ اپیل دیوانی

۱۲۹۱ - دسمبر ۱۸۹۱ء

کمہا ہی وغیرہ بنام کنہا مد

ایکٹ رسوم عدالت - ایکٹ ۱۸۷۰ء دفعہ ۱۰ ضمن ۲ - و دفعہ ۱۲ ضمن ۲ ضمیمہ ۲

عدد کتاب انگریزی
۲۸۹
ضمیمہ ۲۸۴

[illegible]

[illegible] ۱۹۴۳ء

[illegible]

[illegible] | ۱۹۸ | ۱۹۶

[illegible] حکم دیا [illegible] کیا گیا [illegible]

[illegible]

## کرشنایا بنام دی بلاری میونسپل کونسل

۲۷ - نومبر سنہ ۱۸۹۱ء — صفحہ کتاب انگریزی ۲۹۲ — اردو ۲۹۱

ایکٹ میونسپلٹی ضلع (مدراس) - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۴ء دفعہ ۱۱۹ نالش استقرار حق بنام میونسپلٹی - فریقین -

مدعی نے نالش ایک میونسپل کونسل از روے ایکٹ میونسپلٹی ضلع مدراس کے مستوجب استحقاق بنسبت ایک عمارت کے جو حدود میونسپلٹی کے اندر واقع تھی اور استحقاق مہنت قائم کرنیکے اوسکے اوپر دائر کی عمارت مملوکہ مدعی پائی گئی -

**تجویز ہوئی** - (۱) کہ سکرٹری آف اسٹیٹ فریق ضروری نالش نہ تھے -

(۲) اور میونسپل کونسل کو کوی اختیار از روے دفعہ ۱۶۹ - ایکٹ مذکورہ بالا کے نہ تہا کہ مدعی کو مکان کی نسبت عملدرآمد کرنے سے ممانعت کرے بشرطیکہ نامبردہ محل اساس عامہ خلائق یا کسی انتظام متعلق صفائی کا ہو -

## پارتہسارتہی بنام سنکوہینے

۵ - دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء — صفحہ کتاب انگریزی ۲۹۴ — اردو ۲۹۳

ایکٹ رسوم عدالت سنہ ۱۸۷۰ء ضمیمہ ۱ مد تنسیخ اقرارنامہ بیع - رسوم بحساب مالیت -

مدعی نے اقرار بیع بعض جایداد کا ایفا سے اون رہنون کے جو اوسکی طرف سے اوسکی بابت لکھے گئے تھے کیا اب نامبردہ نے نالش اس بیان سے دائر کی کہ اقرارات مذکورہ بالجبر حاصل کیا گیا تہا اور استدعا استقرار اس امر کی کی کہ اقرارنامہ و بیع واجب التعمیل نہ تہا اور نیز اوس ڈگری کے جو عدالت ماتحت تصفیہ ہوئی تھی

**تجویز ہوئی** کہ مدعی کو چاہئے تہا کہ رسوم عدالت بلحاظ مالیت اپنی حق کے جو دستاویز تنسیخ طلب مین ہوتی

## ہریاتہودی بنام اپو

۶ - جنوری سنہ ۱۸۹۱ء — صفحہ کتاب انگریزی ۲۹۶ — اردو ۲۹۵

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۴۳ - امر تجویز شدہ - دو نالس سے ترک کرنا "

مدعی نے پہلے ایک ڈگری کرنہا بلا اپنے بہائی مدعاعلیہ نمبرا جو کارپرداز ونکے خاندانکا تہا واسطے تقسیم خاندانی جایداد کے بشمول بعض دیون کے جنکی فہرست عرضی دعوی مین تہے حاصل کرکے اب نالش واسطے دلایانے اپنے حصہ دیگر دیون خاندانی کے جو مدعاعلیہ نمبرا نے بلا علم مدعی کے وصول کئے تہے دائر کی -

**تجویز ہوئی** کہ دعوی از روے دفعہ ۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ممنوع السماعت تہا -

تمام شد

۵۴

[illegible] جو مدعی نے کہا غلط طور پر بیان کیا اور اراضی نیلام کی گئی لہذا وہ بیدخل کیا گیا [illegible] بالا دائر کی۔

تجویز ہوئی کہ مدعی حق دائر کرنے نالش کا بموجب شرائط رہن نامہ خواہ بموجب [illegible] دفعہ ۲۸ کے نہیں ہے۔

---

چنا ماں و [illegible] دیگر (مدعیان نمبر ۱ ۲ ۱) اپیلانٹیان

بنام

ورداراجو لو و کیکس ویگر (مدعا علیہ و مدعی نمبر ۳) رسپانڈنٹیان

۱۹ اپریل و ۵ مئی ۱۸۹۱ء، ۲۴ دسمبر، ۵ جنوری ۱۸۹۲ء

صفحہ کتاب انگریزی ۳۰۶

صفحہ کتاب اردو ۳۰۶

[illegible] قانون [illegible] رواج [illegible] لیسر سودرکا۔

ایکٹ دادرسی خاص۔ ایکٹ ۱ ۱۸۷۷ء دفعہ ۴۲۔ دادرسی فریب۔

[illegible] دارنے جو شودر تھا نالش واسطے استقرار اپنے حق بذریعہ وراثت نسبت [illegible] کے بیٹے غیر صحیح النسب کے دائر کی جس کا نام بطور شریک دار [illegible] منوفی کے درج رجسٹر ہوا تھا اور بکی حق کا اعتراف بعض رعایا نے کیا تھا مدعا علیہ نے دعوی [illegible] کا۔ مطابق قانون رواجی متعلقہ خاندان مذکور کے اس وجہ سے کیا کہ گو [illegible] والدین [illegible] قبل اوس کے پیدائش کے ہوا ہو مگر اوس کے والدین نے رسم [illegible] قبل اوس کی پیدائش کے انجام دی تھی۔

تجویز ہوئی (اول) کہ نالش از روئے ایکٹ دادرسی خاص دفعہ ۴۲ فقرہ شرطیہ [illegible] ہے۔

(دوم) مدعا علیہ غیر صحیح النسب ہے اور اس وجہ سے مدعیان مستحق نصف [illegible] کے ہیں اور مدعا علیہ مستحق نصف ثانی کا ہے۔

[illegible] بیان و ثبوت رواج کے جو خلاف عام دستور شاستر وراثت کے ہو ظاہر کیا گیا۔

---

سکرٹری آف اسٹیٹ مقدمہ (مدعا علیہ) اپیلانٹ

بنام

چاوی [illegible] (قائم مقام مدعی) رسپانڈنٹ

۱۲ جنوری و ۲ فروری ۱۸۹۲ء

صفحہ کتاب انگریزی ۳۱۶

صفحہ کتاب اردو ۳

چیر اگرو ویکس وغیرہ (مدعیان) اپیلانٹان بنام چاپا وا (مدعا علیہ) ریسپانڈنٹ

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۱ ۲۱۱ ۲۵۸ ۲ ۵ ... اجرائے ڈگری ...

... ڈگری ...

ایک دیوانی ڈگری ... کہ اوس نے ڈگری ... بغرض ایفائے اوسکا وارنٹ ایک معاملہ کیا تھا اور شخص ... بخلاف ... سوا ملہ مذکور وارنٹ قرقی جاری کرایا اور ... دیوانی نے ... عذر ... ڈگری کا ادا ہونا ... ذریعہ ... وارنٹ قرقی ...

تجویز ہوئی - کہ نالش قابل پذیرائی نہیں ہے -

---

جگا ناتھ (مدعی) اپیلانٹ بنام گنگی ریڈی وغیرہ (مدعا علیہم) ریسپانڈنٹان

ایکٹ شہادت - ایکٹ ۱ ۱۸۷۲ع دفعہ ۱۱۵ - امر مانع تقریر مخالف - مستری جیسفہ اجرائے ڈگری بلا اطلاع رہن -

مدعی نے نالش بغرض وصول اپنے زر کفالت کے بر بنا رہن نامہ کے جو اوسکے حق مین مدعا علیہ نمبر ۱ نے تحریر کیا تھا بذریعہ نیلام مکان مرہونہ کے جو بقبضہ مدعا علیہم نمبر ۲ و ۳ تھا وائر کی معلوم ہوا کہ مدعی نے مکان مرہونہ کو بابت اجرائے ایک ڈگری موسومہ مدعا علیہ نمبر ۱ اسکے پیشتر قرق و نیلام کرایا تھا اور دیگر مدعا علیہم نے اوسکو نیلام عدالت مین بلا اطلاع رہن مدعی کے جسکا ذکر فہرست ہائے قرقی یا سارٹیفکیٹ ہائے نیلام مین نہ تھا خرید کیا تھا -

تجویز ہوئی کہ مدعی کو اپنا دعوی عائل کرنا ممنوع ہے -

---

گوپال سامی (مدعا علیہ نمبر ۱) اپیلانٹ بنام ارنا چلے (مدعی) ریسپانڈنٹ

ایکٹ انتقال جائداد - ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ع دفعہ ۶۸ - ڈگری ذاتی بمقابلہ راہن -

یہ نالش بابت ڈگری ذاتی بر بنائے ایک رہن انتفاعی کے ہے جسمین کوئی معاہدہ کہ یہ ادائے روپیہ کا نہ تھا لیکن جسمین یہ شرط تھی کہ اگر راہن وہ روپیہ جو اوس نے قرض لیا ہے قبل تاریخ مقررہ کے (جو اب گذر گئی ہے) ادا کر دے تو اوسکو مکرر قبضہ دیا جائے اراضی مرہونہ بابت اجرائے ایک ڈگری کے جو ایک شخص غیر نے بمقابلہ راہن حاصل کی تھی قرق کیگئی

کہ لڑکی کا کوئی نقصان نہیں پہونچا تھا -
تجویز ہوئی - کہ خواہ مجسٹریٹ نے فرد قرارداد جرم مرتب کی ہو یا نکی ہو ہائیکورٹ پر لازم ہے کہ مقدمہ کو واسطے تجویز کرنے کے واپس بھیجے -

# صیغہ اپیل دیوانی

۱۱ و ۱۴ مارچ ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۳۳۱

آرومگا (مدعی) اپیلانٹ بنام چوکا لنگم وغیرہ (مدعاعلیہم) ریسپانڈنٹان

ایکٹ حد سماعت - ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲ مدات ۱۲۹ و ۱۳۸

ایکٹ حد سماعت مصدرہ ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲ مد ۱۳۸ - ایسی نالش سے متعلق ہے جو منتقل الیہ سے ایسے مشتری آراضی کا جس نے نیلام عدالتی میں خریداری کی ہو واسطے حصول قبضہ اراضی کے دائر کرے -

صفحہ کتاب اردو ۳۲۰

---

۱۱ و ۱۵ فروری ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۳۳۳

گووندا (مدعی) اپیلانٹ بنام کرشنن (مدعاعلیہ) ریسپانڈنٹ

قانون ملابار - منبوودری - کرنام کے نام ڈگری - نیلام بعلت اجرای ڈگری -

ایک منبوودری الم کے ایک جیسٹ کرنام نے جبکا وہ منیجر اور فی الواقع کرناون مشہور کیا گیا تھا ایک قرضہ واسطے اغراض الم مذکور کے لیا دائن نے بابت قرضہ مذکور کے اوسپر نالش کی لیکن اوسکو بطور کرناون کے مدعاعلیہ نہیں کیا اور اوسکی ذات پر ڈگری حاصل کر کے بعلت اجرای ڈگری جائداد متعلقہ الم مذکور قرق و نیلام کرائی ایک پسر مدیون ڈگری نے اب نالش منسوخی نیلام مذکور دائر کی ہے -

صفحہ کتاب اردو ۳۲۲

تجویز ہوئی - کہ نیلام منسوخ ہونا چاہیے -

---

ایکٹ جنگل - ایکٹ ۵ ۱۸۸۲ء (مدراس) دفعہ ۶ - ۱۰ ماموقتا - فیصلہ عرصہ دراز - دخل مخالفانہ ناقص -

کچھ اراضی بموجب ایکٹ جنگل مدراس ۱۸۸۲ء کے رکھا یا ہوا جنگل قرار دیا گیا بااستثناء ...
ایک شخص نے بدین بیان کہ استحقاق جنم اوس کے خاندان میں چھ سات سو برس سے چلا آتا ہے
دعوی مالک ہونے اراضی مذکورہ کا کیا اوس کے دعوی کی نسبت گورنمنٹ نے اس بیان سے عذر
کیا کہ اراضی مذکورہ ایک اور خاندان کی تھی اور سرکار میں ضبط ہوگئی ہے دعویدار نے تسلیم کیا کہ
اوسکا قبضہ قبل تاریخ اشتہار کے چھ برس سے نہ تھا کیونکہ گورنمنٹ نے اوسکی دست اندازی
اراضی مذکورہ کی نسبت عذر کیا تھا یہ دریافت ہوا کہ اوس کے خاندان کا قبضہ اٹل ہر دو سو برس
برس ماقبل اوسکو رہا تھا اور اوسکا سرکار میں ضبط ہونا ثابت نہیں ہوا - تجویز ہوئی کہ دعوی منظور ہونا چاہئے

# صیغہ اپیل فوجداری

سری نواس (مستغیث) سایل بنام اناسامی وغیرہ (ملزمان) رسپانڈنٹان

۹۱۹۹ ۲۲۴ ۲۰۱ پیشی ۱۸۹۲ء
بیکشنات انگریزی ۲۲۴
... ۲۲۲

مجموعہ تعزیرات - ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء دفعہ ۳۷۲ - ناجائز طور پر منتقل کرنا نابالغ کا - نابالغی۔

ایک رقاصہ (ملزمہ چہارم) ایک مندر کے مہتمم (ملزم اول) مندر مذکورہ سے یہ درخواست
کی کہ ایک لڑکی کو جسکی عمر سولہ برس سے کم تھی اور جسکو اوس نے اپنی دختر بنایا تھا اوس کے کو تھوڑی
بہارہ میراثی پر مقرر کرے کہ جس سے تھوڑا بہت کام متعلق تیاری طعام مندر مذکورہ متعلق تھا مہتمم
نے جسکی روبرو لڑکی نے گایا اور ناچا تھا یہ حکم دیا کہ اوسکا نام مثل دیگر طوائف تنخواہ داروں کے درج
فہرست کیا جائے اور وہ مندر مذکورہ کے کام مندرجہ بالا پر تخمیناً پانچ مہینے تک مقرر رہی معلوم ہوا کہ
مندر کی رقاصات اکثر درجہ جزاً بذریعہ کسب کے بسر اوقات کرتی ہیں اور شہادت اس امر کی موجود
تھی کہ وہ لڑکی مندر میں ناچی اور گاتی تھی اجرت پاتی تھی اور پٹو (علامت ازدواج) پہنتی تھی
مجسٹریٹ نے بربنا ان واقعات کے فرد قرارداد جرم نسبت مہتمم مندر کے اور بادر تبنیت
کنندہ نابالغ کے حسب مجموعہ تعزیرات دفعہ ۳۷۲ مرتب کرنے سے انکار کیا۔

کالنس صاحب چیف جسٹس نے تجویز کی (پارکر صاحب جسٹس مختلف الرائے) کہ مجسٹریٹ کو
فرد قرارداد جرم مرتب کرنی چاہئے تھی۔

بر طبق درخواست حسب مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعات ۴۳۵ و ۴۳۹ مستغیث نے پیش
کی کہ وہ ملازم موقوف شدہ مندر کا تھا بعد اس کے کہ استغاثہ دو برس تک دائر رہا سلہ ۱۹

۵۶

# از اخبار ہائیکورٹ مدراس مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۵ صفحہ ۲۵۴ مورخہ ستمبر ۱۸۹۲ء

## ضمیمہ اپیل دیوانی

۱۸۹۲ مسلسل ۱۵۵-۲۸۷ دستور کہانت انگریزی ۳۳۶ اردو ۳۳۵

پارتی ادل بنام ولی اما

نوٹس [illegible] دعوی [illegible] دفعات ۱۳ ۔ ۱۷ ۔ ایکٹ رجسٹری [illegible] ایکٹ سن ۱۸۶۶ء دفعات ۱۸ و ۴۹ دستاویز جائداد منقولہ و غیر منقولہ [illegible]

ایک [illegible] کی بیوہ اور [illegible] ہو گیا [illegible] دستاویز [illegible] کی [illegible] مسلمہ [illegible] اوسکی جائداد [illegible] منقولہ [illegible] باہم [illegible] لیا گیا [illegible] بیوہ [illegible] وصیت نامہ [illegible] حلال کیا [illegible] اور [illegible] سوہر [illegible] فی [illegible] بیوہ [illegible] استقرار [illegible] وصیت نامہ [illegible] لیکن عدالت نے یہ تجویز کی کہ وہ اصلی ہے [illegible] بیوہ اور [illegible] لاالتفات [illegible] اپنے حصہ جائداد منقولہ [illegible] اقرار نامہ [illegible] کی بیوہ نے وصیت نامہ کی [illegible] کیا اور مدعی نے یہ بیان کیا کہ [illegible] جائداد [illegible]

تجویز ہوئی (۱) کہ مدعی [illegible] ڈگری [illegible] وصیت نامہ [illegible] اعتراض کر سکے [illegible] مسموع نہیں ہے

(۲) دستاویز غیر رجسٹری [illegible] شہادت [illegible] دعوی مدعی متعلقہ جائداد [illegible] پذیرائی ہے۔

سلطان محی الدین بنام سوالا یا امال

۸۰۵

ہوجہ سے مدد مراکتی ہتی اوس سے فریقین کو ہدایت نالش جداگانہ کیکی ڈگری مطابق فیصلہ کے صادر ہوی -

نتیجہ یہ ہوا کہ اپیل ایسی ڈگری سے جو کسی فیصلہ نالثی کی بنا پر صادر کیگئی ہو اس بنا پر ہو سکتا ہے کہ فیصلہ مذکور خلاف قانون ہے مگر یہ فیصلہ اس سبب سے خلاف قانون نہین ہوگیا کہ اوسمین فریقین کو ہدایت نالش علحدہ کی کیگئی -

## صیغہ اپیل دیوانی

۱۳ و ۱۵ - ستمبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب اکرری ۳۵
اردو ۳۴۹

دیراسامی — بنام — راموا اسا

مدسماعت - نالش داخل خارج اسمار رجسٹر میں - قسمدار مقدمہ

کلکٹر ضلع ایک فریق ضروری ایسی نالش مین ہے جو کوی خریدار ساہم اپنے بایع کیواسطے تبدیل اسمار کیے رجسٹر میں دائر کرے اس قسم کی نالش میں مادی عارض نہیں ہوتی بجز اس کے کہ کلکٹر بلا کافی قید کے تبدیل اسمار مذکور سے انکار کرے اور مدعی حق نسبت اراضی ثابت کرکے نہ قرار دے -

## صیغہ اپیل فوجداری

۳۰ - مارچ ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب اکرری ۳۵۲
اردو ۱۰۵۱

ملکہ معظمہ قیصر ہند — بنام — رام تیون

مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعات ۱۹۳ و ۲۸۶ و ۲۸۸ و ۳۳۹ و ۳۴۹ - متہرطیہ

معافی قیدی کی - گواہ سرکاری کی تحریر - ثبوت بیانات اقبالی ملزم -

چند اشخاص پر جرم ڈکیتی کا قائم کیا گیا جسوقت کہ مقدمہ زیر تجویز تہا دو ملزمان نے بیانات اقبالی کئے بعد اوسکے معافی متہرطیہ کے دینے کا اوسنے وعدہ کیا گیا اور انکے اظہار بطور گواہان روبرو مجسٹریٹ اور بعدہ منجانب سرکار عدالت سشن مین لئے گئے کہ جہان باقی ملزمان واسطے تجویز کے سپرد ہوئے تہے اونہون نے اس امر سے انکار کیا کہ وہ بطور گواہان سرکاری متصور ہوئے بر طبق اسکے سشن جج نے

[illegible]

[illegible] ڈگری [illegible]

[illegible] ڈگری [illegible] ادا [illegible]

[illegible] ڈگری [illegible] معلوم ہوا کہ دوسرے ڈگری دار [illegible] ڈگری کے

[illegible] ادا [illegible] عدالت [illegible]

[illegible] روپیہ

ادا [illegible] روپیہ کے اجراء ڈگری

[illegible] ڈگری [illegible] ہوا چاہیئے۔

## [illegible] اپیل دیوانی

[illegible] بنام وکرلینیا

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعات ۲۲۳ و ۲۲۹ و ۲۳۰ [illegible] اجراء ڈگری [illegible] ڈگری بغرض اجراء [illegible]

دو ڈگریاں بنام ایک ہی مدعا علیہ [illegible] عدالت [illegible] اور [illegible] ضلع [illegible] ڈگری دار [illegible] ڈگری واقع ایک سرمایہ [illegible] قرق اور نیلام کرایا دوسرے ڈگری دار [illegible] درخواست [illegible] ڈگری واسطے اجراء کے [illegible] صاحب [illegible] ضلع واسطے [illegible] منتقل کی گئی تھی۔

تجویز ہوئی کہ اول [illegible] انتقال ڈگری [illegible] صاحب ضلع [illegible] قانون نہیں ہے۔

[illegible] بنام وینکٹ بابا

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۵۲۲ ڈگری مطابق فیصلہ ثالثی۔ اپیل۔

بعد اسکے کہ امور تنقیح طلب ایک تصفیہ حساب کتاب شراکت میں قائم ہو چکے تھے معاملہ ایک ثالث کے سپرد کیا گیا جس نے ایسا فیصلہ صادر کیا اور بابت بعض جائداد کے

[illegible]

۱۶ اپریل ۱۸۹۱ء

صفحہ ۲۲۵ [illegible]

۱۳ اپریل ۱۸۹۱ء

فیصلہ ڈگری ۳۲۶

۶۰

## صیغہ اپیل دیوانی

رگا ولو چیٹی بنام رنگیا چیٹی

۱۹۱۵ - دسمبر ۱۹۱۱ — صیغہ کتاب انگریزی ۳۵۶ — ۱۹ دوم ۳۵۵

دیوانی ہو ۔ اسٹیٹیوٹ ۲۳ ۱۸۱۱ حلو ... [illegible] ۱۲۹۹ ۔ دائنان مسائل کا قرضہ ۔ قرضہ مشترک ۔

ایک ساہو مدراس نے ایک پرامیسری نوٹ در ... [illegible] ... تحریر کیا جو ملکر بطور ... [illegible] ... ایک ... [illegible] ... تجارت کرنے ... [illegible] ... اور ... [illegible] ... قرار دینے ... [illegible] ...

تجویز ہوئی کہ دائنان مسائل کا قرضہ ... [illegible] ...

## صیغہ ابتدائی دیوانی

۔۔ اکتوبر ۱۹۱۲ — صیغہ کتاب انگریزی ... ۲۲۶ — ۹ ...

مقدمہ یکطرفہ وٹھل داس

ایکٹ وراثت ۔ ایکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ع دفعہ ۱۸۲ ... [illegible] ...

انتہائی مدہ وصیت ... مسئلہ ۔

ایک ہندو نے ایک وصیت ... چھوڑ کر ... [illegible] ... ہر قسم کی ... [illegible] ... اپنے دو لڑکوں ... [illegible] ... نے ایک درخواست پروبیٹ وصیت نامہ کی ... [illegible] ... کی گئی ۔

تجویز ہوئی کہ پسران مستحق پروبیٹ ... [illegible] ...

## صیغہ اپیل دیوانی

کنا گیا بنام ... [illegible] ...

اونکو قید [illegible] کچہری میں [illegible] کیا اور [illegible] ہوا [illegible] کیا [illegible] اظہار [illegible] [illegible] کے [illegible] اور [illegible] اونکے [illegible] اقبالی [illegible] پڑھے جائیں۔

تجویز ہوئی کہ [illegible] و اتحاد کی [illegible] عدالت [illegible] کی [illegible] لااعتبار [illegible]۔

[illegible] عدالت [illegible] کیا [illegible] جنکی نسبت [illegible] ہوا [illegible] کرنے سے انکار کیا۔

[illegible] سرکار کی [illegible] معافی [illegible] [illegible] عمل میں آوے [illegible]۔

## صیغۂ [illegible] و دیوانی

[illegible] — سام — [illegible]

محمود [illegible] دیوانی [illegible] مذہبی [illegible] مسلمانوں [illegible]

[illegible] ایک [illegible] بیان [illegible] گئے [illegible] بیان کئے گئے [illegible] کہ رواج [illegible] مسجد میں [illegible] آتے [illegible] ایک [illegible] مسجد [illegible] تعمیر کی اور [illegible] پڑھنے کا [illegible] کرتے ہیں [illegible] قرآن [illegible] میں یہ بیان ہوا کہ [illegible] خدا کا کلمہ خلاف مذہب اسلام ہے اور [illegible] علیہم [illegible] ہوا [illegible] مطابق مذہب اسلام [illegible] کی [illegible] کہ حکم امتناعی جاری ہو کہ [illegible] مسجد میں خطبہ پڑھنے سے باز رہیں۔

تجویز ہوئی کہ [illegible] کوئی [illegible] نہیں کی جاتی۔

۹۳

# صیغۂ اپیل دیوانی

راماؔنی بنام برہمہ دتّن

۲۲ - مارچ و ۵ اپریل ۱۸۹۵ء صفحہ کتاب انگریزی ۳۶۶ اردو ۳۶۴

ایکٹ انتقال جائداد - ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء دفعات ۸۸ و ۸۶ و ۹۲ و ۹۳ -

راہن و مرتہن - نالش انفکاک دوم - کانم -

اراضی واقع ملابار کے جنمی نے نالش انفکاک ایک کانم موقوفہ ۱۸۴۹ء کی ۱۸۸۶ء میں دائر کی جو اراضی مذکور پر تہا اور ایک ڈگری حاصل کی جسمیں صرف یہ ہدایت تھی کہ بر طبق ادا کئے جانے زر کانم اور مالیت ترقیات کے تین مہینے کے اندر تاریخ ڈگری سے مدعی کو دخل دیا جاوے یہ ڈگری جاری نہیں کرائی گئی اور نہ مدعی سے روپیہ ادا کیا اب جنمی نے دوسری نالش واسطے انفکاک اوسی کانم کے دائر کی -

تجویز ہوی کہ نالش حال بوجہ ڈگری سابق کے ممنوع السماعت نہیں ہے - نسبت نوعیت کانم کے بحث کیگئی -

۷۱

بتاریخ ۱۱ اکتوبر ۱۸۸۱ء
۲۲ فروری ۱۸۸۲ء
صدر آن اسٹریری
۳۱۱
اردو ۱۳۶۰

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۵۵۹ - فریق نفس - شامل کرنا رسپانڈنٹ کا بطور

اپیل ... ایک کے دو دانیوں میں سے ... رہن -

۱۸۸۱ء ... دیکھا ... نام ایک شریک کے منجملہ دو شریکوں کے

اطمینان آیا ... مشترکہ کا حاصل کیا گیا تھا تحریر کی ۱۸۸۱ء میں

... مشترکہ دیگر ... مدعا علیہم نمبر ۲ لغایت ۴ کے ہاتھ فروخت

کی اور ... قرار دیا کہ حصہ کفالتی کو مشترکہ ادا کریں اونہوں نے ایسا نہیں کیا لیکن ۱۸۸۲ء

میں اونہوں نے ... ادا ... کے نام دوسرے شریک کے منجملہ

دو ... کے تحریر کیا ... اوسنے ایک فارغخطی تحریری مدعی کو دی جسکی نسبت

یہ تجویز ہوئی کہ وہ ... بغرض نقصان رسانی اپنے شریک قابض تمسک کفالتی

کے عمل کرانے ... شخص مذکور الذکر نے نالش ۱۸۸۵ء میں ... تمسک کفالتی دائر کی اور ایک

ڈگری بمقابلہ ذات مدعی ... حاصل کی اور زر ڈگری کی نسبت یہ قرار

دیا گیا کہ وہ اراضی ... مدعا علیہم نمبر ۲ لغایت ۴ پر ایک بار ہے اس عرصہ میں

مدعا علیہ نمبر ا نے جو قبل الیہ رہن ۱۸۸۲ء کا تھا ایک ڈگری بنام مدعا علیہ نمبر ۲ حاصل کی چونکہ

یہ ڈگری جاری نہیں کیگئی لہذا اوس نے بعدہ پھر بنا بر رہن نامہ نالش کی اور ایک ڈگری

بمقابلہ مدعا علیہم نمبر ۲ لغایت ۴ حاصل کی مدعی نے اب نالش منسوخی ڈگری متذکرہ

آخر اور دلا پانے بقیہ زرنش کی مدعا علیہم نمبر ۲ لغایت ۴ سے دائر کی عدالت

مرافعہ اولی نے ڈگری زرمندعویہ صادر کی اور یہ قرار دیا کہ اوسکا بار اراضی پر ہے

مدعا علیہ نمبر ا نے اپیل کیا اور اوسمیں مدعا علیہم نمبر ۲ لغایت ۴ کو عدالت اپیل اول

نے شامل کیا اس عدالت کی ڈگری کی رو سے نالش ڈسمس ہوی -

تجویز ہوی (۱) کہ مدعا علیہم نمبر ۲ لغایت ۴ کو صحیح طور پر عدالت نے حسب دفعہ

۵۵۹ - مجموعہ ضابطہ دیوانی کے زمرہ رسپانڈنٹان میں شامل کیا -

(۲) چونکہ مدعی نے ڈگری بنام اپنے یکطرفہ بمقدمہ قابض تمسک کفالتی صادر

ہونے دی اور چونکہ اوس نے ایک فارغخطی سازشی دوسرے شریک سے

حاصل کی لہذا اوسکو استحقاق دلا پانے روپیہ کا بمقابلہ مدعا علیہم کے

نہیں ہے -

۶۳

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ مدراس مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۵ حصہ ۱ مطبوعہ اکتوبر ۱۸۹۲ء

## صیغہ اپیل دیوانی

٥ مئی ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۲۶۲
صفحہ کتاب اردو ۳۶۱

### ویرا راگہو وغیرہ بنام پرسرام

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعات ۲۹۵ و ۶۲۲ تقسیم رسدی۔

حکم حصول جائداد بصیغہ دیوالیہ۔

ایک مدیون نے چند ڈگریات صادر ہوئی تھیں اپنی عرضی عدالت انسالونٹ یعنی دیوالیہ مقام مدراس میں گذرانی اور معمولی حکم حصول جائداد صادر کیا گیا منجملہ ڈگریداران کے ایک ڈگریدار جائداد انسالونٹ کو قرق کرا چکا تھا اور اوس نے حکم نیلام عدالت ضلع سے حاصل کر لیا تھا اور ایک دوسرے ڈگریدار نے درخواست اوسی عدالت میں بصیغہ اجرائے اپنی ڈگریات واسطے قرقی دیگر جائداد اور واسطے تقسیم رسدی زرثمن اوس نیلام کے گذرانی جو بہ تعمیل اوس قرقی کے عمل میں آنے والا تھا۔ جو ہو چکی تھی صاحب جج ضلع نے یہ تجویز کی کہ حکم حصول جائداد مانع سماعت ان ہر دو درخواستہا کے ہے۔

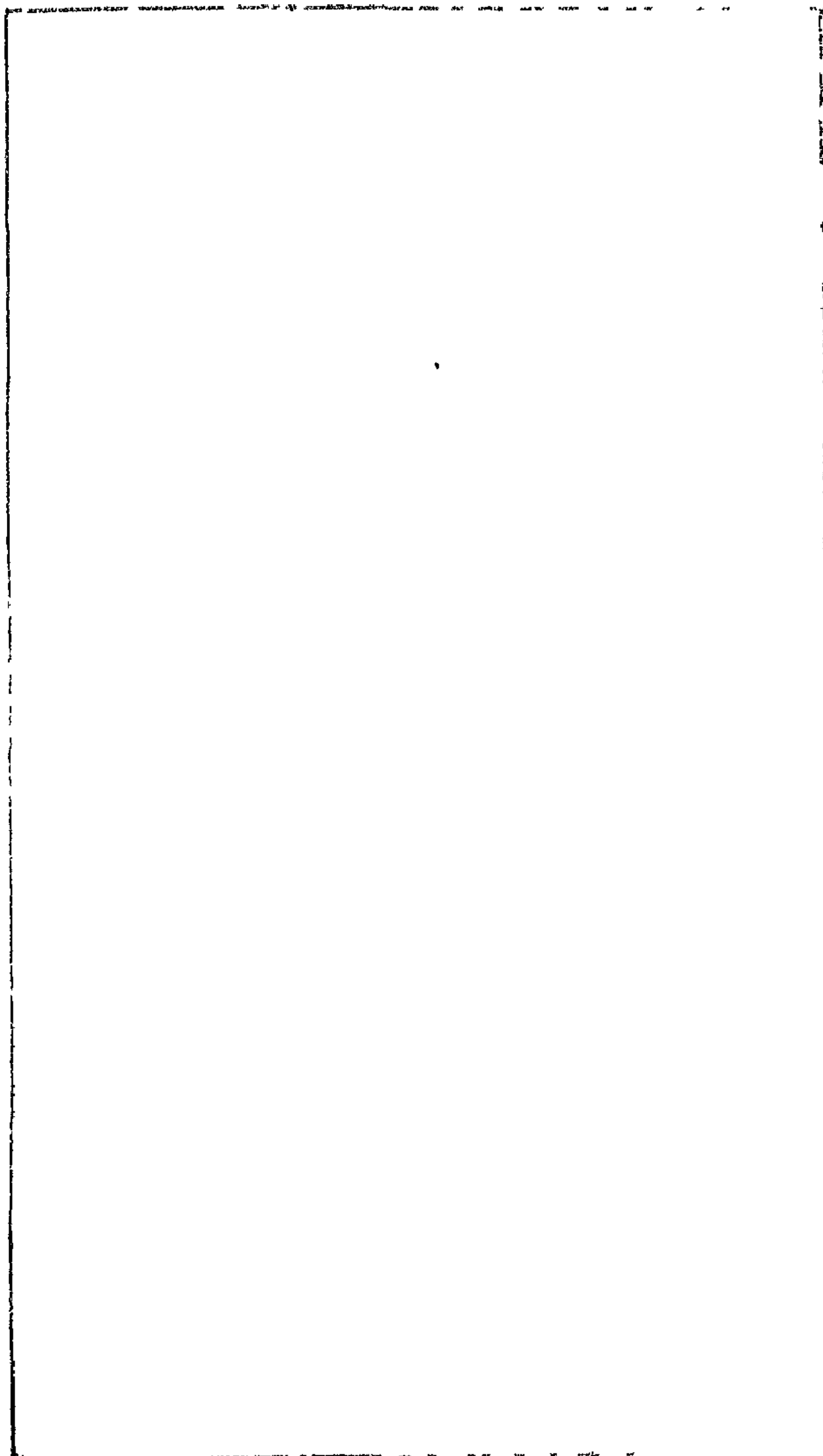
تجویز ہوئی۔ (اول) کہ حکم مسترد نامنظوری درخواست قرقی ہائے مدیہ درست ہے۔ (دوم) یہ کہ حکم متضمن نامنظوری درخواست نسبت تقسیم رسدی کے غلط ہے اور ہائیکورٹ کو اختیار اوس کے منسوخ کرنے کا بصیغہ نگرانی حسب مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۶۲۲ حاصل ہے۔

## صیغہ اپیل دیوانی

۹ مارچ ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۲۶۸
صفحہ کتاب اردو ۳۶۸

### تھما ما بنام کندن

ایکٹ ہاردٹ۔ ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۵ء دفعہ ۲۵۔ میاں بیوی تحریر۔ انتقال استحقاق جبنی۔



۶۵

[illegible] عذر کیا ہے۔ زان عمرو نے نالش واسطے ثابت کرنے اس امر کے دائر کی کہ [illegible] صیغہ اجرا میں نیلام [illegible] جائیداد قابل بیع نہ تھی اور ڈگری حاصل کی اسکے بعد [illegible] اراضی کو سرکار نے حسب [illegible] [illegible] اور [illegible] نالش کو واگذار کرنا مگر عمرو نے [illegible] [illegible] فرق کرائی اور اسکو صیغہ اجرا نیلام کرایا اور اوسکو [illegible] [illegible] نالش نالد پر واسطے دلا نے رقم قرضہ کے دائر کی

**تجویز ہوئی** - کہ نالش ہذا آئین [illegible] ۲ ۱۲ متعلق ہے اور [illegible] ۱۹۲ اور [illegible] بلا لحاظ الفاظ ایکٹ انتقال جائداد دفعہ ۲۴۴ [illegible] [illegible] ڈگری تہا۔

# صیغہ اپیل دیوانی

۱۴۔فروری ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۳۱۴
" " اردو ۳۸۳

## لکشمی نرائن بہم بنام سوما سندرم

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعات ۵۱۴ و ۵۲۱ - ازسرنو [illegible] صادر [illegible] فیصلہ ثالثی

ایک نالش سپرد ثالث کے کیگئی جسنے اپنا فیصلہ اندر میعاد صادر نہیں کیا جو اوس غرض کے واسطے محدود کیگئی تہی بعد انقضائے میعاد مذکور درخواست واسطے اوسکی توسیع کے [illegible] پیش گذرانی گئی درخواست مذکور منظور ہوئی اور فیصلہ ثالثی اندر اوس میعاد کے جسکی توسیع منظور ہوئی تہی صادر کیا گیا اور ڈگری مطابق اوسکے مضمون کے صادر کیگئی۔

**تجویز ہوئی** - کہ حکم منظور توسیع میعاد خلاف قانون نہ تھا اور فریق جو ڈگری مذکور سے ناراض تہا مستحق نہیں ہے کہ اوس فیصلہ ثالثی و ڈگری کو جو بنا پر اوسکے صادر ہوئی منسوخ کرادے۔

# صیغہ اپیل دیوانی

۱۳۔اکتوبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۲۸۶
" " اردو "

## اجلاس کامل

استفسار بحسب ایکٹ اسٹامپ دفعہ ۴۶

ایکٹ اسٹامپ - ایکٹ نمبر ۱ ۱۸۷۹ء دفعہ ۳ ضمن ۱۲ و دفعہ ۷ ضمیمہ ۱ نمبر ۵۰ (ب) مختارنامہ - امانت -

ایک موضع کے دس میراث داروں نے ایک دستاویز تحریر کی جسکی رو سے اونہوں نے اوس شخص کو جسکا تذکرہ اوسمیں تھا یہ اختیار دیا کہ وہ اونکے کارکن سابق سے رسوم و دیگر آمدنی تمام متعلقہ

ایک نالش جسمیں صاحب میکا شرف دار بنام پرائیوٹ کا نام لیا وہ تھا اوس کا نام کاشت پیدا ہوتا کیا گیا کہ وہ کیوں گئی ہے یہ معلوم ہوا کہ ایک نالش جسمیں جسمیں سے نام پرائیوٹ کا اوسی کا نام کے وارث کی تھی اور تجویز اوس نالش کی جسمیں یہ مندرج تھا کہ مدعا علیہم کا اوس کی حیثیت بطور قائم داران کے تسلیم ہے شہادت میں واسطے ثابت کرنے استحقاق مدعی کے پیش کیگئی۔

تجویز ہوئی کہ تجویز مذکور شہادت میں قابل قبولی ہے۔

## مجلس اپیل دیوانی

راما سامی بنام منتو سامی۔

۴ ستمبر ۱۸۹۱ء
مدراس کیسیٹ انگریزی ۳۹
۔ ۔ ۔ ۳۶۹

ایکٹ تمادی - ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء دفعہ ۱۹ - ضمیمہ ۲ - مدراس ۵۵ و ۱۱۵ تاریخ جسکہ روپیہ واجب الادا ہو تا ہے - اقرار ذمہ داری مندرجہ وصیت نامہ جو بوشیدہ تمام دکمال حوالہ دستخط ہو۔

ایک نالش بنام قائم مقام قانونی مدیون متوفی ہے وہ واسطے دلا پانے زر قرضہ کے تھی یہ معلوم ہوا کہ قرضہ کو ہوئے تین سال سے زیادہ گذرے لیکن وہ کم از تین سال قبل نالش کے واجب الادا ہوا تھا تبا بید بار ثبوت سماعت مدعی نے اقبال قرضہ مندرجہ وصیت نامہ پر استدلال کیا جسکو موصی نے لکھا تھا اور اوسکی سطر اول میں مدعی کا نام مندرج تھا۔

تجویز ہوئی از رو ئے رائے صاحب جسٹس کہ اقبال مندرجہ وصیت نامہ مذکور اقرار حسب ایکٹ تمادی دفعہ ۱۹ کے نہیں ہے۔

از منتو سامی ایار صاحب و پارکر صاحب جسٹسان - یہ کہ زمانہ تمادی اوس تاریخ سے محسوب ہونا چاہیئے جبکہ قرضہ واجب الادا تھا اور نالش ممنوع السماعت نہ تھی۔

## مجلس اپیل دیوانی

کرشنن بنام پیرا چین

۱۵ - ۱۲ - ۱۸۹۲ء
مدراس کیسیٹ انگریزی ۳۵۲
۔ ۔ ۔ ۳۸۱

ایکٹ تمادی - ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲ - مدراس ۶۲ و ۱۲۲ - روپیہ کا واسطے استعمال مدعی کے لیا جانا - نالش جسکی نسبت کوئی میعاد مکمل نہیں ہے - ایکٹ انتقال جائداد - ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ء دفعات ۲ و ۱۳۵۔

عمرو نے ڈگری از زر نقد بنام بکر حاصل کی اور بصیغہ اجرا ایک اراضی کو قرق کرالیا خالد نے کامیابی

## صیغہ اپیل دیوانی

۳ ننھا بابا بنام اشرف بیگم

۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۹۹ [illegible]

ضابطہ دیوانی دفعات ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۹۸ و ۳۱۰ [illegible] — وفات مدیون ڈگری بعد قرقی اور قبل نیلام [illegible]

ڈگری دار نے [illegible] اراضی مدیون ڈگری کو قرق کرایا اور اشتہار نیلام جاری [illegible] مدیون ڈگری [illegible] فوت ہو گیا اور اس کو قائم مقامان قانونی کے نام مثل میں درج [illegible] کار روائی نیلام [illegible]

تجویز ہوئی کہ نیلام [illegible] ہونا چاہئے

## صیغہ اپیل دیوانی

اکو — بنام ستی —

۲۵ فروری سنہ ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب [illegible]

[illegible] — استحقاق شفع اوڑی دار [illegible] انفکاک رہن کا حق —

ایک نالش انفکاک کا [illegible] میں یہ تجویز ہوئی — کہ مدعی کے پیشتر استحقاق شفع [illegible] اراضی متنازعہ کو نیلام [illegible] ڈگری میں [illegible] کے [illegible] خرید کیا تھا لیکن یہ معلوم ہوا کہ مدعا علیہ [illegible] اراضی مذکور کی بابت [illegible] اور [illegible] اپنے استحقاق شفع سے دست بردار نہیں ہوا تھا ایک ڈگری بایں شرط صادر کی گئی کہ مدعا علیہ مدعی کو زرثمن ادا کرے اور شخص [illegible] اور بصورت نہ ہونے اوس کے مدعی کی رقم ادائی مدعا علیہ [illegible] انفکاک کیا جائے —

تجویز ہوئی کہ ڈگری صحیح ہے —

## صیغہ اپیل دیوانی

چھجابن بنام پیڈیل —

۱۸ اپریل سنہ ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۲۰۳ [illegible]

مجموعہ ضابطہ دیوانی — دفعات ۲۱۲ و ۲ — اور فیصلہ [illegible] ترمیم ڈگری اجرائے ڈگری —

ادن کے حقوق میراثی کے وصول کرے اور اونکے بانٹنے کو تقسیم کرے اور حسب اپنے اونکے حصص رسدی کے منافع اراضی مشترکہ دیگر کو تقسیم کر دے -

تجویز ہوئی کہ دستاویز مذکور مختار نامہ ہے اور رد پیراٹی سے [illegible] پانچ روپیہ کا ہونا چاہئے

## صیغہ اپیل دیوانی

سمیرایا وغیرہ ‏ ‏ ‏ کوٹیا وغیرہ

۲۹ نومبر ۱۸۷۰ء ۹۶ سنہ ۱۲۶۹ فصلی ‏ ‏ ‏ لی کمیٹ انگریزی ۹۹ ۳۰ ‏ ‏ ‏ ۔ ۔ اردو ۹۸ ۳۰

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعات ۲۴۹ و ۲۱۱ - مالکوں الفسخ نیلام عدالت کا ریاستی حصیل دریاپت ہونے خریدار نیلام عدالت کے فریب [illegible] افعال [illegible] دار [illegible]

مورثی دہرم کرنا مندرجہ اپنا عہدہ [illegible] کو منتقل کر دیا ہے اور [illegible] اپنے انتقال کے صدور ڈگری کی نسبت [illegible] اپنے انتقال کو کالعدم قرار دے سکے جو جائز نہیں اس امر کا ثبوت کہ نسبت نفاذ [illegible] مندرجہ جو بحکم عدالت عمل میں آیا ہو نالش کرے -

ایک مدعی نے بر بنیاد اپنے رہن کے ڈگری حاصل کی اور جائداد مرہونہ کو نیلام کرایا اور مسماۃ کے وکیل نے بذریعہ ایک [illegible] نیلام عدالت میں بولی بولی اور خریداری کی - یہ معلوم ہوا کہ وکیل نے اپنے موکل [illegible] اس امر کی اطلاع نہیں کی تھی [illegible] نامبردہ کا ارادہ بولی بولنے کا تھا اور نہ نامبردہ نے عدالت سے اجازت [illegible] نامبردہ کو اوسکے موکل نے ہدایت کی تھی اور نیز نسبت مسماۃ [illegible] بولی بولنے کی اجازت [illegible] اصل کر لی تھی اور یہ معلوم ہوا کہ نامبردہ نے مسماۃ مذکورہ کی بابت فریبانہ کارروائی کی [illegible] نالش [illegible] نیلام میں جو نسبت رہن دائر ہوئی تھی [illegible] حصول [illegible] واحد [illegible] متعلقہ دفعہ ۲۱۱ کے استدلال کی تھی جسمیں نامبردہ کو ناکامیابی رہی تھی اور بنا بر مشتری کے فریب بیان نہیں کیا گیا تھا -

یہ تجویز ہوئی - بر طبق اظہار اس امر کے دلیل اس بار ثبوت ہے کہ جو نامبردہ پر تھا کہ معاملہ مذکور سے بہ سبب ہر [illegible] نہیں ہوا ہے کہ نیلام منسوخ ہونا چاہئے -

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ مدراس جلد ۱۵ حصہ ۱۱ مطبوعہ نومبر ۱۸۹۲ء

## صیغہ ابتدائی دیوانی

**عظیم اللہ صاحب    بنام    سکرٹری آف اسٹیٹ ہند**

۱ مارچ ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۵ د ۳
/ ,, ,, ۶۶ /

خرچہ گورنمنٹ سالیسٹر کا۔ تشخیص خرچہ مقابلہ فریق مغلوبہ۔

گورنمنٹ سالیسٹر جو ایک تنخواہ ماہواری بحیثیت نوکر پاتا ہے سرکار سے کچھ اور روپیہ بابتہ کسی خرچہ ایسی نالش کے جس میں گورنمنٹ کوئی فریق ہو سوا سے "فیس بیرونی" یا اُن روپیہ کے جو اُس نے فی الواقع منجانب گورنمنٹ ادا کیا ہو نہیں پاتا ہے اور جب وہ ایڈوکیٹ جنرل کو مقرر کرتا ہے کوئی فیس ادا نہیں کرتا ہے لیکن ازروے اوس انتظام کے جو اُس نے گورنمنٹ کے ساتھ کیا ہے وہ مستحق ہے کہ اُس خرچہ کو جو گورنمنٹ کے حق میں ڈگری ہوا ہو بشرط وصول اپنے پاس رہنے دے اور اوس ہی میں سے الیہ ایڈوکیٹ جنرل کو وہ فیس ادا کرتا ہے جو عہدہ دار تشخیص کنندہ نے دلائی ہو۔

تجویز ہوئی۔ کہ جب نالش بنام گورنمنٹ مع خرچہ ڈسمس ہو تو خرچہ بطریق معمولی تشخیص کیا جانا چاہیئے اور عہدہ دار تشخیص کنندہ تحقیقات اوس انتظام کی نہیں کر سکتا جو نسبت حق الخدمت عہدہ دار قانونی کے گورنمنٹ کے ساتھ ہو۔

## صیغہ اپیل دیوانی

**کستوری    بنام    وینکیا سپلے پاٹی**

۱۸ ۔ ۲۲ فروری ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۱ ۳۰
/ ,, ,, ۱۱۱ ۵

ایکٹ شہادت۔ ایکٹ ۱۸۷۲ء دفعہ ۱۱۵ ۔ امتناع تقریر مخالف۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔ ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء دفعہ ۲۳۴ ۔ کفالت ناقص۔ اطلاع دگر بدار اجرا کنندہ کو۔

ایسا نالسش [illegible] تجویز میں ہدایت
کیگئی کہ [illegible] ڈگری [illegible] صادر [illegible] ڈگری [illegible]
[illegible] ڈگری [illegible]
[illegible]
[illegible] ڈگری [illegible]
[illegible]
[illegible] ڈگری [illegible]
پاسداری [illegible] ہے کیونکہ معاملہ مذکور ایک امر [illegible] ہے۔

ایک ... ادا ... دعوی ... داخل ... دو قطعوں پر بحیثیت اوس کے تاہم متعلق عمارت کے نالش واسطے دلا پانے زر قرضہ کے دائر کی مدعا علیہا جن سے ایک فوت ہو گیا اور دوسرا ... جو متوفی کا بھائی تھا یہہ عذر کیا کہ اوس کو سا لفہ اور اشخاص بھی امانت میں شریک تھے اور ... سا لفہ میں فریق بنا نے جانے چاہیئں تھے اوس نے یہہ بھی بیان کیا کہ قرضہ تنازعہ انکا قرضہ ذاتی تھا اور متوفی نے بحیثیت امانت دار نہیں لیا تھا جن اشخاص کے اسمار بیان کئے گئے تھے وہ بطور مدعا علیہم شامل کئے گئے اور انہوں نے بیان مذکور الصدر کر کیا برطبق اوس کے مدعی نے عرضیدعوے کو ترمیم کیا اور ... مدعا علیہ باقیماندہ کی ذات پر ڈگری صادر کی ... اور دوں کے نام مثل سے خارج کئے گئے ترمیم مذکور تین برس بعد اوس تاریخ کے عمل میں آئی جبکہ قرضہ مذکورہ ادا ہوا لیکن نالش اندر میعاد مذکور کے دائر ہوئی تھی۔

**تجویز ہوئی** - کہ دعوی میں تمادی عارض نہیں ہے۔

# صیغہ اپیل دیوانی

**کرویا سامی** بنام **پچیچود**

۹ نمبر ۱۸۹۱ع
بحکم ماریہ ۱۸۹۱ع
... ۱۸۹۱ع
... ۱۸۹۱ع

ایکٹ سارٹیفکیٹ وراثت - ایکٹ ۷ ۱۸۸۹ع دفعات ۴ و ۷ - نالش بذریعہ منتقل الیہ ایسے قرضہ کے جو کسی وارث متوفی کا باقی ہو -

مسماۃ سیہم مال نے ایک رقم زر نقد مدعا علیہ کو قرض دی اور ایک پسر متبنی چھوڑ کر فوت ہوئی متبنے قرضہ مذکور کے حق مین منتقل کیا مدعی خواہ اوس کے منتقل الیہ نے سارٹیفکیٹ حسب ایکٹ ۱۸۸۹ع حاصل نہیں کیا مدعی سے اب نالش دلا پانے زر قرضہ منتقلہ کے دائر کی -

**تجویز ہوئی** - کہ مدعی مستحق دلا پانے کا اسوجہ سے نہیں ہے کہ اس نے حسب ایکٹ ۱۸۸۹ع سارٹیفکیٹ حاصل نہیں کیا -

# صیغہ اپیل دیوانی

**چناال** بنام **وینکٹا چلے**

۱۸۹۱ع
۲۲-۱۰ ... ۱۵ دسمبر
صفحہ کتابت انگریزی ۱۱۹ا
... ۱۸۹۱ع

ایک تمسک کفالتی بعوض ۱۸۸۳ء میں جو کہ زر قرض ادا طلب پانے والا تھا ایک شخص نے بغرض اطمینان قرضہ کے جو اوس کے ایک شریک یا مدعی کو واجب الادا تھا تجویز کیا تھا جو شخص آخر الذکر کے ۱۸۸۸ء میں منتقل کیا گیا۔ ۱۸۸۲ء میں مدعی نے جسکو اس دستاویز کے ہونیکا علم تھا اراضی مندرجہ دستاویز مذکور کو بابت اجرای ایک ڈگری زر نقد کے جو اس نے بنام منقد دستاویز حاصل کی تھی نیلام کرایا اور مدعا علیہ نمبر ۳ مشتری ہوا وقت نیلام مدعی نے کوئی اطلاع ہونے کفالت مذکور کی نہیں دی نالش دلاپانے زر اصل و سود واجب الوصول میں بعوض بائسے مشارکت کفالتی کیگئی۔

تجویز ہوئی ۔ کہ مدعی کو امتناع وصول کرنے قرضہ کفالتی کی آراضی مذکور سے ہے۔

# صیغہ اپیل دیوانی

**شیر — بنام — کرشین**

۲۴ فروری ۱۸۹۶ء

مجموعہ تعزیرات ہند ۔ ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء دفعہ ۴۹۹ ۔ ازالہ حیثیت عرفی ۔ استحقاق ذریق مقدمہ ۔

اپیل متنازعہ عدالت رزیڈنٹ بنگلور ۔ میعاد سماعت ۔

ایک شخص نے جسکی طرف سے کونسل بابتہ ایک الزام فوجداری کے جوابدہی کر رہا تھا اظہار ایک گواہ میں مداخلت کی اور ایک بیان تہتک آمیز بنسبت اوس کے چال چلن کے کیا اب اوسپر الزام ازالہ حیثیت عرفی کا لگایا گیا اور عدالت رزیڈنٹ بنگلور سے تجویز ثبوت جرم عمل میں آئی۔

بر طبق اپیل عدالت ہائیکورٹ جو تجویز ثبوت جرم کے ساٹھ روز سے زیادہ عرصہ بعد دائر کیا گیا۔

تجویز ہوئی ۔ (۱) اپیل منظور ہونا چاہیئے ۔

(۲) وہ موقع استحقاقی نہ تھا اور وہ الفاظ جنکی شکایت ہے عداوتاً کہے گئے تھے اور تجویز ثبوت جرم صحیح ہے ۔

# صیغہ اپیل دیوانی

**سامی ناطقہ — بنام — سوتھیا**

۲۴ فروری ۱۸۹۲ء

ایکٹ حد سماعت ۔ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء دفعہ ۲۲ ۔ ترمیم عرضی دعوے ۔

شوہر کو وسے وسیے جاتی اور باقی [illegible] لوتیہ [illegible] شامل [illegible] اور
اوسطرح [illegible] آمدنی وارث [illegible] اور [illegible] روپیہ تھا
بیبہ اول الدکر کو نافذ کیا [illegible] انتظام [illegible] وارث [illegible]
شرط مندرجہ وصیت نامہ [illegible] رقم [illegible] آگیا تھا [illegible]
مذکور سے اولاد ہو اور زوجہ شوہر کے بعد زندہ رہے اور [illegible] فوت ہو [illegible]
نابین [illegible] ترکہ موصیہ کے تقسیم کیا [illegible] شوہر [illegible] اور [illegible] اور موصیہ
کا دعوی یہی تہا کہ [illegible] امانت داران [illegible] مذکور [illegible] شوہر اور
زوجہ سے [illegible] بنام امانت داران [illegible] اور [illegible] امانت داران
اپنے عہدہ سے برطرف کیے گئے اور [illegible] امانت [illegible]
کر سکے وہ زوجہ کو تا حکم ثانی ادا کیا جائے [illegible] شوہر لاولد فوت ہوا اور [illegible] زوجہ
[illegible] فوت ہوئی [illegible] جنرل مدراس [illegible] انتظام [illegible]
[illegible] موصیہ نے بلا انتظام چہوڑی [illegible] اور [illegible] تذکرہ بالا [illegible]

دہرم شاستر ـ وراثت ـ پہلوٹھی ـ نانا ـ

بموجب دہرم شاستر مروجہ پریزیڈنسی مدراس کے ہنود ـ متوفی کا نانا اوسکا وارث بہ ترجیح اوسکی پھوپھی کے ہوتا ہے ـ

# صیغہ اپیل دیوانی

## رگہوپتی بنام ترویلمی

۲۹ اکتوبر ۱۸۹۲ع
نوکتاب انگریزی ۲۲ الہ
۔۔ ۔۔ اردو ۔۔

دہرم شاستر ـ نالش بجانب وارث مابعد واسطے اثبات ناجوازی بیع بجانب بیوہ ناجوازی بیع بیوہ ـ دختر اور بالک قسم مذکور کی فریق نہیں بنائی گئی ـ

بموجب دہرم شاستر مروجہ پریزیڈنسی مدراس کے وارث مابعد مستحق ہے کہ نالش واسطے اثبات ناجوازی بیع کے جو بیوہ اخیر مالک قسم مذکور نے کی ہو دائر کرے گو باوجود اس امر کے کہ شخص مذکور نے ایک دختر چہوڑی ہو جو بتاریخ نالش زندہ ہو اور فریق مقدمہ بنائی گئی ہو ـ

# صیغہ اپیل دیوانی

## ڈمی موسٹ ریورنڈ جوزف کالگن بنام ایڈمنسٹریٹر جنرل مدراس

۱۸۹۲ع
سودہ جنوری ۲۲ مارچ
نوکتاب انگریزی ۲۴ الہ
۔۔ ۔۔ اردو ۔۔

قاعدہ خلاف حقوق دوامی کے ـ اونام باطلہ کے متعلق کام ـ امانت بغرض پڑہے جانے دعاؤں کے بعد وصی کی رضامندی ـ حاصل ہونا حق کا بسبب ہبہ یا وصیت کے ـ

مدراس میں ایک آرمینی عورت ۱۸۶۲ع میں فوت ہوئی اور اوس نے ایک وصیت نامہ چہوڑا جسکی رو سے اوس نے اوسپا منبر کے اور ایک رقم خاص ہبہ کی کہ اوسکی آمدنی واسطے دوامی پڑہے جانے دعاؤں کے واسطے فائدہ میری روح اور ارواح موجودہ اعزا فوتشدہ کے بیجا ہے اور سماۃ سنے منجملہ دیگر ہبہ جات کے ۔۔۔ اپنی پوتی کو بہی تاحیات اوس کے ہبہ کئے اور یہ شرط درج کی کہ اگر وہ شادی کرے اور اسکی اولاد ہو تو سماۃ مذکورہ وہی رقم ۔۔۔ کو اپنی اولاد کے نام ہبہ کر سکتی ہے لیکن اگر وہ لاولد فوت ہو تو منجملہ ۔۔۔ کی موت ۔۔۔ علحدہ کر دئے جائیں اور اوسکی

# سلسلۂ نظائر ہائیکورٹ مدراس مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۵ حصہ ۱۲ مطبوعہ دسمبر ۱۸۹۲ع -

## صیغہ ابتدائی دیوانی

ایڈمنسٹریٹر جنرل مدراس بنام منی دیگرہ -

صفحہ ... انگریزی ۴۴

وصیت نامہ کی تفسیر - سرمایہ امانتی کا موصی کے نام سے موسوم کیا جانا - حقوق دوامی کے خلاف قاعدہ - قائم کیا جانا سرمایہ کا اور انتقالات کا جائز ہونا - بحر ہدایات بسبب اوسکی دوامیت کے - اشخاص نامزدہ کے حق میں ہبہ بالوصیت - حصول ہبہ وصیتی کا وقت - اصلی سرمایہ کے ہبہ میں بعض جائداد شامل ہے - حقیقت شاملات کے قائم ہونے سے شراکت کا نہ ہونا - تقرر کرنے کا اختیار بجز حصہ موہوب لہ نابالغ کے واسطے اوسکے فائدہ کے - حاصل ہونا حق کا زائل ہوجانا از روے شرط مابعد - امانت ہائے کا اظہار خواہش سے قائم ہونا تجویز ہوا - ظاہری کمی ادبین جنکے لئے ہبہ کیگئی - ساقط ہونا ہبہ وصیتی کا - خیرالی فواید کے لئے ہبہ وصیتی کا کالعدم ہونا - ایکٹ وراثت دفعات ۷۸ و ۸۴ و ۹۸ و ۱۰۱ و ۱۰۵ و ۱۱۱ و ۱۲۵ و ۱۵۹ -

جن حالین کہ از روے اپنے وصیت نامہ کے ایک موصی نے یہ ہدایت کی کہ بینک مدراس بیرونی دار اور اوسکے وصیت نامہ کا ایک سرمایہ قائم کرے جو موصی کے نام سے گرٹ ٹرسٹ فنڈ یعنی سرمایہ امانت گرٹ موسوم کیا جاے اور یہ ہدایت کی کہ سرمایہ امانت مذکورہ امانت بینک مدراس بمقام مدراس سے جب تک بینک مذکور قائم رہے نکالا جاوے " اور " گیرٹ ٹرسٹ فنڈ برابر ہمیشہ قائم رہیے" اور اوسکے سود پر بعض موہوب لہم متصرف رہیں اور وہ اوسکے ہر طفل یا اطفال کو بعد ازیں وقتاً فوقتاً اور ایک نسل سے دوسری نسل کو مطابق جملہ حقوق قانونیکے وراثتاً پہونچے "

**تجویز ہوئی** - قائم کرنے اس سرمایہ مین کوئی امر سواے اس ہدایت کے ناجائز نہین ہے کہ بحالت ناموجودگی سرمایہ مذکور بینک مدراس کی امانت سے کبھی نکالے نہ جائین اور یہ ہدایت بطور ایک کوشش قائم کرنے سرمایہ دوامی کے ناجائز ہے لیکن یہ امر مانع اسکا نہ تھا کہ تعمیل منشاے موصی دربارہ قائم کرنے

ی جائداد مشاملات بہمی نا کی ملکہ پر ایک سے لکھو رشیم ان امر دہ کے حصہ ساد ہم واقع جائداد مذکور جو اون
ست وفات موصی کے حاصل ہوا تھا یا اور مدیر حصہ اوسپر سے ایک بہن اسے جی ڈراسما جو موصی کے
برید رہا لیکن چند عرصہ بعد اوس کا انتقال ہوا سو جب سے کہ وہ اوسکو حاصل ہو سکا تھا اسے جی ڈلر کے انتظام
میں مدعا علیہم کو پہونچا۔

سولہویں فقرہ وصیت نامہ میں موصی نے اپنے وصی و امانت دار کو ہدایت کی کہ منجملہ اکم روپیہ
مار کے مختلف چھوٹے وظایف بعض غریب استحقاق کو جنکے نام اوسکو (وصی اور امانتدار کو) معلوم ہیں
سالانہ دیئے جاویں دیئے جائیں۔

**تجویز ہوئی** کہ ملاحظہ وصیت نامہ سے ظاہر ہے کہ اوس شخص کے لئے ہبہ کیا گیا یا کی جاتی ہے
قرار دیا گیا دفعہ ۱۰۸ ایکٹ وراثت ہند کے کوئی نہاد سر ولی مناسب موصی کی نہیں لیجا سکتی
در مدہیوں یہ ہبہ ساقط ہوتا ہے اور غیر مستعمل شدہ بقیہ جائداد میں داخل ہوتا ہے۔

یہ بھی **تجویز ہوئی** کہ ہبہ مندرجہ فقرہ ہفدہم وصیت نامہ دس ہزار روپیہ کا واسطے خرچ تعمیر
اور بلڈنگ وغیرہ کے جو موصی نے واسطے وظیفہ داران اہل یورپ کے قائم کئے تھے اور غریب ہوگان
کے مکانات کے جو اون سے متعلق ہے ایک ہبہ واسطے اغراض خیراتی کے تھا اور جس کے وجہ
دفعہ ۱۰۵ ایکٹ وراثت ہند کالعدم ہے کیونکہ موصی کے رشتہ داران قریب ترین نسبت بھتیجوں
کے موجود ہیں اور وصیت نامہ بارہ مہینے سے کم عرصہ پیشتر اوسکی وفات کے تحریر کیا گیا تھا۔

---

# صیغہ اپیل دیوانی

۱۸۹۲ء
۲۵ مارچ

**نرسیا** (مدعا علیہ نمبر ۱) اپلانٹ نام **راجم پار** وغیرہ (مدعی و مدعا علیہما نمبر ۲ و ۳) رسپانڈنٹ

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۵۲۵ ۔ نالش بربنائے فیصلہ ثالثی ۔ دعویٰ قبل سبیل البدل بر
بربنائے معاوضہ ابتدائی ۔ دست برداری دعوے سے بربنائے فیصلہ ثالثی ۔

مدعی نے دو مدعا علیہم کو جو تیسرے مدعا علیہ کے شرکا ہیں واسطے اغراض شراکت مذکور کے روپیہ قرض
دیا اور اون سے پرامیسری نوٹ لکھا لیا جو مراعات باہمی اونکے پیدا ہوئے سپرد ثالثان کئے گئے
جنہوں نے فیصلہ ثالثی صادر کیا بسمت اوس درخواست کے جو مدعی نے گذرانی کہ فیصلہ ثالثی کے مطابق
حکم عدالت صادر ہو مدعا علیہ نمبر ۱ نے عذر کیا اور مدعیکو ہدایت دائر کرنے نالش شروع ہوئی۔ اوسنے اب
اپنی نالش سے پہلے سبیل البدل بربنائے فیصلہ ثالثی اور پرامیسری نوٹوں کے دائر کی فیصلہ ثالثی نافذ

اور یہ ہم پہونچا سے سرمایہ کے کیا۔ یہ اور موصوفہ ایم کو حق قطعی حاصل ہو گیا۔

موصیہ نے یہ ہدایت بالصراحت اسطور پر کیا کہ اولاد میری دختر موصوفہ اسے ڈبلیو مذکور و سرپرست یوسف
الیف ڈبلیو ایم اور اوسکے سوتیلے بھائی جی ڈبلیو ایم کو حصص مساوی ایک سرمایہ میں سے ملے۔

تجویز ہوئی کہ ایک ہبہ وصیتی بحق سرگان موصی الیہ اوسکی دختر اسے ڈبلیو متوفیہ سے لڑکو
ایک جماعت کے لیکن اوسکے حق میں ہر و افرداً بطور اشتمال نامزد کیا گیا ہے۔

یہ بھی تجویز ہوئی کہ موصیہ بموجب الفاظ وصیت نامہ کے وصی کے سرگان کو جو لڑکی اسے ڈبلیو متوفیہ
سے پیدا ہوئے الیف ڈبلیو ایم اور جی ڈبلیو ایم کو بابت اپنے اپنے حصص واقع سرمایہ مذکور کے وقت وفات موصی
سے حق حاصل ہو گیا اور یہ حق اوسکے فائدہ اور سود اور منافع سرمایہ مذکور کا ایک ہبہ لنفس سرمایہ کا اور روسے
دفعہ ۱۵۹ ایکٹ وراثت ہند کے ہے اور یہ حق اونہوں نے سابقاً طور پر اور بہ اشتراک پایا اور بموجب
اوس اختیار کے جو وصیہ کو اس بارہ میں دیا گیا کہ سرمایہ مذکور سے واسطے بعض اغراض کے اور فائدہ الیف
ڈبلیو ایم کے یعنی اوسکی آمد و رفت انگلستان کے روپیہ صرف کرے وصی کو یہ اجازت نہ تھی کہ اغراض
مذکورہ میں الیف ڈبلیو ایم کے لیے حصہ سرمایہ مذکور سے زیادہ صرف کرے کیونکہ موصی کا یہ منشاء تھا کہ
الیف ڈبلیو ایم کو سرمایہ مذکور سے حصہ مذکورہ بالا سے زیادہ دیا جاوے اور وصی کو واسطے اغراض مصرحہ
کے روپیہ صرف کرنے میں صرف یہ اختیار تھا کہ اگر آمدنی جو بموجب اختیار صرف کرنے روپیہ کے الیف
ڈبلیو ایم کی پرورش اور برداشت مصارف انگلستان میں خرچ کیا سکتی تھی کافی ہو تو زر اصل میں سے روپیہ
لیا جاوے۔

یہ بھی تجویز ہوئی کہ بموجب عبارت بہ مندرجہ فقرات سوم و چہارم وصیت نامہ متعلقہ ایک خاص
مکان وغیرہ بحق الیف ڈبلیو ایم کے موہوب لہ کو بوقت وفات موصی جائداد مذکور میں حق حاصل ہو گیا جو اوس
صورت میں زائل ہو سکتا تھا کہ وہ اکیس برس سے کم عمر میں فوت ہو جاوے۔

یہ بھی تجویز ہوئی کہ بموجب عبارت بہ مندرجہ فقرات پنجم و ششم وصیت نامہ متعلق مکان
وغیرہ و اسباب بحق اولاد موصی کی دختر متوفیہ اسے ڈبلیو کے جو تاریخ وصیت نامہ فوت ہو چکی تھی ایک ہبہ
قطعی بحق اولاد اسے ڈبلیو کے موصی کے کل حق واقع جائداد مذکور کا ہو گیا اور یہ ہبہ تابع ہدایات مندرجہ
... و اسر فقرہ پنجم کہ ہدایت تھی کہ مکان مذکور تا وقتیکہ سب سے چھوٹا طفل دختر مذکور اٹھارہ برس کی عمر کا
نہ ہو جاوے فروخت نہ ... لہذا جاوے یہ ہدایت محض ایک اظہار خواہش موصی متصور ہونی چاہیئے اور ایک
ہدایت امانت اور اوسکا اثر قانونی کچھ نہیں ہے اور اولاد اسے ڈبلیو نے جو بوقت وفات موصی زندہ

سے اور حق مذکور کے بحالی اسکے لئے طلب کیا گیا ہو اور لعد سلام عدالت کے ہیئت، ادسکا سا
، او مذکور کے لینے کے لئے کوئی استدعا کرے ہے۔

---

۱۳- فروری ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی
اردو - ۸۱۳

## ادکنڈن (مدعی) اپلانٹ بنام کنھنی وغیرہ (مدعا علیہم) رسپانڈنٹ

قانون ملابار کرنادن کے عہدہ کی نا قابلیت - کورچشمی

ایک ادمی نے بحیثیت کرنادن ایک ملابار تارواد کے نالش ولا باسلے بعض اراضی کو دائر کی
اور مدعا علیہ نے جو شریک تارواد ہونے کا دعوے رکھتا تھا لیکن ادسکا دعوے تسلیم نہیں کیا گیا تھا
درست ہے نسبت اراضی متنازعہ کے دعوے حق کا نام دار کیا گیا تھا یہ عذر کیا کہ مدعی کرنادن کا کام
کا اہل نہیں ہے اور بوجہ نامرد و نالستہ ہوا او جہ اپنی کور چشمی کے نہیں کرسکتا ہے -

**تجویز ہوئی** - کہ مدعا علیہ مستحق پیش کرنے اس عذر کا نہیں ہے -

---

۲۵- اپریل و ۲ جون ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی
اردو ۸۴۴

## اپیا (قائم مقام مدعا علیہ) اپلانٹ بنام ونیکٹا کرشنا مارائڑو (مدعی) رسپانڈنٹ

ایصال لگان کا ایکٹ (مدراس) ایکٹ ۸ ۱۸۶۵ء دفعہ ۳ - رعیتدار مندرجہ رجسٹر - رعیتداری
پر قبضہ سنالانی -

ایک مالک رعیتداری مندرجہ رجسٹر نے نالش بموجب ایکٹ ایصال لگان کے اسبات دائر کی کہ
ئہ مدعا علیہ کو جو ایک اسامی محال مذکور کا تھا دلایا جاوے اور ادس سے پٹہ لکھایا جاوے جواب میں
یہ عذر کیا گیا کہ رعیتداری مذکور ایک جائداد غیر منقسمہ مدعی اور ادسکے شرکا کی تھی جسکے نام سے ایک
ئہ اور مچلکہ لیا اور دیا جا چکا ہے -

**تجویز ہوئی** - کہ مدعی بحیثیت رعیتدار مندرجہ رجسٹر کے یہ نالش کرنیکا مستحق ہے -

---

۱۰ و ۱۱ مارچ ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی
اردو ۸۹۴

## کنیمال (مدعیہ) اپلانٹ بنام ویراسامی ونک کس دیگر (مدعا علیہما) رسپانڈنٹ

ایکٹ شہادت - ایکٹ ۱ ۱۸۷۲ء دفعہ ۱۱۵ - امتناع بتقریر مخالف سابقہ - طریق عمل
وہرم شاستر - تبنیت -

ایک بیوہ نے باظہار اس امر کے کہ ادسکو اپنے شوہر سے اجازت تبنیت ملی ہے مدعا علیہ دوم
کو متبنی کیا اور بطور اسکے سرپرستی اسکے ادسکی پرورش کی اور ادسکو اپنے شوہر کا کریا کرم کرنے

لہذا قرار پایا اوسوقت مدعی منفی اپنی رہا مدعی کی سست ابرامر کے ظاہر کی کہ اپنی نالش سے جہاں تک کہ فیصلۂ ثالثی مذکور متعلق ہے دست بردار ہوا اور عدالت سے ڈگری مخالف مدعی ہر بامے روئداد صادر کی صرف مدعا علیہ نمبر ۳ نے اپیل کیا عدالت اپیل اول نے یہ تجویز کی کہ مدعی یا تو ہر بامے فیصلۂ ثالثی کامیاب ہوگا یا ناکامیاب اور اسوقت بامے صدور ڈگری کا ہر بامے فیصلہ ثالثی سے دست بردار ہوا اور اس سے نوعیت مقدمہ کی تبدیل ہوتی ہے اور یہ تجویز کر کہ کوئی شہادت مدعا علی کی سماعت نہ کی اس سکے بین ہے حاکم موصوف نے ڈگری مطابق عبارت فیصلۂ ثالثی کے صادر کی بر طبق اپیل دوم منجانب مدعا علیہ نمبر اسکے

**تجویز ہوئی** - کہ یہ کارروائی صحیح ہے -

---

## گنپل (مدعا علیہا) اپیلانٹ بنام پاروتی (مدعیہ) رسپانڈنٹ -

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعات ۲۱۳ و ۲۷۶ و ۲۸۰ و ۲۸۲ - قرق کارروائیات صیغہ اجرائے ڈگری حکم بجنسہ اجرائے ڈگری - امر مانع تقریر مخالف - امر تجویز شدہ -

دعوے بصیغہ اجرائے ڈگری ایک مکان کا جو قرق کیا گیا تھا ڈسمس ہوا - اور دعویدار نے اسکے بعد پرانالش واسطے اثبات اسکے کہ مکان مذکور سکے وارث کی ملکیت ہوا کہ مکان مذکور بہ علت اجرائے ایک اور ڈگری کے جو بنام ادسی ہوں ڈگری اور ارسکے باپ کے (جو بعد ازاں فوت ہوا) حاصل کیگئی ہے قرق کرایا گیا تھا اور مدعیہ حال نے اوسوقت ایک دعوے کیا تھا جو منظور ہوا تھا اور مدیونہ ڈگری والے کو نہ مدیر مشتہر کرانے اوس حکم کی بنا پر کی جسکی رو سے دعوے منظور ہوا تھا اور جو نالش کہ ڈگری دار سے بغرض مذکور دائر کی تھی ڈسمس ہو گئی تھی -

**تجویز ہوئی** - کہ مدعیہ کا دعوے امر تجویز شدہ نہیں ہے اور مدعا علیہا کو اوسکی جوابدہی کرنی ممنوع نہیں -

---

## امونی حاجی (مدعی) اپیلانٹ بنام کہنین کوٹی (مدعا علیہ) رسپانڈنٹ -

ملابار کا قانون - اونی دار کا حق شفع - دست برداری - پسند کرنا خریدار کو -

اونی دار ملک ملابار کا حق شفع ایسی حالت میں زائل ہو جاتا ہے کہ وہ نیلام عدالتی اراضی متعلقہ اونی میں حسب وعلت اجرائے ایک ڈگری شامل ہو اور اعلی مائندر اون اوس تاریخ کے عمل میں آنے جسکو حق جم حاصل ہو بولی بولنے سے بعد اسکے انکار کرے کہ وہ بالخصوص نیلام میں حاکم

ایکٹ حدسماعت - ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء دفعہ ۱۹ - اقرار تحریری - ایکٹ شہادت - ایکٹ ۱۸۷۲ء دفعات ۶۵ و ۹۱ - شہادت ثانوی -

ایکٹ حدسماعت کی دفعہ ۱۹ کو ایکٹ شہادت کی دفعات ۶۵ و ۹۱ کے ساتھ پڑھا جانا چاہئے اور اوس کی رو سے شہادت ثانوی اون مقدمات میں اون صورتوں میں خارج نہیں کی گئی ہے جن میں ایسی شہادت حسب دفعہ ۶۵ قابل قبول ہے -

۲۷ و ۲۸ مارچ ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۴۹۲
اردو — ،،

اندر راؤ (مدعی) اپلانٹ بنام گوبند دیگر کس دیگر (مدعا علیہا) رسپانڈنٹان

ایکٹ حدسماعت ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲ مد ۱۲۰ - نالش واسطے تقسیم مشترکہ اراضی کے -

ایک نالش ایک حصہ دار نے بنام دیگر حصہ داران اراضی الامشترکہ کے جس کی بابت ایک پٹہ ہوا اور ایک رقم مجموعی تشخیص ہوئی تھی - واسطے تقسیم مشترکہ کے دائر کی معلوم ہوا کہ دعویٰ سے اسبدعا کے جانے لئے تقسیم ہونے کے لیے بارہ برس سے زیادہ قبل نالش کے کی تھی -

تجویز ہوئی کہ نالشین کا دعویٰ خارج نہیں ہے -

۶ و ۱۱ ستمبر ۱۸۹۱ء
و ۲۴ فروری ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۴۹۴
اردو — ،،

گنجی اماوغیرہ (مدعیان نمبر ۲ لغایت ۵ و ۷ لغایت ۱۵ و ۱۸ لغایت ۱۹ و ۲۲ لغایت ۲۷) اپلانٹان -

رامن چیٹی وغیرہ (مدعا علیہم نمبر ۵ و ۶ و ۲۳ و ۲۸ تمام لغایت ۲) رسپانڈنٹان -

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۱۳ - امر تجویز شدہ - عدالت مختار - ایکٹ ۱۸۸۲ء دفعہ ۴۳۴ - نالش بنام والی ملک -

ایک نالش واسطے استقرار حق مدعیکے بارہ داد کے نسبت بعض اراضی کے عدالت ضلع میں بنام مہاراجہ کوچین وغیرہ مع امانت داران دیواسم کے دائر کی گئی معلوم ہوا کہ یہی اراضی ایک نالش کی جو عدالت ماتحت میں ۱۰ اگست ۱۸۸۸ء کو دائر ہوئی تھی اور جس میں قائم مقامان مدعیان کے بارہ داد اور دیواسم کے فریق تھے اور اوس میں اراضی مذکور جائداد دیواسم تجویز ہوئی اور مطابق اوسکے ڈگری صادر کی گئی یہ بحث کی گئی ہے کہ دعوے حال بوجہ ڈگری مذکور امر تجویز شدہ نہیں ہے کیونکہ بموجب احکام ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء دفعہ ۴۳۴ جو دوران نالش مذکور نافذ تھا کسی والی ملک پر نالش کسی عدالت ماتحت ضلع میں دائر نہیں ہو سکتی اور مذکورہ عدالت جس نے ڈگری مذکور صادر کی ایک عدالت مختار واسطے تجویز نالش حال کے حسب مراد مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۱۳ کے نہ تھی -

تجویز ہوئی کہ گو یہ الفاظ در احتیاج عدالت سے وقت سماعت اور تجویز نالش

کر دیا اراضی جسکی نسبت ادعا ہے رسمی ہوئی بعلت اجراے ایک ڈگری بر سومہ مدعا علیہ نمبر ۲ کے قرق
کی گئی اور نیلام سے بالش واسطے واگذاشت قرقی کے ایک سال سے دائر کی کہ سبب مذکور اسوجہ سے ناجائز
تھی کہ وہ بلا اجازت عمل میں آئی۔

**تجویز ہوئی** کہ مدعیہ کو یہ تحصیل کرنی ممنوع ہے۔

---

۱۱- اپریل سنہ ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۴۸
اردو ۔

**سبین** (مدعا علیہ) بنام اپلانٹ بنام **اروناچلم** (مدعی) رسپانڈنٹ۔

ایکٹ انتقال جائداد۔ ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۵۵۔ فریقین باہم رہن۔ عارضی تحریریں
... شامل کئے جانے کے۔

اس بات پر جو ایک مرہن سے بنام دو مخلیقین رہان کے دائر کی مدعا علیہا نے اپنے بیان تحریری میں
یہ عذر کیا کہ اس ... شامل کئے جانے راہن سوم کے ناقص ہے اور یہ بیان کیا کہ مکان مرہونہ کا ایک
رہن ... جسکی اطلاعات بعد قائم کئے گئے ہیں معلوم ہوا کہ راہن سوم نے مکان مرہونہ کے جزو کثیر میں اپنا حق
ترک کیا۔ طبق اسلادوم

**تجویز ہوئی** کہ مقدمہ عدالت مرافعہ اولیٰ میں اسلئے واپس بھیجا جانا چاہیئے کہ بعد شامل کرنے
راہن سوم اور بعد اراده وارثان بعد سکے اوسکا فیصلہ کیا جاوے۔

---

۲۱- مارچ سنہ ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۴۹۹
اردو ۔

**سبلیا** وغیرہ دیگر (مدعا علیہا اپیلانٹ) بنام **گوپال کرشنما** (مدعی) رسپانڈنٹ۔

قلمبند ۔ احلاف ناجائز بسبب ... ہونے کے۔ اور رسمی عمر مستقیمہ

مدعی نے اس بیان سے کہ ایک گلی اوسکی ملکیت ہے اور اوسکو مدعا علیہا نے گلی مذکور میں دروازہ
... کا ہے بنا لش واسطے حکم امتناعی اور ہرجہ کے دائر کی عدالت نے یہ تجویز کی کہ مدعی کا حق ...
اراضی مذکور کے ثابت نہیں ہوا ہے لیکن ایک ڈگری میں استقرار صادر کی کہ مدعی اور مدعا علیہا دونوں مستحق
استعمال کرنے گلی مذکور کے بذریعہ حق آسائش کے ہیں۔

**تجویز ہوئی** کہ استقرار جسکی استدعا نہیں کی گئی تھی کیا جانا نہیں چاہئے تھا اور مقدمہ بوجہ
ہونے ... حق ظاہر ہونے مدعیکے ڈسمس ہونا چاہیئے تھا۔

---

۱- اپریل سنہ ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۴۹۱

**چنجو** (مدعا علیہ نمبر ۳) اپیلانٹ بنام **ویرارایین** (مدعی) رسپانڈنٹ۔

[illegible] ... کتاب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تجویز ہوئی کہ حکم مذکور [illegible] اور صحیح ہونا چاہیئے

## پریوی کونسل

[illegible] مسماۃ [illegible] واسدیو [illegible]

[illegible] مراد [illegible]

اسلاٹ کیا [illegible] ایسی بحث پیش کرے جو ملاف [illegible]

[illegible] کے [illegible] النہاسے [illegible] میں استدلال کیا گیا ہو۔

ان الیسی [illegible] کیا جا سکتا جو خلاف اوس بیان کے ہو جسپر [illegible] النہاسے [illegible] میں استدلال کیا گیا تو [illegible] ایسی ہو کہ جو [illegible] مرافعہ اوسکے میں بطور ایک امر [illegible]

[illegible] کی جا سکتی تھی

ایک [illegible] جو مابین [illegible] دو برادران حقیقی کے تھی، مدعیہ کا حق اس امر پر مبنی تھا کہ اوسکے اور مدعا علیہا کے شوہر ان [illegible] ایک ہی باپ کے بیٹے لہذا وہ ایک دوسرے کے [illegible] [illegible] مدعیہ [illegible] ایک بھائی کے وارث دوسرے کی [illegible] اوسکی [illegible]

اس حیثیت سے مسماۃ نے نالش [illegible] اوس [illegible] کی دائر کی جو مدعا علیہا لے گئی تھی مگر عدالتوں سے یہ تجویز کی کہ مدعیہ کا شوہر [illegible] غیر صحیح النسب تھا اور [illegible] اور نالش ڈسمس کیا۔ مدعیہ نے جو [illegible] [illegible] دونوں [illegible] صحیح النسب تھے [illegible] کیا کہ وہ اپنے باپ [illegible] نہیں [illegible] ایک دوسرے کے ہو سکتے تھے۔

تجویز ہوئی کہ [illegible] خلاف اوس [illegible] النہاسے [illegible] میں کیا گیا تھا اور اسی وجہ سے وہ [illegible] تھے۔

[illegible] (۱) [illegible]

---

(۱) [illegible] جلد [illegible] صفحہ [illegible]

۸۱

کے متعلق [illegible] [illegible] امر [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

۲۵ دسمبر ۱۹۱۰ء و ۲۰ مارچ ۱۹۱۱ء

## وینکٹا راگھو (مدعی) اپیلانٹ بنام [illegible] (مدعا علیہ) [illegible]

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۱۱ [illegible] [illegible]

[illegible] منتقل کرنے [illegible]

۱۸۹۸ء میں ایک نمبر متوسط کی دختر نے عدالت [illegible] ایک [illegible] [illegible] [illegible] امر [illegible] دائر کی کہ مدعا علیہ پسر متبنیٰ اوسکے باپ [illegible] کا نہیں کا [illegible] [illegible] تھا معلوم ہو کہ [illegible] دائر ہی اور نالش ڈسمس کیگئی۔

اوس شخص نے جو اوس وقت میں مدعا علیہ تھا اسنہ ۱۹۰۹ء میں ادنی عدالت [illegible] اوس شخص پر جو اوس میں مدعی تھا نالش [illegible] مدعا کی اس بنا پر دائر کی کہ [illegible] [illegible] [illegible] کو ناجائز طور پر بنام مدعا علیہا [illegible] منتقل کیا تھا مدعا علیہا نے تنسیخ سے انکار کیا اور بیان کیا کہ انتقال مذکور جائز تھا کیونکہ وہ مطابق اوس التزام کے عمل میں آیا تھا جو اوسکے باپ نے اپنی [illegible] میں کیا تھا۔ تسلیم [illegible] گیا تھا کہ مالیت اوس کل جائداد کی جسکا مستحق مدعی [illegible] [illegible] اگر [illegible] مذکور جائز ہو [illegible] سے زیادہ تھی۔

عدالت اپیل اول نے یہ تجویز کی کہ امر [illegible] امر تجویز شدہ [illegible] اور یہ تحریر کیا کہ انتقال بحق مدعا علیہا اسلئے کیا گیا تھا کہ [illegible] کو [illegible] [illegible] [illegible] ترغیب ہو۔

**تجویز ہوئی** — (۱) مدعا علیہا کو یہ اختیار تھا کہ [illegible] اعتراض کرے۔ (۲) [illegible] کو اس امر کی تجویز کر لینی چاہئے تھی کہ آیا انتقال مذکور [illegible] [illegible] لئے [illegible] اوسکی [illegible] اور [illegible] کے لئے کیا تھا یا نہیں۔

۱۳ ستمبر ۱۹۱۰ء و ۲۰ اپریل ۱۹۱۲ء

## ابراہین گنہی (مدعی) اپیلانٹ بنام گوپالا چی گوپا وغیرہ مدعا علیہم [illegible]

ایکٹ عدالہائے دیوانی (مدراس) ایکٹ ۳ ۱۸۷۳ء دفعہ ۱۲ [illegible] [illegible] تاروادکا [illegible] واسطے اعتراض اختیار سماعت [illegible]۔

مدعی نے اس بیان سے کہ وہ مدعا علیہ کے تاروادکا کرناون ہے عدالت ماتحت میں نالش واسطے استقرار

# مقدمات دکن

## جلد ششم

### حصہ دوم

ماخوذ از سلسلہ ہائیکورٹ بمبئی از انڈین لا رپورٹ جلد ۱۶ بابتہ سنہ ۱۸۹۲ء

سنہ ۱۳۰۳ فصلی

[illegible]

| | | | |
|---|---|---|---|
| فہرست [illegible] | | [illegible] | |
| اجلاس [illegible] | | | |
| [illegible] | | [illegible] | |
| ضمیمہ [illegible] | | | |
| فہرست [illegible] | | [illegible] | |
| اسامی [illegible] | | [illegible] | |
| اصل | | [illegible] | |
| [illegible] | | [illegible] | |

[illegible] بمبئی

[illegible] نمبر ۱ [illegible]

# [illegible] رپورٹ بمبئی مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## [illegible] مطبوعہ فروری ۱۸۹۳ء

# فیصلہ جات ہائیکورٹ بمبئی مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۶ حصہ ۳ مطبوعہ مارچ ۱۸۹۲ء

نقل فہرست مقدمات مندرجہ انڈین لا رپورٹ جلد ۱۶
حصہ سوم مطبوعہ اپریل ۱۸۹۲ع

| جلد ۱ | | مقدمہ ۲ عنوان | |
|---|---|---|---|
| ایکٹ ۱۵ تمارا ومدار عاد لکن مبرا ۱۸۵۹ع دفعہ اصول [illegible] | ۲۱ | [illegible] | |
| اصل | | [illegible] | ۲ |
| اصل [illegible] تصفیع | رر | [illegible] | |
| ایکٹ حد سماعت ۱۸۶۶ع دفعہ [illegible] | ۲۲ | [illegible] | |
| انفکاک رہن [illegible] سٹسر کار کے | رر | قصبہ [illegible] | ۱۲ |
| ایکٹ [illegible] ۱۸۶۲ع ضمیمہ دوم | ۲۳ | قصبہ سرکار [illegible] | رر |
| تصفیہ صاحب [illegible] داری کا شمولیت یعنی مدد کار | ۲۴ / ۱۸ | قبضہ [illegible] | ۲۴ |
| حکم سام دار یا قائم مقام موکل واسطے ادا کرنے اس خرچہ الرسمہ کے جو تشخیص ہو چکا ہو۔ | رر | کارونر کا ایکٹ مبر ۱۸۶۱ع دفعہ ۲۵ | ۱۹ |
| | | کمیشن | ″ |
| حساب | ۲ | انکار دیا یا متعلق کر دیا ارر لگان کا ادائی قرض | ۲۰ |
| حسرچہ | ۱۰ | مجموعہ تعزیرات ہند دفعات ۲۷۴، ۴۷۴ و ۴۷۵ | ۱۹ |
| خاندان اہل اسلام | ۲۳ | مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ دفعہ ۱۸۸ | ۲۱ |
| خریدار نیلام | ۲۴ | مدعا علیہ | ۲۴ |
| دعوی مالعد جائداد کا دیگر شرکا رکے جانب سے | ۲۳ | نیلام مبنی سنت مرتہن | ۱۷ |
| رہن | ۱۷ | نالش مبنی سارا ہن واسطے زر فاصل کے | ، |
| رہن | ۲ | نالش انفکاک | ۲۲ |
| رہن | ۲۲ | نالش بید خلی | رر |
| رہن | ۲۳ | نالش تقسیم جائداد مشترک | ۲۳ |
| زر فاضل نیلام نقصہ مرتہن | ۱۷ | نالش جسمیں بسوجی دستاویز اسے شریعی کے معاون اصل دادرسی کی ہے | ″ |
| سود زر فاضل مذکور بمقابلہ مرتہن محسوب کیا گیا | رر | | |
| رر بابت نیلام سے محسوب کیا گیا | رر | نالش منجانب بیچی مالک کے واسطے دلا پانے قبضے کے۔ | ۲۴ |
| سپردگی بعدالت ہائیکورٹ مبنی سے کارونر | ۱۸ | | |
| شخص کے ذریعہ سے ذمہ داری نالش مدعا علیہ پر عاید ہوئی | ۲۴ | بیت متعلق کرسکے زر لگان سکے خلاف | ۲ |
| عملدرآمد | ۱۸ | متعلق کرلے رہن کے | |
| عیوض زر رہن اسماعی | ۲ | ہندوستانی رعیت ملکہ معظمہ | ۲۱ |

سلسلہ نظائر ہائیکورٹ بمبئی مندرجہ انڈین لا رپورٹ جلد ۱۶ [illegible] ۱۸۹۲ء

# فہرست مقدمات

| فریقین | صفحہ | امر | صفحہ |
|---|---|---|---|
| **صیغہ اپیل دیوانی** | | استحقاق وارث [illegible] ولد [illegible] | ۲۱ |
| | | ادعا سماعت | - |
| | | ایکٹ عدالت دیوانی مجریہ ۱۸۶۹ء | ، |
| اسسٹنٹ کلکٹر اول بنام شری راجی [illegible] راٹلس | ۲۱ | ایکٹ متعلق جدول [illegible] نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۸ء عدالت ضلع [illegible] کا کام | ۱۷ |
| ساکوبت راؤ بنام گنپت راؤ | ۳۵ | ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء | ״ |
| جیا رام [illegible] بنام بال شاستری | ۳۰ | ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء | ״ |
| شیخ ادریس بنام عبدالرحمن | ۳۹ | اعتبار سماعت | ״ |
| گرسین گنا بنام [illegible] | ۳۷ | اختیار عدالت دیوانی نسبت [illegible] | ״ |
| **صیغہ ابتدائی دیوانی** | | ایکٹ ہائے اختیار ساری | |
| سنگوا [illegible] بنام حاجی ابو محمد [illegible] | ۳۳ | ایکٹ بمبئی نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۳ء | ״ |
| رایں جہٹا بنام عیسیٰ [illegible] | ۳۲ | ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء دفعہ ۱۲ | ״ |
| **صیغہ اپیل فوجداری** | | اجرا ڈگری | ۳۸ |
| ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام گوبند | ۳۷ | استحقاق [illegible] سلام [illegible] دفعہ ۱۵ آئین ۵ سنہ ۱۸۳۲ء کا [illegible] | ۳۹ |
| **صیغہ نظر ثانی فوجداری** | | | |
| معاملہ کلاب داس بنام [illegible] | ۲۵ | سرحمی | ۳۶ |
| **فہرست مضامین ردیف وار** | | تعمیر | ۳۹ |
| ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ء | ۳۳ | حد سماعت | ۳۸ |
| اجراحات تجویز و تکمیل | ״ | ״ ״ ״ | ۳۶ |
| اجازت حاصل کرنا مدعی [illegible] دعوے اندر میعاد معینہ کے | ۳۵ | درخواست توسیع میعاد بعد انقضا اوس میعاد کے حوالہ [illegible] | ۳۵ |
| انتظار سماعت | ״ | درخواست [illegible] | ۳۶ |
| امور قابل تجویز حسب دفعہ مذکورہ | ״ | درخواست سنہ ۱۸۵۹ء [illegible] تکمیل [illegible] کے [illegible] | ۳۸ |

جلد ۹ | | آئین ولی | ۴۲

| | | | |
|---|---|---|---|
| درخواست ایک فریق کی کہ جانشین سابقہ رہے کر | ۲۶ | [illegible] دعوی آزاد [illegible] نور [illegible] ہونا ایک معافی کا [illegible] | ۳۹ |
| دہرم شاستر | ۱۶ | [illegible] | |
| ایضاً | ۲۰ | [illegible] | ۲۵ |
| داخل کرنا فیصلہ ثالثی کا | ۲۹ | ایک کا اثر [illegible] | |
| دست برداری اصل سے بمجاہب [illegible] | ۳۰ | سے باہر ہوا ـ | |
| ایضاً | ۳۱ | قرضہ [illegible] | ۲۹ |
| درخواست بمجاہب [illegible] واسطے [illegible] میعاد اصل کے | رر | معاملہ بابت تصدیق [illegible] کے | ۲۶ |
| | | مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ [illegible]) | ۲۶ |
| ڈگری [illegible] | ۱۰ | [illegible] | |
| ایضاً | ۳۱ | [illegible] | ۲۷ |
| [illegible] دار ہونا جائداد مذکور کا بابت قرضہ [illegible] | ۲۸ | معاف ہونا | رر |
| بیوہ کے بعد اوسکی وفات کے | | نا اتفاقی [illegible] کی [illegible] | ۲۶ |
| سپردگی ـ | ۲۵ | نالش بمجاہب حق القائم [illegible] | ۲۹ |
| سارٹیفکٹ بموجب (ایکٹ [illegible]) | ۲۹ | نہونا شرط [illegible] کا | ۳۰ |
| [illegible] ہے ـ | | [illegible] | ۲۷ |
| شمار [illegible] ماہ کا تاریخ [illegible] داری سے منظور [illegible] کیا گیا ـ | ۳۰ | [illegible] پہونچنا جائداد مذکور کا بوقت [illegible] بیوہ ـ | |
| ضابطہ | ۱۵ | | |
| ایضاً | ۳۰ | | |
| علاقہ آمد | ۲۵ | | |
| [illegible] مجسٹریٹ نے کیا گیا | رر | | |
| علاقہ آمد | ۲۶ | | |
| [illegible] سوسائٹی | ۲۷ | | |
| عمارت [illegible] کے قبضہ میں [illegible] | ۳۰ | | |

سلسلہ [illegible] ہائیکورٹ [illegible] پنجاب [illegible]

جلد ۱۷ [illegible] مطبوعہ [illegible] ۱۸۹۲ء

| مقدمہ | نمبر | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| صیغہ [illegible] (جاری) | | [illegible] | ۴۱ |
| [illegible] بنام ایم [illegible] | | [illegible] | |
| صیغہ اپیل دیوانی | | ایکٹ مالی [illegible] ۱۵ سنہ ۱۸۸۶ء | ۱۲ |
| [illegible] بنام ہری | ۴۳ | ایکٹ [illegible] سنہ ۱۸۸۷ء | ۴۳ |
| [illegible] ،، دہومدہی | ۴۴ | دفعہ ۲ | |
| [illegible] ،، [illegible] لال [illegible] | ۴۲ | ایکٹ دادرسی [illegible] سنہ ۱۸۷۷ء | ،، |
| راگھو [illegible] ،، [illegible] | ۴۳ | ترمیم شدہ بروئے ایکٹ نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۳ء | |
| [illegible] سیتارام [illegible] ،، سری [illegible] دیو سنگھ | ۴۴ | دفعہ ۶ و ۱۵ – | |
| صیغہ [illegible] دیوانی | | اختیار سماعت | ،، |
| [illegible] بنام گوکل داس [illegible] | ۴۱ | ایکٹ مالی نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۸۷ء | ۴۴ |
| صیغہ اپیل فوجداری | | ایکٹ [illegible] نمبر [illegible] سنہ ۱۸۹۴ء دفعہ ۲ | ،، |
| ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام [illegible] | ۴۵ | ایکٹ [illegible] نمبر [illegible] سنہ ۱۸۸۷ء دفعہ ۱۳ | ۴۵ |
| استصواب صیغہ فوجداری | | اشخاص صغیر سن کی [illegible] | ،، |
| ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام [illegible] | ۴۴ | ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۹۱ء | ،، |
| صیغہ نگرانی فوجداری | | اختیار مجسٹریٹان [illegible] دست اندازی [illegible] | ،، |
| ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام رجب | ۴۵ | کے مقدمات [illegible] اور [illegible] وابستہ ہیں۔ | |
| صیغہ [illegible] فوجداری | | | |
| ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام [illegible] | ۴۶ | اختیار دست اندازی ہائیکورٹ [illegible] زیادہ ہو۔ | ۴۶ |
| فہرست مضامین دفعہ وار | | | |
| ایکٹ [illegible] سنہ ۱۸۹۲ء | ۴۱ | اختیار [illegible] مجسٹریٹ [illegible] | ،، |

ضمیمہ ۵ — فہرست مضامین کی — باب ۱

| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| (۹) دروازہ [illegible] | ۳۷ | نالش اقرارنامہ | |
| ڈگری بسلسلہ تقسیم | ۳۶ | نان و نفقہ | ۱۵ |
| رہن | ۳۹ | ،، ،، ،، زوجہ | ۳۶ |
| راہن اوس مال کو [illegible] دلایا جسکا اسپر دہ روپیہ | ،، | نان و نفقہ [illegible] راضی ہونا | ،، |
| بعد انقضا [illegible] | | نالش جسمیں استحقاق [illegible] | ۳۷ |
| ستایا آلہ قمار بازی | ، | اوسکی آمدنی [illegible] | |
| شہادت | ۳۵ | | |
| عدالت مطالبہ خفیفہ [illegible] | | | |
| غفلت | ۳۴ | | |
| غفلت بالاشتراک | ،، | | |
| قاصر رہنا [illegible] مسطور شدہ کے | ۳۵ | | |
| موت بوجہ غفلت | ۳۴ | | |
| [illegible] طفل | ،، | | |
| مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۳۴ | ۳۵ | | |
| ،، فوجداری دفعہ ۲۹۹ | ،، | | |
| [illegible] ضلع [illegible] جج واسطے تجویز کیا | ۱۶ | | |
| معنی الفاظ مذکور | ۳۸ | | |
| مزاحمت | ، | | |
| مستاجر فریقین | ۳۹ | | |
| مرتہن کا قبضہ دس سال تک رہے اور [illegible] سود کے [illegible] | ،، | | |
| نالش [illegible] طفل جو بوجہ غفلت کے موت ہو | ۳۴ | | |
| نالش بقایای نان و نفقہ [illegible] تمسک | ۳۵ | | |

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ بمبئی مندرجہ انڈین لا رپورٹ جلد ۱۶ حصہ ۷ مطبوعہ جولائی ۱۸۹۲ء

| | | | |
|---|---|---|---|
| [illegible] | ۴۶ | [illegible] | ۲۱ |
| [illegible] | ۴۲ | [illegible] | |
| [illegible] | 〃 | [illegible] | |
| [illegible] | ۵ | [illegible] | |
| [illegible] | ۴۲ | [illegible] | ۲۱ |
| [illegible] | ۴۵ | [illegible] | ۲ |
| تعامل [illegible] | 〃 | [illegible] | ۲۱۰ |
| [illegible] | ۴۱ | [illegible] | |
| [illegible] | ۴۲ | [illegible] | ۴۶ |
| [illegible] | | [illegible] | ۴۲ |
| [illegible] | ۲ | [illegible] | ۲۲ |
| حق آسامیان [illegible] | ۴۴ | [illegible] | ۲۸ |
| [illegible] | ۴۲ | | |
| ڈگری [illegible] | ۴۳ | | |
| حاصل | | | |
| رواج | ۴۲ | | |
| سارٹیفکٹ وراثت | ۴۳ | | |
| سراسیہ نامہ | ۴۴ | | |
| [illegible] | 〃 | | |
| تعزیرات [illegible] | | | |
| شہادت گواہان | ۴۵ | | |
| [illegible] | ۴۶ | | |
| [illegible] | ۴۰ | | |
| [illegible] | ۴۱ | | |

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ بمبئی مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۶ حصہ ۸ مطبوعہ اگست ۱۸۹۲ء

## فہرست مقدمات

### صیغہ اپیل دیوانی



### صیغہ ابتدائی دیوانی



## فہرست مضامین ردیف وار

کیفیت ۷ — صفحہ نمبر متعلقہ دیگر — جلد ۹

| مضمون | صفحہ |
| --- | --- |
| ڈگری واحدہ | ۵۱ |
| شہادت قابل ادخال [illegible] | ۵۱ |
| [illegible] حکم کا [illegible] | ۵ |
| ضابطہ | ۴۹ |
| عذر آمد | ۵ |
| عدم اجرا | ۵۱ |
| فیصلہ عدالت ضلع [illegible] اپیل ماتحت تحریر افسر [illegible] | // |
| فوجداری | |
| فرد قرار داد جرم | ۵۲ |
| کسی حد و حدید کا ہونا | ۴۸ |
| کمپنی | ۴۹ |
| گماشتہ موروثی جو بغرض وصول مطالبات دیہی کے | ۴۷ |
| مقرر کیا جائے۔ | ۴۸ |
| معاہدہ بابت کرایہ | |
| مال موجود میں جہاز ریل [illegible] کے پہنچنے کی تاریخ [illegible] کا تبلانا۔ | // |
| مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۳۷۰ | ۵۰ |
| مد ضمیمہ ۱ و مد ضمیمہ ۲ | ۵۱ |
| مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعات ۲۸۹ و ۳۱۷ | ۵۲ |
| [illegible] الفاظ دفعہ ۳۰۹ | // |
| [illegible] حاصل کیا جانا [illegible] انتقال کا | ۴۹ |
| ہونا ثبوت کا | ۵۲ |
| درخواست اپیل [illegible] سوم [illegible] | ۵۱ |

## خلاصہ فیصلہ جات ہائیکورٹ بمبئی ہند یعنی انڈین لاء رپورٹ جلد ۱۴

ستمبر ۱۸۹۰ لغایت [illegible] ۱۸۹۲ع

| نام مقدمہ | | صفحہ | خلاصہ | صفحہ |
|---|---|---|---|---|
| فہرست مقدمات [illegible] | | | [illegible] | ۲۵ |
| صیغہ اپیل دیوانی | | | [illegible] | ، |
| [illegible] | [illegible] | ۶۲ | [illegible] | ،، |
| [illegible] | [illegible] | ۶۳ | [illegible] | ،، |
| [illegible] | [illegible] | ۶۲ | [illegible] | ۲۶ |
| [illegible] | [illegible] | ۶۹ | [illegible] | ،، |
| [illegible] | [illegible] | | [illegible] | |
| [illegible] | [illegible] | ۱ | [illegible] | ۲۹ |
| [illegible] | [illegible] | ، | [illegible] | |
| [illegible] | [illegible] | ۶۰ | [illegible] | ،، |
| [illegible] | [illegible] | ۰ | [illegible] | |
| [illegible] | [illegible] | ۶۱ | [illegible] | |
| صیغہ ابتدائی دیوانی | | | [illegible] | ، |
| [illegible] | [illegible] | ۲۳ | [illegible] | ، |
| [illegible] | [illegible] | ۲۵ | [illegible] | ۲۰ |
| [illegible] | [illegible] | ۱۸ | [illegible] | ۲۱ |
| [illegible] | [illegible] | ۲۶ | [illegible] | ،، |
| [illegible] | [illegible] | ۲۰ | [illegible] | |
| فہرست مضامین ردیف وار | | | [illegible] | |
| [illegible] | | ۲۳ | [illegible] | ، |

[illegible]

| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| [illegible] | ۵۱ | [illegible] | ۵۸ |
| [illegible] | ۵۶ | [illegible] | ۶۰ |
| [illegible] | ۶۲ | [illegible] | ۶۱ |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | |
| [illegible] | ۶۰ | [illegible] | ۵۸ |
| [illegible] | | [illegible] | |
| [illegible] | ۶۶ | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | ۵۶ |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | |
| [illegible] | | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | | [illegible] | |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | |
| [illegible] | [illegible] | | |
| [illegible] | [illegible] | | |
| [illegible] | ۵۷ | | |
| [illegible] | ۵۸ | | |
| [illegible] | ۶۰ | | |
| [illegible] | [illegible] | | |
| [illegible] | [illegible] | | |

| | صفحہ | | صفحہ |
|---|---|---|---|
| [illegible] | ٦٦ | [illegible] | ٦٢ |
| نام قائمہ [illegible] | ٦٠ | [illegible] | |
| [illegible] | ٦١ | [illegible] یا حکم امتناعی | ٦١ |
| [illegible] | ٦٢ | | |
| [illegible] | ایضاً | | |
| [illegible] کرنا | ایضاً | | |
| [illegible] | ٦٣ | | |
| [illegible] | ٦٠ | | |
| قرقی [illegible] مقدمہ [illegible] | ٦٣ | | |
| قرقی | ٦٩ | | |
| قرقی درخت | ٦٤ | | |
| کارروائیات ملتوی میں [illegible] | ٦٨ | | |
| کرایہ نامہ | ٦٢ | | |
| [illegible] کی جانب سے کوئی [illegible] | ٦٨ | | |
| مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴، ۱۸۸۲ء دفعہ ۵۰ | ٦٨ | | |
| ایضاً ایضاً حواشی ٢٦٦ و ٢٦٣ | ٦٩ | | |
| [illegible] | ٦١ | | |
| وارث | ٦٢ | | |
| مالک [illegible] | ٦٧ | | |
| مالک [illegible] کے حوالے [illegible] | ٦٢ | | |
| نزع [illegible] ملکیت [illegible] کرایہ نامہ | ایضاً | | |
| وصیت | ٦٣ | | |
| [illegible] | ٦٨ | | |
| ہبہ [illegible] | ٦٣ | | |
| موجود [illegible] | | | |

| صفحہ | [illegible] | صفحہ | [illegible] |
| --- | --- | --- | --- |
| ۶۰ | [illegible] | ۱۱ | [illegible] |
| ۶۳ | [illegible] | ۰۳ | [illegible] |
| ۶۶ | [illegible] | ۰۳ | [illegible] |
|  | [illegible] | ›› | [illegible] |
|  | [illegible] |  | [illegible] |
| ۶۰ | [illegible] |  | [illegible] |
|  | [illegible] |  | [illegible] |
| ۰۱ | [illegible] |  | [illegible] |
|  | [illegible] |  | [illegible] |
| ۲ | [illegible] | ۹۳ | [illegible] |
| ۶۹ | [illegible] | ۲۰ | [illegible] |
| ›› | [illegible] | ۹۹ | [illegible] |
| ۰۳ | [illegible] | ›› | [illegible] |
| ۶۶ | [illegible] | ۱ | [illegible] |
| ۶۶ | [illegible] | ۱۱ | [illegible] |
| ۶۰ | [illegible] |  | [illegible] |
| ›› | [illegible] | ۰۳ | [illegible] |
| ۰۳ | [illegible] | ۲۵ | [illegible] |
| ۶۵ | [illegible] | ۱۶ | [illegible] |
| ۶۰ | [illegible] | ۱۹ | [illegible] |
| ۰۳ | [illegible] | ۲۰ | [illegible] |
|  | [illegible] |  | [illegible] |
| ۰۳ | [illegible] | ۹۰ | [illegible] |
| ۰۳ | [illegible] | ۱۹ | [illegible] |
| ۶۳ | [illegible] | ۱ | [illegible] |

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ بمبئی مشمولہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۴ حصہ ۱۰ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۰ء

| | صفحہ | | |
|---|---|---|---|
| مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعات ۴۳۹ و ۴۳۴ و ۴۳۵ | ۷۸ | واسطے تجویز ہونے کسی پر دیکھا جاسکے — | |
| مجموعہ تعزیرات ہند ۱۸۶۰ء دفعہ ۴۲۶ | // | | |
| مجموعہ مالگزاری اراضی کا ایکٹ نمبر ۵ ۱۸۶۲ء دفعات ۵۸ و ۶۸ و ۸۴ | ۷۹ | | |
| مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء دفعہ ۲۵۸ | ۸۰ | | |
| ترمیم زرری ایکٹ ۷ ۱۸۸۸ء دفعہ ۳۶ | | | |
| مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء دفعہ ۶۲۴ و ۶۲۶ // — پنج | // | | |
| منظوری درخواست تجویز ثانی — | ۸۲ | | |
| مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء دفعہ ۲۸۴ | // | | |
| منشاء دفعہ مذکور | // | | |
| مشتری یا مرتہن کسی شریک کسی شریک کے حصہ کا ایک مناسب فریق نالش تقسیم کا ہے | // | | |
| نالش کرایہ | ۷۶ | | |
| ناکافی حکم سزا | ۷۸ | | |
| نالش واسطے دلاپانے مکان اضافہ شدہ | ۷۹ | | |
| نالش تقسیم | ۸۲ | | |
| وعدہ نہ منتقل کرنے حق انفکاک کا | ۸۱ | | |
| وارث شریک جسکو کوئی حق جایداد مرہونہ میں بوقت نالش نہو ضروری فریق مقدمہ نہیں ہے | // | | |
| ہائیکورٹ کے اختیارات بغرض نظرثانی واسطے صادر کرنے اس حکم کے کہ جس شخص پر جرم ثابت قرار پاکر اوسکی نسبت حکم سزا صادر کیا گیا | ۷۸ | | |

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ بمبئی مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۶ حصہ ۱۱ مطبوعہ نومبر ۱۸۹۲ء

## فہرست مقدمات

### صیغہ اپیل دیوانی



### صیغہ ابتدائی دیوانی



### عدالت ازدواج پارسیان



### صیغہ اپیل فوجداری



### فہرست مضامین ردیف وار

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ بمبئی مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۷ حصہ ۱۲ مطبوعہ دسمبر ۱۸۹۲ء

# سلسلہ نظایر ہائیکورٹ بمبئی مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۶ حصہ ۱ مطبوعہ جنوری ۱۸۹۲ء

## صیغہ ابتدائی دیوانی

برجورجی دوراب جی پٹیل     نام     دہن بائی

امانت نامہ - قرقی جائداد امانتی بجانب دائنان قایم کنندہ امانت - سمن بغرض تردید قرقی - اثر حکم مشتہرہ بسبب سمن - مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۴ ۱۸۸۲ء دفعات ۲۸۰ لغایت ۲۸۲
نیلام جائداد امانتی بعلت اجرا مقابلہ قایم کنندہ امانت کا وہ استحقاق جو ایسے نیلام میں خرید کیا استحقاق قایم کنندہ امانت ہے اور اوس میں استحقاق دستاویز یہ مندرج کرنیکا شامل نہیں ہے - نالش منجانب دائنان بغرض منسوخی دستاویز بنا بر فریب مر وارثان قایم کنندہ امانت کے ہونی چاہئے - ایکٹ تمادی ۱۵ ۱۸۷۷ء دفعہ ۹۵

۷ - اپریل ۱۸۸۴ء کو ایک شخص مسمی نوشیروانجی اردشیر متوفی نے ایک امانت نامہ تحریر کیا جسکی رو سے کچھ جائداد غیر منقولہ مملوکہ اوسکی امانتدار کو امانت میں دیکے واسطے تا زمانہ حیات کے منتقل کیگئی تھے بایں شرط کہ اوسکا دیوالہ نہ نکل جاوے یا منتقل کرنے یا قرضہ قایم کرنے کی کوشش کرے اور ان بعد واسطے اوسکی زوجہ اور اطفال کے منتقل کیگئی تاریخ تحریر دستاویز نوشیروانجی بہت مقروض تھا اور دو یا تین ماہ قبل تاریخ دستاویز کے اوس نے اپنی جائداد منقولہ کا بڑا حصہ ایک دوست کے پاس جمع کیا تھا جسنے نامبردہ (نوشیروانجی) کے دائنان سے تصفیہ کرنے کی کوشش کی اور جائداد مذکور کو اوسکے

[illegible] مسکی [illegible] بالکل تھی بابت استقرار استحقاق قطعی
[illegible] ہوا [illegible] نیلام کے شے میں
[illegible] مقدمہ [illegible] داخل
[illegible] براں یہ بھی [illegible] مشتری بھی اوس
[illegible] جاری کرایا گیا تھا [illegible]
[illegible] کوئی کارروائی [illegible]
[illegible] خلاف حکم صادر ہوا تھا بغرض قائم کرنے [illegible]
[illegible] کی تھی لہذا مدعا علیہ اپنے حقوق [illegible]
[illegible] استدلال [illegible] صاحب جج
[illegible] میں ضرور [illegible] بلحاظ دفعہ ۲۸۰ [illegible]
[illegible] ۱۸۹۲ء [illegible] ناجائز قرار دیا ہے لیکن [illegible] بطور مشارالیہ کو مطابق
دفعہ [illegible] صاحب جج [illegible] فرقی جائداد [illegible]
[illegible] اولاد کے دینا چاہئے تھا۔

تجویز ہوئی کہ وہ حصہ دفعہ ۲۸۰ جسپر استدلال کیا گیا ہے صرف اوس صورت
متعلق ہے جہانکہ جائداد مدیون ڈگری [illegible] اور [illegible]
بوجہ کسی دیگر شخص کے ہو اس صورت میں جائداد بوقت قرقی اور چند ماہ قبل قبضہ
[illegible] میں رہنے تھی اور نہ کلیتاً [illegible] قبضہ مدیون ڈگری [illegible] جسکی رو سے [illegible]
حصہ دفعہ ۲۸۰ کا متعلق ہوتا ہے مقدمہ حال میں [illegible] اور اسلئے صاحب جج پر
[illegible] کی کارروائی کرنے میں یہ لازم نہیں تھا کہ [illegible] حد و استحقاق اوس جائداد
کے استقرار کریں جسپر مشارالیہ نے قرقی قابل بحالی تجویز کی۔

تجویز ہوئی کہ ایسا کوئی حکم خلاف اون حقوق کے صادر نہیں کیا گیا جنکو مدعا علیہم
اول وسوم [illegible] ظاہر کیا ہے تا وہ [illegible] دفعہ ۲۸۳ مجموعہ
ضابطہ دیوانی کے داخل ہو۔

وجوہات سے ایک جزو سکے ادا کرنے مین کام مین لایا [illegible] [illegible]

امانت نامہ [illegible] نوشیروانجی نے نالش بنام ایک شخص ہیرمرجی [illegible] [illegible]
دائر کی وہ نالش ڈسمس کی گئی اور نوشیروانجی کو حکم ہیرمرجی کے خرچہ اوا کرنے [illegible] [illegible]
اجراے ڈگری خرچہ مذکور ہیرمرجی سے جولائی ۱۸۸۲ع مین ایک مکان کو قرق کرایا جو
حصہ اوس جائداد کا تہا جسکی نسبت انتظام بذریعہ امانت نامہ مورخہ اپریل ۱۸۶۵ع ہوا تہا
اسپر اپیلانٹ وغیرہ نے دعوی واگذاشت قرقی کا بدین بیان کیا کہ وہ حقیقتا اون کا ہے [illegible]
اوس [illegible] اوس غرض سے جاری کرایا جو ۱۹ - دسمبر ۱۸۸۲ کو بلا حضور [illegible]
دیکہیر کے کہ وہ نالش بابت ہے مندرجہ اوس کے دائر کرین ڈسمس کیا گیا مگر کوئی نالش
جانب اسی فریق کے دائر نہوئے اور مکان بصیغہ اجرا نیلام کیا گیا ہیرمرجی ڈگری دار
[illegible] اجراے اوسکو نیلام مین خرید کیا اور اوسکو دخل دلایا گیا جو نامبردہ کے پاس
[illegible] اوسکی موت [illegible] دسمبر ۱۸۸۸ع تک رہا بعد اوسکی وفات کے اوسکے اوصیا نے قبضہ
[illegible] نامبردگان نے اوسکو فروخت کرنا چاہا لیکن بوجہ اوس دعوے کے جو نوشیروانجی
[illegible] [illegible] مدعاعلیہم نمبر ۱ و ۳ و ۴ نے از روے امانت نامہ ۱۸۶۵ع کے پیش کیا
[illegible] ایسا نہ کر سکے چنانچہ اون نے یہ نالش بنام نوشیروانجی وغیرہ مدعاعلیہم نمبر ۱
و ۳ و ۴ اور امین قائم امانت [illegible] مدعاعلیہم نمبر ۲ باستدعا اس اقرار کے دائر
کی کہ مدعاعلیہم کو کوئی حق یا مرافق موجودہ یا آیندہ بابت جائداد [illegible] حاصل نہین
اور [illegible] مدعیان بحیثیت اوصیاء ہیرمرجی اوسکے قطعی مستحق ہین اور امانت نامہ
[illegible] مدعیان و دیگر اشخاص نوشیروانجی کے قریق کالعدم ہے -

یہ بحث کیگئی ہے کہ نالش از روے مد ۵ و ضمیمہ ۲ ایکٹ تمادی نمبر ۵ ۱۸۷۷ع کے
ممنوع السماعت ہے کیونکہ وہ زیادہ از ۳ سال بعد ۱۸۸۲ع کے داخل کیگئی تہی جس تاریخ پر
حکم مذکور نے فریق کے نسبت بیان کیا تہا اور اوسپر نامبردہ نے کارروائی ثابت
قرقی مین استدلال کیا تہا -

تجویز ہوئی کہ نالش مد ۵ کے اندر داخل ہوئی ہے اور ممنوع السماعت نہین ہے
استدعا [illegible] نفس الامری صرف دعوی واسطے اس استقرار کے تہی کہ مدعیان قطعی مالکان
جائداد [illegible] کے تہے اور نیز استدعا [illegible] مذکور بہی تہی [illegible] ہیرمرجی

۵ [illegible] اپیلانٹ نے [illegible] وکیل کا مقدمہ کی کارروائی کرنے کو تیار نہ ہوا۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء دفعات ۱۴۳ و ۵۵۶ علدرآمد ضابطہ

مسمی معینہ تاریخ اپیل پر عدالت ماتحت اپیل [illegible] باضابطہ مقرر شدہ کی حاضر ہوا وکیل نے درخواست عدالت میں التوا کی [illegible] کہ اس وقت مقدمہ میں مجھ کو تیار ہونے کی [illegible] نہیں [illegible] عدالت نے التوا کرنے سے انکار کیا اور اپیل کو بعدم پیروی خارج کیا۔

تجویز ہوئی کہ حکم [illegible] جائز [illegible] کہ وکیل اپیلانٹ مقدمہ میں کارروائی کرنے کو تیار نہیں تھا عدالت [illegible] تجویز [illegible] کہ [illegible] کوئی بالکل مجاب اپیلانٹ حاضر نہ تھا اور اپیل کو بعدم پیروی خارج کر [illegible]

## صیغہ اپیل دیوانی

۱۷ فروری ۱۸۹۱ء   صدر گنبا بانگرری   ۱۷   اردو

جمنا داس چھبیلداس (ابتدا مدعا علیہم) اپیلانٹ بنام سہراب جی خورشید جی وغیرہ (ابتداً مدعیان و مدعا علیہم)، رسپانڈنٹان، جہانگیرجی پنچاجی وغیرہ (ابتداً مدعا علیہم) اپیلانٹان بنام سہراب جی خورشید جی وغیرہ (ابتداً مدعیان)، رسپانڈنٹان۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی۔ ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء۔ دفعات ۳۶۸ و ۳۷۲ - اندراج نام ورثا بجائے مدعا علیہ متوفی - ایکٹ تمادی ۱۵ ۱۸۷۷ء - ضمیمہ ۲ مد ۱۷۵ (ج) ، علدرآمد - فریقین -

بعد اجرائے نالش انفساخ شراکت کے متعلق مدعا علیہم کے دو شخص فوت ہو گئے۔ مدعیان نے بعد ایک سال [illegible] انفصال کے درخواست کی کہ قانونی قائم مقامان متوفی کا نام داخل ہو۔ جج [illegible] نے یہ درخواست منظور کی اس تجویز کہ مقدمہ سے دفعہ ۳۷۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی - ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء متعلق ہے اور اسلئے درخواست [illegible] میعاد [illegible] مد ۱۷۸ ایکٹ تمادی ۱۵ ۱۸۷۷ء کے ہے

تجویز ہوئی - کہ مقدمہ سے دفعہ ۳۶۸ متعلق ہے اور نہ دفعہ ۳۷۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء درخواست اندراج نام ورثا بجائے مدعا علیہم متوفی اند [illegible] دی جائے

۵

[illegible] دستاویز امانت [illegible]

[illegible] بتاریخ [illegible]

[illegible]

[illegible] قرضہ کا ادا [illegible]

[illegible]

[illegible] کی [illegible]

[illegible]

[illegible] تجویز ہوئی کہ [illegible]

[illegible] دعوی [illegible]

[illegible] قائم [illegible]

[illegible] پیدا ہوا [illegible]

[illegible]

[illegible] کیونکہ نالش [illegible]

[illegible] نہیں کی۔

تجویز [illegible] دستاویز امانت [illegible]

[illegible] ان دائنان کیجانب سے کیا جا سکتا

ہے [illegible] میں تمادی عارض نہیں ہے۔

سوال [illegible] دائنان بتاریخ تحریر دستاویز امانت [illegible]

## صیغہ اپیل دیوانی

۶

[illegible]

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ بمبئی مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۶ حصہ ۲ مطبوعہ فروری ۱۸۹۲ء

## صیغہ ابتدائی دیوانی

### کیخسرو منچرجی ہیرامانک بنام اسنگ و ویونگ کمپنی

۲۲- جون ۱۸۹۱ء

کمپنی انتقال حصص - نالش واسطے مجبور کرنے ڈائرکٹران کے بغرض رجسٹری انتقال - اشخاص مستحق رجسٹری کرانے انتقال کے - دیوالیہ ہونے حصہ دار کا حق افیشل اسائنی نسبت بیع حصص مقبول انتقال -

مجمل سوالظہر ایک کورلا اسنگ و ویونگ کمپنی کے ایک شرط میں یہ قاعدہ تھا کہ بورڈ ڈائرکٹران کسی انتقال حصص کے نسبت رجسٹری کرنے سے انکار کر سکتا ہے بجز اس کے کہ منتقل الیہ کو بورڈ نے پسند کیا ہو ایک حصہ دار جسکے پاس ۲۳۴ حصے تھے دیوالیہ ہوگیا بعد اس کے اوس کے حصص افیشل اسائنی کو پہونچے اور اوس نے حصص مذکور کو فروخت کیا خریدار نے افیشل اسائنی سے کہا کہ حصص مذکور کو نام دو اشخاص نامزدہ کے منتقل کرے یعنی سو حصے نام ایک شخص نامزدہ کے اور دوسوتیس حصے نام دوسرے شخص نامزدہ کے افیشل اسائنی نے ضروری دستاویزات انتقال تحریر کیں اور اونکو کمپنی کے پاس بھیجدیا بدیں استدعا کہ بالتبع اسکے حصص منتقل کئے جائیں اشخاص نامزدہ مذکورہ بیشتر سے شرکا کمپنی فی الحال حصص کمپنی رجسٹری شدہ تھے اور اونکی نسبت بحیثیت اونکی ذاتی لیاقت کے کچھ اعتراض نہیں کیا گیا تھا مگر ڈائرکٹران نے منتقل الیہم کے پسند کرنے اور انتقال کے درج رجسٹر کرنے سے انکار کیا بجز اس کے کہ منتقل الیہم یہ شرط کریں کہ نامزدگان ایک جائداد کی تبدیلی نسبت طریقہ معاوضہ وہی اصحاب کمپنی کے بابت جس امر کے نسبت ڈائرکٹران ایک خاص تدبیر کرنے والے تھے اور جسکی نسبت اونکو یقین تھا کہ کمپنی کے حق میں مفید ہوگی اعتراض منتقل الیہم سے ا ن

مقدمہ ۱      ۲۰ [illegible]      [illegible]

[illegible] ۱۸۶۸ع [illegible] بحکم [illegible] کہ دیکھو [illegible]
[illegible]

# اجلاس کامل

اپاجی [illegible]      بنام      راج چندر [illegible]

[illegible] اپنے [illegible] بحیات [illegible]
[illegible]

تجویز [illegible] ٹیلنگ صاحب جسٹس [illegible] کہ [illegible]
[illegible] مادہ ۱۵ [illegible] اپنے پدر کے مال [illegible]
[illegible] اپنے حصہ [illegible] نہیں کرسکتا
بحالیکہ پدر اوسکی [illegible] ہو

جو تعداد عملہ [illegible] بیان ہوا ہے مقبوضہ ریلوے کمپنی کا تابع قرقی کے سروار ڈل سے زر [illegible] کورکی کرائی گئی انتقال کیا اس انتقال کا یہ مقصد تھا کہ اوس خرچہ کا اطمینان ہو جو مسٹر وادیا و مسٹر گہاڑی نے بطور اٹرنیان [illegible] عملہ صرف کیا تھا اس انتقال کی اطلاع ریلوے کمپنی کو فوراً دی گئی۔

فروری ۱۸۹۱ء میں تہیک سکال نے ضلع [illegible] مقبوضہ ریلوے کمپنی ناجرا ڈگری کے جو بنام گوبند رام جی نالش نمبر ۱۹۰ سنہ ۱۸۹۱ء میں حاصل کی تہی قرق کرلئے اور بعدہٗ دیگر دائنان گوبند رام جی جنہوں نے بنام اون کے ڈگری حاصل کی تہی درخواست اجرا کی اور زر مذکور کو قرق کرایا۔

۲۶ - مئی ۱۸۹۱ء کو موجب حکم اقبالی نالش نمبر ۳۲۲ سنہ ۱۸۹۱ء ریلوے کمپنی نے شریف بمبئی کو ضلع [illegible] ۱۰ اکیا جسکی نسبت ریلوے کمپنی نے اقبال کیا تہا کہ وہ منجملہ واجب تقوم کے گوبند رام جی کا مستحق ہے۔

مسٹر وادیا و مسٹر گہاڑی نے یہ حجت کی کہ موجب انتقال مذکورہ صدر ۲۴ ستمبر ۱۸۹۰ء کے وہ مستحق اوس روپیہ کے تھے جو اون کے نام منتقل کیا گیا تابع صرف دعوی داران کے جسنے سابق انتقال زر مذکور قرق کرایا تہا اور دائنان کو جنہوں نے بعدہٗ قرقی کرے کچھ دعوی زر مذکور کے نسبت نہیں ہے

تجویز ہوئی - کہ زر مذکور روپیہ جو بذریعہ نیلام بالطور دیگر صیغہ اجرائے ڈگری میں وصول ہو حسب مراد دفعہ ۲۹۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی (۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) سمجہا چاہیئے

یہ بہی تجویز ہوئی - کہ موجب احکام دفعہ ۲۹۵ دعاوی اجرا کنندہ ڈگری مابعد ایسے دعوی کے جو قابل نفاذ بذریعہ قرقی" اس ای وارڈن حسب مراد دفعہ ۲۷۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی تہے اور انتقال بنام مسٹر وادیا و مسٹر گہاڑی بمقابلہ دعاوی دائنان گوبند رام جی کے جنہوں نے قبل ۲۶ - مئی ۱۸۹۱ء درخواست اجرائی کی و نیز بمقابلہ دعاوی وارڈن نسبت روپیہ کے جو شیرف کمپنی کے پاس تہا ناجائز ہے۔

مزید براں یہ بہی تجویز ہوئی کہ قرقی صرف اوس جزو روپیہ پر تہی [illegible] تہی کہ جو مساوی زر ڈگری کے تہا بلکہ ایک جائز قرقی جس شکل سے کہ عمل میں آئی بابت کل روپیہ کے تہی جو مقبوضہ ریلوے کمپنی تہا یہ حجت کیگئی کہ قرقی صرف مبلغ [illegible] کی درحقیقت کیگئی تہی لہذا [illegible] کل روپیہ واجب الادا تہا جسکی تعداد زیادہ تہی۔

تجویز ہوئی کہ غلط بیانی مندرجہ حکم قرقی ایک محض حجت باطل ہے او کل روپیہ جو ریلوے کمپنی کے پاس تہا قرق کیا گیا تہا نظر حالات بیدشان جائداد کا بطور معقول صحیح ہونا چاہیئے اور ایسا ہونا چاہیئے کہ جس سے جائداد معقول طور پر بصحت شناخت کیجاسکے اگر [illegible] ولنشان ایسا ہو

۸ کاروائی آئندہ کے [illegible] کوئی [illegible] کیا گیا [illegible] حال [illegible]
ناسس دائر کی
تجویز [illegible] رجسٹری کرائی [illegible]
[illegible] کو اور [illegible] کو کوئی استحقاق [illegible]
[illegible]
تجویز ہوئی - [illegible] مسدر [illegible] حق [illegible]
[illegible]

# صیغہ ابتدائی دیوانی

۱- جولائی ۱۸۹۶ء
صفحہ کتاب اکبری ۹۱

مسماۃ بی ایڈلیڈ وارڈن (مدعی) بنام کونور رام جی (مدعا علیہ)

الیفانسو ادیا ولکنسن دیگر (دعویداران)

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء دفعات ۲۹۵ [illegible] ۲۲ [illegible]
[illegible] ڈگری [illegible] ڈگری [illegible]
کرایا [illegible] ثالث کے [illegible]
[illegible] روپیہ [illegible] کے یا اور طرح [illegible] وصول ہو [illegible] مسدر حہ حکم [illegible]
جائداد مقروقہ

۸- جولائی ۱۸۹۶ء کو وارڈن مدعی نے گونور رام جی پر نالش ۲۳ دسمبر ۱۸۹۶ء [illegible]
کے دائر کی اور ۱۸- ماہ مذکور کو قرقی قبل فیصلہ کو [illegible] رام جی کے روپیہ کی [illegible]
کے قبل حاصل کی ۵- اگست ۱۸۹۶ء کو وارڈن نے ڈگری نالش مذکور [illegible]
و خرچہ حاصل کی اور ۱۳- اگست ۱۸۹۶ء کو درخواست اجرا گذرانی
۴- ستمبر ۱۸۹۶ء کو گونور رام جی نے بنام [illegible] مسٹر واڈیا [illegible]

(۱) لا رپورٹ الہ آباد انڈین سیریز جلد [illegible] صفحہ ۵۱۹

11

[illegible] بعدالت [illegible] واسطے [illegible] کرانے قرقی کے دائر کی عدالت [illegible] اولی [illegible] نے [illegible] کیا [illegible] کہ حق دونوں [illegible] کے [illegible] اور [illegible] فیصلہ [illegible] (۱) یہ تجویز کی [illegible] بعض [illegible] فریقین [illegible] ہے
[illegible] مقدمہ واسطے [illegible] دوبارہ [illegible] واپس ہوا گیا

[illegible] پوہنکور [illegible]

[illegible] کرنے فہرست [illegible] مدعیان شرکت کے [illegible] سے
[illegible] اولی [illegible] کیا [illegible] عدالت اپیل کے [illegible] ۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ [illegible] ۱۸۸۲ء)
[illegible] ہوا۔

[illegible] کہ [illegible] مدعی نمبر ۲ سے نسبت مدعی نمبر ۱ کی تسلیم کی ہے لہذا [illegible] دعاوی کسی طور پر [illegible] دونوں [illegible] مشترکہ استحقاق مدعا علیہ کے تردید کر نہیں۔ [illegible] حسب دفعہ ۲۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) کے نالش مشترکہ کر سکتے ہیں۔

مقدمہ [illegible] (۱) تحریر کیا گیا

# ضمیمہ اپیل دیوانی

| | | |
|---|---|---|
| جیوا جی | بنام | [illegible] |

۱۴-اپریل سنہ ۱۸۹۱ء
صفحہ [illegible]
۲
اردو

اجرا ڈگری۔ ڈگری یکطرفہ۔ درخواست منسوخ کرانے ڈگری کے۔ [illegible] حکم [illegible] درخواست۔ درخواست [illegible] اجرای ڈگری [illegible] سال بعد تاریخ ڈگری ایکٹ تمادی (نمبر ۱۵ [illegible]) دفعہ ۱۷۹ ضمیمہ ۲۔

مدعی نے ایک ڈگری یکطرفہ مدعا علیہ پر [illegible] مارچ سنہ ۱۸۸۶ء کو حاصل کی مدعا علیہ نے درخواست واسطے منسوخ کرانے ڈگری کے گذرانی اوسکی درخواست کو عدالت اپیل نے بتاریخ ۵۔ مارچ سنہ ۱۸۸۶ء قطعاً نامنظور کیا ڈگریدار نے درخواست اجرائے ڈگری ۲۴۔ ستمبر سنہ ۱۸۸۹ء کو پیش کی۔
تجویز ہوئی کہ درخواست مذکور رو سے دفعہ ۱۷۹ ضمیمہ ۲ ایکٹ تمادی (نمبر ۱۵ [illegible]) کے تمادی

(۱) انڈین لارپورٹس سلسلہ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۳۹

۱۵ | اسکو کافی تصور کیا جاتا ہے۔

## صیغہ اپیل دیوانی

**مارونی ولد اوماجی** بنام **وی تہو**

۱۷- مارچ ۱۸۹۱ء — صفحہ کتاب انگریزی ۱۱۸ — ردو ر

مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) دفعات ۹۶ و ۸۴ و ۵۴۲۔ تعمیل اطلاعنامہ اپیل انکار ریسپانڈنٹ رسید تعمیل پر دستخط کرنے سے۔ ریسپانڈنٹ یکطرفہ ڈگری اپیل بارانی ڈگری مذکور

درحالیکہ ریسپانڈنٹ نے رسید تعمیل پر جو اصل اطلاعنامہ اپیل کی پشت پر لکھی تھی دستخط کرنے سے انکار کیا اور عہدہ دار تعمیل کنندہ نے بجائے چسپان کرنے نقل اطلاعنامہ کے دروازہ بیرونی مکان پر جسمیں ریسپانڈنٹ رہتا تھا اطلاعنامہ کو عدالت میں واپس بھیجا معہ اس بیان حلفی کے کہ ریسپانڈنٹ نے رسید پر دستخط کرنے سے انکار کیا اور عدالت نے یکطرفہ ڈگری ریسپانڈنٹ پر صادر کی۔

**تجویز ہوئی** کہ بنظر حالات اطلاعنامہ کی تعمیل باضابطہ نہیں ہوئی اور فیصلہ اپیل کا یکطرفہ غلط ہوا۔

یہ بھی **تجویز ہوئی** کہ ڈگری یکطرفہ عدالت اپیل ماتحت کا اپیل ہو سکتا ہے۔

## صیغہ اپیل دیوانی

**فقیرآپا** بنام **رودرآپا**

۱۷- مارچ ۱۸۹۱ء — صفحہ کتاب انگریزی ۱۱۹ — ردو ر

مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) دفعات ۲۶ و ۳۱ و ۴۳۔ اشتعال مدعی۔ اشخاص جنکو نالش سے تعلق مشترک ہے عدم شمول بجانب یقین کے عدالت مرافعہ اولی میں بحث کیا گیا۔ عملدرآمد۔

مدعیان بیوہ اور ایک پسر متبنّیٰ مسمیٰ ایک شخص راپا کے تھے جو عموی مدعا علیہ رودرآپا کا تھا بعلت اجرائے ڈگری موسومہ رودرآپا جائداد متنازعہ قرق کیگئی تھی مدعیان نے عذر کیا اور قرقی سے اس بناپر اعتراض کیا کہ جائداد مملوکہ راپا کی تھی اور نہ مملوکہ رودرآپا مدیون ڈگری کی یہ عذر نامنظور

۱۲۱ واقعی ہے کہ درباره حقیت [illegible] کل [illegible] اصول مندرجہ دفعہ ۱۱- ایکٹ [illegible] متعلق [illegible] جاتا ہے -

# صیغہ اپیل دیوانی

۳- اپریل ۱۸۹۱ء

صیغہ کابک اکبری

۱۲۸

اردو

[illegible] بنام **گنیش نراین**

[illegible] اوربی [illegible] دفعہ ۳ (۳) ضمن (ج) مالگذاری [illegible] لگان کے -

[illegible] ایکٹ ہاے عدالت [illegible] مطالبہ خفیفہ کے اپیل

[illegible] اپیل ثانی [illegible] -

اگر [illegible] لگان حسب دفعہ ۳ (۳) ضمن (ج) ایکٹ اوربی [illegible] دائر ہوئی ہو [illegible] ماتحت درجہ دوم سے تجویز الفافیہ تحت انحقاق [illegible] کا دعوی کیا گیا تھا بعد ازاں بحث درباره اس امر کے پیدا ہوئی [illegible] جج ماتحت کے اپیل کیا جا سکتا ہے یا وہ قابل نظر ثانی اسپیشل جج [illegible] ایکٹ [illegible] ہے -

[illegible] کہ اگرچہ بحث [illegible] کی مقدمہ میں اتفاقیہ [illegible] ہوئی تھی تو بھی از روے [illegible] ہاے عدالت مطالبہ خفیفہ کے مالت بحثیت متدائرہ ایک ہی مالگذاری ہے [illegible] اور [illegible] ضمن (ج) دفعہ ۳ (۳) ایکٹ اوربی [illegible] ۱۸۷۳ء کے داخل ہوتی ہے اور کوئی اپیل عدالت ضلع میں [illegible] ڈگری [illegible] جج ماتحت کے نہیں ہو سکتا جنہوں نے نالش کا فیصلہ کیا -

# صیغہ اپیل دیوانی

[illegible] ۱۸۹۱ء

[illegible]

وینکٹ رامن رام بھٹ بنام ٹمایا دیوایا

ناحق سے سوال پیدا ہوا اسی طور پر ہیں پایا گیا ہے صاف طور پر ایک اپیل نارانسی ڈگری یا حکم کے جو پہلے صادر کیا گیا ہے کی اجرا ہا ہے اور یہ اپیل نارانسی حکم اسی عدالت کے ہے جس سے اوس کے منسوخ کرنے سے انکار کیا ہو اور یا کامیاب کوشش سات کا جو مدعا علیہم نے واسطے منسوخ ڈگری یکطرفہ کے کیں اثر نہیں ہوسکتا ہے کہ اوس میعاد کی توسیع کریں جو قانون میں واسطے اپیل کے ڈگری کے محکوم ہے

اپیل دوم نارانسی فیصلہ راؤ بہادر کے بی مراٹھی جج ماتحت اول درجہ مقام دہار مقدمہ اپیل نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۸۹ء
۱ مارچ سنہ ۱۸۸۶ء کو مدعی نے ڈگری یکطرفہ مدعا علیہ پر حاصل کی۔
مدعا علیہ نے درخواست گذرانی کہ ڈگری یکطرفہ منسوخ کیجاوے اوسکی درخواست ۲۳ دسمبر سنہ ۱۸۸۶ء کو نامنظور ہوئی
مدعا علیہ نے نارانسی اس حکم موسومی کے اپیل کیا اوسکا اپیل تاریخ ۵ مارچ سنہ ۱۸۸۸ء کو نامنظور ہوا ڈگری اوسکے اجرا کی درخواست اجرائے ڈگری ۲۴ ستمبر سنہ ۱۸۸۹ء کو پیش کی۔
جج ماتحت کدک نے یہ درخواست بوجہ تمادی عارض ہونے نامنظور کی کیونکہ وہ زائد از تین سال بعد تاریخ ڈگری کے گذرانی تھی
اس حکم کو جج ماتحت مختار درجہ اول نے بر طبق اپیل بحال رکھا۔
ڈگریدار نے اپیل بحضور ہائیکورٹ دائر کیا۔

# صیغہ اپیل دیوانی

نارو دامانک ٹھوار دہن     بنام     ہری بھاگیا پھاتک

شہادت ۔ ایکٹ شہادت دہم مجریہ سنہ ۱۸۷۲ء دفعہ ۱۱ ۔ ایسا واقعہ جو کسی واقعہ تنقیحی کو غیر یقینی کر دے ۔

اقبال ایک مدعا علیہ کا مقابلہ دیگر مدعا علیہم کے ایک واقعہ متعلقہ ہے ۔

۲۸ اپریل سنہ ۱۸۹۱ء

صوبکار اکبری

۲۶

ردد

ایک نالش میں جو مدعی نے بنام متعدد مدعا علیہم کے واسطے انسداد تصرفات مدعا علیہم متعلقہ ایک گلی کے دائر کی کہ جو ملکیت مشترک جو دادی کی اور مدعا علیہم کی تھی۔
تجویز ہوئی کہ اقبال جو مدعا علیہم میں سے ایک نے نالش سابق میں جس میں دوسرے مدعا علیہم فریق تھے نسبت حیثیت مشترک جزو گلی موقوعہ مابین جائداد مدعیان وجود اپنے گھر کے کیا و نیز ایک بیان ہمشکل مندرجہ دستاویز مدعلہ دیگر مدعا علیہ بغرض ثبوت استحقاق نسبت اپنے مکان کے قابل مدرا ئی شہادت بغرض ثبوت حیثیت مشترک کل گلی حسب بیان مدعی کے ہے واقعہ ملکیت مشترکہ دیگر حصص گلی کو بطور

15

جو درمیان اوس کے اور رعیت کے تھی ارتھین ہو سکتا جونکہ مدعا علیہ نے اپنا استحقاق نیلام کرا لینے کا حسب ڈگری ۱۸۶۷ء کے استعمال نہیں کیا لہذا مدعیان مستحق انفکاک کے ہیں کیونکہ وہ رقم از روئے ڈگری بوقت و بکی بارہ کے واجب الادا تھی بطور ایک امر فیصل شدہ کے درمیان فریقین کے تصور کی گئی ہے۔

(۱) دفعہ ۵۶ - بقایائے مالگزاری اراضی جو بابت اراضی کسی حقیت دار کے واجب الادا ہو اراضی کاشت دار اوس کے ہر ایک حق در مطالبہ پر مقدم ہوگا جسکے عدم ادا کی علت میں اراضی کاشت جیلکاری یا متعلقہ معہ کل حقوق قابض یا حقیت دار اور دیگر تمام درختوں فصلوں عمارتوں اون اشیا کے جو اراضی سے متعلق ہیں یا جو مستقل طور پر اوس ہستی سے وابستہ ہوں جو اراضی مذکور سے ملحق ہے مستوجب ضبطی ہوگی بر طبق جسکے صاحب کلکٹر بلا رقوم بقایا بذریعہ نیلام اراضی کاشت جیلکاری یا متعلقہ ہمراہ تمام حقوق کاشت و مطالبات از حقوق سے وصول کر سکتے ہیں جو قابض یا حقیت دار یا کسی اوس کے پیشروان استحقاق نے پیدا کیے ہوں یا جو کسی دیگر طور پر معاملہ ایسے قابض یا حقیت دار کے موجود ہوں یا صاحب کلکٹر دیگر طور پر ایسی اراضی کاشت جیلکاری یا متعلقہ کا انتظام حسب قواعد یا احکام کے کر سکتے ہوں جو اس معاملہ میں حسب دفعہ ۲۱۴ صادر ہوئے ہوں۔

(۲) دفعہ ۵۷ - کلکٹر کو بصورت ضبطی اراضی کاشت بوجہ باقیداری یا دیگر قصور کے جسکی وجہ سے ایسی ضبطی حسب اختیار کسی قانون جاریہ الوقت کے لازم آوے یہ جائز ہوگا کہ اراضی مذکور پر جو ایسی کاشت میں شامل ہو بلا توسط قبضہ کر لیں یا اراضی مذکور کا انتظام بذریعہ اوس پرستری یا کسی دیگر شخص کو قبضہ دلانے کے کریں جو اوس پر حسب احکام ایکٹ ہذا یا کسی دیگر قانون جاریہ الوقت کے قابض ہونے کا مستحق ہو۔

(۳) دفعہ ۱۵۳ - کلکٹر کو اختیار ہے کہ اراضی کاشت جیلکاری یا متعلقہ کو جسکی نسبت بقایائے مالگزاری اراضی واجب الادا ہو ضبطی سرکار قرار دیں اور اوسکا نیلام یا کسی دیگر طور پر حسب احکام دفعات ۵۶ و ۵۷ انتظام کریں اور آمدنی کو اگر کچھ ہو بحساب باقیدار جمع کرا دیں۔

## عدالت معاملات ازدواج پارسیان

۲۵ - اگست ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۱۳۲
اردو

**دوراب جی رستم جی بادن** بنام **جیبر بائی**

ایکٹ ازدواج پارسیان نمبر ۱۵ ۱۸۶۵ء دفعات ۳ و ۱۴ و ۳۰ و ۵۳ و ۲۶ و ۳۲ اختیار سماعت عدالت ... نالش بجانب شوہر بابت طلاق۔ ازدواج جائز ہیرو ... ازدواج جبکہ شوہر نابالغ تھا رضامندی سابق ولی کی۔

[illegible] مدعا علیہ [illegible] لیکن [illegible] اصل [illegible] مجموعہ ضابطہ دیوانی [illegible] ایکٹ [illegible] ۲۳ و ۴۳ [illegible] ایکٹ ۵ [illegible] ۱۹۵۹ء دستور [illegible] عدالت [illegible] دیوانی [illegible] کافی [illegible] ہوتا۔

اگرچہ [illegible] دفعہ ۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی [illegible] ایکٹ [illegible] ۱۹۸۲ء [illegible] پڑھی جاسکتی [illegible] لازم ہے [illegible] دیوانی [illegible] اس صورت [illegible] ایکٹ [illegible] عام اصول [illegible] دستور [illegible] کورٹ آف [illegible] دیوانی [illegible] کیا جائے اگر [illegible] تحقیقات [illegible] نالش کے قابل نہیں ہے۔

## صفحہ پنجاب لا

دستہ تحصیل
نہال چند

[illegible] رہن۔ مرہون کا [illegible] قبضہ [illegible] عدم ادائے لگان [illegible] ادائے [illegible] مرتہن۔ مجموعہ مالگزاری اراضی [illegible] ایکٹ [illegible]

نالش [illegible] اراضی میں جو اس [illegible] مدعا علیہ کے [illegible] کیا [illegible] ایک ڈگری [illegible] نیلام [illegible] اراضی مذکور [illegible] ادائے لگان [illegible] نیلام کرنے والا [illegible] مدعا علیہ [illegible] روپیہ ادا کر دیا اور [illegible] قبضہ کرا دیا [illegible] ادا کیا ہے۔

تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق [illegible] ہے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اراضی مذکور کی [illegible] صاحب کلکٹر نے یہ قرار دیا تھا کہ [illegible] دفعات ۶ ۵ [illegible] ۳ [illegible] ۲ [illegible] مجموعہ مالگزاری اراضی ایکٹ [illegible] ۱۸۷۹ء [illegible] اس امر سے کہ مدعی علیہ نے کارروائیات دفعہ ۶ ۵ کو بذریعہ [illegible] ادائے لگان کے [illegible] اوس کا قبضہ مخالف نہیں ہوا اور اوس سے اصلی حیثیت مرتہن [illegible]

[illegible] ۱۲۱

۲۳- جولائی ۱۸۹۱ء

صفحہ تا تحریر (۱)

۱۴۱

اُردو

# الہ آباد ہائیکورٹ مندرجہ انڈین لا رپورٹ

# جلد ۱۱ حصہ ۳ مطبوعہ مارچ ۱۸۹۲ء

---

## صیغہ ابتدائی دیوانی

حاجی عبدالرحمن بنام حاجی نور محمد

رہن بہ شرط نیلام ہائے مرتہن۔ زرواصل نیلام بقصد مرتہن۔ نالش جائداد راہن واسطے زر فاضل کے سود زر اصل مکفولہ کو ریاست کے مرتہن محسوب کیا گیا۔ سود تاریخ نیلام سے محسوب کیا گیا۔

ادا دگی ادا۔ ادائگی ادا سے زر قرضہ کس صورت میں کافی ہے۔ ادائگی داخل نالش کے بعد نیلام کے بعد، جاع نالش کے عدالت میں روپیہ جمع کردیا جاوے۔

ایسے مرتہن پر جس نے بموجب اپنے اختیار نیلام کرنے کے جائداد مرہونہ کو نیلام کر ڈالا ہے لازم ہے کہ جو کچھ زر فاضل وصول کیے یعنی مرتہن کے قبضہ میں رہے اور نکو معہ سود بشرح [illegible] یعنی بشرح عدالت میں ابتدا سے تاریخ تکمیل نیلام راہن کو واپس کرے۔

فیصلہ مقدمہ مقدمہ ڈکسن بنام کلارک (۱) کہ ادائگی اور اسے جرو زرقرضہ کی [illegible] سمجھا چاہئے کہ گویا ایسی ادائگی ظاہر نہیں کی گئی تھی صرف اس صورت میں متعلق ہوتا ہے کہ فریق المدیون ادائگی ادا اور اس سے زیادہ روپیہ اپنے ذمہ واجب الادا ہونا قبول کرے کہ جتنے کے ادائگی مت ادائگی ظاہر کرے۔

عذر ادائگی اور قبل نالش کے ساتھ بعد نالش روپیہ عدالت میں داخل ہونا چاہئے ورنہ ادائگی بکار موثر ہوگی۔

---

(۱) رپورٹ شدہ ... ریج جلد ۵ صفحہ ۳۶۵-

۱۶

مدعی و مدعا علیہا پارسی ہیں تو ہمیں سے مالس اپریل ۱۸۸۵ء میں یہ بیان دائر کی کہ ماہ ۱۸۸۵ء میں ہم نامزد
۱۱ مدعا علیہا کی رسم آشیرباد بمقام اکولہ ضلع [illegible] قرار پایا ہوا تھی نامزدہ سے بیان کیا کہ اوس وقت
اوسکی عمر ۱۱ سال کی تھی اور اوسکی مادر اور ولیہ نے اسی رضامندی سے رسم مذکور کے بعض
ظاہر کی تھی اور بوقت رسم کے وجود میں انکار ان نامزدہ اور مدعا علیہا بہو ساول ہیں ۸ اپریل ۱۸۸۵ء
تجاوز [illegible] لیکن اوس کے بعد نامزدہ مدعا علیہا نے [illegible] انکار کیا اوس سے بیان کیا کہ
مدعا علیہا مذکور [illegible] اور [illegible] کہ اگر ضرور ہو تو یہ قرار دیا جائے
کہ رسم آشیرباد [illegible] ازدواج جائز نہیں قائم ہوا لیکن اگر ازدواج جائز قرار دیا جاوے تو وہ فسخ کیا جاسکتا
بوقت سماعت کے یہ تجویز کی گئی کہ احکام مندرجہ دفعہ ۳ ایکٹ ازدواج و طلاق پارسیان نمبر ۱۵ ۱۸۶۵ء کی
تعمیل ہو گئی پس شادی جائز ہوتی اگر [illegible] ڈگری [illegible] ہوتی یہ بھی تجویز کی گئی کہ مدعا علیہا [illegible] انکار
کی ہوئی ہے۔

تجویز ہوئی کہ اختیار سماعت عدالت مختص اس امر سے ممنوع نہیں ہے کہ فریقین کی شادی اکولہ میں
ہوئی تھی دفعہ ۲ ایکٹ ۱۵ ۱۸۶۵ء ازدواج سے متعلق ہے خواہ وہ کسی جگہ ہوئے ہوں مقدمہ جا ہیں
دونوں [illegible] حدود اختیار عدالت کے بوقت شادی سکونت رکھتے تھے اور [illegible] اس طور پر سکونت
رکھتے ہیں اور [illegible] عدالت سرزد ہوئی لہذا عدالت کو اختیار سماعت ہے۔
چونکہ [illegible] ڈیلیگیٹان دیسی [illegible] یہ تجویز کی کہ بوقت شادی احکام مندرجہ دفعہ ۳ ایکٹ شادی
پارسیان نمبر ۱۵ ۱۸۶۵ء کے تعمیل ہو گئی لہذا۔

تجویز ہوئی بعرض اس امر کے کہ کوئی خاص قانون یا دستور رواج متعلق اس مضمون کے درباره
لوازمات ازدواج جائز مابین پارسیان ضلع مذکور کے نہیں ہے یا اگر ایسا قانون یا دستور ہے تو وہ مطابق
دفعہ ۳ ایکٹ مذکور ہے شادی مابین مدعی و مدعا علیہا کے جائز ہے اور وہ قابل انفساخ ہے

[illegible] دلالی کا [illegible]

[illegible] اور [illegible] وقت [illegible]

[illegible] برطبق رقم [illegible] مطالبہ

[illegible] حکم [illegible] ہوا اولیکوئیڈیٹران نے اوسکا نام فہرست

[illegible] دوحصص کے درج کیا [illegible]

[illegible]

[illegible] کا نام [illegible] فہرست کا [illegible]

[illegible] اور [illegible] سکی حدمات [illegible] اور اسے

[illegible] کیا تھا اوسکو

کوئی [illegible] اوسکی [illegible] نہ ہوئی تھی۔

[illegible] جوشخص واجب الادا ہو شخص [illegible]

تا [illegible] عذر نصف [illegible] رضامندی ہوسکے توجوابدہی [illegible] دفعہ ۲۸ - ایکٹ کمپنی

[illegible] ۱۸۸۲ء جائز ہو گی لیکن اگر حالات سے [illegible] ہو تو صورت دگرگون ہوگی۔

## صیغہ اپیل فوجداری

۱۸- فروری ۱۸۹۱ء

صفحہ کتاب الحریر

۱۲۵

اُردو

**ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام اباجی رام سندر**

مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعات ۴۷۱ و ۴۷۴ ایسی جعلی دستاویزات کا پاس رکھنا جنہیں ملتبس [illegible] کئے ہوئے ہوں - اوراجیسے جرم مرتکب ہوتا ہے ہدایت [illegible] کو ہدایت [illegible]

[illegible] تائید الزام حسب دفعہ ۴۷۴ مجموعہ تعزیرات ہند مجاب [illegible] امور ذیل ثابت ہونے چاہئیں (۱) دستاویزات جنکی بابت الزام لگایا گیا ہے جعلی ہیں (۲) ملزم اونکو جعلی جانتا تھا (۳) دستاویزات مذکورا وسکے پاس تھیں (۴) ملزم کی یہ نیت تھی کہ وہ اصلی دستاویزات کی حیثیت سے فریبا یا بددیانتی سے کام میں لائی جاویں (۵) ہر ایک دستاویز اوس قسم کی ہے کہ جسکا ذکر دفعہ ۴۶۶ خواہ دفعہ ۴۶۷ مجموعہ تعزیرات ہند میں ہے۔

امور پرشوتم **سام** رتن بائی

اٹرنی - حریہ - حکم سام وارث یا قائم مقام وکل واسطے ادا کرنے درجہ اٹرنی کے
من ہوچکا ہو قاعدہ نمبر ۱۱ ملہ قواعد ہائیکورٹ -

قاعدہ نمبر ۸ قواعد ہائیکورٹ میں یہ حکم ہے "جب کوئی اٹرنی اپنے خرچہ کا مقابلہ
اپنے موکل سے تشخیص کرلے تو وہ اطلاس جیمبرسے حکم بابت ادا سے اوس رقم کے حاصل کرسکتا ہے جو
تشخیص خرچہ دلائی گئی ہو اور اوس حکم کا اجرا بموجب باب ۱۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی عمل آسکتا ہے
تجویز ہوئی - کہ ورثا یا قائم مقامان موکل الفاظ اس قاعدہ میں داخل نہیں ہیں اور بموجب قاعدہ
مذکور مطالبہ اٹرنی مقابلہ اشخاص مذکور نہیں ہوسکتا -

## استصواب فوجداری

ملکہ معظمہ قیصر ہند **سام** محمد ریاض الدین

قانون رکا ایکٹ (نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۱ ع) دفعہ ۲۵ - سپردگی بعدالت ہائیکورٹ مجاز کار روائی اختیار رزیڈنسی
مجسٹریٹ کا نسبت تحقیقات ایسے مقدمہ کے جسکو کار روائی کے سپرد کیا ہو -
رزیڈنسی مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ وہ تحقیقات ابتدائی نسبت مقدمہ ایسے ملزم کے کرے
جسکو کار روائی حسب دفعہ ۲۵ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۶۱ ع سپرد کورٹ کیا ہو -

## صیغہ اپیل دیوانی

پرشوتم داس **سام** ایشر داس

کمپنی ایکٹ متعلق کمپنی ہاے ہند نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۲ ع دفعہ ۲۸ - ادا سے نقد - تقصیر رضامندی
وہ داری کا شیر ہولڈر کمپنی مددگار -

ایک شخص مسمی پرشوتم داس بہائی داس کام اسپیکٹ دیونگ کمپنی لمٹڈ نواب بیلا کا بحیثیت
دلال کے اسطور پر کرتا تہا کہ حصص لوگوں سے لوا تا تہا اور لینے والوں سے روپیہ وصول کرتا
تہا اور لوگوں کو حصص لینے کی ترغیب دیتا تہا کوی اقرار صریح اس بات کا نہ تہا کہ اوسکو

۲۱

[illegible] داری کر کیا اور [illegible] بیع بالوفا وقتیکہ [illegible] تذکرہ [illegible] دستاویز مذکور کا مندرجہ تفصیل
[illegible] دوم [illegible] مال [illegible] حاکم [illegible] اشخاص با دلسے اسقدر لگان سکے ہیں اور [illegible] کی
[illegible] روپیہ [illegible] کل [illegible] رائگان تھی) دیا گیا اور قرضخواہ کو جائز ہے کہ [illegible] حاصل
حاصل کرے اور وصول کرے۔

تجویز ہوئی کہ اگرچہ لفظ عوض کے معنی علی العموم جائداد کے ہو سکتے ہیں لیکن [illegible] سیاق
عبارت [illegible] اوسکے معنی زر یا رقم کے سمجھے جانے چاہئیں۔

یہ بھی تجویز ہوئی کہ عبارت [illegible] سے بخوبی صاف معلوم ہوتی ہے کہ زر لگان کا [illegible] واسطے
کے متعلق کیا جاوے۔

یہ بھی تجویز ہوئی کہ اگر یہ معاملہ رہن بھی سمجھا جاوے تو وہ محض رہن انتفاعی ہے [illegible] کوئی
حق نیلام کرانے جائداد کا حاصل ہوگا۔

دفعہ ۱۴۴ ضمیمہ دوم ایکٹ حد سماعت (نمبر ۱۵ ۱۸۷۷ء) قرضخواہ کے حق قصہ سے متعلق ہے
اور چونکہ [illegible] دوارہ سال تک قبل رجوع نالش مجالہ قابض نہیں رہا لہذا اوسکا دعوی میعاد
بارج نہیں ہے۔ چونکہ عدالت ماتحت پر یہ فرض تھا کہ بموجب اوس طریقہ کے حساب کرتی جسکی ہدایت
ایکٹ داد رسی مزارعان دکن (نمبر ۱۸۷۹ء) میں ہے جسکی رو سے سالانہ حساب سود کا ہونا چاہئے
اور جو ایسا نہیں کیا گیا لہذا ڈگری منسوخ کیگئی اور مقدمہ عدالت ماتحت میں واسطے کرنے حساب کے
مطابق ایکٹ مذکور کے واپس بھیجا گیا۔

## صیغہ اپیل فوجداری

۲۴ مارچ ۱۸۹۰ء

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام تھوارا کے

صفحہ [illegible]

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۱۸۸۔ ہندوستانی رعیت ملکہ معظمہ [illegible]
جرم [illegible] باشندہ ملک غیر بیرون حدود برٹش انڈیا۔ اختیار حد سماعت عدالتہائے
واقعہ برٹش انڈیا نسبت تجویز ایسے جرم کے۔

ملزم ملاقی مقام کالول واقعہ برٹش انڈیا تھا اوسکا خاندان بکرول واقعہ ریاست [illegible]
اوس کے باپ نے ملازمت سرکار [illegible] اختیار کی اور [illegible] قریب [illegible] لول میں [illegible]

[illegible] ۹

[illegible] آخیر [illegible] ۲۰

قائمیں (۱) [illegible] الزام [illegible] (۲) [illegible]

(۳) [illegible] دستاویز [illegible]

(۴) ملزم کی [illegible]

علی [illegible] نہیں کریں۔

ملزم پر [illegible] الزام لگایا گیا [illegible] دستاویزات [illegible]

[illegible] قابل [illegible]

[illegible] بیان کرسکے [illegible] دستاویز [illegible]

کہا کہ [illegible] امر کا فیصلہ کرنا ہے [illegible] صرف یہ ہے کہ آیا [illegible]

اور آیا [illegible] دستاویزات کے [illegible] دستاویز [illegible]

تھا کیونکہ وہ اسی قسم کی [illegible]

کہیں [illegible] اور یہ کہ اگر [illegible] تجویز [illegible]

[illegible] صادر کریں

تجویز ہوئی کہ [illegible]

دفعہ [illegible] ضابطہ فوجداری [illegible] ۱۹۵۳ء کی [illegible]

## ضمیمہ اپیل [illegible]

| | |
|---|---|
| [illegible] فروری ۱۹۵۱ء | [illegible] بابا جی آباجی [illegible] |
| یکتا انگریزی ۱۶۲ | [illegible] لگادیا یا معطل کر دیا [illegible] معطل کرنے [illegible] کی خلاف معطل کرسکتا ہے۔ [illegible] استحقاق [illegible] سے اور وصول کرسکے۔ [illegible] ایکٹ [illegible] |
| ۱۶۳ [illegible] | [illegible] ایکٹ [illegible] |

جبصورت میں ایک قرضدار نے ایک قرض [illegible]

[illegible] اور یہ اقرار کیا کہ [illegible]

۲۳

گریا رام واجی سام

۸-اپریل ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۱۸۶
اردو رر

مالکی تقسیم جائداد ... دستاویز ... ضروری ہے۔

ضمیمہ اپیل دیوانی

فاکی عباس ولد فاکی احمد ملناجی سام

بہاء الدین ولد فاکی محی الدین ملناجی

۱۴-اپریل ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۱۹۱
اردو رر

... خاندان اہل اسلام ... شریک ... قبضہ شرکا ... جائداد کا دیگر شرکا ... عدالت ... ضمیمہ دوم۔

... شریک مسلمان جائداد کا ... دیگر شرکا ... کوئی خاص حق ... نہ کیا جاوے۔

مقدمات راجچند ریتوست سام سداشیو آتاجی (۱) و بہاء الدین سام شیخ اسمعیل (۲) کا حوالہ دیا گیا

ضمیمہ اپیل دیوانی

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۲۲ (۲) لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۲۵

۲۲ اگرچہ واں نہیں ہوتا کہ اور ... ارادہ وار ... جانسے لیے ... جائداد ... آئے ... کہ آیا
ملزم ... واقعہ ریاست ... پیدا ہوا تھا اور اوسکی تعلیم ... کا لوا ...
ملزم ... پانچ ... مالات میں نوکری اختیار کی اور سرکار ...
ریاست ... کر دیں اور سپر یہ الزام لگایا گیا تھا کہ ... اور ...
درجہ اول ... آباد ... علاقہ ... اور گرفتار ہوا ...
تجویز ثبوت ... صادر کی صاحب سشن جج ... تجویز ثبوت جرم کا ... کیا ...
کوئی اختیار تجویز کا نسبت ملزم کے حاصل نہ تھا۔

تجویز ہوئی کہ ملزم ہند وستانی رعیت ملکہ معظمہ حسب مراد دفعہ ۱۸۸ مجموعہ ... نہیں
اور اگر بحیثیت ملازم ملکہ معظمہ وہ مستوجب سزا حسب دفعہ ۴ مجموعہ تعزیرات ہند تھا الا ... آباد کو
جنکے علاقہ میں وہ پکڑا گیا کوئی اختیار تجویز ملزم مذکور کا روسے دفعہ مذکور بابت ایسے جرم کے نہ تھا
جس کا ارتکاب ریاست غیر میں ہوا۔

## ضمیمہ اپیل دیوانی

۱۲ اپریل ۱۸۹۶ء

عدالت جناب کریری

۱۸۳

سکھا رام بنام سری پتی

رہن - نالش انفکاک - قبضہ مدعاعلیہ بحیثیت مرتہن نالش ... ایکٹ ... امداد مزارعان دکن (نمبر ۱۷ ۱۸۷۹ء) دفعہ ۳ ضمن (ع)۔ اپیل اختیار سماعت عدالت ضلع۔

ایک نالش انفکاک رہن میں جو تابع احکام باب دوم دادرسی مزارعان دکن (نمبر ۱۷ ۱۸۷۹ء) تھی ایک مدعاعلیہ پر محض بطور شخص قابض نالش کیگئی تھی۔

تجویز ہوئی کہ مقابلہ مدعاعلیہ مذکور نالش بیدخلی ہے۔

نالش بیدخلی سے ضمن (ع) دفعہ ۳ ایکٹ دادرسی مزارعان دکن متعلق نہیں ہے اور ... ڈگری صادرہ ایسی نالش کے عدالت ضلع میں اپیل ہوگا۔

## ضمیمہ اپیل دیوانی

# سلسلہ انتخاب فیصلہ ہائیکورٹ بمبئی مندرجہ انڈین لاء رپورٹ

## جلد ۱۶ حصہ ۴ مطبوعہ اپریل سنہ ۱۸۹۲ء

### صیغہ فوجداری

۲- جولائی سنہ ۱۸۹۱ء
صاحب کیاساکریری
۲
اُ دو ، ۲

**ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام بیمس الکل**

عذر آمد- ضابطہ اختیار سماعت قیدی را سپرد جرم لگانے کے سمن سے انکار

از نکاس علاقہ اختیار سماعت سے باہر ہوا۔ عذر در بروقت شروع کیا گیا اعادہ

عدر عدالت سشن میں حسب دفعہ ۵۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے کیا گیا سپردگی

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء دفعات ۵۳۲ و ۲۱۲)

ملزم پر حسب دفعہ ۴۹۸ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) جرم بہکانے کا - ایک عورت منکوحہ کا اور حسب دفعہ ۴۹۷ زنا لگایا گیا جس عورت کی نسبت سانی بہکا لیجانے کا ہے وہ بمبئی میں سکونت رکھتی تھی مگر زنا مظہرہ مقام کہنڈالا میں جو علاقہ سے باہر ہے وقوع میں آیا وقت تحقیقات روبرو مجسٹریٹ بمبئی کے عذر بسبب اختیار سماعت بابت جرم زنا کے کیا گیا لیکن مجسٹریٹ نے عذر کو نامنظور اور ملزم کو واسطے تجویز کے سپرد سشن کیا۔

وقت تجویز مقدمہ منجانب ملزم ایک درخواست حسب دفعہ ۵۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) اس مضمون سے کیگئی کہ حکم سپردگی منسوخ کیا جاوے اور تحقیقات جدید کا حکم صادر دیا جاوے کیونکہ مجسٹریٹ کے اختیار سماعت کی نسبت عذر کیا گیا تھا۔

یہ نامنظور ہوئی۔ قرار پایا یہ تجویز ہوئی کہ حکم سپردگی دیکھو مقدمہ ملکہ معظمہ بنام ...

(۱) بموجب دفعہ ۵۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ایک حکم ہے اور حکم سپردگی صرف اوس صورت کے منسوخ ہونا چاہیئے کہ تجویز مقدمہ کے شروع ہونے سے بے انصافی ہوتی ہو۔

(۱) انڈین لاء رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۱۲

۲۴ | علی صاحب ... | ۱۴ اپریل ۱۸۹۱ء | صدر کتاب انگریزی ۱۰۷ | اردو

ایکٹ میعاد سماعت [illegible] ۱۸۷۷ء دفعہ [illegible] عمل [illegible] ذمہ داری مالس [illegible] پایہ [illegible] حصہ دار نیلام مالش [illegible] واسطے دلانے قبضہ [illegible] قسمت [illegible] ۔

خریدار نیلام حقوق مرائق مدیون ڈگری [illegible] اور اس [illegible] دخل دلایا جاتا ہے اور [illegible] مستوجب [illegible] کا ہو جاتا ہے کہ جائداد [illegible] پس مراد [illegible] ایکٹ میعاد سماعت (نمبر ۱۵ ۱۸۷۷ء) دفعہ [illegible] مالش کیا مدیون ڈگری [illegible] حاصل کرتا ہے ۔

عمرو [illegible] کا تہا [illegible] ٹہکان [illegible] بکر [illegible] تاریخ [illegible] ۱۸۹۱ء عمرو [illegible] ٹہکان [illegible] مذکور [illegible] ڈگری [illegible] نیلام [illegible] نیلام میں خرید [illegible] اور [illegible] ٹہکان [illegible] تاریخ [illegible] ۱۸۸۳ء مدعی [illegible] مالش [illegible] عمرو و بکر دائر کی تاریخ [illegible] عدالت [illegible] مقدمہ گردانا گیا ۔

تجویز ہوئی کہ دعوی مدعی میں بابت [illegible] ٹہکان [illegible] تمادی عارض ہے کیونکہ [illegible] مدعی اپنے قبضہ میں [illegible] عمرو کے شامل کرنے کا مستحق ہے [illegible] بعد بیع حق مدعی [illegible] ۔

[illegible] — محاصل ہونا عمارت و موسیٰ تا سنہ ... واسطے اغراض
خیراتی کے قصہ میں ہو۔ اغراض خیراتی ایکٹ نمبر ... سنہ ... کا اطلاق
بابت ... ایکٹ ... بنگال سنہ ۱۸۸۶ء دفعات ۱۴۳ و ۱۴۴

عمارات مندرجہ ذیل جو اضلاع ... میں ہیں ... مال سرکار ... [illegible] ... سرکار میں ہیں اور اس جائداد ... [illegible] ... مرقوم ... ایکٹ ... ۱۸۸۶ء ... [illegible]

عمارات مذکورہ ... [illegible] ... اغراض خیراتی کے ... [illegible] ... سنہ ۱۸۸۶ء کے ...
الفاظ اغراض خیراتی سے ایک اصطلاحی معنی ... [illegible] ... مذکورہ الفاظ ان ... اغراض پر حاوی ہیں جو ... اسٹیٹیوٹ ... ملکہ الزبیتھ باب ۴ میں ہیں۔

صیغہ اپیل دیوانی

۱۸ جون ۱۹۱۹ء
صفحہ کتاب ایگزیکٹو ۲۲۹

ہری لال بنام پران ...

... ہندو دھرم شاستر ۔ وراثت ۔ جائداد منقولہ جو بیوہ کے پاس ... وراثتاً آئی ہو ... جائداد مذکور کا بوقت وفات بیوہ کے ...

جائداد منقولہ جو ہندو بیوہ کو وراثتاً پائی ہو اگر اسکو مسماۃ مذکور بذریعہ وصیت منتقل نہ کرے تو وہ بوقت اسکی وفات کے ورثا سے قریب ترین اسکے شوہر کو پہنچتی ہے عام اس سے کہ جائداد مذکور اسکا استری دھن تصور کیا جاوے یا نہیں۔

مدعا علیہ نے دعویٰ جائداد متنازعہ کا بذریعہ وصیت نامہ ایک ہندو بیوہ کے کیا اور اس شہادت کو پیش کیا جس سے بصراحت یہ ثابت ہوتا کہ ہندوستانی بیوہ کی بابت معلوم ہوتی تھی دراصل بنائی ہوئی تھی یا اسکی خواہش کے موافق بنائی گئی تھی اور بوقت دستخط کرنے کے نوعیت اور مضمون دستاویز مذکور سے مسماۃ بخوبی آگاہ تھی عدالت نے اس پر عمل کرنے سے انکار کیا۔

## صیغہ ابتدائی دیوانی

### کوکل [illegible] بنام اس ۔ ڈیو۔ فیکٹرنگ کمپنی لمٹیڈ

بنام

[illegible] اسٹیٹ وغیرہ

[illegible] بالش [illegible] اتفاقی فریقین کی بعد اوسکے ۔ درخواست [illegible] فریقین [illegible] داخل کئے جانے مصالحت کے مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ

[illegible] ۱۸۸۲ء [illegible]

[illegible] مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء درخواست درج مثل کئے جانے [illegible] کی تصدیق کی جاسکتی ہے گو وقت گذرنے درخواست مدعا علیہ ایک فریق [illegible] کرنے سے انکار کرتا ہو یا اوس سے دست بردار ہونا چاہتا ہو [illegible] دیانت دیکھ کر انکار کرتا ہو ۔ چونکہ عدالت کے روبرو وہ بالش ختم ہوتی ہے کہ تصفیہ ہوا اسلئے درخواست درج مثل کئے جانے مصالحت مطہرہ [illegible] کارروائی عدالت [illegible] اور تعلق اوس کارروائی کے عدالت کو ضرورتاً [illegible] عبارات [illegible] میں اور دوسرا [illegible] کا کرنا لازم ہے جنکا کرنا عدالت پر بابت [illegible] ویسی بالش متدائرہ عدالت میں پیدا ہونا لازم ہوتا ہے ۔

مقدمہ [illegible] لال جی بنام [illegible] (۱) انڈین لاریورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳ [illegible] کیا اور اوسکی تقلید کیگئی ۔

[illegible] جی بنام [illegible] انڈین لاریورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۵ [illegible] کیا گیا ۔

## مقدمہ میونسپلٹی

یونیورسٹی بمبئی بنام میونسپل کمشنر شہر بمبئی

[illegible]

۲۶

تجویز ہوئی کہ [illegible] دفعہ ۱۶ ایکٹ [illegible] کی کہ معاملہ [illegible] وار کو دی
اختیار وصول کرنے [illegible] ڈگری کا [illegible] حاصل ہوا و سکو سمت
اوس [illegible] ڈگری خود اوسکی عدالت سے [illegible] ہوئی ہو [illegible] ہائیکورٹ
میں [illegible] اوس [illegible] عدالت معاملہ میں دائر ہوئی تھی [illegible]
ہوا تابع قواعد [illegible] مذکور کے تھا۔

## صیغہ اپیل دیوانی

۱۸۹۱ صفحہ [illegible]

### راجندر ہری بنام بابو

ایکٹ سارٹیفکٹ وراثت ۱۸۸۹ء۔ غیر منقسمہ ہندو خاندان۔ فوت ہونا ایک بھائیکا بحالت [illegible] برادران غیر علیحدہ شدہ کے۔ قرضہ باقی خاندان۔ ثالثی [illegible] برادران [illegible] ثالثی۔ فیصلہ ثالثی۔ داخل کرنا فیصلہ ثالثی کا۔ سارٹیفکٹ بموجب (ایکٹ ۷ ۱۸۸۹ء) ضرور نہیں ہے۔

راجندر اور [illegible] برادران غیر علیحدہ شدہ ہندو تھے [illegible] برادران بڑا تھا لیکن [illegible] جائداد خاندان کا حصہ [illegible] برادران ایک بیوہ اور تین لڑکے چھوڑ کر فوت ہوا اور بعد اوسکے [illegible] راجندر نے [illegible] ولایت بعض قرضجات باقی خاندان کے [illegible] فریقین سے ربع کو تین ثالثان کے سپرد کیا۔ [illegible] بتوسط عدالت مقرر کیا تھا اور اونہوں نے عدالت سے درخواست واسطے ادخال فیصلہ ثالثی کے کی۔
ایک بحث یہ پیدا ہوئی کہ آیا فیصلہ ثالثی بلا حصول سارٹیفکٹ وراثت موافق ایکٹ ۷ ۱۸۸۹ء داخل کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔
تجویز ہوئی کہ ایکٹ ۷ ۱۸۸۹ء میں کوئی حکم ایسا نہیں ہے جو مانع ادخال فیصلہ ثالثی کا بلا سارٹیفکٹ کے ہو۔

## صیغہ اپیل دیوانی

۵ مئی ۱۸۹۱ صفحہ [illegible]

### واسدیو راجندر بنام بہوان [illegible] راج

## صیغہ اپیل دیوانی

**بائی تہنا بیوہ بنام بہائی شنکر**

۷ اپریل ۱۸۹۱ع
صفحہ لیارڈ انگریزی ۱۴۴
اردو —

دھرم شاستر وراثت - بیوہ کی حیثیت جائداد منقولہ میں جو اوس نے اپنے شوہر سے پائی ہو - وہ جائداد مذکور کا بابت قرضجات بیوہ کے بعد اسکی وفات کے
بموجب دھرم شاستر فریق احاطہ بمبئی کے بیوہ کو جس نے اپنے شوہر کا یا ماں کو جس نے اپنے لڑکے کا ترکہ پایا ہو اختیار قطعی انتقال جائداد منقولہ کا جو اسطرح پر ملا ہو حاصل ہوسکتا ہے لیکن اگر کوئی جزو جائداد مذکور کا بیہ منتقل شدہ باقی ہو تو وہ بوقت وفات مساۃ مابعد کے جز ہو کر اوسکے ترکہ میں داخل ہو جاتا ہے اور بطور اوسکی جائداد کے اوسکے ورثا کو پہونچتا ہے لہذا جائداد مذکور مساۃ کی ایسی ذاتی جائداد نہیں ہے جو ورثا مذکور اوسکے بابت قرضجات مساۃ کے ذمہ دار ہو۔

## صیغہ اپیل دیوانی

**نیما وا بنام دیوندرایا**

۲۱ اپریل ۱۸۹۱ع
صفحہ کتاب انگریزی ۲۳۸
اردو —

ایکٹ عدالت دیوانی (ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۷ع بمبئی) دفعہ ۱۷ - اختیار عدالت دیوانی دلانے وصول کرنے خرچہ کے - خرچہ - خرچہ بابت ہائیکورٹ -
ایک عدالت دیوانی نے بموجب دفعہ ۴ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۷ع بمبئی عمل کرکے ایک حکم بنام نیما وا بدین مضمون جاری کیا کہ وہ دیوندرایا کے قبضہ بعض اراضی میں مزاحمت نکرے -
برطبق درخواست نیما وا ہائیکورٹ نے باستعمال اپنے اختیار ضابطہ نگرانی کے حکم امتناعی کو منسوخ کیا اور دیوندرایا کو یہ حکم دیا کہ وہ خرچہ خود نیما وا کا ادا کرے -
برطبق اسکے نیما وا نے عدالت دیوانی میں اوس خرچہ کے وصول کرنیکی درخواست کی جسکی ڈگری ہائیکورٹ سے ہوئی تھی عدالت دیوانی نے درخواست مذکور کو باوجہ نہ ہونے اختیار سماعت کے نامنظور کیا -

کیا اور ہائیکورٹ نے حکم مذکور کو اس بنا پر منسوخ کیا کہ عدالت ماتحت کا اسد و ڈگری کو
اختیار توسیع میعاد نہیں ہے ۱۶ - جولائی ۱۸۹۰ع کو مدعا علیہ نے ایک حکم اجازت
اپنے اپیل سے دست برداری کرنے کا ہائیکورٹ سے حاصل کیا اس پر سے
ایک درخواست واسطے اجراے ڈگری ابتدائی کے پیش ہوئی اور حکم دستبرداری
اپیل مساوی ڈگری عدالت اپیل کے ہے اور صورت میں کہ اپیل دائر ہو میعاد بلحاظ
ڈگری ابتدائی تاریخ ڈگری اپیل سے شروع ہوتی ہے تاریخ دستبرداری
جو مدعی نے ۱۲ - اکتوبر ۱۸۸۶ع کو ادا کیا اتنا عدالت میں جمع ہے تھا
تجویز ہوئی - کہ دست برداری اپیل سے میعاد جدید حاصل نہیں ہوئی کیونکہ
دست برداری سے کسی ڈگری کے تحریر کئے جانے کی ضرورت باقی نہیں رہی صرف ڈگری
کہ جاری کی جاسکتی تھی صرف وہ ڈگری ہے جو مارچ ۱۸۸۶ع میں عدالت ابتدائی سے
صادر ہوئی -

سوال - آیا جبکہ کوئی مستدعی بابت ڈگری بیع بالوفا رہن دوسری بار
انفکاک کرسکتا ہے یا نہیں -

## صیغہ اپیل دیوانی

## چدا سما ما تا بھائی مدار سنگھ بنام جہنت ایشور گر بدہ گر

۱ - اگست ۱۸۹۱ع
صفحہ کتاب اکبور ری
۱۴۹
اردو

ڈگری انفکاک رہن - اپیل متعلقہ مرتہن - عذرات متخالف جو راہن نے داخل کئے -
دست برداری اپیل سے متعلقہ مرتہن - درخواست متعلقہ راہن واسطے توسیع میعاد
اپیل کے -

یکم مارچ ۱۸۸۶ع کو مدعیان در اہبان نے ایک ڈگری انفکاک رہن بنام مدعا علیہ مرتہن
حاصل کی جسمیں یہ حکم تھا کہ جب مدعیان مدعا علیہ کو مبلغ ۔۔۔ ادا کریں جائداد مرہونہ کا انفکاک
ہوجاوے ۱۹ - اپریل ۱۸۸۶ع کو مدعا علیہ نے ہائیکورٹ میں اپیل کیا ۱۷ - دسمبر ۱۸۸۶ع کو مدعیان نے
عذر متخالف نسبت ڈگری کے پیش کیا - ۱۵ - جولائی ۱۸۹۰ع کو مدعا علیہ نے ایک حکم اجازت اپنے
اپیل سے دست برداری کرنیکا ہائیکورٹ سے حاصل کیا اور اسلئے مدعیان کو موقع استدلال کرنیکا
عذر متخالف پر باقی رہا -

[illegible] صالبامہ

[illegible] کی عدالت [illegible] درجہ دوم [illegible] کی جج [illegible] کو [illegible] اختیار سماعت کے واپس کیا اور یہ حکم دیا کہ مدعی علیحدہ علیحدہ [illegible] صاحب [illegible] ان وجوہ پر اپیل کیا اول [illegible] کو اختیار سماعت عرضی دعویٰ کا حاصل تھا دوم یہ کہ حکم نسبت خرچہ کے [illegible] وکیل نے [illegible] اختیار سماعت سے دست برداری [illegible] کی کہ اپیل محض نسبت خرچہ کے نہیں ہو سکتا ہے [illegible] حاکم موصوف نے [illegible] ماتحت کے حکم کو بحال کیا۔

تجویز ہوئی کہ صاحب جج ضلع کو اختیار سماعت اپیل نسبت خرچہ کے حاصل تھا۔

## صیغہ اپیل دیوانی

## چدامبا نانا بہائی مدارسنگہ بنام چہنت ایتور گربدہ گر

ڈگری انفکاک رہن [illegible] کا اندر میعاد [illegible] ماہ کے۔ ہنوبا سرط [illegible]

اپیل [illegible] مرتہن۔ ادا کیا [illegible] ڈگری کا محاسب [illegible] بعد اختتام تین ماہ۔

دست برداری اپیل سے محاسب مرتہن۔ حکم دست برداری ڈگری [illegible]

[illegible] دست برداری سے مطلوب نہیں کیا گیا۔

[illegible] میں [illegible] ڈگری [illegible] ایک ڈگری یکم [illegible] ۱۸۹۶ء کو حاصل کی جسکی رو سے اونکو یہ ہدایت کیگئی کہ وہ مدعا علیہ (مرتہن) کو [illegible] ادا کریں اور برطبق اسکے اونکو قبضہ جائداد مرہونہ کا ملے ڈگری میں کوئی [illegible] جانب کی صورت عدم ادا [illegible] تھی ۱۹ اپریل ۱۸۹۶ء کو مدعا علیہم نے [illegible] ڈگری [illegible] میں اپیل کیا ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۶ء کے لیے بعد عرصہ اختتام تین ماہ محکومہ ڈگری کے مدعی نے [illegible] عدالت ماتحت میں داخل کئے اور اجراء ڈگری کی درخواست کی عدالت [illegible] حکم [illegible] اجراء ڈگری صادر کیا اور یہ قرار دیا کہ عدالت کو اختیار توسیع میعاد کا ہے اور اس مقدمہ میں توسیع کے لئے وجوہ معقول ہیں مدعا علیہم نے اپیل

۳۳۳

# سنہ ۱۸۹۱ء ہائی کورٹ بمبئی مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۶ سنہ مطبوعہ سنہ ۱۸۹۲ء

---

## صیغہ دیوانی ابتدائی

۱۰ نومبر سنہ ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی
۲۵۴
۲۵۵

**نورانجی جیجیبہا بنام میونسپل کمشنر واسطے میونسپلٹی بمبئی**

مطالبہ ہرجہ بوجہ غفلت۔ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۵ء نالش ہرجہ منجانب والدین طفل جو بوجہ غفلت کے فوت ہوا ہو۔ غفلت بالاشتراک۔ ذمہ داری بابت غفلت ملازمان کی ہرجہ بسبب نا بالغی پرورش طفل۔ اخراجات تجہیز و تکفین۔

مدعی کی لڑکی دختر لیلی ایک طفل پانچ و نیم سال کی عمر کا ۲۰ اگست سنہ ۱۸۹۱ء کو مابین ۴ و ۵ بجے شام کے کوچہ بمبئی کی ایک نالی کے کھلے ہوئے صاف کرنے کے سوراخ میں گر پڑی اور جبکہ اوسکی نعش نکالی گئی تو جان نکل چکی تھی نالی میونسپلٹی ہی کی تھی اور میونسپل کمشنر کے تحت میں از روئے دفعات ۲۰۶ و ۲۰۷ ایکٹ میونسپلٹی بمبئی سنہ ۱۸۸۸ء کے تھی جب صاف کرنے کے سوراخ کھولے جاتے ہیں تو میونسپل کمشنر کا بموجب دفعہ ۲۲۱ ایکٹ مذکور کے یہ کام ہے کہ مناسب طور سے جنگلہ قائم کرا کے حفاظت کرا دے۔

۲۰ اگست سنہ ۱۸۹۱ء کو صاف کرنیکا سوراخ مابہ البحث اس لئے کھولا گیا تھا کہ ایک دروازہ واسطے اجرائے آب کے نالی میں لگایا جاوے اوس وقت سے جبکہ صاف کرنیکا سوراخ کھولا گیا تھا حادثہ کے وقوع پذیر ہونے تک اور طفل متوفی کے گلی کے کونہ میں سوراخ مابہ البحث قریب چار گز کے فاصلہ پر بیٹھی ہوئی کھیر سے کھیل رہی تھی۔ اولاً سوراخ مذکور چار لکڑی کی تختیوں سے جو قریب چار فٹ بلند تھے سیدھی فاصلہ دو فٹ پر ایک طرف سوراخ کے گڑی گئی تھیں اور کونوں پر رسیوں سے بندھی ہوئی گھرا ہوا تھا ۴ ½ بجے شام کے بعد ہی سپرنٹنڈنٹ مہتمم کارخانہ نے کام کے رد کئے اور سوراخ کو رات بھر کے لئے بند رکھنے کا حکم دیا اوس کے

۴۰۴

۲ ۱۸۹۶ء دریاں صاحب دفعہ ۵ ایکٹ حد سماعت ۱۸ است ۱۸۷۷ء واسطے توقع

میعاد کے درخواست اپیل سارا ضمنی ڈگری یکم مارچ ۱۸۸۱ء درخواست کی

تجویز ہوئی کہ دست ادری اپیل کی وجہ سے ما وغیرہ کو موقع سماعت

از ابتدا بحالت باقی نہیں رہا کوئی وجہ کافی واسطے تو پیدا اصل مقدمہ کے

ہو نہیں سکتے پیدا نہیں ہوتی۔

سماہا رآمد مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۵۳ اجازت حاصل کرنا بغرض ترمیم
عرضی دعوی اندر میعاد معینہ کے قاعدہ بنا بر ترمیم کے اندر میعاد منظور شدہ کے - درخواست
توسیع میعاد بعد انقضا کے اوس میعاد کے جو استقرار کی گئی -

۶ اپریل ۱۸۹۱ء کو مدعیان نے حکم بشرط اجازت اس امر کے حاصل کیا کہ رو سے عرضی نالش
او کاغذ روائیات نالش کی ترمیم کریں از روے حکم مذکور کے یہ ترمیم بتاریخ ۳۰ - اپریل ۱۸۹۱ء یا
قبل اس کے ہونی چاہیئے تھی ۱۸ - اگست ۱۸۹۱ء کو مدعیان نے ایک سمن حاصل کیا جسکی رو سے
مدعا علیہم کو یہ ہدایت ہوئی کہ رو سے وجہ اس امر کی ظاہر کریں کہ مہلت جو ترمیم کی واسطے دیگئی تھی ایک ماہ تک
کیوں نہ بڑھا دیجائے اور سماعت نالش کیوں نہ ملتوی کیجائے -

سمن کو قطعی کرنے کے بعد تجویز ہوئی کہ اگرچہ میعاد جو ابتداءً واسطے ترمیم کے مقرر ہوئی تھی
منقضی ہوگئی تو بھی صاحب جج کو اختیار تمیزی اس امر میں حاصل تھا کہ وہ میعاد کی توسیع کر سکتے اور
اندریں حالات مدعیان مستحق اوس حکم کے تھے جسکی نسبت استدعا کی گئی تھی -

۱۹ جون ۱۸۹۱
۲۴۷

## صیغہ اپیل دیوانی

بھگونت راؤ          بنام          گنپت راؤ

اختیار سماعت عدالت مطالبہ خفیفہ (پراونشیل ایکٹ ۹ ۱۸۸۷ء) ضمن ۱۳ ضمیمہ ۲
نالش بقایا سے نان ونفقہ یا مبنی از روے تمسک یا اقرار نامہ - نان ونفقہ -

نالش بقایا نان ونفقہ کی جو واجب الادا بسبب تمسک یا اقرار نامہ سے قابل سماعت -
پراونشیل عدالت مطالبات خفیفہ حسب ضمن ۱۳ ضمیمہ ۲ ایکٹ ۹ ۱۸۸۷ء کے نہیں ہے -

## صیغہ نظر ثانی فوجداری

۲۱ جولائی ۱۸۹۱
۲۷۶

بمعاملہ گلاب داس بہائی داس *
مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۴۲۸، امور قابل تجویز حسب دفعہ مذکورہ

[illegible] حادثہ [illegible] آیا [illegible] مدعا اور [illegible] سے حادثہ سے یہ کی کہ لڑکی اوس
[illegible] کو [illegible] گرا [illegible] اور سوراخ کے ڈہا سکیں میں گذرا
[illegible] کہ اس [illegible] وہ کیا کر [illegible] وقت [illegible] ہو گئی [illegible] ہوئی
[illegible] ہوئی [illegible] اوسکی ماں [illegible] پیش ہوئی تھی اوس وقت خریداروں کے
[illegible] حادثہ کو [illegible] دیکھا [illegible] تسلیم کیا کہ قبل ہونے حادثہ کے اوسکو
[illegible] اور [illegible] کھولا ہوا ہے اور اگر لڑکی مذکور ماں سے قریب بیٹھی ہوتی
تو وہ اوسکو [illegible] دیتی۔

تجویز عدالتی (اول) یہ کہ مدعا علیہم مجرم غفلت کے ہیں اور یہ کہ نامبردگان اپنی ملازما
کی غفلت کے ذمہ دار ہیں اگرچہ اشخاص آخر الذکر نے خلاف صریح احکام اپنے افسر کے
عمل کیا۔

(دوم) یہ کہ اگرچہ مادر طفل غفلت کی مجرم ہوسکتی تھی جسکی وجہ سے یہی حادثہ واقع ہوا لیکن
اگر مدعا علیہم معمولی احتیاط اور کوشش کرتے تو یہ نقصان جو ہوا نہوتا اوسکی غفلت سے اونکی
معافی نہیں ہوسکتی۔

(سوم) یہ کہ اس قسم کے مقدمات میں نسبت ہرجہ کے نقصان عائد شدہ یا منافع
آئندہ کی [illegible] حالات مقدمہ اور بالخصوص حیثیت
والدین او [illegible] کی عمر پر [illegible] کرنا چاہیے اور اپنے تجربہ سے ایسے نتائج کے اخذ کرنے میں [illegible]
لینی چاہیے۔

جسکا ہرجہ دلوایا جاتا ہے تو ایک معقول رقم بابت خرچ خوراک وغیرہ کے اوس زمانہ کی
[illegible] معقول طور سے یہ امید ہوسکتی تھی کہ لڑکی اپنے والدین کے ہمراہ رہیگی منہا
ہونی چاہیے۔

نالش منفصلہ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۵ء میں کوئی رقم بابت اخراجات تجہیز و تکفین کے نہیں
دلوائی جاسکتی خواہ وہ نعش کے ہٹانے یا اوس کے دفن کرنے یا بابت خرچہ رسوم میت کے ہو۔

## صیغہ ابتدائی دیوانی

بھگوانداس بھگلا وغیرہ بنام حاجی ابو محمد وغیرہ

۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء
صفحہ [illegible] انگریزی
۲۶۴
۳۶۴

صاحبان کلکٹر ایکٹ ہائے ۱۸۹۸ء ایکٹ نمبر ۵ ۱۸۹۹ء – درخواست بابت باختیار خاص ہے

گرچہ الفاظ درخواست ہائے مصرحہ صدر جو ۱۸۹۱ء ایکٹ ہائے دیوانی مجریہ بمبئی (نمبر ۱۴ ۱۸۹۹ء) اس قدر وسیع ہو سکتے ہیں کہ اون میں سپردگی بجانب کلکٹر سب ایکٹ متعلق حصول اراضی (نمبر ۱ ۱۸۹۴ء) کے شامل ہوں – تو بھی آخرالذکر دفعہ ۱۷ سے جیسا کہ وہ ذیل دفعہ مذکور کے ترمیم ایکٹ ہائے نمبر ۱۸۹۸ء و نمبر ۱۸۹۹ء سے ہو گئی تھا ہے ظاہر ہے کہ واضعان قانون کا یہ منشاء نہیں ہے کہ صاحبان ضلع کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ ان کے سپرد ان مقدمات کو سب ایکٹ ہائے خاص کے واسطے فیصلہ کے کریں –

## صیغہ اپیل دیوانی

۳ جولائی ۱۸۹۱ء / صفحہ کتاب انگریزی ۲۸۱ / اردو ۲۸۲

گرسن گیا بنام تامن

اختیار سماعت – نالش جسمیں استحقاق نسبت عہدہ اور اوسکی آمدنی کے متنازعہ ہو – اختیار عدالت دیوانی نسبت ایسی نالش کے –

ایسی نالش جسمیں صرف بحث واسطے فیصلہ کے یہ ہے کہ آیا مدعی آیا کسی شخص کا ہے یا نہیں اور ایسی حیثیت میں خاص فیس بوقت ازدواجات لینے کا مستحق ہے ایک نالش از قسم دیوانی ہے جسمیں استحقاق نسبت عہدہ کے اور اوسکی وجہ سے خاص فیس متنازعہ ہے ایسی نالش قابل سماعت عدالت دیوانی ہے اُس کے فیصلہ سے کسی طرح پر کوئی دست اندازی کسی بحث قومی میں لازم نہیں آتی ہے –

## صیغہ اپیل فوجداری

۹ جولائی ۱۸۹۱ء / صفحہ کتاب انگریزی ۳۰۲ / اردو

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام گوبند

ایکٹ ہائے قمار بازی (ایکٹ بمبئی نمبر ۳ ۱۸۸۷ء و ایکٹ نمبر ۱ ۱۸۹۰ء علیسوی) دفعہ ۱۲

۱۸۳ — نان و نفقہ زوجہ — اتفاق زوجہ نسبت نان و نفقہ علیحدہ رہنے — نان و نفقہ دینے پر راضی ہونا — مرتضی

سوال رہا کہ مجسٹریٹ بحکم دفعہ ۴۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع) کے صادر کرے اور یہ تجویز کرنی چاہیے کہ مستغیثہ زوجہ اوس شخص کی ہے جس پر کہ وہ نان و نفقہ کا دعوے کرتی ہے اور نامبردہ نے مسماۃ کو نان و نفقہ دینے سے انکار یا اوس میں تغافل کیا ہے۔

مستغیثہ بائی بالی نے دعوے نان و نفقہ کا اپنے شوہر گلاب داس بنائی داس کے بر دفعہ ۴۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے کیا اثنائے کارروائیات میں گلاب داس نے یہ عذر کیا کہ اوسکی شادی مستغیثہ کے ساتھ بموجب دہرم شاستر کے جائز نہیں ہے لیکن وہ اس بات پر رضامند ہوا کہ میں اپنے گہر میں اوسکو نان و نفقہ دونگا۔ یا میں اتنا دیتا آیا ہوں یہ اقرار قبول نہیں ہوا مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی کہ یہ اقرار حسب منشاء دفعہ ۴۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے نہیں ہے کیونکہ گلاب داس کو اپنی شادی جائز مستغیثہ کے ساتھ ہونے سے انکار ہے اور نامبردہ نے اوسکو بطور اپنی زوجہ کے اپنے ساتھ رکھنے سے انکار کیا۔

تجویز ہوئی کہ کوئی سند واسطے اس بات کے نہیں ہے کہ الفاظ "بطور اوسکی زوجہ کے" دفعہ ۴۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں داخل کئے جائیں۔

مقدمہ مراکل بنام کن ویپا گونڈن (انڈین لا رپورٹس سلسلہ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۰۲) سے اختلاف کیا گیا۔

# صیغہ اپیل دیوانی

## اسسٹنٹ کلکٹر اول پرانٹ سین بنام اردشیر فرامجی مونس*

۱۲ جولائی ۱۸۷۱ع — صفحہ پرانہ نمبر — ۲۶۶ — اردو

اختیار سماعت — مقدمات جنکو صاحب جج ضلع نے سپرد اسسٹنٹ جج کے واسطے تجویز کے کیا — ایکٹ عدالتہائے دیوانی بمبئی (نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۶۹ع) دفعہ ۱۲ — درخواست ہائے متفرقہ — ایکٹ متعلق تحصیل اراضی (نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۰ع) — اسسٹنٹ بعدالت ضلع سے

کی رو سے درخواست مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۸۳ء [illegible] ہو گئی ہے۔
تجویز ہوئی کہ درخواست حال مشتمل [illegible] ہر [illegible] درخواست [illegible]
[illegible] کر سکتی تھی۔

## صیغہ اپیل دیوانی

شیخ ادریس بنام عبد الرحمٰن

رہن ۔ تکمیل ۔ منشائے فریقین مرتہن کا قبضہ دس سال تک ہے اور یہ زر رہن کا سود سمجھا گیا ہے ۔ راہن اوس سال میں قبضہ دلا پانے جبکہ زر مبرہ روپیہ بعد انقضا کے ادا کرے ۔ استحقاق مرتہن نسبت نیلام ضمن ۱۲ ۔ دفعہ ۱۵ آئین ۵ ۱۸۲۵ء چارہ کار ذاتی مرتہن بمقابلہ راہن سے سماعت ۔

جبکہ رہن نامہ میں یہ شرط مندرج ہے کہ مرتہن جائداد مرہونہ پر قابض ہو اور اس کی آمدنی سے بعوض سود دس سال تک مستفید ہو اور بعد انقضائے میعاد مذکور راہن اس سال میں قابض ہو جس میں کہ زر مبرہ قرضہ ادا کرے ۔

تجویز ہوئی کہ فریقین کا یہ منشا تھا کہ جائداد مرہونہ تا ادائے زر رہن نیلام کیا جائے اور مرتہن دس سال تک قابض رہے اور حسب ضمن ۱۲ دفعہ ۱۵ آئین پنجم ۱۸۲۵ء مرتہن کو کوئی اختیار نیلام حاصل نہیں ہے ۔

مرتہن نے اپنی نالش اندر تین سال انقضائے میعاد [illegible] دس سال [illegible]
تجویز ہوئی کہ چارہ کار ذاتی مرتہن میں بمقابلہ راہن کے تمادی عارض نہیں ہے

[illegible] الفاظ مذکورہ

[illegible] ۱۲۰ ایکٹ ۱۸۵۵ء بوجہ [illegible] روسے ایکٹ بمبئی نمبر [illegible] ۱۸۹۹ء

[illegible]

[illegible] دفعہ ۱۰ ایکٹ ۱۸۵۵ء [illegible] الگ ہے جو واسطے [illegible]

[illegible]

[illegible] انڈین لا رپورٹ [illegible] بمبئی جلد [illegible] دفعہ ۱۵ کی تقلید کی گئی -

## نظیرہ اپیل دیوانی

پنڈت [illegible] آباشی بنام بال شاستری

اجراء ڈگری - ڈگری [illegible] مزاحمت [illegible] سماعت - درخواست ۱۸۹۰ء میں [illegible] جائزہ درخواست ۱۸۹۲ء [illegible] دی گئی -

۷ جنوری ۱۸۹۲ء
[illegible] کتاب [illegible]
۱۹۸
[illegible] ۲۹۵

درخواست خارج از مثل ہونے کی وجہ سے [illegible] منسوخ نہیں ہوتی ہے درخواست کا [illegible] حالات ہر مقدمہ کے تجویز ہوا جاتا ہے -

[illegible] نے ایک ڈگری بابت تقسیم کے ۱۸۸۱ء میں حاصل کی اور [illegible] ۱۸۸۲ء کو ڈگری کے اجرائے کامل کی درخواست دی کہ نامبردہ نصف حصہ اس مکان پر جسکا نامبردہ از روئے ڈگری کے مستحق تھا دخل پائے کا مقصد کیا تو زید نے نامبردہ کی مزاحمت کی اور قبل اسکے کہ نامبردہ اپنی ڈگری تقسیم کے اجرا کرانے کے لئے کارروائی مزید کرتا نامبردہ کو نالش بیدخلی [illegible] الزم [illegible] اگست ۱۸۸۵ء میں اس نالش بیدخلی کی بابت اپیل دوم ہائیکورٹ [illegible] اور [illegible] اگست ۱۸۸۶ء کو معاملہ اجرا میں ایک حکم حاصل کیا جس میں تذکرہ اپیل دوم کا اور اس امر کا تھا کہ عمرو کی یہ خواہش ہے کہ درخواست فی الحال منسوخ کی جائے اور حکم مذکور [illegible] تھا کہ اجرا مزید ملتوی ہوا ایک اور [illegible] مابین عمرو اور زید کے وقوع میں [illegible] بالآخر [illegible] ۱۸۸۹ء کو ختم ہوئی [illegible] جنوری ۱۸۹۰ء کو عمرو نے درخواست اجراء [illegible] کی گئی کہ اجرا منسوخ ہے اور حکم مورخہ یکم اگست ۱۸۸۵ء

# سلسلہ نظایر ہائیکورٹ بمبئی ہند یعنے انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۶ حصہ ۲ مطبوعہ جون ۱۸۹۲ع

## صیغہ شاہی

### معاملہ سیتھری نابالغہ

۲- نومبر ۱۸۹۱ع
اسپیشل ایجنسی کورٹ
۳۰۷
اردو رر

جینوبیوہ بنام ایم لیفٹ برئیس

پروانہ حاضری موسومہ سپرنٹنڈنٹ مشن - ولی - حفاظت نابالغ - تبدیل مذہب - تعلیم و امید ترقی نابالغ - طبعی قدرتی - ایکٹ ۱۸۹۰ء

سیتھری جو ۱۵ برس کی عمر کی لڑکی تہی رضامندی اپنی والدہ سائلہ کے اول احمد نگر مشن اسکول مین اور بعدازان میتھوڈسٹ زنانہ مشن اسکول مین آٹھ سال کی مدت تک رہی اور تعلیم پائی رسپانڈنٹ آخر الذکر کی سپرنٹنڈنٹ تہی۔ سائلہ نے اس عرصہ مذکور مین اپنی لڑکی کی بود و باش اور تعلیم کے اخراجات کے لئے کبھی کچھ ادا نہین کیا تہا اور چونکہ مسماۃ مذکور صرف آٹھ آنہ مہینے کی ملازم تہی اور اوسکا کوئی ذاتی مکان نہ تہا لہذا مسماۃ مذکور اون اخراجات کی بالکل متحمل نہین ہو سکتی تہی اس عرصہ مین سیتھری عیسائی ہو گئی اور اوس نے مارا ہیلٹی ماٹن اپنا نام رکھا تہا۔ اور اگر وہ اپنی تعلیم حسب اپنی خواہش کے ختم کر لیتی تو بذریعہ تدریس کے وہ خود اپنی معاش حاصل کر سکتی۔

سائلہ نے از روے دفعہ ۴۹۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع کے درخواست کی ہے کہ رسپانڈنٹ کے نام حکم بمضمون حاضری کیا جاے کہ وہ بیہ وجہ ظاہر کرے کہ سیتھری اوسکی والدہ سائلہ کو کیوں حوالہ کیجاے تجویز ہوئی کہ بیرونی امر کے

تجویز ہوئی کہ ... استعمال ...

... میں عام ... 

... یہ ثابت ہے کہ اوس سے دعوی ...

... اوس سے ظاہر ہے ...

... یہ تجویز کرنا غلط ہوگا کہ ...

## صیغہ اپیل دیوانی

فیصلہ ۲ مئی ۱۸۹۱ء — نظیر کتاب انگریزی ۲۴۴

کاشی ناتھ ... بنام ... دیوان بہادر ...

... قبضہ بایع ...

... ثبوت ... ۱۸۷۷ء ... ایکٹ تمادی ...

ایک سال میں جو مشتری سے ...

... بایع کے قبضہ میں ...

... اندر دوازدہ سال نہیں کیا گیا۔

لہذا تجویز ہوئی کہ ...

... مدعا علیہ کے ... عارض ...

... بایع ... کا اندر دوازدہ سال ...

... سے قابض رہا تھا۔

فیصلہ ۳ ... ۱۸۹۱ء — کتاب انگریزی

... بنام چھنی لال ...

دہرم شاستر ... جینیان ...

کے تبنیت ...

۴۷ | [illegible] برس کی تھی اور [illegible] برس تھی کہ ایسی [illegible] کو [illegible] قائم نہیں کر سکتی تھی عدالت [illegible] مصنفین نے کہا کہ [illegible] درجہ اول کی [illegible] کرتی اور عدالت کو یہہ اختیار نہ تھا کہ درخواست [illegible] کی تھی کو کر [illegible] کی کی باز رہ جانا ہے اور اوس کا کوئی [illegible] نہیں ہے —

پہر یہہ تجویز ہوئی کہ اور روسے اون اصول کے جسکی عدالتہائے [illegible] تقلید کرتی ہیں [illegible] اپنے طریق عمل [illegible] عرصہ آٹھ سال گذرنے کے ایسی لڑکی کہ اب لا ثانی درخواست کرنے سے ممنوع ہو گئی ہے اور اوس لڑکی کا ایسے حالات میں [illegible] حوالہ کرنا صریحا نہایت مضر ہو دی جو دلڑکی کے ہوگا

صحیح اصول جو اون اسناد سے اخذ کیا جا سکتا ہے یہہ ہے عدالت کو اپنے [illegible] عمل کرنا لازم ہے یہہ ہے کہ عدالت کو بلحاظ حالات ہر ایک خاص مقدمہ کے لحاظ کرنا چاہئے اور بہبودی نابالغ کی قطع نظر اوسکی عمر کے ایک خاص امر ہے جو قابل لحاظ ہے

تجویز ضمنی — ۱۴ برس کے لڑکے اور ۱۶ برس کی لڑکی کو یہہ استحقاق ہے کہ خود اپنی [illegible] درخواست کرے احکام ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۹۰ء متعلقہ ولی و نابالغان اور [illegible] عدالت انگلستان و ہندوستان بارہ میں ہیں لحاظ کیا گیا —

## صیغہ ابتدائی دیوانی

فراشی [illegible] بنام گوکل داس [illegible]

اراضی حالی — تصرف — قصہ چند روزہ — قصہ [illegible] — اعمال استعمال جو واسطے [illegible] کے ضرور ہیں —

ایک چھوٹا قطعہ اراضی نے الحال کچھہ کار آمد اوسکے مالک کے نہ تہا اور بہت طریقوں سے باعث آسایش اوسکے ہمسایہ کے تہا اس لئے اوسکا استعمال مختلف طریقوں سے [illegible] دو سال تک کیا اور یہہ بیان کیا گیا کہ پایخانہ اور چھپر واسطے [illegible] پرندوں وغیرہ کے اور ایک چبوترہ واسطے گاڑی والا کے [illegible] تمام عمارات کم مضبوط اور صرف از قسم چند روزہ تہیں [illegible] قطعہ اراضی مذکور پر تعمیر کیگئی

[illegible] ۱۸۹۵ [illegible]

۱۳۳۰

۴۴

[illegible] اگست نمبر [illegible]

## صیغہ اپیل دیوانی

[illegible] اگست ۱۸۹۱ء
[illegible] کتاب انگریزی ۴۵۳
اردو [illegible]

نالش [illegible] بنام [illegible]

[illegible] دو [illegible] ذریعہ [illegible]

[illegible] ایکٹ نمبر ۵ [illegible]

[illegible] کہ مدعی [illegible]

[illegible] کیا [illegible]

[illegible] لیے [illegible] ہے

تجویز ہوا کہ دعوی [illegible] حق [illegible] منقولہ [illegible]

[illegible] ایکٹ [illegible] نمبر ۵ [illegible]

## استصواب صیغہ فوجداری

[illegible] اگست ۱۸۹۱ء
[illegible] کتاب انگریزی ۳۵۸
اردو [illegible]

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام [illegible]

ایکٹ [illegible] دفعہ [illegible]

[illegible] مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ [illegible]

[illegible] ملزم کو [illegible]

[illegible] مجموعہ تعزیرات

ہند کے علاوہ [illegible] سکتی ہیں۔

لفظ سزا [illegible]

[illegible] مجموعہ تعزیرات ہند [illegible] سکتی ہیں۔

## صیغہ اپیل فوجداری

عدم موجودگی [illegible] جائداد مولی [illegible] سے متعلق ہے۔
[illegible] پیدا کنندہ کا حق ہے اگر پسر اصلی بعد تبنیت کے پیدا ہو

# دیوانی

رگھونیدر راؤ [illegible] ام [illegible] بہیا

ایکٹ سارٹیفکٹ وراثت۔ بابت ۱۸۸۹ء [illegible] ۲ برادران غیر منقسمہ ڈگری [illegible] ایک برادر سے متوفی [illegible] منقسمہ کے حاصل کی۔ برادر باقیماندہ کا استحقاق ڈگری جاری کرانے کا سارٹیفکیٹ وراثت۔

دو برادران غیر منقسمہ میں سے ایک برادر نے ڈگری حاصل کی وہ فوت ہو گیا اور برادر باقیماندہ نے درخواست اجرائے ڈگری گذرانی۔

تجویز ہوئی کہ اگر زر تجویز شدہ قسم زر رسد حصہ مدانی ہے تو استحقاق ڈگری جاری کرانے کا بذریعہ انفاد کے ہے اور بحیثیت وارث ایسے برادر متوفی کے نامبردہ کو حاصل ہے۔ اور اس صورت میں کوئی سارٹیفکٹ وراثت حسب دفعہ ۲ ایکٹ نمبر ۱۸۸۹ء کے ضروری نہ ہوگا لیکن اگر برخلاف اسکے زر تجویز شدہ جائداد علیحدہ متوفی کا ہے تو سائل ڈگری صرف بحیثیت وارث جاری کرا سکتا ہے اور اس صورت میں نامبردہ کو ضرور سارٹیفکٹ حاصل کرنا چاہیے تاکہ وہ کارروائی کر سکے۔

---

بابا جی [illegible] سام [illegible] ہری

ایکٹ دادرسی مزارعان دکن ۱۸۸۹ء ترمیم شدہ بروے ایکٹ نمبر ۲۲ [illegible]

دفعات [illegible]۔ متعدد رہن نامجات نالش حساب۔ اختیار سماعت۔ ۱۹۰۲ء
۲۲۹

ایک نالش میں جو بہ دفعہ ۱۵ ایکٹ دادرسی مزارعان دکن نمبر ۱۸۸۹ء کے دائر کی گئی ہو تمام معاملات رہن شامل ہونے چاہئیں جنسے اراضی پر اثر ہو اگر کل زر قرضہ کی مبلغ [illegible] زیادہ ہو تو مقدمہ باب ۲۔ ایکٹ مذکور میں نہیں داخل ہوتا۔ اگر وہ مبلغ [illegible] سے زیادہ ہو تو جج ماتحت درجہ اول کو اختیار سماعت حاصل ہے

۴۶

قاعدہ یہہ ہے کہ شخص کو بمعاوضہ سزا کے جرم سے بری کیا جاتا ہے کہ ایک شخص ایک معاملہ نالش دیوانی کا ہو جاتا ہے اگر ایک شخص ... ہو ... اور وہ ... دیوانی ... کیا جاتا ... مجرم ... نہیں کہا جا سکتا۔

# صیغہ نظرثانی فوجداری

۱۴ جنوری ۱۸۹۲ء

صفحہ کتاب انگریزی ۳۸۳

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام راما

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۱۱۸ - ضمانت نیک چلنی اختیار ... ہائیکورٹ ... مقدار ضمانت کی بہت زیادہ ہو - اختیار تمیزی مجسٹریٹ کا ... مناسب طور پر استعمال ہونا چاہیئے۔

اردو

مجسٹریٹ نے ملزم کو یہہ حکم دیا کہ وہ نیک تعدادی پانسو روپیہ واسطے اپنی نیک چلنی کے ایک سال کے واسطے تحریر کریں اور دو ضامن اسیقدر تعداد کے پیش کرے ملزم ضمانت مذکور کے پیش کرنے سے قاصر رہا اور جیلخانہ بھیجا گیا۔

ہائیکورٹ کی یہہ رائے ہوئی کہ تعداد ضمانت مطلوبہ کی بہت زیادہ تھی اور مجسٹریٹ نے اس معاملہ میں اختیار تمیزی مناسب طور پر استعمال نہیں کیا تھا پس ہائیکورٹ نے باستعمال اختیارات نظرثانی اس معاملہ میں دست اندازی کی اور تعداد مذکور کو کم کر دیا۔

ارجار زیں صاحب مستغیث۔ تجویز ہوئی کہ لڑکی کی تنہا دست اندازی [illegible]

[illegible] دفعہ ۱۲ ۔ ایکٹ جائے فوجداری ہند (۱۸۶۲ع) میں [illegible] کا ترکہ

[illegible] ہے اور متردد [illegible] ہیں ہے ۔ مقدمہ ملکہ معظمہ بنام

[illegible] (۱) سے اتفاق کیا گیا اور مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام (۲) سے اختلاف کیا گیا

# صیغہ نگرانی فوجداری

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ردے

ایکٹ ۱۳ ۱۸۵۹ع ۔ نقض معاہدہ ۔ اختیار مجسٹریان بابت دست اندازی کرنے کے مقدمات نقض معاہدہ فریبی اور دیدہ و دانستہ میں معنی عبارت "پیشگی بیا روپیہ کا بابت کام کے"

ایکٹ ۱۳ ۱۸۵۹ع ایکٹ ہذا میں سزا دہی جسم نقض معاہدہ [illegible] دستکاران و کاریگران و مزدوران بصورت [illegible] خاص صرف اوس صورت سے متعلق ہوتا ہے "جس میں پیشگی روپیہ بابت کسی کام کے دیا گیا ہو" کہ اُن الفاظ میں محض قوم قرضہ یا قرضجات سابق داخل نہیں ہیں دست اندازی مجسٹریٹ از روے ایکٹ مذکور کے اون صورتوں پر محدود ہے جن میں غفلت یا انکار کام دہی کے دیدہ و دانستہ اور بغیر جائز اور معقول وجہ کیا جاتا ہے ۔

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۹۹ و مقدمہ مذکورہ [illegible] مقدمات اپیل جلد ۲۳ صفحہ ۱

(۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۰

۴۷

# سما بانظائر ہائیکورٹ کلکتی مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۹ حصہ ۔ مطبوعہ جولائی سنہ ۱۸۹۲ء

## پریوی کونسل

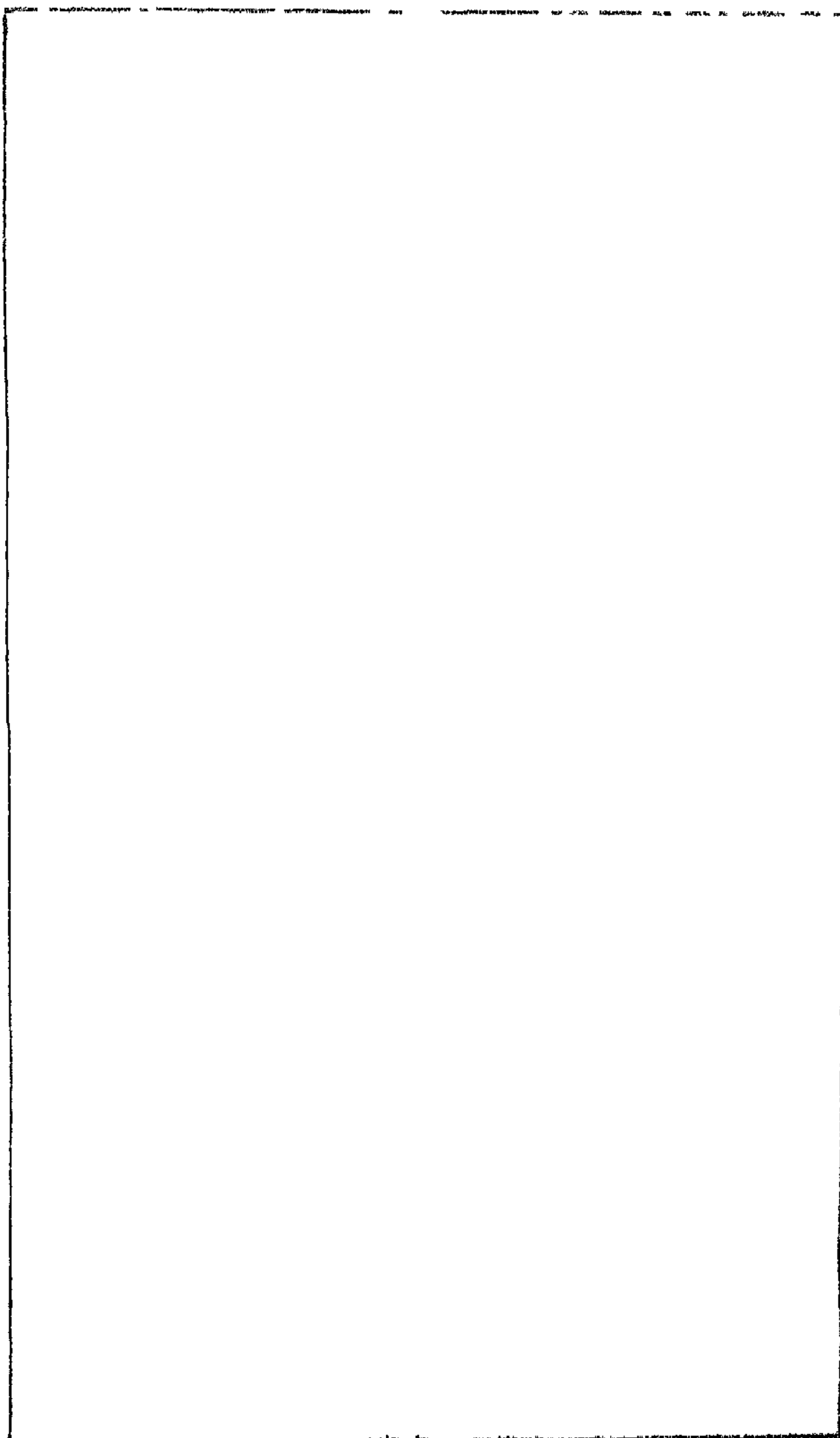
پریوی کونسل
۲۶ نومبر ۱۸۹۱
صدر کانسٹگر
۴۲
اردو

راجہ چندر نرسنگہ راو بمقابلہ راین ایکوٹ

گماشتہ موروثی جو بعوض ادائے مطالبات دیکھی کہ مقرر کیا جاوے ۔ استدا اوسکے حق کی ازروی سے کہ دیہکار اوسکو موقوف نہیں کرسکتا ۔ تعبیر دستاویزات کی ۔

نسبت اس امر کے کہ آیا دیہکار اوسکو موقوف کرسکتا ہے یا نہیں جو موروثی عہدہ گماشتگی پر حسب استحقاق خواہ دیکھا تی ہو واسطے تکمیل مطالبات دیتھکی تہا اسکے دو شخص اول الذکر میں ہوں مقرر کیا گیا ہو شہادت دستاویزی سے یہ ثابت ہوا کہ گماشتہ مذکور کے مورث کو اور دوسرے نے مقرر کیا تہا اور وہی حاکم کے اختیار سے دیتھکی کی بنا ہوئی تہا یہ بھی ثابت ہوا کہ گماشتہ موروثی کا حق دیتھکہ سے علیحدہ ہے اور یہ کہ شخص اخر الذکر اوسکو موقوف نہیں کرسکتا عہد سرکار ریاست میں کوئی سوال اس معاملہ میں حسب مرکوزہ پیشوا کے زمانہ میں تہا نہیں کیا گیا لیکہ جو شہادت کہ موجود تہی امر مندرجہ بالا سے موافق تہی

تجویز ہوئی کہ حق گماشتہ مذکور کا مرکب تہا اور یہ وصول کرنے کا ایسے حکم کی رو سے جو انتظام بحال کیا گیا تہا کہ جسکی بندی دیتھکہ پر لازم تہی اور گماشتہ کو دیتھکہ مذکور اوس عہدہ پر جانشین نہیں کرسکتا تہا کہ جو کوئی حکم اوسکو عطا کیا تہا اور یہ کہ دیتھکہ کو بخلاف اوسکے حق جو بلا وساطت غیر کے عہدہ داران دیوانی خزانہ سے مطالبہ مذکور وصول کرنے کا حاصل نہ تہا



[illegible]

۱۹

تصفیہ [illegible] واقعات [illegible]

تصور ہو گیا [illegible] کوئی ادا [illegible] کا واقع نہیں ہوا

کہ جس [illegible] معاہدہ [illegible] واقع ہو سکی [illegible] واسطے مہیا

کرنے [illegible] مال سکے [illegible] ۳۰ جون کو دعا

دریافت کرتے [illegible] کیا کہ جہاز مال لانے

کے واسطے [illegible] تیار ہوگا کوئی [illegible] اطلاع

اظہار [illegible] امر اطلاع مطابق کی پیدا نہیں ہوئی۔

۱۲ جون کو مدعیان نے اپنا مال لانے والوں کو اور منیجر او سکے مدعا علیہ کو

اطلاع حسب ذیل دی چونکہ کو [illegible] کل [illegible] مال لینے کے واسطے تیار ہوگا

لہذا ہم درخواست کرتے ہیں کہ آپ کا مال [illegible] تاریخ ۲۴ [illegible] ماہ حال سے

قبل پہونچ جاوے۔ الخ"

سوال۔ آیا یہہ ایک اطلاع اس امر کی کہ جہاز مال لادنے کے لئے تیار تھا

حسب مراد معاہدہ کے تھی یا نہیں۔

# صیغہ ابتدائی دیوانی

## مقدمہ بطرفداری گلبرٹ بمعاملہ بمبئی فائر انشورنس کمپنی لمیٹڈ۔

۵۔ مارچ ۱۸۹۲ء
صفحات ایجری
۱۹۱
اُردو ۱۹۹

کمپنی۔ دائرکٹران۔ انتقال حصص۔ حاصل کیا جانا بطور انتقال کا و جواست رجسٹری از جانب منتقل الیہ۔ دائرکٹران کا رجسٹری سے انکار کرنا۔ [illegible] ایکٹ داد رسی خاص نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ء دفعہ ۴۵۔ ایکٹ کمپنی [illegible] سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۵۸

مسٹر گلبرٹ نے چند حصص بمبئی فائر انشورنس کمپنی کے خرید کئے اور دائرکٹران سے بحیثیت حصہ دار درج رجسٹر کئے جانے کی درخواست [illegible] کی بابت کی دائرکٹران نے درخواست کو نامنظور کیا اور کوئی وجہ انکار کی نہیں بتلائی مسٹر گلبرٹ نے اب عدالت سے حسب دفعہ ۴۵۔ ایکٹ داد رسی خاص و حسب دفعہ ۵۸۔ ایکٹ کمپنی ہائے ہند یہہ درخواست کی کہ حکم بنام دائرکٹران جاری کیا جاوے کہ وہ اوسکا

# صیغۂ ابتدائی دیوانی

بیٹیس گرایسیٹ و کمپنی بنام اوٹو مارٹین کیٹ و دیگر

۱۹۱۹ء جولائی انگریزی

۳۱۹

جہاز پر مال لادنا - معاہدہ بابت کرایہ - مال جہاز پر جہاز راں لادنے کو ... جہاز دخانی ... کی تاریخ حالت ... ہونا - ... آیا ... اور ... تحریر ... اطلاع لادنے کے واسطے تیار ہونے کی۔

مدعا علیہ نے اپریل ۱۹۱۸ء میں مدعی سے معاہدہ واسطے کرایہ ۵۰۰ ٹن گندم وغیرہ کا لیا کہ وہ "کسی جہاز دخانی درجہ اول پر الخ (تشریح محفوظ طور پر پہونچنے کے) بھی جاوے مال ماہ جون میں جہاز پر لادا جاوے مال فرسٹ جہاز کے لئے وقت پر پہونچ جاوے کہ وہ کل دوسرے روز بعد اس اطلاع کے کہ جہاز مال لادنے کے لئے تیار ہے یا قبل اسکے لاد لیا جاوے ورنہ حرج کرایہ کا بحساب ... بطور ہرجہ تصفیہ شدہ کے ادا کیا جاوے" الخ ۲۹- مئی کو مدعا علیہ نے تحریر کیا کہ وہ بہت خوش ہوگا اگر اسکو نام اور تاریخ قریب بقیاس جہاز کے پہونچنے کی معلوم ہو جاوے ۳- جون کو مدعیان نے جواب دیا کہ جہاز دخانی کونٹی آف بارک بموجب معاہدہ کے پہونچیگا اور مکرر یہہ تحریر کیا کہ جہاز دخانی مذکور ۱۲- ماہ حال کو یا قریب اسکے مال لادنے کے لئے تیار ہوگا جہاز دخانی کونٹی آف بارک بمبئی میں ۱۰- جون کو پہونچا لیکن ایسے وجوہ سے جو کہ قابو سے باہر تھا بندرگاہ میں کوئی موقع اسکے لئے خالی نہ تھا اور ۲۳- ماہ حال تک جہاز مال لادنے کے لئے تیار نہ تھا اس عرصہ میں ۱۸- جون کو مدعا علیہ نے ... اس بنا پر انکار کیا کہ چونکہ مدعیان نے یہہ امید دلائی کہ جہاز لادنے کے لئے ۱۲- ماہ حال کو تیار رہیگا مدعا علیہ نے اس بنا پر بذریعہ حمل و نقل ریل کے انتظامات ... کئے اور چونکہ جہاز تیار نہ تھا اسکو مجبوراً ایسے انتظامات پورے کرنے پڑے مگر جہاز ... دخانی پر مال لادنا پڑا اور مدعیان نے بار مذکور کی بابت بحساب مدعا علیہ پر معاہدہ کرایہ کیا اور نالش واسطے اوس

کو اختیار تھا۔

تجویز ہوئی کہ حکم اختیار ... اور کہا گیا ... کی رو سے عدالت کو کوئی اختیار نہیں دیا گیا ہے کہ حکم ... عدم ... کا اعادہ کرے ... حکم مذکور کا غلط تھا اور عدالت کو اختیار رہتا کہ وہ ... سوچ کر اپنے خود حکم کو درست کرے اور ... درخواست ... کرنا منظور کرے۔

## صیغہ اپیل دیوانی

۳۰ جولائی ۱۹۱۰ء
صفحہ کتاب انگریزی ۴۸
اردو ۴۱۰

### جام سنگہ دیوا بھائی بنام گیا بھائی کیکا بھائی

اثر ایکٹ تعلقداران گجرات (ایکٹ بمبئی ۱۸۸۸ء) دفعات ۱۱ و ۲۱ - فیصلہ عدالت ضلع برطبق اپیل بناراضی تجویز افسر بندوبست تعلقداری اپیل دوم - اسٹامپ یادداشت اپیل پر اسٹامپ رسوم عدالت - مد ۱ ضمیمہ ۱ و مد ۱ ضمیمہ ۲ - ایکٹ رسوم عدالت (۱۸۷۰ء) - ڈگری شورہ - عدم اجراء - درخواست بحضور افسر بندوبست تعلقداری بغرض بٹوارہ حسب ڈگری - ایسی ڈگری جسپر کسی عدالت دیوانی سے کوئی چارہ کار حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔

فیصلہ عدالت ضلع سے جو برطبق اپیل بناراضی تجویز افسر بندوبست تعلقداری صادر ہوا ہو اپیل دوم بعدالت ہائیکورٹ ہو سکتی ہے۔

اپیل بناراضی حکم متعلق درخواست اجرائے ڈگری بٹوارہ حسب ایکٹ تعلقداران گجرات (ایکٹ بمبئی ۱۸۸۸ء) داخل مد ۱ ضمیمہ ۱ کے نہیں ہے بلکہ ایک ایسی درخواست سے جو مد ۱ ضمیمہ ۲ - ایکٹ رسوم عدالت (۱۸۷۰ء) میں داخل ہے پس اسٹامپ رسوم عدالت قیمتی ... یادداشت اپیل پر ثبت ہونا چاہئیے۔

۱۸۶۳ء میں اپیلانٹ نے ایک ڈگری شورہ کی حاصل کی جسکی رو سے اوسکا حق بسبت ششم حصہ ایک خاص گاؤں کے قرار دیا گیا ڈگری مذکور کا کبھی اجرا نہیں ہوا ۱۸۸۹ء میں اوس نے ایک درخواست حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ بمبئی ۱۸۸۸ء واسطے بٹوارہ کے حسب ڈگری مذکور روبرو افسر بندوبست تعلقداری کے پیش کی۔

[illegible]

## [illegible] ابتدائی لڑائی

[illegible]

[illegible]

جو [illegible] اس جگہ [illegible]

[illegible]

کی کہ جب ان [illegible]

[illegible]

تجویز ہوئی کہ یہ شہادت حسب دفعہ ۱۴ و ۱۵ ایکٹ شہادت کے واسطے اِن امور کے قابل پذیرائی تھی کہ وہ بلا استعمالات جو ایک ہی پورے معاملہ کے تھے یا وہ انتقالات مخصوص کہ جنکی بابت فرد قرار داد جرم مین لگائی گئی تھی بہ نیت فریب کئے گئے تھے۔

سرکار بنام رہوداس (۱) منسوخ کیا گیا۔

بوقت آغاز تجویز مقدمہ روبرو عدالت سشن کے بجرم ۲۰۶ مجموعہ تعزیرات ہند کے پبلک پراسیکیوٹر نے عدالت سے درخواست کی کہ حسب دفعات ۲۲۳، ۲۲۴ مجموعہ کے جرائم فرد قرار داد جرم مین قائم کئے جائین سشن جج نے اس درخواست پر فیصلہ اخری کا صادر کرنا اوسوقت تک ملتوی رکھا کہ یہہ ظاہر ہوگیا کہ فرد قرار داد جرم حسب دفعہ ۲۰۶ اوس شہادت کی بنا پر قابل تائید نہین ہے جو منجانب سرکار پیش کی جانی والی تھی سشن جج نے اس الزام کی بابت شہادت منجانب سرکار سننے کے بعد بلا سماعت جوابدہی یا قلمبند کرنے اظہار اسیران کے حکم برات صادر کیا اوسوقت حاکم موصوف نے درخواست قائم کرنے جرائم جدید کی نامنظور کی اور سبب مقدمہ ملکہ قیصر ہند بنام آپا (۲) یہ تجویز کی کہ اونکو کوئی اختیار الزام ابتدائی کے علاوہ الزامات جدید کے قائم کرنے کا نہیں ہے حاکم موصوف کی یہہ بھی رائے ہوئی کہ کوئی اوس استغاثہ کی جو سرکار نے بمقابلہ ملزم بابت انہین جرائم کے جنکے اضافہ کی درخواست کیگئی تھی دائر کیا تھا نیز ایک وجہ کافی نامنظوری درخواست مذکور کی ہے۔

لوکل گورنمنٹ نے ہائیکورٹ میں بنا راضی حکم برات کے اپیل کیا بوقت سماعت اپیل مذکور از جانب سرکار یہ حجت کیگئی کہ سشن جج نے جو ... انکار کرکے الزامات مزید کے قائم کرنے سے انکار کرتے ہیں غلطی کی کونسل ملزم نے یہ عذر کیا کہ اپیل بنا راضی حکم برات مین گورنمنٹ کو یہ حجت پیش نہیں کرنی چاہئے۔

ٹیلنگ صاحب جسٹس نے تجویز کی (اول) کہ حسب دفعہ ۴۱۷ مجموعہ ... ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) گورنمنٹ کو اختیار تھا کہ ہائیکورٹ مین اس بنا پر اپیل کرے کہ سشن جج نے الزامات جدید کے اضافہ کرنے سے انکار کیا یا بنا راضی کسی دیگر حکم درمیانی کے اثنائے تجویز مقدمہ میں صادر ہوا ہو اپیل کرے (دوم) کہ سشن جج کو چاہئے تھا کہ ...

(۱) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۱ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۰

تجویز [illegible] ہوئی [illegible] [illegible] اجرا [illegible] ڈگری [illegible] وقت صادر [illegible] [illegible] ایکٹ [illegible] [illegible]
[illegible] جو کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
ڈگری [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ڈگری [illegible] منظور ہوئی تھی۔

# سیشن اپیل فوجداری

## ملکہ معظمہ قیصر ہند   بنام   بسنے رام

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ [illegible]) دفعات ۲۸۹ و ۴۱۴ [illegible] [illegible] ۱۱۱ [illegible] ۲۶۰ [illegible] [illegible] [illegible] تبدیل کرنا فرد قرارداد جرم کا [illegible] جرائم کا [illegible] شہادت قابل ادخال ہونا شہادت کا۔ ایکٹ شہادت (ایکٹ ۱ [illegible]) دفعات ۱۴ و ۱۵ اپیل ناراضی حکم بریت۔ اپیل ناراضی حکم [illegible]

حکم مورخہ [illegible] ۱۸۹۱ء [illegible] ۴۱۴ [illegible] ۴۱۶

الفاظ "ہونا ثبوت کا" [illegible] فقرات دوم و [illegible] دفعہ ۲۸۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ [illegible] ۱۸۸۲ء) کو اسطور پر پڑھنا چاہئے کہ گویا [illegible] مراد "ہونے ثبوت قابل اطمینان یا قابل اعتبار یا قطعی" سے ہے اگر ثبوت ہو تو تجویز مقدمہ اختتام تک پہونچنے چاہئے اور اسوقت اگر تجویز بالی جوری کی اعانت سے ہوئی ہو تو جوری مدد اور [illegible] قسم کی تجاویز میں جج اراکین اسیسران پر غور کرنے کے بعد بہ لحاظ واقعات تجویز کرے صرف درصورت عدم موجودگی کسی شہادت ارتکاب جرم منجانب ملزم کے عدالت [illegible] براءت ملزم کا بلا اسکے کہ تجویز مقدمہ کی ہو یا راے اسیسران کے حاصل کیا [illegible] صادر کر سکتی ہے یا یہ کہ عدالت بلا سماعت جوابدہی کے جوری کو [illegible] کر سکتی ہے کہ وہ راے متعلق بریت کے صادر کرے۔

مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ماللال (۱) پسند کیا گیا۔

ملزم پر [illegible] [illegible] مجموعہ تعزیرات ہند تیس جائداد (؟) کو تین [illegible] [illegible] کے نام ایک جعلی تاریخ کو [illegible] [illegible] نیت سے منتقل کرنے کا الزام لگایا گیا کہ جائداد مذکورہ ایسے اجرا میں فروخت ہو سکیں [illegible] سرکار [illegible] شہادت پانچ دیگر انتقالات جائداد کی [illegible] [illegible] تاریخ کو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پیش کیگئی۔

(۱) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صفحہ ۴۱۴—

# سلسلہ [illegible] انڈین لا رپورٹس

## جلد ۱۶ حصہ ۴ مطبوعہ اگست ۱۸۹۲ء

## صیغہ ابتدائی دیوانی

دائی بھائی [illegible] وغیرہ [illegible] اپیلانٹ

بنام

گریٹ انڈین پینینسولا ریلوے کمپنی [illegible]

۱۵ جنوری ۱۸۹۲ء

[illegible]

[illegible] ریلوے [illegible] مال [illegible]

[illegible] کمپنی [illegible] ریلوے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قائم کرنے [illegible] پر [illegible] مقدمے کے شروع ہی میں [illegible] نہیں کی گئی تھی [illegible]
کرنے [illegible] سو حصے [illegible] مذکور [illegible] اور [illegible]
[illegible] کہ [illegible] اظہارات میں مندرج [illegible] کو [illegible] سپرد کنندہ نے [illegible] لیا تھا

[illegible] معاہدات سابق میں حصولی [illegible]
[illegible] اور [illegible] دلالان [illegible] اور [illegible] ان [illegible] ملا قانونیا [illegible]
[illegible] معاہدہ [illegible] والی بھی [illegible]
[illegible] ایک [illegible] اور [illegible] دلالان [illegible] اور وہ بھی اس قسم کے معاہدات [illegible]
[illegible] اور [illegible] کر [illegible] تھا [illegible]
[illegible] معاہدات کی [illegible]

تنقیح نمبر ۱ حصولی [illegible] کوئی قانون [illegible]
[illegible] قانون [illegible]
[illegible] کوئی [illegible] پابندی نہیں ہے [illegible]
[illegible] معاہدہ [illegible] کسی حالت میں [illegible] حالت میں [illegible]
[illegible] حوالہ [illegible] مدعا علیہ نے بھی [illegible]
[illegible] دلالان کی [illegible] معاہدہ [illegible] مکان [illegible]
[illegible] کا خیال کیا ہوگا کہ مال [illegible] لینا منظور ہوگا۔
مدعا علیہ نے یہ بھی [illegible] کہ معاہدات بالحیثیت [illegible] ضمانت [illegible] ختم ہوگئی
[illegible] قابل انتقال نہ تھے اور اس لیے مدعی نالش ہذا کو قائم نہیں رکھ سکتا۔
تنقیح نمبر ۲ حصولی۔ کہ وہ اعتراض صحیح ہے انتقال معاہدہ۔ [illegible] بخلاف انتقال قرضہ یا دیگر حق
[illegible] موثر ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ ”نوٹس“ [illegible] معاہدہ کی حد تک ہو جتنے [illegible]
[illegible] فریق معاہدہ کی ورکا ہے ( دفعہ ۲۲ – ایکٹ معاہدہ نمبر ۹ [illegible] ) –
مگر یہ نقص اس طور پر رفع ہوگیا کہ [illegible] کا نام بطور مدعی اضافہ کردیا گیا۔
اثر قانونی تحریر عبارت ظہری و حوالگی ایسے معاہدات پر غور کیا گیا

---

[illegible] ۱۹۱۰ء
۱۵ جنوری
و ۱۸ مارچ
[illegible]
[illegible]
۴۱۴

## [illegible] بی بی وایک کس دیگر (مدعیان) بنام فاطمہ بی بی (مدعا علیہا)

[illegible] – حکم [illegible] جائداد – [illegible] ہوئی جائداد – استحقاق دیوالیہ یا اس کے
منتقل الیہ کا [illegible] کرنے کے – [illegible] – [illegible] – [illegible]۔

۵۷ ان ہدایات سے [illegible] چلانے [illegible] کہ [illegible] [illegible]
اور حصول بابتہ ہدایات مذکورہ مناسب طور پر [illegible] [illegible] [illegible]
مذکور کئے ہیں

بتایا گیا کہ گورنمنٹ سے جو ٹرنیبل چارج منظور ہوا اُس کی بابت [illegible] ایک محصول تھا جو ۱۸۶۵ء [illegible]
منظور ہوا تھا اور [illegible] اُسکی نوٹیفکیشن [illegible] یہہ لکھی تھی کہ اوس میں "فراہم کرنا اور حوالہ کرنا مال کا"
داخل ہے لیکن مذکورہ کمپنی مدعا علیہم نے "فراہم کرنا اور حوالہ کرنا مال کا" [illegible] کر دیا مگر کوئی نیا
[illegible] ٹرنیبل چارج کا واسطے منظوری کے ارسال نہیں کیا گیا نہ منظور ہوا۔
[illegible] مدعیان یہہ حجت لیگئی کہ وہ ٹرنیبل چارج جو وصول کیا جاتا ہے کبھی
منظور نہیں ہوا ہے۔

تجویز ہوئی کہ بلاحظہ ان کارروائیات کے جنکے ذریعہ سے منظوری ۱۸۶۵ء حاصل ہوئی [illegible]
ہوتا ہے کہ بوقت منظور کرنے اوس شرح کے جو از وقتاً مقرر کیگئی تھی گورنمنٹ کے خیال میں امکان
اسبات کا تھا کہ کمپنی فراہم کرنا اور حوالہ کرنا مال کا چھوڑ دے اور بدینوجہ یہہ قیاس کرنا چاہئے
کہ گورنمنٹ نے کمپنی مدعا علیہم کو یہہ اختیار دیا تھا کہ بصورت چھوڑنے اس جزو خدمت کے [illegible] تنہائی
مناسب تصور کریں عمل میں لاویں چنانچہ کمپنی مدعا علیہم نے تنہائی کی تھی۔

---

۱۸۹۲ء
۲۱ و ۲۸ و [illegible]
جنوری
[illegible]
۴
اردو
۱۴

## جے ایسج ٹاڈ وغیرہ (مدعیان) بنام لکھمیداس پرشوتم داس (مدعا علیہ)

معاہدات بابت حوالگی آئندہ ۔ تصفیہ بذریعہ ادا کرنے زر تفاوت کے ۔ [illegible] معاہدات از قسم
قمار بازی ۔ انتقال معاہدہ ۔ استحقاق منتقل الیہ در بابت نالش کرنے کے اپنے نام سے ۔ عادت
ظاہری کرنے اور حوالگی معاہدہ کا اثر۔

مدعا علیہ پر مدعیان نے بطور منتقل الیہم ایک شخص مسمی شیوجی پراگ جی کے واسطے دلاپانے زر [illegible]
کے بابت بعض معاہدات خرید و فروخت روئی اور بنوسے کے نالش کی مدعا علیہ نے یہہ حجت کی کہ چونکہ یہہ
معاہدات از قسم سٹہ یعنے معاہدات قمار بازی ہیں لہذا اونکی بابت نالش نہیں ہو سکتی۔

مدعا علیہ تاجر مال کا نہ تھا اور اوس نے یہہ معاہدات بطریق مندرجہ ذیل کے کئے تھے اوسکا طریق عمل
یہہ تھا کہ جب کبھی وہ معاہدہ خرید و فروخت کا کرتا تھا تو پھر دیہی مقدار ایک یا زیادہ معاہدات
کے ذریعہ سے خواہ اصل بائع سے خواہ کسی اور شخص سے خرید یا فروخت کرتا تھا تاکہ قبل یوم وعدہ [illegible]

تعریف مجموعہ مذکور میں کیگئی ہے۔

جب کوئی موضع تعلقداری حسب دفعہ ۱۵۹ مجموعہ مذکور بعلت بقایائے مالگزاری قرق کیا جائے تو جبتک کہ قرقی بحال رہے حکم ضبطی حسب دفعہ ۱۵۲ خلاف قانون ہے۔

مدعی تعلقدار موضع کاٹھی اناڑی کا تھا آخر سنہ مالی ۱۸۷۵-۷۶ء جس کے معنے تاریخ ۳۱ جولائی ۱۸۷۶ء مدعی ماقبیدار اوس مالگزاری کا تھا جو بابتہ سنہ مذکور گورنمنٹ کو واجب الادا تھی نومبر ۱۸۷۶ء میں حسب دفعہ ۱۶ - ایکٹ بمبئی نمبر ۷ ۱۸۶۷ء ایکچوکی پولیس تعزیری بوجہ عمل مفسدانہ باشندگان کے متعینگی مابین فیوری و اپریل ۱۸۷۸ء کے کلکٹر نے بعض جایداد تعلقدار بعلت بقایائے مالگزاری نیلام کی اور بذریعہ نیلام کے مبلغ [illegible] روپیہ وصول کیا یہ روپیہ واسطے ایفا و بقایا ۱۸۷۶-۷۷ء نیز اوس مالگزاری کے جو بابت ۱۸۷۷-۷۸ء کے واجب تھی کافی سے زیادہ تھا لیکن کلکٹر نے بعوض بقایائے مالگزاری ۱۸۷۸-۷۹ء کے باقی زرنیلام کو ادائے خرچ چوکی تعزیری میں صرف کیا چونکہ مالگزاری ۱۸۷۸-۷۹ء غیر مودی رہی لہذا موضع مذکور بتاریخ یکم جولائی ۱۸۷۹ء حسب دفعہ ۱۵۹ مجموعہ مالگزاری بمبئی (ایکٹ ۵ ۱۸۷۹ء) قرق کیا گیا بعد اس قرقی کے بتاریخ ۲ جنوری ۱۸۸۱ء ایک حکم بلحاظ اس امر کے صادر ہوا کہ موضع حسب دفعہ ۱۵۳ مجموعہ ضبط کیا گیا۔

۱۸۸۶ء میں مدعی نے نالش حال بنام گورنمنٹ واسطے دلاپانے قبضہ موضع کے اور استقرار امر کے دائر کی کہ حکم ضبطی خلاف قانون اور خلاف اختیار تھا۔

مدعاعلیہ نے منجملہ دیگر عذرات کے) یہ عذر کیا کہ نالش بموجب دفعہ ۴ ضمن (ج) ایکٹ اختیار سماعت مال بمبئی نمبر ۱۰ ۱۸۷۶ء ممنوع السماعت ہے اور نالش میں تمادی بھی عارض ہے اور حکم ضبطی موافق قانون کے اور جائز تھا۔

**تجویز ہوئی** - کہ ازانجا کہ قرقی موضع کی بعلت بقایائے مالگزاری حسب دفعہ ۱۵۹ - ایکٹ بمبئی نمبر ۵ ۱۸۷۹ء یکم جولائی ۱۸۷۹ء کو عمل میں آئی تھی لہذا مدعی کو ۱۲ برس کی میعاد تاریخ قرقی سے اس بات کے واسطے حاصل تھی کہ اوس کے اندر وہ درخواست واپس پانے موضع کی بموجب دفعہ ۱۶۲ - ایکٹ مذکور کے کرے پس حکم قرقی مصدرہ ۲ جنوری ۱۸۸۱ء باطل و کالعدم تھا۔

یہ بھی **تجویز ہوئی** کہ دعوے مدعی واسطے اس امر کے کہ حکم ضبطی خلاف قانون قرار دیا جائے بموجب دفعہ (۴) ضمن (ج) ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۶ء ممنوع السماعت نہیں ہے کیونکہ حکم ضبطی "ایک کارروائی بغرض ایصال مالگزاری" متصور نہیں ہوسکتا جو نکہ وہ کارروائی جسکی اجازت قانون [illegible]

[illegible]

[illegible]

بنام

سکریٹری آف اسٹیٹ [illegible] باجلاس کونسل [illegible]

[illegible]

[illegible] مالگذاری [illegible]

[illegible]

زیر گواہی کی تھی ۔

**تجویز ہوئی** کہ اس شہادت سے حیثیت مجموعی یہ نتیجہ نکلتا تھا کہ کی یکسان و ابرار پابند شدہ رواج سے طریق عمل قوم برابر نہیں ہو چکا تھا ۔

---

۳۱ اگست ۱۹۱۱ء
مقدمہ نمبر ۱۰۷
۱۳۲۷
مقدمہ نمبر ۱۰۷
۱۳۲۷

## آپا کا لگانایک وغیرہ (ابتداءً مدعیان) اپیلانٹان ۔

بنام

## ملوپن موٹا وغیرہ (ابتداءً مدعاعلیہم) رسپانڈنٹان

عملدرآمد ۔ تجویز جس میں تذکرہ اہم دستاویزات کا چھوڑ دیا گیا ہو ۔ قیاس اس امر کا کہ اخر اہم شہادت پر غور کرنا رہ گیا ۔ تجویز مبنی اوپر ایسے بیانات کے جو شہادت میں نہ ہوں ۔ منسوخی و غور مکرر ۔

چونکہ عدالت ماتحت نے اپنی تجویز میں کچھہ تذکرہ بعض دستاویزات اہم کا خواہ اونکے اثر کا شمار الیکٹ کاشت کی نسبت نہیں کیا جو متنازعہ میں تھا ا

یہہ **تجویز ہوئی** ۔ کہ چونکہ عدالت ماتحت نے قیاساً اجزائے اہم شہادت پر غور کرنا ترک کیا لہذا وہ تجویزات جو عدالت موصوف نے کین پذیرائی ہونی چاہئیں ۔

یہہ بھی **تجویز ہوئی** ۔ کہ چونکہ تجویز عدالت ماتحت نسبت اسکے کہ دعوے مدعیان میعاد کی عارض ہے بیانات پر بلا تذکرہ کسی شہادت کے تائید بیانات مذکور کے مبنی ہے لہذا وہ پذیرائی نہیں ہو سکتی ۔

---

یکم نومبر ۱۹۱۱ء
مقدمہ نمبر ۱۳۱۳
مقدمہ نمبر ۱۰۸
۱۳۲۸

## نارائن گوبند (ابتداءً مدعی) اپیلانٹ

بنام

## اندرام کوچی رام (ابتداءً مدعاعلیہ) رسپانڈنٹ

رہن ۔ ڈگری انفکاک ۔ عدم موجودگی شرط نسبت میعاد دخلی ادائے زرجہ خواہ بعبارت ۔ اجرائے ڈگری بعد تین سال کے ۔ درخواستین جو وقتاً فوقتاً پیش ہوئیں ۔ مد ۱۷۹ ایکٹ میعاد

۶۰

ملازمین سے دستیغہ فرد موقع عمل میں آچکی تھی لہذا کوئی اور کارروائی بجائے مدعی کے مطابق قانون میعاد سماعت سے ا ۔ ۵ برس کے تاریخ فرقی سے باہر ہو سکتی تھی ۔

مدعی کی تجویز ہوئی ۔ کہ دعوے استقرار حق اس امر کی کہ حکم مرکزی خلاف قانون ہے تمادی فارغ ہے کیونکہ دعوے مذکور دفعہ ۱۲۰ ایکٹ میعاد سماعت (قانون ۱۸۷۷ء) متعلق ہے ۔

تجویز ہوئی (از بروڈو صاحب جسٹس) کہ کلکٹر کو از روئے دفعہ ۱۴ ایکٹ نمبر ۔ ۱۸۷۹ء یہ اختیار وصول کرنے خرچ چوکی تعزیری کا مطلقاً نہ تھا کیونکہ وہ ممکن موضع نہ تھا اور (۲) خرچ مذکور رقم بذریعہ لگانی محصول مقامی کے مالکان اس حصہ ملک پر جس میں چوکی تعزیری قایم کی گئی ہی وصول کیا جاسکتا تھا ۔

---

# پٹیل نندا اون کمشنر و ایک کس دیگر (ابتداءً مدعا علیہما) اپیلانٹان

بنام

# پٹیل منی لعل جی لعل (ابتداءً مدعی) ریسپانڈنٹ

۳۱ اگست ۱۹۱۶ء

دیوانی اپیلانٹ انگریزی

نمبر ۱۶۴

نظرثانی اردو

۴۶

دھرم شاستر ۔ دستورات شعر مخالفت تعنیت ۔ قوم کدوا کنبی مقام احمد نگر ۔ اعلان اشخاص قوم [illegible] ۔ ان جیسا کہ ان دو مدار عمل کا ہوا درجہ کا اثر طریق زندگی جات پر ہے ۔

واضح ہو کہ [illegible] بیوگان کو عمل میں لانے تعنیت کی مخالفت ہو سکتی ہے نہایت صاف ثبوت اس بات کے ثابت ہونا چاہیئے کہ شعر کا رواج سے اعلان میں تعنیت ممنوع سمجھی جاتی ہے قبل اس کے کہ کوئی عدالت اوسکو بعد التفاتہ نافذ کر سکے ۔

ایک دستور جات کدوا کنبی مقام احمد آباد دستور مخالفت تعنیت منجانب بیوگان بیان کیا گیا اور گواہان کثیر التعداد کا اظہار بابت دستور مذکور کے کرایا گیا اونکی شہادت سے ظاہر ہوا کہ بابت بیوگان کے تعنیت کرنے کا عملدرآمد نہ تھا اگر اوس شہادت سے یہ بھی ظاہر ہوتا کہ جات کے لوگان نے کبھی کوئی رزولیوشن دستور مخالفت تعنیت کے صادر نہیں کیا بخلاف اس کے یہ ثابت ہوا تھا کہ بطور امر واقعہ تعنیتیں منجانب بیوگان عمل میں آئی ہیں جن پر فی الواقع اعتراض نہیں کیا گیا تھا اور تعنیت متنازعہ کی نسبت تعداد کثیر طبقات جات

۶۳

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ بمبئی مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۶ حصہ ۹ مطبوعہ ستمبر ۱۸۹۲ء

## صیغہ ابتدائی دیوانی

۹- اکتوبر ۱۸۹۱ء
صدر لت اپیل ۱۱
۴۹۲
اُردو ۴۹۳

**جاور بائی بنام کابی بائی**

دہرم شاستر - وصیت - تعبیر - بحق ایسی جماعت کے جو بوقت وفات موصی موجود ہو - قاعدہ معدہ مذکور - بحق کالعدم - بحق ما بعد الطریق ہائل یا آیندہ حسب کالعدم کے - اختیار عام تقسیم مفوضہ وصیت باطل ہو دکھا سکتا جائز ہے تعادد اثر ایسے اختیار کا - عدم تقلید قواعد تعبیر انگلستیہ -

متا رام ہمرداس نے بذریعہ اپنے وصیت نامہ مورخہ ۱۴- اپریل ۱۸۶۳ء کے اپنے بھائی جمنا داس کو اپنا وصی مقرر کیا اور اپنی کل جائداد وغیرہ جمنا داس کو بطور امانت کے وصیت اس غرض سے کہ نامبردہ قرضجات وغیرہ ادا کرے اور بقیہ جائداد بحیثیت امین داول بحق جاور بائی زوجہ موصی اپنا ہو زوجہ برادر جو جمنا داس حین حیات ہر دو مسماۃ کے یا حین حیات ایسکے جو ان دونوں میں سے حی القایم رہے واسطے فائدہ دونوں مسماۃ مذکورہ کے یا ایک بلا شرکت غیرے اور (دوم) وقت وفات مسماۃ حی القایم سے اور اوسکے بعد بحیثیت امین منجانب اولاد جمنا داس رشتم دکور اگر کوئی ہو اور (سوم) درصورت نہونے کسی اولاد نرینہ ذکور کے بحیثیت امین منجانب کسی شخص یا اشخاص کے بہ لحاظ کسی حصص یا حصہ کے اور اوس طریق پر بطریق سے کہ جمنا داس برادر موصی بذریعہ دستاویز یا دستاویزات یا تحریر یا تحریرات کے ماتحت یا بلا اختیار تنسیخ یا تقرر جدید کے مقرر کرے قائم رہے -

جمنا داس نے وصیت نامہ ثابت کیا اور بحیثیت وصی اپنے وفات سے قبل بتاریخ ۱۷- اکتوبر ۱۸۸۸ء کو وقوع میں آئی جائداد کا انتظام کیا - نامبردہ کی کوئی اولاد نرینہ دکور نہیں

(ایکٹ میعاد سماعت نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء)

درحالیکہ ایسی ڈگری انفکاک میں کوئی شرط نسبت میعاد واسطے ادا سے زر رہن کے یا

ضمانت سے بحالت ... اور ... روپیہ کے درج نہ تھی —

**تجویز ہوئی** کہ راہن ہنوز بعد انقضا سے تین سال کے تا پیشتر ڈگری سے اجراء ڈگری

کو کار بذریعہ ادا سے زر رہن کے بلحاظ اس کے کرا سکتا ہے کہ اوس نے مختلف درخواستیں

وقتاً فوقتاً پیش کیں بشرطیکہ درخواست ہائے مذکورہ میں تعمیل شرائط قانون تمادی (ایکٹ ۱۵

سنہ ۱۸۷۷ء) کی گئی

اقوال خلاف اس کے مقدمات گن ... بال ... بنام ... اور ... (۱)

و ... (۲) ناپسند کئے گئے —

**دادوبا ارجن جی** (ابتدائی مدعی) اپیلانٹ بنام **واسودیو رگھوناتھ** وغیرہ (ابتدائی مدعا علیہم) ریسپانڈنٹان

اپیل ... [illegible]

رہن — ڈگری نیلام — حق جو خریدار نے حاصل کیا ہو — نیلام سابق اجراء سے ڈگری زر نقد —

... قبضہ کی مخالفت ... خریدار — استحقاق خریدار سابق نسبت انفکاک کرانے کے —

خریدار نیلام بابت اجرائے ڈگری برنبائے رہن حق راہن کو جبکہ وہ اوس وقت موجود تھا کہ جب اوس کی ... کیا

حاصل کرتا ہے —

... وغیرہ ایک جائداد پاس دادوبا ارجن جی ... رگھو بارہن کی —

بعد رہن کی جائداد ... بہ اجرائی ایک ڈگری زر نقد کے نیلام ہوئی واسودیو رگھوناتھ وغیرہ نے خرید کی اور قبضہ دلایا گیا

بعد ازاں دادوبا ارجن جی ... نے برنبائے رہن کے ڈگری حاصل کی جس میں واسودیو رگھوناتھ وغیرہ

خریداران بابت ڈگری زر نقد فریق نہیں کئے گئے بہ اجرائے ڈگری رہن کے جائداد کو دادوبا ارجن جی نے خرید کیا اور اسکو قبضہ

... دلایا گیا —

ایک نالش میں جو دادوبا ارجن جی نے بنام واسودیو رگھوناتھ وغیرہ واسطے حصول قبضہ دائمی کے رجوع کی — **تجویز ہوئی** کہ دادوبا ارجن جی

وغیرہ مستحق حصول ... کہ جائداد کو دادوبا ارجن جی سے انفکاک کرا دیں — یہ بھی **تجویز ہوئی** کہ اگر واسودیو

رگھوناتھ وغیرہ نالش رہن میں فریق بنائے جاتے تو وہ مستحق انفکاک کرانے کے یا ادائی اوس روپیہ کے ہوتے جو اوس وقت بر ...

... واجب الادا تھا پس یہ ... جنکی بنا پر اب اونکو اجازت انفکاک کی ہونی چاہیئے —

(۱) انڈین لاء رپورٹس سلسلہ بمبئی جلد ... صفحہ ۴۶۳ (۲) انڈین لاء رپورٹس سلسلہ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۰۹

۷۵

انگوٹھی کی نسبت جو کہ ہنوز ... قرار دیا ... اس امر سے مطلب ... نہیں ہوتا ہے کہ وقت کریہ ایسی ... کہ ... رام کی کفایت تھی۔

ہماہوا کہ ... اس لڑکی اور ... اور ... کے ایسی لڑکی ہوئی (جو بعد وفات موصی کے پیدا ہوئی تھی) ... مقرر کیا تھا ... ہی کا اس حسکی ... بیٹا ... مرد ... ہو گا ... اور ... اکہ اولاد ... حصہ مذکور ... رام کی ملکیت قرار دیا گیا۔

# صیغہ ابتدائی دیوانی

۱۸-۱۲-۱۸۹۲ء

حاجی عبدالرحمان اللہ رکھیا     بنام     حسن بھائی ہوسم رام

صفحہ کتاب انگریزی ۵۰۱   اردو ۵۰۲

جہاز پر مال لادنا۔ اقرار نامہ کرایہ جہاز۔ شرط اختیاری۔ انتخاب بندرگاہوں کا واسطے لادنے مال کے۔ تعبیر۔ انتخاب۔ انتخاب جو ایک مرتبہ کیا جاوے قطعی ہے۔

مدعی نے بمبئی سے جدہ جانے کے لئے اور وہاں سے اسباب لاد کر کلکتہ لیجانے کے لئے مدعا علیہ کا جہاز کرایہ کیا۔ اقرار نامہ کرایہ جہاز میں شرط ذیل مندرج تھی۔

مالکان کو اختیار ہے کہ کرایہ دار جہاز سے مقام راس ... یا عدن نمک جہاز پر روانگی کرائیں اور جہاز ... کے درجہ ... زیریں میں نمک بوجھ ایک ... یکمشت مبلغ ... کے جو قبل روانگی مال کے اس بندرگاہ میں جہاں مال اتارا جاوے واجب الادا ہو کرایہ دار بابت کرایہ مذکور مبلغ ... جمع کرے ... مبلغ ... اس جگہ یعنی (بمبئی) میں ۲۴ گھنٹہ قبل روانگی اور مبلغ ... قبل روانگی جہاز کے جدہ سے ادا کئے جاویں قبل اسکے کہ بمبئی سے جہاز روانہ ہو مدعی سے مبلغ ... کرایہ پیشگی طلب کیا گیا اور نامبردہ نے یہ روپیہ ادا کر دیا جب جہاز جدہ میں پہنچا تو مدعی نے مدعا علیہم کے گماشتہ سے اوس بندرگاہ کے نامزد کرنے کے لئے کہا کہ جہاں سے نامبردہ نمک بھروانا چاہتا تھا اور نامبردہ نے مبلغ ... مندرجہ اقرار نامہ کرایہ کے ادا کرنے کے لئے کہا جواب میں مدعی نے عدن نامزد کیا اور مبلغ ... ادا کئے ... معلوم ہوتا ہے

ملا دو لڑکیاں تھیں جو اس یالس [illegible] مدعا علیہا ہیں ۔ ۷ ۔ اکٹوبر ۱۸۹۹ع کو ناصر الدین ... اگر وصیت
مرتیا ... اس کے موجود اس اختیار سے جو ناصر الدین کو ادا ... اجر ... وصیت نامہ
[illegible] کے دیا گیا تھا یہ ہدایت کی کہ واسطے [illegible] کیونکہ [illegible] )۔ کہ
... [illegible] اور موتی دو دختران ناصر الدین کے مساوی طور پر تقسیم کیا۔ یہ
[illegible] اپنی حیات میں پیدا ہوئی تھی کہ موتی اس وقت تک پیدا نہیں ہوئی تھی کیونکہ
کہ ناصر الدین فوت نہیں ہوا تجویز ہوئی کہ یہ بذریعہ وصیت یا ... اولاد ذکور مساوی
سے مراد یہ حق ایسی اولاد ذکور کے تھی جو وقت وفات حی القائم فالصان عین حیاتی ہر کے
زندہ موجود ہو خواہ موصی کی حیات میں یا اس کی وفات کے بعد پیدا ہوئی ہو اور چونکہ وقت وفات موصی
جہاد اس کے کوئی اولاد ذکور نہ تھی لہذا ہبہ مذکور بنام ایسے شخص یا اشخاص کے تھی جو [illegible]
وجود نہ تھا اور اس وجہ سے از روئے قاعدہ محکومہ مقدمہ ٹیگور کے کالعدم ہے۔

نیز تجویز ہوئی کہ ہبہ بعد درصورت عدم موجودگی اولاد ذکور کے بہ نظر ابدال
تھا جو حالت ایسے واقعہ کے کہ وقت وفات حی القائم متحمل فالصان عین حیاتی کے وقوع میں آتا
موثر ہوتا اور اس وجہ سے ہبہ مذکور قابل اعتراض نہیں ہے۔

علاوہ برآں یہ ہبہ بنام ایسے شخص یا اشخاص کے جنکو جہاد اس بذریعہ دستاویز تحریر کے
مقرر کرے یہ تجویز ہوئی کہ دھرم شاستر میں کوئی ایسا صریح اصول نہیں ہے جو اس
امر کے مانع ہو کہ یہ کل تعبیر مطابق اس کی صریح عبارت اور لفظوں کے ہبہ مانع اون ہیو دس کے
جو دھرم شاستر معتبر وصیت کی رو سے خود موصی پر حسب ذیل عاید ہوتی ہیں کیجاوے اور ہبہ
موثر کیا جاوے یعنی یہ کہ تقرر اس طرح پر کیا جاوے (اول) وہ شخص جو مقرر کیا جاوے اس وقت
متحقق ہو (جیسا کہ جب وہ واقعہ ظہور پذیر ہو جس کے وقوع پر ناصر الدین جائداد لینے والا تھا اور اس
اس مقدمہ میں [illegible] حی القائم فالغض جائداد عین حیاتی ہے) اور (دوم) وہ شخص جو مقرر
کیا جاوے ایسا شخص ہونا چاہیئے جو وقت وفات موصی کے زندہ ہو۔

چنانچہ یہ تجویز ہوئی کہ اس ہبہ کے کرنے میں موصی کی صریحاً یہ نیت تھی کہ جہاد اس کو
[illegible] جائداد کا دیا جاوے لیکن یہ نیت نہ تھی کہ جائداد مذکور جس ملکیت جہاد اس
[illegible] مقدمات میں عدالت ہائے انگلستان نے در حالیکہ اختیار عمل میں
[illegible] جائداد تقرر کیا [illegible] بعض اشخاص کے غیر عدالت

جائداد یا اوسکا مالکان بحروم ہوگئے احداد ... حکم اوسکا رسید رکو حکم درمیانی

جو اگر تمد صادر ہوا صرف تجویز ثانی یا اپیل کے وقت ہوسکے ۔

ماقرسلم ہے کہ مدعی جائداد کے نصف حصہ کا حق رکھتا ہے ... ان پر دائر ہوئی ڈگری

ایک ڈگری صادر ہوئی تھی اور اوسمین اہل کمشنر کے سپرد ہوا کہ وہ تقسیم جائداد کرے کہ

... رسید کے مقرر ہوا تہا کوئی اختیار بالخصوص اور ... ڈگری مذکور کے رسیور کے لئے

واسطے ادای قرضہ جات تاکیدی یا غیر تاکیدی کے جو جائداد ... یا اوسکے مالکان محروم ہوئے

واسطے وصول ہونے باقی نہین کہا گیا تہا اہل کمیشن کے دفتر مین حساب لئے جانے کے قبل تہوڑا عرصہ کہ لگا

اور اسی درمیان مین وہ اشکال حقیقت متعلق جائداد کے فرق کرانے کی واسطے تہا اور قرضہ جات

رسیور کثیر رہا جاتا تہا اسکے علاوہ جائداد پر قرضہ جسمین سہار روپیہ باقی جائداد رسیور کے ہاتھ

مین نہا جسکا نقصان انسان کے دعوی کے ادا کرنے کے لئے کافی سے زیادہ تہا ۔

مدعی نے عدالت سے درخواست کی کہ رسیور کے نام حکم صادر ہو کہ ان قرضہ جات

کو مدعی کے نصف حصہ اون قوم روپیہ سے جو اوسکے پاس ہین ادا کرے اور باقی مدعی پر چہوڑا جائے

کہ وہ اسکا حق جائداد پر ان قوم کے خرچ ڈالنے کو ثابت کرے ۔

تجویز ہوئی کہ عدالت کو وہ حکم دینے کا اختیار ہے جسکی درخواست کیگئی ہے اگرچہ

ایسا حکم صرف خاص صورتون مین اور خاص شرائط سے ادا تصدیق صادر ہوگا ۔

مزید براں تجویز ہوئی کہ مقدمہ ہذا ایسا ہے کہ جس مین حکم ... بطور مناسب صادر کیا جاسکتا

اگر جج ایک نے غلطی سے کسی حکم درمیانی سے انکار کیا تو مدعی با اسی سے تجویز ثانی یا اپیل کی

درخواست کرنا مناسب طریقہ ہے کہ واسطے حصول حکم مذکور ... رجوع کرے بحضور دوسرے

جج کے بارہ جوئی کرنا گو اوسوقت ایسے دلائل موجود ہون جو قبل اسکے جج اول کے روبرو

پیش نہ کئے گئے ہون ۔

## صیغہ ابتدائی دیوانی

---

ولیم لوڈن بنام کہٹا ور اوجی

... بالمقابل ... ایک قائم مقام ... کا ...

اوس جائداد مین سے دلانے جانے کا حکم دیا گیا جسکی بابت وہ پیرو کار ہے ...

۲۵ جولائی ۱۸۶۲

صدر کی اپیل نمبر

۴۱

اردو ۱۱۴

۶۶

مدعا علیہم نے ان الفاظ میں تسلیم کیا "واسطے بہرنے نمک کے عدن جانیکو" اور یہ واقعہ ۲۲ جولائی کا ہے ہر کیف جہاز نے بہ یقین اس امر کے کہ مدعی کو عدن میں کلکتہ کے لیے نمک دستیاب ہوگا اجرص بہرنے نمک کے عدن جانے سے انکار کیا بجز اسکے کہ عدن جانے اور زائرون کے تعداد اور آنے کے اخراجات کی ذمہ داری خود مدعی کرے لیکن اس سے مدعی نے انکار کیا بعد ازان ۳۰ جولائی کو کپتان نے حسب ہدایات مدعا علیہم مدعی کو اس امر سے مطلع کیا کہ اختیار انتخاب بندرگاہ کا واسطے بہرنے نمک کے مدعا علیہم کو حاصل تہا اور مدعا علیہم نے بندرگاہ راسرو یا نامزد کیا بجگہہ کہ مدعی کو نمک لادا جانا تہا اور عدن جانے سے انکار کیا مدعی نے راسرو یا جانے سے انکار کیا جہانتک کہ مدعا علیہم کو علم تہا راسرو یا میں نمک تہا عدن میں بہ کثرت نمک تہا گو بوجہ نرخ کے جو سا رگاہ خرالذکر میں تہا کلکتہ لیجانے کے لئے کوئی شخص نمک دینے پر آمادہ نتہا کپتان نے زائرون کے سوار کرنے سے انکار کیا بجز اسکے کہ بقیہ مبلغ ... کرایہ نمک پیشگی ادا کیا جائے مدعی نے روپیہ ادا کیا اور نالش بغرض دلاپانے کل زرمذکور کے دائر کی۔

تجویز ہوی کہ مدعی مستحق کامیابی ہے کیونکہ (اول) از روے صحیح تعبیر معاہدہ کے یہ تصور کرنا لازم ہے کہ اختیار انتخاب بندرگاہ کا مدعی کو حاصل ہونا تصور کرنا چاہیئے جسکو کل کارروائی جو بغرض بہم پہونچانے نمک کے ضروری تہی کرنا چاہیئے تہی اور از روے معاہدہ کے جو اختیار کہ مالکان کو دیا گیا تہا وہ نسبت اس امر کے تہا کہ آیا نامبردگان نمک بہروانا چاہتے ہین یا نہین اور (دوم) کیونکہ انتخاب بندرگاہ ذمہ مدعا علیہم کے تہا تو نامبردگان نے معرفت اپنے گماشتہ کے جدہ مین قطعی طور پر اخیر وقت ۲۲ جولائی کو جب نامبردگان نے پانسو روپیہ واسطے بہرنے نمک کے عدن جانے کو منظور کر لئے تہے بندرگاہ عدن پسند کیا گیا۔

## صیغہ ابتدائی دیوانی

موتی بہو ... بریم بہو

حلہ ... جائداد باہتمام عدالت۔ زیر دست ... دعاوی تاکیدی ...

۱۴ ...
... تحریر
...
۱۸۹۰ ...

## صیغۂ اپیل دیوانی

۱۱- جولائی ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۲۲۲
اردو ۲۱۶

گوپال ناتھ [?] بنام مہر دیال [?]

واد اپال [?]

قرقی ڈگری بہم ڈگری دارقا - ڈگری تقسیم [illegible] قابل نیلام [?] بموجب ضابطہ دیوانی (ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء) دفعات ۲۶۶ و ۲۰۲

خاص ضابطہ دفعہ ۲۷۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء) [illegible] ڈگری [illegible] ڈگری پانے [?] بر تقدیر [illegible] ہے اور اس لئے ایسی ڈگریات بعد قرق ہونے کے نیلام ہو سکیں [?] ڈگریات قابل قرقی [illegible] نیلام [illegible] قابل نیلام [illegible] دفعہ ۲۶۶ مجموعہ مذکور کے ہیں۔

جبکہ ڈگری [illegible] دفعہ ۲۷۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے قرق کی ہو تو [illegible] بعد ایسی قرقی کے قابل تسلیم عدالت نہیں ہو سکتا ہے۔

## صیغۂ اپیل دیوانی

۲۳- مئی ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۲۲۵
اردو ۔۔

کاشم ولد کمال نایک بنام امین [?] [illegible] کلکٹر [illegible]

ایکٹ محصول اراضی (نمبر ۱ ۱۸۸۱ء) حصص ۴۳ و ۴۷ دفعات ۲۰۴ و ۲۱۵ و ۲۱۴
استصواب [illegible] کلکٹر [illegible] صاحب جج ضلع - امور متعلق دعاوی [illegible] نسبت استحقاق
اشخاص جو دعوی استحقاق نسبت معاوضہ کے کرتے ہوں [illegible] تقسیم [illegible] حکم صاحب

جج ضلع - اپیل

چونکہ صاحب کلکٹر نے [illegible] احکام ایکٹ محصول اراضی (نمبر ۱ ۱۸۸۱ء) کے قائل کی اور چونکہ بحث نسبت استحقاق معاوضہ کے پیدا ہوئی [illegible] رقیب [illegible] دعوی استحقاق [illegible] نسبت [illegible] معاوضہ کے کیا جو دلایا گیا تھا لہذا صاحب کلکٹر نے استصواب نسبت بحث کے [illegible] صاحب جج ضلع [illegible] دفعہ ۲۱۵ ایکٹ مذکور کے کیا [illegible]

۶۸

یا مدعا علیہ سے کوئی قاصر نہیں ہوا۔ حکم بحال رہا۔

اونسنے بطور اڈمنسٹریٹر جنرل اور منتظم جائداد مسمی ہمسراج کرسی کے نالش بدیں امر شراکت ہمسراج کرسی واسطے دلایاپانے ہمسراج کرسی کے حصہ شراکت کے دائر کی اکی ڈگری دیا گیا لیکن اسکی رو سے نالش کو ہدایت کیگئی کہ شراکت وغیرہ کا حساب لیا جاوے ڈگری مذکور میں حکم دیا گیا کہ حصہ متوفی مسمی مذکور شراکت سے ادا کیا جاوے اور اگر سرمایہ مذکور اکافی ہو تو حکم دیا گیا کہ مدعی ایسا حصہ ہمسراج کرسی کی جائداد سے دلایا جاوے سرمایہ شراکت کافی نہ ہوا

چنانچہ مدعی نے ایک شخص مسمی پنجو ڈرداس ہمسراج بطور لیسر و قائم مقام قانونی ہمسراج کرسی کے واسطے اظہار وجہ اس امر کے کہ کیوں وہ حصہ مذکور ادا نہ کرے یا کیوں بصورت عدم ادا اسکے جائداد ہمسراج کرسی جو اوسکے قبضہ میں ہے قرق ہونی چاہئے حاصل کیا۔ پنجو ڈرداس نے عذر کیا کہ وقت صادر ہونے ڈگری کے وہ فریق نالش مذکور نہیں تھا اور نہ وہ بیٹا یا لیپالک ہے جو میرے قبضہ میں ہے اوسکی رو سے ذمہ دار ہے۔

**تجویز ہوئی** کہ درخواست خارج ہونا چاہئے ڈگری جہانتک کہ بلحاظ اپنے مضمون کے ہمسراج کرسی کی جائداد پر موثر ہے ایک مؤثر ڈگری نہیں ہے اسوجہ سے کہ شخص یا اشخاص جو اوس جائداد سے مستفید ہونے والے تھے اوسوقت عدالت کے روبرو نہیں تھے۔

## صیغہ ابتدائی دیوانی

---

### ڈمی ڈی نا بیگر و سا و اسکو بیر بنام پراگ جی میرجی

۳ جولائی ۱۸۹۴ء

دستور۔ تسلیم یقین۔ وفات مدعی۔ بذریعہ قائم مقام قانونی کے قبل قائم مقامی حاصل کرنے کے نالش جاری رہی۔ کارروائیات ملتوی نہیں کیگئیں۔ سارٹیفکیٹ وراثت ایکٹ ۱۸۸۹ء دفعہ ۴۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء دفعہ ۳۶۵۔

ہندوستانی ایکٹ ۷ ۱۸۸۹ء دفعہ ۴

دفعہ ۳۶۵

دفعہ ۳۷۰

درحالیکہ اصل مدعی فوت ہو جاوے تو نالش بعد صدور ایکٹ ۱۸۸۹ء کے بموجب دفعہ ۳۶۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے بہتر ہے بذریعہ اوسکے قائم مقام قانونی کے جاری رہ سکتی ہے گو شخص الذکر نے انتظام ترکہ اصل مدعی کا حاصل نکیا ہو مدعا علیہ کو ایسی صورت میں جو کچھ اصرار ہو سکتا ہے وہ یہہ ہے کہ قائم مقامی قبل ڈگری کے پوری ہونی چاہئیے۔

۱

# صیغۂ اپیل دیوانی

۱۱ ستمبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۵۳۳
اردو ۔

**نصیر بھائی احمد بھائی** بنام **منشی بدر الدین ولد غلام محی الدین**

دیوار فاصل۔ استحقاق اسپیر تعمیر کرنے کا۔ استحقاق جاری رکھنے اولتی کا سوزیادہ تیس سال سے بنیاد فرش دیوار پر نکلی ہوئی تھی۔ ہر جہ یا حکم امتناعی۔ درست ہونے کے قابل اسار تجویز۔

درحالیکہ مدعی کی اولتی مدعا علیہم کی چھت پر جو دیوار مشترک ما بین فریقین رکھی رائد تیس سال سے نکلی ہوئی تھی اور اسطرح مدعی کو استحقاق بابت چھت سے مدعا علیہم کی چھت پر لیجانے کا حاصل ہوگیا اور درحالیکہ مدعا علیہم نے دیوار مشترک کو بلند کر کے مدعی کی اولتی کو ہٹا دیا۔

**تجویز ہوئی** کہ مدعی مستحق داد رسی بذریعہ ہرجہ یا حکم امتناعی کے تھا جس کی تجویز کے واسطے امور تنقیح طلب مطابق حالات اسناد کے قرار دیئے گئے اور وہ سے اس فیصلہ عدالت ماتحت کے بھیجے گئے۔

---

۱۷ ستمبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۵۳۶
اردو ۔

**مورو سدا شیو** بنام **وساجی رگھوناتھ**

ایکٹ تمادی (نمبر ۱۵ ۱۸۷۷ء) دفعہ ۷۔ عام اصول قانون نسبت نابالغان۔

احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء)۔ تمادی بمقابلہ نابالغ جو بذریعہ ولی حاضر ہوا ہو عارض نہیں ہوتی ہے۔

دفعہ ۷۔ قانون تمادی ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء۔ اگر ٹھیک ٹھیک کہا جاسکے صرف ان مقدمات سے متعلق ہے جنکی نسبت کارروائی خود قانون مذکور کی رو سے کیجاتی ہے۔

احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء)۔ کو حسب کوئی امر خلاف اسکے نابالغ عام اصول قانون متعلق نا قابلیت نابالغان کے خیال کرنا چاہیئے اور وہ اصول یہ ہے کہ تمادی بمقابلہ نابالغ عارض نہیں ہوتی ہے اور اس امر سے کہ نابالغ بذریعہ ولی کے حاضر ہوا ہے کوئی اثر عبث مذکور پر نہیں ہوتا ہے۔

---

۲۱ ستمبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۵۳۸
اردو ۔

**دیا نکاجی** بنام **سرجا راوا پاجی**

ایکٹ پنشن (نمبر ۲۳ ۱۸۷۱ء)۔ دفعات ۳ و ۴ و ۶۔ معنی لفظ پنشن بابت الاونس ثابت

صلع ... زیر بحث مذکور کا حق ایک شخص نے بذریعہ دعویداراں کے لیا لہذا دوسرے ایک شخص مسعود ہائیکورٹ دائر کیا اپیل میں یہ سبب لیا گیا کہ جو کار احکام ایکٹ حصول اراضی صادر ہوا اون میں مقدمات متعلق ہیں تنازع نسبت تقسیم یا حصہ معاوضہ کے مثلاً دعویدار ایسے مقدمہ میں ہر ایک دعویدار منجملہ دعویداران کے کل رقم معاوضہ کی بابت لیا لہذا حکم مصدرہ صاحب جج ضلع ... ایکٹ مذکور قابل اپیل نہیں ہے کیونکہ کوئی بحث تقسیم قابل تجویز کئے جانے کے نہ تھی۔

**تجویز ہوئی** کہ عبارت دفعہ ۱۵ ایکٹ حصول اراضی نمبر ۱ سنہ ۱۸۵۷ء کے ملاحظہ کرنے سے جس میں صاف طور پر صرف تنازع مذکور ملاحظہ ہے کیونکہ اوسکی رو سے ... مذکور جس حکم ... جو نکہ کوئی دوسرا حکم ایکٹ مذکور میں اور ... واسطے صادر نہیں کیا ہے لہذا لفظ تقسیم مندرجہ حصہ ۲ کی تعبیر ایسی وسیع کرنی چاہیے کہ اوس میں صورت اقل عدالت کا فیصلہ بابت دعویداران نسبت کل معاوضہ کے ہو شامل ہے لہذا حکم ... جج ضلع قابل اپیل ہے۔

## صیغہ اپیل دیوانی

۱۲ – اگست ۱۸۸۱ء

صدی کیاسا اکبری

۲۰

از ... ...

**دتا نرنا دھل** بنام **مہادا جی پرشرام**

اراضیات ... سپرد ... سرکار ریاست حیدرآباد ... دفعہ ۲۲۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) عام قاعدہ دہرم شاستر نسبت تقسیم کے۔

حسب منشاء دفعہ ۲۲۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) کے عدالت دیوانی تقسیم اون اراضیات کی نہیں کرسکتی جن کی نسبت مالگزاری سرکار لی جاتی ہے تنہا صاحب کلکٹر کو ... ذکور تقسیم کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

دہرم شاستر کی نسبت تقسیم جس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ بجز چند خاص صورتوں کے منقولہ غیر منقولہ بروئے خاندانی رواج یا دستور کے کیگئی ہو تقسیم تمام جائداد خاندان کی جاسکتی ہے متعلق اون اراضیات ... جنکو سرکار نے چند شرائط کے واسطے پٹہ پر دیا ہو کوئی ایسا اصول قانون کا ایسا نہیں ہے جس کی رو سے وہ اراضیات جنکو سرکار نے پٹہ پر دیا ہو اوسکے اثر سے مستثنی کی جائیں۔

کردیے سے انکار کیا۔

**تجویز ہوئی** - کہ [illegible] ڈگری عدالت ماتحت بحال رکھا اور [illegible] مقدمہ خلاف [illegible] ڈگری [illegible] چاہیئے تھی۔

## صیغہ اپیل دیوانی

**یکم اکتوبر ۱۹۰۸** — صفحہ [illegible] — ۵۴۷ — اُردو

**فضل بی بی**   بنام   **مگن لال پہلو داس**

حق ملکیت واقع درخت۔ درخت خود روئیدہ [illegible] کیا اراضی مملوکہ [illegible]

[illegible] ڈگری [illegible] بنام [illegible] قرقی درخت [illegible]

چونکہ [illegible] متولی [illegible] اس اراضی پر [illegible] کیا جو [illegible] کہ [illegible] اور چونکہ متولی کے ایک ڈگری دار نے درخت کو ڈگری زر [illegible] میں قرق کرنیکی استدعا کی لہذا تجویز ہوئی کہ اگرچہ مدیون ڈگری کے [illegible] اوس وقت درخت [illegible] کیا جبکہ وہ بطور متولی کے کام کرتا تھا تاہم نامبردہ کوئی حق [illegible] درخت مذکور میں پیدا کرنے سے حاصل نہیں کرسکتا نہ کسی مانع کیوجہ سے جو نامبردہ یا متولی حال نے درخت کے پھل لینے سے حاصل کیا ہو اونکو کوئی استحقاق ملکیت درخت میں بمقابلہ [illegible] حاصل ہو سکتا ہے چونکہ اراضی مسلمہ مملوکہ [illegible] ہے لہذا درخت کی بھی وہی حیثیت ہونی چاہیئے جب تک کہ خلاف اسکے ثابت نہو۔

## صیغہ اپیل دیوانی

**یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء** — صفحہ [illegible] — ۵۰ — اُردو

**میری گولڈ**   بنام   **برل گولڈن برگ**

عملدرآمد۔ اجرا۔ اجرا حکم ہائیکورٹ بابت خرچہ۔ ضابطہ متعلق حکم ہائیکورٹ بصیغہ اختیار نگرانی۔

ایک ہی ضابطہ جو ڈگریات ہائیکورٹ سے بصیغہ اختیار اپیل متعلق ہے احکام ہائیکورٹ سے بھی بصیغہ اختیار نگرانی حسب دفعہ ۶۴۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء) کے متعلق ہونا چاہیئے درخواست واسطے جاری کرانے احکام اخراجات کے اوس

(۲۳)

ولیمدار کو جو انعام دار سے واجب الوصول ہو۔ صرف کلکٹر کے سارٹیفکٹ کی مدعی نے بالاتفاق ادا کر دیا اسکے دلایانے رقم زرنقد وظیفہ کے دائر کی جو واجب تر چند یوتاؤں کے موضع اکی مدعی مستمر تہا مدعی نے بیان کیا کہ مدعا علیہ کو جو انعام دار موضع مذکور تہا اوسکی مالگزاری تابع او اسکے زر وظیفہ مقسامہ کے وصول ہوتی تہی او ر بامید وہ کے رقم امر الذکر کو سات برس سال قبل نالش کے بیجا طور پر تصرف کیا۔

تجویز ہوئی کہ وظیفہ قرار دہندہ ایک عطیہ زر نقد حسب معنی کے دفعہ ۲ ایکٹ ۲۳ (دفعہ ۲ ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۷۱ء) کے ہے اور نالش بعدم موجود کی سارٹیفکٹ کلکٹر کے نہیں ہو سکیگی گو سرکار فریق نالش نہ تہی

## صیغہ اپیل دیوانی

---

**بابو مادہو شان ہوگ** بنام **نکیٹیشن منیا وغیرہ**

تعلدر آمد۔ تجویز عدالت مرافعہ اولی۔ صاحب جج ضلع کا نتیجہ خلاف اخذ کرنا تعدیر بحث کرنے نسبت دعوہ کے۔ منسوخی ڈگری۔ سماعت مکرر۔

چونکہ صاحب جج ضلع نے بغیر بحث کرنے نسبت اون متعدد وجوہ کے جو اسکے ظاہر کی اور تجویز قلمبند کی کہ جنکی بنا پر جج ماتحت نے نتیجہ خلاف اخذ کیا۔

لہذا تجویز ہوئی کہ تجویز صاحب جج ضلع کی قابل بحال رہنے ہونی چاہیئے۔

## صیغہ اپیل دیوانی

---

**رام کنور گوپال جی** بنام **گنگا رام**

تعلدر آمد۔ امر تنقیح طلب۔ کرایہ نامہ۔ بیع ۔ جج ماتحت پر اساس ملکیت وغیرہ کرایہ نامہ۔ عدالت اپیل کا بحث ملکیت کا منفصل کرنا۔ منسوخی ڈگری۔

درحالیکہ یہ معلوم ہوا کہ امر تنقیح طلب بابت ملکیت کے قرار دیا گیا اور دونوں فریقوں نے بوقت تجویز روبرو جج ماتحت کے شہادت نسبت امر تنقیح طلب مذکور کے دی (اگرچہ دعوے خاصکر کرایہ نامہ پر مبنی تہا) اور عدالت ماتحت اپیل نے امر تنقیح طلب مذکور کی نسبت تجویز

۱ ستمبر ۱۸۹۱ء
سابق انگریزی
۵۴۰

۳ ستمبر ۱۸۹۱ء
سابق انگریزی
۵۴۰

۲۰ – کرسٹ سال ۱۸۹۲ ... جلد ۲۱ ... ۵۳

## صیغہ ابتدائی دیوانی

**الیو بائی بیوہ — بنام — دامودر الشیروس**

پٹہ دہندہ و پٹہ دار – فیضداری حقیقت – دیائی ہوئی زمین کا ہواسامی سے اضافہ کی ہو شامل حقیت ہونا – مثلاً عطا کیا جانا حق تعمیر پاخانہ کا مع راستہ – راستہ ضروری – پٹہ دار مستحق ایک یا زیادہ راستہ ضروری کا – تعصبات قوی – امکان ترمیم قانون انگلستان –

جو آراضی کو کوئی اسامی جو اپنے مالک کے زمین پر رہتا ہو دبا سے – مثلاً کوئی ایسا شخص جو بذریعہ حق فیضداری کے قابض ہو تو اس دبا لینے کی نسبت یہ قیاس نہیں کرنا چاہئے کہ وہ قطعی طور پر واسطے خود اوس کے فائدہ کے اور خلاف اوس کے زمیندار کے کیا گیا ہے بلکہ وہ اضافہ حقیت اور اوسکا جز و ہے –

مقدمہ گردواس رامی بنام الیشر چندر لوس (۱) تقلید کیا گئی –

ایک قطعہ اراضی جو مدعا علیہ کے اور ٹ کے وسط میں واقع تھا مدعی کے پیشتر دحق کو بحق فیضداری واسطے تعمیر مکان سکونت کے عطا کیا گیا تھا چنانچہ ادس پر ایک جھوپڑا تعمیر کیا گیا جھوپڑے مذکور کے شامل یا اوس کے متعلق کوئی پاخانہ تعمیر نہیں کیا گیا تھا تا بضان جھوپڑا مذکور اوس اورٹ یا آدرٹون متصلہ کو واسطے اغراض رفع حاجات کے استعمال کرتے تھے مدعی نے جھوپڑا مذکور خرید کیا اور اوسکو منہدم کر کے ایک پختہ مکان مع پاخانہ جھوپڑے سابق کی زمین پر بنانا شروع کیا مدعا علیہ نے حق تعمیر کرنے پاخانہ سے یا کسی استحقاق راستہ بھنگیوں سے جبکہ پاخانہ تیار ہو جائی انکار کیا –

تجویز ہوئی – کہ مناسب تصرف جھوپڑے میں جب وہ ابتدائی تعمیر ہوا استعمال پاخانہ کا جب کبھی کہ قابضان جھوپڑہ پاخانہ تعمیر کرنا پسند کریں داخل تھا اور بدیں وجہ مدعی مستحق تھا کہ ایک پاخانہ تعمیر کرے پس وہ مستحق ایک راستہ ضروری کا بھی واسطے بھنگی کے پاخانہ تک جانے کے لئے جب وہ بن جائے ہے –

---

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۶ –

[illegible] کرنی چاہیے جس نے وہ ڈگری صادر کی ہو یا اسکی بجائے درخواست گزرانی
[illegible] اور عدالت موصوف کو کارروائی جاری کرنے ڈگری یا حکم صادرہ بصیغہ [illegible]
[illegible] قواعد کے کرنی چاہیے جو واسطے اجرای خاص اوسکی ڈگریات کے بحکم [illegible]

سمجھ لیا گیا ہو لیکن [illegible] اقرارنامہ [illegible] کرتا تھا اور حکم [illegible] ایک امر اہم تھا [illegible] اقرارنامہ کو [illegible] نہیں ہو سکتی بلکہ صرف فسخ ہو سکتی ہے اگر [illegible] سے غلطی واقع ہوئی ہو۔

یہ بھی سمجھا گیا کہ [illegible] نہ تھی بلکہ صرف مدعی کی تھی اور مدعیان [illegible] اصلاح نہیں ہو سکتی جو مدعی [illegible] اصلاح کا ہوا [illegible] کرنا چاہئے کہ تعمیل تحریری ہو سکے اوس دستاویز کے جس کی اصلاح کی [illegible] حاصل ہو چکا تھا [illegible] معاہدہ کے دستاویز میں غلط طور پر درج ہوا۔

# صیغہ ابتدائی دیوانی

## رگھوناتھ داس گوپال داس وغیرہ بنام مرلیدھر چوتھا وغیرہ

۱۲ سے ۱۶ جون ۱۸۹۲ء
فیصلہ جات انگریزی [illegible]

مالک مکان و کرایہ دار — کرایہ نامہ بنام ایک شریک کے بنا [illegible] اپنے شریک کو منتقل کر دیا — شریک کا ذاتی [illegible] نہ ہونا — کارندگری بذریعہ کسی دستاویز انتقال کے کارندگری بذریعہ محض معاہدہ سے مختلف ہی [illegible]۔

جب ایک شریک نے کرایہ نامہ مکانات کا خود اپنے نام سے لے کر وہ بنیابت شریک اور بنیابت شریکی اوس کے شرکاء بکرونہ یہ کے لیا گیا ہو تو مالک مکان بکرونہ یہ پر نالش اوس کرایہ کی جو کرایہ نامہ میں مقرر ہوا ہے نہیں کر سکتا ہے۔

کرایہ نامہ محض ایک معاہدہ نہیں ہے — وہ ایک دستاویز انتقال ہے اور اوس کی رو سے انتقال جائداد عمل میں آتا ہے کرایہ دار بطرف وہ شخص ہو سکتا ہے جس کا نام کرایہ نامہ میں لکھا ہو اگر وہ شخص کرایہ دار بنیابت کسی اور شخص کے ہو [illegible] تو وہ قائم مقام اوس دوسرے شخص کا تصور کیا جاتا ہے اور وہ شخص کرایہ دار خیال کیا جاتا ہے —

کیونکہ انتقال بذریعہ دستاویز انتقال اوس کے حق میں نہیں ہے جائز ہے کہ معاہدہ ادائی کرایہ کا بنیابت کسی اور شخص کے کیا جائے لیکن یہ ہر گز کہنا کہ مالک مکان کو حق ہے جو سمجھا جائے کہ معاہدہ مذکور صرف بنیابت اوس شخص کے ہے کہ جس کے حق میں انتقال کیا گیا۔

بکرونہ یہ پر نالش بنیابت مالک مکان با [illegible] اوس مکان کے [illegible] ہونے سے نہیں ہو سکتی ہے [illegible] قبل کرنے جا [illegible] سکے بکرونہ کے مالک مکان کو [illegible] نہیں

۱۰۶

[illegible] مطابق [illegible] کہ [illegible] ضرورت ہے کہ اور بطور ذریعہ پہونچ سکی
[illegible] گیا ایک راستہ [illegible]
[illegible] دیوار [illegible] اور رشتے [illegible] دروازہ [illegible]
[illegible] جاتا تھا اور انہوں نے اس
راستہ کو [illegible] استعمال کیا۔ مدعی [illegible] راستہ [illegible] کا ایک سیڑھی کے ذریعہ میں باہر
[illegible] دروازہ [illegible] اور [illegible] مکان کے سامنے کا دروازہ بنایا جاتا۔
[illegible] جو بڑا [illegible] میں رہتے تھے [illegible]
قوم کے [illegible] راستہ [illegible] پہیا نہیں ہو سکتی تھی اور
بذریعہ جس مدعی کو [illegible] مطابق [illegible] میں تھا حاصل تھا۔

## صیغہ ابتدائی دیوانی

### حاجی عبدالرحمن اللہ رکھیا وغیرہ بنام بمبئی و پرشیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی

[illegible] ۱۸۹۲ء اپریل

جہاز [illegible] جہاز [illegible] غلطی [illegible] تاریخ میں غلطی [illegible] اصلاح یا تنسیخ۔

مدعیان کو ایک جہاز [illegible] کہ پندرہ روز بعد حج کے ایران کو جو بمبئی کو واپس
آنا چاہتے تھے [illegible] ایک جہاز [illegible] مدعا علیہم سے جون ۱۸۹۱ء میں [illegible]
غرض مذکورہ کے [illegible] مدعا علیہم نے اپنے جہاز [illegible] انگریزی تاریخوں کے حساب سے کرایہ پر دیا
جو تاریخ [illegible] جہاز میں درج ہوئی ۱۰ اگست ۱۸۹۲ء (پندرہ روز بعد حج کے) یعنی ۱۰
اگست ۱۸۹۲ء" مدعی نے یہ باور کر کے قبول [illegible] کہ وہ مطابق پندرہ روز بعد حج کے
[illegible] مدعا علیہم [illegible] میں [illegible] اور انہوں نے [illegible] انگریزی تاریخ کے
حساب [illegible] پندرہ [illegible] روز بعد حج کے ۱۹ جولائی ۱۸۹۲ء تھا اور نہ ۱۰ اگست ۱۸۹۲ء
[illegible] ۱۸۹۲ء [illegible] غلطی [illegible] تنسیخ کرایہ نامہ جہاز [illegible]
[illegible] ۱۸۹۲ء [illegible] ۱۰ اگست ۱۸۹۲ء [illegible]
[illegible] مدعا علیہم [illegible] جہاز [illegible] اور مدعی [illegible] جہاز ۱۹ جولائی ۱۸۹۲ء
کو نہیں [illegible] سکتے تھے۔

...سخت کا ادرمہوا

چونکہ لوکل گورنمنٹ کو ... [illegible]

حسب دفعہ ۳۰۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری ... [illegible]

پیش ہونے کے ... جائیں ... [illegible]

کے جانب قیدی سکے یہ حجت کیگئی کہ چونکہ جرم مذکور محض ... تجویز ... [illegible]

...کورٹ کو حسب دفعہ ۴۲۳ ... مجموعہ مذکور یہ حکم صادر کرنیکا اختیار نہیں ہے کہ ...

واسطے تجویز کے سپرد کیا جاوے۔

مقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام سکھا (۱) میں اختلاف کرکے تجویز ہوئی۔ کہ دفعہ

۴۲۳ (ب) عدالت اپیل کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ ملزم واسطے تجویز کے سپرد ...

ملزم کو واسطے تجویز کے سپرد کئے جانیکا ... جبکہ اوسکا ... [illegible]

...کو اوس مقدمہ میں اختیار رکھنا چاہئے تھا۔

یہ بھی تجویز ہوئی۔ کہ چونکہ وہ جرم جو قیدی پر ثابت قرار دیا گیا ایک جرم ... دفعہ ...

تعزیرات ہند قابل سزا یہ حبس دوام بعبور دریائے شور یا دس برس کی قید سخت

جرمانہ کے تھا لہذا ریزیڈنسی مجسٹریٹ کو لازم تھا کہ ملزم کو واسطے تجویز کے ہائی کورٹ

سپرد کرتا۔

## صیغہ اپیل دیوانی

۱۴ ستمبر ۱۸۸۱ء

ونیدراو کرشنا رامی باکر بنام بالوجی منایا

انعام دار۔ انعام دار کا منتقل الیہ۔ مالک واسطے وصول کرنے لگان اضافہ شدہ کے۔ مجموعہ مالگزاری اراضی کا (ایکٹ بمبئی ۵ بابت ۱۸۷۹ء) دفعات ۸۰ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹۔ امداد کلکٹر۔ انعامدار کا کوئی فریق نالش نہ ہونا۔ عذر کا نہ اوٹھانا بوقت سماعت کے یا یادداشت اپیل میں۔ عذر کا بعد از وقت پیش ہونا اپیل میں۔ دست برداری۔

از روی دفعات ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ مجموعہ مالگزاری اراضی (ایکٹ بمبئی ۵ بابت ۱۸۷۹ء) انعامدار یا ... نہیں ہے کہ بغرض اسامیان سے وصول کرنے لگان اضافہ شدہ کے کلکٹر سے امداد چاہے اگر انعامدار یا اوسکا منتقل الیہ اسامیان سے لگان اضافہ شدہ بذریعہ ... [illegible] ... مجموعہ میں حکم ... [illegible]

ہے کہ آیا وہ کرایہ نامہ کسی اور شخص کو مکان مذکور پر قابض ہونے دے یا شفعہ کرنے کی اجازت دے اور بدیں وجہ دعوے برخلاف مستاجر و قبضہ کے خواہ مخواہ معین ہو سکتا۔

## متفرقہ ابتدائی دیوانی

## جی کاہن وغیرہ بنام علی محمد حاجی عمر

۹ جولائی ۱۹۱۲ء [illegible]

رسیور - کارخانہ شراکتی کا سرمایہ بقبضہ رسیور - قرقی جانب بعض کے از دائنان میں سے - دست اندازی قبضہ عدالت میں - اجازت کا ضروری ہونا - اجازت بشرط اس شرط پر دیجائیگی کہ مساوی تقسیم عمل میں آوے - دیگر دائنان پر تقدم کی اجازت نہ ہوگی -

جبکہ حال میں کہ کوئی سرمایہ متعلق کارخانہ شراکتی کے عدالت کے قبضہ میں بذریعہ ان کے عہدہ دار رسیور کے ہو ایک شخص کو بسلسلہ کل جائداد دائنان سرمایہ کے یہ اجازت نہ دیجائیگی کہ اس غرض سے کہ اس روپیہ کو جو رسیور کے ہاتھ میں ہو قرق کرا کے باقی دائنان پر تقدم حاصل کرے ایسی قرقی سے عدالت کے قبضہ میں جو بذریعہ اس کے عہدہ دار رسیور کے ہے دست اندازی متصور ہوگی اور بدیں وجہ بلا عدالت سے پہلے اجازت حاصل کرنے کے قرقی عمل میں نہ آویگی اور یہ اجازت نہ دیجائیگی بجز مالتہ اسی صورت کے کہ جبکہ مابین دائنان تقسیم مساوی ہونیکا یقین ہو -

## نگرانی فوجداری

## ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام عبدالرحمن

۱۰ ستمبر ۱۹۱۲ء [illegible]

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۵ ۱۸۹۸ء) دفعات ۴۳۹ و ۴۲۳ و ۲۵۷ - ہائیکورٹ کے اختیارات بصیغہ نظرثانی واسطے صادر کرنے اس حکم کے کہ جس شخص پر جرم ثابت قرار پا کر اس کی نسبت حکم سزا صادر کیا گیا ہے وہ مسلسل تحویل کے سپرد کیا جائے - مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء) دفعہ ۳۲۶ - ضرب شدید - ناکافی حکم سزا -

ملزم کی تجویز روبرو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی بابت بالارادہ پہونچانے ضرب شدید بذریعہ آلہ برانی کے ہوئی اور اسکی نسبت حسب دفعہ ۳۲۶ مجموعہ تعزیرات ہند تجویز ثبوت جرم عمل میں آئی اور حکم سزا دو برس

کیا کی ہوا اس حالت میں کہ حق ڈگری کا ساقط ہو چکا ہو آیا اپیل قابل ثبات نہیں ہوتا ہے ۔

۸۱

۱۶ نومبر سنہ ۱۸۹۱ع
صد یکی سالکی ۹
۱۰

## محکمہ اپیل دیوانی

کیشو راو بن ... راوجی بہادر راوجی مسماۃ ... ناگر

بنام

گنپت راو ... ناگر ...

سیر اشیام ۔ اراضیات ۔ حق انتقال ۔ ایکٹ پنشن (۲۳ سنہ ۱۸۷۱ء) ۔

ایک نالش متعلقہ انہدام اراضیات ... دائر کی گئی ۔

تجویز ہوئی ۔ کہ نالش مذکور بادی النظر میں ایک ایسی نالش نہیں ہے جو ایکٹ پنشن میں داخل نہیں ہے ۔

## صیغہ اپیل دیوانی

۲۲ نومبر سنہ ۱۸۹۱ع
... کتاب ... ۹
۱۱

نرسنگ جیوا جی دیشمکھ بنام سکھا رام گوپال

رہن ۔ وعدہ نہ منتقل کرنے حق انفکاک کا ۔ کالعدم وعدہ ۔ انتقال حق انفکاک ۔

انفکاک کی نالش منجانب منتقل الیہ ۔ وارث مرتہن ۔ کو کوئی حق جائداد مرہونہ میں بوقت نالش ہونا ضروری یا فریق مقدمہ نہیں ہے ۔ سکہ ... کیا گیا تھا ۔ ادا

ایک راہن نے یہ وعدہ کیا کہ وہ حق انفکاک منتقل نہ کریگا اور مرتہن ... مذکور ... اور ...

... سوائے اس کے راہن سکے ۔ لینے پر مجبور ہوگا ۔

تجویز ہوئی ۔ کہ چونکہ ازروئے وعدہ مذکور انتقال کی قطعاً ممانعت تھی اور اس لیے راہن اوس حق سے محروم ہو گیا تھا کہ جو ایک ضروری لازمہ اوس حق کا تھا جو مرہونہ کو جائداد مذکور میں ازروئے اپنے حق انفکاک کے حاصل تھا لہذا وہ وعدہ نافذ کیا جانا نہیں چاہیئے ۔

[illegible] انکار کیا [illegible] دیوانی کا حاصل ہوا [illegible] زائد شدہ کی [illegible] کیا گیا [illegible] نالش کی تجویز [illegible] عدالت ماتحت [illegible] نالش اس بنا پر ڈسمس کی کہ [illegible] فریق نالش [illegible] کوئی امر تنقیح طلب قرار [illegible] کیا گیا تھا [illegible] کی بنا پر [illegible] وجہ پیش نہیں کی - تجویز ہوئی کہ [illegible] مذکور سے [illegible] ضروری نہیں لہذا عدالت ماتحت اپیل کو [illegible] نالش کو اس بنا پر ڈسمس کرے -

صیغہ اپیل دیوانی

# گھنشام لکشمن داس بنام کاشی رام نرو بابا

ڈگری کا تصفیہ - دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۲۵۹ - ترمیم اور دوسرے ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۸۸ء دفعہ ۲۷ - تسلیم یا [illegible] تصفیہ منجانب عدالت دیوانی کا [illegible] بصیغہ اجرائے ڈگری کے -

بموجب ایک فیصلہ کے ایک ڈگری کا تصفیہ ایک خفیف [illegible] اور [illegible] حکام [illegible] اور [illegible] کے بطور [illegible] زر [illegible] کے کیا گیا -

تجویز ہوئی - کہ [illegible] ترمیم مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے دفعہ ۲۵۹ کی ازروئے دفعہ ۲۷ - ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۸۸ء ایکٹ [illegible] مجموعہ ضابطہ دیوانی [illegible] سنہ ۱۸۸۲ء ہوئی ہے ایسا تصفیہ عدالت دیوانی [illegible] بصیغہ اجرائے ڈگری تسلیم کر سکتی ہے -

صیغہ اپیل دیوانی

# چنی لعل پھولچند بنام منگل داس گوبردھن داس

حق آسائش - استعمال حق استحقاقاً بیس برس تک - ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) دفعہ ۲۶ - حق ملکیت - حق آسائش بمقابلہ حق ملکیت -

بغرض حاصل کرنے حق آسائش حسب دفعہ ۲۶ (ایکٹ میعاد سماعت) ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء کے [illegible] کردہ شخص جو دعویٰ اسکا بطور حق آسائش کے کرتا ہے استحقاقاً بیس برس تک استعمال کرتا رہا ہو [illegible] استعمال زمانہ قدیم سبب وہ بتائید حق مذکور بربنائے ملکیت پیش

[illegible] سنہ ۱۸۹۱ء [illegible]

[illegible] سنہ ۱۸۹۲ء [illegible]

۸۵۰

عمرو بکر اور زید ۔ شرکا ہندو خاندان مشترکہ کے تھے اجرا سے ایک ڈگری کے بیع بابت نیلام حصہ بکر کے
ہوئی ایک جائداد خاندانی قرق کیا گیا برطبق اوس کے عمرو نے عذرداری کی اوس بنسبت قرقی
کے بیان کیا کہ اوس کے حصہ کو تعلق تھا عذر کیا عذرداری نامنظور ہوئی اور جائداد مذکور نیلام کی گئی
اور خالد نے خرید کی بعد ازان عمرو نے ایک نالش دائر کی (اول) واسطے منسوخی حکم صادرہ متعلقہ
کارروائیات متفرقہ نمبری نامنظوری اوس کے عذر بنسبت قرقی کے اور (دوم) واسطے تقسیم کل جائداد
خاندان کے اس نالش مین اوس نے نہ صرف اپنے شرکا بکر و زید کو بلکہ خالد مشتری نیلام اور بیجا
مرتہن حصہ بکر واقع جائداد مشترکہ کو فریق مقدمہ بنایا جج ماتحت نے اس تجویز سے کہ نالش مذکور
بوجہ اشتمال بیجا فریقون کے اور نیز بناہائے نالش کے ناقص ہے سرمیزی دعوے واسطے ترمیم کے
بذریعہ خارج کرنے استدعای تقسیم کے واپس دی برطبق اپیل یہہ حکم صاحب جج ضلع نے بحال
رکھا برطبق عمرو کی درخواست مرافعہ ہائیکورٹ حسب دفعہ ۶۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ۔

**تجویز ہوئی** کہ نالش بوجہ اشتمال بیجا فریقین یا اشتمال بیجا بناہائے نالش کے
ناقص نہین ہے نالش ہذا کو ایک نالش تقسیم تصور کرکے مشتری نیلام خالد اور مرتہن بیجا بنایا
اور نیز ضروری فریق تھے اگر عمرو اپنا حق تقسیم ثابت کرے تو وہ مستحق ہوگا کہ حکم صادرہ کارروائیات
متفرقہ کو اوسی نالش مین منسوخ کرائے ۔

یہہ بھی **تجویز ہوئی** ۔ کہ دفعہ ۲۸۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع) کی رو سے
عمرو کو نالش ہذا مین دعوی تقسیم کرنا ممنوع نہ تھا ۔

یہ بھی **تجویز ہوئی** ۔ کہ اگر جج ماتحت کی یہہ رائے صحیح بھی ہو کہ دو استدعاہای ایک ہی
نالش مین شامل نہین ہوسکتی ہین تو حاکم موصوف کے لئے مناسب طریقہ یہہ تھا کہ یہہ امر مدعی کی
رائے پر چھوڑتا کہ دو دعویون مین سے جس دعوی کی نسبت چاہے عدالت سے تجویز کرائے ۔

# صیغہ اپیل دیوانی

[illegible] نام [illegible] وغیرہ

مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعات ۴۴ و ۴۲۶ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مجموعہ ضابطہ دیوانی [illegible] اگر یہ [illegible] کیجائے [illegible] کہ فریق [illegible] نام [illegible] اطلاع نامہ [illegible] فیصلہ [illegible] حاکم کا جانشین [illegible] سکتا ہے

# صیغہ اپیل دیوانی

[illegible] بنام رام [illegible]

[illegible] مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۲۸۲ [illegible] دفعہ مذکورہ [illegible] فریقین - نالش تقسیم - مشتری یا مرتہن کسی شریک کے حصہ کا ایک مناسب فریق نالش تقسیم کا ہے - شامل کیا جانا فریقوں کا - اشتمال بنا ہائے نالش -

نالش تقسیم میں اون تمام اشخاص کو جنکو اوس جائداد سے جسکی تقسیم ہونیوالی ہو تعلق ہو عدالت کے روبرو حاضر ہونا چاہئے مشتری یا مرتہن کسی شریک کے حصہ واقع جائداد مشترکہ کا ایک مناسب اور نیز ضروری فریق نالش تقسیم کا ہے الفاظ دفعہ ۲۸۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ - سنہ ۱۸۸۲ء) میں کوئی امر ایسا نہیں ہے جس سے کوئی ایسا شخص جو کارروائیات فریقین میں ناکامیاب رہا ہو صرف نالش واسطے استقرار اپنے حق مطلوبہ کے کر سکتا ہو اوسکو اختیار رہے کہ اوسی نالش میں استدعا ثانی اوس دادرسی کی کرے جسکا مستحق ہو -

۱۹ فروری سنہ ۱۸۹۲ء [illegible] ۲۱۶

# سوالات متعلق نظائر ہائیکورٹ بمبئی مندرجہ انڈین لا رپورٹ

جلد ۱۷ ... ۱۱ مطبوعہ ۱۸۹۲ء

## صیغۂ ابتدائی دیوانی

## بینک آف بنگال بنام دیا کھبائی گنگاجی

۱۳ - اگست ۱۸۹۲ء
صفحہ ... ۲۱۹

ایکٹ عدالت مطالبہ خفیفہ (۱۵ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۶۹ - درخواست واسطے ... کے مقدمہ کے قبل صادر ہونے ... تجویز کے کیجانی چاہیئے - مجموعہ ضابطہ دیوانی (۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۲۵۷ (الف) - اقرار دینے مہلت کا واسطے ادائے زر ڈگری کے ... عدالت کی اجازت نہ ہو ... ناقابل نفاذ اقرار ... ہے -

اگر کوئی فریق کسی جج عدالت مطالبہ خفیفہ سے درخواست کرے کہ ہائیکورٹ ... بموجب دفعہ ۶۹ ایکٹ عدالتہائے مطالبہ خفیفہ (۱۵ سنہ ۱۸۸۲ء) کے منصوبہ کیا جائے تو وہ ... تاکہ عمل ہو سکے کہ جج اپنی تجویز صادر کرے درخواست کرے دفعہ ۲۵۷ (الف) مجموعہ ضابطہ دیوانی میں حکم ہے کہ ہر اقرار بابت دینے مہلت واسطے ادائے زر ڈگری شدہ کے ناجائز ہوگا الا اس صورت میں کہ وہ کسی معاوضہ کے بدلے اور عدالت کی اجازت سے ہو الخ"

ایسا اقرار خلاف قانون اس معنی میں نہیں ہو جاتا کہ وہ از روئے قانون ممنوع ہے اور اس کی روسے صرف اتنا اور اس امر کا کیا گیا ہے کہ اس کا نفاذ عدالت قانون سے نہیں ہو سکتا ہے -

درحالیکہ ایسا اقرار واسطے دینے مہلت کے جس کی اجازت عدالت سے حسب اقتضائے دفعہ ۲۵۷ (الف) کبھی نہیں دی گئی جزو معاوضہ ایک تمسک کا تھا اور فی الواقع اوس سے وہ شخص جس کے حق میں تمسک تھا مستفید ہوا تھا -

تجویز ہوئی - کہ چونکہ معاوضہ مذکور بلحاظ اوس کے نوعیت کے ناجائز نہیں ہے اور بطور

[illegible] ہندو ماں اپنے نابالغ پسران کا ولی بغرض حاصل کرنے روپیہ کے [illegible] غیر منقولہ [illegible] سکے نذر کیا گیا کیونکہ عدالت کو یہہ معلوم ہوا کہ وہ کمو [illegible] ولی مقرر [illegible] [illegible] اور [illegible] چند شرائط [illegible] سکے اور بدین وجہ اوسی [illegible] نابالغان کا فائدہ ہوگا۔

## صیغۂ ابتدائی دیوانی

۲۷ اگست ۱۹۱۲ء
[illegible]

## نانا بھائی گنپت راؤ بنام [illegible] و اسعد [illegible]

مجموعہ ضابطہ دیوانی [illegible] دفعہ [illegible] قائم مقام قانونی [illegible] ہندو کا [illegible] احرائے ڈگری [illegible]

مدعی اور اوسکا بھائی [illegible] علیحدہ شدہ برادران تھے [illegible] جائداد غیر منقولہ تھی۔ یہہ جائداد [illegible] اجرائے ڈگری قرق ہوئی [illegible] اس سے کہ وارث [illegible] جائداد حاصل کیا جا سکے [illegible] فوت ہوا [illegible] مدعی نے ایک اطلاع نامہ حسب دفعہ [illegible] مجموعہ ضابطہ دیوانی (۱۴ [illegible]) بنام بھائی اور بیوگان مدعی بطور اوس کے "قائم مقام قانونی کے" [illegible] [illegible] وجہ اس امر کے کہ ڈگری [illegible] نہ جاری کیجائے جاری کرایا۔

**تجویز ہوئی** — کہ اوسکی بیوگان اور نہ اوسکا بھائی مدعی کے قائم مقام قانونی [illegible] غرض ہذا کے ہیں کیونکہ جب جائداد [illegible] جائداد علیحدہ مدعی متوفی کے ہوتے [illegible] کو اوسکی نسبت دعوی ہو سکتا ہے اگر وہ جائداد مشترک تصور کیجائے تو وہ [illegible] کو نہیں مل سکتی کیونکہ متوفی کا حق اس صورت میں اس لیے زائل ہو جائیگا کہ وہ بذریعہ حق باقیماندگی کے اوسکے بھائی کو پہونچ جائیگا۔

## عدالت ازدواج پارسیان

۴ جولائی ۱۹۱۲ء
[illegible]

## (س) زوجہ بنام (ب) شوہر

[illegible] نام اور خاص قسم کی نامردی۔ نامردی نسبت [illegible] عورت کے۔

ایکٹ ازدواج پارسیان ۱۵ ۱۸۶۵ء دفعہ ۲۸ - تجویز

مارچ ۱۸۸۸ء میں مدعیہ اور مدعا علیہ پارسیان کا ازدواج مطابق رسم و رواج اونکے مذہب کے

۸۵ [illegible] کوئی وجہ نہیں ہے کہ [illegible] اطلاق [illegible] کیا جائے۔

## صیغہ اپیل دیوانی

**[illegible] مدعی بنام کیخسرو جی [illegible]**

[illegible] ضابطہ دیوانی ۱۸۸۲ع دفعہ ۵۳۹ عام خیراتی امانت ایڈوکیٹ جنرل کی رضامندی حاصل کیا جانا۔

[illegible]

[illegible] ایک مدعا علیہ اول [illegible] ایک وصیت نامہ [illegible] باقی امانت [illegible] استدعا دائر کی (۱) مدعا علیہ اول کو کہ جو کہ [illegible] کی نسبت جو بیان کیا گیا تھا کہ وہ مرتکب خیانت کا ہوا (۲) اور مدعا علیہ اول [illegible] امانت داری کو برخاست کیا جاوے اور بجای اسکی کوئی اور شخص مقرر کیا جاسے اور (۳) و آلی [illegible] دیگر [illegible] حسب مقدمہ کے ضروری ہو رضامندی تحریری ایڈوکیٹ جنرل کی نسبت دائر کرنے نالش ہذا کے حسب دفعہ ۵۳۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی (۱۴ ۱۸۸۲ع) حاصل نہیں کیگئی تھی۔ **تجویز ہوئی** کہ نالش ہذا ایک ایسی نالش ہے جو داخل اختیار دفعہ ۵۳۹ کی ہے اور بصورت نہ ہونے ایسی رضامندی کے قابل پذیرائی نہ تھی۔

## صیغہ ابتدائی دیوانی

**بہرام جی [illegible] بنام جمشید جی نوروز جی کاپادیا**

۱۸۹۳ع [illegible]

پارسیان۔ [illegible] پارسیوں کے درباب ملکیت اون زیورات کے جو دولہن کو دیے جائیں۔ [illegible] ملکیت۔ مشترک۔ حق شخص باقیماندہ کا۔

[illegible] پارسیان کے جو روپیہ اور زیور کہ دولہن کو بوقت سگائی اور رسمین سگائی کے اور بوقت [illegible] دیا جاتا ہے اور جو کچھ کہ اوسمین اضافہ ہو از ان شوہر اور زوجہ دونوں کے بالاشتراک اونکی حیات میں ہوتا ہے اور دونوں میں کسی ایک کے وفات پر شخص باقیماندہ کو قطعاً پہونچتا ہے **تجویز ضمنی** یہی رواج نسبت [illegible] اور [illegible] سے (یعنے جسکا پہننا خاص ہو [illegible] اور رسوم مقصود ہے) جو اوسی عرصہ میں دیے گئے ہوں جاری ہے

## صیغہ ابتدائی دیوانی

**جیرام [illegible] وغیرہ**

۱۸۹۲ع [illegible] ۶۶۴ [illegible] ۶۶۵

ولی اور نابالغ۔ [illegible] اختیار ہائیکورٹ کا نسبت تقرر ولی۔ ایکٹ اولیا نابالغان (۸ ۱۸۹۰ع)۔ تقرر ولی کا جبکہ واسطے فائدہ نابالغ کے ہو۔

[illegible] ہائیکورٹ کو اختیار ہے کہ تحت احکام ایکٹ اولیا نابالغان (۸ ۱۸۹۰ع) کے کوئی ولی واسطے نابالغ یا اوسکی جائداد کے مقرر کرے

۲ نومبر ۱۸۹۱ء
درخواست نگرانی نمبر ۱۹۹
۱۸۹۰ء

## کالی داس لال داس بنام بھالی بھی نارائن

مجموعہ مالگزاری اراضی (ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۶۷ء) دفعہ ۱۳۰ — عدالت دیوانی ... زیادہ کا نہ ہو۔
بندوبست دوامی نہ ہو۔

دفعہ ۱۳۰ مجموعہ مالگزاری اراضی (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۷۹ء) صرف اس صورت سے متعلق ہے جب کہ تنازع بنسبت آغاز و ... کے حاصل ہو سکتی ہو کہ بصورت بحالت اپنے قبضہ کے جو زیادہ سے زیادہ صرف چالیس سال کا ہے۔ اعتبار کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

# صیغہ اپیل دیوانی

۱۵ دسمبر ۱۸۹۱ء
اپیل ثانی نمبر ۲۷۹
۱۸۹۰ء

## اسد پا بنام آپا صاحب اربیا پا بیپاری

ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۵۲ء دفعہ ۷ — نالش بابت ارض — قدیم مالکیت — انعامدار موضع — گورنمنٹ کوئی فریق ضروری نہیں ہے — اختیار سماعت —

نالش استقرار اس امر میں کہ مدعی قدیم مالک موضع خاص کا ہے اور مدعا علیہ وانعامدار موضع ہے مستحق وصول کرنے کسی حصہ رسدی کا مدعی سے بابتہ اوس رقم کے نہیں ہے جو مدعا علیہ کو بسبب معاہدہ مابین اوس کے اور گورنمنٹ کے گورنمنٹ کو دینی پڑی عدالت ماتحت نے دعوی کو بوجہ نہ ہونے اختیار سماعت حسب دفعہ ۷ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۵۲ء اور بوجہ نہ فریق بنائے جانے گورنمنٹ کے ڈسمس کیا

بمنسوخی ڈگری عدالت ماتحت تجویز ہوئی — کہ چونکہ مقدمہ ہذا میں یہہ بحث ہے کہ آیا مدعی مالک قدیم ہے یا نہیں بمقابلہ مدعا علیہ کے ہذا نالش از روے دفعہ ۷ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۵۲ء کے ممنوع الاعتبار نہیں ہے جس کی غرض صرف یہہ ہے کہ سرسری طریقہ تجویز دعاوی معافی اور اسے مالگزاری بمقابلہ گورنمنٹ کا مقرر کیا جاوے —

یہہ بھی تجویز ہوئی — کہ گورنمنٹ کوئی فریق ضروری ایسی نالش میں نہیں ہے —

۱۰ [illegible] [illegible] پیدا ہوئی اور [illegible] مدعا علیہ [illegible]

[illegible] کو [illegible] مدعا علیہ [illegible] کوئی اقبال [illegible] نہ تھا

[illegible] مدعا علیہ [illegible] اور [illegible] مدعا علیہ [illegible]

[illegible] اوسکا نتیجہ مدعا علیہ [illegible] لاعلاج نامردی [illegible] مدعیہ کے ہوئی [illegible]

[illegible] اور [illegible] بالاتفاق [illegible] تجویز کی کہ [illegible]

[illegible] کیونکہ مدعا علیہ [illegible] اور [illegible] مدعیہ کے [illegible]

نہیں [illegible] نے یہہ بھی تجویز [illegible] کوئی سازش یا ساخت [illegible]

[illegible] یہہ تجویز [illegible] کہ ایسی نامردی [illegible] مدعیہ کے ایک [illegible]

[illegible] دفعہ ۱۲۰ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۶۹ء [illegible]

[illegible] ایکٹ مذکور [illegible] کوئی [illegible] ایسا نہیں ہے کہ [illegible] اوس کے خلاف [illegible] ظاہر ہو [illegible]

[illegible] ڈاکٹر [illegible] صاحب [illegible] صاحب [illegible] (۱) درباره [illegible]

[illegible] خاص صورت [illegible] اور عملاً ناممکن ہونے [illegible] پسند کیگئی اور اوسکی تقلید کیگئی -

# صیغہ اپیل دیوانی

## الیشر داس [illegible] بنام [illegible]

۱۰ ستمبر ۱۸۹۱ء — عدالت [illegible] — ۲۲۵

ایکٹ [illegible] (۱۸۸۲ء) دفعہ ۱۱۶ [illegible] کارروائی مقدمہ -

کارروائی [illegible] ڈگری - اجازت عدالت [illegible] کارروائی -

عبارت دفعہ [illegible] ایکٹ [illegible] سنہ ۱۸۸۲ء سے ظاہر ہوتا ہے کہ کارروائیاں [illegible]

اجرائی ڈگری [illegible] دفعہ مذکور کے [illegible] سے علحدہ متصور کیجاتی ہیں لہذا جو اجازت [illegible]

دائر کرنے نالش [illegible] اجازت واسطے اون کارروائیوں کے نہیں ہے جو [illegible] اجرائی ڈگری

[illegible] نالش کے [illegible] دائر کی [illegible] رد کیا گیا -

(۱) [illegible] اپیل جلد [illegible] صفحہ ۱۳۱

[illegible] ۱۹ اکتوبر دیکھیے۔

تجویز ہوئی کہ باشق [illegible] لاہور [illegible] نام [illegible] داخلہ [illegible] اور دلا [illegible] سکے نہیں ہو سکتی ہے بلکہ [illegible] اور [illegible] داری [illegible] حاصل ہوتا تھا۔

مقدمہ [illegible] بنام [illegible] (۱) سے فرق کیا گیا۔

# صیغہ اپیل فوجداری

**معظمہ قیصر ہند بنام ہونا پونا**

۲۰ فروری ۱۸۹۲ء
صفحہ ۲۰ انگریزی ۱۸۹۲ء
" " اردو ۲۰۲

شہادت — قابل پذیرائی ہونا۔ ایکٹ شہادت مجریہ ہند (۱۸۷۲ء) دفعہ ۱۱۸ —
شہادت ایسے گواہ کی جسکو پولیس نے ناجائز طور سے معافی دی — یعنی ملزم کے دفعہ ۳۳۷ — مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ (۱۸۸۲ء) میں —

اثنا میں جب پولیس تفتیش ایک مقدمہ نقب زنی اور سرقہ کی کر رہی تھی چند اشخاص گرفتار ہوئے ان میں سے ایک مسمی ہری نے کچھ حالات پولیس کو ظاہر کئے اور چند مکانات نشان دئے جن اوس کے شرکا نے نقب زنی کی تھی بر طبق اوس کے پولیس نے اوسکو چھوڑ دیا اور اوسکو [illegible] بنایا بوقت تجویز اوس نے شہادت خلاف اپنے شرکا کے دی کہ جن سب پر جرم ثابت کیا گیا۔

تجویز ہوئی کہ شہادت ہری کی حسب دفعہ ۱۱۸ ایکٹ شہادت مجریہ ہند قابل پذیرائی ہے [illegible] اوسکو پولیس نے ناجائز طور پر رہا کر دیا تھا۔

یہ بھی تجویز ہوئی — کہ لفظ ملزم موقوعہ دفعہ ۳۳۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) میں مراد ایسے شخص سے ہے جس پر مجسٹریٹ یا کوئی اور عدالت اختیار سماعت عمل میں لائی ہے۔

# صیغہ اپیل فوجداری

**معظمہ قیصر ہند بنام گوندو**

۲۰ فروری ۱۸۹۲ء
صفحہ ۱۹۲ انگریزی ۱۴۹
" " اردو [illegible]

# صیغہ اپیل دیوانی

**پانڈو تکارام ہری دیدیا بنام ونایک وشنو کاسلے**

جب تک وصیت نامہ میں خالی مقاموں کا چھوڑا جانا ثابت یا تنسیخات نیاس
پہلی کی تحریر مکمل وصیت نامہ کے مصدقہ ہو گی۔

مہ امر کہ فی الواقع وصیت نامہ میں خالی مقامات چھوڑے گئے ہیں کوئی قرینہ وصیت نامہ
کے باطل ہونے کا نہیں ہے۔

اگر کسی وصیت نامہ میں ترمیمات و تنسیخات ہوئی ہوں تو قیاس متعلق اس امر کا ہوگا کہ وہ بعد تحریر
وصیت نامہ کے کی گئیں اور اگر کوئی شہادت بہ تردید اس قیاس کے نہ ہو تو وہ جزو وصیت نامہ مذکور
نہ ہوں گی۔

عدالت ماتحت نے پروبیٹ وصیت نامہ کا جس کو عدالت موصوف نے ثابت (قرار دیا) اس وجہ سے
عطا نہیں کیا کہ وہ ایک غیر مکمل وصیت نامہ تھا چونکہ عدالت موصوف کی رائے میں وصیت نامہ میں
خالی مقاموں کے چھوٹے ہونے اور تبدیلات و تنسیخات سے ظاہر تھا کہ متوفی کا منشا یہ تھا کہ وہ ایک مسودہ
تصور کیا جائے نہ قطعی اظہار اس کی خواہشات کا۔

**تجویز ہوئی** کہ چونکہ وصیت نامہ مذکور ایک ایسا وصیت نامہ تھا جس پر موصی کے دستخط ثبت ہوئے
ہوں لہذا پروبیٹ اس کی اس نسخہ کی جو اصل سے کیا گیا اور ثابت کیا گیا کہ گواہ تصدیق کنندہ نے
حسب خواہش موصی کے کیا لیکن مستثنیٰ ہے دیگر اضافات یا تنسیخات یا تبدیلات کے عطا ہونا چاہئے۔

۹ بمبئی ۱۸۸۴ء صفحہ ۴۵۴

# صیغہ اپیل دیوانی

**راما بھٹ بنام رگھو کرشنا ویش پانڈے**

۱۰ بمبئی ۱۸۸۶ء صفحہ ۴۵۶ / ۱۰ ایضاً ۴۵۶

رہن۔ ڈگری انفکاک بر طبق اس کے ایک رقم خاص کے بصورت نادہندی مرتہن قبضہ
حاصل کرلے۔ نالش بابت تفہیم حساب منجانب راہن ناقابل پذیرائی ہے۔

ایک مرتہن نے قبضہ جائداد مرہونہ کا بموجب ایک ڈگری کے حاصل کیا جس میں یہ حکم تھا کہ راہن بادائے
ایک رقم خاص کے انفکاک کرائے اور بصورت نادہندی مرتہن قبضہ لے لے اور راہن اس رہن مذکور

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ بمبئی مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۶ - حصہ ۱۲ - مطبوعہ دسمبر ۱۸۹۲ء

## صیغہ ابتدائی دیوانی

۲ - جولائی ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۶۶۶
اردو — ۶۶۵

### رنچھوڑ داس وٹھلداس ابتداً مدعی اپیلانٹ بنام بائی کاشی وغیرہ ابتداً مدعا علیہم ۲ لغایت ۵ - رسپانڈنٹان

خرچہ - حق اپیل - مجموعہ ضابطہ دیوانی - دفعات ۲۲ و ۵۴ و ۵۸۴ - اختیار تمیزی عدالت ماتحت کا - غلط فہمی واقعات قانون کی -

جس حالت میں کہ عدالت ابتدائی نے ایک حکم علاقہ خرچہ کے بوجہ غلط فہمی واقعات قانون کے صادر کیا ہو ایسے حکم کا اپیل حسب مجموعہ دیوانی ہو سکتا ہے گو اپیلانٹ بجز اوس حکم خرچہ کے جو ایسے طور غلط طور پر صادر ہوا اور کسی امر کا شاکی ہو۔

۲۴ ستمبر ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۶۸۳
اردو — ۶۸۲

### تمباجی تلشی رام و یک کس دیگر - مدعیان - بنام واڑیا دنکٹی - وغیرہ - مدعا علیہم

اجرا - مجموعہ ضابطہ دیوانی - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۲۹۵ تقسیم رسدی زر نیلام کی - مدیونان ڈگری واحد - مدیونان ڈگری علیحدہ مشترک - ترتیب سے تقسیم کرنا زر وصول شدہ کا مابین ڈگریداران کے - فالتو ڈگری عدالت مطالبات حقیقی ضروری ہونا انتقال ڈگری کا ہائیکورٹ میں -

مدعیان مالستی ہا نے ہر سہ مدعا علیہم واڑیا دنکٹی دہوباجی ستیواجی دھنگم و ہرباجی پر ڈگری حاصل کی اوس ڈگری کے اجرا میں ادہوں نے دو قسم کے کفالت مال یعنی (۱) دستاویزات قرضہ مسوپیلٹی ہو جائداد مشترکہ ہوباجی دھنگم کی تھی - اور (۲) لوٹہاسے قرضہ سرکاری جو تنہا دھنگم کے تھے - قرق کرلئے اکو شیرف نے نیلام کیا لیکن قبل اوسکے نیلام ہو سکے وو دیگر ڈگریداران ہائیکورٹ کے حاضر ہوئے اور ہائیکورٹ سے درخواست واسطے اجرائے اپنی ڈگریات کے کی - جو بنام دھنگم تہیں ان ڈگریداران آخر الذکر نے اب یہ دعوے کیا کہ ادنکو حصہ رسدی ساتھ مدعیان مالستی کے ہر دو

ایکٹ ابکاری ۔ (ایکٹ ابکاری ۵ ۱۸۸۱ ء) دفعہ ۵۴ (۱۶۱) ۔ اندریکہ اکم سے کم مقدار شراب لا سینس شراب فروشی لی ہے لہٰذا ملزم کوئی جرم نہیں ہے ۔

در حالیکہ ملزم نے کہ جو لا یسنسدار ٹھیکہ دار شراب تھا کم از کم مقدار شراب جو اوس کے لائسنس کی رو سے تھی اپنی دوکان میں نہیں رکھی

تجویز ہوئی ۔ کہ ملزم کی طرف سے ترک مذکور داخل جرم ہی دفعہ ۱۱ ضمن (س) ایکٹ ابکاری نمبر (۵ ۱۸۸۱ ء) نہیں ہوتا ہے ۔

# ضیغہ اپیل دیوانی

رام کھلاون بنام بھپیا

ازدواج ۔ معاہدہ ازدواج ۔ بدل ۔ نالش واپسی بدل ۔ ازدواج کی دلالی ۔ مصلحت عامہ ۔

مدعی نے نالش دلاپانے مالیت بعض زیورات کی کی جو اوس نے مدعا علیہ کی دختر کو بر طبق مدعا علیہ کے اس امر پر رضامند ہونیکے دیئے تھے کہ وہ اوسکا ازدواج مدعی کے بھائی کے ساتھ کریگا مدعی نے بیان کیا کہ مدعا علیہ نے عہد شکنی کی اور اپنی دختر کا ازدواج دوسرے شخص کے ساتھ کر دیا لہٰذا اوس نے زیورات مذکور واپس مانگے لیکن مدعا علیہ نے اونکی واپس کرنے سے انکار کیا لہٰذا نالش حال دائر کیگئی ۔

تجویز ہوئی ۔ کہ نالش قابل پذیرائی ہے کیونکہ دعوی مدعی میں کوئی امر خلاف تہذیب یا خلاف مصلحت عامہ کے نہیں ہے ۔

۱ ذوری ۱۸۸۶ ء
دیکھو ۸ الہ آباد ۱۰۱
۸ الہ آباد ۱۰۲

ہر دو رقوم میں سے کل مبلغ نالش ہوا
**تجویز ہوئی** کہ وہ کسی رقم میں سے جو اسکے کا مستحق نہیں ہے کیونکہ ... ایسی ڈگری عدالت مطالبات خفیفہ کی وصول ہونے سے زائد ہے مال مذکور کے ... میں منتقل نہیں کرائی۔
مقدمہ مثل ڈگری نام منشار (۱) کی تعمیل کیگئی۔

---

۱۸۹۳
۱۶-جولائی سنہ ۱۸۹۳
صفحہ ۶۹

**جیٹھا پارکھا** وغیرہ ابتداً مدعیان-اپیلانٹان-بنام
**رام چندر دھو با** - ابتداً مدعا علیہ - رسپانڈنٹ

پیپر کرنسی ایکٹ (نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۸۲ع) دفعہ ۲۵ - پرامیسری نوٹ جو عند الطلب حامل کو واجب الادا ہو - نوٹ جو اس وقت واجب الادا ہو کہ جب ڈہنی (یعنی مالک) طلب کرے - ڈہنی بمنزلہ حامل کے نہیں ہے - دستاویز مذکور قابل بیع و شرا نہیں - ایکٹ دستاویزات قابل بیع و شری - نمبر ۲۶ سنہ ۱۸۸۱ع دفعات ۴ - و ۱۳ -

مدعیان نے بربنائے ایک پرامیسری نوٹ مظہرہ نوشتہ مدعا علیہم تعدادی لعہ ؎ کے نالش کی نوٹ مذکور بزبان گجراتی لبشکل حساب لنک بند کا غذ پر لکھا ہوا تھا۔ لوٹ کرہ اس امر کے کہ مدعا علیہ نے مبلغ لعہ ؎ مذکور اپنی ذمہ داری ذاتی پر قرض لیا تھا اور اسپر سود بشرح ... لگایا جاویگا - دستاویز مذکور میں حسب ذیل تحریر تھا یہ (یعنی رقم معہ سود) حسب کہنے ڈہنی (مالک داں) طلب کرنے کے واجب الادا ہے - مدعا علیہ نے یہ حجت کی کہ نوٹ متنازعہ ایک ایسا نوٹ ہے جو عند الطلب حامل کو واجب الادا ہے اور اسوجہ سے ناجائز و باطل ہے کیونکہ وہ بخلاف ورزی احکام دفعہ ۲۵ - پیپر کرنسی ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۸۲ع کے ہے -

**تجویز ہوئی** - کہ بہ لحاظ معمولی یا استعمال تجارت پیشہ ... ڈہنی برابر حامل کے کر جس معنی میں کہ یہ لفظ پیپر کرنسی ایکٹ و ایکٹ دستاویزات قابل بیع و شری میں استعمال ہوا ہے نہیں ہے - اور اسوجہ سے دستاویز متنازعہ ایک دستاویز قابل بیع و شری نہیں اور نہ خلاف احکام ایکٹ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس - جلد ۲ - صفحہ ۳۰۵ -

اعانت ہاے مال مذکورہ بالا کے زر نیلام میں سے دیا جاوے مدعیان نالش ہذا نے یہ حجت کی کہ دیگر ڈگریداران مذکور کی ڈگریاں صرف حکم ہیں لہذا وہ حسب منشائے دفعہ ۲۹۵ - مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء دعویدار مقابلہ اونہیں ہو سکتے جو ڈگری کے ساتھ مدعیان دعویدار ہیں۔

تجویز ہوئی کہ جہاں تک کہ زر نیلام لوٹ ہاے قرضہ سرکار کو جو بہا حکم سکے ہیں تعلق ہے ڈگری مدعی اور دو دیگر ڈگریات سب ڈگریات سو سو مدلول واحد ہیں۔ لہذا تینوں ڈگریداران یکساں مستحق اوس روپیہ کے ہیں اور اونکو اوسکا حصہ رسدی ملنا چاہیئے۔

یہ بھی تجویز ہوئی کہ جہاں تک کہ باقی روپیہ کو تعلق ہے کہ جو از نیلام جائداد ہو ماجی بحکم کا ہے تو صرف مدعیان نالش ہذا مستحق اوسکے ہیں کیونکہ دیگر ڈگریداران کی کوئی ڈگریاں ہو ماجی اور حکم نہیں ہیں اور اسی وجہ سے اونہیں مدیونان ڈگری پر نہیں ہیں کہ جن پر ڈگری مدعیان کی ہے۔

اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ چونکہ مدعیان کے لئے دو رقمیں ہیں کہ جن سے وہ اپنا روپیہ لے سکتے ہیں اور دیگر ڈگریداران کے لئے بجز دو رقوم کے صرف ایک ہی ہے لہذا اصول عادلانہ ترتیب سے تقسیم کرنے کا متعلق ہونا چاہیئے اور مدعیان کو یہ حکم ہونا چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو اپنا روپیہ اوس رقم میں سے وصول کریں کہ جس میں سے دیگر ڈگریداران نہیں لے سکتے ہیں۔ قبل اسکے کہ وہ اوس رقم میں سے لینا چاہیں جو سب کی مشترکہ ہے اور بصورت اس رقم آخر الذکر کے مدعیان کو چاہیئے کہ وہ اوسکے دعویدار بطور ڈگریداران صرف بقایا اوس زر باقیکے جو اوس وقت بعد ادائے قرضہ کے غیر مودی رہے بحساب رسدی ساتھ دیگر ڈگریداران کے ہوں۔

مقدمات شمبھو ناتھ یا ورمام لکھی ناتھ دے (۱) و دیو کی مدن سین بنام پارٹ (۲) پر غور کیا گیا اور اون کی تقلید کی گئی۔

ایک اور ڈگریدار نے کہ جسکی ڈگری عدالت مطالبات خفیفہ سے بنام پرشد مدیونان وار یا دیکھی و بھونا سینوا جی بحکم دہرا جی صادر ہوئی تھی قبل اون قرقیوں کے جو شیرف نے اس نالشین کیں خود اونہیں کی قالت ہاے مال کو عدالت مطالبات خفیفہ سے قرق کرایا تھا۔ مگر اوسنے اپنی ڈگری کسیوقت ہائیکورٹ میں منتقل نہیں کرائی۔ اب وہ ان کارروائیات اجرا میں حاضر ہو کر دعویدار حصہ رسدی کا

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۲۰ - (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۲ - صفحہ ۲۹۴ -

تجویز ہوئی ۔ کہ صرف عدالت جات دیوانی ... [illegible]
بذریعہ اشتہار نمبر ۵ ۱۲ مطبوعہ بصفحہ ۱۳۱ گورنمنٹ گزٹ بمبئی ۱۸۸۱ء کے ... ادنیٰ عدالت جات
بیکام ما قرار دی گئی ہے اور یہ امر کہ بذریعہ ایکٹ ۳ ۱۸۷۶ء کے جو بذریعہ ... ایکٹ نمبر ۱۲ ۱۸۸۰ء کے
منسوخ ہوگیا ہے) قرار دیا گیا تھا بذریعہ دفعہ ۲ ضمن ۲ ۔ کورٹ ایکٹ کے قائم رکھا گیا ہے اور اسوجہ سے
وہ ایک ایسا حکم لوکل گورنمنٹ کا ہے کہ جسکا ذکر دفعہ ۱ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء میں ہے ۔

---

حکم صادرہ ۱۹ اکتوبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی
اردو ...

## سبراؤ منگیشا یا ابتداً مدعا علیہ نمبر ۲ ۔ اپیلانٹ بنام منجا پا سیٹھی ولد ... ابتداً مدعی
و مدعا علیہ نمبر ۱ ... ۔

رہن ۔ پٹہ منجانب راہن بنام مرتہن ۔ بیع مابعد حق راہن کی منجانب راہن کے ۔
نالش منجانب مشتری واسطے انفکاک و قبضہ کے ۔ پٹہ بنام مرتہن ناجائز
بمقابلہ مشتری کے ۔

مشتری نے جسنے حق راہن کا راہن سے خریدا تھا ۔ نالش انفکاک دائر کی ۔ اوسمیں مرتہن نے اوسکے
قبضہ دلاپانے کے حق کی نسبت اس بنا پر اعتراض کیا کہ قبل خریداری کے جسکو راہن نے اوسکو پٹہ
استمراری دیدیا تھا ۔

**تجویز ہوئی** ۔ کہ مدعی پابند پٹہ مذکور کا نہ تھا ۔ گو عرصہ قرار داد واسطے جاری رہنے پٹہ کے
گذر چکا تھا کیونکہ یہ ظاہر ہوا کہ مدعی نے سابق میں ایک مرتبہ بحث کی تھی کہ پٹہ مذکور جعلی و فرضی تھا اور چونکہ
اوسوقت مرتہن مستحق قبضہ کا ۔ ازروے اسیہ رہن نامہ کے تھا لہذا محض اس امر سے کہ مرتہن قابض رہا
تسلیم بالسکوت نسبت پٹہ کے اخذ نہیں کیجا سکتی کیونکہ یہ نہیں ظاہر کیا گیا کہ لگان کبھی جسکو ادا ہوا تھا ۔

---

۱۱ اکتوبر ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی
اردو ...

## سری لشمبہر پنڈت سائل بنام سری واسودیو پنڈت ۔ فریق ثانی ۔

مہتمان مقررہ عدالت ۔ حکم حوالگی جائداد ۔ آئین ۔ ۸ ۱۸۲۷ء دفعہ ۹ ۔ تجویز ہوگی
ناطق طور پر تجویز ہوگی ۔ حق اپیل ۔ حکم خلاف قانون ۔ اختیار مجموعہ ضابطہ دیوانی
ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء ۔ دفعہ ۶۲۲ ۔ اختیار صیغہ غیر معمولی ۔

دفعہ ۹ ۔ آئین ۸ ۱۸۲۷ء کی رو سے عدالت ضلع کو اختیار دیا گیا ہے کہ ایک حکم بدین ہدایت نسبت
مہتمان مقررہ حسب آئین مذکور صادر کرے کہ وہ جائداد کو حوالہ کردیں جسکے ناطق و عویدار ان کا

۱۰ ل الی کرسکے ہیں اور اوسکی سماعت اس ہوسلے میں اعتراض نہیں ہوسکتا۔

# صیغہ اپیل دیوانی۔

۱۸ دسمبر ۱۸۹۳ء — سلسلہ کتاب انگریزی ۲۰ — اردو ۴۹۹

**لچھمی چند پیرا چند و یک کس دیگر سائلان بنام لوکا رام و یک کس دیگر جواب دہان۔**

اجراء۔ جائداد جوقرق کیگئی اور جسکے نیلام ہونے کا حکم دیا گیا۔ شخص جسکا مطالبہ ہو۔ شکل درخواست۔ احکام سرکلر۔ سرکلر دیوانی ہائیکورٹ نمبر ۹ (ج)۔

رسوم عدالت۔ ایکٹ رسوم عدالت (نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۰ء) ضمیمہ ۲۔ عدد ۱۔ اطلاع مدیون ڈگریکو۔

ایسے شخص کو جسکا مطالبہ ایک ایسی جائداد پر ہو جسکے نیلام ہونے کا حکم باجرائے ایک ڈگری کے صادر ہوا ہو یہ ضروری ہے کہ درخواست مذکورہ سرکلر دیوانی ہائیکورٹ نمبر ۹ (ج) صفحہ ۵۰ احکام سرکلر پیش کرے یہ درخواست تحریری ہونی چاہیئے اور اوسپر رسوم حسب حکم ضمیمہ ۲۔ عدد ۱۔ ایکٹ رسوم عدالت (۷ سنہ ۱۸۷۰ء) ادا ہونی چاہیئے۔ سرکلر مذکور کی روسے مدیون ڈگری پر تعمیل کسی اطلاعنامہ کی ضروری نہیں ہے یہ امر کہ آیا وہ مانع اوس حکم کا جو اس کارروائی میں صادر ہوا ہے یا نہیں ہر مقدمہ کے واقعات پر منحصر ہوگا۔

---

۲۲ دسمبر ۱۸۹۲ء — سلسلہ کتاب انگریزی ۲۰ — اردو ۱۰۰

**گلاب چند موتی رام مدعی۔ بنام کپتان جارجس۔ مدعا علیہ۔**

عدالت مطالبات خفیفہ چھاؤنی۔ کینٹونمنٹ ایکٹ (۱۳ سنہ ۱۸۸۹ء) دفعات ۲ (ضمن ۲) و ۱۰۔ اختیار سماعت۔ حکم خلاف لوکل گورنمنٹ کا۔ عدم اختیار سماعت عدالت چھاؤنی کی بہ تعداد لفظ ہی کنٹونمنٹ ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۹ء کی تنسیخ

از روئے دفعہ ۱۰ کنٹونمنٹ ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۹ء کنٹونمنٹ جج کو اختیار سماعت صرف تک کا حاصل نہیں ہوسکتا کسی حکم خلاف لوکل گورنمنٹ کے ہے۔

ایک نالش جو عدالت جج ماتحت درجہ اول مقام سلکام میں بصیغہ خفیفہ واسطے دلا پانے مبلغ نامہ لعایا کرایہ کے دائر ہوئی۔ یہ بحث پیدا ہوئی کہ آیا اوس عدالت کو کہ جسکے اختیار سماعت کی حد بہ تعداد لفظ ہی بحیثیت عدالت مطالبات خفیفہ صادر ہیں۔ یا عدالت مجسٹریٹ چھاؤنی بلیکام کو جسکو اختیارات صیغہ خفیفہ حاصل ہیں۔ اختیار سماعت کرنے نالش مذکور کا تھا۔

وصیت نامہ کا حاصل کرنا چاہتے ایسا حاکم مجاز ۔ ہے ادئی ورثا سا کو نا بالغی رولیں اصل والد ہائیکورٹ ۔

**تجویز ہوئی** ۔ کہ ہائیکورٹ کے حکم دا پسی کی تعمیل کرتے ہوے جج ضلع کا کام ہے کہ بعد رجوع اس امر کی تحقیق کرے کہ آیا سائلان یا دراثۃ مستحق سارٹیفکیٹ کا کیتھی ۔ اور جج ضلع نے ایسا ہی ہے کہ سائلان درخواست کی درخواست کر سکتے ہیں سارٹیفکیٹ دینے سے انکار نہ کر سکتا تھا کیونکہ متعلقہ حق ۴۔ دفعہ ۱۔ ایکٹ ۵ ۱۸۸۹ء میں داخل نہیں ہوتا تھا ۔

---

۱۹ مورخہ ۱۸۹۶ء
صفحہ کتاب انگریزی ۱۴
۱۱ ، ۱۲

**بائی ساری** ۔ اسداللہ مدعا علیہا ۔ اپیلانٹ بنام **سانکلا بہیرا چندر** ۔ اسداللہ مدعی ریسپانڈنٹ

ایکٹ میعاد سماعت نمبر ۱۵ ۱۸۷۷ء مدات ۳۴ و ۳۵ ۔ ضمیمہ ۲ و دفعہ ۲۳ نالش واسطے اعادہ حقوق زناشوئی کے ۔ زوجہ کا انکار اپنے شوہر کے پاس واپس آنے سے ۔ فعل بیجا مسلسل ۔ میعاد سماعت ۔

زوجہ کا انکار اپنے شوہر کے پاس واپس آنے سے اور اوسکے حقوق زناشوئی کے استعمال کرنے دینے سے ایک ایسا مسلسل فعل بیجا ہے کہ جس سے بار بار مخاصمت یعنی طلب وانکار پیدا ہوتی رہتی ہے ۔

اگرچہ نالشات بازیافت زوجہ یا اعادہ حقوق زناشوئی سے مدات ۳۴ و ۳۵ ۔ ضمیمہ دوم ایکٹ میعاد سماعت ۱۵ ۱۸۷۷ء متعلق ہیں مگر اس وجہ سے نالشات مذکور تا شرد دفعہ ۲۳ ایکٹ مذکور سے خارج نہیں ہو جاتیں ۔

---

یکم فروری ۱۸۹۶ء
صفحہ کتاب انگریزی ۱۶
انردوئے ۱۵

**رچا دا** ۔ اسداللہ مدعا علیہا ۔ اپیلانٹ بنام **کالنگا پا وغیرہ** ۔ اسداللہ مدعیان ریسپانڈنٹان

دہرم شاستر ۔ وراثت ۔ گوترج سپنڈ ۔ گوترج اماث اوسی شاستر کے بموجب گی استحقاق کرنے کے محروم رہتے ہیں ۔ چچی ۔ چچا زاد بھائی ۔

ازروئے دہرم شاستر کے لڑکے چچا کے بہ ترجیح دوسرے چچا شخص متوفی کے ورثہ پاتے ہیں ۔ گوترج کی ہر ساخین اماث موجودگی ذکور کے جو اس شاخیں اندر اون حدود کے کہ جہاں تک رشتہ گوترج کا ہو سکتا ہے ہوں محروم ہو جاتی ہیں ۔

---

۹ ۔ فروری ۱۸۹۶ء
صفحہ کتاب انگریزی ۲۱

**لکشمن** ۔ اسداللہ مدعی ۔ اپلانٹ ۔ بنام **مورو** ۔ اسداللہ ۔ مدعا علیہ ۔ ریسپانڈنٹ ۔

۹ سونپ دی گئی ہو کہ کوئی شخص وارث متوفیٰ کا ہے لیکن درمیان امر مذکور کو درست طور پر ثابت کرنے کے لئے ضروری ہے کہ لڑکا اسکو مرافعہ کی سے معنی سمجھے جاویں کہ بالذات طور پر تجویز ہو گی۔

در مالکنڈ جج نے تصور کیا کہ ادس پر ایسا ابہام سفرہ دس سال آئین ۱۸۲۷ء کے حکم دینا پڑا اسیا صادر کرنا لازم تھا کہ وہ جائداد متوفی کی معہ دعویداران مخالف کے اوس شخص کو جو عدالت سے وارث ہونے کا قرار دیا گیا تھا حوالہ کر دیں۔

**تجویز ہوئی** - کہ جس کسی کو اوس فریق کو کہ جسکے خلاف سلسلہ معاملہ دعاوی مخالف صادر ہوا تھا حق اپیل کرنے کا حاصل تھا حکم جج کا ایک ایسا حکم تھا کہ جسکو وہ سبب آئین مذکور صادر نہیں کر سکتا تھا اور اپنے اختیار حسب آئین مذکور کے استعمال کرنے میں حاکم موصوف نے اوس کو ناجائز طور پر استعمال کیا اور ایسی صورت میں ہائیکورٹ کو حسب دفعہ ۶۲۲ - مجموعہ ضابطہ دیوانی - ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء یہ اختیار حاصل ہے کہ استعمال اپنے اختیار صیغہ غیر معمولی کے دست اندازی کرے۔

---

۱۲ مدراس ۱۸۷۱ء صفحہ ۱۱ ریفرنس ۱۱۷ اردو ۱۱۷

## کالیداس فقیرچند ویک کس دیگر - اندراسالان ایلانٹان - نام بائی مہالی - استدا" فریق مخالف رسپانڈنٹ -

حکم والسی کی تعمیل - کام اوس عدالت کا کہ جس میں مقدمہ واپس کیا گیا ہو - ایکٹ - سارٹیفکٹ وراثت (۷ ۱۸۶۰ء دفعہ ۱ - سارٹیفکٹ - پروبیٹ -

کالیداس فقیرچند اور کرشن داس امیرچند نے عدالت ضلع میں درخواست سارٹیفکٹ بابت دفعہ ۲ - ایکٹ ۷ ۱۸۶۰ء اس غرض سے کہ وہ قرضہ جات ایک مسمی لوبچا ٹکچند متوفیہ وصول کر سکیں گذرانی اور دیگران نے یہ بیان کیا کہ لوبچا نے ایک وصیت نامہ تحریر کیا تھا۔ جسکی رو سے نامزدگان کو اسکا واسطے وصول کرنے اوسکے قرضجات کے مقرر کیا تھا مائی مہالی نے بھی درخواست واسطے ایک سارٹیفکٹ کے اسی بارہ گذرانی کہ وہ لوبچا کی وراثت تھی سائلان نے وصیت نامہ مظہرہ کے اصلی ہونے سے انکار کیا جج ضلع نے ہر دو درخواست اس بارہ پر نامنظور کیں کہ جواز وصیت نامہ کی تجویز کارروائی سرسری میں نہیں ہو سکتی بر طبق اپیل ہائیکورٹ نے مقدمہ واسطے سماعت ہونے اور سر نو کے بابت تجویز واپس کیا کہ جج ضلع کو نسبت صحت وصیت نامہ کے فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل تھا۔ لوقت سماعت مائی مہالی نے اپنی درخواست سے دست بردار ہوگئی لیکن جج نے یہ تجویز کی کہ چونکہ کالیداس اور کرشن داس دعویدار سارٹیفکٹ کے بلحاظ اوس وصیت نامہ کے ہیں اور نہ بحیثیت ورثا کے لہذا اونکو پروبیٹ

## صیغہ اپیل فوجداری

[illegible]

مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء دفعہ ۳۷۲ — اگر نابالغہ ... کو کرایہ پر دینا اس کے لئے دینا ساتھ اس علم کے کہ احتمال ہے کہ وہ با غراض خلاف ... کے لئے کام میں لائی جائیگی۔

ملزم نے اپنی دختر نابالغہ کو جسکی عمر پانچ یا چھ سال کی تھی ایک ... میں ناچنے کا کام کرنے کے لئے دیا۔ شہادت سے یہ ثابت ہوا کہ ناچنے والی لڑکیاں جو ... کے متعلق ہوتی ہیں عصمت فروشی کیا کرتی ہیں۔

**تجویز ہوئی** — کہ یہ واقعات جرم دفعہ ۳۷۲ مجموعہ تعزیرات ہند کے قائم کرنے کے لئے کافی ہیں۔

---

۱ ماسوی ۱۸۹۲ء [illegible] ۶۹۲ اردو ۶۳۶

میعاد سماعت - ایکٹ میعاد سماعت نمبر (۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) دفعہ ۱۴۴ - قبضہ مخالفانہ بمقابلہ قبضہ علامتی -

مدعی نے اراضی متنازعہ ۲۰ - اپریل سنہ ۱۸۶۹ء کو بہ سر نیلام بالعوض اجرائے ڈگری موسومہ بنام مدعا علیہ کل [illegible] خریدی اور قبضہ علامتی بذریعہ عدالت بتاریخ ۶ - ستمبر سنہ ۱۸۷۶ء حاصل کیا - تاریخ نیلام اور بعد اسکے مدعا علیہ [illegible] اراضی متنازعہ کا رہا - ۵ نومبر سنہ ۱۸۸۹ء کو مدعی نے نالش بدیں واسطے دلاپانے قبضہ کے دائر کی

تجویز ہوئی - کہ نالش تمادی عارض ہے کیونکہ قبضہ مدعا علیہ کا اندر بارہ سال تک مخالف مدعی کے رہا

## صیغہ نگرانی فوجداری

معاملہ - سری نانا مہراج -

دستور - مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۱۹۵ - اجازت - اجازت استغاثہ فوجداری بابت دروغ حلفی و جعلسازی کہ جسکا ارتکاب ایک نالش دیوانی میں کیا گیا - التواے کارروائیات فوجداری تا تصفیہ اپیل -

قاعدہ یہ ہے کہ کارروائیات فوجداری بابت دروغ حلفی یا جعلسازی کے جو ایک مقدمہ دیوانی سے پیدا ہوئی ہوں دوران مقدمہ کے جاری نہیں رہنی چاہئیں

۱۰ دسمبر ۱۸۹۰ء صفحہ ... انگریزی ۶۲۰

## صیغہ اپیل دیوانی

واجی رام بھگوان ابتداءً مدعا علیہ اپیلانٹ بنام رنچھوڑ جی گوپال جی - وغیرہ ابتداءً مدعیان رسپانڈنٹان -

ایکٹ پنشن - نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۷۱ء - دفعات ۴ و ۱۱ - کلکٹر کا سارٹیفکیٹ کارروائی اجرا میں ضروری نہیں - [illegible] کارروائیات اجرا داخل نہیں ہیں - حق دیسائی کی ... نیلام حق مذکور کا -

مطابق [illegible] مندرجہ دفعہ ۴ - ایکٹ پنشن نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۷۱ء میں کارروائیات اجرا داخل نہیں ہیں کلکٹر کا سارٹیفکیٹ واسطے جواز نیلام حق دیسائی کے جو اجراے ڈگری میں عمل میں آیا ہو ضروری نہیں ہے -

۱۵ جنوری ۱۸۹۱ء صفحہ ... انگریزی ۱۴۱

# مقنن دکن

## جلد پنجم

## حصہ دوم

خلاصہ نظائر سلسلہ ہائیکورٹ الہ آباد از انڈین لا رپورٹ جلد ۱۴ سنہ ۱۸۹۲ء

سنہ ۱۳۰۳ فصلی

اداد

| ۱ | صفحہ | ایضاً | نمبر | ازالہ اسر ہائیکورٹ الہ آباد منفرد رہ بانڈبرن لا رپورٹس جلد ہم حصہ | ۱ |
|---|---|---|---|---|---|

مطبوعہ ۶ فروری ۱۹۲۲ء

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱ | رہن | | فہرست مقدمات |
| | رہن بسر کہ | | اجلاس کامل |
| ۲ | عورت بار ہ دہ شوہر | ۱ | اسحاق احمد بنام وزیر علی |
| ۳ | عدالت سماعت والس بہ حاکم محاربہ ہی کے | | صیغہ اپیل دیوانی |
| | اس بہ مار ڈالنے والی اسی مقدمہ مذکور کی دوسرے | ۲ | مریم بی بی بنام سکینہ |
| | کے سپرد کرے | ۳ | سبری بنام گنشی |
| ۴ | عدالت سطالبہ حصہ | | صیغہ اپیل پیداری |
| ؍؍ | وصول السادہ | ؍؍ | ملک مظفر حسین بنام ہیور |
| ؍ | درجی | | صیغہ نظر ثانی دیوانی |
| ۳ | کیا امر غلط ہدایت کی حد تک بھو کہا ہے | ۱ | جھیدالال بنام سوھند |
| ۱ | سعادت سماعت | | فہرست مضامین ردیف وار |
| ۳ | مجموعہ سطالبہ دیوانی دفعہ ۵۶۶ | ۱ | الفکاک کل کا ارتھانت انکی راہن سکے |
| ۲ | وہ سرالطہ جو اسطح جوار السبی دستاویز | ؍؍ | ایکٹ ۵ ۱۸۸۲ء ایکٹ مساوات صفحہ ۶ دفعہ ۱۲ |
| | کے ضروری ہیں جنکو کسی عورت مردہ نے میں | ۳ | ایکٹ ۹ ۱۸۷۷ء دفعات ۱۶ ، ۱۳۲ و ۲۶۶ و ۳ |
| | لے لکھا ہو۔ | ۴ | ایکٹ ۱۸۷۲ء |
| ۲ | والسی مقدمہ۔ | ؍؍ | ایکٹ اعتبارات عام مجموعہ ضابطہ دیوانی |
| | | ؍؍ | ایکٹ عدالتہائے سطالبہ خفیفہ ضمیمہ ۲ مد ۶ |
| | | ؍؍ | ایکٹ ۹ ۱۸۷۱ء |
| | | ۳ | جاری کو غلط ہدایت |
| | | ۴ | جائداد غیر منقولہ |
| | | ۱ | حقوق انکی راہن کے جس طرح الفکاک کرایا ہو معا |
| | | | دیگر راہناں سکے۔ |

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ الہ آباد [illegible]

## جلد [illegible] حصہ [illegible]

فہرست مقدمات

صیغہ اپیل دیوانی

| | | | |
|---|---|---|---|
| حوالا دلی بنام پربھو | ۵ | [illegible] | |
| جیون سکھہ رام ” ناریتی | ۶ | اپیل | |
| راد ہا پرشاد سنگہ ” متھرا چوبے | ” | [illegible] | ۸ |
| کشن سہائے ” الہ دا خان | ۸ | [illegible] | |

صیغہ اپیل فوجداری

| | | | |
|---|---|---|---|
| ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام [illegible] | ۶ | [illegible] | ۵ |

صیغہ نظر ثانی فوجداری

| | | | |
|---|---|---|---|
| معاملہ درخواست [illegible] | ” | [illegible] | ” |
| معاملہ درخواست [illegible] | ” | [illegible] | |

فہرست مضامین وار

| | | | |
|---|---|---|---|
| ایکٹ ۱۸۹۰ع | ۶ | [illegible] | ۶ |
| ایکٹ [illegible] | | [illegible] | ۵ |
| اقدام ارتکاب قتل عمد | ” | [illegible] | ۸ |
| ایکٹ [illegible] | ” | [illegible] | ۵ |

واقعات [illegible] اقدام [illegible]

سلسلہ نظائر ہائیکورٹ الہ آباد و صدر جو انڈین لاء رپورٹ
جلد ۱۴ ۱۸۹۲ء مطبوعہ ۱ مارچ سنہ ۱۸۹۲ء

فہرست مقدمات

اجلاس کامل



فہرست مضامین و بعنوان

۱۷

جلد ... الہ آباد ... الآباد ...

جلد ۱۴ ... اپریل ۱۸۹۲ء

| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| فہرست ... | | حوالہ ... | ۱۱ |
| اجلاس کامل | | ... | |
| | | ... | ۱۲ |
| ... بنام گنگا ... | ۱۲ | حکم ... مقدمہ کے | ۱۳ |
| رام کالی ... کیدار ناتھ وغیرہ | ؍؍ | | |
| ضمیمہ اپیل دیوانی | | دیوالیہ | ۱۱ |
| | | رہن | ۱۳ |
| ... بنام بھوانی پرشاد | ۱۱ | ضابطہ ... صورت ... | ۱۱ |
| کلکٹر اٹاوہ ... | ۱۲ | ... قرق ... کی قبول ... کے | ۱۳ |
| ... ؍؍ چھیدا لال | ۱ | مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۳۷۵ | ۱ |
| فہرست مضامین ... | | مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعات ... | ۱۱ |
| ایکٹ ... (ایکٹ ...) دفعہ ۱۱ | ۱۰ | مجموعہ ضابطہ ... دفعہ ۹ ... | ۱۲ |
| اختیارات عدالت | ۱۱ | میعاد سماعت (ایکٹ ۱۵ ...) | ۱۳ |
| ... عدالت ... | ۱۲ | نالش ... قبضہ جائداد | ۱۲ |
| ایکٹ ۱۵ ... (ایکٹ میعاد سماعت) ... | ؍؍ | غیر منقولہ کی بوقت وفات ہندو ... | |
| ... ۱۴۱ | | ہوئی ہے | |
| ... کی دستاویز ... ہے | ۱۳ | | |
| ایکٹ ... میعاد سماعت ... ۶۶ و ۱۱۶ | ؍؍ | | |
| ایکٹ ۱۵ ... دفعہ ۱۵ | ؍؍ | | |
| ... | ۱۱ | | |
| ... جائداد | ۱۳ | | |
| ... غیر منقولہ ... کیا جاسکے | | | |

# سلسلہ قوانین ہائیکورٹ الہ آباد مندرجہ انڈین لا رپورٹ جلد سوم حصہ ۸

مطبوعہ ... سنہ ۱۹۰۱

سلسلہ اشتہارات ہائیکورٹ الہ آباد مندرجہ انڈین لا رپورٹ

جلد ۱۴ نمبر ۹ مطبوعہ جون سنہ ۱۸۹۲ء

[illegible]

[illegible]

| فہرست مقدمات | | [illegible] اظہار | ۱ |
|---|---|---|---|
| اجلاس کامل | | عدالت [illegible] گواہوں کے [illegible] | |
| | | [illegible] | ۱۱ |
| محمد نعیم اللہ خان بنام احسن اللہ خان | ۲۳ | مجموعہ [illegible] دیوانی [illegible] | |
| صیغہ اپیل دیوانی | | [illegible] | |
| مادہو داس بنام رام کشن وغیرہ | // | مجموعہ [illegible] | ۲۱ |
| صیغہ اپیل فوجداری | | [illegible] | |
| ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام ہرگوبند سنگھ | ۲۴ | [illegible] | |
| فہرست مضامین دیوانی و فوجداری | | | |
| اپیل [illegible] حکم | ۲۳ | | |
| ایکٹ ۱۸۸۲ [illegible] | ۲۱ | | |
| اظہار [illegible] کا حکم | | | |
| ترمیم ڈگری | ۲۳ | | |
| تحویل [illegible] | ۲۴ | | |
| تجویز | // | | |
| [illegible] | // | | |
| [illegible] ڈگری [illegible] | ۲۳ | | |
| [illegible] | ۲۴ | | |
| حکم | | | |
| [illegible] | // | | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| | | ۱۹ | |
| ...سردکسدہ... بیس کیا گیا۔ | | ۲ | |
| | | ۱۴ | |
| | | ۳ | |
| ...کا... | | ۱۲ | |
| | | ۱۱ | |

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ الہ آباد جلد ۴ حصہ ۸ ۹

## مطبوعہ اگست ۱۸۹۲ء

### فہرست مقدمات

#### اجلاس کامل



### فہرست مضامین ردیف وار

# [illegible] ہائی کورٹ الہ آباد [illegible] انڈین لا رپورٹ

## جلد ۳۴ [illegible] مطبوعہ [illegible] ۱۹۱۲ء

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ الہ آباد مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۴ حصہ ۱۰ مطبوعہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ء

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ الہ آباد مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۴ حصہ ۱۱ مطبوعہ نومبر ۱۸۹۲ع

## فہرست مقدمات

### پریوی کونسل



### اجلاس کامل



## فہرست مضامین ردیف وار

الہ آباد
حصہ ۳ تعین ڈگری

| | ۳۵ | | |
|---|---|---|---|
| ... دستہ ... بار ... | ۳۵ | | |
| ... بالائی ... رضا ... | | | |
| ... | ۳۸ | | |
| ... | ۳۴ | | |
| ... ابل ... کے عدم ... | ۳۴ | | |
| ... ربع مالا ... | ۳۸ | | |
| ... اسامی | ۳۴ | | |
| ״ | ۳۶ | | |
| رشتہ محمدی | ۳۶ | | |
| عدالت ... تقریر ... | ۳۴ | | |
| فرمان شاہی دفعہ ۱۰ | ۳۴ | | |
| فرمان شاہی ... حکم ... | ״ | | |
| قائم ہونا ... طلب ... کا عدالت ... | ۳۵ | | |
| مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعات ۵۷ و ۵۵۸ و ۵۰۰ جمیں ۲۷ | ۳۴ | | |
| مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعات ۵۷۱ و ۵۷۶ | ۳۵ | | |
| ״ ״ ״ ״ ۱۳ و ۲۷ و ۳۰۳ | ۳۹ | | |
| نالش ... اسامی دخیلکار ... بیدخلی ... | ۳۴ | | |
| نالش ... بنام جانشین اسامی دخیلکار ... بقایا لگان جو ... ہوئی واجب الادا ہوئی۔ | ۳۶ | | |

جلد ۹ حصہ ۲ صفحہ ۱۱۱۱ ۱۲

سلسلہ قانون ہائیکورٹ الہ آباد جلد ۱۴ حصہ ۱۲ مطبوعہ دسمبر ۱۸۹۲ء

فہرست مقدمات

صیغہ اپیل دیوانی

| | | | |
|---|---|---|---|
| امام الدین بنام لیلا دہر | ۱۷ | ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۲ء دفعات ۴۹ و ۸۸ و ۹۰ و ۹۳ | ۔۔ |
| جھنکا بنام ملیدیو سہاے | ۲۳ | ۹۔ | |
| جیکسن بنام بہولا ناتھ | ۲۷ | ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۸ | ۲۵ |
| فاطمہ بی بی بنام عبد الحمید | ۔۔ | ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء دفعہ ۳۲ | ۲۶ |
| دال بہادر سنگھ بنام سمیرال سنگھ | ۳۱ | ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ء دفعات ۵۴۴ و ۲۱۱ و | ۲۷ |
| موہن لال بنام بلاسو | ۴۴ | ۲۴۴ ۲ ضمن الف | |
| مصاحب نظر خان بنام عنایت اللہ | ۔۔ | انتقال مقدمہ بحکم ہائیکورٹ | ۔۔ |
| بہار بیگم بنام عبد الکریم خان | ۴۲ | امر جو سیکرٹری اف سٹیٹ دلایا جاوے ایک کا اوس حصہ کے | ۴۲ |

صیغہ نگرانی دیوانی

| | | | |
|---|---|---|---|
| رچپاؤ گرید ار بنام جہانگیر | ۴۵ | انتقام مقدمہ بالیع | ۔۔ |

صیغہ اپیل فوجداری

| | | | |
|---|---|---|---|
| ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ملوا وغیرہ | ۴۱ | تجویز کسی ایسے شخص کے جرم کی معافی اور ملتوا لیکے | ۴۳ |

صیغہ فوجداری ابتدائی غیر معمولی

| | | | |
|---|---|---|---|
| ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام اسٹیفن وغیرہ | ۴۰ | تجویز چارہ دعوی کا | ۴۱ |

فہرست مضامین ردیف وار

| | | | |
|---|---|---|---|
| | | تجویز ستن | ۴۶ |
| ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء ضمیمہ ۲ دفعات ۹۵ و ۹۶ | ۲۱ | تماری | ۔۔ |
| ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء دفعات ۱۱۳ و ۱۱۴ | ۔۔ | تجاوز بر حد اکثار بسبب ردو دعاسیے | ۴۷ |
| اپیل | ۔۔ | حکم عذر متعلق اسٹیفن ادا کارگزار | ۴۲ |
| اثر تحریر جرائم علیحدہ کا ایک ہی کارروائی میں | ۴۳ | تقسیم منقسم | |
| ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء دفعہ ۲۵۱ | ۴۴ | حکم فیصلہ | ۔۔ |

۱

# سلسلۂ نئی ہائیکورٹ الہ آباد مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## بجلد ۱۹ حصہ ۱ مطبوعہ جنوری ۱۸۹۷ء

## اجلاس کامل

اشفاق احمد نام وزیر علی

۱۸ جنوری ۱۸۹۶ء
صفحہ کتاب انگریزی ۱
اردو ۱

رہن رہن مشترکہ۔ انفکاک کل کا ازجانب ایک راہن کے۔ حقوق ایک راہن کے جس نے انفکاک کرایا ہو مقابلہ دیگر راہنان کے۔ میعاد سماعت۔ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء (ایکٹ میعاد سماعت) ضمیمہ ۲ دفعہ ۱۴۸۔

جبکہ ایک راہن منجملہ چند راہنان شریک کے کل رہن کا انفکاک کرائے تو وہ اس وجہ حیثیت مرتہن کے نسبت اوس جائداد مرہونہ کے حاصل کرتا ہے جو بقدر حقوق دیگر راہنان شریک کے ہوا و میعاد سماعت متعلقہ اوس نالش کی جو دیگر راہنان شریک کیجانب سے دائر کیا و دفعہ ۱۴۸ ضمیمہ ۲ ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) میں محکوم ہے میعاد مذکور اوس تاریخ سے شروع ہوتی ہے کہ جب رہن ابتدائی قابل انفکاک ہوا و نہ اوس تاریخ سے کہ جب راہن شریک مذکور نے اوسکا انفکاک کرایا مقدمات نورانی بی بنام حکمت نراین (۱) ونکھیر سہاے بنام عابد علی (۲) کی تقلید کیگئی مقدمہ عمر النساء بنام محمد یار خاں (۳) قرین قیاس کیا گیا مقدمہ رام سنگھ بنام بلدیو سنگھ (۴) کا حوالہ دیا گیا۔

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۹۵ (۲) ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۵۲
(۳) ؍؍ ؍؍ ؍؍ جلد ۳ صفحہ ۲۴ (۴) ؍؍ ؍؍ سنہ ۱۸۹۵ء صفحہ ۳۰

[illegible] اوسکا [illegible] جاتا اوسکا بالاسم وضح ہوا کہ ہی مقدمہ کو صحیح نوعیت
[illegible] رکھنا لازم ہے اگرچہ [illegible] کار دائی واسطی دادرسی کے شروع
[illegible] بلحاظ اسامر کے کہ اوسکو بالفعل دستاویز ہے اکاریے اور وہ
[illegible] اوسکو [illegible] عمل میں لائی۔

[illegible] حالات مندرجہ بالا یہہ خیال نہیں کیا جاسکتا کہ دستاویز تیار کیا گیا
ایسے حالات میں [illegible] ہوں اور [illegible]
ہونی چاہیئے [illegible] (۱) [illegible] سام حسینی بی بی (۲)
وبہاری لال سام علیمہ بی بی (۳) وکریم الطاف سام عباس علی (۴) کا حوالہ دیا گیا

گمیتی سام [illegible]

حکم اکٹ [illegible] ۱۸۹۱ء
۵ اکتوبر ۱۸۹۱ء

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۵۶۲ واپسی مقدمہ عدالت ماتحت [illegible]
مختار نہیں ہے کہ اسی [illegible] متعلق دائر مقدمہ کو [illegible]
جب کوئی مقدمہ بموجب دفعہ ۵۶۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی عدالت اپیل سے
واسطے تجویز بعض امور تنقیح طلب کے واپس بھیجا جاوے عدالت موصوف مجاز نہیں ہے
کہ فیصلہ امور تنقیح طلب مذکورہ کا کسی اپنی ماتحت عدالت کے سپرد کرے۔

# سیشن اپیل فوجداری

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند سام [illegible]

جرم [illegible] ہدایت کی حد تک پہونچا ہے - ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء دفعات ۳۶۱-۳۶۳

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۲۴ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۸۴
(۳) [illegible] الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۲۴ (۴) ویکلی نوٹس ۱۸۸۶ء صفحہ ۸۸

۴

# صیغہ اپیل دیوانی

مریم بی بی بنام کریمنسا

مورخہ ۹ جون ۱۹۱۲ء

عورت پردہ نشین۔ وہ شرائط جو اوس دستاویز پر عائد ہوتی ہیں جسکو کسی عورت پردہ نشین نے لکھا ہو۔

جبکہ کسی ایسی دستاویز کے کالعدم قرار دیئے جانے کا دعوی ہو جسکو کسی عورت پردہ نشین نے تحریر کیا ہو تو اوس فریق کو جو دستاویز مذکور کی تائید کرنا چاہتا ہو یہ امر بطور بار ثبوت ثابت کرنا ضروری ہے کہ وہ معاملہ جسکی تکمیل بذریعہ دستاویز مذکور ہونی منظور تھی ایک معاملہ صاف تھا اور یہ کہ مقر دستاویز کو اوسکے اثر قانونی و عملی کا پورا علم تھا اور یہ کہ معاملہ اور دستاویز مذکور کو اوسنے پوری اور آزادانہ رضامندی سے تحریر کیا یعنی یہ کہ اوسکو اس امر کا موقع مشورہ بہ غرض دیا گیا تھا اور یہ کہ وہ کسی اور طرح سے مثلاً بوجہ ضعف حواس یا عقلی کمی یا دھوکہ فریب یا جبر کے جو اوس پر کیا گیا ہو نا قابل اسکے نہ تھی کہ اوس معاملہ کی نسبت رضامندی تحریر کے ساتھ ظاہر کر سکے۔

مسماۃ مریم بی بی نے جو ایک عورت پردہ نشین عمر ۷۰ سال او کیساتھ بیوہ تھی ... کو ایک دستاویز تحریر کی اوس دستاویز کے رو سے ... کامل حق ملکیت زائل ہو کر اوسکے لڑکے مرتضی حسین کو جو گونگا اور فاتر العقل تھا اور اوسکی لڑکی سکینہ کو جسکا نام دستاویز میں بطور ولیہ مرتضی حسین کے درج ہے اور اوس لڑکی کے لڑکے محمد یعقوب کو منتقل ہوا۔ محمد یعقوب کی منگنی ایک شخص مسمی مقصر حسین کی لڑکی سے ہوئی تھی اور سکینہ کی ایک لڑکی کا نکاح ایک شخص مسمی تمکو حسین سے ہوا تھا یہ دونوں اشخاص یعنی مقصر حسین اور تمکو الحسین خاص کر دستاویز بابت البحث کے تحریر کرانے کے موجد تھے دستاویز مذکور نہایت مصنوعی عبارت میں تحریر کی گئی اور یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ مقرہ نے کبھی اوسکی عبارت یا مطلب کو سمجھا تھا ... وہ بوقت تحریر دستاویز مقرہ بیمار اور نہایت پریشان حال بوجہ وفات اپنے بیٹے ... حسین کے تھی جو چند ماہ پیشتر واقع ہوئی تھی دستاویز مذکور اوس کی غیبت میں بھی تحریر کی گئی تھی جو اوسکے

۵

# سلسلہ انتشائیہ ہائیکورٹ الہ آباد مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۴ حصہ ۲ مطبوعہ فروری ۱۸۹۲ء

---

## ضمیمہ اپیل دیوانی

۴ - اگست ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۳۵
اردو ״

جوالا دئی سام رہو

ولی اور نابالغ ولی دوران مقدمہ - کس مدت تک تقرری ولی دوران مقدمہ کی باقی رہتی ہے - تبدیلی ولی کی درخواست نابالغ ر - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۹۰ء - ایکٹ ولی و نابالغان دفعہ ۱

جبکہ ولی دوران مقدمہ ایکبار مقرر ہو گیا ہے تو اوسکی تقرری بابت کل اوس مقدمہ کے قائم رہتی ہے جس کے اثنا میں وہ عمل میں آئی تھی مگر اسکے اور بالفعل یہ عدالت سے منسوخ نہ کیجاوے لیکن اگر وہ شخص جسکے لئے ایسا ولی مقرر کیا گیا ہے اوسکی علیحدگی کے لئے اور بجائے اوسکے ایک ایسے ولی کی تقرری کے لئے جسکو سائل نے نامزد کیا ہے درخواست کرے تو عدالت ایسے ولی نامزد کئے ہوئے کو مقرر کریگی جبکہ ایسے شخص کے خلاف کوئی خاص اور جائز عذر نہو۔

## ضمیمہ اپیل فوجداری

۵ - اگست ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ...

اقدام ارتکاب قتل عمد - واقعات جو واسطے قائم کرنے اقدام مذکور کے ضروری ہیں - ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء

ایک عورت [illegible] اوقعہ ۳۴۶ [illegible] صاحب [illegible]
امریت سنگھ [illegible] جوری کو [illegible] اور [illegible] الزام
لگایا گیا کہ لڑکی کا اس عمر [illegible] ہے کہ وہ [illegible]
جانے لگا ماتک سے اسکی نسبت [illegible] کیا کافی [illegible]
نہیں ہے جب کوئی شخص کسی لوعمر لڑکی کو [illegible]
قیاس مقتضی اس امر کا ہے کہ اوس نے [illegible] اگر
وہ لیے بھاگنے کا اقبال کرتا تو یہ [illegible] لیکن [illegible]
کوئی اور غرض ظاہر نہیں ہوئی ہے ۔

تجویز ہوئی کہ [illegible] جوری کو غلط ہدایت کی گئی [illegible]
لیکن جس طرح کہ امر مذکور جوری سے بیان کیا گیا جوری کو کوئی اختیار [illegible] باقی رہا
کہ اوس رائے کو جو جج نے قایم کی اختیار کرے ۔

# صیغہ نظر ثانی دیوانی

سیکم اگست ۱۸۹۱ع

صفحہ کتاب انگریزی ۳
اُردو ۳

چھیدا لال (مدعی) بنام مولچند

پنڈی (مدیون ڈگری) بنام کندن سنگھ (ڈگریدار)

ڈگری - عدالت مطالبہ خفیفہ - فصل التیادہ - جائداد غیر منقول - ایکٹ ۱۸۶۸ع و ایکٹ اعمارات عامہ - مجموعہ ضابطہ دیوانی - ایکٹ ۹ ۱۸۸۷ع ایکٹ عدالتہائے مطالبہ خفیفہ ضمیمہ ۲ مد ۴

فصل ہائے التیادہ جس سے مراد ایکٹ عبارات عامہ (۱۸۶۸ع) اور مد ۴ ضمیمہ دوم ایکٹ عدالتہائے مطالبہ خفیفہ (ایکٹ ۹ ۱۸۸۷ع) اور مجموعہ ضابطہ دیوانی جائداد غیر منقولہ میں متصور ہوگا بنام ونکٹا (۲) لیسنہ کیا گیا

(۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۳

# صیغہ اپیل دیوانی

راو ہارپرشاد سنگھ بنام متھرا چوبے

۱ نومبر ۱۸۹۱ء

ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء (ایکٹ لگان صوبہ ممالک مغربی و شمالی) دفعہ ۱۸۹۔ ایکٹ ۴ ۱۸۸۶ء (ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء مرمم) دفعہ ۵۔ لگان واجب بذمہ کاشتکار۔ اپیل۔

الفاظ لگان جو اسامی سے واجب الادا ہے" مندرجہ دفعہ ۱۸۹۔ ایکٹ لگان صوبہ ممالک مغربی و شمالی (نمبر ۱۲ ۱۸۸۱ء جسطور پر اوسکی ترمیم بروئے ایکٹ ۴ ۱۸۸۶ء ہوئی) سے مراد وہ شرح لگان ہے جو ذمہ کاشتکار واجب الادا ہو اور نہ محض وہ تعداد زر نقد واقعی جو کسی وقت معینہ کاشتکار سے زمیندار کو بطور لگان واجب ہو۔

درحالیکہ زمیندار نے کاشتکار پر بابت لگان اراضی دربار ارکے نالش کی اور تعداد متدعویہ ایک سو روپیہ سے کم تھی اور کاشتکار نے عذر کیا کہ موضع میں رواج یہ تھا کہ لگان بصورت اراضی دریابرد صرف حرو مزروعہ پر ادا کیا جاتا ہے اور بعض سالہائے متدعویہ میں اوس اراضی سے کم قابل زراعت تھی جسکے لگان کا دعوی کیا گیا تھا۔ تجویز ہوئی کہ ایسی نالش میں شرح لگان تنازعہ تھی اور اسلئے اپیل ہو سکتا ہے مقدمہ راو ہارپرشاد سنگھ بنام پرکاش رائے (۱) کی تقلید کیگئی۔ مقدمہ بیاگ ساہو بنام نانا دین (۲) منسوخ کیا گیا۔

# صیغہ اپیل دیوانی

چین سکھ رام بنام پارتی

۲۱ نومبر ۱۸۹۱ء

دتلسا رام بنام سندر

دہرم شاستر۔ رواج۔ تبنیت پسر ہمشیرہ۔ بوہرہ برہمنان۔

(۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۳ (۳) ویکلی نوٹس بابتہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۱۲۹

دفعات ۱۲۹۹ف ۳ و ۱۱۳۲ف

دفعہ ۱۱۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی اون ادائیوں کا ساتھ عدالت متعلق نہیں ہے جنکے واسطے بطور کامل و بطور جامع و مانع احکام دفعہ ۳۰ ایکٹ مذکور میں مندرج ہیں

ہر شخص مستوجبانہ ذمہ دار واسطے اقدام ارتکاب فعل جرم کے ہے جبکہ باوجود نیت یا علم کے جو اوسکے ارتکاب کے واسطے ضروری ہے اوس نے اخیر فعل جو واسطے قائم کرنے جرم مکمل کے ضرور ہے کیا ہو اگر چہ تکمیل جرم کا انسداد کسی وجہ سے ہوگیا ہو جو اوسکی مرضی سے غیر متعلق ہے۔

# صیغہ نظر ثانی فوجداری

۱۰ اگست ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۴۵
اردو ۰

معاملہ درخواست دولت سنگھ

مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعہ ۵۵ کارروائی بابت اشخاص گرفتار شدہ کے حسب احکام دفعہ ۵۵ درحالیکہ کسی شخص کو پولیس حسب احکام دفعہ ۵۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے گرفتار کرے تو لازم ہے کہ ہمیشہ اوسکو اختیار دیا جائے کہ بروقت معقول ضمانت پیش کرنے کے رہا کیا جائے

# صیغہ نظر ثانی فوجداری

۲۰ دسمبر ۱۸۹۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۴۹
اردو ۰

بمعاملہ درخواست عبدالعزیز

ضمانت حفظ امن اختیار مجسٹریٹ ضلع دربارہ طلبی ضمانت حفظ امن باشندہ ضلع غیر سے - مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعہ ۱۰۷ -

دفعہ ۱۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے رو سے مجسٹریٹ کو اختیار اوس کے نام حکمنامہ جاری کرنیکا نہیں ہے جو اندر حدود اوسکے علاقہ رہتا ہو۔

مقدمہ معاملہ درخواست شرکا بن لال (۱) کی تقلید کیگئی اور مقدمات راجندر ناتھ رائے چودھری (۲) و دینو ناتھ ملک (۳) پسند کی گئی -

(۱) انڈین لا ریورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۲۶   (۲) انڈین لا ریورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۷
(۳) ،، ،، ،، کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۱

# انڈین لا رپورٹس ہائیکورٹ الہ آباد مندرجہ انڈین لا رپورٹس

## جلد ۱۶ ماہ مارچ سنہ ۱۸۹۴ء

## اجلاس کامل

### بینی پرشاد بنام ہردئی بی بی

دہرم شاستر — دہرم شاستر مروجہ بنارس۔ تبنیت اکلوتے لڑکے کی مسئلہ امر وقوع میں آگیا وہ جائز ہے۔

بموجب شاستر متشبہ بنارس کے اکلوتے لڑکے کا گود دیا گیا ہے اور یہ امر خلاف دہرم شاستر کے ہے لیکن تبنیت ایسے لڑکے کی جب فی الواقع ہو گئی تو باطل کالعدم نہیں ہے اور یہ مسئلہ کہ جو امر وقوع میں آگیا وہ جائز ہے ایسی تبنیت سے متعلق ہو سکتا ہے اور ہونا چاہئے ایسی ہی اجلاس کامل سے تجویز ہوئی مقدمہ ہنومان تیواری بنام چرنی (۱) پسند کیا گیا اور اوسکی تقلید کی گئی۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۶۴

۸ درمیان بوہرہ رعیان اصلاع سمالی مالک متحدہ اور ممالک مذکورہ میں قانونی موجود حق کی رو سے ایک شخص قوم مذکور کا اپنی جائیداد کسی کو ہبہ کر سکتا ہے۔

# صیغہ اپیل دیوانی

۲ ڈسمبر ۱۹۰۸ء
صفحہ ۳۶۴ اکریزی
۶۴
اردو

کشن سہائے بنام اللہ داد خان

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۱۳ تشریح دوم۔ امر فیصل شدہ اجرائے ڈگری۔ اصول امر فیصل شدہ جو کارروائیات اجرائے ڈگری سے متعلق ہو۔

درحالیکہ کوئی شخص جو ایسی درخواست پر اپیل میں ایک فریق رسپانڈنٹ کیا گیا ہوا اور اوس نے اپیل میں مقدمہ کے واپس ہونے پر از روئے دفعہ ۵۶۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے واسطے دوبارہ تجویز کئے جانے روداد پر کوئی کارروائی معمولی طور سے نالش کی جوابدہی کرنے میں نہ کی ہو۔

تجویز ہوئی کہ وہ بعد ازاں بطور اعتراض متعلقہ اجرائے ڈگری کے عذر پیش کر کے اون معاملات کے تصفیہ کر سکتا ہے جو اوسکی جوابدہی نالش کے حسب وہ ہوسکے چاہئیں تھے اگر وہ اوسکی جوابدہی کرنا چاہتا۔ مقدمہ رام کرپال بنام روپ کنوری (۱) کا حوالہ دیا گیا۔

---

(۱) انڈین لاء رپورٹس سلسلہ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۶۹

۱۰

# سلسلۂ اخبار ہائیکورٹ الٰہ آباد مندرجہ جلد سوم لا رپورٹ

## جلد ۱۴ حصہ ۳ مطبوعہ اپریل ۱۸۹۲ع

### صیغہ اپیل دیوانی

۸ دسمبر ۱۸۹۱ع

انڈین لا رپورٹس (انگریزی)
۱۴۱

**محمد ظہور بنام چھیدا لال**

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۳۷۵ - ایکٹ ۱۸۷۲ع (ایکٹ معاہدہ - سنہ) دفعہ ۱۱
تصفیہ ثالثی -

ایک مقدمہ میں بحث یہ تھی کہ آیا زرثمن ایک مکان کا جو مدعا علیہ نے ادا کیا جو اور سند ایسے سرمایہ میں سے دیا تھا یا مدعی کے روپیہ میں سے ایک گواہ مدعا علیہ نے سامنے لائے کہ خود ہی اپنا مقدمہ مدعی کے تھے اور سپرد کئے فریقین نے یہ عرضی لکھ کر کے عدالت کے روبرو پیش کی کہ اگر ایک خاص دستاویز جو گواہ مذکور کے قبضہ میں ہے یہ ثابت کر دے معرفت مدعا علیہ کے ادا ہوا تو عدالت نالش کو ڈگری کرے ورنہ نالش ڈسمس کیا جاوے -

**تجویز ہوئی** - کہ یہ اسطام اس قسم کا تصفیہ یا مصالحت الثی کی حسب مراد دفعہ ۳۷۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے نہ تھا کہ جس سے اختیار سماعت عدالت کا ختم ہو جاوے اور ضرور ہو کہ ڈگری موجب انتظام مذکور کے صادر کیا جاوے -

ایکٹ علی ۱۸۷۲ع کی رو سے عدالت کسی خاص فریق کے ... محمود نہیں ہے اگر کوئی فریق مقدمہ ... دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور کا تصرف ... کہ معاملہ متعلقہ شہادت مذکور کو تعلق ہے ... [illegible]

جلد ۱     دو ہیم زبان     صفحہ ۱۳۲

۱۴ | ا لیکی وہ [illegible] دیکھا [illegible] اور [illegible] کی یادداشت [illegible] تقسیم
کرے اون [illegible] [illegible]
ازاں وہ لوگ شب [illegible] ایتھا۔
[illegible] کی [illegible] عدالت یا [illegible] [illegible]
[illegible] بالاتفاق [illegible] والدین کے والد [illegible] [illegible]
[illegible] (۱) [illegible] سیول [illegible] (۲) [illegible] اتفاق
کیا گیا

## اجلاس کامل

۱۱ | [illegible]     بنام     [illegible]
محکمہ [illegible] [illegible]

[illegible]

احکام [illegible] عدالت کو حسب [illegible]
جاری کے کہ کسی شخص کو [illegible]
خلاف اپیل دائر ہو سکتی ہی [illegible]

## اجلاس کامل

۱۱ | راھم کالی     بنام     کیدار ناتھ [illegible]
حد سماعت — نالش از جانب حقدار تقسیم جائداد [illegible] وقت [illegible] پیدا ہوئی
سکے تھی۔ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع دا ایکٹ میعاد سماعت ضمیمہ ۲ دفعہ ۱۴۱۔
ایک ہندو کی دختر سے جو علیحدہ تھا او دختر مستحق وراثت پاسکے جائداد اپنے باپ کی ارو
بعد وفات اوسکی بیوہ کے تھی نالش بعد وفات بیوہ مذکور کے واسطے جائداد [illegible]
بنام بعض اشخاص کے دائر کی جو بیوہ کے بوقت وفات بیوہ مذکور کے قبضہ [illegible]
اور جو مخالفت بیوہ مذکورہ کے قابض تھے۔

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۰۶
(۲) " " " " " جلد ۱۰ صفحہ ۸۵۳

۱۱ اور اس امر سے کہ مقدمہ میں قطعی ہوگئی ایک تعداد ... لوگ جیسے عدالت ثابت کندہ ... یہ سمجھ کر سکتی کہ وہ مقدمہ ... قبول کرے ۔
... مولک سام باراپرلائی (۱) ... ۱۱۱

## صیغۂ اپیل دیوانی

قادر بخش ... بنام بھوانی پرشاد

دیوانی ... بصورت سائل ... کے اختیارات عدالت مجوزہ ...
... دفعہ ۳۵۵ و ۵۹۰ ۔ تعبیر قوانین ۔ حوالہ دیا اعادہ ... رپورٹ ... ۱۵ (...)

عدالت کو اختیار ہے کہ بعد اسکے کہ ... دفعہ ... ختم ہو جاوے ... دفعہ ۳۵۹ ...
... دیوانی ... کسی قدر ... کے عملدرآمد کرے ۔

ارشاد ... صاحب جسٹس ... ہے کہ ... دفعہ ۳۷۹ ... دیا
... بعد اسکے سماعت ... دفعہ ۳۵۰ ہو جاوے ... لیکن اگر ... کی دیر ہو
... مذکور قابل منظوری ہوگی ۔

... مرتبہ اول فریق ... میں سے کوئی بوقت سماعت ... دفعہ ۳۵۰ ... ثابت
... جو فقرات (الف) یا (ب) یا (ج) دفعہ ۳۵۹ میں ... ہیں تو عدالت پر لازم ہے
... حکم ... سائل کی نسبت صادر کرے ... فریق ... مذکور کا ...
... کو ... پیش ... ناکہ اسکی نسبت قانون کے بموجب عمل کیا جائے
... اختیار نہیں ہے کہ ان دو طریقوں سے کسی کے اختیار کرنے سے انکار کرے
... کے موجب عمل کرنے میں عدالت اول ... واقعات کا ذکر ... فیصلہ
... کر دی ... بوقت سماعت ... دفعہ ۳۵۰ کر ... اسکو اول ... تجاویز
... جو بوقت سماعت ... ذکر کی گئی نہیں ... شخص جو ... دیوالیہ قرار دئے

(۱) ... الٰہ آباد ... صفحہ ۲۱۶ ...

[illegible] ہائی کورٹ [illegible] الہ آباد [illegible]

[illegible]

## پریوی کونسل

19 [illegible] 129 اردو

بچھمی پرشاد نام [illegible]

شہادت ثبوت ایک معاملہ واد [illegible]

نسبت ایک امر واقعہ کے یعنی یہ کہ [illegible] حیات میں [illegible] ادا کئے زر کے جو مدعی نے حسب حکم اوس کے [illegible] زر کرایا تھا یا نہیں [illegible] ہائی کورٹ [illegible] شہادت کا [illegible] گیا ہائی کورٹ [illegible] عدالت [illegible] تجویز کی تھی کہ کوئی ثبوت کافی معاملہ متنازعہ کا نہیں ہے [illegible] اپیل بذا [illegible] تھا جیسا کہ تجویز میں ظاہر کیا گیا [illegible] مدعی [illegible] حاصل [illegible] لیا [illegible] پاس [illegible] ثابت نہیں کیا گیا [illegible] پایا [illegible] کیا گیا ہے۔

## صیغہ اپیل دیوانی

147 اردو

گیا پرشاد نام [illegible]

[illegible] انتقال [illegible] [illegible] ہوا [illegible] انتقال [illegible] نالش کرایہ انتقال [illegible]

اثنائے [illegible] کتاب [illegible] میعاد [illegible] پاس [illegible] اوس کی رو سے کرایہ مقرر کیا گیا [illegible] نیلام کیا [illegible] دستاویز [illegible] کو دیا اور [illegible] قبضہ کرایا [illegible] نالش زر کرایہ بنام خریدار دائر کی۔

تجویز ہوئی [illegible] انتقال [illegible] تحریری اور رجسٹری شدہ [illegible] انتقال [illegible] قانوناً [illegible] منتقل الیہ [illegible] کے ذمہ [illegible]

[illegible] کیا گیا [illegible]

۱۴۳

اعلان کیا گیا ہے تجویز کی کہ مد ۱۴۱ ضمیمہ ۱۔ ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ ایکٹ ۱۸۷۷ء) متعلق ہے اور ۔۔۔ کیا ۔۔۔ میعاد شروع ہوئی مقدمہ سری ناتھ کر سام ۔۔۔ کی تائید کی گئی ہے۔

## صیغہ اپیل دیوانی

۱۹ فروری ۱۸۹۲ء

ٹھاکر سا گر ری ۱۶۲

کلکٹر اٹاوہ	نام	بیٹی بہاری

[illegible] میں شرط تھی کہ رہن سری جائداد منقولہ و غیر منقولہ ۔۔۔ کا ۔۔۔ کی دستاویز رہن نامہ ہے۔ میعاد سماعت ایکٹ ۱۸۷۷ء دفعات ۔۔۔ مد ۱۱۱ و ۱۱۲۔ فرق فریقین کی تجویز ۔۔۔ صابطہ دیوانی دفعات ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۷۶ (الف)۔ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء دفعہ ۱۵ ۔۔۔ یا حکم متعلق موقوف کئے جانے کاروائی مقدمہ کے ہے۔

[illegible] سے کہ جس میں یہ شرط ہو کہ اگر سود وقت پر ادا نہ ہو تو دائن کو اختیار ہوگا کہ ۔۔۔ سود ۔۔۔ کے ذریعہ ڈگری کے مالک ۔۔۔ جائداد منقولہ و غیر منقولہ سے سود مدیون کے ملک سے وصول کرے۔ کسی جائداد مقررہ رہن پیدا نہیں ہوتا۔

ایسی دستاویز سے مد ۱۱۶ ضمیمہ ۱ ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ ۱۸۷۷ء) متعلق ہے لہذا جبکہ دستاویز کی رجسٹری ہو گئی ہو مد ۱۱۶ ۔۔۔ ۔۔۔ متعلق ہے مواد عدم ادا سے قرضہ ۔۔۔ کی ۔۔۔

فریقین فیصلہ ۔۔۔ تمسکی کی ۔۔۔ ۲۸۵ جبکہ ۔۔۔ دفعہ ۲۸۶ یا دفعہ ۲۷۶ الف مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ساتھ پڑھی جاتے یا وہ حکم امتناعی جو کسی عدالت سے حاصل کیا ادھر ۔۔۔ دائن ۔۔۔ مسکشہ کو ڈگری کے اجرا میں نیلام کرانے ۔۔۔ جاتا ہے ایک ایسا حکم امتناعی یا حکم متعلق التواء ۔۔۔ عدالت ۔۔۔ تمسک از جانب دائن ۔۔۔ دفعہ ۱۵۔ ایکٹ میعاد سماعت کے ۔۔۔ مقدمہ ۔۔۔ سنگھ بنام سیتا رام (۲) کی تعلیم کی گئی ہے۔

---

(۱) انڈین لا ریورٹس سلسلہ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۴۹

(۲) 〃 〃 〃 الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۷۶

۱۶ حقوق [illegible] دیتی [illegible] کال [illegible] تجویز [illegible] اگر [illegible] اس [illegible]
کوئی [illegible] عدالت [illegible]
مکفول کسی [illegible] تھی —

## اجلاس کامل

۱۱ مارچ ۱۹۱۲ء [illegible]

اودت سنگھ بنام کاشی رام

حق آسایش — [illegible] قدیم [illegible] ۱۸۸۲ء [illegible]
حقوق آسایش — ایکٹ ۱۸۸۲ء

ایکٹ ۱۸۸۲ء میں کوئی امر ایسا نہیں ہے جس [illegible] ایکٹ [illegible]
(۵) ۱۸۸۲ء [illegible] ایسی نالش [illegible] متعلق [illegible] کا آغاز قبل [illegible] ۱۸۸۲ء [illegible]
ہوا ہو —

کوئی آسامی بمقابلہ اپنے زمیندار کے بذریعہ شہادت قدیم حق آسایش متعلق راہ بابت
اوس اراضی کے جس پر وہ بطور آسامی قابض ہو دیگر اراضی [illegible] مالک [illegible] حاصل نہیں
کرسکتا —

یہی تجویز اجلاس کامل سے ہوئی [illegible] کا حوالہ دیا گیا —

## صیغہ اپیل دیوانی

۲۴ مارچ ۱۹۱۲ء [illegible]

محمد حسین بنام [illegible] *

دھرم شاستر — خاندان مشترکہ ہندو [illegible] زر نقد [illegible]
پابندی [illegible] حق [illegible] جائداد خاندان [illegible] — [illegible]
دفعہ ۲۳۳

(۱) [illegible] اپیل [illegible] جلد [illegible] صفحہ ۱۳۳ —

# اجلاس کامل

پیتم سنگھ وغیرہ بنام پرتاب سنگھ

دہرم شاستر ہنود ۔ خاندان مشترکہ ۔ کفالت منجانب پدر کے جائداد موروثی مشترکہ کی ۔ جائداد دعوان الفاظ میں بیان کی گئی حق و حقوق زمینداری اپنا ۔ ڈگری نفاذ ۔ کفالت ۔ فرقی جائداد ۔ نالش منجانب پسر واسطے استقرار اس امر کے کہ صرف باپ کے حق پر کفالت کا اثر پہونچتا ہے ۔ بار ثبوت ۔

جبکہ کوئی ہندو لڑکا بذریعہ نالش اعتراض نسبت رہن کے جو اوس کے باپ نے کیا ہو یا نسبت ڈگری کے جو نام اوس کے باپ کے صادر ہوئی ہو یا نسبت نیلام کے جو با تعمیل ڈگری مذکور عمل میں آیا ہو یا جس کے عمل میں آنیکا اندیشہ ہو عام اس سے کہ ڈگری مذکور بربنائے کفالت رہن ہو یا نسبت زر قرضہ سادہ کے ہو کرے اور جبکہ کسی امر سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ کوئی قسم مقدار حصہ یا نیلام شدہ میں یا اوس حق میں جس کے نیلام ہونے کا اندیشہ ہے یا جس پر بار کفالت کا قائم کیا گیا ہے یا جس پر اثر ڈگری کا پہونچتا ہے لگائی گئی ہو تو اگر وہ اپنے حق کو نیلام کے اثر سے بچانا چاہتا ہو اس امر کا ثابت کرنا اوس کے ذمہ ہے کہ قرضہ جس کے ادا سے وہ بری رہنا چاہتا ہے اوس قسم کا ہے کہ اوس پر بحیثیت پسر ہندو کے قرضہ مذکور کا ادا کرنا از روئے فرض مذہبی کے لازم نہوگا یا یہ کہ اوس کے حقوق واقع جائداد داخل رہن نہ تھے اور نہ اوس پر ڈگری یا سارٹیفکیٹ نیلام اثر ہوتا ہے ۔ مقدمات جنی مادہو نام ماسدیو پانک (۱) و بہوانی بخش بنام راماداس (۲) مستند لئے گئے ۔

ایک نالش میں جو ایک باپ کے لڑکوں نے واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ ایک جائداد مشترکہ موروثی متوجب نیلام با جرائے ایسی ڈگری کے نہیں ہے جو بربنائے دستاویز کفالت جائداد مذکور تو شتہ اونکے باپ کے حاصل کی گئی تھی اور جس میں جائداد مذکور اسطرح پر بیان کی گئی تھی حق و حقوق زمینداری اپنا ۔ اور تمسک اور ڈگری صرف

---

(۱) انڈین لا رپورٹ اسنا ۱۱ آ ا کلکتہ ۱ صفحہ ۹۹ ۔

(۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۶

۱۸

# سلسلہ احکام [illegible] الہ آباد وہندو [illegible]

## جلد ۱۴ حصہ ۴ مطبوعہ ۱۸۹۲ع

[illegible] ۱۸۹۲ع

علی احمد بنام رحمت اللہ

معیرد [illegible] رہن [illegible] بالوفا کی [illegible] ایکٹ ۱۸۸۲ع [illegible] ایکٹ ۱ [illegible] جائداد

دفعہ ۵۸ [illegible]

جو معاملہ کہ اقرار [illegible] شروع مثل [illegible] کے بیع بالوفا کہلاتا [illegible] [illegible] دفعہ

ایکٹ ۱۸۸۲ع رہن ہے نہ بیع ہے۔

مدعی نالش شفعہ [illegible] بیع جائداد متدعویہ کے ایک [illegible] حصہ اوس موضع کے کہ جسکی بنا پر [illegible] استحقاق شفعہ کا تھا [illegible] کی تھی [illegible] سوم اگر بائع یا ورثا اوسکے بائع علی جان عرف علی احمد [illegible] مذکورہ بالا [illegible] [illegible] فصلی کو [illegible] ادا کریں [illegible] اور جائداد [illegible] بالا مندرجہ دستاویز [illegible] بائع کو واپس کرکے بیع کو منسوخ کرے۔

تجویز ہوئی کہ یہ دستاویز بیع بالوفا یعنی رہن [illegible] مشروط ہی اور چونکہ بیع مشروط اوسوقت تک کہ جب حق شفعہ [illegible] قطعی [illegible] بیع بالوفا [illegible] حصہ دار موضع کا تھا [illegible] اوسکا حق شفعہ [illegible] باہم ہکوان [illegible] نے [illegible] کیا گیا

## اجلاس کامل


(۱) [illegible] ۱۸۹۱ع [illegible] الہ آباد [illegible] ۳۸۷

مسئلہ اس امر کا ہے کہ آیا کل جائداد یا مکان سے کل امر ہے جس [illegible] اور تو زوالی [illegible]
سو جب ایسی ڈگری ہے کہ جس ہو ۔ بدو اس کے نام حاصل کی گئی ہو تجویز ہوئی کہ [illegible]
میں کسی [illegible] کی ہر شے کو کوئی فیصلہ در حق نیلام [illegible] نام [illegible] الہ آباد
ڈگری رہن یا ڈگری [illegible] زر نقد کے عمل میں آنا [illegible] جائداد خاندان کی
اور نہ محض حصہ [illegible] نیلام ہوا [illegible] الہ آباد
اور [illegible] محمود [illegible] ڈگری [illegible]
جائداد [illegible] محکوم ہے صاف تحریر ہونا چاہئے کہ آیا مدیون ڈگری کے حصہ
غیر منقسمہ یا جائداد خاندان کی ضمن مدیون ڈگری ایک حصہ غیر منقسمہ قرقی ہونی چاہئے اور
اوس میں اس بات کی بھی [illegible] ہونی چاہئے کہ وہ جائداد خاندان کی ہے اگر اوس تفصیل میں محض
حصہ اور حق مدیون ڈگری واقع جائداد خاندان کا ذکر ہو تو عدالت مجاز ہے کہ کوئی امر خلاف
اس کے ظاہر ہو یہ تجویز کرے کہ نیلام صرف حصہ اور حق مذکور کا ہوا۔

(۱) [illegible] ۱۸۸۱

ہائی کورٹ [illegible] الہ آباد [illegible]

۲۷۵

## صیغۂ ابتدائی فوجداری معمولی

۱۱ جولائی ۱۸۸۱ | صفحہ ۱۱۳ | ۲۱۱

ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند [illegible] بنام [illegible] ڈبلیو [illegible]

ضابطہ مجموعہ [illegible] شہادت [illegible] دستاویزات [illegible] ضابطہ فوجداری دفعہ ۲۲۹ و ۲۶۲ [illegible] گواہ [illegible]

[illegible] شہادت [illegible] لیا گیا

تجویز [illegible] ہائیکورٹ [illegible] میں شہادت [illegible] مدعا علیہ [illegible] کہ ایک گواہ سرکاری سے سوالات جرح کئے جاتے ہوں دستاویزات اوسکے سامنے پیش کر سکتا ہے اور اگر اوس حالت میں وہ دستاویزات مذکورہ عدالت کے سامنے پڑھے یا پڑھوائے تو [illegible] مقصود ہوتا ہے کہ وہ ان دستاویزات کو [illegible] شہادت میں پیش کرے گا [illegible] دستاویزات مذکورہ عدالت میں بطور شہادت داخل کئے جاویں یا مدعا علیہ کی طرف سے کوئی [illegible] دستاویزی پیش کیجاوے [illegible] کہ مدعا علیہ [illegible] دفعہ ۲۱۹ [illegible] مجموعہ ضابطہ فوجداری [illegible] شہادت پیش [illegible] کہ جس سے [illegible] حق جواب [illegible] حاصل ہوتا ہے گو مدعا علیہ کی طرف سے گواہان [illegible] نہ کرلائے گئے ہوں۔

بوقت تجویز سشن فوجداری ہائیکورٹ میں وقت کہ ایک گواہ سرکاری سے سوالات جرح کئے جاتے تھے وکیل مدعا علیہ نے کل دستاویزات گواہ کے سامنے پیش کیں اور یہ دستاویزات عدالت اور جوری کے سامنے پڑھی گئیں اور [illegible] بطور شہادت داخل [illegible] کئے [illegible] ڈالا گیا اور وہ شامل مثل [illegible] بطور [illegible] شہادت مدعی پر [illegible] ڈالا گیا تھا اور شامل مثل ہوئی تھی دوسرے گواہ سے سوالات جرح ہونے کے وقت میں بھی یہی طریقہ اختیار کیا گیا اور جب وقت کہ سوالات جرح ہو چکنے کے بعد کونسل مدعا علیہ نے عدالت سے اس امر کی نسبت تجویز کرنے کی درخواست کی کہ آیا ایسا امر ہے کہ دستاویزات

[illegible] بنام [illegible]

[illegible] اجرائی ڈگری [illegible]

[illegible] نہیں ہو سکتا [illegible]

[illegible] اجرائی ڈگری [illegible]

[illegible] مقدمات [illegible]

[illegible] اپیل کی گئی

## صیغہ اپیل دیوانی

گنگا شنکر رام بنام منی رام

اجرائے ڈگری [illegible] دفعہ ۲۴۴ [illegible]

[illegible] مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعات ۲۴۴ [illegible]

[illegible] اپیل [illegible]

[illegible] ایک حکم [illegible] دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے جسکی رو سے درخواست

ایک ڈگری [illegible] اجرا سے ایک [illegible]

ڈگری [illegible] اس بنا پر کہ ڈگری میں تمادی عارض ہے

[illegible] حسب دفعہ ۲۴۴ [illegible] مجموعہ ضابطہ

---

(۱) [illegible] الٰہ آباد [illegible] صفحہ ۱

[illegible] صفحہ ۳۵

[illegible] صفحہ [illegible]

(۴) [illegible] الٰہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۹

۱۲/ ۱۵۳

[illegible] کیا گیا ہو۔

[illegible] یاد داشت اپیل میں

[illegible] ایک اپیل اول

[illegible] کو اس غلط تحریر سے

[illegible] کا کی یاد داشت پر لگایا گیا۔

[illegible] کی نسبت سے اختیار کیا گیا

# صیغہ اپیل دیوانی

[illegible] گلشن بنام الیشری

۴- مارچ ۱۸۹۲ء

[illegible] کاشتکار - بالن سید علی بنام کاشتکار رعیاکار اور ان کے مرتہن کے۔

تمادی۔ ایکٹ ۵ ۱۸۶۶ء - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء دفعہ ۹۳

سعو کیا سا انگریزی ۲۲۰

اردو ۲۲۲

[illegible] ایک شخص الیشری کاشتکار رعیاکار ریالش سید علی حسب دفعہ ۹۳ (ب) ایکٹ لگان ممالک مغربی و شمالی (نمبر ۱۲ ۱۸۸۱ء) کے دائر کی اور اس نالش میں ایک شخص گنگا دین مرتہن کاشتکار رعیاکار کی بیعت ایک ڈگری بحیثیت کاشتکار دخلکار مذکور حاصل کی تھی [illegible] حسب دفعہ ۱۱۲ (الف) ایکٹ مذکور مدعاعلیہ ہوا اگر عرضی نالش و جواب دعوی میں ترمیم نہیں کی گئی اور مقدمہ بصیغہ اپیل جج اول صاحب کے سامنے پیش ہوا۔

تجویز ہوئی کہ چونکہ مقدمہ مذکورہ بالا نالش مقابلہ گنگا دین مدعاعلیہ عذردار (جو جہاں تک کہ مدعی کو تعلق تھا مداخلت بیجا کنندہ تھا) از قسم دیوانی تھی اور اسوجہ سے باب معمولی و اعدادی مندرجہ ایکٹ میعاد سماعت ہند کے تھی اور نہ تمادی خاص متعلق حسب دفعہ ۹۳ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد، جلد ۱۲ صفحہ ۶

۲۱ سوالات ... ہوسکے وقت میں طریق مذکورہ بالا استعمال کیگئی سرکار کو حسب دفعہ ۲۹۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری دربارہ ایک ملزم گواہ طلب کرا کر وسے ہی جوابات ہیں کا حاصل ہو گا یا نہیں تجویز ہوئی کہ اگرچہ بنظر ترتیب ... یہہ بہتر ہوتا کہ ایسی نکث ا گواہ ... کو جیسا دل دستاویز کہ جسکا اس طرح استعمال کرنا ... ملزم سے یہہ دریافت کیا گیا کہ اوسکو شہادت پیش کرنی ہے یا نہیں تاہم مجموعہ ضابطہ فوجداری مین کوئی امر ایسا نہیں ہے جس سے عدالت کسی اور وقت مقدمہ میں اس نکث کا تصفیہ کرنے سے ممنوع ہو اور بنظر حالات خاص مقدمہ اسوقت اوسپر غور کیا جا سکتا ہے۔

یہہ بھی تجویز ہوئی کہ دستاویزات مذکورہ کے بطریق مذکور کا بالا استعمال کئے جانے سے مدعی کو حق جواب دینے کا حاصل ہوا مقدمات ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام گریش چندر مکرجی (۱) و ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام کالی پرسود اس (۲) و ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام سالو من (۳) ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام کرستاجی باوراو بوایل (۴) سے اختلاف کیا گیا۔

بوقت تجویز رو بروئے ہائیکورٹ یا عدالت سشن کے سرکار کیطرف سے استغاثہ یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ ایک گواہ جسکا اظہار مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے روبرو قبل سپردگی کے بابت دفعہ ۲۱۹ مجموعہ بعد سپردگی کے نہیں لیا گیا تھا طلب کیا جاوے اور اظہار اوسکا لیا جاوے عدالت ایسے گواہ کو اگر بغرض انصاف ضروری سمجھے طلب کرکے اظہار اوسکا لے سکتی ہے۔

# صیغہ اپیل دیوانی

## سنت لال بنام سرکیشن

قواعد عدالت ۴ نومبر ۱۸۸۹ء کے۔ ضابطہ۔ مادداشت اپیل۔ اپیل جو بالفاظ ...

(حاشیہ: ... اپریل ۱۹۲ ... ات انگریزی ۲۲۱ ۲۲)

(۱) انڈین لاریورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۲۴
(۲) " " " جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۵
(۳) " " " جلد ۱۶ صفحہ ۹۱۳
(۴) " " بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۳

سلسلہ فیصلہ جات ہائیکورٹ الہ آباد مندرجہ انڈین لا رپورٹس جلد

جلد ۱۴ حصہ دوم بابت جولائی سنہ ۱۸۹۲ ع

## اجلاس کامل

۲۲ مارچ ۱۸۹۲ ع
صفحہ کتاب انگریزی ۲۲۶
اردو ۲۲۹

محمد نعیم اللہ خان بنام احسن اللہ خان

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعات ۲ و ۱۸ و ۵۵۸ و ۶۲۹ و ۶۲۲ و ۶۴۹ - فرمان شاہی ۱۸۶۵ع دفعہ ۱۰ - ترمیم ڈگری حکم حاکم واحد ہائیکورٹ مشعر ترمیم ڈگری صیغہ اپیل - اپیل ایسے حکم سے -

حوالہ وہ حکم جو حاکم واحد ہائیکورٹ نے مشعر باستدعائے ترمیم اوس ڈگری کے صادر کیا جو بصیغہ اپیل ڈویژن بینچ نے صادر کی تھی جس میں حاکم موصوف شریک تھے ایسا حکم ہے جسے دفعہ ۲ سے کے (اگر وہ دفعات ۲ و ۵۸۲ و ۶۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ساتھ پڑھی جاوے) صادر کیا گیا ہے یا بذریعہ اختیار اصلی کے جو ہائیکورٹ کو باستعمال اپنے اختیار صیغہ اپیل دیوانی کے حاصل اپنی ڈگریات کے ترمیم کرنے کا حاصل ہے وہ حکم ایک ایسا حکم ہے جس سے کہ احکام فصل ۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے متعلق ہیں اور بنا برآں ایسے حکم سے کوئی اپیل حسب دفعہ ۱۰ فرمان شاہی کے دائر ہوسکیگا مقدمہ مہرشینید رچودہری بنام کالی سندری دیبیا (۱) پر بحث کیگئی -

## صیغہ اپیل دیوانی

۱۰ - مئی ۱۸۹۲ ع
صفحہ کتاب انگریزی ۱۳۸
اردو ۲۳۷

مادہو داس بنام رام کشن وغیرہ

(۱) لارپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۰ صفحہ ۴ و مقدمہ مذکور انڈین لارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۹۲

کا حکم ہو۔
کسی عدالت کیواسطے گواہان کو اظہار قانونی کے ذریعہ سے دیکر (دیا) اونکو
مجبور کرنا کہ صرف اسی طور کی شہادت بالتقریر دیں یا بالاستقلال واقعات کی شہادت
دیسکتے ہیں جو بالضرور اونکے علم میں ہوا اسکا انکار کرتے ہیں خلاف قانون ہے
بروقت تجویز اپیل اس مقدمہ کے [illegible] دفعہ ۲۶۲ مجموعہ ضابطہ
فوجداری ۱۸۸۲ع تحریر کیگئی ہو کوئی حکم صادر ہوا یا کوئی ایسی ہدایت کہ ملزم
رہا کر دیا جاوے خلاف قانون ہے۔

رہن بیسادہ ۔ جوالگی دستاویرات قابل قیام کلکتہ ۔ مایاد عیر معمول دافع متصل ۔ ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء (واسطے انتقال جائداد) دفعہ ۵۹ ۔

اور دفعہ ۵۹ ۔ ایکٹ انتقال جائداد (۴ ۱۸۸۲ء) کے واسطے جوارہن بہ ایسے مالیت دستاویرات قابل تسلیم ضرور نہیں ہے کہ وہ جائداد جسکی بابت دستاویرات دیا ہو اہر مقدمہ کے حلقہ اختیار عدالت ہائی کورٹ کی ہونی چاہیے بجاکہ اس قسم کے رہن جائز ہوں ۔

مقدمات وارڈن سیٹھ بنام ہیتی رائجی لالہ (۱) و مانک جی فرامجی بنام رستم جی نوشیروان جی مستری (۲) کا حوالہ دیا گیا ۔

## صیغہ اپیل فوجداری

## ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ہرگوبند سنگھ

۷ جون ۱۸۹۳ء — صدر لکھنؤ گری ۲۴۲ — اردو ۱۴۱۱

مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعات ۳۴۲ و ۱۱۳ و ۳۶۷ و ۴۴۳ ۔ تجویز ستقی شخص ملزم کا اظہار ۔ عدالت کا برتاؤ گواہوں کے ساتھ ۔ اظہار لینے کا حکم تجویز کا پیدا ۔

سوالات متعلقہ عدالت جو شخص ملزم سے حسب منشاے دفعہ ۳۴۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۸۲ء کے کئے جاویں اوس مقصد تک سختی سے محدود ہونے چاہئیں جو دفعہ مذکور میں بیان کیا گیا ہے یعنی کہ "ملزم کو ایسے مراتب کے صاف کر دینے کا موقع ملے جو شہادت میں ظاہر او سکے خلاف مراد ہوں" ما شہادت متذکرہ دفعہ مذکورہ شہادت ہے جو بوقت تجویز مقدمہ کے جبکہ عدالت ملزم سے سوالات کرتی ہو لی گئی ہو ۔

دفعہ ۳۴۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۸۲ء کا یہ منشا نہیں ہے کہ کوئی جج ترتیب تجویز مقدمہ کو معکوس کرے اور گواہان صفائی کو طلب کرے قبل اسکے کہ مقدمہ ثبوت

---

(۱) ۱۸۹۱ء ۔ ۶ چند ولعہ مورص حسب جلد ۹ صفحہ ۳۳

(۲) ۱ ۔ انڈین لاء رپورٹ سلسلہ ممبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۹

سلسلہ انڈین لا رپورٹس الہ آباد جلد ۱۴

ترجمہ مطبوعہ سنہ ۱۸۹۲ء

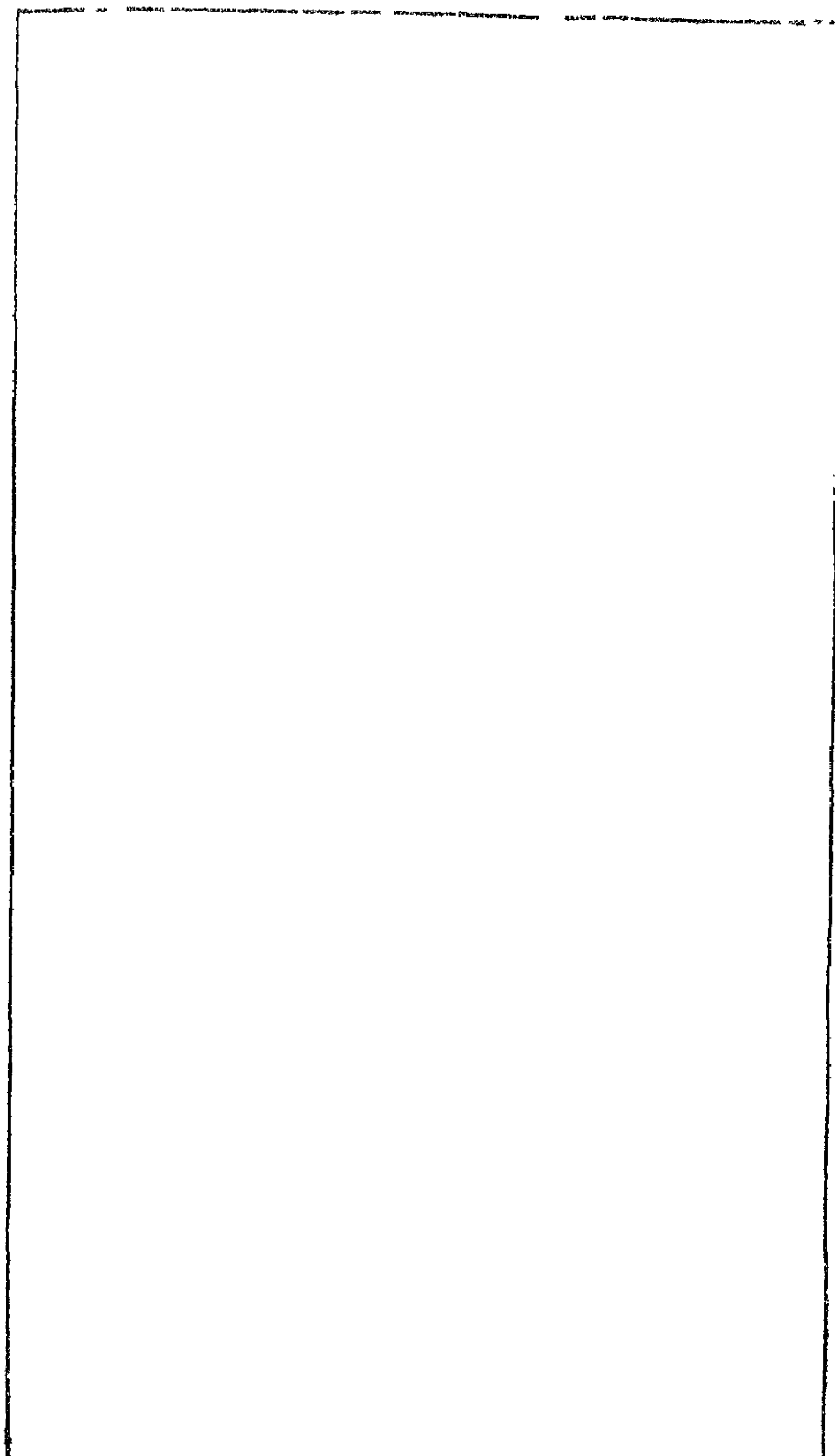
## اجلاس کامل

۲۹ جون سنہ ۱۸۹۲ء
مضمون کتاب انگریزی ۲۰۳
مضمون کتاب اردو ۲۰۴

سیتا ... لال (مدعا علیہ) بنام شب لال (مدعی)

شرکاء — ادا کرنے باقیات مالگذاری سرکار عائد ایک شریک کی طرف سے دوسرے ... کھاتہ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء — ایکٹ اراضی ممالک مغربی و شمالی — دفعات ۱۴۱ و ۱۴۸ و ۱۵۰ و ۱۷۱ و ۱۷۳ — ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء — (ایکٹ لگان ممالک مغربی و شمالی) دفعات ۹۳ و ۱۰۸ دفعہ ... ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء (ایکٹ انتقال جائداد) دفعہ ۱

ایک شریک ایک محال نے کہ جو نمبردار بھی تھا باقیات مالگذاری سرکار بابت سنہ ۱۸۸۲ء و ۱۸۸۳ء وغیرہ ... بابت بعض آراضیات واقع ایک محال جو جائداد بلا شرکت غیرے ایک اور شریک کی تھی ادا کی سبب اس اراضیات تابع رہن ... مادہ ... سنہ ۱۸۸۲ء ان ... اور بعد ... سنہ ۱۸۸۴ء میں ڈگریاں حاصل کی گئی تھیں اور بلحاظ اجرائے ان ڈگریات کے آراضیات مذکور سنہ ۱۸۸۴ء میں نیلام کی گئی تھیں۔ شریک نمبردار نے ایک ڈگری عدالت مال سے بنام پٹیداران حسب دفعہ (۹۳) (ز) ایکٹ لگان ممالک مغربی و شمالی (سنہ ۱۸۸۱ء) واسطے وصول پانے باقیات مالگذاری کے جو اوس نے ادا کی تھی حاصل کر کے درخواست اجرائے ڈگری مذکور حسب دفعہ ۱۷۱ ایکٹ مذکور بذریعہ نیلام اون آراضیات کے جو سنہ ۱۸۸۴ء میں نیلام ہو چکی تھیں گذرانی اور بر طبق اوس کے مشتری نیلام نے نیلام مذکور میں ... دفعہ ۱۰۸ اعتراض کی اور چونکہ عذر داری نا منظور ہوئی ناتش ... کا اختیار از روئے دفعہ ۱۹۱ دیا گیا ہے عدالت دیوانی میں واسطے اثبات اپنے حق نسبت آراضیات مذکور و رو ... کے



۲۸

حاصل نہیں ہوتا مقدمہ گنوار [illegible] بنام مظفر حسین [illegible] زیر بحث کیا گیا۔

(۹) اصول یہ [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] اور مقدمہ [illegible] شریک [illegible] دفعہ ۲۸۱ یا دفعہ [illegible] ایکٹ [illegible] دیوانی [illegible] مغربی و شمالی [illegible] کا اطلاق [illegible] مقدمہ [illegible] بنام [illegible] (۲) و [illegible] بنام [illegible] (۳) کا حوالہ دیا گیا۔

(۱) انڈین لا رپورٹس سلسلہ کلکتہ جلد ۳۸ صفحہ ۹۸۰
(۲) لا رپورٹس جالندھری ڈویژن جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۲
(۳) ؍؍ ؍؍ جلد ۳۴ صفحہ ۲۳۴

اثنا [illegible] نیلام [illegible] اجرا [illegible] عدالت [illegible] ڈگری ہوئی اور چونکہ
[illegible] اصل [illegible] نہیں کیا گیا [illegible] عدالت دیوانی میں
نالش کی [illegible] دعوی ڈگری [illegible] صاحب [illegible] ڈگری
[illegible] مال [illegible] سرکاری [illegible] زمین کا
[illegible] اور نیلام [illegible]
[illegible] اثبات
[illegible] کیا گیا

[illegible] تجویز ہوئی

(۱) [illegible] قانون [illegible] مواخذہ یا کفالت حق
[illegible] شخص [illegible] عطا
یا تسلیم [illegible] نافذ کیا جا سکے
اور [illegible] مواخذہ خلاف [illegible] ایکٹ
[illegible] قانون میں ظاہر کیا ہے ۔

(۲) کسی عدالت دیوانی کو اختیار [illegible] نالش حاصل [illegible] عدالت مال کو یہہ
اختیار نہ تھا کہ ڈگری واسطے نیلام جایداد [illegible] صادر کرے یا ایسی ڈگری صادر
کرے [illegible] اجرا [illegible] جایداد [illegible] نیلام ہو سکے کہ
[illegible] تابع تھی ۔

(۳) [illegible] قانون کا یہہ [illegible] کہ کسی عدالت دیوانی کو یہہ اختیار حاصل ہو کہ
[illegible] استقرار [illegible] پر کسی ڈگری عدالت مال [illegible] ایسی ڈگری نیلام کے
منسوب کریں کہ جیسی عدالت دیوانی [illegible] نیلام میں [illegible] ایکٹ انتقال جایداد مصدرہ
سنہ ۱۸۸۲ع کے صادر کر سکتی ہے ۔

(۴) کوئی عام اصول [illegible] اس مضمون کا نہیں ہے کہ جو کوئی ایسا شخص جسکو جایداد
[illegible] حاصل ہو بغرض محفوظی جایداد [illegible] ادا کرے تو اوسکو جایداد مذکور پر مواخذہ حاصل
[illegible] بصورت نہ ہونے کسی قانون [illegible] شریک [illegible] کل مالگذاری ادا کی اور
[illegible] جایداد کو بچایا [illegible] مذکور کوئی مواخذہ حصہ اسپنے [illegible] جایداد

[illegible] ہائیکورٹ الہ آباد [illegible] رپورٹ

جلد [illegible] ستمبر ۱۹۱۳ عیسوی

۲۳ - نومبر ۱۹۱۲
صفحہ کتاب انگریزی ۳۳۱
اردو

## صیغہ اپیل دیوانی

[illegible] بنام رام پرشاد مصر

[illegible] العرض [illegible]

[illegible] پیدا ہوتا [illegible] علاوہ [illegible] منتقل کیا [illegible]

۱۱ - دسمبر ۱۹۱۲
صفحہ کتاب انگریزی ۳۳۲
اردو ۳۳۵

## صیغہ نگرانی فوجداری

[illegible]

[illegible] ضابطہ فوجداری دفعہ ۳۳۲ [illegible]

[illegible] وعدہ معافی [illegible]

[illegible] وعدہ معافی متعلق [illegible]

[illegible]

[illegible] جرم [illegible]

[illegible]

۵ - جنوری ۱۹۱۳
صفحہ کتاب انگریزی ۳۳۹
اردو

## صیغہ اپیل دیوانی

رام سکھ داس [illegible] طوطا رام

[illegible] ضابطہ [illegible] دفعہ ۲۴۴ [illegible]

| | |
|---|---|
| ۳ جولائی ۱۹۱۵ع صفحہ کتاب انگریزی ۳۲۱ اردو ۲۱۱ | **ایک معاہدہ بنیر … بنام بشیر خان** |

مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعہ ۱۹۲ – ۱۹۵ [illegible] اس صورت میں عمل کیا جاتا ہے جبکہ [illegible] کیا گیا ہو۔

[illegible] جسٹس [illegible] نے اس [illegible] کا فیصلہ [illegible] ہوا ہے کہ [illegible] فوجداری [illegible] طلب [illegible] کا [illegible] اس طرح پر کیا گیا کہ [illegible] کی تحویل ہو سکتی ہے یا نہیں اس قسم کی کارروائی صحیح ہے یا خلاف قانون [illegible] حد تک ہو سکتی ہے یا نہیں [illegible] اس قدر منحصر ہے کہ [illegible] کی تجویز [illegible] لازم کی جاتی ہے۔

## صیغہ اپیل دیوانی

---

| | |
|---|---|
| ۲ فروری ۱۹۲۲ع صفحہ کتاب انگریزی ۳۴۷ اردو ۲ | **گوری شنکر بنام ببن لال** |

ایکٹ ۹ ۱۸۶۳ع – ایکٹ مالگزاری ممالک مغربی و شمالی – دفعہ ۲۲۱ – مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۲۱۵ – ثالثی – فیصلہ ثالثی جو بعدم اقتدار اس [illegible] عدالت سے حاصل ہو صادر ہوا ہو۔

اصول مندرجہ نظیر پریوی کونسل مصدرہ مقدمہ راجہ ہرنراین سنگھ بنام چودھری بھگونت کنور ثالثی متضمنہ دفعہ ۲۲۱ ایکٹ نمبر ۱۹ ۱۸۶۳ع سے بھی متعلق ہے۔

---

| | |
|---|---|
| ۱۲ فروری ۱۹۱۹ع صفحہ کتاب انگریزی ۳۴۹ اردو | **گھڑگ پرشاد بھگت بنام ہور دہاری رائے** |

اختیار سماعت – [illegible] عدالت منصف سے کسی امر ابتدائی پر واپس بھیجا گیا جو ماتحت مرافعہ اپیل – اپیل جدید دوسرے درجہ ماتحت دوم کے جس نے تجویز ماتحت اول سے اختلاف کیا۔

جبکہ ایک ہی مقام میں دو جج ماتحت ہوں تو منجملہ کام مذکور کے ایک مجاز اس کا نہیں ہے کہ دوسرے کے فیصلہ کو منسوخ کرے – عدالت ایک ہی [illegible] اجلاس کنندہ [illegible] ہیں – مقدمات [illegible] دیں بنام [illegible] (۱) ورام گوپال بنام روپ کنور سی (۱) کا حوالہ دیا گیا۔

(۱) انڈین لاء رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۵

(۲) " " " " " " ۲۲

ڈگریدار کے پاس ایک ڈگری بنام چند اشخاص کے مشترکہ ہو اور ان میں سے ایک
شخص کے پاس ایک ڈگری بنام اوسکے تنہا ہو اور دونوں ڈگریاں ایک ہی عدالت سے
جاری ہوئی ہوں تو ڈگریدار ڈگری مشترکہ مجاز ہے کہ بموجب احکام دفعہ ۲۴۷ مجموعہ
ضابطہ دیوانی کے ڈگری مدیون کے ساتھ ایک رقم کا اجرائے ڈگری کے بمقابلہ اس کی
تنہا ہو بطور عذر کے پیش کرے۔

۰ مئی

## صیغہ اپیل دیوانی

بیچن رائے بنام نند کشور رائے

بیع بالوفا واجب العرض ۔ شفع۔

حقوق شفع متعاقدین بیع بالوفا پر اتر ایسی واجب العرض کا جو بعد تحریر دستاویز بیع
بالوفا لیکن قبل بیعیات ہونے کے مرتب ہوئی ہو اس صورت میں نہیں پہونچتا کہ ناہیر ہ کاں
تحریر واجب العرض میں شریک ہوں اور ظاہرا واجب العرض سے کوئی ایسا رواج شفع ظاہر
نہ ہوتا ہو جو پہلے سے گاؤں میں رائج ہو۔ مقدمہ رگھوبیر سنگھ بنام نند اسنگھ (۱) سے فرق
ظاہر کیا گیا۔

۲ جنوری ۱۸۹۱ء
الہ آباد
۳۲۱
اردو

---

رام منوہر مصر بنام لعل بہاری مصر

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۵۱۴ ۔ ثالثی۔ اختیار عدالت نسبت توسیع میعاد بغرض
تحریر فیصلہ ثالثی۔

عدالت کو قبل واقعی تحریر کئے جانے فیصلہ ثالثی کے ہر وقت بموجب دفعہ ۵۱۴
مجموعہ ضابطہ دیوانی کے عمل کرنے کا اختیار ہے عام اس سے کہ میعاد جو سابق میں
بغرض تجویز فیصلہ ثالثی کے معین کیا ہے ختم ہوگئی ہو یا نہیں۔ مقدمہ راجہ ہر نراین سنگھ
بنام چودھری بھگونت کنور (۲) کا حوالہ دیا گیا۔

۲ جنوری ۱۸۹۱ء
فیصلہ جات انگریزی
۳۴۴
او ...

## صیغہ نظر ثانی فوجداری

(۱) ویکلی نوٹس بابت ۱۸۹۱ء صفحہ ۱۳۴

(۲) لا رپورٹ اپیل ہائے ہند جلد ۱۸ صفحہ ۵۵ ۔ مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳

محمد [illegible] بنام [illegible]

شہادت - دستاویز بوجہ ناقابل قبول ہونے کے نامنظور کیا گیا [illegible]

دیوانی - مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۱۴۲ - الف

اگر [illegible] عدالت مرافعہ اولی میں شہادت میں پیش کیا گیا اور وہ بوجہ ناقابل قبول ہونے کے نامنظور کیا گیا لیکن باہم مسل میں شامل رہنے دیا گیا تحریر ہوئی کہ اس امر سے کہ دستاویز مسل میں شامل رہی وہ عدالت اپیل میں شہادت نہیں ہو جاتی بلکہ وہ عدالت اپیل میں بطور شہادت کے پیش اور اس عدالت سے منظور ہونی چاہئے۔

# صیغہ نظر ثانی دیوانی

گوری دت بنام [illegible]

اجرای ڈگری - دیوالیہ ہونا - [illegible]
دیوانی دفعات ۲۱ و [illegible]

کوئی ڈگری دار جسکے مدیون ڈگری کے نسبت حکم قرار دینے [illegible] دیوالیہ اور تقرر رسیور کا حسب دفعہ ۱۵۳ - مجموعہ ضابطہ دیوانی صادر ہوا ہو [illegible] قرضخواہ مدیون ڈگری مندرجہ فہرست میں درج ہو چکی ہو اور [illegible] صیغہ دیوالیہ دائر ہو اپنی ڈگری بطریق معمولی مقابلہ [illegible] مدیون ڈگری [illegible] کرا سکتا۔ مقدمات بادل سنگھ بنام [illegible] (۱) و عبد الرحیم بنام [illegible] (۲) سے فرق ظاہر کیا گیا۔

---

(۱) انڈین لاء رپورٹس سلسلہ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۶۷۲
(۲) " " " الہ آباد " " ۱۱۴۲

شاہ پور بیگمات　　　　بنام　　　　[illegible]

[illegible] ۱۸۷۵ [illegible] ڈگری [illegible] اسکا [illegible]

ڈگری [illegible] کی [illegible] کے اندر [illegible]

[illegible] کی [illegible] ایک [illegible]

[illegible]

[illegible] کی [illegible] عدالت [illegible]

[illegible] کیا [illegible] ہوا کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ڈگری [illegible] کی [illegible] پھر [illegible]

[illegible] طرح [illegible] کیا [illegible]

[illegible] ڈگری [illegible] کو [illegible]

[illegible] ایکٹ [illegible] ۱۸۷۵ [illegible]

## اصول فوجداری

[illegible]　　　　بنام　　　　[illegible]

[illegible] ایکٹ [illegible] ۱۸۶۱ [illegible]

[illegible] ایک شخص کی [illegible] جرم [illegible]

[illegible] ایک [illegible] عدالتی [illegible] کیا [illegible]

[illegible] بنام [illegible] سے فرق ظاہر کیا گیا۔

## اصول دیوانی

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ الہ آباد مندرجہ انڈین لا رپورٹ جلد ۱۴ حصہ ۱۰ مطبوعہ اکتوبر ۱۸۹۲ء

## صیغہ اپیل دیوانی

۲۲ مارچ ۱۸۹۲ء

### پہکر سنگھ بنام گوپال سنگھ

فرمان سابق دفعہ ۱ - مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعات ۵۵۶ و ۵۵۸ و ۵۸۸ ضمن (۲۸) -
ڈسمسی اپیل بوجہ عدم پیروی مسترد - اپیل حسب دفعہ ۱۰ فرمان شاہی ناراضی حکم
ڈسمسی -

اپیل حسب دفعہ ۱۰ - فرمان شاہی بنا راضی حکم متضمنہ دفعہ ۵۵۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی متضمن
ڈسمسی اپیل بعدم پیروی ہو سکتا ہے بشرطیکہ اپیلانٹ نے اس ضابطہ پر عمل کیا ہو جو دفعہ
۵۵۸ مجموعہ مذکور میں معین ہے -

---

[illegible]

### بشیشر بنام مہر رتھ

زمیندار و اسامی - ٹھیکہ دار اور ٹھیکہ دینے والا - ٹھیکہ دار جس نے ٹھیکہ بلا توسط
زمیندار سے لیا - نالش بجانب آسامی ذیل کار واسطے بیدخلی بسبب زمیندار کے
ٹھیکہ دار کے - عدالتاً امتناع تقریر مخالف
ایک شخص نے ٹھیکہ داری ایک حقیت کاشتکاری کا بلا توسط زمیندار سے بلا کسی تحقیقات
کے کون کاشتکار ہے اور کس حق سے وہ قابض ہیں حاصل کیا اور جب ٹھیکہ دار مذکور
نے تعمیر شروع کی تو ایک کاشتکار نے جو حق مخالفت رکھتا تھا بابت نالش بیدخلی

...مو ... ڈگری ہائیکورٹ پر جس کی روسے نا منظوری اپیل کی گئی پیش ہوئی تھی دیکھو ہر دو اپیل ... ۵۵ و ... سماعت اپیل ... پر پہنچتا ہے

## صیغہ اپیل دیوانی

۵ مئی ۱۸۸۲ء
صفحہ ... ۲
... ...

پوکی پرشاد وغیرہ بنام عنایت اللہ

شرع محمدی۔ وقف۔ وقف واسطے انتظام ... اولاد و رفاہ کے کیا گیا۔

اس امر سے کہ کسی واقف نے دستاویز میں جسکے ذریعہ سے وقف قایم کیا گیا کچھہ انتظام واسطے پرورش اپنے رشتہ داران اور اولاد کے کیا وقف ناجائز نہیں ہوجاتا ہے۔ نظایرات شیخ محمد احسان اللہ چودہری بنام امرچند کندو (۱) و مظہر الحق بنام ہر ابہج وتیاری مہا پترا (۲) کا حوالہ دیا گیا۔

۱۰ اپریل ۱۸۸۲ء
صفحہ ... ۱۲۸
...

ولی سنگہ بنام سندر سنگہ

دہرم شاستر۔ ہندو بیوہ ...

ایک علحدہ شدہ ہندو کی بیوہ نے جو بطور بیوہ کے جایداد متروکہ اپنے شوہر پر قابض تھی ایک ہبہ نامہ جایداد مذکور کا بنام اپنے لڑکی کے پسر کے تحریر کیا اور لڑکی بھی اوس دستاویز میں شریک تھی بعد تحریر ہبہ نامہ کے واہب کی لڑکی کے ایک اور پسر پیدا ہوا۔

تجویز ہوئی۔ کہ اس دستاویز سے بجز حق حین حیات مفروضہ دستاویز اور اوس لڑکی کے کسی اور چیز پر اثر نہیں پہونچتا اور اوسکی بیہ تاثیر نہیں ہوسکتی کہ نسبت ... ورثا کے ... وریث بوقت وفات اون دونوں عورتوں میں سے اوس عورت کے جو زندہ رہی ہو بحق اوس لڑکی کے جو بچے سے پیدا ہوا مقدمہ رام ... بنام ... کنور (۳) کا حوالہ دیا گیا۔

۱۰ اپریل ۱۸۸۲ء
صفحہ ... ۱۲۸۱
... ۲۸

## اجلاس کامل

لیکھراج سنگہ بنام رای سنگہ و یک کس دیگر

(۱) لارپورٹ اپیلہاسے ہند جلد ۱ صفحہ ۲۸۔ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۵۔

(۳) انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۱۲۔

[illegible] پسر کی

[illegible] روشنی ایک حقیقت کا ثبوت ہے خبردار

[illegible] تحقیقات کرے کہ کسی جا سے بھی اور چونکہ

[illegible] کا ادا اوس کے مفید متعلق نہیں کیا

[illegible]

## پریوی کونسل

### چندر کالا ولی — بنام — نارائنی کنور

[illegible] ضابطہ دیوانی دفعات ۵۶۸ و ۵۶۷ — قائم ہونا امر تنقیح طلب جدید کا عدالت اپیل سے — شہادت [illegible] لی گئی دوسری نالش میں بذریعہ اسکی مقبول ہو گئی —

[illegible] بلا اسکے کہ مدعی [illegible] ہونے بحیثیت بھتیجے کے دعویدار تھا اوس نے [illegible] کی حاصل کی ابتدائی نالش کی [illegible] ایک اور نالش سے ہوئی جسمیں رشتہ دار [illegible] یہ بیان ہوئے کو توسیع کے ڈگری بحیثیت اوس کے ورثاء کے حاصل کی شہادت متعلقہ مقدمہ آخرالذکر اپیلانٹ کے مقدمہ میں براضی فریقین لی گئی دونوں نالشات ایک مدعاعلیہا کے نام تھیں جسکا استحقاق بطورہ بیوہ ایک پسر کے جسکا منجانب مالک آخر کے بیٹے کیا جانا بیان کیا گیا تھا دونوں نالشات میں پیش ہوا تھا مگر ثابت نہیں ہوا —

دونوں نالشات میں اپیل ہوئی اور بھتیجے کے نالش میں عدالت اپیل نے بحسب دفعہ ۵۶۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ایک امر تنقیح طلب یہ قرار دیا کہ آیا وہ بحیثیت قرابتدار قریب ترین استحقاق رکھتا ہے یا بوجہ دیگر دعویداران کے جنکی نالش میں اوس وقت صلحنامہ ہوا محروم الارث ہے —

تجویز ہوئی کہ بعد اس کے جو کارروائی ہر دو نالشات میں ہوئی عدالت اپیل یہ امر تنقیح طلب قائم کر سکتی تھی گو وہ جدید تھا اور مدعاعلیہا نے اپنے بیان تحریری میں یہ عذر نہیں کیا تھا بلحاظ اس امر کے کہ شہادت ایک مقدمہ کی کلیتاً دوسرے مقدمہ میں بوقت سماعت اول داخل کی گئی اور بوقت تجویز امر تنقیح طلب جدید شہادت لی گئی —

[illegible] تجویز ہوئی کہ [illegible] کا یہ [illegible] تھا کہ شہادت لیجائے اور کوئی بے ضابطگی ایسی واقع نہیں ہوئی

۳۰ مارچ ۱۸۹۵ء

فیصلہ نمبر ۲۲۶

[illegible]

۳۸
۱۸۹۲ء

## علی عباس وغیرہ بنام کالکا پرشاد

آئین نمبر ۱۔ ۱۸۷۲ء دفعہ ۱۰۶ … بیع بالوفا …

ایکٹ ۱۵۔ ۱۸۷۷ء (ایکٹ میعاد سماعت) ضمیمہ ۲ … ۱۲۔

ایک رہن بیع بالوفا حسب منشاء دفعات … آئین ۱۷ ۱۸۰۶ء کے بدات ہوگیا اور اختتام مال مہلت پر ایک عرصہ دراز بعد مودی رہن شفیع پیدا ہوا مدعی ہونہ جن

یہ تجویز ہوئی۔ کہ حق مشفعہ بیع بالوفا کا اختتام سال مہلت پر قطعی ہوگیا اور مدعی کو حق شفع پیدا ہوا اور حد سماعت مقابلہ اس کے اختتام سال مہلت سے شروع ہوئی۔ مقدمہ فارس بنام امیرالنسا بیگم (۱) سے فرق ظاہر کیا گیا۔ و مقدمات رئیس الدین چودہری بنام خدانواز چودہری (۲) وجیکرن رائے بنام گنگا دہری رائے (۳) و منشی سید امیر علی بنام ہوبوسندری دبیا (۴) ومہیت اللہ و بیالپوری بنام سوہن لعل (۵) وجیورام سنگھ بنام حکم سنگھ (۶) و بدری داس بنام درگا پرشاد (۷) و مساۃ تاراکنور بنام مہگری سیاو (۸) و ہزاری رام بنام شنکر دیال (۹) و تلوکل رائے بنام لچھمن رائے (۱۰) و عجائب ناتھ بنام متھرا پرشاد (۱۱) کا حوالہ دیا گیا۔ و مقدمات پرباگ چوبے بنام بجھیا چودہری (۱۲) و رسک لال بنام گجراج سنگھ (۱۳) وادوت سنگھ بنام پدارتھ سنگھ (۱۴) منسوخ کئے گئے۔

---

(۱) اپیلہائے ہند سولفہ مور صاحب جلد ۱ صفحہ ۴۳۴۔ (۲) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۹۶۴۔
(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۶۵ (۴) ویکلی رپورٹر نظائر دیوانی جلد ۶ صفحہ ۱۱۶۔
(۵) ویکلی رپورٹر نظائر دیوانی جلد ۶ صفحہ ۲۲۴۔ (۶) رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی بابت ۱۸۶۹ء صفحہ ۳۰۴
(۷) رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی بابت ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۰۴۔ (۸) بنگال لا رپورٹ ضمیمہ اپیل جلد ۶ صفحہ ۱۱۴۔
(۹) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۶۷۰۔ (۱۰) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۴۴
(۱۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۴۔
(۱۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۹۱۔
(۱۳) 〃 〃 〃 〃 صفحہ ۳۱۴۔
(۱۴) 〃 〃 〃 〃 ۸ صفحہ ۵۴۔

[illegible] ۱۲۶ = وہابیت ۹ و ۱۴ و نمبر (الف) [illegible]

[illegible] ماتحت رسیدار بنام حاضتین اسامی [illegible]

[illegible] کہ واجب الادا ہوئی [illegible]

[illegible] دلوائی دیا ہی۔

اگر اسامی ذیلکار [illegible] حقیقت ذخیرہ کا ری کو قبول کیا ہو تو جب اسکا ہی کہ اوسپر نالش

[illegible] ہو اور جو چیز جیسا تھا اوس [illegible] واجب الادا ہوئی ہو جس سے

اوسکو [illegible] ورا ثتا پہونچایا جاسکے۔

نالش متذکرہ بالا محض عدالت مال میں قابل سماعت ہی۔

یہی تجویز اجلاس کامل سے ہوئی تھی و صاحب جسٹس [illegible] نے اختلاف کیا۔

مقدمہ مندرجہ ذیل کا حوالہ دیا گیا۔ از اپیل صاحب جسٹس [illegible] بنام شیو پرشاد (۱)

[illegible] بنام [illegible] (۲) [illegible] بنام [illegible] (۳) [illegible] محمد بنام [illegible]

(۴) [illegible] النساء بیگم بنام امراؤ بیگم (۵) [illegible] الدین خان بنام مجلس راے (۶) [illegible] صاحب جسٹس

[illegible] بنام [illegible] (۷) [illegible] بنام [illegible] (۸) [illegible] علی بیگم

بنام اشرف علی بیگم (۹) [illegible] صاحب جسٹس [illegible] بنام [illegible] داس (۱۰) [illegible] سنگھ

بنام [illegible] سنگھ (۱۱) [illegible] علی بنام محمد [illegible] (۱۲) [illegible] الدین خان بنام مجلس راے (۱۳)

---

(۱) رپورٹ صدر دیوانی عدالت ممالک مغربی و شمالی بابت [illegible] جلد ۱ صفحہ ۲۳ (۲) رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی بابت [illegible] صفحہ ۱۱۸

(۳) رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی بابت [illegible] صفحہ ۵ - (۴) ویکلی [illegible] صفحہ ۱۴۲ -

(۵) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۱۲ - (۶) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۴ -

(۷) رپورٹ صیغہ مال و دیوانی و فوجداری جلد ۱ - صفحہ ۲۶ -

(۸) " " " " جلد ۱ - صفحہ ۴۶ -

(۹) رپورٹ صدر دیوانی عدالت ممالک مغربی و شمالی بابت [illegible] صفحہ ۲۲۱ - (۱۰) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۲۱
(۱۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۲۱ -
(۱۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۲۱ -

(۱۳) " " " " جلد ۵ صفحہ ۵۲ -

(۱۴) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۴۴ -

# سلسلۂ نظائر ہائیکورٹ الہ آباد مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۴ حصہ ۱۱ مطبوعہ نومبر ۱۸۹۲ء

## پریوی کونسل

### امرناتھ ساہ بنام اچن کنور

پریوی کونسل ۱۰ مارچ ۱۸۹۲ء منقولہ از انگریزی رر اردو

دھرم شاستر - ہندو بیوہ - بار ثبوت ضرورت کا اوس حالت مین جبکہ کوئی ہندو بیوہ اوس جایداد کو منتقل کرنا چاہئے جسپر وہ بحق بیوگی قابض ہو۔

بغرض قایم رہنے انتقال جایداد کے جسپر کوئی ہندو بیوہ بحق بیوگی قابض ہو یہہ ثابت کرنا ضرور ہے کہ کوئی ضرورت قانونی انتقال کی تھی یا اقل درجہ منتقل الیہ کو یہہ باور کرایا گیا کہ بوجہ معقول ضرورت ہے - ایک نالش مین جو بر بنای رہن نامہ جایداد قسم مذکور تھی جو حسب اختیار علیہ بیوہ دربارہ قرض لینے روپیہ کے دیا گیا تھا یہہ امر کہ آیا قرضہ ضروری تھا قایم کرنے امر تنقیح طلب مین بشکل ایک سوال کے اسطرح پر بیان کیا گیا تھا کہ کہان تک مدعا علیہ کے عذرات بر بنای عدم موجودگی ضرورت قابل پذیرائی ہین صریحاً یہہ طریقہ تجویز نالش کا غلط تھا کیونکہ یہہ فرض کیا گیا تھا کہ مدعا علیہم پر ثابت کرنا عدم موجودگی ضرورت کا لازم تھا اور وہ ایسے مرتہن کے جو بذریعہ بیوہ کے دعویدار ہو اس ذمہ داری کے مطابق تھا کہ رہن جائز ثابت کرے یہہ امر نالش کے ساقط ہونیکے لئے کافی تہا کہ کوئی ثبوت ایسا امر کا نہین ہے کہ قرض دہندہ نے اس ذمہ داری قانونی کا ایفا کیا کہ تحقیقات کرکے اپنا اطمینان کر لیا کہ بیوہ جس سے اوسنے ایک رہن اوس کے شوہر کے ترکہ پر حاصل کیا تھا کوئی مناسب وجہ رہن کرنیکی رکھتی تھی - مقدمہ ہنومان پرشاد بنام منراج کنوری (۱) کا حوالہ دیا گیا -

(۱) اپیلہای ہند مولفہ مور صاحب جلد ۶ صفحہ ۳۹۳ -

# صیغہ نظر ثانی دیوانی

**مہر علی شاد**		**بنام**		**محمد یاسین وغیرہ**

نظر ثانی اختیارات ہائیکورٹ - اختیار سماعت - ایکٹ ۹ ۱۸۸۷ء (ایکٹ عدالت ہائے خفیفہ) ضمیمہ ۲ - ضمن (۱۸)

بجز اس کے کہ واقعات ایسے ہوں کہ اختیار سماعت کا عدالت ماتحت کو منضبط ہو سکے بلا لحاظ اصل سے ہوں ہائیکورٹ بصیغہ نظر ثانی دست اندازی نہ کریگی -

نالش منجانب مسلمان ببغرض حصول ایک حصہ جائداد کے بموجب شرائط ایک وقف نامہ کے قابل تقسیم جو اوس قسم کی نالش ہے جو داخل فہرست ضمن (۱۸) ضمیمہ ۲ - ایکٹ عدالت ہائے خفیفہ منفصلات (۹ ۱۸۸۷ء) ہے اور اس لیے وہ قابل سماعت عدالت عدالت خفیفہ کے نہیں -

# صیغہ اپیل دیوانی

**مہابیر پرشاد وغیرہ**		**بنام**		**پیریا -**

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعات ۱۳ و ۲۴۴ و ۳۴۳ - اجرائے ڈگری - امر تجویز شدہ -

مدعی نے ڈگری قبضہ آراضی حاصل کر کے درخواست اجرا بذریعہ حوالگی قبضہ گذرانی بر طبق اوسکے شخص ثالث نے ایک عذر عدالت منصف میں بدین مضمون پیش کیا کہ اوسکی پاس ایک ڈگری مقدم باشبہ قبضہ اراضی مذکور کے ہے اور اس لئے مدعی کی ڈگری ناقابل اجرا ہے یہ عذر منظور ہوا اور بعدہ مدعی نے نالش استقرار اپنے حق قبضہ آراضی کے مشترکہ ساتھ عذر دار کے مدیون سابق اور عذر دار کو مدعا علیہ بنا کر دائر کی جج ماتحت نے اپیل اول میں یہ تجویز کی کہ منصف نے حسب دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے عمل کیا اور دفعہ ۱۳ - مجموعہ مذکور کو متعلق کر کے نالش مدعیکو ڈسمس کیا - بعدہ مدعی نے اپیل کیا - تجویز ہوئی - کہ حالات ایسے نہیں ہیں جنسے منصف کو حسب دفعہ ۲۴۴ - عمل کرنے کا اختیار حاصل ہو اور یہ تصور کرنا لازم ہے کہ اونکا حکم حسب دفعہ ۲۷۸ صادر ہوا جیسا کہ اوس سے ظاہر ہوتا ہے - مقدمہ لچمن سنگھ چودھری بنام بہاری لال (۱) کا حوالہ دیا گیا

(۱) سال لا رپورٹ صیغہ اپیل دیوانی جلد ۱ صفحہ ۲۰۶ -

# سلسلہ نظائر ہائیکورٹ الہ آباد مندرجہ انڈین لا رپورٹ

## جلد ۱۴ – حصہ ۱۲ – مطبوعہ دسمبر ۱۸۹۲ء

## صیغہ اپیل دیوانی

۱۲ مئی سنہ ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۴۹۸
اردو ۴۹۲

**لعل بہادر سنگھ** مدعی بنام **[illegible] پال سنگھ** وغیرہ مدعا علیہم

خاندان ہندو مشترکہ – تقسیم بعضر نابالغ – نالش بعد حصول بلوغ نابالغ ہونے کے واسطے دلاپانے اپنے کامل حصہ کے – تمادی – ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲ دفعات ۹۵ و ۹۶ –

چند اشخاص خاندان ہندو مشترکہ نے جائداد خاندان کو درمیان اپنے اس طور پر تقسیم کر لیا کہ ایک شخص خاندان کو جو وقت تقسیم نابالغ تھا اوس حصہ سے کم دیا جسکا وہ مستحق تھا نابالغ کی طرف سے اوسکا چچا تقسیم میں موجود تھا اگرچہ چچا ولی قدرتی نابالغ کا تھا مگر دیگر طور پر وہ جائداد نابالغ کی نسبت کارروائی کرنے کا مستحق نہ تھا نابالغ نے بالغ ہونے پر نالش واسطے دلا پانے کامل حصہ کے دائر کی جسکا وہ مستحق تھا –

**تجویز ہوئی** – کہ نالش واسطے داد رسی کے بوجہ فریب یا غلطی کے یہی کیوں کہ تقسیم کا اثر اندر حالات مذکورہ کے بطور حقوق نابالغ پر نہیں ہو سکتا لہذا نالش بالکل تمادی سہ سالہ محکومہ دفعات ۹۵ و ۹۶ ضمیمہ دوم ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء کے نہ تھی –

---

۲۳ مئی سنہ ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۵۰۰
اردو ۴۹۴

**نیاز بیگم** – [illegible] بنام **عبدالکریم خان** وغیرہ دیگر رسپانڈنٹان –

ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء دفعات ۱۱۳ و ۱۱۴ – درخواست تقسیم – حکم صادر متعلقہ استحقاق پر جو اثنا کارروائیات تقسیم میں پیش کیا گیا – حکم یا فیصلہ اپیل –

کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر کو جسے تجویز اوس بحث استحقاق کی کی ہو جو اثنائے سماعت درخواست تقسیم بابت ایکٹ مالگذاری اراضی ممالک مغربی و شمالی – ایکٹ نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء میں پیش کیگئی ہو لازم نہیں ہے کہ ڈگری باضابطہ تیار کرا دے بلکہ نتیجہ اوسکے حکم یا فیصلہ متعلقہ امر مذکور کا مندرج ہو – اپیل ہمارا ضمنی حکم یا فیصلہ ایسے کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر کے ہو سکیگا –

# اجلاس کامل

## آغا علیخان بنام الطاف حسین خان

شرع محمدی - فرقہ شیعہ - وقف

حسب قانون متعلقہ فرقہ شیعہ اہل اسلام کے وقف بالوصیت جائز نہیں ہے بجز اس کے کہ قبضہ واقعی جائداد موقوفہ کا خود واقف متولی کے حوالہ کرے۔

مطابق قانون مذکور کے اگر واقف قبل واقعی حوالہ کرنے قبضہ جائداد موقوفہ کے متولی کو یا اون شخصوں کو جنکے فائدہ کے لیے امانت کیگئی فوت ہوجائے تو وقف شرع سے ناجائز اور کالعدم ہوجاتا ہے۔

پس بموجبہ جس حال میں کہ واقف حسب مذکورہ بالا قبل دینے قبضہ واقعی جائداد موقوفہ کے فوت ہوا تو اوس کے ورثار کی رضامندی سے وقف بالوصیت جائز نہیں ہوجاتا۔

فرق مابین وقف بالوصیت و ہبہ بالوقف کے ظاہر کیا گیا۔

سابق کا نمبر [illegible] ۱۸۵۹ء دفعہ [illegible] امر [illegible]

[illegible] ۱۸۵۸ء کو [illegible] کیونکہ [illegible]

[illegible] ۱۸۵۸ء [illegible]

[illegible] سلام [illegible]

[illegible] ۱۸۵۸ء کو نیلام [illegible] سلام [illegible]

اسیے رہن کے [illegible] ۱۱ اپریل ۱۸۵۸ء کو [illegible] نالش [illegible]

[illegible] اسے رہن کی [illegible]

**تجویز ہوئی** کہ [illegible]

گیا اور [illegible] ایک [illegible]

سے نالش کرنے [illegible] اور [illegible] اسلام [illegible]

## موہن لال وغیرہ [illegible] بنام [illegible]

[illegible] دفعہ [illegible] چارہ [illegible]

نالش مالعود نابر فسخ

درحالیکہ نالش سابق استقرار حق نسبت جائداد [illegible] بوقت ارجاع نالش [illegible] نالش [illegible] واسطے [illegible] اراضی [illegible] مجموعہ [illegible] ممنوع السماعت نہیں ہے [illegible] خان [illegible] (۱) کی تقلید کیگئی -

## مصاحب خان [illegible] بنام عنایت اللہ - ڈگری دار -

رہن - نالش نیلام [illegible] رہن [illegible] نسبت جائداد [illegible]

فیصلہ ۵ - اگست ۱۸۶۱ء دفعات [illegible]

ضمیمہ ۴ - نمونہ جات نمبر ۱۰۹ [illegible]

---

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۸۱۹ -

[illegible]

دفعہ ۲۳۰، ۲۳۸، ۲۳۹ و ۲۳۵ ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء [illegible]

[illegible] کارروائی ہوں شہادت کا قابل پذیرائی ہونا۔ معافی کا ادہا [illegible] بسبب اس شخص کے جس سے معافی اوٹہا لیگئی ہو [illegible]

ایک مقدمہ میں [illegible] شہادت [illegible] دیگر طور پر قابل پذیرائی ہے اس امر سے قابل پذیرائی نہیں ہو سکتی کہ اس سے کسی جرم کا علاوہ اوس جرم کے مرتکب ہونا ظاہر ہوتا ہے جسکی نسبت تجویز ہو رہی ہے [illegible] نمبر (۱) کا حوالہ دیا گیا۔

ایک شخص ملزم جس سے وعدہ معافی کیا گیا ہو اور جسے شہادت بروے معافی مذکور خلاف اون اشخاص کے دی ہو جنپر اوسکے ساتھ الزام لگایا گیا تھا اس قابل نہیں ہے اگر معافی مذکور اوٹھا لیجاوے کہ پھر شریک ملزم کے کٹہرہ میں کہڑا کیا جاوے اور اوسکی نسبت اسطور پر تجویز کیجاوے گی تاکہ اوس سے کبھی وعدہ معافی نہیں کیا گیا تھا بلکہ اوسکی نسبت تجویز اون اشخاص کی تجویز سے علیحدہ ہونی چاہیئے جنپر اوسکے ساتھ الزام لگایا گیا ہو۔

درحالیکہ [illegible] کی بابت ایک ہی مقدمہ میں تجویز بسبب جرائم [illegible] مرقہ بالجبر کے جسکا ارتکاب [illegible] ایک [illegible] ہوا اور نسبت ایک دوسرے جرم سرقہ بالجبر کے کیگئی ہو جسکا ارتکاب [illegible] اور [illegible] قریب [illegible] سرقہ بالجبر و قتل عمد کے تہا۔

**تجویز ہوئی** کہ ان جرائم علیحدہ کی تجویز ایک ساتھ ہونیسے اگر چہ وہ داخل غلطی یا بیقاعدگی حسب منشاے دفعہ ۵۳۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہے یہ ضرور نہیں ہے کہ تمام تجویز کالعدم ہوجاوے۔

## صیغہ اپیل دیوانی

**جہنکا** - مدعا علیہا - بنام **بلدیو سہاے** - مدعی

رہن۔ نالش نیلام بجائے مرتہن تمام شئی کی نیلام درحالیکہ مرتہن نے جزو در شئی نیلام [illegible]

(۱) [illegible] ایبٹس صاحب جلد ۲ صفحہ ۱۹۹

علاوہ ازیں تو بیرسٹر کسی گواہ خاص کا [illegible]

[illegible]

ایک مقدمہ میں جو ہائیکورٹ [illegible]

کا ضروری نہیں ہے کہ کسی گواہ کا اظہار [illegible]

[illegible] اگر بیرسٹر کی یہ رائے ہے کہ گواہ [illegible]

[illegible] لازم ہے وہ یہ ہے کہ اون گواہوں کو جنکا اظہار [illegible]

حاضر کرائے تاکہ عدالت یا وکیل مدعا علیہ کو [illegible] مقدمات

(۱) [illegible] بنام کالی پرشاد (۲) [illegible] مقدمات [illegible] (۳) و ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام

الستا مدت (۴) سے اختلاف کیا گیا۔

## صیغہ اپیل دیوانی

## امام الدین و یک کس دیگر مدعا علیہما بنام لیلا دھر مدعی

نالش عدم شمول فریقوں کا - میعادی ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء دفعہ ۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۳۲

شراکت - شریک حق القائم کا استحقاق نالش بابت قرضہ جات یا اپنی دکان سے

بجز اسکا کہ بصورت انتقال بجانب دیگر شریک یا شرکا کے صرف ایک شریک کو مجاز و یا زیادہ شرکاء حق القائم کے یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ بابت قرضہ ناشئی دکان کے نالش کرے - مقدمات ڈالرچند بنام طرام داس (۵) وگوبند پرشاد بنام جیندر سنگھ (۶) کا حوالہ دیا گیا۔

عدالت کو اختیار ہے کہ مطابق دفعہ ۳۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے کسی ضروری فریق نالش کو شامل کرے اگرچہ وہ مدت شامل کرنے فریق مذکور کے مطابق قانون میعادی مجریہ سنہ ۱۸۷۷ء کے اوس نالش کے ڈسمس کر دینے پر مجبور ہو - مقدمات رام سنگھ بنام رام لال کھتری (۷)، دکالداس کیولداس بنام ناتھو بھگوان (۸) کا حوالہ دیا گیا و مقدمہ اور مل سنگھ کارپوریشن بنام چیرپل (۹) کی نسبت بحث کی گئی۔

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۲۱ — (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۴۵

(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۱۴ — (۴) بنگال لا رپورٹ [illegible] جلد ۱۵ صفحہ ۲۳۴

(۵) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۵۲ — (۶) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۸۱

(۷) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۸۱۵ — (۸) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۱۰

(۹) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۱۲

درحالیکہ کوئی امر ایسے ظاہر کرنے سے مخالف نہ رکھ سکے ہو تو ہر ایک جس سکے ساتھہ ذمہ دار الحال ان ... سکے ادا کرنے کی بوقت ہے ... قرض دیا گیا ہے لیکن مرتہن کو نالش اسلئے چارہ کار کی ادا مقابلہ جائداد کے کرنی چاہیئے السا کرسکتا ہے غیر ضرور تی ہے کہ آیا نامبردہ سکے ایسی صرحی نالش اسکی داد رسی کی مقابلہ جائداد غیر منقولہ کی ہے یا نہیں تحریر خاص صورتوں سکے وہ داد رسی مذکورہ صرف بموجب احکام دفعہ ۹ ایکٹ انتقال جائداد سکے حاصل کرسکتا ہے اور اگر داد رسی مذکور سے انکار کیا جاتا ہے تو انکار مانع دعوا بابت مابعد مقتضیہ دفعہ ۹ کا ہوگا۔ مقدمہ حفیظ الدین احمد بنام داموداس (۱) پیسند کیا گیا و مقدمہ ٹیک ناتھ بنام ٹھیرداس (۱) شرح کیا گیا و مقدمات سیٹھ بنام سیٹھ (۳) وراج سنگھ بنام پرماسد (۴) ودھلر بنام ڈگیری دیبیا (۵) اورگاد ڈی بنام بھگوت پرشاد (۶) کا حوالہ دیا گیا۔ تحریرات لست منعی متعلق دفعات ۸۸ و ۸۹ و ۹۰۔ ایکٹ انتقال جائداد۔ توضیح عبارت۔ کا ہونا قابل وصول مندرجہ دفعہ ۹۔ مقدمہ سوماتی شاہ بنام علی نوازخان (۷) پر بحث کیگئی۔

## صیغہ نگرانی دیوانی

۱۶ مئی ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۵۱۵
اردو — ۵۱۵

## رحیما ڈگریدار بنام بلبیال رائے۔ مدیون ڈگری۔

ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء دفعہ ۸۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔ دفعات ۲۴۴ و ۶۲۲۔ نگرانی۔

حکم حسب دفعہ ۸۷۔ ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء جسکی روسے سوا دوبارہ اسے زر رہن مجاز نہیں کی تو سیع کیگئی ہو ایک ڈگری حسب منشائے دفعات ۲۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۸۸۲ء سکے ہے اور ایسے کوئی درخواست حسب دفعہ ۶۲۲ مجموعہ مذکور سکے بابت نگرانی حکم مذکور سکے نہیں گذر سکتی۔

## صیغہ فوجداری ابتدائی غیر معمولی

۲۰ مئی ۱۸۹۲ء
صفحہ کتاب انگریزی ۵۲۱
اردو — ۵۲

## ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام اسٹینٹن و فلن

(۱) ویکلی نوٹس ۱۸۸۹ء صفحہ ۱۴۹۔ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۶
(۳) رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۵۔ (۴) " " " " ۱۱ " ۴۸۶
(۵) ویکلی نوٹس ۱۸۹۱ء صفحہ ۱۴۳۔ (۶) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۵۶
(۷) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۳۶۱۔

# مشیر دکن

## جلد نہم

حصہ سوم

فیصلہ جات مجلس عالیہ عدالت العالیہ سرکار عالی

سنہ ۱۳۰۳ فصلی

۲ ربیع الاول ۱۳۱۱ — تنقیحات انگریزی — ۳۶۹ ، ۵۲۹

**[illegible] بنام بھولا ناتھ و کسی دیگر مدعیان**

محمد [illegible] دفعہ ۱۱۲ [illegible] ڈگری [illegible] اوائے [illegible] عدم ادا کا اندراج ہونا [illegible]

اگر نالش [illegible] ڈگری [illegible] ادا [illegible] اندر میعاد [illegible] ڈگری کے صادر [illegible] لیکن [illegible] اداکرے کا نالش [illegible] کیا اثر ہو سکتا [illegible] کہ [illegible] مدت [illegible] ادا کرے [illegible] کو جاری نہیں کرا سکتا۔ گووندی سنگھ بنام جے سری سنگھ (۱) کا حوالہ دیا گیا نیز [illegible] بنام شاہ محمد تقی (۲) سے اختلاف کیا

---

۲۲ جولائی ۱۸۹۲ء — تنقیحات ۱۳۱ — ۹۳ اردو

**فاطمہ بی بی مدعیہ — عبدالمجید مدعا علیہ**

ایکٹ ۱۸۸۲ء دفعات ۵۷، ۲۱۲ و ۲۴۴ — جس میں [illegible] نالش بغرض دلا پانے جائداد غیر منقولہ وا صلات کے سماعت میں [illegible] ہر دو دعاوی [illegible] مقدمہ بحکم ہائیکورٹ کا رسمی اوس عدالت کا جس عدالت میں کہ مقدمہ منتقل ہوا ہے۔

درحالیکہ بموجب حکم ہائیکورٹ کے مقدمہ عدالت جج ماتحت سے عدالت صاحب جج ضلع میں واسطے تجویز کے منتقل کیا جائے تو صاحب جج ضلع کا یہ کام نہیں ہے کہ نالش کی تجویز خود کریں اور حاکم موصوف مجاز اسکے نہیں ہیں کہ نالش کو عدالت جج ماتحت میں پھر منتقل کریں۔

السی نالش میں جو اسحقاق پر مبنی ہو اور جس میں دلا پانے جائداد غیر منقولہ اور واصلات کا دعوی کیا جائے عدالت کو اختیار ہے کہ حسب دفعہ ۲۱۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی نسبت دعوے جائداد غیر منقولہ و دعوے واصلات کے تعداد کی ہدایت کرے۔

درحالیکہ حسب دفعہ ۲۱۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی عدالت اس قسم کی نالش میں ڈگری جائداد کی بابت صادر کرے اور یہ ہدایت کرے کہ تعداد واصلات کی نسبت تحقیقات ہو تو یہ لازمی نہیں ہے کہ بدایں نسبت تحقیقات تعداد زر واصلات کے درج ڈگری کیجائے۔ مقدمہ پورچند بنام پرا داس (۳) کا حوالہ دیا گیا۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۷۶ (۲) ویکلی نوٹس بابت ۱۸۹۲ء صفحہ ۴۔
(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۲۔

[illegible] دیگر

[illegible] سرکار [illegible]

| نام | دفعہ | جرم | |
|---|---|---|---|
| [illegible] | | [illegible] | ١٦ |
| [illegible] | | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | ١٠ | [illegible] فوجداری | |
| [illegible] | ١١ | [illegible] | ١ |
| [illegible] | | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | ١١ | [illegible] | |
| [illegible] الدین | ١٨ | [illegible] | ١٢ |
| [illegible] | ٤١ | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | ٢١ | [illegible] شدہ | ١٢ |
| [illegible] محمد [illegible] الدین | ١٩ | [illegible] | ١٢ |
| [illegible] | ٢٢ | [illegible] | ٣٠ |
| [illegible] امام الفضل | ٢٥ | اخراج جرم مذکور | ٣٠ |
| [illegible] | ٣٢ | [illegible] جرم | [illegible] |
| کوشا [illegible] | ١٤ | انسان [illegible] | ٢١ |
| [illegible] | ٢٦ | [illegible] | |
| صیغہ مرافعہ فوجداری | | [illegible] | ١ |
| [illegible] سرکار [illegible] | ٣ | [illegible] شریک جرم | [illegible] |
| صیغہ تصحیح فوجداری | | [illegible] | ١٤ |
| سرکار [illegible] | ٩ | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | ٣٩ | [illegible] فرار [illegible] جرم | ١ |
| مسماۃ [illegible] | ٢٥ | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | ٥ | [illegible] | [illegible] |

# ۱ ۱ فیصلجات مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی

| حصہ ۳ | | حصہ ۵ ضمن دکن | حصہ |
|---|---|---|---|
| دستاویز [illegible] | ۲۱ | قتل شبہ عمد | [illegible] |
| [illegible] کی آمدنی | ۲۱ | دوران [illegible] | ۴۴ |
| حکم علاوہ [illegible] | ۱۱ | [illegible] کو [illegible] | ۲ |
| حکم امتناعی درخواست [illegible] | ۳۴ | گلا دبانا [illegible] | ۱۰ |
| دعوے [illegible] | ۱۲ | [illegible] | ۱ |
| دفعہ [illegible] قانون کا کورٹ | ۱۴ | [illegible] | ۲۵ |
| دعوے [illegible] | ۲۹ | [illegible] | ۱۸ |
| دعوے [illegible] | ۲۱ | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | ۳۳ | [illegible] | ۱۳ |
| دعوے [illegible] | ۳۵ | [illegible] | ۴۱ |
| ذمہ داری [illegible] نابالغ | ۳۱ | [illegible] | ۴ |
| ذمہ داری نابالغ | ۔۔ | [illegible] اقرار نامہ | ۲۸ |
| [illegible] کرنا | ۱ | | |
| [illegible] | ۲۸ | | |
| [illegible] اجرائی ڈگری | ۱۸ | | |
| عدالت کا فیصلہ [illegible] کرنا | ۱۹ | | |
| غیر حاضری [illegible] | ۳۸ | | |
| فیصلہ کی اطلاع | ۱۸ | | |
| فیصلہ [illegible] | ۱۷ | | |
| فیصلہ کا اپیل | ۔۔ | | |
| قتل شبہ عمد | ۵ | | |
| ۔۔ ۔۔ ۔۔ | ۶ | | |
| قانون [illegible] سماعت | ۱۳ | | |
| قتل شبہ عمد | ۱۶ | | |
| قتل عمد | ۲۵ | | |

# سلسلۂ فیصلہ جات مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی

## فہرست مقدمات

### اجلاس کامل



### جلسہ متفقہ

### مرافعہ دیوانی



### جلسہ متفقہ

### مرافعہ متفرقہ



### جلسہ متفقہ

### صیغہ نگرانی دیوانی



### جلسہ متفقہ

### مرافعہ فوجداری



### جلسہ متفقہ

### صیغہ نگرانی فوجداری



### جلسہ متفقہ

### صیغہ تصحیح فوجداری



## فہرست مضامین ردیف وار

| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| اکیسویں [illegible] | ٦٥ | [illegible] ارتکاب | ٥٥ |
| ادائی [illegible] | ١٧ | دفعہ ٢٣ قانون رجسٹری | ٦٢ |
| [illegible] | ٨٦ | دعوے [illegible] | ٩١ |
| دونوں طرف سے رہائی اور بعض [illegible] | ١٩ | [illegible] | ٥٥ |
| معافی [illegible] | | دفعہ ٢٤٣ گشتی [illegible] (٢) | ٩٧ |
| [illegible] ڈالنے کی [illegible] | ٣ | [illegible] کا اثر معاملہ پر | ٩٣ |
| [illegible] علیہ تابع ولی مدعا علیہ کا ساتھ جانا | ٩٣ | دروغ حلفی نمبر ١٢٩٩ [illegible] | ٦٩ |
| [illegible] تجویز | ٦٧ | سرقہ بالجبر | '' |
| [illegible] کسی دوسرے شخص کے [illegible] | ٥ | شہادت مال مسروقہ کے لئے کیا [illegible] | ٦٥ |
| سرقہ کا قدیمی ہونا | | سزا جرم کا سال کس حد تک قابل [illegible] | ٦٩ |
| سرقہ کی ضرر رسانی | '' | شہادت شرکائے جرم | '' |
| [illegible] دعوی [illegible] | ٩١ | شہادت کی وقعت | ٧٤ |
| [illegible] غیر حاضری [illegible] | ٩٥ | شہادت ملتوی | '' |
| [illegible] شخص [illegible] | ٥٩ | شہادت کی وقعت | ٨٢ |
| [illegible] شہادت کی ضرورت | ٦٩ | شہادت کے [illegible] | '' |
| [illegible] کے شرائط | | ضرر رسانی | ٨ |
| [illegible] شہادت کی ضرورت | ٨٣ | ضرر رسانی کے لئے مار ڈالنے کی نسبت | '' |
| [illegible] کا استعمال [illegible] خاص کر کسی حالت میں قائم رہنے کی تجویز کرنا۔ | ٧٨ | ضرور نہیں ہے۔ | |
| | | ضرورت درخواست قیام مقدمہ [illegible] | ٩٥ |
| [illegible] عدالت [illegible] عذرداری کے معاملہ میں کیا کرنا چاہئے۔ | ٥٧ | عذرداری مرہن | ٥٦ |
| | | عذرداری کے معاملہ میں کیا کرنا چاہئے | '' |
| حق [illegible] | ٩٣ | عدالت فوجداری کا حقیقت کے نسبت فیصلہ کرنا | ٧٨ |
| حملہ اور تحریک کا جرم علیحدہ علیحدہ قائم کرنا | ٩٧ | فیصلہ پر [illegible] اور اس کا اثر | ٦٣ |
| حکم واپسی عرضی دعوے | ٩٢ | فعل مجرمانہ | ٨ |
| [illegible] | ٩٢ | فریب کے لئے کیا چیز ضرور ہے | ٨٨ |

# سلسلہ فیصلہ جات مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی

## فہرست مقدمات

### صیغہ مرافعہ دیوانی

#### اجلاس متفقہ



### صیغہ مرافعہ متفرق دیوانی

#### اجلاس متفقہ



### صیغہ نگرانی دیوانی

#### اجلاس متفقہ



### صیغہ نگرانی فوجداری

#### اجلاس متفقہ



### صیغہ مرافعہ متفرق فوجداری

#### اجلاس متفقہ



### فہرست مضامین [illegible]

[illegible] مجلس عالیه عدالت [illegible] سرکار عالی [illegible] ۱۰

| فهرست [illegible] | | [illegible] | |
|---|---|---|---|
| اجلاس کامل | | [illegible] | ۱۳۲ |
| | | [illegible] | ۱۳۰ |
| | | [illegible] | ۱۱۷ |
| [illegible] نام [illegible] | ۱۲۰ | فهرست [illegible] | |
| [illegible] | ۱۱۱ | | |
| صیغه مرافعه دیوانی | | اجمال [illegible] | ۱۳۰ |
| | | اجمال [illegible] | |
| اجلاس متفقه | | [illegible] | ۱۱۷ |
| | | استقاط [illegible] | ۱۳۱ |
| شیخ احمد [illegible] نام [illegible] | ۱۳۱ | استقاط [illegible] | |
| صیغه مرافعه فوجداری | | [illegible] | |
| | | اعدام [illegible] | |
| تصحیح اجلاس کامل | | [illegible] | ۱۳۱ |
| | | اجمال [illegible] | |
| سرکار عالی [illegible] نام [illegible] | ۱۳۳ | [illegible] | |
| صیغه نگرانی فوجداری | | [illegible] | |
| | | [illegible] | ۱۳۰ |
| [illegible] نام [illegible] | ۱۳۹ | [illegible] | |
| محمد ابراهیم [illegible] شیخ حسن [illegible] | ۱۳۸ | [illegible] | ۱۱۰ |
| صیغه مرافعه فوجداری | | [illegible] | |

# خلاصہ فہرست فیصلہ جات عدالت العالیہ ممالک محروسہ سرکار عالی

| نام مقدمہ | نمبر | خلاصہ | صفحہ |
|---|---|---|---|
| فہرست فیصلہ جات | | [illegible] | |
| [illegible] دیوانی | | [illegible] | ۱۸۱ |
| اجلاس منفصلہ | | مرافعہ فوجداری | |
| [illegible] | [illegible] | اجلاس منفصلہ | |
| [illegible] لال | [illegible] | [illegible] | ۱۸۴ |
| [illegible] | [illegible] | فہرست اشخاص و فیصلہ جات | |
| [illegible] رام لال | [illegible] | [illegible] | ۱۵۸ |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | ۱۶۹ |
| [illegible] | ۱۶۶ | [illegible] | ۱۸۲ |
| مرافعہ متفرق بواسطہ | | [illegible] | ۱۶۳ |
| اجلاس منفصلہ | | [illegible] عدالت میں پیدا ہوا | ۱۷۰ |
| مسماۃ [illegible] بیگم بنام احمد خان | [illegible] | تحقیقات [illegible] | ۱۵۴ |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | 〃 |
| گنگا رام | ۱۶ | [illegible] کی ضرورت | ۱۶۴ |
| [illegible] خان 〃 گوپال راؤ | [illegible] | [illegible] درخواست مرافعہ کو واپس کر دیا ہو | ۱۶۰ |
| مسماۃ [illegible] 〃 [illegible] | [illegible] | [illegible] | |
| [illegible] بیگم 〃 [illegible] | [illegible] | حق [illegible] | ۱۶۱ |
| [illegible] الدین 〃 سید [illegible] شاہ | [illegible] | [illegible] | ۱۶۲ |
| صیغہ مرافعہ فوجداری | | [illegible] | ۱۶۸ |
| اجلاس منفصلہ | | [illegible] | ۱۸۴ |
| [illegible] بنام سید [illegible] | [illegible] | [illegible] متروکہ | ۱۵۴ |
| صیغہ تصحیح فوجداری | | [illegible] | ۱۵۸ |
| | | [illegible] | ۱۶۳ |

| اندراج | صفحہ | اندراج | صفحہ |
|---|---|---|---|
| [illegible] | ۱۵۱ | کیا نا جائز حرام ہے | ۱۳۹ |
| [illegible] | ۱۴ | کو والی کا بلاوجہ زیادہ عرصہ تک [illegible] | ۱۴۳ |
| [illegible] قرار [illegible] | [illegible] | [illegible] کیا کشتی [illegible] | |
| حاکم [illegible] کسی [illegible] | ۱۵۱ | [illegible] کا لسن | ۱۴۰ |
| [illegible] سلطان [illegible] | ۱۲۱ | مختصر | ۱۵۱ |
| [illegible] عربی | | [illegible] کا [illegible] | / |
| [illegible] انگلستان [illegible] | | [illegible] دستاویز کی [illegible] کا [illegible] | ۱۴۸ |
| [illegible] | ۱۲۹ | [illegible] شرط [illegible] تغیر و تبدل [illegible] نہیں ہو سکتا | |
| [illegible] العام | ۱۲۷ | | |
| [illegible] رسالہ | ۱۴۰ | [illegible] کا تعلق ضرور ہے | / |
| [illegible] شرعی | // | | |
| [illegible] | ۱۳۶ | | |
| راہی [illegible] | / | | |
| سرکار [illegible] | // | | |
| [illegible] | ۱۴۱ | | |
| [illegible] مدت | ۱۴۸ | | |
| عدم [illegible] کی دیگر صورت | ۱۴۳ | | |
| [illegible] ۲۵ [illegible] دستور العمل [illegible] | ۱۳۰ | | |
| [illegible] | ۱۳۴ | | |
| [illegible] | // | | |
| [illegible] | // | | |
| | ۱۳۵ | | |
| قتل | ۱۴۳ | | |
| قتل [illegible] حاکم [illegible] قاتل [illegible] نہیں ہوسکتا | ۱۵۱ | | |
| کو والی [illegible] | ۱۳۳ | | |

مندرجہ فیصلہ جات عدالت سرکار عالی

اجلاس ....

| | | | |
|---|---|---|---|
| اجلاس ... | | | |
| مرافعہ بصیغہ دیوانی | | | ۱۹۱ |
| اجلاس ... | | | ۱۹۲ |
| | | | ۱۹۵ |
| اگسا ولد لنگا ... بنام کرلنگا ... | ۲۷ | پیر ... صاحبزادہ ... حسن علی وغیرہ | ۱۱۱ |
| مہر خاتون زوجہ شمس خاتون ... قاسم خاتون ... | ۲۳ | صیغہ تصحیح فوجداری | |
| والاحمد کشو چند گوہر ... | ۲۵ | اجلاس ہفتم | |
| مرافعہ بصیغہ دیوانی | | ... ولد ... بنام ... | ۱۹ |
| اجلاس ہفتم | | ... بنام ... | ۲۴ |
| ... ولد ... بنام ... | ۱۱ | مرافعہ بصیغہ نگرانی فوجداری | |
| ... ولد ... | ۱۲ | اجلاس ... | |
| مسماۃ ... مسماۃ ... قاسم علی ... | ۲۰۹ | ... بنام محمد علی ... | ۱۹۱ |
| مسماۃ ... | ۱۱۲ | سرکار ... | ۵۹ |
| مرافعہ بصیغہ متفرق دیوانی | | ... | ۲ |
| اجلاس ہفتم | | فہرست ... | |
| ... بنام ... الدین | | ... | ۱۱۴ |
| مرافعہ بصیغہ فوجداری | | ... | ۱۱ |
| | | ... | ۱ |

# [illegible] فیصلہ جات مجلس [illegible] سرکار [illegible]

# سلسلہ فیصلجات مجلس عالیہ عدالت العالیہ سرکار عالی

## فہرست مقدمات

# سلسلہ فیصلجات مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی

## فہرست مقدمات

### صیغہ دیوانی

#### اجلاس منقعقہ



### مرافعہ متفرقہ دیوانی

#### اجلاس منقعقہ



### مرافعہ صیغہ فوجداری

#### اجلاس منقعقہ



### نگرانی صیغہ فوجداری



### فہرست مضامین ردیف وار

| | |
|---|---|
| [illegible] | ۲۷۰ |
| [illegible] | |
| [illegible] | ۱۰ |
| [illegible] | ۱۱ |
| [illegible] | |
| [illegible] | ۲۸۲ |
| [illegible] | |
| [illegible] . . . | ۱۶۵ |
| [illegible] . . | ״ |
| [illegible] . . . . . . . . | ۲۸۹ |
| [illegible] . . . . . . | ״ |
| [illegible] . . . . . . . | ۲۹۴ |
| [illegible] ارزدی شاه‌ستر . . . . . | ۲۸۳ |

# سلسلہ فیصلہ جات مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی

## فہرست مقدمات

### اجلاس کامل



### مرافعہ صیغہ دیوانی

### اجلاس متفقہ



## فہرست مضامین رپورٹ دار

19

# سلسلہ فیصلجات مجلس عالیہ عدالت ہائے ممالک محروسہ سرکار عالی

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| **فہرست مقدمات** | |
| **صیغہ مرافعہ دیوانی** | |
| **اجلاس کامل** | |
| راودی وبالاجوان وغیرہ بنام ملکو ولد راما | ٣٥٢ |
| علی بن عمر نواب شمشیر الدولہ " موسیٰ بن لعل سالم بن علی | ٣٥٠ |
| **اجلاس کامل** | |
| قاسم علیخان بنام نصیب النساء بیگم | ٣٤٣ |
| **مرافعہ صیغہ دیوانی** | |
| **اجلاس متفقہ** | |
| سدی الماس بن عبد اللہ " محی الدین خان | ٣٢٦ |
| سماۃ بہاگرتی بائی " شنکر ولد [illegible] | ٣٣٨ |
| پیر محلک علی " عبد القادر ولد [illegible] | ٣٤٠ |
| محمد عنایت اللہ خان " پیر فرزند علی | ٣١٠ |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| محمد کمال خان بہادر " [illegible] | ٣٥٢ |
| **مرافعہ دیوانی متفرقہ** | |
| **اجلاس منفردہ** | |
| احمد علیخان " محمد [illegible] | ٣٤٣ |
| کریم النساء بیگم " غلام رسول | ٣٤٤ |
| ہیرا لعل ولد لچھمی رام " لچھمی رام | ٣٤٩ |
| **فہرست مضامین بلحاظ ردیف وار** | |
| اقبال مدعا علیہ متنی اور اور سکا اثر | ٣٣٨ |
| اطلاع بیع . . . . . | ٣٤٥ |
| تنقیحات . . . . . . | ٣٣٩ |
| جبر بازو منجید . . . . . | ٣٠٥ |
| حق شفیع . . . . . . . . . | ٣٤٥ |
| دعویٰ زر . . . . . . | ٣٣٦ |
| دعویٰ [illegible] . . | ٣٤٠ |
| دعویٰ [illegible] | ٣٣٠ |
| دفعہ ٢٢٥ [illegible] . . . . . . | ٣٠٩ |

ممالک محروسہ سرکار عالی

[illegible] ہائی فوجداری

اجلاس [illegible]

[illegible] مولوی محمد یسین خان صاحب ارکان مجلس عدالت العالیہ

سرکار عالی

[illegible] مدعی

بنام

[illegible] ملزم

[illegible] ترتیب فرد قرار داد جرم ۔

فیصلہ

اگرالت [illegible] ایسے کہ میں [illegible] جس [illegible]

[illegible] اُس [illegible] کرتے تھے تو الف کا

[illegible]

جرم سزا [illegible] جرم ہے جس کو قانون سرکار [illegible] میں [illegible]

اور ایسی [illegible] شہادت [illegible] مرتب کرنے [illegible] قرار داد جرم کے لیا سکتی ہے ۔

مفتی محمد سعید خان صاحب رکن عدالت ضلع کی رائے [illegible]

کہ کوئی [illegible] میں [illegible] ہے بلکہ حفاظت میں اپنے کھیت کے تھا اور وہ [illegible]

---

[illegible] صدر عدالت [illegible] تجویز تحقیقات [illegible] ۔

۳ | یاجواب [illegible] مولوی [illegible] صاحب [illegible] صاحب مجلس

[illegible]

سرکار بنام مرافع خیر خان — سرکار عالی سے تقیید مرافعہ علیہ اقدام قتل عمد گرفتاری سے [illegible] ثابت ارادہ ملزم

(حاشیہ: مرافعہ نمبر ۳۰ — منفصلہ ۱۹ خورداد ۱۳۱۲ ف)

خلاصہ

ایک ملزم نے ڈاکہ کی علت میں گرفتار [illegible] سے بھاگ گیا کہ اسی بعد گرفتاری کی وقت ایک بندوق سر کی [illegible] معلوم ہوتا کہ ملزم کا اس وقت کیا ارادہ تھا

نتیجہ نہیں ہوئی ۔ کہ صرف اس قدر واقعہ سے کہ ملزم نے گولی چلائی اور وہ دو شخصوں کے درمیان سے نکل گئی جرم اقدام قتل مستنبط نہیں ہوتا۔ جرم مذکور کے اثبات کے لیے کوئی دوسرا قرینہ بھی ہونا چاہیے جس سے معلوم ہو کہ ملزم نے درحقیقت قتل کی نیت سے گولی چلائی تھی۔

مولوی علی رضا خان صاحب وکیل مرافع کی طرف سے اس وقت کوئی حاضر نہیں۔ اسکو بعلت اقدام قتل عمد دس سال کے قید کی سزا دی ہے اسکا یہ مرافعہ گزرتا ہے واقعہ جسکا حسب رائے عدالت ماتحت ابتدائی یہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ شخص حراست سے بھاگ گیا تھا۔ گرفتاری کی کارروائی جاری تھی۔ اسکا پتہ لگا لوگ کوتوالی کے گرفتاری کو گئے اس نے گولی چلائی۔ اس پر سے جرم الزام قتل عمد کی سزا تجویز کی گئی ہے۔ مسل کو ملاحظہ کیا۔ اول تو اس مقدمہ کی مسل سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ایک شخص حبیب اللہ نامی سوار نے اسکا ہاتھ تلوار سے کاٹ ڈالا بعد گرفتاری کی۔ اگر ایسا ہے تو اوس شخص پر بھی جرم عاید ہوتا تھا اوسکی کوئی تحقیقات ہوئی یا نہیں پایا نہیں جاتا۔ حالانکہ وہ بڑا مجرم تھا اوسکی تحقیقات ضرور ہے۔ لہذا عدالت کو چاہیے کہ اوس پر مقدمہ قائم کرکے اوسکی نسبت بھی تجویز صادر کریں۔ اب رہا اس ملزم کی نسبت اسوقت جو رویداد ہے وہ کافی نہیں۔ جرم اقدام قتل عمد کے لیے پائی نہیں جاتی۔ گولی کا چلانا اور اوس کا دو آدمیوں کے درمیان سے نکل جانا صرف اسقدر واقعہ سے جرم اقدام

۲

راستہ میں کچھ زیادہ چھوڑنا بیان کیا جاتا ہے وہ غلط ہے۔ ہدایت اُسکو آئندہ کے لیے کافی تھی وہ جو تحصیلدار نے جرمانہ بھی کیا ہے وہ بیجا ہے۔ تجویز تحت تحصیلدار و صاحب ... منسوخ ہوا اور ملزم کو واپس دیا جائے۔

**مولوی محمد یسین خان صاحب رکن** — واقعات یہ ہیں کہ بیان مستغیث ... عدالت تحصیل تعلقہ اندول میں نالش مزاحمت بیجا کی بمقابلہ ملزمین نا کام ہو گیا یا بیان ... کہ اُنکے جانور ایک نالہ میں پانی پینے جایا کرتے ہیں۔ ملزمین نمبر ۱ و ۲ نے راستہ ... اُن کے کھیت میں سے ہو بند کر دیا۔ ایک ملزم نے ارتکاب جرم سے انکار کیا۔ دوسرے نے کہا کہ ... پٹیل و پٹواری نے بتایا تھا اُتنا چھوڑ کر ہر دو طرف کاشت کی تھی۔ تحصیلدار نے ... متنازعہ کی ہر ایک ملزم کو مجرم قرار دیکر پانچ پانچ روپیہ جرمانہ کیا۔

**امر قابل غور و انفصال یہ ہے کہ**

۱۔ آیا ہر دو ملزمین مرتکب جرم منسوبہ ہوئے یا نہیں۔

ہماری رائے میں جو تحریک نگرانی عدالت ضلع و صدر عدالت نے کی ہے وہ درست ہے کیونکہ فعل ملزمین حد جرم مزاحمت بیجا تک نہیں پہونچتا۔

مگر ہم رائے ہر دو عدالت سے نسبت مرتب کرنے فرد قرارداد جرم کے اتفاق نہیں کرتے مزاحمت بیجا ایک خفیف جرم ہے جس کو انگریزی میں سمن کیس کہتے ہیں اور جتنے سمن کیس ہیں اُن میں فرد قرارداد جرم کا مرتب کرنا ضرور نہیں ایسے مقدمات میں شہادت صفائی بغیر مرتب کرنے فرد قرارداد جرم کے لیجاتی ہے۔ بابت وقوع جرم کی نسبت ہماری رائے یہ ہے کہ ملزمین سے کوئی جرم وقوع میں نہیں آیا صرف کسی کھیت میں بغرض حفاظت زراعت کانٹے لگانا اور راستہ کو کسی قدر تنگ کر دینا کوئی جرم نہیں ہے جب تک کہ شرارت اور بدنیتی ثابت نہ کی جاوے۔ نظر بایں منظوری نگرانی،

**حکم ہوا۔**

کہ فیصلہ تحصیلدار تعلقہ اندول منسوخ کیا جائے۔ اور جرمانہ ملزمین کو واپس ہو۔

**صیغہ مرافعہ فوجداری**

**اجلاس متفقہ**

۵

## فیصلہ جات نظائر فوجداری

آصف ۔ الراس ۱۳۲۳ھ

باجلاس مولوی محمد یسین خان صاحب و مولوی نظام الدین صاحب ارکان

## مجلس عالیہ عدالت عالی

مقدمہ سرکار مستغیث بنام ابوجی گناجی و مہدو ملزمین

قتل عمد ۔ باؤلی میں مشکیں باندھکر ڈالدینا ۔ بیان شریک جرم ۔

## خلاصہ

ملزمہ نے ایک لڑکی کو جسکی عمر بارہ سال کی تھی ایک باؤلی میں مشکیں باندھکر ڈالا اور ہلاک کر دیا ۔

**تجویز ہوئی** ۔ کہ جرم قتل عمد کا ارتکاب کیا گیا ۔ شریک جرم کا بیان دوسرے شریک کی نسبت بلا کسی تائیدی شہادت کے وثوق کے قابل نہیں ہے ۔

**مولوی محمد یسین خان صاحب رکن** ۔ واقعات مقدمہ کو عدالت ابتدائی فوجداری نے اپنی تجویز میں بیان کر دیا ہے اس لیے ان کو مکرر بیان کرنیکی ضرورت نہیں ۔

امور قابل غور و انفصال یہ ہیں کہ ۔

۱ ۔ کیا ملزمہ نمبر (۱) مسماۃ ... متوفیہ کو باؤلی میں ڈالکر ہلاک کیا ۔

۲ ۔ اگر کی تو اوسکا یہ فعل بدرجہ قتل عمد تک پہونچتا ہے یا نہیں ۔

۳ ۔ ملزمہ نمبر (۱) کیسی سزا کی مستوجب ہے ۔

۴ ۔ کیا ملزم نمبر (۲) حسب تجویز عدالت تحت قابل رہائی ہے ۔

... شہادت ... ان ... و میران صاحب ... باؤلی

(۱) مصحح ... صاحب حاکم عدالت فوجداری ضلع ۔

۱ میثاق ۲۲۳ ۔ ۲ مسلہ ۱۲ جلد ۲ رشاد ۱۳۲۳ھ

۳

[illegible] ہو سکتا [illegible] اور [illegible] معلوم نہیں ہوتی کہ [illegible] اس سے
قتل کی نسبت سے [illegible] ابتدائی [illegible] ہونا چاہئے اس سے تعلق کوئی [illegible] قرینہ [illegible]
ابتدائی نے [illegible] بتلایا ہے اس [illegible] باوجود یہ کہ [illegible] وہ قابل [illegible]
ہے۔ اور [illegible] کر کے [illegible] کرتے ہیں کہ [illegible] تمام [illegible] اگر [illegible]
اوس کی تحقیقات کیجائے اور اس [illegible] قابل [illegible]
تحقیقات کیجاوے۔ عدالت سے [illegible] سزا کو [illegible]
میں سرا پا [illegible] تصور کر کے سخت [illegible] اس کے [illegible] ہوتا کہ [illegible]
میں کیا کیا سزا ہوئی تھی۔ [illegible] بات [illegible] دیکھی [illegible]
تھا۔ اوس مقدمہ کا کیا نتیجہ ہوا۔ اور کسی تحقیقات اور نتیجے کے بعد اوس کے [illegible] تجویز
کرنا مناسب ہوگا۔ بہتر یہ ہوگا کہ [illegible] متعلق اولاً اوس اصل مقدمہ کی تحقیقات کیجاوے
کہ جس میں یہ مفرور ہوا تھا۔

**مولوی میر افضل حسین صاحب ممبر مجلس** — مجھے بھی اتفاق ہے۔ یہ
بتایا جاتا ہے کہ ملزم کسی جرم سخت غالباً جرم ڈاکہ میں گرفتار ہوا تھا اور حراست سے بھاگ گیا۔
اوس کے بعد گرفتار ہوا۔ حالت گرفتاری میں اوس نے اپنے بچاؤ کے لیے ایک بندوق سر کی
جس کی گولی کسی کو نہیں لگی۔ اس کے بعد ملزم گرفتار ہوا لیکن گرفتاری عبد اللہ نامی ملازم کوتوالی
نے جس کی حراست سے ملزم اول فرار ہوا تھا ایک تلوار کا وار کیا جس سے ہاتھ بالکل کٹ گیا
پایا جاتا ہے کہ نہ جرم ڈاکہ کی تحقیقات ہوئی۔ اور نہ عبد اللہ کے جرم کی تحقیقات ہوئی جس کے
سبب مرافع کا ہاتھ کاٹ ڈالا صرف اس امر کے ثبوت پر کہ ملزم نے بندوق سر کی اقدام قتل
عمداً تسلیم کر لیا۔ حالانکہ ممکن ہے کہ بندوق کسی اضرار یا قتل کے ارادہ سے نہ سر کی صرف دھمکی دینی
منظور ہو کہ دوسرے اشخاص ملزم کو گرفتار نہ کریں۔ علاوہ بریں اسباب کا بڑا شبہ ہے کہ چونکہ بیچارہ
ہاتھ ملزم کا کاٹا گیا اس لیے یہ واقعہ اقدام قتل عمداً بنا لیا گیا ہو۔ اس لیے مجھے بھی اتفاق ہے کہ
اولاً اصل جرم ڈاکہ کی تحقیقات ہو اوس کے بعد دونوں واقعوں کی کامل تحقیقات ہو یعنی ملزم کے
ہاتھ کاٹے جانے کی اور اقدام قتل کی۔ بندوق چلانے کے ساتھ یہ امر ثابت ہونا چاہیے کہ کیا ارادہ
تھا۔ آیا صرف دھمکی تھی یا ضرر پہونچانا منظور تھا یا قتل۔ اور جو امر ثابت ہو اوسی لحاظ سے
تجویز سزا چاہیے۔

[illegible]

[illegible] اور [illegible] مشہور تو نمبر کا بیان دیا [illegible]

[illegible] جرم [illegible] استغاثہ کی ہے اور جو [illegible]

[illegible] مختلف [illegible]

[illegible] تاریخ ۱۵ [illegible] کو [illegible] مسماۃ [illegible] کو

[illegible] مقتول [illegible] دیکھ لیا تھا

[illegible] کو ایک باؤلی میں غرق کر دیا مقتول [illegible]

[illegible] مقتول کے پاس [illegible]

[illegible] اسباب مسروقہ [illegible] ہی بیان [illegible]

[illegible] کے مال میں آیا [illegible] شریک [illegible]

[illegible] موجودگی میں [illegible] کا قلم [illegible]

[illegible] کے شریک جرم کا بیان قابل [illegible] نہیں ہے

[illegible] جرم سے انکار ہے

## امور قابل انفصال

۱۔ [illegible] مسماۃ [illegible] نمبر ۱ نے ارادہ قتل کا [illegible]

۲۔ کیا [illegible] نمبر ۱ نے اس [illegible]

۳۔ ہر ایک ملزم نے کس جرم کا ارتکاب کیا

۴۔ پاداش جرم کون الزام [illegible] ہے۔

[illegible]

اسکو یا پدر متوفیہ [illegible] ثابت ہوتا ہے کہ [illegible] کو واسطے [illegible]

نمبر ۱ مسماۃ [illegible] کو [illegible] متوفیہ کی باؤلی [illegible]

اور اوس سے [illegible] کیا [illegible] اوس [illegible]

[illegible] کہ [illegible] نمبر ۱ مسماۃ [illegible] نے باؤلی [illegible]

[illegible] امرداد [illegible] ۱۳ [illegible] چہار شنبہ [illegible] اس قتل کا ہوا ہے اور [illegible]

مں کنپٹی جایا اور آخر کو نکالی جاتا ثابت ہے [illegible] اور مسماۃ [illegible] [illegible]
سے مقتولہ کے جسم کی [illegible] اور [illegible] [illegible]
گواہوں سے اقتدلیق ہوا اقبال [illegible] [illegible]
اقبال ہے اس [illegible] [illegible] [illegible]
ڈالکر ہلاک کی۔

۲ روئیداد موجودہ سے ظاہر ہے کہ ملزمہ کا ارادہ [illegible] مقتولہ کو ہلاک کر [illegible]
کو اپنے ساتھ اور بلبلیں [illegible] جنگل [illegible] [illegible]
پہونچا اور اوس کے ساتھ مقاربت شروع کی اور [illegible] [illegible]
کو دیکھ لی اس سبب سے ملزمہ کے دل پر [illegible] [illegible] اور [illegible]
مقتولہ کو پا وہی ڈالکر بیرحمی سے ہلاک کی۔ [illegible] [illegible]
میں ملزمہ مرتکب جرم قتل شبہ عمد ہوئی۔

۳ عدالت تحت سے جو تجویز حبس دوام کی نسبت ملزمہ [illegible] کی [illegible]
ایسی صورت میں ملزمہ کو سیاستاً و نیز باقتضائے انصاف سزائے حبس دوام [illegible]
[illegible] ملزم نمبر ۲ کو ارتکاب جرم سے انکار ہے اور کوئی شہادت [illegible] ملزم
نمبر ۲ ثبوت جرم کے واسطے موجود نہیں۔ مجرد [illegible] بیان ملزمہ [illegible]
موجودہ مقدمہ میں نسبت [illegible] [illegible]
[illegible] بالا

## حکم ہوا

کہ مسماۃ [illegible] ملزمہ نمبر ۱ بابت قتل شبہ عمد حسب [illegible]
نمبر ۳۰۴ قانون تعزیرات ہند کے بادام الحیات قید تحت میں رکھی جائے۔ [illegible] ملزم نمبر ۲
بعدم ثبوت جرم [illegible] بحال [illegible] ملزمہ نمبر ۱ [illegible] [illegible] کیا جائے
مثل بغرض منظوری محکمہ سرکار میں بھیجی جائے۔

**مولوی نظام الدین صاحب رکن** - مسماۃ [illegible] [illegible] قوم [illegible]
عمر [illegible] سالہ ساکنہ [illegible] کو بمقام [illegible] کے ہلاک کیا [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] عمر ۱۱ سال [illegible]

حکم

[illegible] حق نشان ۳ ۱۳۰۳ء کے

[illegible] مادام الحیات رکھی جاوے۔ اور

[illegible]

اجلاس

اجلاس مولوی علی رضا خان صاحب و مولوی نظام الدین صاحب ارکان مجلس عالیہ عدالت

سرکار عالی

سرکار عالی بنام بالیا ملزم غیر حاضر

مولوی داد علی وکیل سرکاری حاضر

قتل شبہ عمد۔ پھانسی دیکر مارنا۔ نشہ کی حالت میں ہونے کا عذر۔

## خلاصہ

ملزم نے اپنی زوجہ کو مار پیٹا۔ اور پھر اوسکو پھانسی دیکر مار ڈالا۔

**تجویز ہوئی** کہ ملزم نے قتل شبہ عمد کا ارتکاب کیا۔

سبب اصطلاحات فقہا قصاص کا حکم ایسی صورت میں نہیں دیا جا سکتا ہے تو جو سزا اقصا

کم ہے وہ ملزم کو پوری دینی چاہیئے۔

ملزم کا یہ عذر کہ نشہ کی حالت میں ارتکاب جرم ہوا لحاظ کے قابل نہیں جبکہ یہ بیان نہیں

کیا ہے کہ اوسکی مرضی کے خلاف نشہ پلایا گیا تھا۔

**مولوی علی رضا خان صاحب رکن** مدعا علیہ نے اپنی جورو کو مار پیٹ

کے اور پھر پھانسی دیکر مار ڈالا۔ اس بات سے اوسکو اقبال ہے۔ عدالت ماتحت نے ام اسکا

فید کی رائے دی ہے۔ مگر مجھے کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ کامل سزا اوسکو نہ دی جائے

[illegible] وجہ سے [illegible] ہو سکتا کہ قتل شبہ عمد اصطلاحات فقہا ہے مگر اس سے کم جو



جج [illegible] مددگار صاحب عدالت ضلع [illegible]

آفتاب کے اوس سے یہ آواز سنی تھی۔

مسمی معصوم گواہ استغاثہ نے ترجمہ [illegible] کے [illegible] اور [illegible] لڑکی [illegible] تھا
مسمی سید میران ولد سید لطیف [illegible] [illegible] معصوم [illegible] مسماۃ [illegible]
باولی سے نکالا۔ مسمی گنگیا گواہ استغاثہ نے بیان [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] کو مقتولہ کو بروز جمعہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نکالا [illegible] [illegible] مسمی [illegible]
ولد [illegible] گواہ استغاثہ بھی اوس بیان کی تائید کرتا ہے۔ مسمی نارائن ولد [illegible] جی نے
بروز واردات مقتولہ اور ملزمہ نمبر ۱ کو ساتھ دیکھا تھا [illegible] [illegible] [illegible] مسمی [illegible]
ولد [illegible] پولیس پٹیل موضع کا [illegible] کا ہے۔ اوس نے ملزمہ نمبر ۱ کو اوس [illegible]
نکالا۔ [illegible] جی ولد [illegible] جی بھی نعش مقتولہ کے برآمدگی کے وقت موجود تھا۔ مسمی [illegible]
بھی اوس وقت حاضر تھا۔ [illegible] جی ولد [illegible] جی بھی موجود تھا۔ [illegible] ولد [illegible] بھی [illegible]
برآمدگی نعش کے موجود تھا۔ مسمی [illegible] بھی اوس وقت حاضر تھا۔ [illegible] جی ولد [illegible] جی
بھی اوسوقت موجود تھا۔ جملہ شہادت موجودہ مثل سے شناخت لاش ثابت ہے
کہ ملزمہ اور مقتولہ قبل واردات کے ساتھ [illegible]۔ ملزمہ نمبر ۱ کو اقبال ہے یہ بھی ثابت ہے کہ
کہ اوس نے مقتولہ کو غرق کیا۔ نعش کے [illegible] [illegible] بھی تھی۔ اور اوس کی مشکیں قبل غرق کرنے کے
باندھی گئی تھیں۔ اس سے احتمال ایسا امر کا کہ شاید مقتولہ [illegible] گر کر غرق ہو گئی رفع ہو جاتا
ہے۔ مسماۃ انبو ملزمہ نمبر ۱ نے بالارادہ قتل کا ارتکاب کیا۔
۲۔ مسمی [illegible] ملزم نمبر ۲ کی موجودگی کا کچھ ثبوت ہے اور نہ اوس کی شرکت جرم کی
[illegible] ملزمہ نمبر ۱ مسماۃ انبو کی کوئی تائیدی شہادت ہے۔
۳ ملزمہ نمبر ۱ ارتکاب قتل عمد کا کیا۔ مقتولہ نہایت بے رحمی سے قتل کی گئی۔ [illegible]
ملزمہ نمبر ۱ نے [illegible] کو غرق کیا۔ ایسی حالت میں [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] ہے۔ قتل شبہ عمد کی فرد قرارداد جرم قلم بند ہو کر ملزمہ نمبر ۱ کو سنائی گئی ہے
ایسی حالت میں ملزمہ نمبر ۱ قابل سزا ہوگی۔ [illegible] ملزم نمبر ۲ [illegible] [illegible] سے رہا ہوگا۔
۴۔ اگرچہ یہ ہلاکت ایک معصومہ کی [illegible] [illegible] کے واقع ہوئی۔ اور ملزمہ نمبر ۱
نے نہایت بے رحمی سے ارتکاب قتل کیا [illegible] بوجہ قصاص [illegible] [illegible] مقتضائے
انصاف ہے کہ ملزمہ مسماۃ انبو [illegible] [illegible] حبس دوام [illegible] کی جاوے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بہ لحاظ [illegible] مدار المہام [illegible] سرکار آصفیہ [illegible] ۲۶ [illegible]
مطابق دفعہ ۴۰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

اجلاس [illegible] خان [illegible] مولوی [illegible] حسین صاحب [illegible]

## مجلس عالیہ عدالت

امرت راو ولد شیواجی مدعی مرافعہ بنام سکھا رام نابالغ بولایت [illegible]

[illegible] ۱۲

از اراضی فیصلہ صدر [illegible] صاحب صوبہ [illegible] مورخہ ۲ آذر [illegible]

سزا سے حبس دوام کی [illegible]

کی حالت تھی مگر کوئی [illegible]

کہ سزا جرم حبس دوام [illegible]

مولوی [illegible]

کرا [illegible] اسمٰعیل [illegible] کے مقام [illegible]

مارا اور رسی سے پھانسی دیکر [illegible]

ملزم کا عذر ہے کہ میں [illegible]

گشت کا گوکھ پر لایا تھا مقتولہ مسماۃ کیشا عمر ۱۷ سال دختر [illegible] ملزم [illegible]

کلامی کی ملزم نے ایک لکڑی سر اور سینہ پر مقتولہ کے ماری اور [illegible]

مقتولہ کے نزدیک آئی تو ایک رسی سے پھانسی دیدی مقتولہ کا دم نکل گیا۔ مقتولہ کے ورثاء

ذیل ہیں۔ پدر اور دو برادر خواہان سزا ہیں۔ باقی ورثاء کے بیانات قلمبند ہو سکے۔

۱۔ [illegible] ولد لنگیا عمر ۶۰ سال چمار پدر مقتولہ خواہان سزا ہے قاتل ہے۔

۲۔ درگو ادختر مقتولہ عمر ۲ سال بچہ نابالغ ہے۔

۳۔ شدا ولد [illegible] عمر ۲۴ سال برادر مقتولہ خواہان سزا ہے قاتل ہے۔

۴۔ پچھوا عمر ۲۰ سال ساکن گنگاؤنی ہمشیرہ مقتولہ جسکا بیان قلمبند نہ ہو سکا۔

۵۔ گری آبا عمر ۲۵ سال برادر مقتولہ خواہان سزا ہے ملزم ہے۔

۶۔ اوت پا عمر ۱۶ سال }
۷۔ ننگ آبا عمر ۱۵ سال } برادران مقتولہ جن کے بیانات قلمبند نہ ہو سکے۔
۸۔ کنج ایا عمر ۱۲ سال }

## امور قابل انفصال

۱۔ ملزم نے کسی جرم کا ارتکاب کیا ہے
۲۔ ملزم مستوجب کس سزا کا ہے۔

راے مع وجوہ

کا عذرات [illegible] ہے واضح ہوتا ہے کہ [illegible] عدالت [illegible] [illegible] [illegible]

الانعام کا [illegible] دستاویز [illegible] [illegible] اور اسے [illegible] [illegible]

[illegible] دوسرے معاہدہ تحریری [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] حال [illegible] [illegible]

[illegible] معاہدہ پیش [illegible] ہر وقت [illegible] [illegible]

[illegible] معاہدہ [illegible] [illegible] اور معاہدہ [illegible] [illegible]

[illegible] معاہدہ [illegible] کے [illegible] ہے۔ لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس [illegible] امر

[illegible] [illegible] اقرار نامہ [illegible] ہوا مدعی علیہ کا [illegible]

کا [illegible] دستاویز و گواہان حاشیہ سے ثابت کر دیا گیا ہے اگرچہ کاتب دستاویز [illegible]

[illegible] کہتا ہے کہ [illegible] دستاویز کو [illegible] لکھا تھا مگر [illegible] [illegible] اور دوسرے

حالات [illegible] شہادت گواہان حاشیہ کے بالکل قابل لحاظ نہیں ہے [illegible]

اس کے دعوی مدعی گواہی شہود [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ہے۔ اس لئے امر دوم کا تصفیہ بحق مدعی ہونا چاہیئے۔

چونکہ امور مصرحہ بالا کا تصفیہ بحق مدعی کیا گیا ہے لہذا ہماری رائے میں [illegible]

[illegible] [illegible] اراضی انعام کا [illegible] [illegible]

## حکم ہوا

کہ مرافعہ [illegible] [illegible] فیصلہ [illegible] عدالت صوبہ شمالی منسوخ [illegible] عدالت [illegible]

[illegible] [illegible] ہے۔

میر افضل حسین صاحب مجلس سے مجھ کو اتفاق ہے فی الحقیقت

امر فیصل شدہ مانع نہیں ہے کیونکہ بنائے دعوی مختلف ہے علاوہ اس کے فیصلہ [illegible]

مال کا سرسری تھا ایسے فیصلہ جات دیوانی کی تجویز کے لیئے مانع نہیں ہوسکتے [illegible]

مدعی کا گواہان پیش کردہ مدعی سے ثابت ہے اس لیئے اپیل منظور ہو کر ڈگری کی بحالی ہو

صیغہ مرافعہ دیوانی

اجلاس متفقہ

دعوی حصہ پٹیالگی امر منفیصل شدہ مانع دعوی کا محتاج [illegible]

## خلاصہ

[illegible] اقرار نامہ [illegible] دعوی [illegible]

[illegible]

[illegible] کو لکھ کر [illegible] دعوی کیا۔

تجویز ہوئی کہ بنا دعوی مختلف ہے [illegible] مانع ثانی نہیں ہے۔

[illegible] وقت ہر شخص کو اختیار حاصل ہے کہ اپنی جائداد کی نسبت کسی معاہدہ [illegible] جائز طور پر کرے اور معاہدہ مابعد کی پابندی کرے۔

## مولوی محمد یسین خان صاحب رکن

واقعات یہ ہیں کہ مدعی نے بربنائے اقرار نامہ ۱۲ [illegible] دعوی نصف حصہ پٹیالگی موضع کھڑوا تعلقہ راجورہ و اراضی انعام [illegible] در زر و اصلات کا عدالت دیوانی ضلع میں بمقابلہ مدعی علیہ دائر کیا۔ مدعی علیہ نے اپنے جواب دعوی میں دعوی مدعی سے انکار کیا اور یہ بیان کیا کہ پٹیالگی و انعام [illegible] پیدا کیے ہوئے اوس کے موروثی کی ہیں۔ مدعی نے اسی اراضی انعام کے متعلق عدالت تحصیلی [illegible] راجورہ میں دعوی کیا تھا مگر وہ دعوی خارج ہو گیا اس لیے امر فیصلہ شدہ مانع ہے۔ عدالت نے بعد قائم کرنے تنقیحات و قلمبند کرنے اظہارات گواہان کے فیصلہ حصہ پٹیالگی و اراضی انعام کا باستثنائے زر و اصلات بحق مدعی صادر کیا جس کی ناراضی سے مدعی علیہ نے مرافعہ صدر عدالت صوبہ شمالی میں کیا اور وہ مرافعہ منظور ہوا اس لیے مدعی تجویز صدر عدالت کی ناراضی سے یہ مرافعہ ثانی پیش کیا ہے۔

## امور تنقیح طلب حسب ذیل ہیں

۱۔ کیا اس مقدمہ میں امر منفیصل شدہ مانع ہے۔

۲۔ کیا مدعی نصف حصہ پٹیالگی موضع کھڑوا و اراضی انعام کا مالک پٹیل ہے۔

۳۔ مدعی کس دادرسی کا مستحق ہے۔

عذر یہ کیا جاتا ہے کہ مدعی نے اس اراضی انعام کا دعوی تحصیلی تعلقہ راجورہ [illegible] مدعی علیہ کیا تھا اور وہ دعوی خارج کر دیا گیا اس لیے امر منفیصل شدہ مانع ہے [illegible]

۱۵

دفعہ ۱۱ کو میعاد ختم ہو گئی ہے ... [illegible] ... کی بابت سے اختلاف ہے میری رائے میں دفعہ ۲ ... [illegible] ... نے نقل کی ہے عبارت مذکورہ ذیل ہے

> اگر میعاد سماعت کسی نالش کے مقابلہ اوس میعاد کے جو سابقاً اوس کے لیے مقرر تھی اس مجموعہ کی رو سے کم مقرر ہوئی ہو اور نالشات مذکور میں میعاد سماعت شروع ہو گئی ہے تو وہ نالشات اندر اوس میعاد کے رجوع ہو سکتی ہیں جو اون نالشات کے لیے سابق مقرر تھی یا اندر اوس میعاد کے جو اس مجموعہ میں اس قسم کی نالش کے لیے مقرر ہوئی ہے یعنی اون دونوں میعادوں میں جو پہلے گذرے۔

اگر اس دفعہ کی یہی معنی اوس طرح پر لیں جو دونوں عدالتوں نے لیے ہیں۔ تو بعض صورتیں ایسی پیش آئینگی کہ بہ تقدیر امکان ایک دن یا اس سے بھی کم مدت میں نالش پیش کرنا لازم ہو جائیگا ورنہ میعاد سماعت عارض ہو گی فرض کریں کہ پہلے قانون کی رو سے ایک دعوی کے لیے ۱۲ سال کی میعاد مقرر تھی اور اسی دعوی کے لیے قانون مجوزیہ کی رو سے ایک سال کی میعاد مقرر ہوئی اور اجرائی قانون مجوزیہ کے ایام ۱۱ ماہ ۲۰ یوم قبل میعاد شروع ہوئی اس تقدیر میں بروقت اجرا ایک دن کی میعاد باقی رہتی ہے۔ اور یہ ایک صریحی النصافی ہے۔ لیکن میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ جہاں میعاد کم ہوئی ہو اوس میعاد کا شمار اس دفعہ کی تعمیل کے لیے اس طرح پر کرنا چاہیے کہ میعاد تاریخ نفاذ قانون مجوزیہ سے شروع ہوئی اگر اس حساب سے بھی یہ میعاد کم ہو تو اس میعاد میں نالش رجوع ہو گی یہ معنی قریب قریب اوسی قاعدہ کے ہو جاتے ہیں جو دفعہ ۲ ۔ ایکٹ نمبر ۱۵ ۔ بابت ۱۸۵۹ء میں بیان ہوئی یا [illegible] یہ کہ جن میعادوں کی مدت ایکٹ مذکور کی رو سے کم کر دی گئی اون کے لیے یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ تاریخ نفاذ سے دو برس کے اندر وہ رجوع کیے جائیں۔ اس بنا پر اگر اون میعادوں کا شمار جو بہ نسبت سابق کے قانون مجوزیہ کی رو سے کم کر دی گئے ہیں تاریخ میعاد سے شمار کیا جائے جس کے باب میں قانون مجوزیہ ساکت ہے تو یہی نتیجہ یا اوس کے قریب قریب نتیجہ حاصل ہوتا ہے اور انصاف و مساوات میں خلل واقع نہیں ہوتا ہے اس سبب میری رائے ... [illegible] ... سے متعلق ہے تاریخ نفاذ قانون مجوزیہ سے

۱۶۴ باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس مولوی محمد سعید خان صاحب رکن اجلاس عالیہ عدالت

کورٹ کیمپ [illegible] مدعی مرافعہ [illegible] مرافعہ [illegible] جاری کلاو حاضر

بنام

دوڈ یابا بالغ وسماۃ راسودہیرہ [illegible] غلام محمد وکیل حاضر

اپیل [illegible] دستاویز [illegible] قانون میعاد سماعت [illegible] قانون مذکور۔

## خلاصہ

معاملات قبل از تاریخ نفاذ قانون میعاد میں جن نالشات کی میعاد سماعت از روئے قانون محمود سیدہ [illegible] سابق سے کم مقرر کی گئی ہے ان کی میعاد قانون محمودیہ کی دفعہ [illegible] کے بموجب تاریخ نفاذ قانون مذکور سے شمار کیجائیگی اور اس میعاد اور میعاد مقررہ سابق میں جو پہلے ختم ہوئی ہوگی اس کے اندر وہ نالشات رجوع ہونگی۔

**مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس** بربنائے دستاویز مورخہ ۱۲ مئی [illegible] کی نالش ہے دستاویز میں کوئی وعدہ مندرج نہیں ہے قانون [illegible] ایسے دستاویز کی میعاد تاریخ تحریر سے چھ سال مقرر ہے [illegible] قانون سابقہ کی روسے جسکی [illegible] دستاویز تحریر پائی [illegible] دستاویز کیلئے بارہ سال کی میعاد مقرر تھی دونوں عدالتوں نے یعنی عدالت ضلع رامپور اور صدر عدالت نے یہ تجویز کیا ہے کہ [illegible] وقعہ [illegible] قانون محمودیہ [illegible] نالش مستوجب السماعت ہے۔ [illegible] استدلال ان دونوں عدالتوں کا [illegible] پہلا [illegible] کی روسے ۱۲ سال کی میعاد مقرر تھی اور قانون محمودیہ کی روسے چھ [illegible] چونکہ چھ سال کی میعاد حسب شرط [illegible] قانون محمودیہ قبل میعاد ۱۲ [illegible] قائم ہوتی ہے لہذا اس دعوی سے چھ سال کی میعاد مقرر ہے۔ لہذا [illegible]

---

[illegible] صدر عدالت [illegible] مورخہ ۲۲ مارچ [illegible]

مولوی [illegible] [illegible] قتل شبیہ عمد کا
الزام ہے [illegible] ملزم [illegible] ایک ضرب موسل کی [illegible] پیشہ [illegible]
[illegible] کہ ملزم کا فعل [illegible]
[illegible]
[illegible] انسان مستلزم سزا کا
مجرم ملزم [illegible]

گواہ [illegible] ملزم میں باہم تکرار اور سخت گفتگو
ہوئی۔ ایک گواہ کہتا ہے کہ مقتول نے ایک بانس ملزم کو مارا اور اس کے بعد ملزم نے موسل [illegible]
مقتول کی کنپٹی میں ایک ضرب ماری جس سے وہ فوت ہوگیا۔ دوسرا گواہ بھی یہ بیان
کرتا ہے کہ [illegible] کہ ملزم نے موسل مارا جس سے وہ فوت ہوگیا طبیب کی رائے ہے
کہ موسل کی ضرب سے مقتول فوت ہوا۔ اور موسل بلاشبہ ایک خطرناک حربہ تھا۔ اور [illegible] کے
استعمال کے وقت ملزم کو یہ اندیشہ پیدا ہو سکتا تھا کہ موجب ہلاکت ہوگا خصوصاً [illegible]
کنپٹی جیسے نازک اور مہلک مقام پر ملزم نے اوسے مارا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی خیال یہ
ہوتا ہے کہ ملزم ایک سادہ دہقانی آدمی ہے مقتول نے اوسکو ایک ضرب بانس کی مار بھی چکا تھا۔
اس لیے [illegible] بھی چاہیے۔ لیکن عدالت ضلع کی یہ رائے درست معلوم ہوتی ہے کہ ملزم کو حق
حفاظت خود اختیاری حاصل ہوگیا تھا اور نہ اوس کا کوئی [illegible] ہے۔ لہذا

حکم ہوا

کہ ملزم مجرم قتل شبیہ عمد کا ہے دو برس قید بامشقت [illegible] بسر کرے۔

مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی۔ اس مقدمہ میں حاکم ابتدائی
ملزم کو حق حفاظت خود اختیاری ٹھہرا کر مدعا علیہ کو رہائی کا حکم دیا یہ تجویز نادرست ہے [illegible]
ایسے مقدمات میں قاتل پر دیت آتی ہے ورنہ شرعی [illegible] ایک پدر کا اظہار [illegible] خواہان
قصاص ہے اور دوسرے ورثا کا اظہار اس باب میں قلم بند نہ ہوا مقدمہ شبیہ عمد کا ہونے
سے قصاص تو نہیں آتا اس لیے مجھے بھی سزا دہی میں [illegible] فاضل کی رائے سے اتفاق
ہے باقی رہا اگر ورثہ خواہان دیت ہوں تو اس تجویز کے منافی نہیں۔

۱۹۹ اور اپیل ... [illegible] ... رجوع ہوئی [illegible]

حکم ہوا

کہ اپیل منظور فیصلہ [illegible] ... والیس [illegible] ابتدائی والیس کیا جائے [illegible]

[illegible] تجویز فرمائی -

مولوی محمد سعید خان صاحب [illegible] ... والیس کیا جائے کہ بموجب حقوق رسائی [illegible] -

# صیغہ تصحیح فوجداری

## اجلاس متفقہ

### باجلاس مولوی سید فضل حسین صاحب مجلس و مولوی مفتی محمد سعید خان صاحب

### مجلس عالیہ عدالت

ملیا - بائی مستغیثہ غیر حاضر - وکیل سرکاری حاضر -

بنام [۱۳]

رامڑو ملزم غیر حاضر -

قتل شبہ عمد - استحقاق حفاظت خود اختیاری -

## خلاصہ

ایک ہلاکت نفس کے مقدمہ میں جس میں مقتول نے پہلے ملزم کو ایک بانس مارا تھا اور پھر ملزم نے مقتول کے کنپٹی پر موسل سے ایک ضرب لگائی تھی جس سے وہ مرگیا تھا

تجویز ہوئی - کہ ملزم قتل شبہ عمد کا مرتکب ہوا - اور اوسکو حق حفاظت خود اختیاری حاصل نہیں ہوا تھا -

---

[۱۳] تصحیح رائے صوبہ دار صاحب صوبہ شمالی مورخہ ۱۳ - اردی بہشت ۱۳۰۶ف

۷۹ [illegible]

۱۹

کہ اوس ڈگری کی بحث کو خود مدیونان ڈگری نے ایک مدت تک تسلیم کیا ہے۔ اس دفعہ ا
اس امر کی تحقیقات کا کوئی موقع باقی نہیں ہے کہ مدیونان نے مورث کی جایداد کو لے لیا
یا نہیں۔ مدیونان نے قبل صدور ڈگری یہ اقرار کیا تھا کہ وہ جایداد اصل مدیون متوفی سے روپیہ
ادا کرینگے۔ اور جایداد کا قبضہ تسلیم کر لیا تھا یہ بھی عذر نہیں کیا تھا کہ جایداد جو مدیونوں کی ہے
وہ قرضہ ادا کرنے کے لئے ناکافی ہے۔ اس تقدیر میں درصورتیکہ اس طرح ڈگری دیکھا [illegible]
کہ مدیونان مورث کی جایداد سے ادا کریں اور وہ قاصر ہے تاہم اون کی ذات ذمہ دار ہے
ہمارے نزدیک انصاف اس امر کی اجازت نہیں دیتا ہے کہ ڈگری مذکور کی کوئی تاویل کی جائے۔

حکم ہوا

کہ اپیل منظور و ڈگری بابر کو حق ہے کہ وہ مرافعہ علیہم کی ذات و جایداد سے ڈگری کو جاری
کرائے خرچہ فریقین ذمہ فریقین۔
مولوی محمد سعید خان صاحب رکن نے بھی اتفاق ہے مرافعہ منظور
فیصلہ بابر کو حق ہے کہ ذات و جایداد سے قرضہ جاری کرائے۔۔

## صیغہ مرافعہ دیوانی

## اجلاس مستقلہ

## باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب ممبر مجلس و مولوی محمد یٰسین خان صاحب ارکان

## مجلس عالیہ عدالت

مسل مقدمہ

رام پرتاب مدعی علیہ مرافع — ماہیرام وکیل حاضر

بنام

محمد فیض اللہ مدعی مرافعہ علیہ — حافظ لطف اللہ وکیل حاضر

فیصلہ

۱۳۱۰

آ نا [illegible] دیوانی بلدہ مورخہ ۱۲ [illegible] ۱۳۱۰ ف

[illegible] اپیل دیوانی

[illegible]

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب [illegible] مولوی [illegible]

[illegible]

امین الدین ڈگریدار مرافعہ [illegible]

بنام

میر قیام الدین وغیرہ - [illegible] وکلا [illegible]

صیغہ اجرائے ڈگری - فیصلہ کی اصلاح -

## خلاصہ

صیغہ اجرائے ڈگری میں اس امر کی اصلاح نہیں ہوسکتی کہ ڈگری صحیح [illegible] ہوئی تھی یا غلط [illegible] حالت میں کہ [illegible] ڈگری کو [illegible] اس ڈگری [illegible] ایک [illegible] تسلیم کیا ہے -

[illegible] میر افضل حسین [illegible] - بحث وکلا فریقین کی سماعت ہوئی مرافعہ علیہم [illegible] ابتدائی [illegible] عدالت میں [illegible] کی نالش دائر کی اور [illegible] بیان کیا کہ [illegible] علیہم والد مرحوم کے ذمہ ہے اون کی جایداد پر مرافعہ علیہم [illegible] جایداد متوفی سے زر دعوی دلاسے مدعی علیہم نے اقبال کیا اور یہ جواب دیا کہ وہ خود جایداد متوفی سے زر ڈگری ادا کرینگے لیکن عدالت نے مدعی علیہم کی ذات پر ڈگری دی ہے اس ڈگری کی تعمیل میں مدعی علیہم نے بجز آٹھ سو [illegible] روپیہ کے کل ادا کردیا - اس [illegible] مطالبہ میں مدعی علیہم کی تنخواہ قرق تھی - عدالت ابتدائی نے واقعات [illegible] سے بحث کر کے یہ حکم دیا کہ تنخواہ واگزار ہو اور متوفی کی جایداد پر ڈگری جاری کرانے کا ڈگریدار کو حق ہے - اس حکم کی ناراضی سے یہ اپیل ہے ہماری رائے یہ ہے کہ صیغہ اجرائے ڈگری میں اس امر کی اصلاح نہیں ہوسکتی کہ ڈگری صحیح صادر ہوئی تھی [illegible]

۲۱

[illegible] (۱) [illegible] اقرارنامہ مورخہ ۲۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۰[illegible]ھ کا کہ معاملہ میں داد و ستد کو عرض
[illegible] فیصلہ [illegible] ثالثی کیا۔ ثالثان نے بعد تحقیقات امور تنقیح طلب کرکے بااور فیصلہ میں یہ لکھا کہ
[illegible] مدعی کو التزاماً ادا کرے اور مدعی زیورات [illegible] مدعا علیہ کو واپس دے
بعد اس فیصلہ کے مدعی علیہ نے عدالت دیوانی بلدہ میں درخواست دی کہ فیصلہ ثالثی فیصلہ
عدالتی کردیا جائے۔ عدالت نے مدعی کو نوٹس دیا اور بعد حاضری اوس کے فیصلہ ثالثی کو
فیصلہ عدالتی کردیا۔ عدالت ابتدائی میں مدعی نے خلاف اقرارنامہ اپنے فیصلہ ثالثی کی نسبت
کچھ عذر نہیں کیا مگر عدالت اوسکو نامنظور [illegible] کیا ہے کی ناراضی سے مدعی نے مرافعہ کیا ہے
امر تنقیح طلب یہ ہے کہ
آیا مدعی ایسے فیصلہ عدالتی کی ناراضی سے مرافعہ کرسکتا ہے یا نہیں ہماری رائے
میں [illegible] ہے۔ اوس کی ناراضی سے مرافعہ ہو نہیں سکتا۔ ملاحظہ ہوں دفعات ۵۲۵
[illegible] مجموعہ ضابطہ دیوانی متعلقہ برٹش انڈیا اگرچہ یہ دفعات ملک سرکار عالی میں
متعلق نہیں کیے گئے ہیں مگر جن اصول پر وہ مبنی ہیں اون اصول عام کی پابندی کرنے سے
کوئی حکم سرکار عالی مانع نہیں ہے۔ اگر فریقین اپنی خوشی سے نزاعات کو سپرد ثالثی کریں
اور بعد جبکہ فیصلہ ثالثی کے ایک فریق کے خلاف میں ہو تو تب وہ فریق اوس پر اعتراضات
لاطائل پیش کرے اور عدالت اول اعتراضات پر لحاظ کرے تو اوس میں اندیشہ بے
انصافی کا ہے اور کبھی نزاعات ختم نہوں گے۔ عدالت پر لازم ہے کہ ایسے اعتراضات معروض
[illegible] پر لحاظ کرے۔ لہذا ہماری رائے میں مدعی یہ مرافعہ کر نہیں سکتا۔ نظر براین

حکم ہوا

کہ مرافعہ معہ خرچہ نامنظور ہو۔

صیغہ مرافعہ دیوانی

[illegible]

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب [illegible] [illegible] صاحب [illegible] دکن

فیصلہ ثالثی خانگی — عدالت کا فیصلہ مذکور سے اتفاق کرنا — حکم منظوری فیصلہ کا اپیل —

## خلاصہ

اگر فریقین کی رضامندی سے کوئی معاملہ خانگی طور پر بالثوں کے سپرد کیا گیا اور ان ثالثوں نے فیصلہ کر دیا جس کو عدالتی فیصلہ قرار دینے کے لیے ایک فریق نے عدالت میں درخواست کی اور دوسرے فریق نے اپنے اقرار نامہ کے خلاف عذرات پیش کیے جو عدالت سے رد کیے گئے تو وہ قابل اپیل نہیں ہے —

تجویز ہوئی — کہ ایسے حکم منظوری فیصلہ ثالثی کا اپیل نہیں ہو سکتا حکم منظوری فیصلہ ثالثی ڈگری کی تعریف میں داخل نہیں ہے —

**مولوی سید افضل حسین صاحب میر مجلس** — بحث وکلاء فریقین کی سماعت ہوئی — ایک فیصلہ ثالثی خانگی ۱۵ رمضان ۱۳۰۹ھ کو صادر ہوا — مدعی علیہ نے ۵ شہریور ۱۳۰ف کو عدالت دیوانی خورد میں یہ درخواست پیش کی کہ فیصلہ مذکور عدالتی فیصلہ قرار دیا جائے مدعی نے اس کی نسبت چند عذرات کیے جن کا تصفیہ عدالت موصوف نے مدعی کے خلاف کر دیا — اور فیصلہ ثالثی عدالتی فیصلہ قرار دیا اس حکم کی ناراضی سے اپیل ہوا — بحث یہ ہے کہ آیا حکم لائق اپیل ہے یا نہیں — ضابطہ سرکار عظمت مدار کے ملاحظہ سے واضح ہوتا ہے کہ ایسے احکام قابل اپیل نہیں ہیں — قابل اوس صورت میں ہیں جبکہ فیصلہ ثالثی میں ترمیم ہو یا تنسیخ لیکن جس میں اتفاق کیا جائے قابل اپیل نہیں ہے اور ڈگری کی تعریف میں داخل نہیں سمجھا جا سکتا ہے — ہماری گشتی نمبری ۷ — میں ڈگری اور حکم کی تعریف نہیں ہے — بس یہ وقت پیش آتی ہے لیکن بیان نامنظوری ہونا چاہیے مگر اس فیصلہ میں نہیں ہے اس لیے نہیں لکھا گیا — جن دفعات میں ایسی قسم کی کارروائی کا ذکر ہے وہاں بلفظ حکم تعبیر کیا ہے اور یہ اصول مسلم کر لیا گیا ہے کہ جن احکام کی اپیل کی بصراحت اجازت ہو اون کا اپیل ہو سکیگا اس قسم کے احکام کی اپیل کی بصراحت اجازت موجود نہیں ہے اسلیے یہ سمجھنا چاہیے کہ اپیل کی اجازت نہیں ہے — لہذا

## حکم ہوا

کہ اپیل معہ خرچہ نامنظور —

**مولوی محمد یسین خان صاحب رکن** — اس مقدمہ میں فریقین نے برضامندی

... ۲۷ ربیع الثانی ... سنہ ... [illegible]

... مذکورہ حصہ جایداد جاگیر پر وارث ... [illegible]

... اسواے ... یعنی تقسیم مذکورہ کو ... [illegible]

محکم جنگ ... فرزند کاظم حسین ... [illegible]

... کا لکھنا اقرار نامہ ... [illegible]

کے مقابلہ میں خارج کردا ... [illegible]

ڈگری دستی کی ... [illegible] ... اقرار ... [illegible]

ثانیاً یہ کہ بروقت تحریر اقرار نامہ ... [illegible] ... اس اقرار نامہ

کا ... [illegible] ... کاظم حسین ... [illegible] بخلاف

کاظم حسین اپیل ... [illegible] ... اقرار نامہ ... [illegible]

لکھا ہوا ہے ... [illegible] ... اس کی نسبت

... [illegible] ...

مستثنیٰ ... [illegible] ... ایک ... [illegible]

حصہ جاگیر ... جعفر علی خان ... [illegible]

قابض و متصرف ... ان تمام وجوہ سے ہماری ... [illegible] ... وقت

تحریر اقرار نامہ جعفر علی خان ... [illegible]

... [illegible] ...

مدت ۲۲ سال کا زمانہ ... [illegible]

... [illegible] ... تقسیم مذکورہ جایداد ... [illegible] ... حالات

... [illegible] ... حالات سے واقف

... ایک ... جایداد کی ... [illegible] ... تقسیم مسلم ...

... [illegible] ... خلاف تقسیم سابقہ

... [illegible] ... اندازی ... [illegible] ... معلوم ہوتی ہے

حکم ہوا

کہ ... [illegible] ... فیصلہ دار القضا ... دعوے مدعی کا خارج —

[illegible]

سید کلب حسین خان مدعی علیہ مرافع [illegible]

سید جعفر علی خان [illegible]

[illegible]

سنہ ۱۳ [illegible] سال [illegible] تقسیم کے موقع پر ایک دار [illegible]

[illegible] اس وقت [illegible] طریقہ شرعی کے [illegible]

دست اندازی [illegible] اقرار نامہ کی [illegible] کا لکھا ہوا ہے

اور جس پر [illegible] ہے اور [illegible] ہے [illegible] پائند ہوا ہے فالوا"

قیاس کیا جائیگا کہ وہ معاملہ یہی ہے۔

مولوی [illegible] افضل حسین صاحب ممبر مجلس حالات مقدمہ یہ ہیں کہ

[illegible] مورث اعلیٰ احمد یار خان [illegible] ہیں انکا انتقال ہوا [illegible]

[illegible] مدار المہام [illegible] الدولہ نے مکانات و جاگیر و مقطوعہ جات تقسیم کروئے

یہ یاد رہنا ہے کہ تقسیم ورثہ مندرجہ ذیل پر عمل میں آئے یہ چار دن وارث احمد یار خان

کے بیٹے تھے محکم جنگ - مہدی حسین - باقر علی - جعفر علی خان - یہ اولاد اجناف

السلطان تھے - اون میں تقسیم جو واقع ہوئی بحساب شرعی نہیں ہوئی - محکم جنگ کو ۸ حصہ

جاگیر کے ۔ مہدی حسین کو ۲ باقر علی کو ۲ جعفر علی کو ۱ دیا گیا اور مکانات کی بھی تقسیم

اوسی اصول پر کی گئی یعنی کسی کو کم اور کسی کو زیادہ حصہ دیا گیا - اس کے بعد اشخاص مذکورہ

[illegible] سے ایک ایک اقرار نامہ لکھا لیا گیا جس پر مصدر الدولہ فیصلہ کنندہ کی مہر ثبت ہے -

۲۳ [illegible] فیصلہ [illegible] دارالقضا بلدہ مورخہ ۲۹ - آبان [illegible]

۲۵

... ثابت ہونا اور مدعی کے حصہ میں ایک مکان کا ملنا شہادت متذکرہ بالا سے حسب اطمینان ثابت ہو گیا ہے ۔

(۳) چونکہ تقسیم کا ہونا اور مدعی اپنا حصہ خوشی لیکر عرصہ تیس سال یا زیادہ سے خاموش بیٹھے رہنا ثابت ہو گیا ہے - اس سبب اب وہ ہماری رائے میں کسی دادرسی کا مستحق نہیں ہے لہذا حکم ہوا

## حکم ہوا

کہ مرافعہ مدعا علیہ منظور و فیصلہ عدالت ابتدائی منسوخ ہو دعوے مدعی خارج کیا جائے ۔

# صیغہ تصحیح فوجداری

## اجلاس متفقہ

## باجلاس مولوی علی رضا خان صاحب و مولوی میر افضل حسین صاحب ممبران مجلس

## مجلس عالیہ عدالت

مسماۃ نکسا زوجہ نبکا غیر حاضر - وکیل سرکاری حاضر -

بنام

بیرا ولد نبکا ملزم غیر حاضر

مقدمہ ۲ - مسل ۲۳ خور ۱۳۰۲ ف

قتل عمد مجنون ہونا -

## خلاصہ

جب جنون کی وجہ سے ملزم اطمینان کے قابل جواب نہیں دے سکتا ہے اور عدالت عدالت سے کہ جواب نہیں لیا جاسکتا ہے تو ملزم کو رہا نہیں کیا جاسکتا - ملزم کو فی الحال دارالمجانین میں رکھا جائے -

تصحیح رائے و مسٹر رستم جی صاحب ناظم عدالت ضلع بیڑ مورخہ ۲۰ امرداد ۱۳۰۲ ف

**مولوی محمد یسین خان صاحب رکن** — حالات مقدمہ کو میرے شریک [illegible] فاضل میر مجلس نے اپنی تجویز میں تحریر فرما دیا ہے اس لیے اون کے اعادہ کی [illegible]

## امور تنقیح طلب حسب ذیل ہیں

۱ کیا احمد یار خان داود جنگ کی جاگیرات و مکانات کی تقسیم [illegible] ہو گئی ۔

۲ کیا اوس تقسیم میں مدعی کو منجملہ جاگیرات ایک آنہ و منجملہ مکانات ایک مکان حصہ میں ملا

۳ مدعی کس دادرسی کا مستحق ہے ۔

۱ روداد مقدمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تیس سال سے قبل زمانہ مدار المہامی نواب مختار الملک مرحوم میں حسب تجویز مختار الملک تقسیم جاگیرات و مکانات احمد یار خان کی بذریعہ منصور الدولہ مرحوم کے ہوئی ۔ اوس تقسیم کا ہونا اقرار نامہ مورخہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۲۷۹ھ ہجری پیش کردہ مرافع (مدعی علیہ) سے اور شہادت نواب عسکر جنگ مشیر الملک بہادر سے ثابت ہوا ہے ۔ نواب مشیر الملک فریقین کے عزیز اور ایک بڑے درجہ کے امیر ہیں ۔ اونکی راستبازی اور شہادت پر ہم پورا بھروسہ کر سکتے ہیں ۔ نواب مشیر الملک کی شہادت کی تائید بھی شہادت گواہان میر فضل علی و وزیر علی صاحب و عالم خان سے ہوتی ہے ۔ اقرار نامہ متذکرہ بالا پر مہر منصور الدولہ کی ثبت ہے اور وہ تیس سال قبل کا لکھا ہوا ہے اور حراست جائز سے پیش ہوا ہے اس لیے عدالت اوسکی صحیح ہونے کی نسبت حسب منشاء دفعہ ۹۰ قانون شہادت بلا اخذ ثبوت قیاس کر سکتی ہے عدالت ابتدائی میں مدعی نے اس اقرار نامہ کی نسبت عذر اپنی نابالغی کا پیش کیا اور نہ کوئی شہادت نابالغی کے ثبوت میں گذرانی ۔ مدعی (مرافعہ علیہ) [illegible] بیالیس سال سے تو کم نہیں معلوم ہوتی اگر زیادہ ہو تو کچھ عجب نہیں بعض شخص بظاہر کم سن معلوم ہوتے ہیں لیکن درحقیقت سن اون کا زیادہ ہوتا ہے اس لیے ضرور تھا کہ قبل قائم کرنے کسی رائے کے مدعی کے عمر کی بابت بالفعل تشخیص طبی کرائی جائے اور ثبوت نابالغ ہونیکا بھی لیا جاتا ۔ مگر عدالت نے ایسا کیا نہیں صرف اپنا قیاس ظاہر کر دیا ۔ ایسے قیاس پر ہم لحاظ کر نہیں سکتے ۔ لہذا ہماری رائے میں تقسیم کا ہونا ثابت ہے ۔

۲ ۔ مدعی تقسیم جاگیرات ہونے سے انکار نہیں کرتا بلکہ اپنے ایک آنہ کے حصہ پر جو اوسکے قابض ہے صرف اوس کو [illegible] مکانات سے مگر تقسیم [illegible]

۲۰ مولوی علی محمد خان صاحب [illegible] [illegible] مکان [illegible]

ایک مکان کا دعوی کیا تھا عدالت سے [illegible] کا دعویٰ [illegible] مدعی کی طرف

سے [illegible] دو گواہ پیش [illegible] اور [illegible] کی بیان کی

[illegible] کہ [illegible] مالک [illegible] ہو گئی ہے [illegible]

[illegible] گواہوں کو [illegible] سال [illegible] سے اتفاق ہے

[illegible] اور خود بیان مدعی [illegible] وکیل [illegible] کہ وکیل کا بیان

ہے کہ مکان متنازعہ ملکیت شاہ محمد خان کا ہے اور [illegible] واقع ہے وہ

دراصل ایک بڑا مکان ہے اور حصہ متنازعہ [illegible] اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ [illegible]

مدعا علیہ کا بیان سچا ہو کہ اس نے بیان کیا ہے کہ اس کل مکان کا مالک شاہ محمد خان [illegible]

اور یہ متنازعہ حصہ ایک بڑے مکان کا ہے [illegible] زبردست خان سے خرید کیا تھا۔ اس

خریدی کی شہادت میں زبردست خان کی [illegible] کی شہادت پیش ہوئی ہے۔ اور [illegible] عدالت ابتدائی

نے [illegible] بھروسہ کیا ہے۔ بہرحال حالت موجودہ مسل سے ثبوت مدعی کافی نہیں ہے۔

[illegible] ہم کو عدالت [illegible] کی تجویز میں مداخلت کے لیے کوئی وجہ پائی نہیں جاتی۔

## تجویز ہوئی۔

کہ [illegible] ساقط کیا جاوے

[illegible] یاسین خان صاحب [illegible] اس مقدمہ میں بار ثبوت مدعی پر تھا۔ مدعی نے

[illegible] دعوی میں دو گواہ پیش کیا مگر ان دونوں گواہوں کے بیان کو عدالت تحت نے ناقابل

اعتبار [illegible] کہا۔ یہ دونوں گواہوں کو یہ تو معلوم نہیں کہ مالک مکان کون تھا مگر یہ بیان کرتے ہیں

کہ دونوں نے [illegible] خان اور اوس کی بی بی اور بیٹی کو عرصہ دراز تک مکان میں رہتی ہوئی [illegible]

اس بیان کو عدالت تحت نے ثبوت دعوی کے واسطے کافی نہیں سمجھا۔ ہماری رائے میں

بھی [illegible] شہادت ثبوت حقیت و مالکیت کے واسطے کافی نہیں ہیں۔ مدعی علیہ کی جانب سے

ان گواہوں کی شہادت کی تردید بھی کر دی گئی ہے۔ لہذا ہم کو کوئی وجہ تجویز عدالت تحت میں

دست اندازی کرنے کی معلوم نہیں ہوتی نظر [illegible]

## حکم ہوا

کہ مرافعہ [illegible] خرچہ نامنظور ہو۔ فیصلہ عدالت بحال رہے۔

۲۴

مولوی [illegible] خان صاحب ارکین اس [illegible] [illegible] [illegible]
اور [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible] کر لی ہے مگر اطمینانی [illegible]
کے [illegible] پیش [illegible] اسی حالت میں [illegible] اوسکا جواب [illegible] ثبوت لیا جا [illegible] بیان [illegible]
ہے عدالت کی طرف سے [illegible] کوئی تجویز [illegible] کی بھی [illegible] ہو سکتی [illegible]

تجویز کی جاتی ہے۔ کہ [illegible] مولوی [illegible]
[illegible] [illegible] اور [illegible] ان کی نسبت پیش ہوا [illegible]
مقدمہ تجویز کے لیے پیش [illegible]

اور عدالت [illegible] [illegible] اپنی رائے کے
ساتھ بیان [illegible]

صیغہ [illegible]

اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی علی رضا خان صاحب و مولوی محمد یسین خان صاحب ارکان مجلس

عالیہ عدالت سرکار عالی

مقدمہ ۲۶ — گلاب خان — مدعی مرافع — [illegible] محمد [illegible]

بنام

مقدمہ [illegible] — بہار جان و مسماۃ قادری بی بی مدعی علیہما مرافعہ علیہما — محمد [illegible] [illegible]

دعوے مکان — ثبوت ملکیت —

خلاصہ

کسی جائداد سکنے میں صرف عرصہ دراز تک سکونت ثابت کرنے سے مدعی کی ملکیت ثابت [illegible]

[illegible] مولوی حبیب اللہ صاحب نائب [illegible] عدالت [illegible] مورخہ ۲۳ [illegible]

۲۹ [illegible] مدعا علیہ [illegible] مہتمم [illegible] [illegible] بلوا [illegible] جاگیر [illegible] اس میں قرار [illegible] مدعا علیہ
[illegible] جائداد [illegible] کا اقرار کیا۔ مدعی [illegible] روپے [illegible] اس جاگیر
کی [illegible] کی اور [illegible] روپیہ [illegible] سے انکار کیا۔
۱۔ مدعی [illegible] واصلات اور [illegible] کیا۔
مدعا علیہ کو [illegible] امام [illegible] اور [illegible] ہے کہ معاہدہ قابل [illegible]

## امور قابل انفصال

۱۔ کیا اس دعوے میں تمادی ایام عارض ہوتی ہے۔
۲۔ کیا معاہدہ [illegible] [illegible] ہے

## رائے مع وجوہ

۱۔ جو [illegible] سالانہ جاگیر [illegible] سے [illegible] کا دعوے کیا [illegible] اس میں سے [illegible] دلائی جا سکتی ہے
جو اس [illegible] معاہدہ میں تمادی ایام عارض ہو سکتی کوئی [illegible] نہیں ہے۔
۲۔ البتہ معاہدہ قابل [illegible] نہیں ہے۔ مہتمم [illegible] ان کو کوئی [illegible] ہے کہ [illegible]
دائمی کسی شخص کو عطا کرے جائداد [illegible] وقف ہے۔ مہتمم کی حیثیت [illegible] کی ہے [illegible]
مصارف [illegible] یا حق [illegible] تو وہ مدعی سے سکتا تھا لیکن مدعا علیہ کو اختیار [illegible]
کہ خرچہ [illegible] اور [illegible] غیر شخص کی عوض میں ایک رقم سالانہ [illegible] سے دینا منظور [illegible]
معاہدہ قابل [illegible] ہے

## فیصلہ

مرافعہ نامنظور ہو۔ [illegible] ساقط ہو۔ خرچہ [illegible] عدالتوں کا ذمہ [illegible] نابالغ کے عاید ہو۔

**مولوی میر افضل حسین صاحب ممبر مجلس** حالات [illegible]
[illegible] میں ایک [illegible] کا واقع ہے [illegible] سے متعلق [illegible]
ایک جاگیر [illegible] ہے۔ اس جاگیر کی آمدنی کی نسبت [illegible] میں یہ قرار داد
ہوئی کہ [illegible] صرف کرے [illegible] [illegible]
[illegible] اور [illegible] سے لیا کریں یہی [illegible] تھے۔ اسکے بعد [illegible]
[illegible] اس کے [illegible] اور مصارف [illegible] جاگیر کے حاصل کرے [illegible]
[illegible] ہوئی تھی۔ اور [illegible] سالانہ کی [illegible] بنام [illegible] ۱۰۵ [illegible]

حلقہ ٢٨

صیغہ معتمدی نمبر ۱ ۱۷

باجلاس مولوی نظام الدین حسن صاحب رکن و مولوی سید ابو القاسم صاحب رکن

وناتری نابالغ بولایت الہ وبائی مرافعہ ... اجیار وکیل حاضر

بنام

ابادا سمی مرافعہ علیہ ... وکیل حاضر

نالش برنبائے اقرار نامہ جائداد وقف کی ... غیر قابل النفاذ

میعاد سماعت ۔

خلاصہ

مدعی نے دعوی اس بات کا کیا ہے کہ مدعا علیہ نے مدعی کے باپ کے نام ... کیا تھا۔ کہ آمدنی جاگیر ... سے مدعی کو ... روپیہ ادا کرینگے ۔ مدعی علیہ ... مذکور کا مہتمم تھا۔ تجویز ہوئی

کہ مہتمم جائداد وقف کو کوئی استحقاق نہیں ہے

کہ ایسے حقوق دائمی کسی شخص کو عطا کرے ... رضامندی دوسرے

شرکا کے ۔

مولوی نظام الدین حسن صاحب رکن بیانات وکلاء فریقین سماعت ہوئے ۔

تجویز

برنبائے اقرار نامہ مورخہ ۱۵۔ ماہ نومبر ... کے یہ دعوی کیا گیا ہے کہ مدعا علیہ

سے ماہوار روپیہ سالانہ دلائے جاویں ۔ فریقین ہندوستان قوم کا نون برکت ... کے

بنا اپیل فیصلہ صدر عدالت صوبہ ... مورخہ ... ۱۳۱۹

۳۳۱

[illegible] مدعی [illegible] — سید علی الدین وکیل حاضر

بنام ۱۲

رام لنگار ریڈی نابالغ — [illegible] وکلا حاضر

[illegible]

امر دا[illegible]

دعویٰ [illegible] قرضہ — ذمہ داری گماشتہ نابالغ — ذمہ داری نابالغ —

## خلاصہ

نابالغ کے [illegible] قرضہ کی [illegible] ڈگری [illegible] وقت [illegible] کیا کہ نابالغ فی الواقع اوس روپیہ [illegible] گماشتوں [illegible] روپیہ [illegible] اوس کو [illegible] دینے کے [illegible] لینے کا [illegible] اور وہ [illegible] کو [illegible] —

## مولوی نظام الدین صاحب کی تجویز بعد سماعت بیانات وکلائے فریقین

## تجویز

اس مقدمہ میں یہ تسلیم ہے کہ مدعا علیہ بوقت دادوستد نابالغ تھا۔ عدالت ماتحت نے تجویز کیا ہے کہ وہ ابھی نابالغ ہے اس تجویز پر اعتراض نہیں کیا گیا۔ مدعی کا بیان ہے کہ نابالغ کے گماشتوں کے ذریعہ سے دادوستد ہوا۔ ولیہ مادر نابالغ [illegible] گماشتوں کے نام کوئی مختارنامہ نہیں تھا۔ مدعا علیہ نابالغ کی کوئی دوکان تجارتی نہیں تھی۔

## امور قابل انفصال

۱۔ کیا مدعا علیہ کے قائم مقام کو جائز قرضہ دیا گیا۔

۲۔ کیا مدعا علیہ کی رقم قرضہ سے متمتع ہوا۔

## رائے مع وجوہ

۱۔ جن لوگوں نے مدعی سے روپیہ لیا اون کو کوئی اختیار منجانب نابالغ قرضہ لینے کا نہ تھا وصی مادر ولیہ کی مختار نہ تھی۔ نابالغ کو قرضہ لینے کی کوئی ضرورت کیا تھی ثابت نہیں ہے۔

۲۔ یہ روپیہ فی الواقع بغرض فائدہ نابالغ کے دیا گیا یہ بھی ثابت نہیں ہے۔ اگر مدعی نے اشخاص غیر مجاز کو روپیہ دیا اور مدعا علیہ اوس سے متمتع نہیں ہوا تو نابالغ اوس قرضہ کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا ہے۔

## فیصلہ

۲۲ [illegible] صدر عدالت [illegible] ۱۳۲[illegible]

کا مدعی ہوا اور اس مکتوب الیہ [illegible] کا [illegible] کیا اور [illegible] نالش [illegible]
عدالت ضلع [illegible] میں [illegible] ۱۹۰۱ء [illegible] ۱۲ سال کے بعد [illegible]
پیش ہوئی [illegible] عدالت کی [illegible]
[illegible] سالانہ کی ڈگری صادر [illegible]
ہے۔ عدالت ابتدائی نے ڈگری دی [illegible] صدر عدالت نے دعوی خارج کر دیا مدعی کی جانب سے [illegible]
اپیل پیش ہے۔ ہماری رائے ہے کہ صدر عدالت نے جو تجویز کی ہے کہ [illegible]
میں عارض ہے یہ تجویز درست [illegible] ہے کیونکہ [illegible] سالانہ [illegible]
ہر سال کے بعد ایک ہی میعاد سالانہ کی شروع ہوتی ہے لیکن ہماری رائے ہے [illegible]
مصارف مقدمہ کی عوض میں دوامی سالانہ دینے کا معاہدہ درست نہیں ہے اور [illegible]
یہ معاہدہ اوس بارے دینے کا کیا گیا ہے جو مصارف وکیل کے واسطے [illegible] ہے۔ اور
نیز یہ اقرارنامہ [illegible] کی رضامندی سے نہیں ہوا ہے ایسی صورت میں مدعی کو حق تھا
وہ اصلی مصارف کا دعوی کرتا لیکن ایک معین اور قلیل مصارف کے بدلے دوامی طور پر
مال سالانہ پانے کا اوسکو استحقاق نہیں ہو سکتا ہے یہ بالکل سہام رسی کی صورت ہے
اور اگر ایسے معاہدہ جائز رکھے جائیں تو بے بنیاد مقدمہ چلانے کا متمول اشخاص کو [illegible] کا
موقع ملے گا اس لیے ہم باختلاف وجوہ صدر عدالت کی رائے سے اتفاق کرتے ہیں
کہ اپیل معہ خرچہ نامنظور ہے

## صیغہ مرافعہ دیوانی

## اجلاس متفقہ

## باجلاس مولوی نظام الدین حسن صاحب و مولوی میر افضل حسین صاحب ممبر مجلس

## مجلس عالیہ عدالت

[illegible] مرافع [illegible] وکیل حاضر

نام [illegible]

[illegible] مرافع علیہما

[illegible] متعلقہ اقبال منجانب ایک مدعی علیہ

## خلاصہ

[illegible] مدعی علیہ نے اقبال کیا کہ اراضی [illegible] ڈگری مل چکی ہے [illegible] انکار کیا۔

**تجویز ہوئی** — کہ جب دو مدعی علیہ ہوں اور جائداد ایسی ہو کہ جسکی تجزی باعتبار اقبال ہو سکتی ہو تو ایک اقبال پر کسی جزو کی ڈگری نہیں ہو سکتی اور اسواسطے مدعی کو اشجار وغیرہ کی نسبت ڈگری نہیں دیجا سکتی۔

**مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس** آج مقدمہ مقابلہ فریقین پیش ہوا۔ اس مقدمہ میں دو مدعی علیہ ہیں ایک مہدو دوسرا جیا پرشاد ۲۹۸ اور ان دونوں مدعی علیہما میں جائداد مدعوہ کی نسبت نزاع ہوئی اور صدر [illegible] یہ فیصلہ ہو گیا کہ باولی اور درخت واقع اراضی مہدو کے ہیں اور اونکی نسبت مہدو کو ڈگری دی گئی اور زمین کا دعوی خارج ہوا جسکا نتیجہ یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ زمین باسبت راؤ کی ہے اس کے بعد دو شخصوں پر شنکر ایک شخص ثالث نے جو اس مقدمہ کا فریق اول ہے زمین اور درخت اور باولی کی نالش کی۔ باسبت راؤ نے اقبال کیا۔ اور مہدو نے انکار کیا۔

صدر عدالت نے بربنائے اقبال زمین کی ڈگری مدعی کے حق میں دیدی اور نسبت درختوں کے اور باولی کے دعوی خارج کر دیا۔ اپیل اس منشاء سے کیا جاتا ہے کہ بہ نسبت درخت اور باولی کے بھی ڈگری دیجاوے۔

ہماری رائے یہ ہے کہ جب دو مدعا علیہ ہوں اور جائداد ایسی ہو کہ جسکی تجزی باعتبار اقبال ہو سکتی ہو تو ایک اقبال پر کسی جزو کی ڈگری نہیں ہو سکتی مگر افسوس ہے کہ مہدو نے جو اپنے تئیں قابض اراضی و درخت باولی بیان کرتا ہے اپیل نہیں کیا۔ اس تقدیر میں

آ آ بنا راضی مجید ناظم صاحب عدالتہائے مدوبجر لی —

دعوی ساقط ہو مرافعہ باصلور ہو خرچہ مرافعہ [illegible]

## مولوی سید افضل حسین صاحب [illegible] بنام [illegible]

ضلع سے بحق مدعی ڈگری صادر کی مدعا علیہ نے مرافعہ [illegible] عدالت [illegible]
اب مدعی اپیل کرتا ہے۔

یہ امر مسلمہ ہے کہ روپیہ مدعی کو ایسی حالت میں دیا گیا [illegible] نابالغ تھا اور اب [illegible]
دوران مقدمہ میں مدعا علیہ بالغ ہے۔ لیکن یہ کہا جاتا ہے کہ [illegible] گیا اور [illegible]
دیا گیا اور اونہیں دونوں شخصوں نے حساب و کتاب کیا تھا اور [illegible] اور [illegible] نابالغ
کے گماشتہ تھے۔

نابالغ اور اپیلانٹ ماں کی ولایت میں تھا اور [illegible] ایسی [illegible]
ولایت میں ہے اور یہ ایک زمیندار ہے اس کی ولایت سرکار سے تسلیم ہوئی تک ہے علاوہ
مرافع علیہا کی راس سے اس بات میں اتفاق ہے کہ [illegible] شہادت سے یہ امر ثابت نہیں ہے
کہ [illegible] اور [illegible] نابالغ کے ایسے گماشتے تھے کہ اون کو روپیہ لینے کا اختیار تھا نابالغ [illegible]
گماشتہ مقرر نہیں کر سکتا تھا۔ یا اوس کا ولی گماشتہ مقرر [illegible] یا سرکار۔ لیکن اس بات میں بالکل
شہادت ساکت ہے کہ دونوں شخصوں کو کس نے گماشتہ مقرر کیا اور لین دین کا اختیار دیا۔ نابالغ
ایک زمیندار ہے وہ کوئی مہاجن یا دوکاندار نہیں ہے جو اوس کے گماشتہ مقرر ہوں اور [illegible]
تقرر کی ضرورت ہو مختار یا ملازم یہ دونوں شخص جو گماشتہ کے نام سے موسوم کیے جاتے ہیں [illegible]
اور اون کے لیے خاص اختیارات ثابت ہونے کی ضرورت ہے اور [illegible] ضرور ہے کہ وہ [illegible]
کس نے دیے یہ ثابت نہیں ہے۔

## حکم ہوا

[illegible] معہ خرچہ نامسلور

صیغہ مرافعہ دیوانی

اجلاس [illegible]

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب [illegible] [illegible]

سرکار [illegible] [illegible]

۳۵

[illegible] فیصلہ [illegible] عدالت قابل نفاذ ہے

حکم ہوا

کہ مرافعہ [illegible] [illegible]

# صیغہ مرافعہ دیوانی

## جلسہ متفقہ

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب ممبر مجلس و مولوی محمد یسین خان صاحب [illegible]

## مجلس عالیہ عدالت

سید محمود - مدعی علیہ مرافعہ - [illegible] وکلا حاضر

بنام

ام الفضل مدعیہ مرافعہ علیہا — محمد عبدالغفور و سید حسن [illegible] وکلا حاضر

دعویٰ حصہ جاگیر

## خلاصہ

[illegible] جاگیر [illegible] جاگیر [illegible] عدالت [illegible] ایک جاگیر کا [illegible] کسی صورت اعلیٰ کو [illegible] اولاد [illegible] دعویٰ [illegible] کر سکتا ہے

مولوی میر افضل حسین صاحب ممبر مجلس [illegible] صورت اعلیٰ [illegible] سے ان کے متعلقین کے نام [illegible] اسامی [illegible] جاگیر

[illegible] [illegible]

۳۴۴

[illegible] درخت اور باولی کی ڈگری بابت اون کے ادعال [illegible] [illegible] درخت و باولی کی نسبت [illegible] فیصلہ کی رو سے ساقط ہو چکا بحق مدعی کیونکہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کردہ محض ناکافی ہے اور اوس سے ناکافی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔ وکیل اپیلانٹ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ولیوشن [illegible] ۱۲۹۹ء تحریر محکمہ دارالمہام درخت اور باولی [illegible] زمین [illegible] ڈگری [illegible] تھا [illegible] [illegible] ریزولیوشن اوس ڈگری کے بعد کا ہے جس کی [illegible] درخت [illegible] بلا شبہ [illegible] مسدود کے حق میں ہو چکی ہے اس سبب وہ ڈگری [illegible] [illegible] صحیح ہے کہ اوس ڈگری میں کوئی فریق [illegible] [illegible] [illegible] کا کافی ثبوت نہیں [illegible] کیا ہے بجز بابت اوس کے اقبال کے [illegible] اقبال کنندہ [illegible] [illegible] جس کے مقابلہ میں ڈگری مذکورہ صادر ہوئی ہے اور اوس کا حق صرف [illegible] [illegible] رہا ہے نہ درختوں سے

## حکم ہوا

کہ اپیل مع خرچہ نامنظور

مولوی محمد یسین خان صاحب رکن

مدعی نے عدالت تحصیل [illegible] میں اراضی [illegible] [illegible] [illegible] مع اشجار و باولی کے نالش دائر کیا۔ مسدود مدعا علیہ [illegible] نے اس کے قبل [illegible] اراضی و باولی و اشجار کی نسبت [illegible] [illegible] دعوی کیا تھا۔ [illegible] ڈگری [illegible] [illegible] اراضی اشجار و باولی پایا تھا اس سبب مدعی [illegible] اس دعوی میں مدعا علیہ [illegible] کیا [illegible] [illegible] عدالت تحقیقات میں [illegible] حاضر رہا۔ مسدود دعوی مدعی سے انکار کیا۔ عدالت [illegible] [illegible] بعد تحقیقات دعوی خارج کیا جس کا مرافعہ صدر [illegible] میں ہوا [illegible] مدعا علیہ [illegible] حاضر ہو [illegible] دعوی کیا مگر عدالت [illegible] نے بر بنائے انکار [illegible] مرافعہ نامنظور کیا جس کی ناراضی سے مدعی مرافعہ ثانی صدر عدالت صوبہ [illegible] [illegible] کیا۔ صدر عدالت ڈگری اراضی کی بحق مدعی [illegible] اور اشجار و باولی کی نسبت مرافعہ نامنظور کیا۔ اب [illegible] تجویز صدر عدالت سے ناراض ہو کر یہ مرافعہ ثالث کیا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ آیا فیصلہ صدر عدالت روئداد موجودہ پر قابل نفاذ [illegible] [illegible] ہماری رائے میں فیصلہ صدر عدالت صحیح ہے۔ کوئی وجہ کافی دست اندازی کے لیے پائی [illegible] [illegible] مدعی کا ثبوت حقیت اشجار و باولی کی نسبت کافی نہیں ہے اقبال [illegible] [illegible]

[illegible] کہ مدعا علیہ اس تمام جائداد کا مستحق ہے او کوئی وارث جو برتبہ مدعیہ کے [illegible] عدالت اس دعوی کی سماعت نہین کرسکتی بالکل غلط ہے کیونکہ تقسیم [illegible] دعوی عدالت دیوانی مین دائر ہوسکتا ہے - یہ عذر کہ محاصل جاگیر کا [illegible] نابالغ ہے کیونکہ بحق مدعیہ مین جملہ [illegible] ڈگری دیجاتی ہے [illegible] جس قدر محاصل اون کی کمی و زیادتی ہوگی اوسی حساب سے مدعیہ [illegible] مدعا علیہ [illegible] قابل نہین ہے نہ صرف برخلاف فیصلہ سابق کے [illegible] دعوی مدعیہ نے پیش کی ہین اوس کے مخالف ہے اون کو ملاحظہ [illegible] مدعا علیہ مرافعہ کا مستحق ہوتا ہے اب وکیل مرافع ایک اور بات کہتا ہے [illegible] لیکن یہ عذر نہین ہوا اور نہ اون شرکا نے کسی سے اپنی [illegible] درخواست کی اس لیے اسپر توجہ نہین ہوسکتی اس کی اور کوئی وجہ موجب تنسیخ فیصلہ [illegible] کی نہین بیان ہوا ہے

## حکم ہوا

کہ اپیل [illegible] نامنظور -

**مولوی محمد یسین خان صاحب کا نوٹ** واقعات یہ ہین کہ مدعیہ نے دعوی دلاپانے [illegible] حصہ کا [illegible] حصہ مین [illegible] کی عدالت دیوانی ضلع اندور مین بمقابلہ مدعی علیہ دائر کیا عدالت ابتدائی [illegible] ڈگری ایک سدس حصہ کی بحق مدعیہ صادر کی جس کی ناراضی سے صدر عدالت صوبہ شمالی مین مرافعہ کیا گیا مگر مرافعہ نامنظور ہوا مدعی علیہ اب یہ مرافعہ ناراضی تجویز صدر عدالت سے کرتا ہے - مدعی علیہ نے اپنے جواب دعوی مین یہ بیان کیا کہ یہ دعوی لائق سماعت عدالت نہین ہے جاگیر کسی شخص کی متروکہ [illegible] نے اپنی کل معاش کی نسبت تملیک نامہ مورخہ [illegible] شوال ۱۲۶۹ھ بنام مدعی علیہ لکھدیا ہے

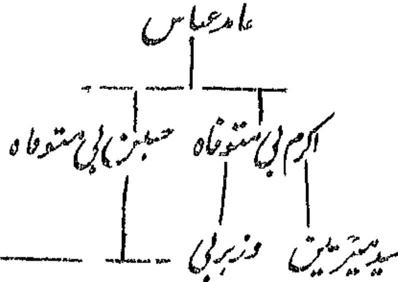
وغیرہ وغیرہ امور فیصلہ طلب حسب ذیل ہین -

۱ کیا عدالت مجاز سماعت اس مقدمہ کی ہے -
۲ کیا مدعیہ حصہ جاگیر متدعویہ مین پاسکتی ہے -
۳ کیا تملیک نامہ شوال ۱۲۶۹ھ منسوخ ہوگیا -

ایسی نزاعات کا فیصلہ جو اس مقدمہ مین پیدا ہین سوائے عدالت دیوانی کے اور کسی محکمہ مین ہونہین سکتا - محکمہ مال مجاز نہین کہ ان نزاعات کا فیصلہ آخر کرے - محکمہ مال فیصلہ سرسری کرسکتا ہے

۲۰۷۶/۱

مرا پالی سرکار سے عطا ہوئی اس سند کا مقصود ہے کہ جاگیر سے معطی لہ کے تمام معاملہ دار سید اور مستفید ہوتے رہیں۔ حامد عباس اسی جاگیر سے نصف کا مستحق قرار پایا۔ حامد عباس کے وارثان ذیل ہیں:




سید محمود مدعی علیہ    سید ابراہیم    سید یسین    سید عبداللہ    ام الفضل مدعیہ

اولاً سید ابراہیم نے ایک سدس کی نالش سید محمود پر کی اور ۱۵ - خورداد ۱۲۹۵ف کو عدالت ضلع اندور سے ڈگری پائی یہ ڈگری علی الترتیب اجلاس کامل تک بحال رہی)۔ اب سید ابراہیم کی خواہر مسماۃ ام الفضل نے اپنے سدس حصہ کا دعویٰ کیا ہے۔ مدعی علیہ نے وہی عذرات اس مقدمہ میں بھی کیے ہیں جو سید ابراہیم کے مقدمے میں کیے ہوئے تھے وہ عذرات یہ ہیں کہ تقسیم جاگیر کا دعوی نہیں ہو سکتا ہے۔ مدعی علیہ از روئے تملیک نامہ مورخہ ۔ شوال ۱۲۹۱ھ مالک ہو چکا ہے۔ اور یہ عذرات جدید کیے ہیں کہ کل ... مدعا علیہ قابض نہیں ہے۔ اور ... سے چار سو آمدنی نہیں ہے۔ عدالت ابتدائی اور صدر عدالت نے مدعیہ کے حق میں ڈگری دی ہے جس کی ناراضی سے یہ اپیل ہوئی ہے۔ وکیل اپیلانٹ نے اس امر پر زور دیا ہے کہ مرافع تملیک نامہ مورخہ ۔ شوال کی رو سے قابض ہے اور سند کو یہ حق نہ تھا کہ وہ بعد تملیک نامہ رجوع کرتے۔ یہ بحث اسی واسطے کی گئی ہے کہ جلسہ منعقدہ نے مقدمہ سابق میں یہ تجویز کیا تھا کہ از روئے مختار نامہ مورخہ ۲۰ ذیحجہ ۱۲۹۲ھ تملیک نامہ منسوخ ہو گیا اس بحث کا تصفیہ عدالت ابتدائی اور صدر عدالت نے اچھی طرح کر دیا ہے درحقیقت تملیک نامہ میں یہ لکھا ہے کہ حامد عباس نے اپنا قائم مقام مرافع کو گردانا لیکن ... قائم مقام مرافع قدرتی طور پر تھا کیونکہ جس وقت یہ دستاویز لکھی گئی اس وقت بجز مدعی علیہ مرافع کے ... اور لاولد حامد عباس کی موجود تھی ... بعد جب اور اولاد پیدا ہوئی تو ارادہ سید عباس کا ... جیسا کہ مقدمہ سابق میں تجویز ہو چکا ہے اور یہ تبدیل ارادہ کی اس وجہ سے صحیح تھی کہ یہ اولاد ... جاگیر کے مستحق تھے کیونکہ ان پر بھی متعلقین مورث کا اطلاق تھا اس وجہ سے

۳۹

خلاصہ

[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] کیا ہے [illegible] مولوی [illegible]

[illegible] کی [illegible] [illegible] اور تاریخ [illegible] [illegible] [illegible] ناغیر ہوئی

[illegible] [illegible] خارج کر دیا [illegible] نالائق [illegible] نالشی کی [illegible] لحاظ دی -

حکم ہوا

مقدمہ کی [illegible] کی جاتی ہے

مولوی محمد یسین خان صاحب رکن سے اس مقدمہ میں استغاثہ سرقہ بالجبر کا تھا اور [illegible] [illegible] [illegible] قانوناً خارج ہو نہیں سکتا مددگار صاحب نے جو مقدمہ کو خارج کیا وہ بالکل ناجائز کارروائی کی [illegible] ضرور ہے کہ نگرانی منظور کیجائے -

حکم ہوا

کہ مقدمہ عدالت فوجداری بلدہ کو واپس ہو باین ہدایت کہ علت سرقہ بالجبر بازید نمبر قائم ہو کر کارروائی باضابطہ کیجائے مددگار صاحب ایسے مقدمات میں آیندہ لحاظ رکھیں -

# صیغہ تصحیح فوجداری

## اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی محمد یسین خان صاحب رکن

مجلس عالیہ عدالت

لالو کا مستغیث [illegible] [illegible] حاضر

بنام

[illegible] ملزم [illegible]

نمبر مقدمہ ۵۱

[illegible]

امرداد سنہ ۱۳۰۲ف

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

۴۸ اور اگر کوئی فریق اوس فیصلہ سے ناراض ہوا ہے عدالت دیوانی مین دعوی کرسکتا ہے ایسے
یہ دعوی قابل سماعت عدالت دیوانی ہے سند مورخہ ۵ رجب ۱۲۸۳ھ بنام [illegible]
سید احمد فاضل شہید سے جسکی نقل شامل مثل ہے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جاگیر [illegible]
متعلقان خاندان سید احمد فاضل کے ہے پس ہماری رائے مین ہر ایک رکن خاندان مذکور
دعوی دلاپانے اپنے حصہ کا کرسکتا ہے۔

۲ ذیحجہ ۱۲۹۲ھ کو سید احمد نے ایک مختارنامہ بنام سید عبداللہ [illegible]
لکھدیا کہ سید عبداللہ مختار میرا ہے میر حسین کو آئندہ جاگیر سے کسی طرح کا تعلق نہ رہے [illegible]
اس مختارنامہ کے مضمون موافق بعد عمل بھی کیا گیا۔

میر حسین قبضہ جاگیر چھوڑدیا اور اوسکو بنائے مختارنامہ سید عبداللہ [illegible] ظاہر
ہے کہ تملیک نامہ مورخہ ۲ شوال ۱۲۹۶ھ بھی منسوخ و کالعدم ہوگیا۔ لہذا ہماری رائے مین
فیصلجات عدالت ابتدائی و صدر عدالت صوبہ شمالی قابل دست اندازی نہین ہین نظر براین

## حکم ہوا

کہ اپیل مع عرضی نامنظور۔

# صیغہ نگرانی فوجداری

## اجلاس مشترکہ

### باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی محمد حسین خان صاحب رکن

### مجلس عالیہ عدالت

نمبر مقدمہ ۱۵۱ — مسلسلہ ۱۳۰۲ھ — روداد ۱۳۰۲ھ

امیر علی — بنام — عبدالمجید خان وکیل حاضر
فیروز و مبارک وغیرہ ملزمین —
سرقہ بالجبر — بغیر حاضری مستغیث — اخراج جرم مذکور

۲۲ نگرانی حکم ناظم صاحب اول عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۲۳ بہمن ۱۳۰۲ ف

وس سے کہ مجرم نے [illegible] کوئی [illegible] ملزم کی [illegible] عدالت [illegible] سے تجویز کی ہے
حالت [illegible] کافی ہے [illegible] سزا [illegible]

حکم ہوا

کہ ملزم سزا [illegible] الجبار [illegible] ہو —

## حسب دفعہ [illegible] ضابطہ فوجداری

## اجلاس کامل

## باجلاس مولوی [illegible] صاحب ممبر مجلس و مولوی علی رضا خان صاحب و مولوی [illegible] صاحب ارکان مجلس عالیہ عدالت العالیہ [illegible]

نمبر مقدمہ ۵۸
[illegible] ۱۳۱۱
امرداد ۱۳۲۰ف

[illegible] غیر حاضر بنام [illegible] ملزم غیر حاضر —
[illegible] اقبال جرم

## خلاصہ

خلاصہ ملزم کو [illegible] عداوت [illegible] حکم [illegible] سے [illegible] مقتولہ
[illegible] تو جرم قتل عمد کا ارتکاب ہوا اور ملزم [illegible] قصاص کا مستوجب ہے —
[illegible] قصاص کے [illegible] ملزم کا [illegible] ہو یا کوئی وجہ [illegible] ہے —

## رائے منصفہ مولوی سید افضل حسین صاحب ممبر مجلس و علی رضا خان صاحب رکن

[illegible] تصحیح پیش ہے مقدمہ قتل عمد کا ہے عدالت ابتدائی نے جرم ثابت قرار دیا ہے خود مجرم کو اقبال ہے کہ اس نے [illegible] کو [illegible] اوس کے [illegible] بھائی کی زوجہ تھی اور اوس سے دو تین بار [illegible] مجرم کو خانگی تکرار [illegible] کا بیان [illegible] شب کے وقت مجنونہ کے مکان مسکونہ میں داخل ہو کے اوس نے [illegible] قبض [illegible] المجرم [illegible]

قتل عمد بذریعہ گلا دبا کر مار ڈالنا

## خلاصہ

ملزم نے ایک عورت کے ساتھ زنا بالجبر کیا اور بغرض اخفائے جرم مذکور اوس عورت کو گلا دبا کر مار ڈالا اور اوس کی لاش کو پھینکدیا۔

**تجویز ہوئی** کہ ملزم قابل قتل ہے مگر احکام شرعی لوحہ قتل بہ عمد کے مانع ہیں لہذا حبس دوام کی سزا دیجاتی ہے۔

## مولوی سید افضل حسین صاحب میر مجلس

[illegible] مقدمہ ہٰذا میں کہ سائیگا مجرم اس امر کا اقبال کرتا ہے کہ مسماۃ سائی [illegible] میں زنا بالجبر کیا۔ اور بغرض اخفائے جرم مسماۃ مذکورہ کو ہلاک کیا اور لاایک پتھر لایا اور اوس [illegible] گلا دبا کے اسکا کام تمام کیا۔ اوسکا زیور اوتار لیا اور نعش کو ایک باولی میں پہنچا دیا۔

یہ اقبال مدعا علیہ عدالت نے کافی احتیاط سے لیا ہے [illegible] اس اقبال کی تائید میں گواہ پیش ہوئے ہیں۔ ان گواہوں کی شہادت سے ثابت ہے [illegible] کہ مجرم کی نشاندہی سے باولی سے نعش برآمد ہوئی کنپٹی پر نشان ضرب موجود تھا۔ سنگ پر خون تھا۔

پتھر بھی موقع واردات پر ملزم کی نشاندہی سے [illegible] زیور ملزم کی نشاندہی سے اوس کے مکان سے برآمد ہوا۔ اس شہادت سے اور اقبال سے یہ امر ثابت ہے کہ ملزم نے بغرض اخفائے جرم زنا بالجبر مسماۃ سائی کو عمداً ہلاک کیا۔ اگر [illegible] مانع نہ ہوتے تو یہ شقی قابل قتل تھا۔ مگر لحاظ احکام شرع

## حکم دیا جاتا ہے

کہ سائیگا مجرم مادام الحیات قید سخت میں بسر کرے اور عدالت ماتحت کی رائے درست ہے۔

## مولوی محمد یسین خان صاحب رکن

وہ واقعات مقدمہ جو کہ جناب میر مجلس صاحب نے بیان فرما دیا ہے اون کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ آیا جرم منسوبہ قتل شبہ عمد ہے۔ یا قتل عمد۔ میری رائے میں جرم ملزم قتل عمد ہے۔ ملزم نے اول تو مقتولہ سائی سے زنا بالجبر کیا اور اخفائے زنا بالجبر کی غرض سے مقتولہ کو [illegible] سے عمداً و قصداً ہلاک کیا۔ ملزم کو ارتکاب جرم سے اقبال ہے اور اوس کے اقبال کی تائید شہادت متعلقہ مثل سے ہوتی ہے ایسی حالت میں

[illegible] ۔۔۔ اس کی [illegible] ۔۔۔ عبارت عالیہ [illegible]

[illegible] ۔۔۔ [illegible]

# صیغہ مرافعہ دیوانی متفرق

## اجلاس کامل

باجلاس مولوی علی ضامن خان صاحب رکن و مولوی افضل حسین صاحب رکن و مولوی محمد یسین خان صاحب رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی۔

شہزادہ بیگم مدعیہ ڈگری دار مرافع — الیاقت خان وکیل حاضر۔

بنام ۲۲

محمود علی خان — حافظ سراج الدین وکیل حاضر۔

حکم نامسطوری درخواست سرشتگی۔ مدیون کو غلط طور پر مرافعہ علیہ بنایا۔

مقدمہ ۱۵
سنہ ۱۳۱۱ھ
امرداد ۱۳۱۳ف

## خلاصہ

جب حکم نامسطوری درخواست سرشتگی کا مرافعہ کیا گیا تھا تو سرشتگی جو اس کو مرافعہ علیہم بنانا چاہیئے تھا نہ کہ مدیون کو۔ لہذا مرافعہ نامسطور۔

مرافع محکمہ نے ایک درخواست اجرای ڈگری داخل کی تھی جسکو عدالت نے نامنظور کیا اور اوس درخواست میں سرشتگی کو جو پایگی بخشائی ہے یعنی [illegible] افسر کو سرشتگی مقدمہ عدالت سے دیا گیا جو اس بحق اوسکو عدالت سے نامنظور کیا تھا اوسکا مرافعہ مرافع نے بمقابلہ سرشتگی جو اس کا نہیں کیا۔ بلکہ بمقابلہ مدیون کے کیا اور کو جلسہ نے نامنظور کیا اس بنا پر کہ جس شخص کو مرافعہ علیہ بنایا تھا اوسکو نہیں بنایا مدیون سے کوئی تعلق نہیں بلکہ چاہیئے تھا کہ سرشتگی یا سیاقریق بنا کر شکست جاری ہو

۲۲ سارا صی مسعید حلیہ [illegible] ۱۱ [illegible] امرداد [illegible]

اقبال کیا ہے کہ وہ اوسی زخم سے فوت ہوئی مجرم کا باپ اور نیز اور گواہ اس امر کی گواہی دیتے ہیں کہ مسماۃ مجروحہ مقتولہ نے زخمی ہونے کے بعد یہ بیان کیا کہ ملزم نے اوسے پیش قبض ماری گواہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مجروحہ نے یہ بیان ملزم کے مقابلہ میں کیا تھا اور ملزم اوس کی تکذیب نہیں کی [illegible] گواہ اس امر میں متفق ہیں کہ اوسی زخم سے فوت ہوئی شب کو زخمی ہوئی اور دن کو اوس کی موت واقع ہوئی۔ پس ملزم کے اقبال سے اور گواہوں کے بیان سے یہ امر ثابت ہے کہ ملزم نے عمداً اور ارادتاً سوچ اور سمجھ کے مسماۃ مجروحہ کو آلہ جارحہ سے قتل کیا اس صورت میں مجرم لایق قصاص ہے کیونکہ مقتولہ کا بیٹا جو نابالغ ہے بچہ کا ولی بھی ہے طالب قصاص ہے عدالت ابتدائی نے سقوط قصاص کی یہ وجہ بھی لکھی ہے کہ مجرم جوان ہے بلاحظہ مثل اوس کی عمر تیس برس کی معلوم ہوتی ہے ہماری رائے سقوط قصاص کے لیئے کوئی وجہ نہیں ہے۔

## حکم ہوا

جیونا مجرم قصاصاً قتل کیا جائے قبض آلہ جارحہ ہراج ہو کر اوسکی قیمت خزانہ سرکار میں داخل ہو منظوری کے لیئے مثل حسب ضابطہ سرکار میں روانہ کیجائے بعد منظوری تعمیل حکم ہو

**مولوی محمد یسین خان صاحب کن** — واقعات یہ ہیں کہ دو روز قبل وقوع واردات ملزم جیونا و مقتولہ مجروحہ سے باہم تکرار ہوئی آپس میں ان دونوں نے ایک دوسرے کو دشنام دہی کی۔ جیونا دشنام دہی مجروحہ سے سخت ناراض ہو کر تکرار کی چوتھے روز مجروحہ کے گھر گیا۔ اور اوسکو سوتی پا کر اوس کے پیٹ میں ایک پیش قبض ایسی ماری کہ آنتیں نکل آئیں مجروحہ دوسرے روز صبح کو اس صدمہ سے مر گئی۔ ملزم کو ارتکاب جرم سے پورا اقبال ہے اور اوس کے اقبال کی تائید بیان مجروحہ سے ہوتی ہے قبل از ہلاکت مجروحہ نے اپنے شوہر اور پچوں سے کہی تھی کہ اوسکو جیونا نے مارا ہے اور سبب مارنے کا یہ ہے کہ اوس سے اور جیونا سے تکرار ہوئی تھی جیونا کا اقبال اور یہ بیان مقتولہ کا قبل از انتقال قانوناً ثبوت جرم کے واسطے کافی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا جو سزا کہ عدالت ماتحت نے نسبت ملزم جیونا کے کی ہے وہ باغراض انصاف کافی ہے یا نہیں۔

ہماری رائے میں ملزم قتل عمد کا مجرم ہے اوس نے مقتولہ کو بسبب بغض و کینہ کے چار روز بعد تکرار کے پیش قبض سے مجروح کر کر ہلاک کیا۔ کوئی وجہ نہیں ہے کہ ملزم کا قصاص نکیا جاے سزا ہے حبس دوام حالت موجودہ مقدمہ میں سیاستاً کافی نہیں ہے وارث مقتولہ بھی [illegible] چاہتا ہے۔ لہذا ملزم کا قصاص بپاداش جرم قتل عمد ضرور ہے۔ نظر برین

[illegible] سے متعلق [illegible]

[illegible] واردات ہوئی کہ [illegible]

[illegible] یا کل اور ہے

[illegible]

[illegible] کی جانب [illegible] کیا اور [illegible]

[illegible] کوئی [illegible] ملزم [illegible]

[illegible] ملزم نے [illegible]

[illegible] ملزم [illegible]

[illegible] کیونکہ [illegible] ہو جائے [illegible]

[illegible] ہو گیا۔

[illegible] اور الفعال [illegible]

[illegible]

ملزم [illegible] کشتی [illegible] نشان [illegible] پایا گیا ہے اور [illegible] ملزم

[illegible] ملزم کا [illegible]

[illegible] کوئی ایسی [illegible]

[illegible] الزام قائم کیا جائے [illegible] کہ [illegible]

[illegible] اور ملزم اور [illegible] کی تلاش [illegible]

[illegible] ملزم سے وقوعہ میں آیا اگر کوئی [illegible]

[illegible] ایسی ہی غلطی ہو جاتی ۔ وقت وقوعہ [illegible]

[illegible] کہ ملزم [illegible] سے جلا جائے ۔ اگر وہ ایسا کرتا تو یہ بھی [illegible]

[illegible] کا فعل [illegible] ظاہر ہوتا [illegible] ایسا ہوتا بلکہ [illegible] اور [illegible]

[illegible] لوگ وہاں پہنچ گئے ۔

[illegible] بھی [illegible] نہیں ہے ۔ بلکہ بیان کرتے ہیں کہ [illegible] قبل [illegible]

کی [illegible] کہ ملزم [illegible] نہیں کر سکا کیونکہ ملزم [illegible] ہے ۔ پس ان حالات پر نظر کر کے ہماری

۱۴۴

ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تجویز کا مراجعہ کیا جاتا ہے مگر کوئی وجہ مراجعہ کی بیان نہیں کی گئی الا یہ کہ...
موجود رکھا ... وہ ... وکیل نے بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں اور کوئی ...
کو فریق ثانی ... دیا تھا اور عدالت ... نے ... کہ عذر ... ممکن ہے ... اصل اگر
... کوئی تعلق نہیں اور ... معاملہ میں مراجعہ کیا اور جلسہ نے اوس کو خارج کیا ...
... کا کام ... فریق ثانی ہے اس لیے کوئی وجہ دست اندازی کی نہیں ہے۔

## تجویز ہوئی

کہ مراجعہ ... ساقط کیا جاوے۔

# صیغہ تصحیح فوجداری

## اجلاس متفقہ

### باجلاس مولوی محمد یسین خان صاحب و مولوی نظام الدین صاحب ارکان مجلس عالیہ

مسماۃ ستی وغیرہ مستغیثہ — مولوی داد علی وکیل سرکاری حاضر

بنام

نلا کنڈہ ہنیگا ملزم

قتل خطاء — انسان کو جانور کے دھوکے میں بندوق سے مارنا — مدد گشتی نشان ... دیت عفو جرم —

١٨٠٠ دفعہ ٥٥
١٣١٢
١٣ ف

## خلاصہ

ملزم نے جنگل میں حاضر ہو کے شکار کے لیے پھر رہا تھا ایک شخص کو جو کہ کالا کمبل اوڑھے ایک
جھاڑی کے پاس بیٹھا تھا ... سمجھ کر گولی ماری جو اوس کی ٹانگ میں لگی اور اوس کے صدمہ سے
وہ مر گیا۔

**تجویز ہوئی** — کہ جب کوئی بے احتیاطی یا غفلت ثابت نہیں تو ملزم کسی جرم کا ...
... مددگار عدالت ضلع ورنگل۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

راے سے ملزم پر کوئی الزام قایم نہیں ہوسکتا لہٰذا

## حکم ہوا

کہ بندوبستی تحویل عدالت تحت ملزم کہ [illegible] آزاد کیا جاوے

مولوی نظام الدین صاحب [illegible] سماعت ۱۵ اسفندار ۱۳۱۲ [illegible]

روز یکشنبہ کو قریب ۸ بجے قبل زوال آفتاب کے صحرا سے موضع ملیم پٹہ تعلقہ [illegible] [illegible] ملزم نے گولی بھری ہوئی بندوق چلائی [illegible] ۲۸ ملزم کے فاصلہ [illegible]

الذکر سماۃ [illegible] ۵) سال قوم کولی ساکن ملیم پٹہ [illegible] کر [illegible] کا کیمپ اٹھا اور گھاس

توڑ رہا تھا۔ اوس کے پاس سے گولی لگی اور اوس کے زخم سے مسمی بلایا بتاریخ ۱۰ اسفندار

۱۳۱۲ روز جمعہ کو فوت ہوگیا ورثائے متوفی حسب ذیل ہیں

۱ مادر سماۃ [illegible] عمر ۷۰ سال ساکن موضع ملیم پٹہ تعلقہ [illegible] پیشہ مزدوری

۲ زوجہ سماۃ [illegible] زوجہ بلایا متوفی قوم کولی عمر ۳۰ سال پیشہ مزدوری ساکن ملیم پٹہ مذکور۔

۳ پسران [illegible] دختران نابالغان [illegible] بولایت مادر موجود ہیں ملزم کا بیان ہے کہ میں [illegible] شکار کو

گیا تھا کہ کھیت میں مقتول بلایا بیٹھا ہوا گھاس چھیلتا تھا میں نے ۵۰ قدم کے فاصلہ

سے دیکھا تو بیٹھا [illegible] اوس کو [illegible] خیال کیا۔ جب وہ گرا اور آواز کی تو [illegible] غلطی پر

متنبہ ہوا۔ دوڑا [illegible] کر اوس کے زخم پر رومال باندھا [illegible] [illegible] مقتول کی

جانب سے عفو کی بحث ہے یہ عدالت دیوانی سے متعلق ہے۔ عدالت فوجداری میں امور ذیل

قابل انفصال ہیں

۱۔ کیا ملزم مرتکب کسی بے احتیاطی یا غفلت کا ہوا۔

۲ کیا وہ بے احتیاطی یا غفلت باعث ہلاکت مقتول کے ہوئی۔

۳ کیا ملزم سے کسی جرم فوجداری کا ارتکاب کیا۔

## رائے مع وجوہ

استشہاد [illegible] موجودہ مثل سے بخوبی ثابت ہے کہ [illegible] [illegible]

وقوع میں آیا۔ ملزم شکار کو گیا ہوا تھا۔ اوس کا [illegible] ہوا مقتول [illegible] [illegible] کر کے اور

کوئی [illegible] مقتول سے اوس سے سماۃ [illegible] مقتول [illegible] [illegible] ہوکر [illegible]

کھیت میں گھاس چھیلتا تھا مقتول [illegible] [illegible] ہوا۔ قاتل نے متنبہ ہوکر فوراً

# سلسلہ فیصلجات مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی

## صیغہ مرافعہ دیوانی

### حاشیہ نفس

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی محی الدین خانصاحب رکن

ناسہ ولد کہنڈو وغیرہ مرافعان مدعی علیہما ۱۱ مولوی عمر الدین وکیل حاضر

نمبر مقدمہ ۱۹۷۱
سنہ ۶ فصلی

بنام

ماما جی ولد ... وغیرہ مدعیان مرافعہ الیہما

دعوی حق جائداد موروثی ایک بھائی کا حق دوسرے بھائی کے حق جائداد موروثی کے انتقال کے بارہ میں انتقال ناجائز۔

### خلاصہ

مدعی علیہ نمبر ۱ جو مدعیان کا بھائی تھا اونکا حق جائداد موروثی میں مدعی علیہ نمبر ۲ پر منتقل کردیا قرار پایا کہ ایسا انتقال بالکل ناجائز ہے فقط

(۱) عدالت ابتدائی دیوانی تحصیل تعلقہ پربیڈہ سے تاریخ ۱۵ فروردی ۱۳۱۰ف یہ ڈگری ہوئی کہ ہر دو مدعیان کا حصہ زمین کسر (۳۰) گنٹہ (۸) محاصل کے مدعا علیہ نمبر ۱ کے قبضہ سے ہر دو مدعیوں کو دیدیا جاوے۔

(۲) مرافعہ اولی عدالت صلع بیدر سے بتاریخ ۲۸ تیر ۱۳۱۰ف اپیل مدعی علیہما نامنظور ہوا۔

(۳) مرافعہ ثانیہ صدر عدالت صوبہ جنوبی سے تاریخ ۵ آبان ۱۳۱۱ف اپیل مدعی علیہما نامنظور ہوا

(۴) اس منجانب مدعی علیہما اپیل ثالث عدالت العالیہ میں پیش ہے۔

مدعیان اور مدعی علیہ نمبر ۱ حقیقی بھائی ہیں جائداد متنازعہ موروثی ہے۔ لنکے باپ کے نام پٹہ تھا اوس کے

[illegible] قرار پایا

کہ [illegible] اور [illegible] مقدمہ [illegible] ہوا دن کے لحاظ سے فیصلہ عدالت ماتحت [illegible]

[illegible] کیا اور [illegible]

کہ [illegible] اولاد کو [illegible] ہوا ہے فقط

(۱) مولوی [illegible] آغا رضا صاحب رکن عدالت [illegible]

[illegible] بتاریخ ۱۲ [illegible] سنہ ۱۳۲۵ف دعوی مدعی خارج کیا گیا [illegible] عدالت [illegible]

پھر [illegible] عدالت مصنفی کو واپس کیا گیا [illegible] عدالت [illegible]

اپنا فیصلہ بتاریخ ۲۵ [illegible] سنہ ۱۳۲۵ف صادر کیا۔

(۲) مرافعہ اولی عدالت ضلع [illegible] مولوی محمد [illegible] صاحب [illegible] عدالت بتاریخ ۲۱ امرداد سنہ ۱۳۲۵ف اپیل مدعی مرافعہ علیہ منظور کیا گیا۔

مرافعہ ثانیہ [illegible] عدالت صوبہ [illegible] نواب اعظم یار جنگ بہادر صوبہ دار [illegible] بتاریخ ۱۴ [illegible] سنہ ۱۳۲۶ف اپیل مدعی علیہ مرافع بدیں حکم فیصل پایا کہ مکان [illegible] اور زمین انعامی [illegible]

[illegible] مدعی کو ثلث حصہ پہونچتا ہے اور اسمیں عدالت کا فیصلہ درست ہے۔

(۳) [illegible] مرافعہ ثالث منجانب مدعی علیہ مرافع اس عدالت العالیہ میں [illegible]

[illegible] میں مرافعہ عکسی بھی منجانب مرافعہ علیہ پیش ہوا ہے۔

مدعی مکان متدعویہ اور تین نمبرون کو [illegible] اور دیگر [illegible]

ایک شخص کو جو باجود [illegible] برادران حقیقی ہین شریک قرار دیکر ایک ثلث کا دعوے [illegible]

مدعا علیہ نسبت اراضیات نمبر ۲۸۵ - ۲۹۴ - بیان کرتا ہے کہ یہ اراضیات انعامی [illegible]

اولاد اکبر ہون ہوا سیلئے میرا خاص استحقاق ہے۔ اور اراضی نمبر ۲۲۲ - میری [illegible]

صوبہ دار صاحب نے [illegible] اراضی نمبر ۲۲۲ قبضہ کے نسبت ایک ثلث کی ڈگری مدعی کو دی ہے۔ اوسکی بابت [illegible] مدعا علیہ نے یہ مرافعہ پیش کیا ہے اور مدعی نے نسبت اراضی نمبر ۲۲۲ کے مرافعہ عکسی کیا ہے درخواست مرافعہ میں بہت سے عذرات ہین متعلقہ اوسکی [illegible]

وکیل مرافع نے ساختہ کیا وہ حسب صراحت ذیل ہیں

اولاً تیسرا حصہ او رفرضی مقدمہ بنایا گیا۔

ثانیاً اراضیات انعامی مین حصہ نہونا اس خاندان کا [illegible] رہے

وفات کے بعد ... [illegible] ...
کے دعویدار ہیں ... عدالت ... [illegible] ...
کی الواقع ... [illegible] ...
جا کر ہے ... [illegible] ...

حکم ہوا

کہ اپیل ... [illegible] ...

صیغہ مرافعہ دیوانی

جلسہ ... [illegible]

باجلاس ... مولوی ... [illegible] ...

| | | |
|---|---|---|
| مقدمہ ۲۶۳ ... [illegible] | سدا رام ولد سدا سیو مرافع | بولی ... وکیل حاضر |
| | بنام | |
| | سیا ولد سدا سیو | ... لال وکیل حاضر |

دعوی ملکیت موروثی - جائداد ... - قانون ... کا ... [illegible] ... میں
اراضیات انعامی - اراضیات انعامی میں ... [illegible] ... کا حق ...
... - ... کا اتفاق - ... الفاظ ... سے ... نقصان ... [illegible]

خلاصہ

ایک شخص نے ... وراثت ... کا دعوی کیا ... [illegible] ...
اراضیات انعامی اور ایک قطعہ ... ہے اور مدعی علیہ ... دوسرے کو ...
حق نہیں پہونچتا عدالت ابتدائی نے دعوے خارج کیا اور عدالت مرافعہ اولی نے ...
اور عدالت مرافعہ ثانیہ نے علاوہ قطعہ ... کے باقی اراضیات کی نسبت ڈگری دی

عدالت [illegible] ۹

۵۳ | [illegible] بار [illegible] دار [illegible] اکر انصاف و روئداد کے موافق عمل کرتا ہوں۔

## حکم مرافعہ

[illegible] مرافعہ علی صاحب مدعی دونوں [illegible] ہوں۔ حسب حالات مقدمہ [illegible] فریقین [illegible]
مولوی مفتی محمد سعید خان صاحب رکن عدالت واقعہ قابل [illegible] ہونے کی وجہ سے متروکہ کا وارث نہیں ہوتا اسلئے مجھے اس تجویز سے اتفاق ہے۔ [illegible]

## مرافعہ متفرقہ

## جلسہ متفقہ

## باجلاس مولوی میر فضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی مفتی محمد سعید خان [illegible]

نمبر مقدمہ ۱۳۰ | سمعہ [illegible]

شرف الدین خان ولد داد و خان مدعی مرافع [illegible] مولوی ابراہیم وکیل حاضر

بنام

محمد عبد الکریم ولد رجب مدعی علیہ مرافعہ علیہ مولوی محمد عبد القادر وکیل حاضر

دعوے اثبات وراثت۔ دعوی اثبات وراثت وحصول حق حصول متروکہ [illegible]

بسرص ثبوت ہدایت عدالت

### خلاصہ

مدعی نے [illegible] حصول حق وراثت اثبات وراثت کی دار القضا میں اس بنا سے نالش کی کہ عدالت [illegible] سے ایک ہدایت ہوئی مگر فیصلہ عدالت نے [illegible] قرار دیا کہ علیحدہ فیصلہ وراثت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے حق [illegible] دوسرے امور کی تحقیقات ہوگی وہ ضمناً وراثت [illegible] بھی ہو سکتا ہے۔

[illegible] راضی فیصلہ عدالت دار القضا [illegible] فرور دی [illegible]

۱۵ | تالیا تنقیحات قایم کردہ عدالت ابتدائی درست [illegible]

نسبت عدالت کے میری یہہ رائے ہے کہ اب مرافعہ دینہ عدالت [illegible] یہہ کہا کہ [illegible]
و توہین کیا گیا تمام کارروائی کو باطل کرنا قرین انصاف نہیں ہے جو شخص شریک نہیں کیا گیا [illegible]
اس فیصلہ کا اثر ہوگا اور مدعا علیہ نہیں دکہلا سکتا کہ اس کے فریق [illegible] متخاصمان [illegible]
و نقصان ہوا اسواسطے میں اس عذر کو نامنظور کرتا ہوں -

دوسرا عذر بالکل لغو ہے کوئی وجہ نہیں ہے کہ اراضی [illegible] بالکل مالک ہو جاوے اور دوسرے حقیقی بھائی بالکل محروم ہو جاویں -
جو ثبوت از قسم گواہان اسی رسم و رواج کے نسبت میں ہوا ہے وہ بالکل [illegible] اعتبار ہے
اور کسیطرح انصافاً اوسپر استدلال نہیں کیا جا سکتا اور ان لوگوں کے بیان سے کبھی یہہ [illegible]
ہوتا ہے کہ بڑا بھائی بطور منتظم خاندان قابض رہتا ہے نہ یہہ کہ دوسرے بھائی بالکل محروم
ہو جاتے ہیں لیں ایسی حالت میں ہو سکتا ہے کہ جب [illegible] اتفاق ہو مگر جب بڑے بھائی کی نیت
ایسی ہو کہ اپنے چھوٹے بھائیون کو بالکل محروم کرے تو ان لوگوں کو سوائے اس کے اور
کیا چارہ ہے کہ وہ لوگ اپنے حصہ کے دلا پانے کی نالش کریں بہرکیف میں اس عذر کو بھی نامنظور
کرتا ہوں -

تنقیحات قایم کردہ تحصیلدار کے الفاظ ٹھیک مناسب نہیں ہیں مگر روداد مثل سے ظاہر ہے
کہ فریقین نے اپنے امور متنازعہ کو سمجھ کر ثبوت اپنے بیان کا پیش کیا ہے اور جملہ عذرات انکے
ماتحت سے اس روئداد پر فیصلہ کیا ہے اور صراحتاً دکہلایا نہیں گیا کہ غلطی الفاظ تنقیحات سے کیا
نقصان کس فریق کا ہوا ہے اسواسطے میں اس عذر کو بھی نامنظور کرتا ہوں -
نسبت مرافعہ عکسی کے میری یہہ رائے ہے کہ جو جائداد خود مدعا علیہ کے بعد تقسیم
خاندان حاصل کی ہے اور جس زمین کا پٹہ خاص مدعا علیہ کے نام سے سرکار سے ہو گیا ہے اوسمیں
مدعی کو تقسیم کرا پانے کا کوئی حق نہیں ہے - تجویز صوبہ دار صاحب کی درست ہے -
اخیر میں نسبت مکان کے بحث کیگئی ہے مگر جواب دعوے میں کوئی خاص عذر نسبت مکان کے
پیش نہیں کیا گیا نہ وکیل مستدل سے دکہلا سکے کہ وہ مکان تقسیم کے ذریعہ سے حقیقت خاص مدعی علیحدہ
ہو گیا ہے - بقیہ جائداد منقولہ متنازعہ کے نسبت وکیل مدعی کو اسکا [illegible] دعوے [illegible] نہیں ہے
وہ چاہتے ہیں کہ صرف نسبت جائداد غیر منقولہ کے تجویز کیجاسے [illegible]

[illegible] ڈگری [illegible] کی نسبت [illegible] صلح قبل اجراے ڈگری [illegible] نیلام [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] ڈگری میں ایک مکان کا نیلام ہوا قبل [illegible] نیلام [illegible]
[illegible] میں نیلام ہوا۔ یہہ عذر نامنظور ہوا [illegible]
[illegible]

[illegible] نیلام [illegible] نہیں ہوسکتا فقط

مولوی سید فضل حسین صاحب میر مجلس اجرای ڈگری میں مرافعہ مدیون ڈگری کا مکان نیلام ہوا بعد نیلام قبل منظوری نیلام مدیون کی طرف سے یہہ عذر پیش ہوا کہ مالیت مکان کی چہار ہزار کے ہے وہ [illegible] روپیہ میں نیلام ہوا اسلئے نیلام فسخ کیا جاوے یہ عذر نامنظور ہوا اور نیلام قطعی کر دیا گیا۔ اب بذریعہ اپیل وہی عذر کیا جاتا ہے اور اسکے ساتھہ یہہ بھی بیان ہے کہ جسکی ڈگری میں مکان نیلام ہوا اوس سے صلح ہوگئی تھی اور وہ ایسی صلح تھی کہ ڈگری قابل اجرا نہ تھی۔ ہماری رای ہے کہ جو عذر جبرا ڈگری کی نسبت ہے وقت اجرا پیش ہونا چاہئے تھا جو عذر نیلام کی نسبت ہے وہ قانونی عذر نہیں ہے یہ نہیں بیان کیا جاتا ہے کہ نیلام میں کس قسم کی بے ضابطگی ہوئی جسکی وجہ سے وہ فی الواقع کم قیمت پر بیع ہوا۔

حکم ہوا

کہ اپیل معہ خرچہ نامنظور۔

مولوی مفتی محمد سعید خان صاحب رکن ۔ مدعی علیہ وقت مرافعہ [illegible]

بعد مرافعہ کے عذر کرتا ہے ایسے عذرات قابل لحاظ نہیں مرافعہ نامنظور۔

مولوی میر فضل حسین صاحب میر مجلس [illegible] متروکہ [illegible]
اثبات وراثت کی نالش کی جو عدالت دارالقضا [illegible]
وکیل اسلامٹ لکھتے ہیں کہ عدالت دیوانی میں [illegible]
میں دائر کرنے کی بابت ہوئی اس بارے میں مجلس موصوف [illegible]
کرسکتے ہیں۔ دوسرے عسدر یہ کرتے ہیں کہ [illegible] وراثت [illegible]
حاصل کرکے دیوانی میں بعد متروکہ پانے کی نالش کرسکتے [illegible]
سے وراثت کا علیحدہ فیصلہ حاصل کرنا ضرور نہیں ہے بلکہ ضمنی طور پر جس [illegible]
وراثت کی ہوسکتی ہے۔

## حکم ہوا

کہ اپیل معہ خرچہ نامنظور۔
مولوی مفتی محمد سعید خانصاحب رکن مرافعہ نامنظور۔

## مرافعہ متفرقہ

## جلسہ ہفتم

## باجلاس مولوی میر فضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی مفتی محمد سعید خانصاحب رکن

سماۃ اختیار خاتون زوجہ غلام محمد خاں مدعی علیہا مرافعہ [1] یار خاں مختار حاضر
بنام
لچھمی نارائن ولد موتی لعل مدعی مرافعہ علیہ مولوی محمد زمان خاں وکیل حاضر

[1] مرافعہ بنا راضی تحویر مولوی ابو تراب صاحب نائب ناظم عدالت دیوانی بلدہ مورخہ ۲ خورداد [illegible]

ہماری رائے یہ ہے کہ [illegible] اور [illegible] عدالت سے کی
جو کچھ فیصلہ ایک [illegible] حاکم [illegible] ہے۔

کہ اپیل [illegible] کا [illegible]
فیصلہ کرے

# مرافعہ متفرق

## جلسہ منعقدہ ۴

### باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب مجلس و مولوی مفتی محمد سعید رضا الدین احمد

نمبر مقدمہ ۱۱۲ صدر محکمہ ۱۳۱۱

تلسیا ولد ہیر سا ڈگریدار مرافع آآ مالع ولا ... مرافعہ مولوی ... غلام ... یدعو ... وکلا حاضر
نام
حیدر سنگر ولد سنگل سیا مدیون ڈگری مرافعہ علیہم مولوی محمد اسحق عباسی وکیل حاضر

اجرائے ڈگرہا ئے مختلف الاوقات ۔ ایک ہی جائداد کا دو ڈگریوں میں مستغرق ہونا ۔ مددگار عدالت کے اختیارات ۔ عدالت مرافعہ کے حدود اختیارات غیر مجاز حاکم کے فیصلہ کی بنا پر فیصلہ ۔

## خلاصہ

دو مختلف الاوقات ڈگری میں ایک جائداد قرق ہوئی اور اوسی کے نسبت جو بحث پیش کی تو مددگار عدالت نے اوسکا تصفیہ کر دیا اور عند المرافعہ صدر عدالت نے عدالت ماتحت کا حکم منسوخ کیا ۔ تجویز ہوئی ۔

کہ مددگار کو اختیار سماعت نہ تھا اسلئے فیصلہ مددگار و صدر مددگار منسوخ فقط

بحث • کلا ، فریقین کے سماعت ہوئے ۔ ملاحظہ کاغذات متعلقہ واضح ہوتا ہے کہ ایک مدیون ہے مسمی بلجی حید سیا ۔ اور دو ڈگریدار ہین ۔ ایک دہر متا ۔ دوسرا بنلی ان دونونے باوقات مختلف اسطرح پر ڈگریان حاصل کی ہین ۔ دہر متا نے ۹ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۱ کو معہ ... کی مسمی بنلی نے ۲۰ دے سنہ ۱۲۹۹ ف کو معہ ... کی ۔ ان دونون ڈگریون کے اجرا میں جائداد مقروقہ مدیون بالیبی الف ... کے نسبت بمقابلہ ہر ایک ڈگریدار بحث پیش آئی اس بحث کا تصفیہ مددگار نے کر دیا اور اوسکا اپیل صدر عدالت ... ماعت کیا ۔

---

آآ مرافعہ سا راضی تحویز مولوی سید ہمت علی صاحب صدر مددگار عدالت ... مورخہ ۳ ... ۱۳۱۱ ف

۵۶ المرافعہ ... مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی

## جلسہ نشست

## صیغہ مرافعہ دیوانی متفرق

باجلاس مولوی میرزا ... صاحب معین مجلس مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

نمبر مقدمہ ۱۳۰۱ ۱۲ ... ۱۳۳۳

مسماۃ ... صاحبہ ڈگریدار مرافعہ [1] مولوی سید احمد وکیل حاضر

بنام

شیخ ... خان ... ہم دیوان ڈگری مرافعہ علیہم مولوی ابو السعید وکیل حاضر

مسئلہ عذرداری مرتہن ... عذرداری مرتہن - میعاد حکم واگذاشت - حکم عدالت سے حکم نفاذ ... رکھے تقاضا میں کیا کرنا چاہئے - کون احکام قابل اپیل نہیں ہیں -

## خلاصہ

ایک مقدمہ میں بصیغہ اجرائے ڈگری ایک قطعہ مستغرق ہوا ایک شخص نے عذرداری کی کہ وہ مرتہن بالاجارہ ... مدیون ڈگری ہے اوسکا حق ارتہان محفوظ رہے - عذرداری منظور ہوئی اور حکم ہوا کہ تا ختم میعاد صرف انعام مقطعہ نیلام نہیں ہو سکتا اسلئے عذرداری واگذاشت ہو - بصیغہ مرافعہ تجویز ہوئی کہ عذرداری کے بغیر حاضری ڈگریدار نہ تجویز کرنا درست نہ تھا کہ حق مراعات ... قطعہ انعام قابل نیلام نہیں ہے بلکہ حصہ مدیون ڈگری و ڈگریدار معاملہ میں قابل تصفیہ ہے -

---

سند ۲ ۱۳ الف

[1] مرافعہ ... مولوی احمد الدین صاحب ... علاقہ عدالت ضلع اطراف بلدہ مورخہ ۳-۱ ... ۱۳۳۳

## جلد ہشتم

# صیغہ مرافعہ دیوانی

## اجلاس مولوی حافظ سید احمد رضا خان صاحب و مولوی علی رضا صاحب ارکان عدالت عالیہ

[illegible] حسینی [illegible] مسماۃ [illegible] مدعی [illegible] ۱۱ [illegible]

بنام

[illegible] ولد کریم بیگ مدعی علیہ مرافعہ علیہ — مولوی غلام [illegible] وکیل حاضر

[illegible] تمسک — تمسک بنام شخص فرضی ـ کیا شخص فرضی [illegible] دے [illegible] اصل [illegible] قرض کا دعوی [illegible] ہو سکتا ہے ۔

## خلاصہ

ایک شخص نے [illegible] دعوی کیا اور بیان کیا کہ [illegible] نام سے تمسک لکھوا لیا تھا مدعا علیہ نے جواب میں اوس شخص کے [illegible] کی [illegible] کا نام تمسک میں تھا عدالت ماتحت نے تجویز کی کہ [illegible] اور چونکہ [illegible] کا وہی تھا اسلئے وہ اصلی ہو یا فرضی مدعا علیہ کو [illegible] ادا کر دیا [illegible] عدالت مرافعہ نے تجویز ہوئے کہ [illegible] کا تصفیہ [illegible] اور آیا نام مندرجہ فرضی نام تھا اور [illegible] فرضی ثابت ہو جانے کی صورت میں مدعا علیہ کا اوسکو روپیہ دینا کسی طرح مدعی کے دعوی سے مدعا علیہ کو بری الذمہ [illegible] سکتا ۔

---

۱۱ [illegible] فیصلہ [illegible] حکم [illegible] عدالت دیوانی [illegible] مورخہ ۲۳ [illegible] ۱۳ [illegible] ف

مولوی [illegible] [illegible] [illegible]

ایک [illegible] حالات مقدمہ یہ ہیں ڈگری [illegible]

ڈگری گوڑہ وستورا و مقطعہ مستغرق ہوا [illegible]

عذرداری کے جسکا حاصل یہ تہا کہ وہ مرتہن [illegible] ڈگری [illegible] تہا [illegible]

یہ عذرداری [illegible] آنا [illegible] کو منظور ہوگئی اور [illegible] عذردار [illegible]

[illegible] کو واگذاری مقطعہ کے [illegible] اس درخواست [illegible] حکم دیا

تا ختم تحقیقات [illegible] انعام مقطعہ نیلام نہیں ہوسکتا ہے [illegible] فائدہ نہیں

عذردار کے حق میں واگذاشت ہوا - اس حکم کے بنا پر [illegible] عذردار کر [illegible]

اجراے ڈگری خارج کردی جسکا یہ اپیل ہے -

ہماری راے ہے کہ تعلقدار صاحب نے اس امر کی صراحت نہیں کی ہے کہ مدیون ڈگری

مقابلہ میں کیا حکم دیا جاتا ہے - اور عذردار کے مقابلہ میں کیا کیا جاتا ہے - اگر عذردار [illegible]

حقیت ملحوظ رکہی جاے تو جو دقت اس وقت پیش آتی ہے اوسکا سامنا ہو - مدیون ڈگری

کے مقابلہ میں جو احکام نسبت اجرا یا عدم اجرا ڈگری کے صادر ہوں وہ قابل اپیل ہیں عذردار

کے مقابلہ میں جو احکام نسبت تخلیص جائداد مقروقہ صادر ہوں وہ قابل اپیل نہیں ہیں - تعلقدار

جو حکم صادر فرمایا وہ اجراے ڈگری پر بھی موثر ہے اور تخلیص جائداد مقروقہ سے بھی متعلق ہے

اول الذکر حصہ کے نسبت ہم توجہ کرتے ہیں - عذردار کے درخواست بعید جاری ڈگری دار یہ

تجویز کرنا درست نہ تھا کہ حق مرافق مقطعہ جات تا تصفیہ انعام قابل نیلام نہیں ہے بلکہ یہ امر

مدیون ڈگری اور ڈگری دار کے معاملہ میں قابل تصفیہ تہا لہذا -

## حکم ہوا

کہ اپیل منظور مقدمہ تعلقدار صاحب کی خدمت میں واپس کیا جاے کہ ڈگری دار

اور مدیون ڈگری کے مقابلہ میں اس امر کا تصفیہ کردیں کہ آیا قبل تصفیہ سررشتہ انعام

جائداد مقطعہ جات کا حق مرافق قابل نیلام ہے یا نہیں خرچہ [illegible] فریقین

ذمہ فریقین -

۹۱

[illegible] کہ محمود علی ایک [illegible] تھا اسکی بابت [illegible] اسکو ا [illegible] قرض
دی کی [illegible] بیان [illegible] کہ مدعی اصل وسیلہ
[illegible] اور مدعا علیہ بالکل غلط جرا مدہی کی ہے [illegible] حق مدعی فیصل کیجاتی ہے
تجویز تنقیح نمبر ۲ کی یہ ہے [illegible] دا ئر کیا گیا ہے اور ایک
[illegible] دعوے مدعی [illegible] تو ٹہیک اس امر کا تحقیق و تجویز کرنا ضرور ہے کہ
محمود علی کا نام [illegible] تھا یا اصلی [illegible] حق مدعی فیصل ہوتی ہے۔
تجویز تنقیح نمبر ۳ کی یہ ہے کہ جب [illegible] اور محمود علی
صرف فرضی شخص ہے تو اسکو روپیہ ادا کرنا کسی طرح مدعا علیہ کو [illegible] مدعی کے
بری الذمہ [illegible] وثوق نہیں کہ [illegible] تو یہ بیان مدعا علیہ کا
بھی بالکل مصنوعی معلوم ہوتا ہے جو رسید پیش کیجاتی ہے وہ ادائی زرتمسک کے چند ماہ پیشتر
بعد کی ظاہر ہوتی ہے رجسٹری رسید کے غیر ضرور ہے مگر بنظر غایت اعتبار و احتیاط
رجسٹری کرائی گئی ہے۔ کاغذ اسٹامپ رسیدات کا ہونا چاہئے مگر یہ رسید صرف
اسٹامپ پر لکھی گئی ہے۔ باوجود گم ہوجانے تمسک سارے زرقرض کے اوسکی تلاش
چار پانچ مہینے تک کیگئی ہے حالانکہ محمود علی کا ایسا کوئی بڑا دفتر تہا جسمیں چار پانچ
مہینے کی مہلت تمسک کے تلاش مین ہوتی زرنقد ادا کرنے بھی ثبوت کافی نہیں پس
یہ تنقیح بھی برخلاف مدعا علیہ فیصل کیجاتی ہے۔
اسوقت مدعی اجلاس پر حاضر اور وہ کہتے ہین کہ جو کچھ سود کا معاہدہ ہوا تہا
اسواسطے بیٹے تمسک اپنے نام لکھوا یا تسلیم نہیں کیا تھا اب بھی مین لیا نہیں چاہتا
اور دعوے سود سے دست بردار ہوتا ہون کیونکہ خلاف شرع ہے لہذا۔

## حکم ہوا

دعوے مدعی نسبت اصل بارہ سو روپیہ حالی کے ڈگری ہو دعوے سود ساقط
کیا جاوے فیصلہ عدالت ماتحت منسوخ ہو حسب حالات مقدمہ بابت کل زر مدعا بہا کے
کل خرچہ مدعی کا ذمہ مدعا علیہ عاید ہو۔

۹۰

مولوی حافظ سید احمد رضا خان صاحب [illegible]

دعویٰ کیا مسک ایک شخص محمود علی کے نام سے تھا اور مدعی کا [illegible]

میں [illegible] اوس [illegible] نام [illegible] اصل [illegible]

دیا ہے کہ میں نے محمود علی کو روپیہ اس حساب کا ادا کر دیا [illegible] الذمہ کیا

رسید [illegible] دعویٰ [illegible] عدالت

ماتحت نے [illegible] قایم کئے دو [illegible] اصل [illegible] اور

تیسری [illegible] عدالت ماتحت [illegible]

تیسری تنقیح کا فیصلہ بحق مدعا علیہ کیا [illegible] کہ محمود علی [illegible]

[illegible] اور اسی [illegible] عدالت ماتحت [illegible] تجویز کی [illegible]

اور اسی دعوے [illegible] کہ محمود علی تھا اسواسطے وہ اصلی [illegible] قرضی اوسکو [illegible] ادا کر دینا مدعا علیہ

کو دین سے بری الذمہ کر دیا ہے۔ میری رائے میں یہ تجویز عدالت ماتحت کی [illegible]

انصاف ہے اولاً تجویز تنقیح نمبر ۱ و نمبر ۲ کی ضرورت تھی اگر یہ [illegible] شخص [illegible] مدعی [illegible]

تب تنقیح نمبر ۳ کو تجویز کرنا مناسب تھا کیونکہ اگر ثابت ہو جاوے کہ واقعی [illegible] قرض

قرض مدعی ہے اور محمود علی صرف ایک [illegible] وہ فرضی شخص تھا تو مدعا علیہ کا اوسکو روپیہ دینا کسیطرح مدعی کے دعوے سے مدیون مذکور کو بری الذمہ نہیں کر سکتا۔ بہرکیف

اولاً تجویز تنقیح نمبر ۱ و نمبر ۲ کی ضرور ہے اور چونکہ وکلاے فریقین قبول کر لیے ہیں کہ [illegible]

تنقیحات کا ثبوت فریقین کے طرف سے پیش ہو چکا ہے کسی ثبوت [illegible] کی ضرورت

نہیں ہے اسواسطے ضرورت و اپسی مثل کی نہیں ہے اور میں [illegible] تنقیحات

کا فیصلہ کرتا ہوں۔

تجویز تنقیح نمبر ۱ کی یہ ہے کہ۔ اظہار گواہان حاشیہ سے ثابت ہے کہ لین دین مدعی

اور مدعا علیہ سے ہوا تھا اور مدعی نے سات سو روپیہ اپنے گھر سے لاکر دیا اور بیا سوبی بی شیو کرن [illegible] سے اپنا زیور رہن رکھکر دلوا دیا علاوہ گواہان حاشیہ کے محبوب علی

اور شیو کرن کے اظہار سے بھی یہ امر ثابت ہے کہ [illegible] زر قرض مدعی تھا۔ مولوی

سید امر اللہ شاہ صاحب اول تعلقدار او رحال جائنٹ سکرٹری فوجی کے اظہار حلفی سے

نمبر ... ۳۶
۱۲ ۳
صفحہ ۱۱ ۲

# بیاض تنازعہ

صفحہ ۱۲۹۶ تا ۱

## اجلاس مولوی میر فضل حسین صاحب ناظر و مولوی سعد اللہ صاحب مفتی بحیثیت رکن

تصفیہ ... مدعی رابع ... ۱۱

حاکم

... عدالت مدعی علیہ مرافعہ علیہ

... دیداری بعد رہن ... بیع اور اس ... رجسٹری نہ کرانیکا
اثر معاملہ بیع پر ... دفعہ ۲۳ قانون رجسٹری۔ کیا رجسٹری نہ کرانے سے قابض داخل
... حل ہو سکتا ہے۔

## خلاصہ

... نے ... ڈگری کے طرف سے ... بذریعہ رہن نامہ رجسٹری شدہ
ایک ہزار روپیہ پر رہن رکھا اور اسکے بعد مرتہن ... پانسو روپیہ کو خرید لیا مگر بیعنامہ کی
رجسٹری نہیں کرائی صدر عدالت ... سے تجویز ہوئے کہ بیعنامہ نہ رجسٹری
شدہ ہے اور نہ اسٹامپ ہے اسلئے بیع کالعدم ہے۔
عدالت مرافعہ سے قرار پایا کہ۔
رجسٹری نہ کرانے کے وجہ سے قابض ناجائز نہیں ہو سکتا اوسکا نتیجہ صرف یہ ہوگا
کہ معاملہ بیع کو دوسرے شہادت سے ثابت کیا جاسکے۔

مولوی سید فضل حسین صاحب میر مجلس ۱۔ عدالت ابتدائی دیوانی

مولوی علی رضا خانصاحب لکن مجھے بھی اتفاق ہے کہ دعوے ڈگری ہونیکے قابل تھا۔ عدالت نے باوجودیکہ ضروری امور تنقیح طلب قایم کی۔ اور ثبوت و تردید بھی فریقین کا گذرا۔ اور یہ بہتر ہوا کہ اسوقت مقدمہ مین تجویز ممکن ہوئی مگر یا این ہمہ امر سوم پر مدار فیصلہ خیال کیا جو ہماری رائے مین ایک بڑی غلطی تھی۔ ایسا ہرگز نہین کہ کوئی شخص دعوے اسبابت کا کرے کہ کوئی تمسک فرضی کسی کے نام کا ہے۔ اور پھر اوس خیال سے کہ تمسک غیر کے نام کا ہے عدالت اسپر اصرار کرے ایسا باور کرے کہ فرضی نام ہونے کے ثبوت کو کوئی چیز ہی نہ سمجھے۔ جیسا کہ عدالت کے اس خیال سے پایا جاتا ہے کہ اونہون نے صرف تنقیح طلب امر سوم کو مدار فیصلہ قرار دیدیا۔ اور جو خیال کہ اوسمین اس مضمون کے تھی کہ اگر محمود علی کو روپیہ دیا گیا تو مدعی مختار دعوے نہین اسیکو ایک عقلی دلیل سے ملا لینے ثبوت امر اول دوم کے مدعا علیہ کے مفید فیصلہ کردیا میری رائے یہ ہے کہ ایسا خیال غلط تھا۔ اور اب اسکے بعد جب شہادت پر غور کیا جاتا ہے۔ تو بالکل کوئی شک مجھے باقی نہین رہتا ہے کہ تمسک فرضی تہا بنام محمود علی کے جو پروردہ مدعی تھا۔ اسکا ثبوت بالکل کافی پیدا کیا گیا ہے۔ اگرچہ ایک گواہ تمسک کے نسبت عدالت نے کچھ نوٹ کیا ہے جسنے اوس گواہ سے بالکل قطع نظر کرین تب بھی دو گواہ دوسرے موجود ہین۔ اور محمود علی کا پروردہ اور بے حیثیت ہونا بھی دوسرے اور گواہون سے کہ منجملہ اونکے ایک شخص تعلقدار کیدمت بھی رکھتے ہین ثابت ہے کوئی وجہ ان گواہون پر اعتبار نکرنے کی نہین ہے۔ اور جبکہ اوسکے ساتھ لا دعوے کے مضمون کو اور کسطرح سے اور کسوقت وہ لیا گیا اوسپر غور کیا جاتا ہے تو اسمین ہمکو کوئی بھی شک نہین رہتا ہے کہ مدعی کا دعوے سچا ہے۔ مدعی نے اسوقت ہمارے روبرو سود سے دست برداری کی تھی کہ آیندہ ادائی تک کے سود سے اوسنے دست برداری کی اور یہ بھی بعد اسبابت کے علم کے کہ ہم فیصلہ لکھنے کو طیار تھے اور رائے عدالت اوسکو معلوم ہو چکی تھی۔ مدعی کے راستی معاملگی بخوبی واضح ہے۔ بہرحال ثبوت جو پیش ہوا ہے اوس سے امر اول دوم مفید مدعی ثابت ہین ایسی حالت مین مجھے اتفاق ہے کہ مدعی کو ڈگری بلا زر اصل کے اور پورے خرچہ کی یعنے جسقدر دعوے کیا تہا کہ اوسی کل رقم کے خرچہ کی مدعی کو دیجاوے۔

۶۵ تحریر صادر [illegible] عدالت [illegible] کی [illegible] عدالت [illegible] کر [illegible]
[illegible] کا [illegible] شاہ [illegible] وکلا [illegible]
عدالت [illegible] تجویز کی گئی۔

مولوی محمد سعید خاں صاحب مفتی و رکن [illegible] اتفاق [illegible] کے لئے
[illegible]

## جامع فیصلہ

### صیغہ فوجداری

سرکار عالی
عدالت [illegible]

**باجلاس مولوی میر فضل حسین صاحب معتمد مجلس مولوی محمد سعید خاں صاحب مفتی و رکن مجلس عالیہ**

نمبر مقدمہ ۱۰۳
[illegible]

انبا شاہ ولد حسین شاہ [illegible] اپیلانٹ

بنام

سرکار عالی مستغیث [illegible] علیہ

مشتبہ مال مسروقہ کے لئے کیا باتیں ضروری ہیں۔ انگریزی ساخت کے چیزیں
مال مسروقہ کے لئے مال کا چوری کا ہونا ضرور ہے۔ مال مسروقہ کو مسروقہ خیال کر لیا۔
مقدمات فوجداری میں معاوضہ کا دلایا جانا۔

## خلاصہ

ایک شخص کا ۱۲ روپیہ کا مال چوری گیا جس میں ایک پاکٹ قیمتی ۱۲ ر تھا ایک غیر کے
پاس اس قسم کا پاکٹ نکلا عدالت ابتدائی نے فیصلہ کیا کہ تحقیقات کرے کہ آیا
درحقیقت میں چوری ہوئی اور یہ پاکٹ فقیر نے حسب ایما اور پاکٹ کی کو [illegible]

۱۔ [illegible] مجسٹریٹ درجہ اول عدالت فوجداری بلدہ مورخہ [illegible]

[illegible] ڈگری [illegible]
[illegible] واگذاشت [illegible]
۲- [illegible] تاریخ [illegible] اپیل [illegible]
منظور ہوا۔
۳- [illegible] اپیل [illegible]

مکان مدعی ڈگری شدہ [illegible] مراجع [illegible]
رہن تھا۔ اسکے [illegible] روپیہ [illegible] معاملہ بیع [illegible]
کو واقع ہوا اور مشتری نے زر ثمن ادا کر [illegible] مکان [illegible] کرلیا [illegible] مشتری
[illegible] دعوی ڈگری [illegible] عدالت [illegible] کہ بیع بعد
صدور ڈگری واقع ہوئے [illegible] اسلئے معاملہ بیع
کالعدم ہے۔

ہماری رائے یہ ہے کہ اگر [illegible] بیع قبضہ مدعی کا دیا گیا اور زر ثمن ادا ہو گیا
تو صرف رجسٹری نکرائے کی وجہ سے معاملہ بیع کالعدم نہیں ہو سکتا [illegible]
[illegible] قانون رجسٹری مصدرہ [illegible] بابت بالکل خلاف انصاف اور قانون
ہے کہ رجسٹری نکرائے [illegible] ایک جائز قبض بدل کر دیا جائے
رجسٹری نکرانے کا نتیجہ صرف اسقدر ہو گا کہ غیر رجسٹری دستاویز کے ذریعہ
مشتری دستاویز کے ذریعہ سے مشتری بیع کو ثابت کرنے پر [illegible] سمجھا جائیگا
ملکیت و قبضہ کو اور زر ثمن ادا کرنے کو [illegible] ثابت کرسکتا ہے۔
ہم دیکھتے ہیں کہ مقدمہ میں جانبین سے کوئی شہادت نہیں پیش ہوئے ہے
اور یہ صحیح امور نزاعی قائم ہوئے ہیں امر نزاعی قابل انفصال یہ ہیں۔
(۱) کہ آیا مدعی بذریعہ اشترا (۲) بقبض [illegible] ثبوت ذمہ مدعی۔
آیا بیع سازشی ہے۔ ثبوت ذمہ مدعا علیہ

حکم ہوا کہ

[illegible]

مولوی محمد سعید خاں صاحب [illegible] رکن [illegible] بھی اتفاق اس تجویز سے ہے

[illegible]

۲۵ فروری

باجلاس مولوی محمد فضل حسین صاحب ممبر و مولوی محمد سعید خاں [illegible]

مثل اتھر ولد کرم [illegible] وغیرہ [illegible]

عبد [illegible] ولد [illegible] مستغیث [illegible]

[illegible] کالی کلوی [illegible] علیحدہ علیحدہ [illegible]

[illegible]

ملزم مستغیث [illegible]

۹۹

شناخت ہوا ہم کو سزا دیدی اور جو مال کہ ملزم کے پاس سے برآمد ہوا وہ مستغیث کو دلا دے عبد الرؤف تحریر ہوئی

کیا مال کے چوری جانے کے تسلیم کرنے کے لئے تو ملزم کو [illegible] اور معاوضہ مال مسروقہ دلایا جا سکتا ہے۔

## مولوی میر فضل حسین صاحب [illegible]

ابادہ شاہ فصیر پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے ایک باکٹ [illegible] چرالیا۔ فوجداری عدالت کے نائب اول نے جرم ثابت [illegible] کر کے [illegible] قید یا مشقت کی سزا دی۔ اور تجویز میں یہ بھی لکھا کہ مال مسروقہ [illegible] جو ملزم کے پاس سے نکلا ہے وہ مستغیث کو دیا جائے [illegible] ملزم صاحب مال مسروقہ کی ایک فہرست جو کوتوالی [illegible] سے واضح ہوتا ہے وہ اشیا معمولی ہیں۔ اونکی قیمت [illegible]

منجملہ ان اشیاء مندرجہ فہرست کے یہ کہا گیا کہ ایک باکٹ انگریزی سیاہ چمڑے کی قیمتی ۱۲ ار کا ملزم کے پاس سے برآمد ہوا ہے۔ اس باکٹ کی نسبت مستغیث کا اظہار مفید نہیں ہوا ہے دو گواہوں نے یہ گواہی دی ہے کہ اس باکٹ کو ہم نے مستغیث کے پاس دیکھا تھا۔ صرف اس شہادت پر کل مال مسروقہ کا سرقہ ملزم پر قرار دیا ہے۔ اور مال مسروقہ جو کہ برآمد نہیں ہوا ہے اسکا اور اسکے بدلے جو ملزم کے پاس سے برآمد ہوئے وہ بھی مستغیث کو عدالت نے دلا دئیے ہیں۔

ہم اس فیصلہ پر افسوس کرتے ہیں کوئی کافی وجہ باکٹ کے شناخت کے گواہوں نے نہیں بیان کی اور نہ وہ مستغیث سے شناخت کرائی گئی انگریزی ساخت کے باکٹ یکساں ہوتی ہیں جب تک کوئی خاص علامت نہ ہو اسکی شناخت پر بھروسہ نہیں ہو سکتا ہے۔ اس باکٹ کے برآمد ہونے سے اگر دان بھی لئے جائیں کہ مستغیث سے چوری ثابت ہوئی [illegible] ثابت ہوتا ہے کہ [illegible] چوری کا ثبوت [illegible] پیش ہوا اگر چوری کا ثبوت پیش ہوتا اور باکٹ کی چوری دیانا ثابت ہوتا تاہم ابیلانٹ مال مسروقہ رکھنے کا مجرم ٹھہرتا بشرطیکہ یہ ثابت ہوتا

۷۹

[illegible]

حکومت [illegible]

سرقہ بالجبر [illegible] ۱۲۹۹ [illegible]
جرم کے [illegible] ملزموں [illegible] وعدہ معافی [illegible]
شریک جرم کا بیان [illegible]
[illegible]

## خلاصہ

ایک شخص کے مکان میں [illegible] کے وقت [illegible] سرقہ بالجبر [illegible] ثابت ہوا اور [illegible] جو چھ
شخص میں سے ایک مالک مکان کا عزیز اور [illegible] عدالت [illegible] ضابطہ فوجداری [illegible] تحریر
[illegible] شریک کار جرم کو وعدہ معافی [illegible] سابات [illegible] ملزم کے
حق میں سزا تجویز کی عند المرافعہ تجویز ہوا
کہ وعدہ معافی بعض ملزموں کے رہائی [illegible] کے لئے نہیں کیا جا سکتا بلکہ
ایسا وعدہ اہم ضرورت کے لحاظ سے [illegible] حالات سے پیدا اور [illegible]
ہو سکتی ہے کیا جا سکتا ہے اور شریک کار جرم کا بیان [illegible] ہوسکتا ہے [illegible]
مطلب ہو کر کیا ہو بلا تائید کسی اور ثبوت کے ثبوت جرم [illegible] کافی نہیں ہے ۔

**مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس** :- عدالت ابتدائی فوجداری
عدالت العالیہ سے بتاریخ ۱۳- اردی بہشت ۱۳۳۲ ف نسبت ملزم کے سات برس قید
سخت کی سزا ہوئی ۔

۲- اب منجانب ملزم اپیل جلیسہ متعقدہ عدالت العالیہ میں پیش ہے ۔
اپیلانٹ کے طرف سے عبدالوحید وکیل اور خود اپیلانٹ حاضر ہے۔ مرافعہ
سرقہ بالجبر کے جرم میں سات برس قید بامشقت کی سزا ہوئی ہے حالات اس

تخویف سکے جرایم علیحدہ علیحدہ قایم کئے اور دونوں میں سزا بحال رکھی گئی تو یہ ہوئی کہ سزا جرم ایک تھی اور سزا زیادہ ہے ۔

مولوی میر فضل حق صاحب صدر مجلس مدعا علیہ نمبر ۲ پچاس روپیہ جرمانہ

حملہ پچیس روپیہ جرمانہ بجرم تخویف پچیس جرمانہ لیا جاوے بصورت عدم ادا ایک ماہ قید محض رہے ، حملہ و تخویف بحرم یہ ایک جرم میں دو بار سزا دی گئی ہے جسکا یہ اپیل ہے فریقین قوم سے ہیں یہ امر تو شہادت سے ثابت ہے کہ گالی گلوچ ہوئی اور یہ بھی پایا جاتا ہے کہ مدعی علیہ مرافعہ نے ڈنڈا مارنے کی دھمکی دی ۔ عدالت نے حملہ اور تخویف کا جو جرم علیحدہ علیحدہ قائم کیا وہ درست نہ تھا ایک ہی جرم ہے اور سزا بھی زاید ہے ۔

## حکم ہوا کہ

فیصلہ عدالت ابتدائی میں اتنی ترمیم کی جاتی ہے کہ بجائے دو جرمانوں کے ایک جرمانہ کی سزا دیجاوے و بصورت عدم ادا دو ہفتہ قید محض میں مجرم رکھا جاوے ۔

مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی و رکن مجھے بھی اتفاق ہے جرمانہ زیادہ ہے ۔

## جلسہ متفرقہ

عالی کار سنے عدالت

## صیغہ فوجداری

باجلاس مولوی میر فضل حق صاحب میر مجلس و مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی و رکن

[illegible]

[illegible] قرار [illegible]

[illegible] کیا [illegible] ہوا [illegible]

مدافع کا [illegible] نام لیا [illegible] اور [illegible]

[illegible] مکان کے قریب [illegible] گروہ [illegible] سارق [illegible]

[illegible] واقعات

[illegible] علاوہ ... اگر [illegible] معلوم [illegible] کہ مال

[illegible] سارقوں کے ساتھ مکان کے اندر [illegible] مال [illegible]

[illegible] لیکن [illegible] نہیں بیان کرتا مال کی تقسیم کا طریقہ [illegible]

[illegible] لیکن کوئی نہیں بیان کرتا کہ مدافع کو کچھ حصہ دیا گیا یا [illegible]

ان کلام واقعات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] رہائی کے امیدین [illegible]

کہا [illegible] صرف بڑے نام مدافع کا نام [illegible] ایک کہہ دیا کہ [illegible]

[illegible] کہہ دیا کہ [illegible] مکان مسروق منہ کے قریب گروہ سارقوں کا [illegible]

[illegible] بالکل غلط معلوم ہوتا ہے۔

حکم ہوا

کہ [illegible] بطور مدافع رہا کیا جاسکے۔

مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی و رکن [illegible]

۶۰

مقدمہ [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

ملزم [illegible] [illegible]
تھوڑے سے دن [illegible] [illegible]
ابتدائی [illegible] [illegible] اس [illegible]
[illegible] مخصوص [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
کچھہ بیان بھی نہیں کرتا [illegible] [illegible]
ملزم اپیلانٹ کے [illegible] [illegible]
تھا اس شخص کے بیان [illegible] مقدمہ اپیلانٹ کے [illegible]
ہوتا ہے اب باقی رہے بیانات [illegible] اور محمد [illegible] اسکے اظہار [illegible]
قلمبندی مین [illegible] [illegible] نمبر ۱۲۹۹ [illegible] نواب
مدار المہام [illegible] [illegible] معافی [illegible] کیا اور [illegible]
بیانات بطور گواہ قلمبند [illegible] مقدمہ کی تحقیق [illegible]

دوسری بحث [illegible] [illegible] معافی کے
قلمبند نہین [illegible] اور [illegible] معافی لکھنا ضروری ہے
اگر [illegible] عدالت [illegible] [illegible] ملزم رہا ہو جائے
اور ایک یا کروہ گناہ کے [illegible] تجویز ہو [illegible] بلا وجہ موجب
ہر مقدمہ مین وعدہ معافی کیا جاسکے [illegible] تمام حالات منکشف ہو چکے تھے یا
[illegible] [illegible] وعدہ کرنے کے موجود [illegible]
[illegible] قانون [illegible] [illegible] ملزمون کو
رہائی اور بعض ملزموں [illegible] [illegible] کیونکہ یہ ایک قسم کی
ترجیح بلا مرجح ہے بلکہ ایسا وعدہ [illegible] جو ہر مقدمہ کے حالات
سے پیدا اور ناشی ہو سکتی ہے کیا جاسکتا ہے

اب بحث یہ دیکھنا ہے کہ [illegible] کا جرم کے بابت کہان تک [illegible]

[illegible] عدالت العالیہ [illegible]

[illegible]

[illegible] مولوی [illegible] [illegible]

[illegible] ناظم [illegible] صوبہ داری [illegible]

[illegible]

[illegible] فرمایا۔ [illegible]

[illegible] ترتیب پاچکے [illegible]

[illegible] اس کا [illegible]

[illegible] از سر نو [illegible]

[illegible] حاکم کا [illegible]

حکم ہوا

کہ انفصال مسوخ محمد علی [illegible] ساتھ فیصل کردیں۔

مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی رکن مجلس [illegible]

جلسہ ہفتم

صیغہ تصحیح فوجداری

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

[illegible] مستغیثہ ۱۱

نام

۱۱ مرافعہ [illegible] اعظم یار [illegible] مورخہ ۲۶ مہر [illegible]

۴۲ ملزمون کے شہادت سے ان دونوں ملزم کو بری کر کر مرافعہ کو سزا دی گئی ہے ایسی شہادت باطل عقلاً و شرعاً غیر معتبر بالعلی اور احمد شاہ عدالت فوجداری میں انکار کئے تھے یہاں آ کر مرافع کے مخبری سے وقوع سرقہ ڈاکہ ایک شخص بیان کرتا ہے حالانکہ یہ دونوں گواہ بڑے بدمعاش معلوم ہوتے ہیں سابق میں بجرم قتل میں سزا پا چکے تھے انکا بیان اولاً قابل اعتبار نہیں اسیر کو کوئی شراکت مرافع کی نہیں پائی جاتی اسلئے مجلس بھی رائے مرافع میں بالکلیہ اتفاق ہے۔

## جلسہ متفقہ

## صیغہ نگرانی فوجداری

سرکار عالی

## باجلاس مولوی میر فضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی و رکن مجلس عالیہ عدالت

نمبر مقدمہ - ۲۳ — ملدیو رستا ولد کاشی رام نگرانی خواہ مستغیث ۱۱

مصدرہ ۲۵ - مہر ۱۳۱۲ ف

بنام

رکھو دیال ولد کدار ناتھ ٹھاکر ملزم

انتقال مقدمہ - کس صورتوں میں انتقال جائز ہے -

## خلاصہ

ایک مقدمہ اربری مجسٹریٹ کے اجلاس میں دائر تھا اور بافذ شہادت فرد قرارداد جرم مرتب ہوئی اسیر ملزم نے باظہار جدید وجوہ اپنے مقدمہ کو دوسرے اجلاس پر منتقل کرایا عند المرافع تجویز ہوئے ۔

کہ چونکہ فرد قرارداد جرم مرتب ہو چکی تھی اور فیصلہ قابل مرافع تھا اور ایسی حالت میں انتقال کا نتیجہ سوائے طوالت کے اور کچھ نہیں تھا اسلئے تجویز عدالت ماتحت منسوخ ہے۔

---

۱۱ مرافعہ نارضی فیصلہ ناظم صاحب عدالت فوجداری بلدہ ۳۰ - اردی بہشت ۱۳۱۲ ف

لاش متعفن ہو گئی تھی اور ہوا [illegible] لاش کا اتنا [illegible] گیا تھا [illegible]
[illegible] تھا اور [illegible] قبل اور [illegible] ایک [illegible] اس [illegible] کو [illegible]
کوئی ایسی بات [illegible] قائم کر [illegible] کوئی [illegible]
امر کی موجود ہیں [illegible] کہ [illegible] گواہ [illegible] اتنا [illegible]
[illegible] کیونکہ [illegible] یہ [illegible] اور مقام [illegible]
زخم از خود [illegible] ایک ممکن امر ہے ایسی حالت میں [illegible]
ہونا چاہئے کہ یہ [illegible] ایسے ضرب [illegible] ہیں جو کسی [illegible] عمداً [illegible] لیکن اسکا
کوئی ثبوت موجود نہیں ہے۔

پولیس نے اثبات جرم پر جو شہادت پیش کی ہے وہ واقعات [illegible]

۱۔ متوفاۃ سے اور ملزم نمبر ۱ سے آشنائی تھی۔

۲۔ ملزم نمبر ۱ نے بسر کت نمبر ۲ لکڑی سے اور لات [illegible] سے متوفات کو مارا اور
بالآخر ملزم نمبر ۱ کے حکم سے نمبر ۲ نے بہ زمین [illegible] اور [illegible] وہ
مر گئی۔

۳۔ لاش کو ایک سفید کپڑے میں باندھا اور گواہ نمبر ۱ کے سر پر دونوں ملزم
رکھوا کے لیگئے اور پھر لاش کو کھولا اور پوڑی میں ڈال آئے۔

واقعہ اول کے نسبت متوفاۃ کی ماں گواہی دیتی ہے لیکن وہ [illegible]
کہ اس چار سال کے زمانہ میں جو زمانہ آشنائی کا کہا جاتا ہے کوئی اختلاف یا عداوت
ملزم نمبر ۱ اور متوفاۃ میں واقع تھی اور سبب ضرب کے نسبت اپنی لاعلمی بیان
کرتی ہے۔

اور گواہ بیان کرتے ہیں کہ ملزموں نے اس وجہ ہلاک کیا کہ اوسکی اس شخص سے
آشنائی تھی یہ ایک ایسی وجہ ہے جس سے متوفاۃ کی ماں ضرور واقف ہوتی۔
لیکن اوسکی لاعلمی اور گواہوں کے بیان میں شک پیدا کرتی ہے۔

واقعہ دوم کے نسبت تین گواہ ہیں نمبر ۱ و ۲ و ۳۔ پہلا گواہ کہتا ہے کہ وہ موقع
واردات پر حاضر تھا اوسکے سامنے ملزموں نے مارنا شروع کیا۔ دوسرے دو گواہ
کہتے ہیں کہ اگرچہ شب کا وقت تھا لیکن ہم موقع واردات پر پہنچ گئے۔ [illegible] تینوں گواہ

۴۷ مقدمہ نمبر ۱ فیصلہ ۲۶ مہر

مسل جہاد ۔ وغیرہ [illegible]
دل سے ... لاش پر جراحت کا ہوا - جراحت کے متعلق شہادت کی
ضرورت - شہادت کی وقعت - شہادت مصنوعی

## خلاصہ

ایک باؤلی سے ایک عورت کی لاش برآمد ہوئی لاش پر جراحت نہیں تھے
گلے کی ہڈی ٹوٹی اور ناف پر زخم تھا اور [illegible] ایک سوراخ تھا اس سوراخ کو دیکھ کر پولیس
نے رائے قائم کی کہ کسی نے میخ ماری ہے لیکن کوئی طبی شہادت اس رائے کی تائید
میں پیش نہیں ہوئے اور پولیس نے اپنی رائے کے تائید میں بعض شہادت پیش کی۔
تجویز ہوئی کہ جو شہادت پیش ہوئے وہ مصنوعی ہے اور یہ ثابت نہیں ہے کہ یہ نشان
ایسے ضرب کے ہیں کہ کسی نے عمداً پہنچائے ہیں۔

## رائے مولوی سید فضل حسین صاحب ممبر مجلس بہ منظوری بصیغہ تفتیش

مثل۔ اسکی ملاحظہ سے واضح ہوتا ہے کہ مسماۃ بیکوا عمرہ ۱۸ سالہ کی لاش ایک باؤڑی
سے جو موضع ... کل میں واقع ہے برآمد ہوئی۔ اسکے نسبت یہ قیاس ہوا کہ مسماۃ مذکورہ
کو کسی نے ہلاک کرکے باؤلی میں ڈال دیا ہے۔ پولیس نے تفتیش کے اور مسمیان حسین صاحب
اور محی الدین صاحب کو ملزم قرار دیا۔

۲۲ - مہر ۱۳۰۲ف کو مقدمہ تعلقدار صاحب ضلع کے اجلاس پر مقدمہ رجوع
ہوا اور انہوں نے بعد تحقیقات کے ملزمون کے برات کی رائے دی۔ اور یہ تجویز
کیا کہ جرم ثابت ہے جو شہادت اثبات جرم پر پیش ہوئی ہے وہ ناقابل اعتبار
ہے اس تجویز سے صوبہ دار صاحب بلا تحریر وجوہ اجمالاً اختلاف فرمایا اور مقدمہ
کو مجلس عالیہ عدالت میں تفویض کیا۔

پہلا امر غور طلب یہ ہے کہ یہ واقعہ مسلمہ ہے کہ لاش باؤڑی سے برآمد ہوئی اور

[1] مرافعہ سرکار عالی فیصلہ نواب اعظم یار جنگ بہادر مورخہ ۲۶ مہر ۱۳۰۲ف

وہاں [illegible] واقعہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] معلوم [illegible]
[illegible]
ڈولی لیئے واسطے دیکھا اس پوٹلی [illegible] صداقت
حال اوسکے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پولیس نے ایسا کیا [illegible]
کہ انہیں لاش [illegible] گئے تھے اوس لسٹر [illegible] دیکھے کے گواہ [illegible]
ہر پوٹلی کو شت کے وقت سے لیجاتے تھے دیکھا وہ پوٹلی ہی لسٹر [illegible]
الغرض کہ یہ سب گواہ قابل اعتبار نہیں ہیں۔ حاکم ابتدائی کی رائے درست ہے۔ حاکم ابتدائی
نے اوس شہادت سے بھی تائید لی ہے جو ملزموں کے طرف سے [illegible]
اور وہ بھی [illegible] ہے۔ لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ فی الواقع شہادت جو اس مقدمہ میں
پیش ہوئی ہے وہ اسقدر معتبر تھی کہ قصور قرار داد جرم لکھی جاتی۔

## حکم ہوا

کہ جرم ناثابت ہے دونو ملزم رہا ہوں۔

مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی و رکن مجھسے بھی اتفاق ہے۔

جلسہ ہفتہ

صیغہ نگرانی فوجداری

نمبر مقدمہ [illegible]

۵۰۶

کہتے ہیں کہ تاوقتیکہ [illegible] ملزم [illegible] اور دونوں کو اپنے ساتھ [illegible] ملزم
ملزم [illegible] اور اسکا چھوٹا بھائی [illegible] اسکے [illegible]
[illegible] میخ ٹھونکنے پر آمادہ ہوا۔ دو گواہ [illegible]
انہیں ملزم نے میخ ٹھوک دی [illegible] کو حاکم عدالت [illegible] جو ایک
لائق [illegible] کار حاکم ہیں قابل اعتبار تصور فرماتا ہے۔ [illegible] اوسکی راست سے اتفاق
ہے اول [illegible] اتفاق کا آدمی رات [illegible] بعد ملزموں [illegible] بالکل خلاف
قیاس ہے اسکے بعد کسطرح عقل سلیم اس امر کو باور نہیں کر سکتی کہ ایسے اشخاص [illegible] ہیں جو
مانع اور مزاحم ہوں ایسے سخت جرم کا ارتکاب کیا جاتا ہے اور خود ایسے مخالف شہادت
پیدا کی جاتی ہے۔ حالانکہ انہیں گواہوں کے بیان اور نیز اور گواہوں کے بیان سے یہ امر
پایا جاتا ہے کہ دونوں ملزم آپس امر پر راضی تھے کہ [illegible] کو مخفی رکھیں اور اسی غرض سے
انہوں نے بیان گواہان لاش کو کپڑے میں باندھا اور راتوں رات تمام گاڑی میں پھینک
آئے۔ پس ان گواہوں پر کچھ اعتبار نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اور [illegible] اغلب ہے کہ جو زخم
عورتوں کے درمیان متوفیہ کے لاش پر دیکھا گیا تھا اور [illegible] قیاس کیا تھا کہ میخ کا زخم
ہے اسی قیاس پر اس شہادت کو بنا لیا ہے۔

واقعہ ثانیہ کی نسبت گواہ نمبر ۴ و ۵ گواہی دیتا ہے۔ یہ بیان بھی ان گواہوں کا
قابل وثوق و اعتماد نہیں پایا جاتا ہے۔ حاصل انکے بیانات کا یہ ہے کہ بعد قتل ملزموں
نے لاش کو کپڑے میں باندھا اولاً گواہ اول سے فرمائش کی کہ وہ کپڑے کو اوٹھائے
لیکن جب اوس نے انکار کیا تو گواہ چہارم کو اوسکے مسکن سے دونوں ملزم جاکے بلا لائے
اس گواہ کے پاؤں میں رستہ کی بیماری تھی اسوجہ سے اس گواہ نے بھی عذر کیا آخرکار
گواہ اول کو لاش اوٹھانے پر مجبور کیا۔ کوئی وجہ اسبات کی نہیں پائی جاتی ہے کہ
باوجودیکہ دونوں ملزم جوان تھے اور انہوں نے خود لاش کو کپڑے میں باندھا تھا اوسکے
گاڑی میں ڈال آنے میں تامل کیوں کیا۔ اور ایک غیر معتبر شخص کو بغیر کسی سازش سابقہ
کے کیوں بلا لائے۔ اور ایسے شخص کو کیوں بلا لائے جو چارپائی کے بوجہ بیمار ہونے کے قابل
نہ تھا اور گواہ اول کو انہوں نے اول ہی لاش اوٹھانے پر مجبور کیوں نہیں کیا۔ اور
گواہ [illegible] ملزم ایک اور شخص کو بلاتے [illegible] کرتے تھے موقع واردات

۶۹

[illegible] تو کا کیا جانا ہے عدالت سے جو دھوکہ مرتکب کا واسطہ ہوتا ۔ قرار نہیں دیا
[illegible] الکمال عدالت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فوجداری
[illegible] کہ [illegible] اسکے تجویز نہیں کرتے [illegible] [illegible] اوسکا [illegible]
[illegible] عدالت [illegible] [illegible] کا [illegible] کا تصفیہ کرایا [illegible] [illegible] لانا
یا [illegible] قطعی طور پر بحال رکھے [illegible] تجویز کرا [illegible] [illegible] [illegible] مقدمہ میں
[illegible] کیا ہے کہ یہ تجویز کی وقت مدعی [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible]
[illegible] وجہ تھی [illegible] [illegible] یا [illegible] [illegible] کا احتمال [illegible] [illegible] تک کوئی حالت
قائم [illegible] تجویز کرسکتے ہیں اور اوس عرصہ میں ہدایت دیسکتے ہیں [illegible] دیوانی سے کوئی
[illegible] فریق تصفیہ کرالیوے ۔ یہاں ویسا بھی نہیں ہوا [illegible] ایک تقسیم کا تصفیہ
فوجداری سے کر دیا جسکا اونکو اختیار نہ تہا ۔ چونکہ تجویز عدالت کی درست نہیں ہے
قابل منسوخی ہے ۔ دوسرے فریق کے وکیل کا [illegible] وقت یہ عذر ہے کہ مدعا علیہ کے لئے
کوئی حق نگرانیکا نہیں ہتا ۔ مگر یہ غلط ہے جبکہ تجویز عدالت کی غلط ہے اور مدعا علیہ
اوپر اثر پڑتا ہے گو سزا سے بری رہا تو اوسکو نگرانیکا اختیار حاصل ہے اسلئے مدعا علیہ
نگرانی نے

هم تجویز کرتے ہیں

کہ عدالت تحتانی کے تجویز مورخہ ۹ ۔ مہر ۱۳۳۲ ف کالعدم کیجاوے فقط

**مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی و رکن** مجھے بھی اس سے اتفاق ہے تجویز تحتانی منسوخ ہو ۔

**جلسہ متفقہ**

[illegible]

**صیغہ تصحیح فوجداری**

۶۸ | باجلاس مولوی سید علی رضا خانصاحب و مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی ارکان مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

سنج ۔۔ لی ولد سید سرماں ۔۔ ساکن ۔۔ واہ [11]

بنام

غلام نبی ولد عبد النبی مستغیث

مداخلت بیجا عدالت فوجداری کا حقیت کی نسبت فیصلہ کرنا۔ جب ویسا کا احتمال ہو کہ وقت خاص کسی حالت قائم رہنے کی تجویز کرنا۔ اسصورت میں حق نگرانی حاصل ہوتا ہے

## خلاصہ

مدعی نے ایک زمین کی بابت مدعا علیہ پر دخلیابی کی بابت عدالت دیوانی سے ڈگری حاصل کی اور بعد میں عدالت فوجداری میں دعوے کیا کہ مدعا علیہ نے اوس پر چند درخت کاٹ کر جرم مداخلت بیجا کا ارتکاب کیا عدالت ابتدائی نے جرم ثابت قرار نہیں پایا مگر حقیت کی نسبت تصفیہ کر دیا بعد المرافعہ مدعی کی طرف سے عذر ہوا کہ مدعا علیہ کو حق نگرانی حاصل نہیں ہے تجویز ہوئی

کہ عدالت فوجداری کو استقرار حقوق کا اختیار نہیں ہے اور حکم فیصلہ عدالت کا مدعا علیہ پر اثر پڑتا ہے تو اوسکو حق نگرانی حاصل ہے ۔

## مولوی سید علی رضا خانصاحب کن اسوقت وکیل نگرانیخواہ حاضر ہیں

مدعی نے دعوے مزاحمت بیجا کا دعوے کیا تھا۔ بدین بیان کیا۔ کہ مدعا علیہ نے مدعی کے زمین کے درخت کاٹ لئے۔ اور لیکن سزا دیجاوے۔ عدالت نے جرم ثابت نہیں قرار دیا اور قبضہ کا تصفیہ کیا اوسکی یہ نگرانی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ پہلے اس نگرانیخواہ نے بمقابلہ مدعی مقدمہ ہذا یعنے غلام نبی ایک دعوے زمین کے نزول کا دیوانی میں کیا تھا اور کامیاب ہوا تھا اب اوسی زمین پر چند درخت واقع ہیں اونکے کاٹنے کا دعوے کر کے جرم

---

[11] مرافعہ سماعتی حضور سید محمد علی صاحب مجسٹریٹ درجہ دوم عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۹ تیر ۱۳۲۱ ف

۹۱

[illegible] تم سکے [illegible] کی [illegible]

[illegible] عدالت [illegible] صاحب [illegible] علیہ

الزام [illegible] اسمیں کوئی

[illegible] ہوا اور [illegible] کو [illegible]

[illegible] ہے کہ اوس [illegible]

[illegible] کوئی [illegible] کہ اوس [illegible]

[illegible] ہوا [illegible] اگر یہ ہی ہے

[illegible] مشکل ہے

[illegible] اوس [illegible]

[illegible] کی مار

[illegible] نہیں ہے [illegible] صورت [illegible] گئی تو

[illegible] علیہ کو [illegible] مال [illegible]

[illegible]

مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی و رکن مدعا علیہ ایک لاٹھی ایسے عورت

کو [illegible] اسکو

[illegible] اسکا [illegible] ہوتا ہے چونکہ

[illegible] تعلق [illegible] ہے اور وارث [illegible] خواہش ہی

[illegible] کوئی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] علیہ [illegible]

میں [illegible] خلاف [illegible]

[illegible]

۸۰

**باجلاس مولوی علی رضا خاں صاحب و مولوی محمد [illegible] صاحب مفتی ارکان مجلس عالیہ عدالت**

[illegible] ہندو [illegible] ۱۱

[illegible]

[illegible]

[illegible] لکڑی [illegible] مارنا [illegible]

[illegible] ضرر رسانی کے لئے مار ڈالنے کی نیت ضرور [illegible]

## خلاصہ

اگر [illegible] ایک لاٹھی [illegible] ماری جس سے سر او[س] کا پھٹا وہ مر گئی لاٹھی ایسی
[illegible] آدمی مر سکے [illegible]
کہ وہ [illegible] کا بھی [illegible] عمداً ہلاک کرنیکی نیت سے
لاٹھی ماری [illegible] ضرر رسانی کا مجرم ہوا۔

**مولوی علی رضا خاں صاحب رکن مجلس** یہ مقدمہ کل کے روز ہمارے
اجلاس میں [illegible] مولوی [illegible] محمد سعید خاں صاحب) پیش ہوا تھا۔ لکڑی
[illegible] صراحت تحریر جناب مولوی
[illegible] عدالت
[illegible] کی ا[illegible]
[illegible] صاحب [illegible] تحریر [illegible]
لکھنے کی ضرورت اب باقی نہیں ہے [illegible] وقت [illegible] مقدمہ تحریر کی
[illegible] لکڑی [illegible] ماری جسکے صدمہ
سے [illegible] سر پر پڑی [illegible] گیا وہ مر گئی۔ اس واقعہ کا [illegible]

---

[illegible] مولوی [illegible] ۱۳۲۰ [illegible]

۸۴

[illegible] کیا ۔

[illegible]

[illegible] الزام

[illegible]

[illegible]

[illegible] کر لیتے ہیں

[illegible] ایک قطعہ

[illegible]

[illegible] بلا دیا

اس واقعہ کے چار روز کے بعد متوفیہ کو پتہ لگ گیا مقام دار وارث [illegible] استغاثہ پیش کیا ۔ استغاثہ میں خود مستغیثہ ۔ [illegible] اور [illegible] گواہ [illegible] نے واقعات ذیل بیان کئے

[illegible] برآمد ہوا [illegible] روز قبل متوفاۃ اور ملزم نمبر ۱ و ۲ و ۳ سے [illegible] لڑائی ہوئی ۔ کہ ملزم [illegible] جو ملزم نمبر ۱ کی داشتہ ہے متوفاۃ سے [illegible] کیا اور اسکے بعد ملزم نمبر ۱ نے اپنے پاؤں سے چپل اوتارا اور متوفاۃ کو [illegible] ضربات مارے ۔ دوسرا چپل ملزم نمبر ۱ نے لیا اور اوس سے بھی مارا ۔ اسکے بعد ملزم نمبر ۲ جو ملزم نمبر ۱ کا فرزند ہے چند لاتیں متوفاۃ کو ماریں ۔ متوفاۃ نے جب ارادہ استغاثہ کا ظاہر کیا ۔ تو ملزم نمبر ۱ نے چپل متوفاۃ کے منہ میں دیدیا ۔ یہ واقعہ دوشنبہ کا گواہ بیان کرتے ہیں ۔

# صیغہ مرافعہ فوجداری

باجلاس مولوی میر فضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی حافظ احمد رضا خان صاحب رکن

مرافعہ ۴۹ | ... کوثر ولد ... [illegible]

ملزم

مدعا علیہ | ناگپا ولد ... [illegible]

مقدمہ ہلاکت انسان و اخفائے ثبوت جرم ... [illegible]

وقوع جرم لازم ہے۔ شہادت کی وقعت۔ شہادت کے ساقط ہونے کی نسبت قیاسات۔

## خلاصہ

ایک عورت کی لاش ایک کنوئیں سے برآمد ہوئی تھی جسے واقعہ اتفاقی سمجھکر جلانے کی اجازت دی گئی۔ بعد واقعہ سے تین آدمی گرفتار ہوئے اور استغاثہ پیش کیا اور آٹھ گواہوں نے شہادت دی کہ واقعہ سے چار روز قبل ملزمین اور متوفاة میں لڑائی ہوئی تھی اور ... نے متوفاة کی لاش کنوئیں میں گراتے ہوئے ملزمین کو دیکھا۔ عدالت ابتدائی نے ملزمین کو عدم ثبوت میں بری کیا جو ... صاحب نے اصل جرم کو غیر ثابت قرار دیا مگر اخفائے ثبوت جرم کے الزام میں سزا دی تجویز ہوئی کہ مقدمہ قتل انسان کا تھا اسلئے اوسکا تصفیہ صحیح نہیں ہوا ضرور تھا اور بلا وقوع جرم اخفائے ثبوت جرم ثابت نہیں ہوسکتا فقط

مولوی میر فضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی حافظ احمد رضا خان صاحب رکن مجلس

صیغہ دارالقضا و دیوانی

اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر عدالت و مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

[illegible] علاقہ کنپاں گر

بنام

[illegible] مدعا علیہ

پرنالہ کا پانی کسی دوسرے شخص کے مکان پر بہنا - پرنالہ کا قدیمی ہونا - پرنالہ کی صورت میں سکوت و سماعت - سرسری [illegible] نالش۔

خلاصہ

ایک شخص کے مکان کا پرنالہ ۱۲ برس سے ایک طرف گرتا تھا اور اسکے مکان کے برابر ہی ایک دوسرے شخص نے مکان بنایا اور اسکے تین برس بعد نقصان پرنالہ کے بند کئے جانے کی نالش کی عدالت ابتدائی سے ڈگری دی عدالت مرافعہ سے ہوا کہ پرنالہ قدیم اور اسکا وجود باعث ضرر تھا تو تین برس تک کیوں سکوت کیا گیا تجویز ہوئی کہ ضرر کو [illegible] ہو گزار الزام [illegible] سے ہے اور تجویز ہوئی کہ سکوت کا عذر اسوقت قابل سماعت ہو سکتا ہے جبکہ [illegible] ہوکر اسکے بعد بھی نالش نہ کی ہو۔

مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی رکن یہ جھگڑا [illegible] مدعی علیہ کے پرنالہ کا

(۱) مرافعہ [illegible] صاحب [illegible] ۱۱ [illegible] دیوانی [illegible] ۱۳ [illegible]

۸۴

۲۔ یہی گواہ [illegible] مقتولہ و ملزم [illegible] آپ [illegible] کر دیا [illegible]

۳۔ [illegible] ملزم [illegible] کیا اور [illegible] ارادہ اوس [illegible] ظاہر کر دیا

۴۔ [illegible] ملزم [illegible] مقتولہ [illegible] ذوالحجہ [illegible] گواہ [illegible] واقعہ میں [illegible] ایک [illegible] گواہ [illegible] تھی۔ ملزم [illegible] اول [illegible] میں [illegible] گواہوں [illegible] اور [illegible] ملزم [illegible] مقتولہ کی لاش [illegible] پیدا کرتا ہے [illegible] بالکل خلاف [illegible] گواہوں [illegible] ملزم [illegible] علم [illegible] گواہ [illegible] اول کا [illegible] گیا [illegible] اختلافات ان گواہوں [illegible] ایسی صریح [illegible] تصفیہ [illegible] جو گواہ [illegible] علم کی [illegible]

[illegible]

[illegible] حاکم ابتدائی [illegible]

درافعہ بعد حسب ر انا طور بہ

مولوی میر فضل حسین صاحب میر مجلس مجلس اتفاق رائے فرماتے ہیں۔ مسلم ہے کہ مدعی کے شرکاء نے برما لہ کا بانی گرایا اور یہ بات بیان کیا گیا ہے کہ اس پرنالہ کو ۱۲ بارہ تیرہ برس کا زمانہ ہوا۔ جس وقت یہ پرنالہ تھا اوس وقت اوس زمین پر جسپر پانی گرتا ہے مدعی قابض تھا بلکہ مالک سابق یعنے بائع جس سے مدعی نے خرید کیا ہے وہ قابض تھا اوس نے کہ مدت دراز تک سکوت کیا اسلئے مشتری مدعی کو اوسکے خلاف کوئی حق نالش باقی نہیں رہا۔ میری رائے یہ ہے کہ سکوت ایسے موقع پر ایسا ممتد ہونا چاہیئے جسکے بعد حق نالش باقی نہیں رہے بائع کو سکوت کا ایسا ممتد نہ تھا کہ حق نالش ساقط ہوا ہو۔ محض سکوت سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا ہے کہ اوس نے مدعی علیہ کے فعل کو قبول کر لیا تھا جب وس نے قبول نہیں کیا تو حق نالش باقی تھا مشتری اوسکا قایم مقام ہے اوسکو بھی حق نالش حاصل ہے۔ کوئی وجہ کافی مدعی علیہ کی طرف سے مدعی کی زمین پر پرنالہ قایم رکھنے کی بیان ہوئی نہ ثابت ہوئی اسلئے ڈگری عدالت ابتدائی کی بحال اور اپیل معہ خرچہ ناسطور

صیغہ مرافعہ دیوانی

اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی میر فضل حسین صاحب میر مجلس و مفتی محمد سعید خان صاحب رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

مسماۃ راجی بابا ادیت باگیا مرافع

بنام

گنگا بابا بائع دیکا بائی مرافع الیہ

ازدواج بابالغان۔ کیا قسم قدیم و دیگر مخالف اقوام میں ازروئے رسم مباشرت ازدواج

۸۹ | پانی مدعی کے مکان پر آتا ہے کا عدالت ابتدائی در امر طلب قائم کیا

۱۔ آیا مدعی علیہ نے [illegible] داخل ہوا تھا۔ یہ ایک پرنالہ [illegible] ہے۔ [illegible]

ثبوت ذمہ مدعی ہے

۲ اگر [illegible] ہوا پایا [illegible] داد رسی کا مستحق ہے

اسپر یہ ہو دعا ہیں ہے کہ لیکر [illegible] ابتدائی معاملہ کا [illegible] ملاحظہ کر کر ڈگری بحق

مدعی دی پس مدعی علیہ اوس فیصلہ سے ناراض ہے عذرات حسب ذیل ہیں

۱ مرافع کا مکان بنے ہوئے ۱۲ سال ہوئے پرنالہ جاری ہے مرافعہ علیہ کا

مکان بنا ہوا تین سال ہوئے

۲۔ بارش کا پانی پرنالے سے کھلی زمین پر گرتا ہے وہ زمین مرافعہ علیہ کی نہیں

۳۔ ثبوت بابت [illegible] پرنالہ کے نسبت قایم ہوئے عدالت کا قیاس

جب زیادہ پانی کی رو ہوتی ہے [illegible] نہیں ہے

۴۔ عدالت تنقیحات کا تصفیہ شہادت پیش شدہ پر نہیں کیا بلکہ قیاسی طور پر

۵۔ عدالت مقام کو معائنہ کیا میرا وکیل نہیں تھا عدالت کی زبان انگریزی

تھی کسیطرح پر مغالطہ ہوا

۶۔ عدالت کمیٹی نہیں کرد یا جبکہ پرنالہ سے کہ پانی پرنالے کا گرتا ہے مدعی کے مکان کو

کسیطرح پر نقصان ہو سکتا ہے بلکہ زمین کھلی ہے اور قدیم سے پرنالہ [illegible] گرتا ہے مدعی کو

تین سال ہوئے مکان بنایا اگر کسیطرح شکایت ہو تو پہلے ہی سوال کرتا عدالت ابتدائی کے

تحقیق سے مدعی علیہ کا پرنالہ قدیم پایا جاتا ہے لیکن حاکم ابتدائی مقام کو ملاحظہ کر کر

لکھتے ہیں جب زیادہ پانی کی رو ہوتی ہے تو وہ ایک راستہ مدعی کے مکان سے

کرتا ہے اور مدعی کو زحمت میں [illegible] ہے اوسکی جائداد کو نقصان پہنچاتا ہے اس

صورت میں جب ضرر مدعی کو ہو تو گو کہ قدیم بھی ہو اسکا ازالہ ضروریات سے ہے

الضرر [illegible] یزال [illegible] کا کلیہ فقہ ہے رائے حاکم ابتدائی کی درست ہے

اعذار سب قابل لحاظ نہیں اسلئے

حکم ہوا

کہ مدعی علیہ کے طرف سے فریب نہیں ہوا۔ [illegible] مدعی علیہ [illegible] توجہ دلایا
ہوتے کہ نکاح درست [illegible] نہیں
اور دعوے کو خارج کر دیا۔ مدعیہ کی طرف سے عدالت [illegible] اپیل ہوا [illegible]
ہو گیا۔ اور مدعیہ کی طرف سے [illegible] عالیہ عدالت میں اپیل [illegible] اور [illegible]
[illegible] کرنے [illegible]

فریقین [illegible]
اور مدعی علیہ کی ماں [illegible] طوائف ہے [illegible] مدعیہ کی
طرف سے کوئی قاعدہ [illegible] عدالت [illegible] اور ہماری عدالت
پیش ہوا ہے کہ فیما بین فریقین مقدمہ کے ازدواج ناجائز تھا اگر یہ امر مدعی علیہ کے
طرف سے ثابت نہیں ہوا کہ اسکی ماں مدعیہ کے ہم قوم ہے لیکن اگر یہ تسلیم کر لیں کہ
ہم قوم نہیں ہے تاہم شودر سے خارج نہیں ہو سکتی اور شودر کے مختلف گروہوں میں شادی اور
بیاہ ممنوع نہیں ہے۔ مدعیہ کے طرف سے یہ نہیں بیان ہوا کہ مدعی علیہ کی قوم
بالکل مدعیہ کے قوم سے پائیں درجہ پر ہے بلکہ اسکی کوئی قوم بیان ہی نہیں صرف اسکا
پیشہ بیان ہوا کہ وہ طوائف پیشہ ہے۔ لیکن مدعی علیہ کی ماں کے طوائف پیشہ ہونے
سے مدعی علیہ کا جو ہنوز نابالغ ہے نکاح نہیں منسوخ ہو سکتا ہے۔ جہانتک ہم غور
کرتے ہیں مدعیہ کے خلاف فیصلہ جات پریوی کونسل اور ہائیکورٹ علاقہ سرکار
عظمت مدار کے ہمکو نظر آتے ہیں جسمیں یہ امر طے ہو چکا ہے کہ شودر کے مختلف
فرقوں میں نکاح کی ممانعت نہیں ہے۔ اور مدعیہ کے طرف سے کوئی قاعدہ اوسکے
دعوے کی تائید میں پیش نہیں ہوتا ہے اسلئے ہمکو یہ قبول کرنا پڑتا ہے کہ جو نکاح فریقین کے
واقع ہوا وہ ازروئے شاستر نادرست نہ تھا۔

اسکے بعد ہم اس بحث کیطرف متوجہ ہوتے ہیں کہ آیا فی الواقع فریب ہوا
یا نہیں۔ عدالت ابتدائی نے بوجہ اسکی نوعیت اور صراحت فریب کے
عرضی دعوے میں موجود نتھی خود مدعیہ کا اظہار لکھا حالات تفصیلی استفسار کئے
اوسکے بیان سے صرف اسقدر مفہوم ہوتا ہے کہ مدعیہ کو نکاح کے قبل اسبات کا
علم حاصل نہ تھا کہ مدعی علیہ کی ماں کسبی ہے۔ ہماری رائے یہ ہے کہ جب

جاری ہے۔ ماں سکی بیسہ کا اوہار ، ولی جاری رہے گا ... کے لئے کیا جیسا صرد ہیں

# خلاصہ

اگر ۔ عورت کی لڑکی معمرہ ۱۲ سال کا نکاح ایک شخص معمر ۱۰ سال کے ساتھ ہوا اور بعد نکاح ... معلوم ہوا کہ دولہا کسبی کا لڑکا ہے اور اوسکی ماں فاحشہ ہے وجہ کی ماں نے درخواست فسخ نکاح کی نالش کی اور عدالت ماتحت نے بوجہ عدم ثبوت فریب سکا دعوے خارج کیا اور مرافعہ اولی میں صدر عدالت سے اپیل نامنظور کیا۔ اور مرافعہ ثانی اجلاس معتمد کے سامنے پیش ہوا اور تجویز ہوئی

کہ چونکہ مدعی و مدعا علیہ دونوں قوم سود ... پہلے جو نکاح کے ہوا وہ اور ... دہرم شاستر نادرست نہ تھا۔

اور تجویز ہوئی کہ چونکہ یہ صرف مدعیہ کا راکہ اسبات کی جانچ کرتی کہ مدعا علیہ میں وہ صفات موجود ہیں یا نہیں جو وہ اپنے داماد کے لئے چاہتے تھے اور اوسنے ایسا نہیں کیا اسلئے فریب ثابت نہیں ہے۔

## مولوی سید فضل حسین صاحب میر مجلس اسمقدمہ کے واقعات یہ ہیں کہ

مدعیہ دیساہی پیٹھ میں رہتی ہے۔ اور مدعی علیہ از ورمین جو وہاں سے دس بارہ کوس کے فاصلہ پر ہے بود و باش کرتی ہے۔ مدعیہ کی بیٹی نابالغ معمرہ ۵ سالہ کی شادی مدعی علیہ کے ساتھ جسکی عمر ۱۰ سال کی ہے مدعیہ کے جالو کے معرفت جسکا مدعی کنٹا نرسیلو ہے قرار پائی ۱۰ تیر ۱۳۰۱ف کو مدعی علیہ کی مسکن پر واقع ہوئی۔ مدعیہ کا بیان ہے کہ بعد رسم نکاح ادا ہوجانے کے اوس نے سنا کہ مدعی علیہ ایک کسبی کا لڑکا ہے اور اوسکی ماں فاحشہ ہے۔ اوسکے ڈیرہ ماہ کے بعد عدالت ضلع اندور میں مدعیہ نے فسخ نکاح کی نالش دائر کی۔ وجوہ فسخ نکاح یہ بیان کئے

[۱] مرافعہ ثانی فیصلہ صدر عدالت صوبہ شمالی مورخہ یکم بہمن ۱۳۰۳ف

۹۱
نمبر مقدمہ
سنہ [illegible]

[illegible] سی دائر [illegible] ۱۱

نام

[illegible]

[illegible] اختیارات [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

فیصلہ [illegible]

ایک مقدمہ میں [illegible] کی کارروائی ختم ہو گئی بعد مدعی [illegible] درخواست [illegible] کا عرضی دعوی [illegible] واقعات کا لکھنا ترک ہوا [illegible] تا جائز نہیں اور اگر اس حالت میں مقدمہ ختم کیا جائے تو مدعی کو [illegible] عدالت [illegible] درخواست [illegible] منظور کیا [illegible] اجلاس متعلقہ سے تجویز ہوتا ہے۔

[illegible] کہ مدعی کو یہ گمان ہو کہ [illegible] ہو گئی [illegible] درخواست [illegible] منظور کر لی [illegible] وجہ [illegible] اور مدعا علیہ کا جواب لیا جائے [illegible] ۔

مولوی [illegible] صاحب میر مجلس مولوی محمد سعید خاں صاحب مفتی رکن [illegible]

مقابلہ وکلاء فریقین پیش ہوا۔ مجلس عالیہ عدالت سے اجلاس ابتدائی [illegible] درخواست [illegible] مدعی کے [illegible] اختیارات جدید بتاریخ ۱۳ فروردی [illegible] منظور ہوئی۔ اس منظوری درخواست کی ناراضی سے مدعی علیہ نے بصیغہ نگرانی چارہ جوئی [illegible]

۱۱ [illegible] مولوی [illegible] احمد [illegible] حاکم [illegible] مورخہ ۱۳ فروردی

[illegible]

## حکم اپیل

اپیل معہ خرچہ نامنظور و فیصلہ [illegible] ڈسٹرکٹ کا [illegible] بحال رہے [illegible] دیگر [illegible] درج کیا جائے۔

مفتی محمد سعید خانصاحب [illegible] چونکہ بحسب [illegible] ہندوان [illegible] فریب ناثابت اسلئے مرافعہ معہ خرچہ نامنظور فقط

## صیغہ نگرانی دیوانی

اجلاس [illegible]

باجلاس مولوی میر فضل حسین صاحب میر مجلس مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی رکن مجلس عالیہ

نظائر عدالت دیوانی

## اجلاس کامل

باجلاس مولوی [illegible] صاحب و مولوی حافظ [illegible] صاحب

[illegible] مدعیہ مرافعہ گزار

بنام

[illegible] لال [illegible] مدعا علیہ

دعویٰ [illegible] مدعا علیہ نابالغ [illegible] عرضی دعویٰ [illegible] انکار عرضی دعویٰ کے واپس لینے سے [illegible] مقدمہ واپسی [illegible] عرضی دعویٰ بغرض ترمیم

## خلاصہ

[illegible] ایک شخص کے دعویٰ کا عدالت میں [illegible] ہوا کہ مدعا علیہ نابالغ ہے [illegible] مدعیہ نے درخواست کی کہ ولی بھی مدعا علیہ بنایا جاوے عدالت نے اس درخواست کو منظور کیا اور حکم دیا کہ عرضی دعویٰ واپس لیا جاوے جس سے وکیل مدعیہ نے انکار کیا عدالت ابتدائی نے اس بنا پر مقدمہ خارج کر دیا کہ مرافعہ اولیٰ اجلاس منقسمہ میں نامنظور ہوا مرافعہ ثانی میں اجلاس کامل نے تجویز کی کہ ولی کے مدعا علیہ بنائے جانے کے لئے کافی وجہ تھی اور تجویز ہوئی کہ ایسی حالت میں دعویٰ کا اخراج صحیح نہیں تھا بلکہ ایک میعاد مقرر کر کے عرضی دعویٰ بغرض ترمیم واپس کی جانی چاہئے تھی۔

۱۱ مرافعہ ثانی فیصلہ اجلاس منقسمہ مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی مورخہ ۲ اردی بہشت ۱۳۰۳ ف

مستند ہی ہے کہ حکم منسوخ کیا جاوے۔

بملاحظہ مثل واضح ہوتا ہے کہ بعد قیام امور تنقیح طلب کے تاریخ ۱۳ - اسعد ارشاد ۱۲ کو مسترد کیا مدعی سے بالاتفاق یہ ظاہر کر دیا تھا کہ کوئی زبانی شہادت پیش نہیں کیجائیگی کاغذات متعلقہ مدعی اور مدعی علیہ کے بھی کہا رہ پر اور مثل ہی کہا تہ کی اور ڈسمس ہوا کہ فیصلہ ہو جاتا ہے۔ گویا مقدمہ کی کارروائی ختم ہو چکی تھی۔

ایسا بعد تاریخ مذکورہ پر بازدعوے کی درخواست پیش ہوئی اور وجوہ بازدعوے کے یہ لکھے گئے کہ عرصی دعوے میں بعض اہم واقعات ظاہر کئے گئے۔ اگر عرضی دعوے کی ترمیم کیجاوے تو اوسپر قانونی اعتراضات وارد ہونگے موجودہ حالت میں اگر مقدمہ ختم کیا جاوے تو غالباً مدعی کو ناکامیابی ہوگی۔

جسطرح یہ درخواست مبہم پیش ہوئی اور وجوہ بازدعوے بصراحت نہیں بیان ہوئی اسیطرح تجویز بھی اجمالی صادر ہوئی۔ حالانکہ قانون کا یہ منشا نہیں ہے کہ عام طور پر جب مدعی یہ سمجھے کہ اوسکو کامیابی نہ ہوگی تو وہ بازدعوے کی درخواست پیش کرے اور ایسی درخواست قبول کرلیجاوے بلکہ فی الواقع اون واقعات کو واضح طور سے بیان کرنا چاہیے جو باعث ایسی درخواست کا ہوے ہوں تاکہ انصافاً یہ تجویز کیا جاوے کہ حالات ایسے ہیں کہ بازدعوے بہ عطائے اختیار نالش جدید پیش کرنیکی اجازت دی جاوے لیکن اسمقدمہ میں کوئی صریحی وجہ نہیں بیان ہوئی اور نہ اوسکی نسبت مدعی علیہ کا جواب لیا گیا جسکی وجہ سے کچھ سمجھ میں نہیں آسکتا ہے کہ فی الواقع ایسے وجوہ سے جو منشاء قانون میں داخل ہوسکتے ہیں اور جنکی بنیاد پر اجازت دی جاسکتی ہے۔ لہذا

## حکم ہوا

کہ حکم مورخہ ۱۳ - فروردی ۱۳۲۱ف منسوخ سمجھا جاوے عدالت ابتدائی تفصیلی وجوہ بازدعوے کے مدعی سے طلب فرمائے اور مدعی علیہ سے اوسکا جواب لے اور بعد اوسکے انصافاً اور قانوناً یہ تجویز کرے کہ فی الواقع اجازت بازدعوے دینے کی مدعی کو دیجائے یا نہیں خرچہ فریقین ذمہ فریقین۔

۹۵

دن میعاد اسعد ترمیم کے (۱) میں گزر... [illegible] گزشتہ تو اسیر ... ساقطہ
[illegible] ایسی صورت میں کہ اندرون میعاد ... [illegible] ہیں ہو ...
[illegible]

## عدالتِ مرافعہ دیوانی

### اجلاس منفقہ

باجلاس [illegible] مولوی [illegible] صاحب [illegible] ارکان مجلس

نمبر مقدمہ ۲۸۲ مفصلہ ۲ ... [illegible]

[illegible]

رائے [illegible] مرافعہ [illegible]

[illegible] ایک قطعہ ... [illegible] حاضری ... [illegible]
غیر حاضری مدعی ... [illegible] احضار مقدمہ بوجہ غیر حاضری مدعی
ضرورت درخواست قیام مقدمہ [illegible]

## خلاصہ

ایک مقدمہ ایک تاریخ پر ... [illegible] اول مدعی غیر حاضر ہوا اور ... [illegible]
غیر حاضری مدعی عدالت سے مقدمہ خارج کر دیا مدعی نے کوئی درخواست تجویز ثانی
بار نمبر قائم ہونے کی پیش نہیں کی اور صدر عدالت میں مرافعہ کیا صدر عدالت نے
اس بنا پر مرافعہ نامنظور کیا کہ درخواست تحریری عدالت ابتدائی میں پیش ہونی تھی مرافعہ
ثانی میں اجلاس منفقہ سے تجویز ہوئی

کہ بلحاظ حالات یہ امر قرین انصاف ہے کہ مدعی کو اس غیر حاضری اور عدم ادائے
ثبوت کے عذر کا موقع عدالت ابتدائی میں دیا جائے اور بحالت ثبوت [illegible]

مولوی میر فرزند علی [illegible] مولوی [illegible] احمد [illegible]

[illegible] ارکان [illegible] عدالت [illegible]

عدالت ابتدائی [illegible] ولایت [illegible] ہوا تہا
عدالت [illegible] ہوا [illegible] لال [illegible]
[illegible] اگر [illegible] مدعی [illegible] جاتے [illegible]
انکار کیا [illegible] واپس [illegible] انکار [illegible]
عدالت [illegible] مقدمہ خارج [illegible] اصل [illegible]
کیا گیا [illegible] ایسی صورت [illegible] لال بالغ
ثابت ہوچکا تہا ولایت [illegible] میعاد معین
کرکے عرضی دعوے بغرض ترمیم کے لئے واپس ہونا چاہئے تہا کہ [illegible] گنگارام
خارج کئے جاتے اور جبتک کوئی وجہ کافی گنگارام کو مدعی علیہ بنائے جانیکی نہ بتائی
گئی تہی [illegible] اور اوسکے مدعی علیہ بنائے جانیکی درخواست کا نامنظور ہونا درست
تہا [illegible] کہ جلسہ منقسمہ کی رائے ہے۔

لیکن ہم اس سے متفق نہیں ہیں کہ اسصورت میں مقدمہ کے اخراج کا حکم ہو سکتا تہا۔
ہماری رائے میں اخراج کا حکم ہونا چاہئے تہا بلکہ ایک میعاد معین کرکے ترمیم کے لئے
عرضی واپس ہونی چاہئی تہی چونکہ عدالت ابتدائی نے ایسا نہیں کیا لہذا اب مدعی مراد
مقدمہ قابل واپسی ہے۔

حکم ہوا کہ

اصل مسل مقدمہ عدالت ابتدائی میں بغرض کارروائی مذکورہ بالا واپس ہو تا
عدالت ابتدائی عرضی دعوے ایک میعاد معین کرکے مدعیہ کو واپس کرے اگر

صفحہ مرافع دیوانی متفرقہ

اجلاس متفرقہ

باجلاس مولوی تمیز الدین خاں صاحب و مولوی محمد شہزادہ صاحب

مارس و ڈ ہوماولد سیتو امرافع

بنام

ہیرالال ہگوانداس مرافع علیہ

قسط بندی ادائے زر ڈگری۔ دفعہ ۲۴ نا گشتی نشان (۲) قرار داد ادائے بلا رضامندی ڈگریدار۔ ادائے ڈگری دس سال میں۔ منسوخ تجویز۔

## خلاصہ

مدعی نے مدعا علیہ پر سکا ہیعہ ڈگری پائی اور بدلیں ڈگری ۔۔۔ الاصیہ کو قرق کرایا مگر قبل از نیلام اوس نے یہ درخواست کی کہ حسب دفعہ ۲۴ ڈگری بہ قسط ادا کرایا جائے اور قبل اسکے کہ اس درخواست کا تصفیہ ہو ۔۔۔ درخواست پیش ہوئے ۔۔۔ روپیہ الاز قسط سے ادا کر دیں۔ حاکم عدالت ابتدائی نے صمانت لینے کے بعد یہی فیصلہ صادر کیا۔ صدر عدالت عند المرافعہ تجویز کی کہ بلا رضامندی ڈگریدار اقساط قرار دینا ۔۔۔ دس سال میں ادائی محاصل اراضی سے نہیں ہو سکتے مرافعہ ۔۔۔

[illegible] رکایا جا

مولوی حافظ [illegible] احمد [illegible] صاحب و مولوی محمد [illegible] صاحب مفتی ارکان

[illegible] عدالت [illegible] اگرچہ اگر بعد ورثبوت [illegible] اول [illegible] مدعی کے

ثبوت پیش نہیں کیا [illegible] حاضر عدالت [illegible] ۱ مہر [illegible] مقدمہ با وصف

غیر حاضری مدعی [illegible] کیا جا لا کہ بحالت غیر حاضری مدعی اگر مقدمہ صرف

بہ غیر حاضری مدعی [illegible] کرایا [illegible] تھا کہ وہ وجہ موجہ [illegible] اور

قایم ہوسکے [illegible] مدعی [illegible] اور [illegible] صدر عدالت میں کیا گیا [illegible] عدالت میں

یہ عذر پیش کیا گیا کہ مدعی [illegible] تھوڑی دیر کے بعد ثبوت لیکر حاضر ہوا اور وہ

وجہ موجہ حاضر ہو سکا اور جب حاضر ہو کر اسی سے اطلاع کئے تو عدالت توجہ نہ کی [illegible]

یہ درخواست تحریری عدالت ابتدائی میں پیش نہیں ہوسکی تھی اسواسطے صدر عدالت سے

مرافعہ نامنظور کیا مگر صدر عدالت سے یہ خیال کیا گیا کہ عدالت ابتدائی کا حکم اخراج مقدمہ بعدم

ثبوت ہے نامناسب تہا کہ بغیر حاضری مدعی مقدمہ خارج کرنا چاہیئے تہا - بہرکیف یہ مقدمہ

جلسہ متفقہ میں جناب مفتی صاحب اور جناب مولوی محی الدین صاحب کے ۲۳ - شہریور کو پیش ہوا

اور ان حکام سے اس امر کا دریافت کرنا کہ بیان مدعی درست ہے یا نہیں قرین انصاف

خیال کیا اور عدالت ابتدائی سے دریافت کرنے کا حکم دیا - اب بذریعہ روبکار مورخہ ۱۴ مہر ۱۳۰۲ ف

عدالت ابتدائی سے جواب آیا کہ مولوی محمد اسحاق صاحب مددگار کا تبادلہ ہو گیا جن کے اجلاس

سے مقدمہ خارج ہوا تھا اسواسطے امر مستفسرہ کا جواب نہیں دیا جاسکتا پس ان سب حالات

پر نظر کرکے قرین انصاف معلوم ہوتا ہے کہ مدعی کو موقع اسکا دیا جاے کہ وہ وجہ اپنی غیر حاضری

اور عدم حاضر آنے ثبوت کے عدالت ابتدائی میں پیش کرے اور بحالت ثبوت اوس کے

عذر کے مقدمہ نمبر پر لیا جاے اور کارروائی باضابطہ عمل میں آوے چونکہ مدعی کا اسقدر قصور

ہے کہ اوس [illegible] خارج ہونے مقدمہ کے عدالت ابتدائی درخواست بارہ نمبر قائم ہونیکے

پیش نہ کی [illegible] مدعی اور مدعا علیہ کو صدر عدالت اور مجلس عالیہ تک حیران کیا اسواسطے خرچہ

[illegible] مرافعہ عاید ہونا چاہیئے -

حکم ہوا کہ

انکی بابت صدر عدالت یہ تجویز کرتی ہے کہ [illegible] سال ایراد [illegible] نہیں ہو سکتی اور
عدالت ضلع میں مقدمہ مذکور مراد واپس لیا جانا چاہئے تھا کہ وہ کافی تحقیقات کے بعد
اسکا فیصلہ باضابطہ طور پر کرے کہ دس سال [illegible] نہیں اگر حکم سے
مدیونان ڈگری سے درخواست منظور کر کے نہیں قرقی سلام اسے اسی ڈگری کرا
چونکہ صدر عدالت سے ایسا نہیں کیا گیا [illegible] تجویز کرتی ہے [illegible] ادائی محاصل ۵ سالہ
اراضی سے نہیں ہو سکتا اسلئے صدر عدالت [illegible] قابل [illegible] اداری ہے بس۔

حکم ہوا کہ

ایسا ہو و بحکم صدر عدالت سنت قرقی سلام اراضیات منسوخ مقدمہ مذکور
عدالت ضلع میں واپس بھیجا جاوے کہ وہ مدیونان ڈگری کی درخواست مورخہ ۲۹۔ خورداد [illegible]
کے نسبت بعد کافی تحقیقات کے باضابطہ حکم دے اور اسکے فیصلہ کے لحاظ سے
کارروائی کرے۔ خرچہ فریقین بذمہ فریقین۔

چونکہ صدر عدالت کے پاس اسبات کے معلوم کرنیکا کوئی ذریعہ نہ تھا کہ قرضہ
کی ادائی محاصل دہ سالہ اراضیات سے نہیں ہو سکتی اسلئے مرافعہ منظور ہے۔

## مولوی محی الدین خانصاحب رکن و مولوی محمد سعد خانصاحب مفتی مجلس رکن

مہر العلی بیگ ولد بارایں وٹھوبا پرسنا سیٹھ ۸۷۶ کی ڈگری پائی تھی جسکے اجرا میں بعوض
ڈگری کے اراضیات سروے نمبر ۲۴ و ۲۵ قرق کرائی گئی اور قبل از نیلام ۲۹ ... کو
دیوان ڈگری نے یہ درخواست کی کہ حسب دفعہ ۲۴۴ دس سال میں محاصل اراضیات
سے قرضہ ادا کرایا جاوے اور ملتوائے نیلام کا حکم ہوا اور قبل اوسکے کہ اس درخواست
پر باضابطہ دیگر کارروائی ہو ۱۲ امرداد ۱۳۰۱ف کو یہ درخواست ہوی کہ دس
سالانہ قسط سے ادائی کردی جائیگی اور اس سے متعلق ضمانت نامہ ساہوکار پیش کیا گیا
جسکی تصدیق کے بعد بھی فیصلہ عدالت ضلع نے کردیا صدر عدالت میں اسکی ناراضی سے
اپیل ہوا اور صدر عدالت نے یہ لکھکر کہ بلا رضامندی ڈگریدار اقساط قرار دینا غیر صحیح
تھا۔ اور دس سال میں ادائی بھی جائداد سے نہیں ہو سکتی اپیل منظور اور حکم عدالت
ضلع منسوخ کیا اور حکم قرقی جائداد دیا اوسکی ناراضی سے یہ اپیل ہے اور بڑا عذر
یہی ہے کہ صدر عدالت نے یہ غلط تجویز کیا کہ دس سال میں محاصل اراضی سے ادائی
نہیں ہو سکتی حالانکہ عدالت ضلع میں اس درخواست پر باضابطہ کارروائی نہیں ہونے
پائی تھی اور یہہ ثابت نہیں ہو چکا تھا کہ دس سال میں ادائی ممکن ہے یا نہیں بملاحظہ مثل یہ
عذر بالکل صحیح ثابت ہوتا اور چونکہ اپیلانٹ کے درخواست نہیں ہے جسکے ذریعہ سے
وہ اپنی جائداد کو نیلام سے بچایا چاہتا تھا۔
ایک منظور ہو چکی تھی جسکی منظوری اوسکے حق میں مفید تھی تب اوسے دوسری درخواست
کے نسبت کوئی کارروائی ضرور نہیں تھی۔ مگر صدر عدالت کو اسموقعہ پر جبکہ وہ اوسکے
خلاف حکم دیتے تھے اوسکے دوسری درخواست کا تصفیہ کرتے جو درحقیقت زیر تجویز تھی
اور جسکی نسبت ہرگز کافی تحقیقات نہیں ہو چکی تھی اور کوئی بنیاد اسبات کی قرار
دینے کے لئے نہیں ہے کہ آیا محاصل اراضی سے دس سال میں ادائی ممکن ہے یا

[illegible] عدالت العالیہ [illegible] سرکار عالی

[illegible]

اجلاس [illegible]

[illegible] حسین [illegible]

[illegible] عدالت العالیہ [illegible] سرکار عالی

[illegible] دعویٰ [illegible] مقدمہ کا فیصلہ [illegible] عملدرآمد [illegible]

## خلاصہ

ایک جاگیردار نے ایک قطعہ اراضی [illegible] پیش کردہ [illegible] ڈگری دی [illegible]

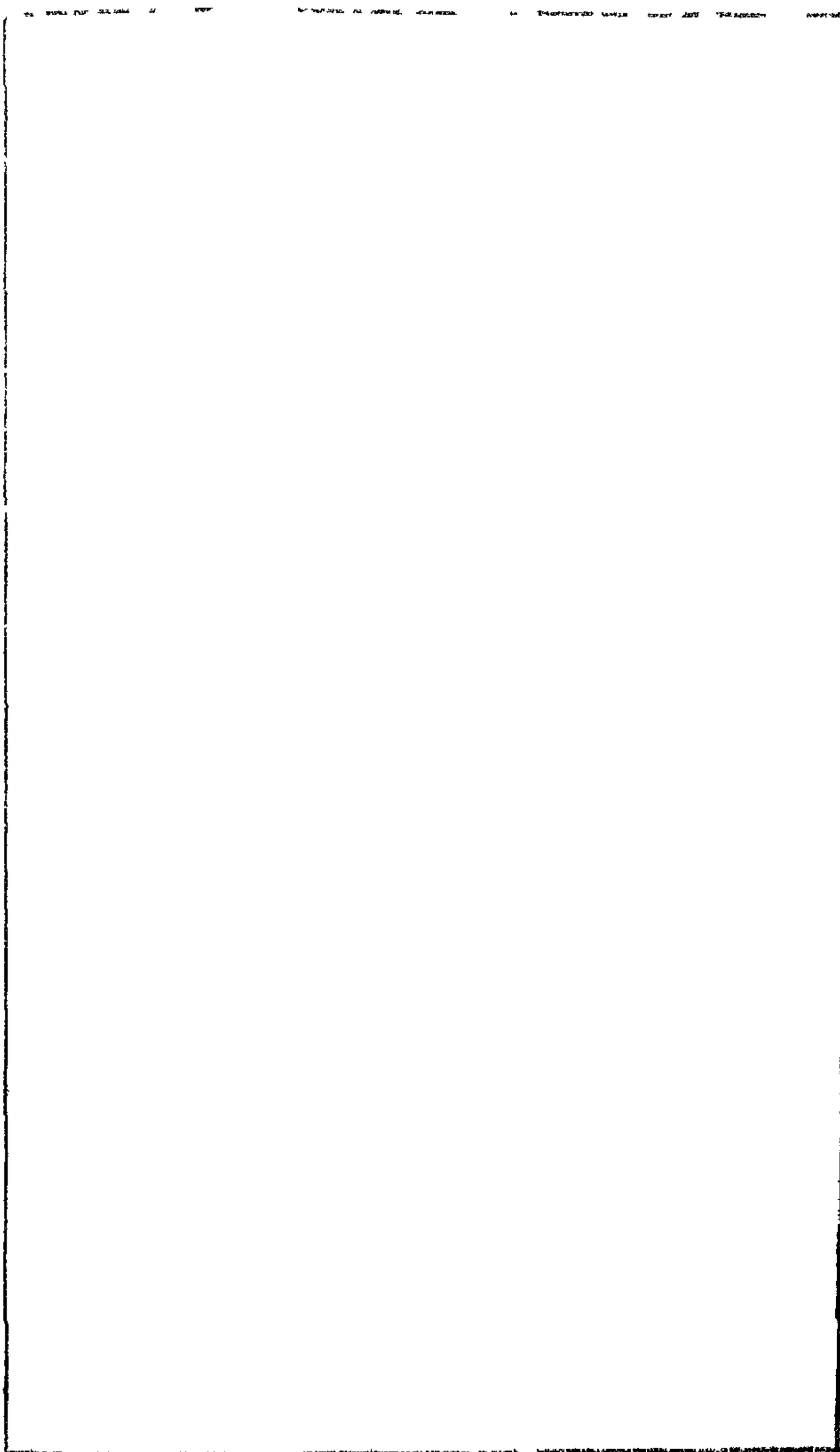
اجلاس [illegible] تجویز ہوئی کہ چونکہ دستاویز [illegible]

[illegible]

علی رضا خان صاحب رکن ۔ اس مقدمہ میں مدعی نے بیان کیا کہ وہ جاگیردار ہے اور اس کی جاگیر میں ایک قطعہ اراضی [illegible] واقع ہے اس قطعہ میں [illegible] مدعا علیہ نے [illegible] کیا ہے ۔ مدعا علیہ نے مدعی کے استحقاق سے انکار کیا اور بیان کیا کہ [illegible] عدالت نے بعد [illegible] مدعی کے حق میں ڈگری دی [illegible] ایک عذر یہ تھا کہ عدالت نے [illegible]

---

۲۲ [illegible] عدالت [illegible] ۱۳۳۲ [illegible]



۱۹۲

کو اگر وارث کو معاملہ میں [illegible] ... نہ دیا جائے [illegible]
متعلق [illegible] - اجلاس [illegible] ۔

# صیغہ مرافعہ دیوانی

## اجلاس متفقہ

### باجلاس مولوی فضل حسین صاحب چیف جسٹس و مولوی محمد سعید خان صاحب سابق جسٹس

### رکن مجلس عالیہ عدالت العالیہ

مرافعہ ۱۲۳ — ایاراو ولد [illegible] مرافعہ گزار — بنام — [illegible] مرافعہ علیہم
معاملہ ۱۱ — دعویٰ تقسیم ترکہ - جائداد غیر منقسمہ جائداد مسکونہ ذاتی - مدت تقسیم - طریقہ اثبات شرکت - قبضہ چند مدعا علیہ کے ایک حصہ پر [illegible] فیصلہ کی منسوخی ۔

## خلاصہ

مدعی نے عدالت العالیہ کا [illegible] اور [illegible] پوتوں اور [illegible] پر حیثیت قائم مقام [illegible] اور [illegible] عدالت العالیہ کی [illegible] کہ دو سال قبل تقسیم واقع ہوئی اور مدعی [illegible] علیحدہ ہو گیا اور [illegible] مدعا علیہم [illegible] ہیں اور مدعی علیحدہ - عدالت ابتدائی نے اوس شہادت پر اعتبار کرکے [illegible] ڈگری دی۔ مدعی [illegible] عدالت ابتدائی اس اصول پر [illegible] نقصان کا [illegible] قائم کرنا چاہئے [illegible] اجلاس [illegible]

**تجویز ہوئی** کہ جبکہ مدعا علیہم شریک اور مدعی علیحدہ رہتا ہے اور اوسکے حق میں قیاس قانونی اور قبضہ اوسکی تائید میں شہادت موجود ہے اس [illegible] کا دعویٰ لائق ڈگری نہ تھا ۔

آثار [illegible] عدالت [illegible] ۲۹ [illegible]

۱۰۱

چاہیئے کہ اوسکو بیرون اعتبار ہے۔ مگر یہ عذر صحیح نہیں تھا اس لئے کہ گو فیصلہ میں محمد ... صاحب سنے ادنا
انعامدار صاحب کے حکم کا حوالہ دیدیا ہے۔ مگر اوس حکم کی مزید ... ہی تھی تو یہ سکر تجویز کیونکے
الیس محمود صاحب سے کیوں لیا تھا۔ تو اوسکا تجویز کرنا درست تھا۔ چنانچہ اس عذر سے اسوقت اپنی
تقریر کے وقت وکیل نے دست برداری کی۔ باقی عذرات رو ... دی ہیں کہ گواہ قابل اعتبار کئے نہیں
اور یہ کہ گواہوں سے دستاویز ثابت نہیں ہے اور گواہان اہل غرض وغیرہ ہیں۔ مگر ایسا نہیں ہے ہماری
رائے سے عدالت ابتدائی سے متفق ہے گواہوں سے ثابت ہے کہ ... دیا جاتا تھا۔ دستاویز
بھی ثابت ہے۔ یہہ عذر جو تقریر میں کیا جاتا ہے کہ دول وغیرہ گالوں سے ... میں ہوئی
یہہ درست نہیں ہے بلکہ ایک رقم علیحدہ معمولی آمدنیوں سے ... بلا ... منقطع تو ممکن ہے
کہ اگر کانون کی جمع وخرچ میں جمع نہو تو نہو۔ مگر چونکہ وہ کاغذات پیش ہی نہیں ہوئے یہہ بھی
خیال نہیں کیا جاسکتا کہ شریک نہیں ہے اگر مدعا علیہ ضروری سمجھتا تھا تو چاہیئے تھا کہ پیش کراتا
بہرحال شہادت پر جو جرح کی جاتی ہے وہ قابل لحاظ کے نہیں ہے۔ شہادت سے پوری طور پر
... ثابت ہے اور نیز دستاویز ثابت ہے۔ اوس سابق کے منقطع واریث نہ صرف آئندہ کو
... دینا تسلیم کیا ہے بلکہ ... آمد سابق اوس میں ذکر کیا ہے۔ اس لئے ہماری رائے میں
کوئی عذر قابل لحاظ نہیں ہے۔

تجویز ہوئی۔ کہ مرافعہ معہ خرچہ ساقط کیا جاوے۔

مولوی میر افضل حسین صاحب ممبر مجلس۔ مجھے بھی اتفاق ہے کوئی وجہ عدالت
ابتدائی کی تجویز میں دست اندازی کی نہیں پائی جاتی ہے۔ اسمقدمہ میں صرف امر نزاعی قابل انفصال
اسقدر ہے کہ دستاویز بنا ... نالش ثابت ہے یا نہیں ہمارے رائے یہہ ہے کہ مجموعی شہادت
سے جو عدالت ابتدائی میں پیش ہوئی ہے دستاویز بخوبی ثابت ہے مدعی علیہ نے جو تردیدی شہادت
پیش کیا ہے وہ محض بے نتیجہ ہے لکہ کاتب دستاویز کے فرزند کی شہادت سے بحق مدعی نتیجہ
نکلتا ہے اگر مہر ثبت دستاویز جعلی ہوتی تو بلاشبہ صاف اور صریح طور پر یہہ گواہ کہتا کہ دستاویز
پر اوس کے والد کی مہر ثبت نہیں ہے اس گواہ نے یہہ کہا ہے کہ جو مہر ثبت ہے وہ اوسکے
والد کی مہر کے شکل ہے۔

ایک بات وکیل مرافعہ نے یہہ بھی بیان کی کہ دستاویز بلا بدل ہے اور یہہ کہا کہ اس کے متعلق
ارتفع طلب ... عدالت ابتدائی میں قائم تھا لیکن دستاویز کے ملاحظہ سے واضح ہوتا ہے

(۳) انعام ۔ کنڈ گالوں — [illegible]

(۴) انعام ۔ جیجولی — [illegible]

(۵) رسم دسہرا — [illegible]

جملہ جائداد ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ قصور واقع ۔۔۔
[illegible] قابل ہے

مدعی سے تسلیم کیا ہے کہ ست جائداد مذکورہ جائداد ۔۔۔ کے مطالبہ نمبر (۱) آبا و اجداد سے
[illegible] واقع ہے ۔

(۱) اسکیل پٹوارگیری موضع سانگولی — [illegible]

(۲) اسکیل پٹوارگیری موضع جیجولی — [illegible]

(۳) اسکیل پٹوارگیری موضع ادکر — [illegible]

(۴) اسکیل پٹوارگیری سرولی — [illegible]

(۵) اسکیل سوار موضع سیل گولی — [illegible]

(۶) معاش جو شملا گرہی — [illegible]

(۷) زمین زراعت واقع موضع سانگولی — [illegible]

(۸) زمین زراعت واقع جیجولی — [illegible]

(۹) زمین زراعت موضع سیل گولی — [illegible]

(۱۰) مکان واقع سانگولی — [illegible]

(۱۱) اسکیل پٹگلی — [illegible]

مدعی نے یہہ بھی تسلیم کیا ہے کہ ادکی لود دہاں علیحدہ ہے لیکن یہہ کل جائداد موروثی اور مکسوبہ مشترکہ ہے ۔ دلیل اشتراک کی مدعی کی طرف سے عرض دعوی میں یہہ بیان ہوئی ہے کہ مدعی مدحرج اس جائداد سے ملتا رہا ہے

تینوں مدعی علیہم اس پر متفق ہیں کہ دو سو برس قبل تقسیم واقع ہوئی اور مورث مدعی اپنا حصہ لیکر علیحدہ ہوگیا ۔

مدعی کی طرف سے زبانی شہادت شرکت پیش ہوئی ہے صدر نے ۔۔۔ سے اس شہادت پر اعتبار کیا ہے صدر عدالت نے اپنی تجویز اس اصول پر مبنی کی ہے کہ فریقین نے [illegible] تیار

## اور تجویز ہوئی

[illegible] مدعی [illegible] کی بحث ہے کہ تجویز [illegible] کے ایک [illegible] اصل [illegible]
[illegible] ہوا [illegible] کل [illegible] کیا جاوے بلکہ لائق [illegible] ہے

[illegible] عدالت [illegible] دیوانی ضلع [illegible] سے بتاریخ ۲۶ - [illegible] ڈگری [illegible] کی

[illegible] سے بتاریخ ۲۹ - آبان [illegible] اصل [illegible] منظور ہوا

[illegible] اپیل ثانی [illegible] عدالت العالیہ میں پیش ہے

[illegible] افضل حسین صاحب [illegible] کے [illegible] اس شجرہ سے
[illegible] ہیں

اصل راؤ

| کھارا [illegible] متوفی | [illegible] راؤ | شام راؤ | [illegible] راؤ | [illegible] راؤ |
|---|---|---|---|---|
| | سکو بائی زوجہ | امرت راؤ | [illegible] راؤ | [illegible] راؤ |
| | | سری راؤ | گنگا [illegible] | آپا راؤ مدعی علیہ اول |

مدعی علیہا — مدعی علیہ نمبر ۲

[illegible] مالک [illegible] بقدر ایک ثلث یا [illegible] نالش آپا راؤ [illegible] راؤ [illegible] قائم مقام
[illegible] اور [illegible] منصف کے اجلاس سے ڈگری پائی اس ڈگری کی ناراضی سے
[illegible] مدعی علیہم [illegible] اور آپا راؤ نے اپیل کیا - صدر عدالت سے یہ اپیل مرتبہ ثانیہ
[illegible] منظور ہو گیا [illegible] آپا راؤ اپیل کرتا ہے - صدر عدالت میں بھی کل ڈگری کا اپیل تھا اور
[illegible] بھی کل ڈگری کی نسبت دائر کیا گیا ہے -

قرابت [illegible] شجرہ سے [illegible] تسلیم [illegible] یقین ہے مدعی [illegible] اقرار ہے کہ [illegible]
[illegible] حسب ذیل ہے -

(۱) [illegible] ضلع [illegible]
(۲) [illegible] ضلع [illegible]

[illegible]

ہیں کہا ہے اس لئے صرف بحق ابالانت اصل حاصل نمودہ واجب ہے۔

## حکم ہوا

کہ اصل امانت کا اس طرح بٹوارہ کیا جائے کہ [illegible] مدعا علیہا نمبر (۲ و ۳) کے دو حصوں میں سے مدعی کو ایک ثلث دلایا جائے اور مدعا علیہا نمبر (۱) مرافعہ کا حصہ سالم نمبر (۱) ہے کہ اس میں مدعی کچھ پانے کا مستحق نہیں ہے دونوں مدعی مرافعہ کے مقابلہ میں [illegible] ہوا اور اس کے لحاظ سے دونوں ڈگریاں عدالت ہائے ماتحت ترمیم کی جائیں اور [illegible] خرچہ لگایا جائے۔

مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی بحیثیت رکن یہ تجویز موافق رائے [illegible] درست ہے اس لئے متفقہ بالاتفاق ہے۔

---

## صیغہ مرافعہ دیوانی

---

## اجلاس متفقہ

### باجلاس مولوی حافظ سید احمد رضا خان صاحب رکن و مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

محمد وارث ولد محمد غوث نابالغ بولایت مسماۃ کریمہ مادر خود — مدعی مرافعہ — [illegible]

بنام

جنی لال ولد پاپا لال مرافعہ علیہ — مولوی محمد [illegible] خان وکیل حاضر

مقدمہ زر نقش مکان — اصلاح بوجہ غیر حاضری — اخراج درخواست بنام [illegible] بوجہ عدم حاضری۔

مرافعہ نمبر ۱۳۲۱ [illegible]

---

۱۰۵

شرکت خاندان کا بحق مدعی قائم کرنا چاہیئے اور یہہ خیال کیا ہے کہ مدعی علیہم نے کافی ثبوت تقسیم کا نہیں پیش کیا۔ ہماری راے یہہ ہے کہ صدر عدالت نے غلطی کی ہے در حالیکہ مدعی نے اپنی اور اپنے والد کی علیحدگی تسلیم کر لی اور یہہ قبول کر لیا کہ صرف مدعی علیحدہ رہتا ہے اور باقی مدعی علیہم یکجا سکونت اور خورد و پوش رکھتے ہیں تو ازروے قانون جو فرضی قیاس شرکت خاندان کا بحق مدعی تھا وہ رفع ہو گیا۔ اس صورت میں صاف اور صریحی بار مدعی کو ثابت کرنا چاہیئے تھا۔ کہ وہ درحقیقت شریک ہے۔ صدر نے صاف طور پر بار ثبوت شرکت خاندان کا مدعی پر کہ وہ شخص پر جو دارہ کیا تھا وہ صحیح تھا۔ مدعی نے جو ثبوت پیش کیا ہے وہ اس موقع پر غور طلب ہے۔

قبل اس کے کہ اس ثبوت کی نسبت بحث کی جاے یہہ امر غور طلب ہے کہ موروث اعلیٰ کی جائداد نمبر (۱) سے (۵) تک جیسا ہم بعض واقعات لکھ آے ہیں متوفی اوس کے نمبر (۱) یعنی مدعی قابض ہے اور نمبر (۲) سے (۵) تک مدعی علیہا کے قبضہ میں ہے۔ اگر حسب قول مدعی علیہا تقسیم واقع ہوئی پانچ وارث تھے اس حساب سے دیکھا جاے تو جائداد مقبوضہ مدعی بلحاظ مالیت بالکل ایک مساوی حصہ پر پائی جاتی ہے۔ اور تفریق خاندان جو بادی النظر میں پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے قیاس جانب مدعی علیہم قانوناً قایم ہوتا ہے اس قیاس کو اور قوت ہو جاتی ہے۔

مدعی نے صرف تین گواہ شرکت جائداد پر پیش کئے ہیں یہہ گواہ صرف یہہ کہدیتے ہیں کہ جائداد مشترکہ ہے لیکن کوئی وجہ اپنے اس بیان کی نہیں بیان کر سکتے ہیں مدعی نے اپنی عرضی دعویٰ میں اثبات اشتراک کے لیئے یہہ مضمون کہا ہے کہ وہ جائداد مدعوٰہ سے متمتع ہوتا رہا۔ اور فی الواقع بنظر حالات صرف یہی طریقہ شرکت ثابت کرنے کا تھا۔ پہلا گواہ اسکی نسبت کہتا ہے (مدعی میں کھیتی یا کھیت لیتے ہیں ایسا نہیں ہے) جو بالکل مخالف مدعی ہے۔ دوسرا گواہ بیان کرتا ہے (تقسیم باہمی نہیں ہوئی اس بنیاد پر کہتا ہوں۔ کہ پہلے کنڈ و گنگادھر کرتا تھا۔ لیپد اوس کے آپارو کرتا ہے) یہہ ایک لغو بیان ہے جس سے نہیں معلوم ہوتا کہ وجہ علم گواہ نے کیا بیان کی اسی طرح گواہ نمبر (۳) سوم نے بھی کوئی وجہ اسوجہ اپنے علم کی نہیں بیان کی۔

برخلاف اس کے مدعی علیہم کے حق میں قیاس قانونی اور قبضہ اور اوسکی تائید میں شہادت موجود ہے اس لیئے مدعی کا دعوے لایق ڈگری تھا۔ جائداد مدعوٰہ اس قسم کی نہیں ہے کہ بمجرد مدعی علیہ کے ایک کی اپیل پر جو حکم اوسکی نسبت ہوا ہو وہ کل منسوخ کیا جاے بلکہ لائق تفریق ہے اپیلانٹ نے مدعی علیہا نمبر (۲) و (۳) کا حق مساوی تسلیم کر لیا ہے جنہوں نے اپیل

109

[illegible] با احاطہ کردی [illegible]

[illegible] مالک [illegible] ۱۹۱۰ [illegible]
[illegible] دیا گیا ہے [illegible] کو اطلاع
[illegible] وکیل کا [illegible] قابل [illegible] کر دیا [illegible]
دستخط اور غلطی [illegible]
واضح [illegible] لڑکیا [illegible] وقت
حاضر [illegible] اول [illegible]
حالات پر لحاظ کرکے

## حکم ہوا

کہ [illegible] مطابق [illegible] تحقیقات [illegible] کی واپسی
چونکہ مرافعہ علیہ کو مرافعہ کے وکیل [illegible] مقررہ وکیل کی غلطی سے [illegible] خرچہ
مرافعہ علیہ [illegible]

## صیغہ مرافعہ متفرق دیوانی

## اجلاس متفقہ

## باجلاس مولوی میر [illegible] حسین صاحب میر مجلس و مولوی علی [illegible] خان صاحب

## رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

مرافعہ ۲۴ [illegible] | [illegible] بن عیوض مرافعہ [illegible] و دیگر | بنام ۲۳ | [illegible] مرافعہ علیہ [illegible]

تصفیہ [illegible] مصالحت [illegible] تعمیل [illegible] تصفیہ [illegible] ڈگری [illegible] جاری شدہ

[illegible]

---

[illegible] فیصلہ [illegible] عدالت [illegible]

۱۰۶۷ | اجرا، درخواست داشتہ بتاریخ۔ اکثر ولی وکیل کی وجہ عدم حاضری پیش نا آئی۔ وکلاء کو ذرا لقیں

## خلاصہ

ایک مقدمہ عدالت دیوانی بابہ میں بوجہ غیر حاضری مدعی خارج ہوا۔ مدعی جو نابالغ تھا اور ولی کی معرفت قائم ہوا تھا کی دوسری درخواست بھی غیر حاضری سائل خارج ہوئی۔ مدعی نے پھر درخواست دی اور اوس میں یہ وجہ ظاہر کی کہ وکیل سے ایک دوسرے شخص سے دریافت کرایا تھا اور معلوم ہوا تھا کہ مقدمہ (ا) نمبر پر ہے مگر چونکہ مقدمہ نمبر پر تھا اس لئے وکیل کی قدر دیر میں بعد اخراج مقدمہ حاضر ہوا۔ عذر ہوا کہ چونکہ مدعی نابالغ ہے اور بحالت غیر حاضری وکیل مقرر کردہ ولی غیر حاضری ولی متصور ہوگی اس لئے عدالت کو دوسرا ولی مقرر کرکے کارروائی کرنی ضرور تھی۔

تجویز ہوئی کہ جو وکیل مقرر ہوتا ہے وہ ولی کا وکیل نہیں ہوتا۔ بلکہ نابالغ کا ہوتا ہے اور اس لئے اوسکی غیر حاضری خود فریق کی غیر حاضری متصور ہے۔ اور تجویز ہوئی کہ چونکہ ایسی غلطی کا ہوجانا بھی وکیل کو ہوئی ممکن تھی اس لئے عذر لائق پذیرائی تھا

## مولوی حافظ احمد رضا خان صاحب رکن۔ مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی بحیثیت رکن

ایک مقدمہ عدالت دیوانی بابہ میں دائر تھا اور وہ بغیر حاضری مدعی خارج ہوگیا۔ اجرائی بارہ ملحق قائم ہونے کی درخواست گذری اور وہ بھی ایکبار بہ غیر حاضری سائل خارج ہوگئی مگر مدعی نے پھر درخواست دی اور وجہ غیر حاضری ظاہر کی تو وہ درخواست برآمد کی گئی اور تجویزاً نامنظور ہوئی اوسکی بابت یہ مرافعہ پیش ہے۔ عدالت ماتحت نے اوس درخواست کو بغیر کسی تحقیقات نامنظور کیا ہے۔ درخواست میں وجہ یہ تھی کہ وکیل نے ایک دوسرے شخص سے دریافت کرایا تھا اور معلوم ہوا تھا کہ مقدمہ ... نمبر پر ہے اس واسطے وکیل کسی قدر دیر کرکے حاضر اجلاس ہوئے جب وہ مقدمہ خارج ہوگیا تھا اوس وقت معلوم ہوا کہ وہ مقدمہ دوسرے نمبر پیشی پر تھا۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ چونکہ مدعی نابالغ ہے اور بحالت غیر حاضری وکیل مقرر کردہ ولی غیر حاضری ولی متصور کی جائیگی اور ایسی حالت میں عدالت کو دوسرا ولی مقرر کرکے کارروائی کرنا ضرور تھا۔

اس دوسری وجہ کو نامنظور کرنے میں عدالت ماتحت کی رائے سے متفق ہوں کیونکہ جو وکیل مقرر ہوتا ہے وہ ولی کا وکیل نہیں ہوتا بلکہ نابالغ کا وکیل ہوتا ہے اور اوس وکیل کی غیر حاضری خود فریق کی

مسماۃ شاہ جان [illegible] نواب شاہ [illegible] مسماۃ شاہ خاص

شخص حاضر [illegible] حاضر

ادی تنومند نادار

**خلاصہ**

اگرچہ مقدمہ نادار [illegible] کیا گیا [illegible] جائداد ہے [illegible] نہیں کی [illegible] نادار [illegible] کو نامنظور کیا گیا

**تجویز ہوئی** کہ چونکہ [illegible] سے اس [illegible] مرافعہ

**مولوی میر افضل حسین صاحب سیشن جج** [illegible]

مبارک شاہ [illegible] گورمی مالی غیر حاضر

ناداری مرافعہ کی عدالت ابتدائی سے اس [illegible] نامنظور کی ہے کہ گواہان مرافع نے اپنی لاعلمی ظاہر کی ہے کہ مرافعہ کی جائداد وطن میں ہے یا نہیں وطن مرافعہ کا پتا درست ہے لیکن تاہم نامنظوری ناداری کی یہ وجہ موجود نہیں ہے کیونکہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ اگر وطن میں جائداد ہوتی تو مرافع لوگوں سے مانگ کے اپنی اوقات کیوں بسر کرتا خلاف کوئی [illegible] کی طرف سے پیش نہیں ہوئی ہے لہذا

**حکم ہوا**

کہ اپیل منظور مقدمہ بصیغہ ناداری قائم کیا جاوے [illegible]

**مولوی علی رضا خان صاحب کمشنر** [illegible] نامنظور کی گئی تھی بدون ثبوت شہادہ کافی [illegible] جائداد [illegible] گواہ [illegible] سے ستطیع ہونا پایا جاتا ہے لہذا متفق الفاظ [illegible] ناداری [illegible]

**صیغہ مرافعہ دیوانی**

اجلاس [illegible]

# خلاصہ

ایک مقدمہ مدعی نے صیغہ تعمیل میں برنا مصالحت خارج کرالیا بعد اس کے تعمیل کی درخواست پیش کی اور عدالت نے اوسکو نامنظور کیا عدالت مرافعہ اعلیٰ نے بحال رکھا

تجویز ہوئی کہ ڈگری خارج شدہ کی بنا پر کارروائی اجرا نہیں ہو سکتی۔

**مولوی علی رضا خان صاحب رکن** - صیغہ تعمیل میں مدعی نے برنا مصالحت کے مقدمہ خارج کرالیا تھا بعد اس کے تعمیل کی درخواست پیش کی اوسکو عدالت نے نامنظور کیا اوسکا مرافعہ کیا جاتا ہے۔ مرافعہ اصالتاً حاضر ہے دوسری طرف سے وکیل حاضر ہے کوئی عذر قابل لحاظ نہیں ہے عذر یہ کیا جاتا ہے کہ بلا منظوری میری طرف مدیون کی درخواست پر اخراج ہوا تھا۔ مگر یہ غلط ہے۔ وہ مثل دیکھی گئی۔ انگریزی میں تحریر صاف لکھی ہوئی ہے اور اوس میں اخراج مقدمہ کی خواہش بھی برنا مصالحت اور اوسی بنیاد پر مقدمہ خارج کیا گیا۔ یہ حکم ۱۹ فروری ۱۸۹۱ء مطابق ۱۲ فروردی ۱۳۰۰ف کو صادر ہوا تھا اور صاف مقدمہ خارج کہا گیا۔ اس لئے مرافعہ ہذا مسموع ہونے کے قابل نہیں ہے۔

تجویز ہوئی - کہ مرافعہ معہ خرچہ ساقط کیا جاوے۔

**مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس** - مجھے بھی اتفاق ہے جب ایک دفعہ رضامندی فریقین بابت اجرائے ڈگری سے مقدمہ خارج کرالیا گیا اور یہ بیان ہوا کہ فریقین نے باہم صلح کر لی تو اس کے بعد اوسی ڈگری خارج شدہ کی بنیاد پر کارروائی اجرا نہیں ہو سکتی ہے حکم عدالت ابتدائی کا درست ہے۔ مرافعہ معہ خرچہ نامنظور۔

---

## صیغہ مرافعہ متفرق دیوانی

---

## اجلاس متفقہ

**باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی علی رضا خان صاحب رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی**

[illegible] اول ہے

اسکا یہ ایک خاص تاریخ اور وصیت قدیم سے [illegible]
[illegible] دیوانی [illegible] کا
ہے کہ [illegible] ایسا [illegible]
اور دوسرے [illegible] سال [illegible]
مقدمہ [illegible] خالی [illegible] قابل [illegible]
دیوانی نہیں بھی [illegible]

کرائیں اگرچہ [illegible]
کا ای طرف [illegible]
حاصل کوئی مالی [illegible] کا ذکر کیا گیا ہو [illegible] ایک
تابع عام پر کسی عمل کے کرنیکا ہو کہ اونکو تعلق رسم
مذہبی سے بھی ہو دیوانی میں پیش نہیں کی جا سکتی ہیں اور
حاصل کر مقدمہ سر اس مفصل اوس کے دلائل کو کام
بمبئی سے تحریر فرماتے ہیں اور ایک نالش کے
متعلق اوس کے بحث کی گئی ہے مگر اوس کے ساتھ
یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پریوی کونسل میں یہہ مسئلہ

[illegible] جلد دوم رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی ۱۸۶۶
[illegible] ۶۹۹ صفحہ جلد انگریزی ۴۵۰ ۔
۶ - [illegible] ۱۸۶۸ رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی
جلد [illegible] ۱۹ اردو انگریزی صفحہ ۴۷
۳ - [illegible] مدراس جلد دوم رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی
[illegible] ۱۸۶۸ صفحہ اردو ۴۹ و انگریزی ۴۲۶ ۔
۴ - مقدمہ [illegible] وغیرہ [illegible]
۱۸۹۴ [illegible] جلد دوم نمبر ۲

ایک مشتبہ حالت میں رہا۔ چنانچہ مقدمہ سری [illegible] میں ایک سائل نے یہہ دعوے
کیا تھا کہ اوسکو آزادی بالکل بوسیلہ سند سلطانی ایک خاص [illegible] سے ملی ہے
تو ایسے دعاوی کے استحقاق کے متعلق کے دیوانی میں ہو سکتا ہے یا نہیں پریوی کونسل نے
مشتبہ ظاہر کیا۔ مگر میری رائے اس معاملہ میں یہہ ہے کہ [illegible] دلائل سے بالکل اتفاق ہے
جو حکام ہائیکورٹ بمبئی نے ثبوت کے مقدمہ میں بعض ایک [illegible] عام کی وجہ سے [illegible]
کہ واقعات سے اور دوسرے امور سے متعلق ہوا اون سے تعلق نہیں ہے) ایسے دعاوی
کو قابل سماعت دیوانی تصور نہیں کیا جاسکتا کہ کوئی خاص [illegible] مالی وغیرہ نہ بیان کیا گیا ہو
میری رائے یہہ ہے کہ در اصل یہی [illegible] قوم کا دوسری کسی قوم کے
فریق سے یا ایک قوم کے دو فریق [illegible] ہیں اور [illegible]

باجلاس [illegible] مولوی [illegible] [illegible] الصدر [illegible]

رام [illegible] [illegible] مولوی [illegible] علی صاحب [illegible]
[illegible] [illegible] الدین [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible] ۱۱ [illegible] دیوانی [illegible] [illegible] کا ذکر
کیا گیا ہو اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خاص کا فیصلہ [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

(۱) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جلد اردو ۴۹۹ —
(۲) [illegible] [illegible] [illegible] جلد دوم صفحہ اردو ۱۶۱
(۳) [illegible] [illegible] [illegible] جلد دوم صفحہ اردو ۹۴
(۴) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جلد [illegible]

## فیصلہ

[illegible] [illegible] قدم [illegible] [illegible] دیوانی [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] اور
ایک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دیوانی [illegible] [illegible] [illegible]
اسی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] کا ذکر [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عدالت دیوانی [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عدالت [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

115

[illegible]

## خلاصہ

[illegible] عدالت صدر [illegible] ضلع [illegible] اجلاس [illegible] حقیت [illegible] اور میعاد دعوی [illegible] اور ثابت بھی [illegible] سے اس [illegible] عدالت [illegible] منظور کرایا [illegible] تحقیقات [illegible] [illegible] پیش ہوئی کہ دعوے میں المیعاد ہے [illegible] تجویز [illegible] تجویز کردیا کہ دعوے [illegible] ثابت [illegible] عدالت سے

**تجویز ہوئی** - کہ میعاد سماعت بھی جاتی رہی ہے اور [illegible] ثابت نہیں ہے اسکا [illegible] ہوا -

**تجویز ہوئی** - کہ تجویز ثانی بحال منظور ہوئی -

**مولوی سید افضل حسین صاحب ممبر مجلس** - ملاحظہ مثل [illegible] ہوتا ہے

بتاریخ ۲۲ فروردی سنہ ۱۳۱۰ فصلی عدالت صدر [illegible] عدالت ضلع بیڑ کے اجلاس سے [illegible] کی نالش [illegible] اس بنا پر خارج ہوئی کہ دعوے خارج میعاد بھی ہے اور ناثابت بھی ہے اس فیصلہ کی نسبت [illegible] کی طرف سے درخواست تجویز ثانی کی تاریخ ۲۹ امرداد سنہ ۱۳۱۰ فصلی کو پیش ہوئی [illegible] درخواست میں وجوہ تجویز ثانی حسب ذیل مندرج ہیں -

۱) زبانی شہادت اس وجہ سے نہیں پیش ہو سکی کہ گواہ [illegible] گئے ہوئے تھے اور انکی طلبی میں کافی کوشش کی گئی تھی -

۲) مدعی علیہم سے باوصف طلب اپنا بھی کھاتہ نہیں پیش کیا -

آ ساراصی [illegible] عدالت صدر [illegible] سنہ ۱۳۱۰ فصلی

ایک حکم [illegible] اور کوئی [illegible] حقوق کا [illegible] آئندہ [illegible]
واسطے [illegible] اس امر [illegible] کوئی [illegible] نہیں ہوتا ہے
ہر فریق [illegible] کو نقصان معلوم ہوتا ہے [illegible] عدالت کا حکم کوئی [illegible]
سے ہو [illegible] کسی فریق کو [illegible] ہوتا ہے اور [illegible]
یہ ہے کہ اس قسم کے سوال [illegible] اس کی ضرورت
کی [illegible] عدالت دیوانی
عدالت کو مختار کرنا چاہیے ۔

میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں اس قسم کے باتوں کا
عمل درآمد رہا ہے گو اس وقت تک کوئی خطرہ نہیں ہے مگر کوئی نظیر کسی فریق کی طرف سے
بیان کی [illegible] ان باتوں کے سماعت کا [illegible]
اس جہاں تک اصول انصاف [illegible] مصالح عام اور خود ملکی مصالح کے لحاظ سے غور کرتا ہوں
تو میری رائے یہ ہے کہ [illegible] ایسی نالش مزید سماعت ہونا چاہیے [illegible]
خاص نہیں بتلایا گیا ۔ اسکی کوئی حاجت نہیں تھی [illegible]
کے قائل ہیں ۔

تجویز ہوئی

کہ [illegible] کیا جاوے

صیغہ مرافعہ دیوانی

اجلاس متفقہ

بہ اجلاس مولوی میر [illegible] مولوی [illegible] علی [illegible] خان صاحبان

ممبران مجلس عالیہ [illegible] عالی

ثالثی ہار گئی گئی تھی بلکہ اس میں آپ بھی شریک تھا یہ نہیں سمجھ کہ دراصل ثالثی نامہ کا ثبوت بالکل
… ثالثی نہیں ہوئی تھی ہوا وہ ثالثی بیان … یا درحقیقت … ہے اور اس ثالث نامہ کی
عدم صحت بالکل عجیب معلوم ہوتا ہے … گویا ایک روداد ہی … پھر اونہوں نے دعوے
خارج کیا تھا۔ اور اوس کے مخالف کوئی روداد دراصل ایسی اولیٰ تھی اور پھر … ڈگری
کر دیا اور دونوں معاملہ اس طرح تجویز کیے کہ ایک … کو … معلوم نہیں ہوتا ہے
کہ گویا … حالانکہ … ایک ہی … خارج کیا تھا اور وجہ
کا ثالثی تجویز ثالثی کی تھی تو ہی دلائل ہو سکتے تھے … انحراف کی وجہ تجویز ثالثی
پیش کرتا تھا۔ اول تو صاف تمادی عارض ہے دعوے پر سارا امانت تمادی ہیں بلکہ …
کی بنیاد پر تھا۔ یہ تجویز ثالثی میں … امانت کہدینا غلط تھا۔ اور ہرگز منظور کرنیکے قابل تھا
علاوہ اس کے عذر تمادی پیش آتا تھا۔ اوسکا ثبوت جو پیش کیا گیا اول تو ناقص ہوا اور پھر ایک
دو گواہ دوسرے جو پیش کردیئے گئے اور کہا گیا کہ بار بار … حالانکہ اون کے لیے
پہلے کوشش کرتا اور یا عدالت کو علم کراتا دونوں باتیں پہلے نہیں کئے گئے تھے۔ اون گواہوں کے
بنیاد پر پھر اور دن میعاد سمجھا جانا ہی غلط تھا۔ اور درحقیقت ان گواہوں کو دیکھیں تو اونکا
بیان بہت … بھی معلوم ہوتا ہے۔ اس سے بڑھکر یہ بات ہے کہ دراصل جس تاریخ اصول
بالبدل کہا جاتا ہے وہ خود منقضی المیعاد ہو جانیکے بعد تھی۔ اوس کے لئے اوس حقیقت وکیل رجوع
کرسکتے ہیں بحوالہ ایک گشتی ۱۸۲۹ء … کے کہ اگر بالبدل منقضی المیعاد ہو گئی تھی اصول دیا جاوے
تو حافظ میعاد ہے مگر میری رائے میں وہ گشتی قانون میعاد سابق کے بعد منسوخ ہو گئی ہے
اور کسی حالت میں منقضی المیعاد ہو جانیکے بعد کوئی اصول دیا جاتا۔ اگر ثابت بھی ہو جاوے تو
حافظ نہیں ہو سکتا ہے۔ یہاں تو جو ثبوت پیش ہوا۔ وہ ہرگز کافی نہیں ہے اور علی ہذا
اصل معاملہ کی نسبت بھی ثبوت کافی نہیں ہے لہذا مجھے نہ صرف تجویز ثالثی کے علاوہ منظور
ہو جانیکے بنیاد پر بلکہ واقعات کے بھی بنیاد پر عدالت مرافعہ ادنیٰ سے اتفاق ہے۔ اور
مدعی کا دعوے قابل اخراج لہذا مجھے اتفاق ہے کہ مرافعہ مع خرچہ ساقط کیا جاوے۔

---

## صیغہ متفرقہ دیوانی

۱۱۹

(۱) تاریخ پیشی پر مدعی کا بھی کچھ تمسک حاضر تھا - اوسکی بابت [illegible] ہوئی

اس وجہ سے صدر منصف صاحب نے تجویز ثانی منظور کر لی - اور تحقیقات کا پھر شروع کی تحقیقات ثانیہ میں صرف اس امر کے متعلق شہادت پیش ہوئی کہ وعدہ کے بیع المیعاد ہے لیکن صدر منصف برخلاف اپنی تجویز سابق کے یہہ بھی فیصلہ کر دیا کہ دعوے مدعی کا ساقط ہے حالانکہ اسکی نسبت کوئی جدید شہادت نہیں پیش ہوئی -

اس فیصلہ کا اپیل عدالت ججی میں ہوا عدالت ججی نے یہہ فیصلہ کیا کہ [illegible] بالحصل ہے - اور دعوی [illegible] بھی ثابت نہیں ہے - اپیلانٹ کی طرف سے یہ بھی عذر ہوا تھا کہ تجویز ثانی بیجا منظور ہوئی جسکی نسبت صاحب جج عدالت [illegible] نے یہہ رائے قائم کی کہ وقت منظوری تجویز ثانی اپیل نہیں ہوا اس لئے اب سرسری اپیل کے وقت عذر مذکور سماعت نہیں ہو سکتا - لیکن اپیل منظور کر لیا -

مدعی علیہ اس فیصلہ کا اپیل کرتا ہے - اور ریسپانڈنٹ کی طرف سے اولاً بحث نسبت منظوری تجویز ثانی کے کی جاتی ہے - ہماری رائے یہہ ہے کہ صدر عدالت نے اس بات میں غلطی کی ہے فریق ثانی کو قانوناً یہہ حق ہے کہ خواہ وقت منظوری تجویز ثانی اپیل متفرقہ دایر کرے - یا جب ڈگری کا اپیل کرے اوس وقت اسکی نسبت بھی عذر کرے ہم دیکھتے ہیں کہ بلا شبہہ صدر منصف نے تجویز ثانی بیجا منظور کی صرف وجہ اول مندرجہ درخواست کے کوئی وجہ تجویز ثانی کی جو قانوناً مخصوص نہیں - اور پہلی وجہ میں مدعی نے یہہ جو بیان کیا کہ اوس سے اخفا کر کے [illegible] کے واسطے کافی کوشش تحقیقات اوسنے نہیں کی تھی اوسکا کوئی ثبوت نہیں دیا صرف بیان کر دیا عدالت نے بغیر کسی اظہار لینے کے اوسکے صرف بیان پر تجویز ثانی منظور کر لی اس لئے ہمکو کوئی ضرورت نہیں ہے صدر منصف کی اوس تجویز کی طرف متوجہ ہونیکے جو بے ضابطہ تجویز ثانی کی منظوری پر صادر ہوئی - اور ہم یہہ رائے قائم کرتے ہیں کہ تجویز ثانی بیجا منظور ہوئی -

## لہذا حکم ہوا

کہ اپیل بعد خرچہ نا منظور رہے

**مولوی علی رضا خان صاحب کمشنر** - مجھے اس تجویز سے اتفاق ہے کہ اپیل بعد خرچہ نا منظور کیا جاوے مجھے نہ صرف اس بات سے پورا اتفاق ہے کہ محض بلا وجہ کافی تجویز

[illegible]

[illegible] ... عدالت ... [illegible]

مولوی حافظ ... [illegible] ... صاحب ... [illegible]

... [illegible] ... قاعدہ ... [illegible] ... عدالت ... [illegible]

... [illegible] ... خلاف قانون ... [illegible]

حکم ہوا

کہ ... منظور ... فریقین ... [illegible]

صیغہ مرافعہ دیوانی

اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب ... و ... علی رضا خان صاحب ممبران

۱۱۸

# اجلاس [illegible]

## باجلاس مولوی علی رضا خان صاحب و مولوی جانو داسپ اشرف رضا خان صاحب ارکان مجلس عالیہ [illegible] سرکار عالی

ذاتیا ولد لسیا خریدار ڈگری مرتہن — [illegible] سید احمد وکیل

نام [illegible]

مرسیلا ولد مسیا مدیون ڈگری مرتہن علیہ — مسٹر ابا جار ہی وکیل حاضر

درخواست تعمیل ڈگری - تعمیل کرنے متعلق اراضی انعام - صاحب فیصلہ بابت [illegible]

## فیصلہ

مار اراضیات متعلق عدالت سے ڈگری صادر ہوئی مگر سبب ڈگریدار نے ایک قطعہ اراضی پر قبضہ چاہا اور صاف ثبت نہ دلا دی دیا تعلقدار کمیل نے اراضی کو از قسم انعام قرار دیکر قبضہ نہ دلائے جانے کی تجویز کی گو کہ سرکار کی طرف سے کوئی عذر داری نہ ہوئی تھی اور نہ مدیون نے کوئی عذر کیا تھا عدالت مرافعہ نے تجویز کو بحال رکھا - اجلاس سے

تنقیح ہوئی - کیونکہ کوئی عذر داری حسب ضابطہ نہیں ہوئی تھی
اس لئے تعلقدار کی تجویز خلاف قانون تھی

مولوی علی رضا خان صاحب - آج [illegible] اس مقدمہ کا وکیل بھی حاضر ہے اور سرکار کی طرف سے [illegible] واقعہ یہ ہے کہ ایک قطعہ اراضی کے متعلق ایک شخص نے ڈگری عدالت سے پائی تھی اور اس اراضی پر [illegible] قبضہ چاہا اور مدیون نے قبضہ دینے میں بھی [illegible] اور اس کے بعد [illegible] اراضی کی انعام ہے ڈگریدار کو قبضہ نہ دلایا جائے - یہ تجویز کی [illegible] عدالت [illegible]

[illegible] ماراسی [illegible] [illegible] ۱۲ آذر [illegible]

١٢١

[illegible] معاملہ [illegible] علیہ دوم کے [illegible] صاحب

[illegible] گیا [illegible] مرافعہ [illegible] جو عدالت [illegible] کہ عدالت

[illegible] معاملہ [illegible] مگر [illegible] عدالت تحتانی

[illegible] معاملہ [illegible] صاف ہے اور [illegible] قانون

[illegible] اسی [illegible] ہو سکتا ہے کہ [illegible]

ایک [illegible] کہ فلاں شخص فلاں شخص سے معاہدہ کرتا ہے کوئی

معاہدہ کرے یہاں کسی قسم [illegible] ثابت نہیں کیا گیا بلکہ بیان بھی نہیں کیا گیا کہ صاحب

مرافعہ [illegible] کو اس بات کا علم تھا کہ وہ ایک فرضی شخص کے نام سے کہ جس کا اصلی مالک یہ مدعی

ہے [illegible] ضمانت نامہ لکھ رہا ہے نہ کبھی یہ کہا گیا کہ یہ مدعی ضامن کے پاس تک لایا گیا ایسی

حالت میں یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ انہی دوہری بارائش کا اظہار لیا گیا کہ اوس نے اس بات کو تسلیم

کر لیا کہ [illegible] گیا بھی شٹیلش گیر راو ہے یہ بات میری رائے میں

ہرگز ضامن کو ذمہ دار قرار دینے کو کافی ہو سکتی ہے اس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ در اصل یہی دوہری کو اس

معاملہ سے کوئی واسطہ نہ تھا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ معاملہ جو کیا گیا وہ صاحبزادہ سے

باوجود علم اس بات کے کیا گیا کہ وہ نام فرضی ہے اور در اصل مالک اوس کا شٹیلش گیر راو ہے

ہاں اگر شٹیلش گیر راو ضمانت نامہ لکھتا کہ خود بالمشافہ صاحب سے معاملہ کرتا اور ضامن

کو گو غلط ہی نام کہہ کر کیوں نہ بتلایا مگر یہ ثابت ہو جاتا کہ معاملہ اسی سے جو شٹیلش گیر راو

ہے در اصل کیا گیا ہے تب بھی معاملہ صحیح ہوتا چونکہ ایسا نہیں ہوا ہے لہٰذا ضامن کی طرف سے

جہالت کا عذر ہے یعنی اوس شخص کہ جس کے لیے وہ ضامن ہوا صاف ہے اور ایسی حالت

میں مجھے عدالت تحتانی کی تجویز میں مداخلت کے لیے کوئی وجہ پائی نہیں جاتی۔

## تجویز ہوئی

کہ مرافعہ معہ خرچہ ساقط کیا جاوے۔

(یادداشت) اس مقدمہ میں جناب میر مجلس صاحب اختلاف فرما کے مرافعہ

منظوری کی رائے دی ہے حسب قاعدہ عالیہ رائے جناب مولوی علی رضا خان صاحب

رکن کہ عدالت ماتحت سے متفق ہے نافذ ہوئی ہے۔

۱۲۰

مقدمہ ۲۲

شامرائو ونکٹ راؤ مدعی    مولوی عبدالباقی خان وکیل حاضر

نام [۱]

میر تہور علی صاحب صاحبزادہ مدعا علیہ نمبر (۲)    حافظ الطاف الدین وکیل حاضر

دعوے بربناء دستاویز قرضہ وضمانت نامہ - شرائط دستاویز کا مجہول ہونا - جہالت کا قبول نہ ہونے کا اثر -

## خلاصہ

زید نے بربناء دستاویز قرضہ اور ایک ضمانت نامہ کے مدیون اور ضامن پر دعوے کیا اور بیان کیا کہ جس شخص کے حق میں دستاویز اور ضمانت نامہ لکھی گئی ہیں وہ فرضی ہے اور اصل مالک دستاویز زید ہے۔ مدیون نے اسکو تسلیم کیا مگر ضامن نے لاعلمی ظاہر کی اور عدالت ابتدائی نے مدیون کے مقابلہ میں ڈگری دی اور ضامن کو بری کیا عدالت مرافعہ

تجویز ہوئی کہ چونکہ ضامن کی طرف سے جہالت کا قبول نہ ثابت ہے اس لیے وہ دعوے سے بری ہے۔

فریقین کے وکلا کی تقریر سماعت کی گئی۔ مدعی نے بربناء ایک دستاویز قرضہ اور ضمانت نامہ کے مدیون اور ضامن دونوں پر دعوے کیا تھا اس دستاویز کے کاتب مدعا علیہ قادر نواز خان تھے۔ اور ضمانت نامہ کے کاتب مدعا علیہ دوم تہور علی صاحبزادہ ہیں۔ مگر دستاویز جس کے فائدہ کے واسطے لکھی گئی۔ اوسکا نام دستاویزات یعنی دستاویز قرضہ وضمانت نامہ دونوں میں بنسی دھر جی مارواڑی تھا۔ مدعی شامرائو نے یہ دعوے کیا کہ در اصل مالک دستاویز یہی ہے۔ اور اوسی کے حق میں لکھی گئی۔ مدعا علیہ اول نے اقرار کیا۔ اور دوم نے اوس دستاویز کے لکھنے سے تو اقرار کیا۔ مگر اس بات سے انکار کیا کہ وہ بحق اوس شخص کے کہ جو اب دعوے کرتا ہے لکھی گئی۔ عدالت نے مدعا علیہ اول کے مقابلہ میں ڈگری دی اور مدعا علیہ دوم کے

[۱] بنا راضی فیصلہ حکم صدر ناظم عدالت دیوانی بلدہ ۱۷ اسفندار ۱۳۱۳ ف

۱۴۵

خارج کر دیا گیا جسکی نسبت یہہ درخواست نگرانی مدعی کی طرف سے دی گئی ہے ۔

ہماری رائے یہہ ہے کہ فیصلہ واقعات پر مبنی ہے کوئی قانونی بحث نہیں ہے مدعی جس حق کی بنا پر دعویدار تھا اوس حق کے ثبوت میں ناکامیاب رہا ۔ وہ میعاد کے اندر نہیں دیا گیا ہے بلکہ اوس کے خلاف معطلی سے حق مدعی علیہ پیشتر ثابت ہوا ہے لہذا اوس کے خلاف مدعی علیہ کو ڈگری مرافعہ دیا گیا ہے ۔

## حکم ہوا

کہ درخواست نگرانی نامنظور ۔

**مولوی علی رضا خان صاحب رکن ۔** مجھے بھی اتفاق ہے کہ درخواست نگرانی نامنظور کیجاوے ۔ یہان کوئی قانونی یا رواجی یا شرعی مسئلہ پیش نہیں ہے یہہ ایک واقعات کے متعلق سوال ہے عدالت نے مدعی کا دعوے خارج کیا ہے مدعی حق پیروہی جسکی بنیاد پر دعوے کرتا تھا مگر مدعا علیہ نے اوس حق سے انکار نہیں کیا بلکہ جو کچھ کہ اوسکو ملا تھا اوسکی نسبت بطور خیرات دیا جانا بیان کیا اور اوسکی تصدیق بھی ہوئی ۔ پہر کوئی وجہ ڈگری کے واسطے نہ تھی لہذا مجھے اتفاق ہے نگرانی نامنظور ۔

---

## بصیغہ مرافعہ دیوانی

---

## اجلاس متفقہ

## باجلاس مولوی حافظ احمد رضا خان صاحب و مولوی محمد سعید خان صاحب

## ارکان مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

نمبر مقدمہ ۲۸
سنہ ۱۳۲۰ فصلی

اسپار ریڈی ولد ونکٹ سیار ریڈی مرافعہ مدعی علیہ ۔ ابو الحمید صاحب و محمد ریحان خاں صاحب وکلا حاضر

# صیغہ نگرانی دیوانی

## اجلاس متفقہ

## باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی علی رضا خان صاحب رکن مجلس عالیہ عدالت کار عالی

دیبی سہائی نگرانی خواہ — راگھو رام وکیل حاضر

بنام ۲۳

رام بلاس پدر رام دیال طرف ثانی - مدعا علیہ — سومناتھ اول وکیل حاضر

رجوعہ نمبر ۱۵ مورخہ ۲۰ شہریور ۱۳۱۶ ف

دعوے نصف حصہ پر وہ ثانی - خیرات -

## خلاصہ

زید نے عمرو کو کچھ روپیہ بطور خیرات کے دیا کہ بعد دعوے کیا کہ یہ روپیہ حق پر وہائی کا ہے جس میں نصف حصہ کا حقدار ہوں زید نے بیان کیا کہ وہ رقم بطور خیرات کے دی تھی عدالت ابتدائی نے مقدمہ خارج کیا صیغہ نگرانی -

**تجویز ہوئی** - کہ مدعی کا دعوے سر تا سر واقعات صحیح طور پر خارج ہوا۔

**مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس** - رادھن داس نے رام بلاس کو روپیہ خیرات کے طور پر دیا - اوس میں سے روپیہ پانے کی دیبی سہائی نے نالش اس بنیاد پر دائر کی کہ یہ روپیہ پر وہت کے حق کا ہے اور اس میں مدعی نصف کا حصہ دار ہے صیغہ اپیل آ حاکم جنید صاحب نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ ثابت نہیں ہوا کہ روپیہ جو دیا گیا حق پر وہت ہے اور دعوے

۲۳ انبار امضی فیصلہ اسٹے حکم جنید صاحب ناظم عدالت دیوانی بلدہ ۲۳ فروردی ۱۳۱۶ ف

اسی کوئی حساب ہوا اور اسکو [illegible] [illegible] [illegible] واقع [illegible]
ہونا [illegible] معاہدہ مذکور [illegible] [illegible]
[illegible] ثابت ہوا اور [illegible] کی قیمت [illegible]
[illegible] کے بقید [illegible] دعویٰ کی ڈگری [illegible] فرمائی [illegible] مدعی سے بہار [illegible]
گیا ہے [illegible]
کی نا پر کسی دوسرے شخص سے [illegible] ہوا اور مدعا علیہ سے [illegible]
[illegible] مدعی کو [illegible] دیکر پولہ [illegible] ہوا اور [illegible] واقعی خسارہ مدعی کو
ہوا ہو پس اب ہم دیکھا ہے کہ جو معاہدہ درمیان مدعی اور مدعا علیہ کے ہوا وہ معاہدہ
کس قسم کا ہے اور اوس معاہدہ کے پورا ہونے کا کیا اثر ہے اور مدعی کو
صرف ایک خیالی خسارہ دلانا قرین انصاف ہے یا نہیں دستاویز حرف (الف) کا مضمون
یہہ پایا جاتا ہے کہ دو لاکھ پولو کی فروخت کی بابت گفتگو فریقین میں ہوئی اور یہ قرار پایا
کہ ایک سال کے اندر دو لاکھ پولے پہونچائے جاوینگے اور اسی درمیان میں وقتاً فوقتاً قیمت
لیجاوےگی جسکا منشا اور مقصود الفاظ سے یہ پایا جاسکتا ہے کہ جس وقت جس قدر پولے مدعی کو وصول
ہوینگے اوس قدر کی قیمت مدعی ادا کریگا پس اسکا نتیجہ نکلتا ہے کہ جس وقت جس قدر پولے مدعی کو
ملتے اور مدعی اونکی قیمت دیدیتا تو اوس قدر پولوں کی بیع کامل اتمام ہوجاتی۔ اگر اس کے یہہ
معنی لیے جاویں کہ بیع تو کل دو لاکھ پولوں کے بوقت تحریر دستاویز حرف (الف)
منعقد ہوگئی مگر مبیع لینے اون پولوں کے حوالہ کرنے کا وعدہ ایک وقت مقررہ آئندہ پر رکھا
گیا تو یہہ بیع فاسد ہے ہدایہ کتاب باب البیع اسلم میں لکھا ہے کہ (ومن باع عینا على
ان لا یسلمہ الی راس شہر فالبیع فاسد لان الاجل فی المبیع باطل )
پس جب اصل لینے وقت آیندہ تسلیم بیع باطل ہے اور ایسی بیع فاسد ہے تو مدعی کو
اوس کے ذریعہ اور اوس بیع فاسد کی بنا پر کوئی حق ایسے خسارہ دہندہ کا نہیں ہوسکتا
اس معاہدہ بنائے دعوے میں کوئی معاہدہ ایسا نہیں ہے کہ اگر دو لاکھ پولے ایک سال کے اندر
نہ دیے جاوینگے تو مدعی خسارہ پاوےگا اور اس قدر خسارہ پانے کا مستحق ہوگا نہ کارروائی
سے یہہ ظاہر ہے کہ مدعی نے مدعا علیہ کو مطلع کیا ہو کہ اگر تم دو لاکھ پولے ایک سال کے اندر
نہ دوگے تو اس قدر خسارہ تم سے لیا جاویگا۔ اس امر کا ثبوت کافی ہے کہ مدعی نے اوس معاہدہ کے

نمبر ۱۱۱ ۱۱۱

سام ۱۱

ابراہیم خان ولد بالو خان مرافعہ علیہ — مولوی محمد ابراہیم وکیل حاضر

دیوسے ہرجانہ بربنا فسخ معاہدہ۔ ذمہ داری معاہدہ خیالی خسارہ دلانا۔ تعریف نرخ فاسد۔ معاہدہ دربارہ خسارہ۔ معاہدہ بہ شخص ثالث بربنار معاہدہ اوسکی ذمہ کس پر عاید ہوگا۔

## خلاصہ

زید و عمرو میں یہ معاہدہ ہوا کہ دو لاکھ پولا گھاس سکے چودہ روپیہ فی ہزار کے حساب سے عمرو زید کو پہنچا دیگا اور عمرو نے جس قدر روپیہ پایا اوس سکے پولہ پہنچائی زید نے دعوے کیا کہ پورے دو لاکھ پولہ نہیں پہنچائی اور اوس وقت چھبیس ہزار روپیہ فی ہزار پولہ نرخ تھا اس لئے اس حساب سے جسقدر خسارہ ہوا وہ دلائے جائے مدعی نے یہ ثابت نہیں کیا کہ اوسکا واقعی کوئی خسارہ ہوا اور اس معاہدہ کے دربدے اوسکو ہربار ہوا۔ عدالت ابتدائی سے ڈگری بحق زید صادر کی عدالت مرافعہ

**تجویز ہوئی** — کہ چونکہ مدعی کا کوئی واقعی خسارہ نہوا اور ایسی بیع شرعاً فاسد ہے کہ جو آگے کی ایک وقت مقررہ پر رکھی جائے اس لئے مدعی کسی خسارہ کا مستحق نہیں ہے۔

**مولوی حافظ سید احمد رضا خان صاحب رکن** — حالات مقدمہ یہ ہیں کہ درمیان مدعی اور مدعا علیہ کے یہ معاملہ ہوا کہ مدعا علیہ نے وعدہ کیا کہ دو لاکھ پولہ گھاس للعہ فی ہزار پولہ کے حساب سے دیگا جسقدر روپیہ مدعا علیہ کو دیا گیا مدعا علیہ نے جسقدر روپیہ پایا تھا اوس قیمت کے پولے بابے گھاس مدعی کو پہونچا دیا جیساکہ عدالت ماتحت نے تجویز کیا ہے اور جسکی ناراضی سے کوئی مرافعہ مدعی کی جانب سے نہیں ہوا اب مدعی دعوے کرتا ہے کہ چونکہ مدعا علیہ پورے دو لاکھ پولے بابے گھاس نہیں پہنچائے اور اوس وقت عہ فی ہزار پولہ نرخ تھا اس واسطے اس حساب سے جسقدر خسارہ ہوا ہے وہ دلائیں۔ مدعا علیہ کو تحریر بیعنامہ حرف (الف) بجائے دعوے سے اقرار ہے مگر عذر یہ ہے کہ مدعی ظاہر نہیں کرتا کہ اوسکا

---

۱۱ سہ ماہی فیصلہ راۓ است کشن راؤ صاحب معتمد ناظم عدالت صرف مدعی مدرہ مورخہ ۲۰ ماہ اردی بہشت ۱۳۰۱ ف

۱۲۷

# خلاصہ

مدعا علیہ ... کا فعل ... نقصان رسانی قرار دیا ... عدالت ... سے راسے دی کہ جرم سرقہ کا تھا ...

تجویز ہوئی کہ ... قائم نہیں ہوئی تھی مگر چونکہ ... اس مقدمہ میں ... دست اندازی کی ضرورت ... نہیں ہے۔

(۱) عدالت ابتدائی سے فوجداری تحصیل ... صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ ... تاریخ ۲ ... ۱۹۱۲ء ... تجویز ہوئی کہ مدعا علیہا ... زیر دفعہ ... نقصان ... سوم رہا

(۲) اس ... عدالت ... نگرانی ... عدالت عالیہ ... پیش ہے۔

... نسبت کہا گیا لیکن وہ لیجانے ... اس فعل کو نقصان رسانی قرار دیا اور جرمانہ کی سزا دی۔ عدالت ... کی رائے ہے کہ سرقہ یا نقصان رسانی کے جرم میں جو سزا دی گئی غلط ہے۔

... صاحب ... کہ جرم نقصان رسانی ... ہوا لیکن اب کوئی ضرورت ... حکم سزا کی ... نگرانی نہیں معلوم

[illegible] زیادہ [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] زیادہ مفید ہے [illegible] تحریر کر سکے
و [illegible] بازار [illegible] سے خسارہ مدعی کا ہوا ہو سکتا ہے [illegible] ظاہر کیا گیا ہے کہ اس قسم کا [illegible]
مدعی کو ہوا ہے اگرچہ مدعی نے دعوے میں اس کا ذکر نہیں کیا ہے۔ پس ان جملہ حالات پر لحاظ کر کے ہماری
رائے یہ ہے کہ [illegible] دعوے کا یہ تھا کہ جس قدر روپیہ مدعی کو مدعا علیہ [illegible]
اس کی قیمت [illegible] کے حساب سے [illegible] دکھا دیا گیا۔ اور سب کارروائی اور روئداد
سے ظاہر ہے کہ جس قدر روپیہ مدعی علیہ نے پہنچایا ہے اسی مقدار سے کے قیمت مدعا علیہ کو دیدی گئی
پس اس [illegible] سے بھی وہی معنی نکلتے ہیں اور مدعی کی غرض سے مقصود کی تائید ہوتی ہے۔ جو
میں [illegible] قرار دیا ہے اور ایسی حالت میں کسی قسم کا خسارہ مدعی کو دلانا قرین انصاف نہیں ہے
مگر چونکہ حالت ایسی ہے کہ مدعی کو اس قسم کے قانونی غلط فہمی کا احتمال ہونا البتہ قیاس نہیں ہے کہ
وہ اس قسم کے خسارہ کا مستحق ہے اور مدعا علیہ [illegible] لاکھ روپے مدعی کو نہیں پہونچائے ہیں جس کا
تذکرہ وقت تحریر دستاویز بنائے دعوے ہوا تھا اس واسطے مدعی کو [illegible] مدعا علیہ کرنا قرین
انصاف نہیں ہے نظر برآں -

## حکم ہوا

کہ دعوے مدعی ڈسمس ہو خرچہ فریقین ماتحت عدالت ہذا و عدالت ماتحت ذمہ فریقین ہے
فیصلہ عدالت ماتحت نسبت صدور ڈگری بحق مدعی بقدر مذکور منسوخ کیا جاوے -

**مولوی مفتی محمد سعید خان صاحب رکن** - یہ بیع فاسد ہے اور بھی امور
ایسے ہیں جن سے مدعی استحقاق خسارہ کا نہیں اس لئے مجھے بھی جناب حافظ صاحب سے اتفاق ہے

---

## صیغہ نگرانی فوجداری

---

### اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی مفتی افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی حافظ احمد رضا خان صاحب رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

۱۲۹

حراست جایز سے بھاگ جانا - تجویز سزائے جرمانہ - اور بصورت عدم ادائے جرمانہ سزائے قید کا قائم کرنا۔

## خلاصہ

ایک شخص حراست جایز سے بھاگ گیا اور پھر گرفتار کر لیا گیا [illegible] سزا [illegible] تجویز کی گئی - اور بصورت عدم ادائے [illegible] سزائے [illegible] کی گئی تجویز ہوئی کہ اس حالت میں سزائے قید کا تجویز ہونا ضرور تھا نگرانی بہ تحریک مولوی میر عطاء الرحمن خان صاحب ناظم عدالت فوجداری بلدہ بر تجویز مولوی میر محمود علی صاحب ناظم اول عدالت [illegible]

اس وقت یہ مقدمہ نگرانی میں نہیں ہے - مدعا علیہ کو جس کے حق میں نگرانی ہوگی [illegible] سے ہو سکتی کہ وہ رپورٹ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ مفرور ہو گیا ہے بہر حال [illegible] گرفتاری ہوئی تھی بعض جرائم میں کہ وہ حراست سے بھاگ گیا پھر گرفتار ہو کر سزا ہوئی [illegible] جرم قرار دی میں بھی سزا تجویز کی گئی ہے -

---

وہ عدالت سے صرف جرمانہ لکھی جس کا وصول ہونا ہی ممکن نہ ہوا اور صورت [illegible] جرمانہ کے لیے یعنی بصورت عدم ادخال ہو سکے تجویز قید ضروری تھی - چونکہ یہ صورت [illegible] اس لیے تجویز کی جاتی ہے کہ عدالت کی تجویز جرمانہ کے لیے یہ عبارت قائم کیا جاوے کہ بصورت عدم ادخال یک ماہ مقید رہے -

## صیغہ مرافعہ متفرق فوجداری

---

اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی علی رضا خان صاحب رکن و مولوی محمد سعید خان صاحب بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت [illegible]

۱۲۸

ہوتی ہے کیونکہ بلحاظ حالات مقدمہ اگر بصیغہ نگرانی دست اندازی کیجاوے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ مجرم دونوں جرموں سے بری ہو جائیگا ۔

## حکم ہوا

کہ درخواست نگرانی نامنظور ۔

مولوی حافظ سید احمد رضا خان صاحب رکن ۔ تحصیلدار کی رپورٹ اور بعد اطلاع فریقین اس بات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ملزم مجرم تھا مگر جس دفعہ کا مجرم تھا اوس جرم میں سزا نہ دیکر تحصیلدار نے ایک غلط جرم میں خلاف قانون سزا دی ہے ۔ جو کچھ غلطی ہوئی وہ صرف دفعہ لگانے میں ہوئی ہے ۔ نا انصافی کی حد تک اس حالت میں نہیں پہونچا اور ملزم اوس حکم کا کوئی مرافعہ نہیں کرتا سوا اوسکی سزا کی نسبت دیا گیا ہے بسبب حالات مذکورہ کوئی ضرورت دست اندازی کی نہیں ہے ۔ درخواست نگرانی نامنظور ۔

---

## صیغہ نگرانی فوجداری

---

### اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی علی رضا خان صاحب رکن و مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی بحثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

سرکار عالی مدعی ۔

بنام ؟!

رستم علی مدعا علیہ ۔

۳۱

کہ وہ [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

اور [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

حضور میں العابدین وغیرہ مستغیثان عاملہ — ابو محمد حسین علی خان صاحب وکیل حاضر —

بنام ۲۲

غلام محمد خان ولد محمد نور الدین

علت توہین ۔ اخراج مرافعہ بعدم پیروی ۔

## خلاصہ

جبکہ کسی کو عدالت سے بلحاظ توہین سزا دیے جانے پر مرافعہ اور اسے بعدم پیروی خارج ہوا ہو تو حالت میں تجویز ہوئی کہ مقدمات فوجداری میں مرافعہ کے رد بعدم پیروی میں اخراج درست نہیں ہے بلکہ روئداد کے لحاظ سے تجویز ہونی چاہئے۔

## مولوی علی رضا خان صاحب رکن و مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی

(۱) عدالت ابتدائی ضلع ناندیڑ سے باجلاس مولوی مرزا احمد بیگ صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع مذکور کی تاریخ ۸ ۔ اسفندار ۱۳۳۰ف یہ تجویز ہوئی کہ ملزم نمبر (۱) سے پچاس روپیہ جرمانہ لیا جائے نہ دینے کی صورت میں جائداد سے وصول کیا جائے ۔ اور باقی ملزمین از نمبر ۲ تا ۵ سے ۵ ۵ روپیہ لیا جائے نہ دینے کی صورت میں جائداد سے وصول کیا جائے ۔

(۲) مرافعہ اول صدر عدالت صمت عربی سے باجلاس مولوی میر عطاء الرحمن صاحب ناظم عدالت صوبہ عربی کے بتاریخ ۲۴ ۔ اردی بہشت ۱۳۳۰ف عدم پیروی ملزمین بعدم پیروی خارج کیا گیا ۔

(۳) اب مرافعہ ثانیہ منجانب ملزمین اس عدالت العالیہ میں ہمارے روبرو پیش ہے ۔ اس مقدمہ میں مرافعین کی طرف سے ایک وکیل حاضر ہیں ۔ دوسری طرف سے درخواست آئی ہیں متضمن جوابات کوئی حاضر نہیں ہے ۔ جس سے اطلاعیابی کامل اونکو ہو چکی ۔ اس وقت وکیل مرافعہ گذاران کوئی عذر درست پیش نہیں کر سکتے ۔ اونکی خواہش ہے کہ مہلت دیجائے کہ موکلوں کو لکھکر ہدایت لیں مگر درحقیقت ہمکو اس مقدمہ میں اسکی حاجت نہیں ہے صدر عدالت سے ایک مرافعہ فوجداری کی عدم پیروی میں خارج کیا ہے ہماری رائے یہ ہے کہ قطع نظر اس سے کہ غیر حاضری واجبی تھی یا غیر واجبی کہ جسکی بنیاد پر صرف مرافعہ پیش ہے ۔ ہماری رائے قطع نظر اس [illegible]

# سرکار عالی

## بصیغہ مرافعہ دیوانی

## اجلاس منفصلہ

باجلاس مولوی سید احمد رضا خان صاحب رکن و مولوی

محمد ... رضا خان صاحب جج منفصلہ رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

نمبر مقدمہ ۳۹ ... احمد ... کروسائی ... رو عبدہ مرافعہ دعی بوکالت ... ۱۳۴۲ ف

بنام

مسٹر ڈاکرہ مرافعہ علیہ مسٹر ... و مسٹر ... حاضر

دفعہ ... ضمن ... العالیہ عدالت ... عدالت صدر ... عرفی ... ۱۳ اگست

... ۱۳۴۲

## خلاصہ

ایک مقدمہ میں ... دعوے ... صدر عدالت ... مرافعہ

ڈسمس کیا مرافعہ ثانیہ میں تجویز ہوئی۔

کہ چونکہ صدر عدالت ... کا فیصلہ ... مرافعہ ... اسلئے مرافعہ

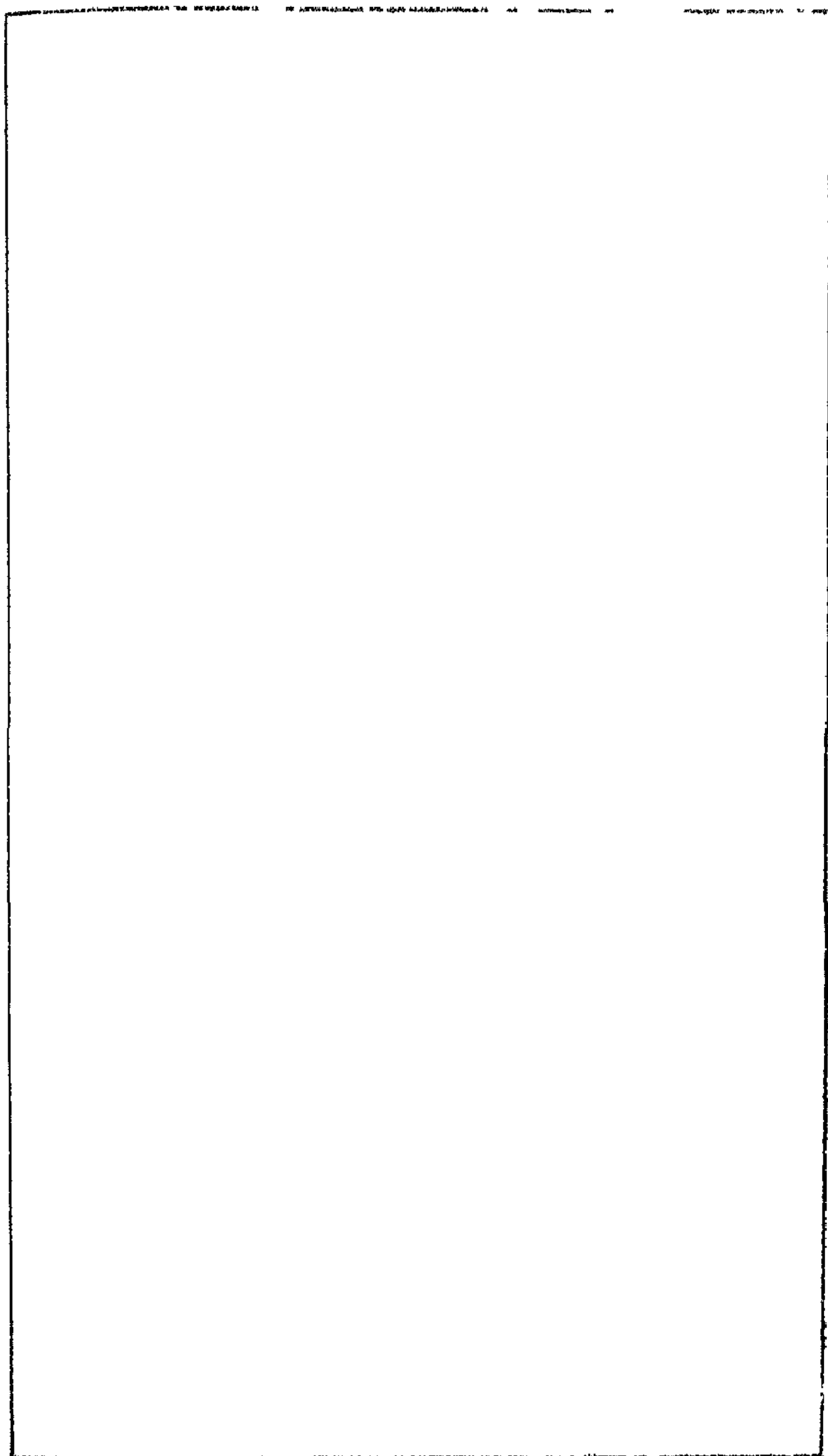
قابل سماعت نہیں ہے

مولوی حافظ سید احمد رضا خان صاحب رکن ... مرافعہ

ثانیہ منجانب مدعی اس عدالت العالیہ میں ہمارے روبرو پیش ہے

---

... فیصلہ ... عطاء الرحمن خان صاحب ناظم صدر ... صوبہ ... ۱۳۴۲



بر [illegible] کہ مقتول کی زوجہ [illegible] بوجہ ایک ملازم [illegible] [illegible]
لیا ملزم سے اقبال لیا گیا اور اسکے اقبال کی [illegible] شہادت [illegible] ولی [illegible]
[illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] سے اقبال کیا تھا تجویز ہوئی کہ شہادت ناقابل اعتبار ہے اور
نسبت اقبال کی بنیاد پر ملزم کو قتل کا مجرم [illegible] قرار [illegible] سکتے۔

مولوی [illegible] حسین صاحب میر مجلس - و مولوی [illegible] الدین صاحب رکن —

(۱) [illegible] ابتدائی فوجداری عملداری [illegible] پورٹ [illegible] بتاریخ ۲۴-[illegible] [illegible]
[illegible] نسبت ملزم (نمبرا) کے دو سال اور نسبت ملزم نمبر ۲ کے ایک سال
[illegible] کی سزا کی رائے دیگئی —

(۲) [illegible] عدالت العالیہ میں مقدمہ بصیغہ تصحیح پیش [illegible]
[illegible] قتل انسان کا ہوا اور بصیغہ تصحیح ہمارے سامنے پیش ہوا [illegible]
ملزم کا اقبال ہی [illegible] تحقیقات [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی
[illegible] ضروری معلوم ہوا کہ خود ملزم کا بیان [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] آج ملزم کا بیان قلمبند کیا اور جو سوالات [illegible] [illegible]
[illegible] قابل سمجھے وہ بھی کئے اب رو برا [illegible] پر مقدمہ کی تجویز کیجاتی ہے
مقتول کا نام لطیف خان بیان [illegible] [illegible] رحمت بی اسکی زوجہ ہے
اسکی نسبت یہ بیان ہوا ہے کہ مسمی روشن خان ملازم لطیف خان سے
[illegible] اور اسکی وجہ سے [illegible] روشن خان [illegible] اپنے شوہر
کو [illegible] زہر خورانی ہلاک کیا اور مکان مسکونہ میں دفن کر دیا [illegible]
[illegible] واقعات کو ثابت قرار دیکے دو برس کی سزا رحمت بی ملزمہ اور ایک سال قید
کی سزا روشن خان ملزم کے حق میں تجویز کی ہے —

امر اول - تجویز طلب یہ ہے کہ لطیف خان [illegible] [illegible] [illegible] ہوئی
[illegible] [illegible] ثبوت میں وہ لوگ پیش ہوئے ہیں جنکے سامنے
کہا جاتا ہے کہ لطیف خان کے مکان مسکونہ سے لاش برآمد ہوئی - لیکن انکے بیان

نمبر ۵

۱۳۴۷ | [illegible] ۱

مدعی [illegible] دعویٰ [illegible] کا ایک [illegible] نام [illegible] دائر کیا [illegible] صدر عدالت [illegible] مرافعہ پیش کیا گیا [illegible] مرافعہ قابل [illegible] قطعی و ناطق [illegible] (۱۷ فروردی [illegible] ۲۴ ربیع الثانی [illegible] ہجری) [illegible] ظاہر ہے [illegible] صدر عدالت [illegible] مرافعہ [illegible] حالت میں [illegible] عذرات قانونی [illegible] ایسی حالت میں کوئی وجہ [illegible] مرافعہ کے سماعت کی [illegible] ہے۔ حکم ہوا کہ مرافعہ [illegible] نامنظور۔

مولوی مفتی محمد سعید خان صاحب نائب پیشکار [illegible] — بمعرفت [illegible] مرافعہ

# صیغہ مرافعہ فوجداری

## اجلاس منتقلہ

باجلاس مولوی سید [illegible] فضل حسین صاحب [illegible] مجلس و مولوی [illegible] خان صاحب رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

نمبر مقدمہ ۶۲

[illegible]

آبان [illegible]

[illegible] اللہ خان [illegible]

بنام

مسماۃ [illegible] زوجہ لطیف خان [illegible]

قتل [illegible] — قتل عمد — شناخت نعش — وقعت شہادت — [illegible]

اقبال [illegible] — اقبال ملزم کے [illegible] ہونا — [illegible]

[illegible]

ایک شخص [illegible] گم ہو گیا اور بیان کیا گیا کہ اس کو [illegible] کے بعد اس کے مکان سے ایک نعش برآمد ہوئی [illegible] ہونے کی وجہ سے مقتول کی نعش بیان کیا اور [illegible]

اوسکی حالت یہ ہی کہ وہ دو شہادت اوسکے خلاف دیا ہی، اور اسکے بعد اوسکی تکذیب
اوس شہادت سے ہوتی ہی جو اثبات جرم سے پیشتر ہوئی ہی کہ تو الی مین نوعیت
اس اقبال کی یہ تھی کہ خود ملزمہ نے دال مین زہر ملا کے کھلا دیا۔ عدالت ماتحت مین اسکے
خلاف یہ بیان ہوا ہی کہ دو اشخاص نے زہر آمیز دال لا کے دی تھی جسکو ملزمہ نے
کھلا دیا۔ ملزمہ نے عدالت مین یہ بیان کیا کہ وہ دفن کے بعد ہی ... کے
مکان مین چلی گئی اور وہین رہی۔ لیکن ... خان کے بھائی کا
جو مستغیث ہی بیان اسکے خلاف ہی۔ وہ کہتا ہی کہ جب لطیف خان گم ہوا تو مین
اوسکے مکان پر گیا اور ملزمہ سے دریافت کیا جسکے جواب مین ملزمہ نے کہا کہ وہ روٹھ
کر چلا گیا ہی۔ اِس بیان سے ملزمہ کے اقبال کی اس جزو کی تکذیب ہوتی ہی کہ وہ لاش
کو دفن کر کے مکان مسکونہ سے ... کے مکان پر چلی گئی۔

ملزمہ اپنے اس غلط اقبال کا سبب یہ بیان کرتی ہی کہ کوتوالی نے اوسے مجبور کیا
اور وہ بیان کرتی ہی کہ فی الحقیقت جس ایام مین اوسکا شوہر گم ہوا وہ اپنے والدین کے
مکان مین تھی اور مکان مسکونہ سے غیر حاضر تھی۔

ہم دیکھتے ہین کہ نہ یہ ثابت ہی کہ فی الواقع لطیف خان فوت ہوا نہ یہ ثابت ہی کہ اوسکو
زہر دیا گیا صرف ایک اقبال ہی جو مختلف ہی اور تکذیب ہی۔ اور ... روز قلمبند
ہوا ہے جس روز مقدمہ رجوع ہوا اسلیے ایسے ضعیف اقبال پر ملزمہ کو قتل کا مجرم
نہین بنا سکتے۔

ملزم نمبر ۲ کے مقابلہ مین تو کوئی ثبوت موجود ہی نہین ہے۔ حکم ہوا کہ جرم ثابت
نہین ہے دونون ملزم رہا ہون۔

## صیغہ مرافع فوجداری

### اجلاس مشترکہ

باجلاس مولوی حافظ سید احمد رضا خان صاحب و مولوی
علی رضا خان صاحب ارکان مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

سے فی الواقع یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ جو ہڈیاں برآمد ہوئیں وہ لطیف خان کی ہیں پانچ
ماہ تک لاش حسب بیان اشخاص مستغاثہ دفن رہی اور اوسکے بعد گواہ نے جو ہیں کہتے
لاش کو دیکھا اور کپڑے اور بالوں سے شناخت کیا جو وہ بحالت حیات میں پہنے رہتا تھا
اور یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ لاش مسلم نہتی بلکہ صرف استخوان باقی تھے جس کا
نتیجہ ہے کہ گوشت سڑ گل گیا تھا [illegible] کپڑا لباس مدفون تھا ایسی حالت
میں بعد پانچ ماہ کے قرین قیاس نظر آیا کہ گواہوں نے شناخت کیا — جب یہ گواہ ایسا بدیہی
جھوٹ بولنے میں تامل نہیں کرتے ہیں تو انکے اس بیان میں بھی بہت شبہ
واقع ہوتا ہے کہ فی الواقع لطیف خان کی [illegible] ہڈیاں برآمد ہوئیں یا نہیں
اسلیے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ لطیف خان کی موت واقع ہوئی اور وہ
اپنے مکان مسکونہ میں دفن کیا گیا —

**امر دوم** — قابل غور اور تجویز یہ ہے کہ آیا ملزمہ نے اپنے شوہر لطیف خان کو
زہر دیا — لطیف خان ایک [illegible] تھا اور کہا جاتا ہے کہ وہ تجارت کرتا تھا اور
اپنے تین ملازم اور ایک زوجہ کے ساتھ مکان مسکونہ میں رہا کرتا تھا — اوسکے
ملازمین امیر خان و جلال خان و [illegible] خان تھے — اس بات کی کوئی وجہ
موجہ نہیں معلوم ہوتی کہ ملزمہ نے روشن خان کے ساتھ آشنائی کی اور شوہر
کو زہر دیا لیکن ان اشخاص کی موجودگی میں اوسکو کیونکر لاش کے دفن کرنیکا
اور پانچ ماہ تک واقعہ کو مخفی رکھنے کا قابو ملا ان اشخاص میں سے صرف جلال خان
بطور گواہ پیش ہوا ہے — یہ گواہ کہتا ہے کہ ملزمہ نمبر ۱ و ۲ کو میں نے باتیں کرتے پایا
اور لفظ زہر سنا — اوسکے بعد میں سو رہا اور گڑھا کھودنے کی آواز سنی بیدار
ہوا ملزمہ نمبر ۱ و ۲ نے کہا سو جا [illegible] نیند نہیں آئی — میں نے دیکھا کہ دونوں
ملزموں نے گڑھا کھود کے لطیف خان کو دفن کر دیا —
یہ گواہ بالکل جھوٹا اور سازشی معلوم ہوتا ہے یہ قوم کا پٹھان ہے کوئی وجہ ملزمہ
سے خوف کی نہتی — اگر فرض کریں بروقت دفن اسلیے خوف تھا تو بعد
یہ ایسا واقعہ نہ تھا کہ [illegible] کرتا —
شہادت تائید الزام تو اسیقدر ہے — اسکے بعد ملزمہ کا اقبال باقی رہتا ہے

اسکو بہت کچھ ایسا ظاہر کیا ہیں کہ قانون کے خلاف ہر کسیکو قید کرد نا تصور پایا جا کر اور یہ سکر یہ بنیاد بھی کافی نہیں ہے تو تجویز کسیطرح بحال رہ سکتی۔ مجھے بھی اتفاق ہے کہ مرافعہ منظور اور مرافع رہا کیا جاوے۔

# صیغۂ نگرانی فوجداری

## اجلاس متفقہ

## باجلاس مولوی علی رضا خانصاحب و مولوی حافظ سید احمد رضا خانصاحب ارکان مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

نمبر مقدمہ ۱۳۲۴ف مشمولہ ۲۲ آبان ۱۳۱۵ف

محمد ابراہیم مستغیث
بنام
شیخ حسین جمعدار کوتوالی ملزم — شیخ رضا حسین صاحب وکیل حاضر

رشوت ستانی۔ سرکار کا مدعی ہونا۔ راضینامہ۔ ترتیب فرد قرارداد جرم کا اثر

### خلاصہ

ایک شخص پر رشوت کا الزام لگایا گیا عدالت ماتحت نے بعد ترتیب فرد قرارداد جرم راضی نامہ کی بنیاد پر مقدمہ خارج کر دیا بصیغہ نگرانی۔

تجویز ہوئی کہ جن جرایم سنگین میں کہ سرکار مدعی ہو سکتی ہو وہ صرف راضی نامہ کی بنیاد پر خارج نہیں ہو سکتی۔

**مولوی علی رضا خانصاحب رکن** — مقدمہ پیش ہوا۔ مدعی کی درخواست بسبب واسطے التوا کے آئی ہے جسکی منظوری کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ نگرانی بطور سرکار تنقیحات کے ملاحظہ سے پیش ہوئی ہے۔ اس مقدمہ میں سوم تعلقدار صاحب نے باوجودیکہ استغاثہ اس قسم کا تھا یعنی رشوت ستانی کہ سرکار مدعی ہوتا تھا۔ راضی نامہ کی بنیاد پر اسکو خارج کر دیا ہے۔ چونکہ یہ غلط تجویز ہے عدالت ضلع نے بھی اسپر اعتراض کیا ہے۔ اور سوم تعلقدار صاحب سے استفسار کیا گیا اسکو کوئی وجہ ایسی تجویز کے لیے کافی نہیں بتلائی۔ اسوقت فریق مخالف یعنی مدعاعلیہ

مقدمہ مستغیث سرکار عالی بنام ... ملزم
فقرہ (۲۵) دستور العمل کا منشاء آیا سزای قید جو بطور معاوضہ جرمانہ ہو سکتی ہے

قیاس قانونی

خلاصہ

ایک مقدمہ میں ملزم کو حسب منشاء فقرہ (۲۵) دستور العمل کا شتکاران دو ہفتہ قید کی سزا دی گئی دستور العمل میں صرف سزای جرمانہ کا اختیار ہے اور بصورت عدم ادای جرمانہ کے حکم سزای قید ہو سکتا ہے۔ روئداد سے بھی جرم ثابت نہ تھا لہذا تجویز ہوئی کہ الزام غیر ثابت ہے

**حافظ سید احمد رضا خان صاحب** مرافعہ کو حسب دستور العمل صفائی کاشتکاران سزای قید حسب منشاء فقرہ (۲۵) دیگئی ہے مگر یہ صریح غلطی ہے فقرہ مذکور میں صرف سزای جرمانہ کا اختیار بصورت عدم ادای جرمانہ کے حکم سزای قید ہو سکتا ہے وکیل سرکار بھی اس غلطی کو قبول کرتے ہیں پس جو حکم سزای قید دیا گیا ہے وہ تو غلط و خلاف اختیار ہے اب رہا یہ امر کہ اصل جرم ثابت بھی ہے یا نہیں اوسکی نسبت بھی یہ ہدایت ہے کہ پیرو کار سرکار کے بیان میں کوئی صراحت نہیں ہے کہ ملزم نے کون کون الفاظ ایسے کہے جو کافی سمجھے جاویں اور گواہ جو بہ ثبوت جرم ادای شہادت کرتے ہیں وہ بھی صراحت اون الفاظ کی نہیں کرتے اور یہ بھی خلاف قیاس اور مقام تعجب ہے کہ ایک جھگڑا والا ادنی درجہ کا شخص انسپکٹر صفائی اور جوان صفائی کو صرف اس بات پر گالیاں دے کہ اوس سے جھگڑا اڈہ کے قریب فرار دینے کو کہا جاوے اور یہی جوان صفائی گواہ ہو پس میں اس ثبوت کو کافی خیال نہیں کرتا اور الزام غیر ثابت معلوم ہوتا ہے لہذا حکم ہوا کہ مرافعہ منظور ہو مرافعہ بری کیا جاوے۔

**مولوی علی رضا خان صاحب رکن** اول تو سزای قید جو دی گئی وہ بالکل بیقاعدہ اور خلاف قانون ہے ضرور ہے کہ مجوز صاحب آئندہ کے لیے

(۱) آمرافعہ بار اضی فیصلہ مولوی میر جہانگیر علی صاحب صاحبزادہ آنریری مجسٹریٹ عدالت فوجداری مورخہ ۲۴ شہر یور ۱۳۲۱ف بدین حکم کہ مدعی علیہ دو ہفتہ قید محض کیا جاوے۔

مولوی علیم‌ضیا خانصاحب رکن - [illegible] نگرانی [illegible]

حاضر [illegible] دو مرتبہ فریقین کیطرف سے وکیل کا عرضی [illegible] شائع

مقدمہ - مگر در اصل ہنوز کہ [illegible] کافی [illegible]

[illegible] باقی نہیں [illegible] توریہ [illegible] کا دعوی مدعی [illegible]

کیا تہا [illegible] اوسکے خلاف [illegible] اوسکی [illegible] کوئی وجہ [illegible]

واسطے پیش نہیں کیے جانے یہ ہی عذر کیا جاتا ہے کہ اگر [illegible] تہا [illegible]

ہوئی تہی مگر دعوے [illegible] اور [illegible] تو [illegible] کو دعوی [illegible]

مخواہ کسی گواہ کے اپس بیان کردیے سے کار [illegible] ہوئی عدالت پر فرض

تہا کہ اوس جرم کو بہی قائم کرتے چونکہ [illegible] کافی ثبوت [illegible] نہیں تہی عدالت

نے جو [illegible] کردیا اوسمین مداخلت کی کوئی وجہ کافی نہیں پائی جاتی -

تجویز ہوئی - کہ نگرانی خارج کیجاوے -

مولوی حافظ احمد ضیا خانصاحب رکن - کوئی وجہ نگرانی [illegible]

کی نہیں ہے جرم منسوبہ مارپیٹ کا تو ثبوت ثابت نہیں ہوا ہے اور [illegible] جبتک

کسی قانون کی روسے جرم قرار نہ دیا جاوے تب تک [illegible] جرم نہیں ہو سکتا ہے

نگرانی خواہ حاضر ہیں مگر وہ کوئی قانونی ایسے فیصلہ [illegible] بتلا نہیں سکتے [illegible]

نگرانی قابل دست اندازی ہو - لہذا - حکم ہوا - کہ نگرانی نامنظور -

بصیغہ مرافعہ فوجداری

اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب معتمد مجلس و مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

مسماۃ دہرتیا زوجہ چہکا مستغیثہ غیر حاضر - حسینی ولد ٹیکا غیر حاضر + وکیل سرکار حاضر

بنام

پانڈو ولد ہیاجی وغیرہ غیر حاضر

نمبر مسلہ ۸۳ مسلہ ۳۴۳ [illegible]

مرافعہ بنا راضی فیصلہ مولوی سید سراج الحسن صاحب صوبہ دار [illegible] مورخہ ۲۳ خورداد [illegible]

حاضر تھے ۔ پوچھا گیا اور بذریعہ وکیل کے ــ وہ بھی کوئی وجہ نہیں بتلا سکتا کہ
کیوں بذریعہ نگرانی مقدمہ از سر نو تجویز کو نہ بھیجا جاوے ــ چونکہ حقیقت میں تجویز
سوم تعلقہ دار صاحب کی درست نہیں ہے ــ لہذا ــ تجویز ہوئی ــ کہ تجویز
منسوخ کر دیجاوے اور چاہئیے کہ مقدمہ میں از سر نو تجویز صادر کیجاوے ــ
مولوی حافظ ــ احمد رضا خانصاحب رکن ایسے جرائم سنگین عین
سرکار مدعی ہو سکتی ہے ــ صرف راضی نامہ پر کسی شخص کے خارج نہیں ہو سکتی
خصوصاً جب فرد قرارداد جرم مرتب کر دی گئی ہو عدالت ماتحت نے کوئی رائے
واقعات پر نہیں دی ہے اسواسطے بلا تجویز مقدمہ کو خارج کر دینا خلاف قاعدہ ہے
لہذا حکم ہوا ــ کہ نگرانی منظور فیصلہ ماتحت منسوخ مثل مقدمہ واپس جاوے کہ
از سر نو بعد تکمیل تحقیقات ، واقعات کے لحاظ سے جو فیصلہ قانوناً مقتضائے انصاف ہو
صادر کیا جاوے ــ

## صیغہ ایضاً ــ اجلاس ایضاً

## باجلاس مولوی علی رضا خانصاحب و مولوی حافظ احمد رضا خانصاحب ارکان مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

سوپیا ولد ہ اید پا وغیرہ مستغیث بنام چپ اپا ولد انپا وغیرہ ملزمین

مقدمہ نمبر ۱۴۰ ، فیصلہ ۲۲ آبان ۱۳۱۲ فصلی

مقدمہ نوہین مذہب ــ کیا جاتا سمجھا جاتا ہے ــ . .

## خلاصہ

چند اشخاص نے ، موسے توہین مذہب کا کیا عدالت ماتحت نے اونکے خلاف تجویز
کی اور بصیغہ نگرانی کوئی وجوہ پیش نہیں کیا صرف یہ عذر کیا کہ اگر جرم بلوہ ثابت
تھا لو جرم ضرر رسانی ثابت تھا ــ
تجویز ہوئی کہ جب ضرر رسانی کا موسے تھا تو کسی گواہ کے بیان کرنے سے
کہ ما سبیشہ [illegible] عدالت کے ذہن نشین تھا کہ اوس جرم کو بھی قائم کرتی ــ

نگرانی بنا اصی فیصلہ مولوی حسن علی خانصاحب سوم تعلقدار کلبرگہ ۲۶ دی بہمن ۱۳۱۲ ف حکم مقدمہ خارج مدعی علیہم

اس [illegible] مین کوئی [illegible] وجہ [illegible]
کہ بلا کرت اسقاط حمل [illegible] اور [illegible] اسقاط حمل اوس دوا [illegible] ہوا [illegible] نمبر ۲
متوفاۃ کو کہلائی۔ جو کچہ اس باقی [illegible] نمبر ۲ کا اقرار [illegible]
وہ یہ کہنی ہے کہ متوفاۃ کی خواہش اور رضامندی [illegible] کی وجہ کہلائی ہی
اس اقبال ہرگز [illegible] نہین ہوتا ہے کہ اس [illegible] سے حمل [illegible]
اور سقوط حمل با اثر دوا باعث وفات [illegible] ہوگیا۔ یہ بہی ثابت نہین ہے کہ
حمل ساقط ہوا [illegible] پایا جاتا ہے کہ [illegible] دوا اسقاط حمل دی اور متوفاۃ
وہ دوا کہائی اسلیے اقدام اسقاط حمل کا جرم عاید ہوتا ہے۔ اگر حمل ساقط
ہوتا تو دفعہ ۳۱۲ کی ملزمہ مجرم ہوتی اس جرم کے لیے تین سال قید کی انتہا
سزا مقرر ہے۔ حالت اقدام مین ایک سال سے زیادہ سزا [illegible]
نہین ہوسکتی۔ ملزم نمبر (۱) کی نسبت جو جرم قرار دیا گیا ہے [illegible] وجوہ سے بیجا ہے
اول یہ کہ خود ملزم سے آشنائی تہی اور [illegible] کہا گیا تہا کہ یہ شریک جرم ہے
دفعہ ۲۰۱ شریک جرم سے متعلق نہین ہے۔ ثانیا اسنے کہین اقبال نہ کیا کہ اسنے
بنظر اخفاء جرم کوئی فعل کیا۔ ثالثاً جسوقت اسنے متوفاۃ کی لاش ملزمہ نمبر ۲ کے
مکان سے لیجاکے ندی کے کنارے ڈالدی اوسوقت کوئی جرم مین ناخون
تہا۔ اور کوئی جرم قایم ہوا تہا۔ لہذا ملزم نمبر (۱) قابل رہائی ہے۔
حکم ہوا۔ کہ ملزم نمبر (۱) رہا کیا جاے۔ مجرمہ نمبر ۲۔ ایک سال قید با مشقت
بہگتے۔

**مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی بحیثیت رکن۔ نسبت ملزم نمبر (۱)**
کوئی اقبال مستلزم سزا کا متصور نہین ہوتا نہ شرعاً نہ قانوناً نسبت ملزم نمبر ۲ دوا
اسقاط حمل دینا اوس سے حمل ساقط ہونا نہین پایا جاتا اقدام اسقاط اور بوجہ
اسکے ناک کاٹنے کے بعد وفا کی تکمیل اگر دیکہا جاے تو کچہ مضایقہ نہین اسلیے مجہے
بہی بالکلیہ تجویز صدر سے اتفاق ہے۔

بصیغہ مرافعہ فوجداری
نشہ اجلاس کامل

۱۷۹

اسقاط حمل — اسقاط حمل بوجہ ہلاکت ہو۔ اس بات کا ثبوت کہ اسقاط حمل واقع ہوا۔
اقدام اسقاط حمل — شرکت جرم۔

خلاصہ

ایک عورت کو ملزم نمبر (۱) سے ناجائز طور پر حمل رہا اور ملزمہ نمبر ۲ سے اوسنے اسقاط حمل کی دوا لیکر کھائی اور دوائی کے اثر سے فوت ہوگئی اور بارادہ اخفای واردات ملزمان نے لاش کو رات کے وقت ندی کے کنارہ پھینکدیا اور اسکی ناک اس غرض سے کاٹی کہ دوائی اسقاط حمل سے فوت ہوئی اس بات کا ثبوت نہ تھا کہ اسقاط حمل سے ہلاکت ہوئی اور اسقاط حمل وہی دوا سے واقع ہوا جو ملزمہ نمبر ۲ نے دی تھی اور نہ کوئی اسقاط حمل کا ثبوت تھا۔ صرف اتنا ثابت تھا کہ ملزمہ نمبر ۲ نے دوا اسقاط حمل دی اور متوفاۃ نے وہ دوا کھائی —
تجویز ہوئی کہ صرف جرم اقدام اسقاط حمل ثابت ہے —

بمقابلہ کیل سرکار مثل ملاحظہ ہوئی۔ واضح ہوتا ہے کہ مساۃ بھاگو کی لاش ندی کے کنارے ملی کہا جاتا ہے کہ یہ متوفاۃ مسمی پانڈو ملزم نمبر (۱) سے ناجائز حاملہ ہوئی۔ اور ملزمہ نمبر ۲ مساۃ رائو سے اسقاط حمل کی دوا لیکے کھائی اور اسی دوا کے اثر سے فوت ہوگئی —

یہ بھی بیان ہوتا ہے کہ ملزمان نے بارادہ اخفاء واردات ملزمہ کی لاش کو شب کے وقت ندی کے کنارے پھینکدیا۔ اور ملزمہ نمبر ۲ نے لاش کی ناک اس غرض سے کاٹی کہ یہ خیال نہ پیدا ہو کہ دوای اسقاط حمل سے وہ فوت ہوئی ہے۔ عدالت ضلع اور صدر عدالت نے باتفاق ملزمہ نمبر ۲ جرم مندرجہ دفعہ ۳۱۴ — تعزیرات ہند کا مجرم اور ملزم نمبر (۱) کو جرم مندرجہ دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند کا مجرم قرار دیا ماسوا اسکے عدالت ضلع نے دونوں ملزموں کو سات سات برس قید سخت کی سزا تجویز کی لیکن صدر عدالت نے ملزم نمبر ۱ کی سزا صرف دو سال تجویز کی اور ملزمہ نمبر ۲ کی سزا مجوزہ ماسوا عدالت ضلع سے اختلاف کیا — عدالت ضلع اور صدر عدالت دونوں نے تشخیص اور تعین جرم میں غلطی کی ہے — دفعہ ۳۱۴ — ایسے اسقاط حمل سے متعلق ہے جسکا نتیجہ ہلاکت ہو

[illegible] ۱۴۱۴

کو [illegible] جرم [illegible] اقبال جرم [illegible]
[illegible] قلم بند کیا [illegible]
[illegible] اس وقت [illegible]
[illegible]
[illegible] جرم [illegible] مدالت [illegible]
[illegible] پولیس [illegible]
[illegible]
[illegible] کر [illegible]
[illegible] بالکل
انکار [illegible] خود کشی [illegible]
[illegible]
[illegible] پیش [illegible]
[illegible] الی الی تھی [illegible]
[illegible] واسطے [illegible]
[illegible] ملزم [illegible] تعلقہ [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] اقبال
حالت تفتیش [illegible]
[illegible] اقبال [illegible]
[illegible] احتیاط [illegible] ملزم اقبال
نہیں کرتا ہے اور [illegible] احتیاط [illegible]
[illegible]
[illegible] قابل [illegible]

باجلاس مولوی میرزا [illegible] صاحب [illegible] صدر محکمہ [illegible] و [illegible] صاحب
[illegible] مولوی محمد محی الدین خان صاحب ارکان [illegible]
عدالت العالیہ [illegible] کارروائی

سرکار عالی بنام کشتا ولد بالسنگہ غیر حاضر

ضلع [illegible] اقبال جرم ملازم [illegible] - اقبال کا خلاف منشا گرفتہ [illegible] - آیا ایسا اقبال قابل ادخال شہادت ہے - عدم موجودگی دیگر ثبوت - اقبال سے انحراف - [illegible] زیادہ عرصہ تک ملزم کو حراست میں رکھنا -

خلاصہ

ایک شخص پر یہ الزام لگایا گیا کہ اوس نے اپنے بھائی کو قتل کیا اور کوئی شہادت اسکی تائید میں پیش نہیں ہوئی بلکہ [illegible] کے ذریعہ ملزم کا اقبال [illegible] پانچویں گشتی نمبر [illegible] اور چار مہینے کے بعد جب ناظم ضلع کے سامنے مقدمہ پیش ہوا پھر ملزم کا بیان قلمبند کیا گیا جو پہلے بیان سے بالکل مختلف تھا اور قرار داد جرم کی ترتیب کے بعد اوسی طرح پر ارتکاب جرم سے انکار کیا اور پہلے بیان ملزم نے جن لوگوں کا قتل کے وقت موجود ہونا بیان کیا تھا اونہوں نے اوسکی تکذیب کی

تجویز ہوئی کہ الزام ثابت نہیں ہے

مولوی میرزا [illegible] صاحب [illegible] ناظم عدالت ضلع نانڈیر نے [illegible] کی نسبت ملزم کو سزای قید دس سال با مشقت کی تجویز فرمائی
اس مقدمہ میں کوئی ثبوت از قسم شہادت وغیرہ نہیں ہے - ملزم اور مقتول دونوں حقیقی بھائی ہیں -
اول تعلقدار صاحب نانڈیر نے صرف ایک اقرار کی بنیاد پر تجویز سزای قید دس سال کی ہے جو [illegible] تعلقدار نے قلمبند کیا تھا مگر حالت یہ ہے کہ [illegible] بحالت تفتیش پولیس نے ملزم کو دوم تعلقدار کے پاس حاضر کر کے بیان قلمبند کرایا یہ بیان بتاریخ [illegible] خورداد

۱۴۲۶

[illegible] عدالت ضلع میں چالان ہوا۔ عدالت ضلع نے ملزم کا بیان قلمبند کیا۔ [illegible] ملزم کا دوسرا بیان صاحب کے قلمبند فرمایا تھا۔ اوسمیں ملزم [illegible] کہا کہ اسکا سمدہ بہائی کا ہونا ساں کر لیا۔ اور گہا کہ بلاکر [illegible] سال کا تہا۔ لیکن اسکا مارا اور بیکا اور سمدہ بہائی۔ [illegible] ملزم کے بیان کی تائید [illegible] اور اپنا جرم موجود ہوا ظاہر کیا۔ اور یہ جو بیان کہ ملزم نے عدالت [illegible] اسمیں مندرجہ واقعات بھی بالکل اون اقعات سے کہ جو بیان [illegible] دوسرے تعلقدار صاحب میں ہیں بہت مختلف ہیں اور یہ اقبال مذکور ثابت ہوا ہے چونکہ دوسرے تعلقدار سے اقبال ملزم ہوا ہے اون شرائط کے ساتھ قلمبند ہیں کیا گیا تہا جو مجلس عالیہ عدالت نشان [illegible] مقرر ہیں ہیں اور دوسرا بیان کہ ملزم کا عدالت [illegible] صاحب نے قلمبند کیا اوسمیں جو واقعات درج ہیں وہ اقبال قتل کی حد تک [illegible] پہونچے۔ عدالت ضلع میں ملزم نے گلو کے قتل سے اقبال نہیں لیا اور ملزم کے دونوں بیانات کے مقابلہ سے ثابت ہوتا ہے کہ دونوں بیانات مختلف ہیں جسکا نتیجہ بادی النظر میں یہ ہوگا کہ کوئی بیان بہی قابل اعتبار نہیں ہیگا اور ساتھ ہی اسکے جب پولیس کی کارروائی کو دیکہا جاتا ہے تو بہت شبہ معلوم ہوتا ہے اگر فی الواقع ملزم کو ارتکاب جرم سے اقبال تہا تو اسکی کوئی وجہ معقول نہی کہ ملزم فوراً قلمبندی اقبال جرم کے لئے عدالت میں نہ پیش کیا جاتا کوئی وجہ اسی صورت میں ۱۶ روز تک ملزم کو اپنی حراست میں رکہنا ضرور نہتا اور جب بلا [illegible] کافی اتنی مدت تک ملزم زیر حراست رکہا گیا تو بہت شبہ ہے اسمیں کہ ملزم کو ارتکاب جرم سے اقبال تہا اور ایسے حالات میں کہ اقبال قلمبند ہو چکا تہا ساڑہے تین مہینے تک پولیس کو بعد اقبال جرم کے زیر حراست رکہنے کی کوئی وجہ نہیں تہی۔ مگر جب پولیس نے بعد اقبال اتنے عرصہ تک ملزم کو زیر حراست رکہا اور ساڑہے تین مہینے کے بعد چالان کیا تب پولیس کا فعل بہی پولیس کی کارروائی کے مشتبہ ہونے کی طرف خیال رجوع کراتا ہے۔ اور ضرور یہ کہنا پڑے گا کہ اقبال ملزم اور اختلاف بیانات ملزم پولیس کی کارروائی کا نتیجہ ہے۔ اور ان حالات میں مشکل تہا کہ ملزم کے اقبال پر اعتبار کیا جاتا۔ مگر حاصل جو انعمال

[illegible] ملزم [illegible] ۱۲ اشہر [illegible] اور [illegible]

[illegible] کے بعد اول [illegible] اقرار کے اجلاس میں ملزم کو [illegible]

[illegible] ملزم [illegible] قتل بخلاف اقبال سابق کے دوسری طرح

[illegible] کی [illegible] یہ کہا کہ [illegible] خود [illegible] اوسی [illegible] سرزد ہوا

[illegible] تھی [illegible] فرد قرارداد جرم کے سبب ملزم [illegible] ہوا آزاد

[illegible] انکار کیا اور یہ کہا کہ [illegible] (مقتول) کی [illegible] خودکشی کی

علاوہ [illegible] بیان اول [illegible] شہادت ہی اور بیان ثانی مین اقبال

جرم [illegible] پایا جاتا ہی۔ پہلے اقبال مین ملزم نے [illegible]

[illegible] ارتکاب جرم کا واقع ہونا بیان کیا تھا لیکن

[illegible] معلوم ہوا کہ [illegible] پایا جاتا ہی

[illegible] کہا گیا تھا۔ بیان اول مین ملزم کے یہ امر موجود

ہے کہ وہ خون آلودہ لباس اپنا دھونے ندی پر گیا تھا اور اوسی حالت مین

گرفتار ہوا۔ لیکن وہ لباس نہین پیش ہوا۔ اور بیان اخر مین اسکے خلاف

یہ کہلوایا گیا کہ وہ بعد ارتکاب جرم لباس بدل کے چلا گیا تھا۔ ان تمام

حالات پر غور کرنے کے بعد ملزم کے بیانات مختلفہ اور [illegible] سے ایسا اطمینان

نہیں ہوتا ہے کہ ملزم کو قتل عمد کا مجرم قرار دیا جاسے۔

## حکم ہوا کہ

ملزم بعد ثبوت جرم [illegible]

[illegible] محمد [illegible] صاحب [illegible] پولیس نے لگایا کہ او

گیا تو اپنے حقیقی [illegible] کو ہلاک کیا اور اس طور پر وہ قتل عمد کا مرتکب ہوا۔

۱۹- [illegible] کا [illegible] کیا تو زخمی ہوا اور مرگیا۔

۲۰- [illegible] کو گرفتار کیا گیا۔ اور [illegible] کو سولہوین [illegible]

[illegible] الدین خانصاحب [illegible] کے سامنے بغرض قلمبندی اقبال پیش

کیا گیا اور [illegible] اوسکا اقبال قلمبند کیا گیا جسکے بعد تقریباً ساڑھے تین [illegible] بعد

[illegible] قسم کی بیماری [illegible] نہیں ہوسکتی [illegible]

۱۳۴۸ [illegible] آل حسن صاحب [illegible] اجلاس [illegible]

[illegible] مدعی کو [illegible] مقدمہ سے [illegible] اس کی ڈگری [illegible]

[illegible] اراضی [illegible] زوجہ [illegible]

[illegible] مدعی [illegible] اراضی [illegible]

[illegible] کا [illegible] متعلق ہے ۔ اس [illegible] اراضی [illegible] تنقیح

[illegible] اپیل [illegible] کوئی عذر قانونی [illegible] نہیں کیونکہ [illegible] کا اپیل [illegible]

[illegible] قانون کے [illegible] سماعت نہیں ہو سکتا [illegible] وجوہ اپیل [illegible]

[illegible] قانونی عذر نہیں ہے ۔ اسلیے کہ اس مقدمہ میں فریقین [illegible] سے [illegible] تھی

[illegible] تھی ۔ مدعی کا بیان یہ تھا کہ زمین [illegible] موروثی [illegible]

[illegible] بیان کرتا تھا کہ مورث اعلیٰ فقیر جی [illegible] کشن راؤ [illegible]

[illegible] ۔ مدعی علیہ کہتا تھا کہ یہ زمین اوسکے والد کی ہے عدالت ماتحت نے موروثی

فقیر جی کی قرار [illegible] اور مدعی کو [illegible] یہ سب واقعات ہیں کوئی قانونی بحث

نہیں ہے اسلیے اجلاس کامل میں اپیل نہیں ہو سکتا ہے ۔

حکم ہوا کہ

اپیل معہ خرچہ نامنظور ۔

مولوی محمد محی الدین خانصاحب رکن ۔ مرافعہ نامنظور ۔

جلسہ کاملہ

باجلاس مولوی حافظ سید احمد رضا خانصاحب مولوی محمد یسین خانصاحب

و مولوی محمد نظام الدین صاحب ۔ بی ۔ اے ۔ بی ۔ ایل ارکان مجلس عالیہ عدالت

نمبر مقدمہ ۳۶ [illegible] ۱۹ [illegible] ۱۳۴۰ فصل

[illegible] ولد [illegible] راؤ موتی مدعی مرافعہ — مولوی [illegible] الدین صاحب وکیل [illegible]

نام

۱ [illegible] راؤ دل کوشا [illegible] مدعی علیہ مرافعہ [illegible] ولایت کوشا [illegible]

۲ ۔ [illegible] ولد [illegible] متوفی [illegible]

مولوی محمد عبد [illegible] وکیل [illegible]

دوم تعلقہ [illegible] سے قلمبند کیا اس وجہ سے کہ یا بابت کی سزا کا فیصلہ کیا [illegible]
قابل یقین ہے اور سزا دینے کی وجوہات جو اوپر لکھے گئے۔ اور [illegible]
قلمبند ہوا۔ علاوہ اس وجہ کے جو اوپر مذکور ہے [illegible] قلمبندی
اقوال مذکورہ [illegible] پس بوجوہات مذکورہ [illegible]
[illegible] کوئی شہادت [illegible] پیش کی [illegible]
کے جو [illegible] وابستہ [illegible] ایسی حالت میں [illegible]
ملزم کے خلاف قتل عمد کا کوئی ایسی شہادت موجود نہیں ہے [illegible]
ملزم مجرم قرار دیا جا سکتا ہے پس ان حالات [illegible]
رہا کیا جا سکے اور [illegible]
اور [illegible] ملزم [illegible]
انصاف ہو کر حسب حکم [illegible] ملزم رہا۔ [illegible]
مثل باقاعدہ [illegible] ہو کر داخل دفتر ہو۔

## اجلاس کالر

باجلاس [illegible] فضل حسین [illegible] مجلس [illegible]

اُدھورا و یدری [illegible] | راجا چارسی [illegible]

بنام

مستاجی ردی [illegible] مرافعہ علیہ | [illegible]

دعوے [illegible] انعام — آبا یہ مقدمہ درجہ کے [illegible]

بحث واقعاتی

## خلاصہ

مدعی کو جائیداد متنازعہ سے ایک ثلث اراضی کی ڈگری [illegible]
اس کی ناراضی سے اجلاس کامل یعنی مرافعہ کیا گیا کوئی عذر [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

ہر شخص کو اختیار ہو کہ [illegible] کو جس [illegible]

[illegible]

[illegible] نامنظور

مولوی محمد یسین خاں صاحب [illegible] مورخہ سوم ذیحجہ [illegible] کیا گیا ہے۔ [illegible] دستاویز کو [illegible] ہے۔ امر قابل غور [illegible] معاہدہ [illegible] قانوناً [illegible] ناقابل [illegible] کہ [illegible] دعوی [illegible] خدمت [illegible] معاوضہ [illegible] سال [illegible] رقم مرقومہ بالا [illegible] وکالت کی [illegible] اگر [illegible] نہ کرے تو وہ کبھی [illegible] قطع نظر اس کے ایسے معاہدہ کی پابندی [illegible] ہماری رائے میں بلحاظ ان جملہ حالات [illegible] دستاویز [illegible] کے لئے [illegible] معاہدہ [illegible] قابل نفاذ ہو [illegible] نظر بریں [illegible]

مولوی محمد نظام الدین صاحب [illegible] رکن - اس مقدمہ میں [illegible] حق وکالت [illegible]

[illegible]

معاہدہ وکالت [illegible] اور کسی قانون کا [illegible] معاہدہ ہے - آیا ایسا اقرار جبراً و نافذ

سمجھا جا سکتا ہے [illegible] قابل [illegible] ہے [illegible] بلا شرط [illegible] دیکھا

جبراً [illegible] ہو گیا

فقط [illegible]

[illegible] اور [illegible] کہا کہ [illegible]

[illegible] کام [illegible] دستاویز [illegible]

[illegible] گیا —

[illegible] کہ وہ جبراً [illegible] اور [illegible]

[illegible] کرے

مولوی حافظ سید احمد رضا خان صاحب رکن —

۱— عدالت ابتدائی دیوانی ضلع اندور سے بتاریخ ۱۳ - آبان ۹۹ ۱۲ ف ڈگری استقرار حق وکالت و مبلغ (۱۱۲۵) حالی کی معہ خرچہ مشتبہ بحق مدعی [illegible] باقی دعوے نسبت عدم جواز معاہدہ ساقط کیا گیا —

۲— مرافعہ اولیٰ صدر عدالت صوبہ شمالی سے بتاریخ دوم شہریور ۱۳۰۰ ف اپیل مدعا علیہ نسبت حق وکالت مدعی منظور ہوا یعنی (شیولنگا بائی) کا (حال فوت) —

۳— مرافعہ ثانیہ جلسہ منصفہ عدالت العالیہ سے بتاریخ ۲۶ - آذر ۱۳۰۱ ف اپیل مدعی نسبت حق وکالت نامنظور ہوا —

۴— اب مرافعہ ثالثہ جلسہ کاملہ عدالت العالیہ میں منجانب مدعی پیش ہے —
مدعی بربنا دستاویز مورخہ سوم ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ امر دعویدار ہے - اس دستاویز میں یہ وعدہ اور اقرار ہے کہ (۱۰۰۰) سالانہ بابت حق وکالت مدعی کو دیا جائیگا یہ امر مسلمہ فریقین ہے کہ نویسندہ دستاویز فوت ہو گئی - اب یہ مسئلہ تو صاف ہے کہ مؤکل کے مرجانے سے وکالت ساقط ہو جاتی ہے مگر یہ امر قابل تجویز ہے کہ ایسا اقرار جبراً عدالت کے ذریعہ سے قابل نفاذ ہے یا نہیں —

اس دستاویز کے آخر میں لکھا ہے کہ ([illegible] پر دستخط منظور ہے) [illegible] کہ یہ تحریر [illegible] - اگر عام طور پر دیکھا جائے تو [illegible] لینا یا [illegible] اجرت

152

[illegible] مسٹر [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible]

مولوی حافظ [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

(۲) [illegible]

[illegible] نامنظور ہوا -

(۳) [illegible]

[illegible] نامنظور ہوا

(۴) [illegible]

مدعی [illegible]

[illegible]

(۱) آیا مدعی کا [illegible] معزول نہیں ہوسکتا ہے —

[illegible]

۲ — آیا مدعی [illegible] معزول [illegible] ہے ؟

آیا مدعی [illegible] حق وکالت [illegible] ہے ؟

۳ — مدعی [illegible] کا [illegible] ؟

[illegible]

۱ — [illegible] اوس شرط خدمت اوسکو معاش حسب اقرارنامہ مورخہ [illegible] ہے کہ اگر کام نہ لیا جاسکے تو بھی معاش بحال رہیگی آیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ مدعی معزول نہیں ہوسکتا ہے اگر مدعی معزول ہو جاوے تو معاش مشروط الخدمت بحال نہیں رہ سکتی ہے

کام نہ لینا اور معزول کرنا اسمین بہت فرق ہے — ہر آقا مختار ہے کہ درصورت بدچلنی [illegible] خادم کے اوسکو معزول کرے — ایسی صورت مین خادم معاش مشروط الخدمت [illegible] نہو سکیگا —

۳ — درصورت عزل کے مدعی مستحق نہین ہے کہ حق وکالت پاوے —

۴ — مدعی کا دعوے صحیح طور پر ساقط کیا گیا اور وہ مستحق کسی ڈگری کا نہین ہے

## فیصلہ

دعوے مدعی کا ساقط ہو — مرافعہ علیہ نمبر۱ — ہنمنت راؤ کا خرچہ نہین لایا گیا —
مرافعہ علیہ نمبر۲ — لنگراج پینار کا خرچہ ذمہ مرافع مدعی کے عاید ہو —

## [illegible]

باجلاس مولوی حافظ سید احمد رضا خان صاحب و مولوی محمد یسین خان صاحب و مولوی محمد نظام الدین صاحب — بی — اے — بی — ایل — ارکان مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible] رکن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قانوناً ایسا معاہدہ [illegible]

[illegible] لہذا حکم ہوا کہ مرافعہ [illegible] نامنظور ہو
فیصلہ عدالت ماتحت بحال رہے -

مولوی محمد نظام الدین صاحب بی اے - بی - ایل رکن

بربنائے دستاویز مؤرخہ دوم ذیقعدہ ۱۳۰۹ھ دعویٰ رقم [illegible]
مدعی کا [illegible] (بالحصہ) [illegible] سالانہ کے کیا جاتا ہے - اسکی تائید میں ایک
محضر مؤرخہ ۱۶ ذی قعدہ ۱۳۱۴ھ مدعی پیش کرتا ہے - اور ایک حکم راجہ چندو لال
بہادر مؤرخہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۲۲ھ پیش کرتا ہے مدعی علیہ کو [illegible] رقم کے دینے سے انکار ہے

امور قابل انفصال

۱- کیا مورث مدعا علیہ نے بعوض قتل مورث مدعی رقم متدعویہ کا دینا تسلیم کیا
۲- کیا ایسا معاہدہ جائز تھا -
۳- کیا کسی حاکم مقتدر نے ایسے معاہدہ کے نفاذ کا حکم دیا ہے -
۴- کیا مدعا علیہ رقم متدعویہ کے دینے کا ذمہ دار ہے -

رائے مع وجوہ

۱- مورث مدعا علیہ نے بعوض قتل مورث مدعی کے کسی رقم سالانہ کا دینا تسلیم کیا تھا
یہ ثابت نہیں ہے نہ قتل کے عوض میں ایسی مصالحت جائز ہے - ہلاکت کا معاوضہ اگر
حاکم مقتدر دلادے تو رقم معینہ نہ کہ غیر محدود جس کا واجب الادا ہونا چاہیے ایسا
ہر سال استمرار کے واسطے معین نہیں ہو سکتا ہے -
۲- اگر ایسا معاہدہ ہوا بھی ہو تو وہ ناجائز تھا اور قابل نفاذ نہ تھا - قتل کسی
حالت میں بلا تجویز حاکم کے کہ قتل کس سے سرزد ہوا قابل ادائے دیت کی نہیں ہو سکتا ہے

[illegible] جائز [illegible]

[illegible]

[illegible] کے موافق ایسا معاہدہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فخر مطبوعہ صفحہ ۳۲۶ [illegible] سے ظاہر ہوتا ہے کہ

[illegible] حکام نے ایسا معاہدہ جائز قرار دیا مگر حضور والا ثبوت قانونی نہیں ہے

اور [illegible] مستند [illegible] محفوظ ہو [illegible]

[illegible] ماحصون کی معلوم ہوتی

[illegible] ظاہر نہیں ہوتا کہ ان [illegible] کی کیا ضرورت

ہوئی [illegible] کوئی عبارت بھی ایسی [illegible] نہیں ہے جس سے

واضح صاحب کی تصدیق ثابت ہو۔ اسکے بعد ایک نقل حکم راجہ چندو لال بہادر

مورخہ ۱۰ ربیع الاول ۱۲۴۳ھ پر استدلال کیا جاتا ہے کہ [illegible] قاضی

تراب الدین کی مہر سے جاری ہوئی ہے جسکی [illegible] اسکی نسبت

اور تصدیق کسی دوسرے ثبوت سے نہیں ہوئی۔ اسکے مضمون سے خود اسکی

نااہلی ظاہر ہے کیونکہ حکم واقعہ قتل کے صرف تین مہینے بعد کا [illegible] پانچسو روپیہ

سالانہ [illegible] رہنے کا ذکر ہے لیکن جب اوسوقت تک سال ختم نہیں ہوا تھا تو

کیونکر راجہ چندو لال بہادر کے پاس شکایت پیش ہوئی کہ زر سالانہ دیا نہیں جاتا

اور [illegible] انہوں نے یہ حکم صادر فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نقل حکم کے بنانے کے

وقت [illegible] اسکا خیال نہ رہا کہ جو تاریخ تحریر [illegible] کی جاتی ہے وہ واقعہ قتل کے اسقدر

[illegible] زمانہ کی ہے۔ بس ان جملہ حالات پر نظر کرکے میں اس نقل کو غیر صحیح اور غیر

قابل استدلال تجویز کرتا ہوں اور جب یہ امر ثابت نہیں ہے کہ اوسوقت حکام نے

ایسا معاہدہ جائز قرار دیا تھا تو اب عام طور پر اس بات کی تجویز کرنا ضرور ہے کہ ایسا

معاہدہ جائز ہے یا نہیں۔ میری رای جلسہ منعقدہ کے معزز اراکین کی رای سے

متفق ہے اور میری رای میں ایسا معاہدہ بعوض قتل غیر قابل جواز و نفاذ ہے

## سلسلہ فیصلجات مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی

### مرافعہ متفرقہ دیوانی

### اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی میر فضل حسین صاحب ممبر مجلس و مولوی سید احمد رضا خانصاحب

مسماۃ محمود بیگم زوجہ واحد علیخان مرحومہ — مولوی غیاث الدین وکیل صاحب

بنام — بنام

احمد علیخان مدعا علیہ — مولوی ابو محمد حسن علی وکیل صاحب

دعوی مسترد کہ۔ تحقیقات ضمنی۔ ضرورت مہلت برائے ادخال اسٹامپ [illegible] منصفی۔

### خلاصہ

ایک عورت نے اپنے شوہر اور بیٹے کے متروکہ کے نالش منصفی کی عدالت کی [illegible] ہوی کہ مدعیہ کو [illegible] روپیہ ماہانہ تنخواہ ملتی ہے اور اوسنے دو دعوں کی نالش ایک عرضی کے ذریعہ سے اس غرض سے کی ہے کہ مجموعی تعداد دعوی زائد ہوجائے اب اوسکی آمدنی خرید اسٹامپ کے لئے غیر کافی قرار پائی اور اسی بنا پر بلا اجازت مہلت بغرض ادخال اسٹامپ دعوی کو خارج کیا عند المرافعہ تجویز ہوئی۔

کہ جبکہ مدعیہ کا فعل جائز تھا تو کوئی وجہ نہ تھی کہ اوسکو عدالت کی صلاح پر چلنے پر مجبور کیا جاتا اور تجویز ہوی

کہ جبکہ اسٹامپ کی قیمت قریب ایکہزار کی ہوتی ہے تو [illegible] روپیہ ماہانہ

۱۹۰۱ | ہر حد بالکل الدیہ [illegible] کرادہ [illegible] ہوا [illegible] اور
وہ [illegible] محدود [illegible] ادا ہونا چاہیے [illegible]
اوسکے ادا [illegible] ذمہ دار [illegible] ہو سکتے ہیں

۳۔ راجہ چیدولال بہادر کے [illegible] صادر ہو [illegible] کچھ [illegible] ایک سال
کے اندر وہ حکم صادر رہا۔ اصل حکم [illegible] نہیں ہوا۔ [illegible]
ہوئی [illegible] لکھا ہے کہ علاقہ داران [illegible] روپیہ سالانہ [illegible]
ہیں۔ اس [illegible] کی صحت کے [illegible] قابل [illegible] ہے۔

۴۔ وہ اسے قابل [illegible] کسی حالت میں ذمہ داری [illegible] نہیں ہو سکتی ہے۔
مدعا علیہ اس روپیہ متدعویہ کے ادا کرنے کا نہ انصافاً و نہ عرفاً و نہ قانوناً ذمہ دار
ہو سکتا ہے۔

فیصلہ

دعویٰ ساقط ہو۔ مرافعہ نامنظور رہا۔ مدعا علیہ سے جو خرچہ عدالت [illegible]
کیا ہے وہ ذمہ مدعی کے عاید ہو۔

[illegible]

ارکان مجلس [illegible] عدالت [illegible]

[illegible] ماصر

نام

[illegible]

[illegible]

عدم حاضری کا [illegible] عدالت [illegible]

میں [illegible]

## خلاصہ

عدالت ماتحت سے [illegible]

تھا کہ [illegible] کارروائی نہیں [illegible]

پیش کیا [illegible] عدالت [illegible]

## تجویز ہوئی

کہ [illegible] پیش ہوا تھا تو عدم حاضری [illegible]

[illegible] مولوی [illegible] علی صاحب صدر [illegible] ۱۲-۱ [illegible]

خواہ وہ ایک پردہ نشین عورت کو ملی ہے اوس سے یہہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ایکہزار کا اسٹامپ خرید کر سکتی ہے۔

مولوی فضل الحسین صاحب ممبر مجلس اپیل ... عدالت ... سلیمان ... اور ... کی ... یا نہیں۔ عدالت نے یہہ رائے قائم کی کہ مدعیہ کو ... خواہ ... اوس دعوی نالش ایک عرضی کے ذریعہ ... اس ... کہ مجموعی مقدار ... کے لحاظ سے ... دعوی ... ایکہزار اسٹامپ عرضی نالش ... اور ... مقدمہ ... اسٹامپ داخل کرنے ... مہلت دی ... کے اسٹامپ قریب ایکہزار ... خواہ وہ ایک پردہ نشین عورت ... کو ملی ہے وہ اس امر کی مقتضی نہیں ہے کہ یہہ خیال کیا جاوے کہ ایکہزار کا اسٹامپ خرید کرنا اوس کو ممکن ہے۔

حکم ہوا

کہ اپیل بطور مدعیہ مفلس سمجھی جا[وے]

اور اوسکی نالش مفلسانہ سماعت ہو ... وکیل ... عدالت ابتدائی ... تحریر کرے۔

... میں اپنے فاضل شریک جلسہ کی رائے سے متفق ہوں۔ عدالت کو یہہ دیکھنا چاہئے کہ کس طرح پر دعوے کیا جاتا ہے وہ ... کرسکتی ہے یا نہیں اور جب وہ ... کرسکے تو صرف ... کہنا چاہئے کہ اوسکے واسطے کہ ... اسٹامپ ... اور مدعیہ ... اسٹامپ دینے کی ہے یا نہیں۔ عدالت اپنے اس ... کے ... مدعی کو مجبور نہیں کرسکتی کہ وہ پہلے ایک دعوے کرے اور جب وہ ڈگری ہوجاوے تو ...

مولوی حافظ محمد رضا خان ...

مرافعہ ... دیوانی

اپیل ...

... مولوی ...

... بحال ...

... فیصلہ ...

... کسی ... واقع ...

خلاصہ

... مدعی ... کی ...

... قائم ...

... عدالت ... تجویز ...

تجویز ہوئی

کہ ... اشخاص ... کوئی ... کوئی ... واقع ...

... صورت ... صحیح واقع کی اطلاع ...

نہیں ...

مولوی ... احمد رضا خان ...

... مقام ...

... ۱۱ ...

مولوی [illegible] احمد رضا خان صاحب [illegible] عدالت سے ایک مرافعہ
مقتضی [illegible] منظور [illegible]
[illegible] کہ صدر عدالت میں [illegible]
کے [illegible] اگر کوئی کاروائی [illegible] تھا [illegible]
[illegible] صدر عدالت [illegible] مرافع سا کن
[illegible] منظور [illegible]
[illegible] اور [illegible] والی سے عالت
میں [illegible] کیا [illegible] انگریز کے رہنے والے [illegible] تحقیقات نا منظور کرنا
خلاف [illegible] ایسی حالت میں [illegible] علالت کے ہوش
[illegible] بالقل [illegible] حرکت کر سکتا ہو اور [illegible] دوسرا شخص بھی ایسا نہ ہو
[illegible] کے واسطے [illegible] کرے تو بیکس ایسے شخص کا
[illegible] صدر عدالت کو مناسب تھا کہ [illegible] مزید پیش کرنے کا
موقع دیتی اور [illegible] ثبوت و رائی قائم کرتی کہ [illegible] ہے یا نہیں [illegible]

## حکم ہوا

[illegible] واپس ہا سکے کہ عذر مرافعہ کی ثبوت لیکر حکم صادر فرماویں۔
اور اگر [illegible] درست خیال کیا جاوے تو جو ثبوت لیا جاوے وہ بمقابلہ طرفین کے
لیا جاوے تاکہ [illegible] سکو موقع سوالات جرح اور ثبوت تردیدی پیش کرنے کا ملے۔
مولوی علی رضا خان صاحب رکن [illegible] بھی اتفاق ہے کہ صدر عدالت میں مقدمہ واپس جاوے
کہ مرافعہ عذر بیماری کے نسبت تحقیقات کیا جاوے۔ اور بعد تحقیقات کے جو بمقابلہ فریقین
ہو جو رائے قرار پاوے وہ درست ہوگی مرافعہ کا [illegible] صداقت نامہ بیماری پیش کیا
تھا۔ اسلئے جسکی عذر بیماری تھا تو اوسکا ثبوت لینا مناسب تھا بعد ثبوت لینے
کے جو کچھ رائے ہووے اوسپر تصفیہ کیا جاوے فقط

[illegible] مولوی سید افضل حسین [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

واقعہ [illegible] مدعی علیہ [illegible]

[illegible] کہ مدعی نے بغیر اجازت [illegible]

[illegible]

[illegible] کا حکم دیا کہ مدعی اجازت حاصل نہیں کی تھی [illegible]

[illegible] بحقیقت مرافعہ علیہ [illegible] مدعی علیہم [illegible]

[illegible] نہوں نے کوئی ناجائز فعل [illegible]

[illegible] کی وہ ناجائز فعل نہیں ہے اور نہوں نے کوئی [illegible]

کو باور کرایا [illegible] کوئی مغالطہ دیا [illegible] ایک قانونی حوالہ [illegible]

کیا کہ مرافع کو حق قیام کا رہا [illegible] شراب کا [illegible] نہیں ہے [illegible] مدعی علیہم

علیہم کے قانونا ایسا نہیں ہے کہ وہ مدعی علیہم [illegible] جائیں

## حکم ہوا

کہ اپیل مدعی نامنظور ۔

## مرافعہ دیوانی

## اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی سید افضل حسین صاحب ممبر مجلس و مولوی محمد سعید خاں صاحب
مفتی بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عدالت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مدعا علیہم [illegible] فعل [illegible] مدعی [illegible]

[illegible] صرف ایک [illegible] مدعا علیہم [illegible]

[illegible]

[illegible] مدعا علیہم [illegible] مدعی [illegible]

[illegible] تجویز کرنا کافی [illegible] درخواست مدعا علیہم [illegible] (الف) [illegible]

[illegible] ایسا فعل اون لوگون نے کیا یا نہیں [illegible] نالش [illegible]

[illegible] میری [illegible] درخواست مین جو واقعہ مندرج ہے اوسکو مدعی اپنے

غلط بیان کرتا ہے [illegible] اور بغیر اجازت [illegible] شراب کا قصد کرنا جو اوس [illegible]

مندرج ہے اوس سے مدعیکو اقرار ہی ہے باقی رہا جن امور کو ان مدعا علیہم سے [illegible]

احتمال تو ہے [illegible] اس فعل سے مدعی کے اونکا خسارہ ہوتا یا ہوا اور [illegible]

[illegible] صرف اونکا خیال تہا جو اونہون نے کیا ظاہر ہے [illegible]

[illegible] مدعا علیہم مذکور [illegible] کوئی غلط واقعہ ایسا ظاہر کیا [illegible] مدعی [illegible]

[illegible] سے باز رکہا گیا [illegible] صرف ایک [illegible] اطلاع [illegible] اور

[illegible] ابتدائی ہے جو احتمالات اونکو [illegible] ظاہر [illegible]

[illegible] فعل کو خلاف قاعدہ تصور کرکے اوسکو اوس سے باز رکہا [illegible]

[illegible] بمقابلہ مدعا علیہم نمبر ۲ تا نمبر ۱۲ کو کچہہ نالش [illegible] پیدا نہین ہوئی [illegible]

عدالت ابتدائی نے تجویز کی ہے لہذا -

حکم ہوا

کہ مرافعہ معہ خرچہ نامنظور ہے -

[illegible]

داخل [illegible]

[illegible] فی الواقع [illegible] داخل [illegible]

عبارت [illegible] داخل [illegible]

قانون مذکور میں مقرر نہیں ہے۔ درحالیکہ کسی [illegible] عمارت [illegible]

تو اس عام [illegible] میں داخل سمجھا جانا چاہیئے [illegible]

ادا کرنے کی [illegible] نہیں ہو سکتا ہے۔

## حکم ہوا

کہ اپیل مجوزہ منظور، سرشتہ عدالت ہائے ماتحت [illegible] مقدمہ [illegible]
لئے اور تجویز کے لئے عدالت ابتدائی میں بھیجا جاوے [illegible] احکام وصول [illegible]
مقدمہ کو سماعت کریں [illegible] اپیل بحق اپیلانٹ [illegible]

مولوی محمد سعید خاں صاحب مفتی بحیثیت رکن [illegible] کو بھی اتفاق ہے۔

مرافعہ متفرقہ دیوانی

اجلاس متفقہ

## نظائر عدالت ضلع

[illegible] آا [illegible] رشید وکیل [illegible]

[illegible] مدعی

بنام

[illegible] وکیل خاص

[illegible] مدعا علیہ

[illegible] کہاتہ [illegible] ٹکٹ چسپان [illegible]

[illegible] ضمیمہ اول قانون اسٹامپ دفعہ ۲۳ قانون

اسٹامپ [illegible] ضمیمہ اول قانون اسٹامپ - اول قانون اسٹامپ - ادای

[illegible] جرمانہ کا اثر

### خلاصہ

ایک شخص [illegible] بار بہی کہاتہ نالش کی بہی کہاتہ پر صحت [illegible]

دستخط نہی اور ٹکٹ چسپان نہ تہے اس بنا پر عدالت ماتحت صدر عدالت نے

مقدمہ کو خارج کیا عند المرافعہ [illegible] دستخط [illegible] صحت

[illegible] دستخط [illegible] نہیں [illegible] ہوئی

کہ ضمیمہ اول قانون اسٹامپ [illegible] ٹکٹ لگا [illegible] ضرور تہا

اور تجویز ہوئی

کہ بہی کہاتہ بوجہ [illegible] کے جرمانہ ادا کرنے کی صورت مین [illegible]

[illegible] ہوسکتا ہے

مولوی سید افضل حسین صاحب میر مجلس عدالت ضلع اور صدر

عدالت [illegible] ہین کہ مدعی نے [illegible] بہی کہاتہ نالش کی بہی کہاتہ [illegible]

[illegible] پر مدعی علیہ کے دستخط ہین اور ٹکٹ چسپان نہین ہے اسلئے قانوناً بہی

[illegible] پیش نہین ہوسکتا اور قابل اخراج ہے [illegible]

[illegible] کیا ہے

[illegible] عبارت پر دستخط ہین وہ صحت [illegible] کی دستخط [illegible]

[illegible] کیا گیا ہے کہ جس بہی پر دستخط ہین وہ دستی بہی [illegible] بہی کہاتہ نہیں

آا [illegible] فیصلہ صدر عدالت اورنگ آباد [illegible] ۱۶ فرور دی [illegible]

۱۴۹

[illegible]

عدالت صاحب [illegible] تجویز [illegible]

[illegible]

ہے یہہ مراقع اسوقت پیش ہے [illegible]

[illegible] وکیل کو بھی موقع دیا [illegible]

راستے میں [illegible] عدالت کی تجویز یا اُنکا درست [illegible]

مطول طویل عبارت میں ہے مگر [illegible] تاریخ ۲۶ [illegible]

[illegible] اس تاریخ نیلام نہیں ہوا ۲۶ [illegible] ہوا [illegible]

صاحب [illegible] خیال کرتے ہیں اور بیان کیا ہے [illegible]

۲۵ کو نیلام ہوا [illegible] ہوا اور [illegible]

التوا کے [illegible] تعبیر [illegible] ایسا نہیں ہے [illegible] ۲۵ تاریخ

کو ہی واقع ہوا۔ [illegible] ۲۶ کو ہوا اسوقت [illegible]

کو بولی بولی گئی۔ اور [illegible] ۲۵ کو

بولی کم قیمت کی تھی [illegible] کو التوا

نیلام [illegible] درست [illegible] نہیں [illegible]

[illegible]

ہیں کیونکہ تعلق ہے [illegible]

بابت ہے [illegible]

۱۹۲۵ [illegible]

[illegible]

[illegible]

مولانا سراج الدین وکیل واسطے [illegible]

[illegible] کیا یہ ضروری [illegible]
کہ ایک ہی تاریخ [illegible] ہو۔ کیا [illegible] اجرای اشتہار [illegible] کی
سمجھی جائیگی۔

## خلاصہ

ایک [illegible] ایک ڈگری کے ادای [illegible] ہو گیا [illegible] ایک [illegible] درست [illegible]
ہوا اور دوسرے [illegible] ختم ہوا [illegible] ڈگری سے [illegible] کی [illegible] ہوا
اور عدالت ضلع [illegible] درخواست کو منظور کیا [illegible] عدالت سے [illegible] اس بنا
پر کہ ملتوی کیا کہ [illegible] کے لیے مقرر [illegible] تاریخ کو [illegible] دوسرے
اشتہار کے [illegible] کی تاریخ سے تیس یوم [illegible] نہیں [illegible]

[illegible] تجویز ہوئی

کہ [illegible] گیا [illegible] ہو لیو سکے سلسلے [illegible] دوسرے [illegible]
ختم کیا گیا تو ایسی کارروائی کو [illegible] ہیں کہ سکتے [illegible] تجویز ہوئی
کہ [illegible] اشتہار تاریخ [illegible] اشتہار [illegible] ہو گی [illegible]
[illegible]
[illegible] ایک ڈگری کے ادا [illegible] ہو گیا ہے۔ اور

[illegible]

۱۶۰

[illegible] عرصی میں کی [illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible] تجویز [illegible]
[illegible]
[illegible] ہوا۔

مولوی [illegible] خان صاحب رکن اس وقت [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] ایک مرافعہ صدر عدالت میں داخل کیا تہا۔ [illegible]
واپس کر دیے [illegible] اوس نے اوسکو پہر داخل نہیں کیا اور [illegible]
(۳۸۲) گنتی [illegible] کے مرافعہ ثانی داخل کیا اوس مرافعہ کو عدالت نے نامنظور کیا۔
اس تجویز نامنظوری کا یہہ مرافعہ ہماری روبرو پیش ہے اس معاملہ میں ہمیں صدر عدالت سے اتفاق
نہیں ہے۔ گنتی کے الفاظ تو یہہ ہیں کہ اگر کسی نے مرافعہ مطابق معمولی ضابطہ کے نہ کیا ہو
مگر اس سے یہہ مراد نہیں ہے کہ مرافعہ لیا جاتا مگر ایک عرصی کے داخل کرتے ہی سمجہا جاتا تہا
جبکہ عدالت نے اوس درخواست مرافعہ کو منظور ہی نہیں کیا۔ اور درستی کے واسطے واپس کر دیا
تو مقدمہ [illegible] ہی نہیں گیا۔ ایسی حالت میں مرافعہ کیا جانا نہیں کہا جا سکتا واسطے مقاصد
اس دفعہ کے۔ ہماری رائے یہہ ہے کہ ایسی حالت میں مرافعہ ثانی کے لینے سے انکار
صحیح نہیں تہا۔

تجویز ہوئی

کہ مرافعہ معہ خرچہ منظور کیا جاوے۔ اور صدر عدالت درخواست مرافعہ ثانی کو
قبول کرے۔

مولوی محمد سعید خان صاحب رکن مجہے بہی اتفاق ہے۔

مرافعہ متفرقہ دیوانی

اجلاس متفقہ

[illegible]

[illegible] ہوئی [illegible] عدالت [illegible]

اوسکے موافق [illegible] اسپارکی [illegible] کو [illegible]

دو چار روز [illegible] جو [illegible] کی تحریر [illegible]

میں درست نہیں ہے اور کوئی [illegible] ضابطہ [illegible]

تحریر کرتے ہیں کہ [illegible]

مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی رکن [illegible] کا [illegible] کو [illegible]

ضابطگی نہیں [illegible] نقص ہوا ہیں بعد سرزد [illegible] ہو سکتا

تجویز صدر عدالت لائق منسوخی ہے اسلئے مجھ کو [illegible] کی منظوری [illegible] اتفاق ہے [illegible]

تشریف لا [illegible] -

محمد رافع [illegible]

## اجلاس متفقہ

## باجلاس مولوی [illegible] خان صاحب رکن و مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی

## بحیثیت ارکان مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

[illegible] [illegible] لال ولد [illegible] لال [illegible] مدعی علیہ [illegible] وکلا حاضر

بنام

محمد اعظم علی خان ولد [illegible] خان [illegible] محمود [illegible]

دعوی [illegible] - فیصلہ عدالت ملہ درخواست مرافعہ کو

واپس کر [illegible] کیا جاتا ہے [illegible]

فیصلہ

[illegible] صاحب [illegible] عدالت [illegible]

[illegible] الامنی [illegible] صاحب [illegible] ۱۸

[illegible]

کہ [illegible] عدالت [illegible] فریقین [illegible] عدالت

[illegible] کیا گیا۔

مرافعہ دیوانی

اجلاس مشترکہ

باجلاس مولوی [illegible] صاحب رکن و مولوی [illegible]

[illegible] عدالت سرکار عالی

[illegible] مولوی محمد معین الدین [illegible] مولوی [illegible]

[illegible]

[illegible] سراج الدین صاحب [illegible]

[illegible] عدالت [illegible]

[illegible]

## خلاصہ

ایک [illegible] عدالت [illegible] دوسرے شخص [illegible]

[illegible] عدالت [illegible]

[illegible]

[illegible] گئی [illegible] حاکم کو [illegible]

[illegible] عدالت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

## فیصلہ [illegible]

ایک مقدمہ میں پیروی [illegible] اگر [illegible] کی سماعت کی [illegible] الراجح [illegible]

[illegible] تھا۔

مولوی [illegible] وکیل [illegible] تین شخص [illegible] وکیل حاضر ہیں۔ اور [illegible] حاضر [illegible] عدالت [illegible] ایک [illegible] تھی [illegible] پیروی میں خارج ہوئی۔ وکیل کچہری [illegible] آیا اور [illegible] نامنظور ہوگئی اور [illegible]۔ ہماری رائے یہ ہے کہ عدالت ابتدائی نے نامنظور [illegible] درخواست [illegible] کو [illegible] عدالت [illegible] ایک [illegible] غور کرنا تھا اگر [illegible] معلوم [illegible] اس [illegible] مدعیہ کے حقوق [illegible] ہوئی ہے۔ [illegible] کوئی پہلو [illegible] اور [illegible] میں [illegible] معلوم نہیں ہوا۔

---

[illegible] ۱۳ [illegible]

ہی اس تجویز سے اتفاق ہے۔

## مرافعہ دیوانی

## اجلاس متفقہ

اجلاس مولوی حافظ سید احمد رضا خانصاحب و مولوی سید علی رضا خانصاحب

ارکان مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

مسماۃ سکینہ بی بنت [illegible] مدیونہ ڈگری اپیلانٹ حاضر

بنام

رام لال مسری بمعیت ناظمہ سے ڈگریدار — مولوی [illegible] صاحب وکیل [illegible]

مرافعہ ۱۹

کارروائی اجرائی ڈگری۔ [illegible]

## خلاصہ

ایک ڈگری میں ایک مکان قرق ہوا مدیونہ نے عذر کیا کہ وہ [illegible] اور یہہ عذر نامنظور ہوا اور اوسکے بعد ظاہر کیا کہ یہ مکان مسکونہ ہے عدالت نے وجہ پہلے عذر کے اس عذر کو نامنظور کیا تجویز ہوئے کہ مدیونہ کے عذر کا تصفیہ بعد تحقیقات ہونا ضرور تھا۔

مولوی سید احمد رضا خانصاحب رکن ایک مکان ایک ڈگری میں قرق ہوا مدیونہ نے عذر کیا کہ یہہ عاشور خانہ ہے وہ عذر بہ مرافعہ دستی ۱۳۱۰ف کو نامنظور ہوا اوسکا مرافعہ اندرون میعاد مقررہ نہیں کیا گیا اوسکے بعد اسی مدیونہ نے اوسی مکان کی نسبت پھر یہہ عذر پیش کیا کہ یہ مکان مسکونہ قابل قرق و نیلام نہیں ہے۔ عدالت ماتحت نے اس عذر کو

[illegible] مرافعہ سماۃ مسماۃ [illegible] مولوی سید ابوتراب صاحب [illegible] عدالت دیوانی بلدہ مورخہ [illegible] ۱۳۱۲ف

اظہار کہ [illegible] دعوی بیرون بلدہ میں [illegible]
کہ باعث بہی ہے کہ سارے دعوے اندرون حدود اراضی عدالت [illegible]

مولوی حافظ [illegible] پیدا کمال رضا خان صاحب [illegible] دعوی [illegible] کا [illegible]
مدعا علیہ کو دعوی سے انکار ہے۔ عدالت ابتدائی [illegible]
باراضی سے ارجاعت مدعا علیہ عدالت اصل [illegible]
بیرون بلدہ سے تا سماعت اسی عدالت کی تھی [illegible] اندرون بلدہ [illegible]
سے اوسکے جواب میں وکیل مرافعہ علیہ بیان کیا کہ سارے دعوے [illegible] عدالت بیرون بلدہ
کے حدود اراضی میں پیدا ہوئی ہے مگر عرضی دعوے میں [illegible] بیان [illegible] کہ
داد وستد روپیہ کی سنگیباز ار اندرون حدود اراضی عدالت بیرون بلدہ ہوئی ہے یا
دستاویزات سارے دعوے وہاں لکہے گئے ہیں بلکہ عرضی دعوے میں سید علی جاگیر کو
سارے دعوے قرار دیکر لکہا ہے کہ یہہ سارے دعوے سنگیبار ار میں پیدا ہوئی حالانکہ
بالکل لغو ہے کہ مواصعات کی بید علی سنگیبازار میں ہوئے۔ بہرکیف وکیل مرافعہ علیہ کو اجازت
دی گئی کہ وہ مثل سے دکہلا دیں کہ وہ دستاویزات سارے دعوے کا لکہا جانا اور
داد وستد کا ہونا سنگیبازار میں ثابت ہے مگر وہ مثل سے ایسا ثبوت دکہلا نہ سکے ہیں
چونکہ سارے دعوے کا پیدا ہونا اندرون حدود اراضی عدالت مرافعہ علیہا ثابت نہیں
[illegible] کی سکونت اوسی عدالت کے حدود اراضی میں نہیں ہے اسواسطے میری
رائے میں عدالت بیرون بلدہ اسمقدمہ کی سماعت وفیصلہ کے مجاز نہ تہی۔

## حکم ہوا کہ

دعوے مدعی حسب صراحت بالا غیر قابل سماعت عدالت مرافعہ علیہا قرار دیکر خارج کیا جاکے
[illegible] جو کارروائی عدالت مرافعہ علیہا میں ہوئی ہے کالعدم قرار دیجاے۔ عرضی دعوے
[illegible] مدعی مرافعہ علیہ کو واپس دیا جاے کہ عدالت مجاز میں داخل کرے۔
خرچہ مرافعہ بابت عدالت ہذا و عدالت ماتحت ذمہ مرافعہ علیہ عاید ہو۔
مولوی محمد سعید خان صاحب رکن [illegible] ہوئے دعوے کے غیر مجاز محکمہ میں [illegible]

[illegible]

مولوی [illegible] صاحب [illegible] مولوی محمد سعید صاحب وکیل قائم مقام مرافع علیہ غیر حاضر ہے جس کے پشت پر یہہ لکھا ہے کہ وہ علیل ہے لیکن کوئی باضابطہ درخواست التوا کی نہیں پیش ہوئی اسلئے وکیل مرافع کی بحث سماعت کیا گئی ہے۔

عدالت نے عرضی نالش بغرض ترمیم واپس کی اور بعد ترمیم عرضی اوس مدت کے بعد پیش ہوئی جو عدالت رو وقت واپسی عرضی نالش ترمیم کے لئے دی تھی عدالت نے عرضی کو بوجہ انقضائے مدت نامنظور کیا۔ یہہ [illegible] صحیح نہیں ہے اگر مدت عطیہ عدالت کے بعد عرضی پیش ہو تو اوسکا صرف اسیقدر اثر ہوگا کہ بلحاظ قانون میعادی یہہ سمجھا جائیگا کہ گویا عرضی سابق میں نہین پیش ہوئی تھی لیکن اسوجہ سے کہ مدت عطیہ عدالت کے بعد پیش ہوئے عرضی نامنظور نہین ہو سکتے۔

حکم ہوا۔

کہ اپیل منظور ہو عدالت ابتدائی عرضی نالش لے لیوے اور حسب ضابطہ کارروائی کرے

۱۷۲ | ... اسوقت ... نا ... کار ہوا ... سے پہلے ماتور عاسہ کہا تہا۔ گر ہیرنڈ کانی وجہ ہیں ... ہدایت ... اشتہار ... اور اہ ... اکرا ... نظر ثانی ... سائر دیکہ بلکہ تحریر کرنا قرین انصاف بہا۔ ... ہر کہ ... اوس ... کا نہیں ... اور ... ملم وغیرہ تلاش ہو ... بعد تحقیقات تحریر ... لہذا۔

حکم ہوا کہ

حکم مورخہ ... ماہ تیر ... ۱۳۳۲ف ... معطل ... واسطے تحقیقات مدر مذکور کے واپس جائے ... مرحبہ حسب ضابطہ آخر فایدا کیا جائے۔

مولوی علے رضا نائب صاحب رکن کہتے ہیں کہ مجہے اتفاق ہے کہ مجرد اسبات کے کہنے سے کہ ماتور عاسہ ہے عذر مسکہ نہ ہونیکا ماضطور نہیں ہوسکتا تہا۔ اور جبکہ ایک حصہ کرایہ سے دیا تہا تو ممکن ہے کہ ماتور عاسہ ہوا ور اوسمین مدعا علیہ رہتی ہی ہو ہیں ایسے صورت میں تحقیقات کی ضرورت ہے اور اس سے مجہے اتفاق ہے کہ مقدمہ کی تحقیقات کیجا وے وکیل نے جو فریق ثانی کا اسوقت حاضر ہے یہہ بہی عذر کیا کہ خارج میعاد مرافعہ ہے مگر یہہ عذر نسبت اوس حکم کے نہیں ہوسکتا ہے جو عذر مسکونہ کے نسبت صادر کیا گیا تہا۔

مرافعہ متفرقہ دیوانی

اجلاس مفتقہ

باجلاس مولوی میر فضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی محمد سعید خاں صاحب مفتی بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالیہ

مرافعہ ... ۱۱ آبان ۱۳۳۱ف | اسرما نا بالغ بولایت سری رنگم مدرحود | آ | مولوی علاء الدین وکیل حاضر

[۱] مرافعہ ساراضی منصفہ مولوی احمد اللہ صاحب مددگار عدالت ضلع اطراف بلدہ مورخہ ۲۳ اردی بہشت ۱۳۳۱ف

یا ... اوسکا حوالہ [illegible] ادا ... [illegible]

[illegible] اقرار [illegible] ... کیونکر [illegible]

مدعی [illegible] رہن [illegible] شیو رام گیر [illegible]

[illegible] قرار [illegible] حوالہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ... امر ... کا وہ

[illegible] ... حوالہ [illegible] ... نہیں جاسکتا -

[illegible] الاصول [illegible] کہ اگر [illegible] تو یہہ حوالہ نافذ ہوگا

[illegible] الاثر [illegible] گا اور جب ایک معاملہ میں کسی دوسری معاہدہ ہوا تو اوسکی

خلاف بیان نہ ماننے کلی قابل توجہ نہیں ہے اسواسطے جس بنیاد پر عدالت ابتدائی نے

فیصلہ صادر فرمایا وہ میری راے میں درست نہیں ہے یہہ بحث کیجاتی ہے کہ یہہ

معاہدہ حوالہ کا بدل کیا ہے - درحقیقت تو مدعی کو ضرور نہیں ہے کہ وہ اوسکا بدل ثابت

کرے کیونکہ اوسکو حال سے خوب سمجھ سکتا ہے کہ وہ کیوں حوالہ لیا ہے مگر اسمقدمہ

میں روداد سے ظاہر ہے کہ شیو رام گیر کا مقطعہ مدعا علیہ کے پاس رہن تہا اور یہہ بخوبی

ممکن ہے کہ مدعا علیہ نے حوالہ اسی امید سے لیلیا ہو کہ وہ مقطعہ کی آمدنی سے روپیہ

وصول کرلیگا - اسکی تائید نواب اقبال یار جنگ بہادر کے اظہار سے ہوتی ہے کہ

جب وہ مقطعہ اونکے قبضہ [illegible] مدعا علیہ سے فک رہن کرایا

اور زر رہن ادا [illegible] وقت [illegible] زیادہ سود روپیہ کا مطالبہ کیا تہا مگر

اوسکے بابت کوئی قرارداد درمیان مدعا علیہ و نواب اقبال یار جنگ بہادر کے ہوا کیونکہ

جو فہرست نشان (ب) مثل میں پیش ہوئی ہے اور جسکو اسوقت فریقین تسلیم کرتے ہیں اور

وکیل مدعا علیہ و مدعا علیہا جس پر استدلال کرتے ہیں اوسکو نواب اقبال یار جنگ بہادر نے

تصدیق کیا ہے اور فہرست میں الف یا قرضہ [illegible] آئندہ ادا کیا گیا ہے اگر اسکے یہہ

معنے ہوں کہ وہ روپیہ نواب اقبال یار جنگ بہادر کے پاس امانت رہا ہو تو مدعا علیہ

[illegible] کہ وہ نواب اقبال یار

جنگ بہادر [illegible] سالانہ [illegible]

# بصیغۂ مرافعہ دیوانی

## اجلاس منفصلہ

## باجلاس مولوی حافظ سید احمد رضا خاں صاحب و مولوی محمد سعید خاں صاحب

## مفتی بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

مرافعہ ۲۵۶ — مقدمہ ۱۲۳ — اخانی ۱۳۱۲ ف

سیٹھ مدن لال کارساز مرافعہ مدعی — [1] — مولوی سید غلام محمد و مولوی میر [illegible] حاضر

بنام

سید خواجہ ولد سید حیات مرافعہ علیہ — سید خواجہ حسن صاحب وکیل حاضر

دعوی بربنائے دستاویز۔ دستاویز میں شرط کا نہونا۔ کیا معاہدہ کا بدل ثابت کرنا فرض ہے شخص ثالث کے نام روپیہ سکے رکھی جانے کا اثر۔ معاہدہ کے ایک جزو کا تحریری اور ایک جزو کا زبانی ہونا۔

### خلاصہ

زید کا کچھ روپیہ عمرو پر چاہئے تہا اوسکا حوالہ بکر سے لیا اور چٹھی پر وعدہ ادا لکھہ یا بعد بکر پر نالش کی بکر نے عذر کیا کہ ادائی حوالہ ایک شرط پر مشروط تہا جو عمرو سے ادا نہیں کی

تجویز ہوا

کہ جب معاہدہ تحریری تہا تو اوسکے متعلق ایک جزو کا معاہدہ زبانی ہونا خلاف قیاس اور بہی

تجویز ہوی

کہ مدعی کو لازم نہیں ہے کہ وہ معاہدہ حوالہ کا بدل ثابت کرے۔

**مولوی حافظ سید احمد رضا خاں صاحب رکن** مدعی بربنائے چٹھی مورخہ ۷ صفر ۱۳۱۰ ہجری مدعا علیہ پر اس بیان سے نالش کرتا ہے کہ میرا روپیہ ذمہ شیو [illegible]

---

[1] مرافعہ از احکام عدالت صوبہ بلدہ حیدرآباد مورخہ ۲۵ بہمن ۱۳۱۲ ف

14A

قول

[illegible] رضا [illegible] صاحب [illegible] دیکھا

[illegible] واضح ہے۔ ایک قول نامہ [illegible] اصل مدعی

[illegible] ۱۲۶۹ [illegible] ایک قول [illegible] زمین جو کاشت کو دی گئی

ہے جب [illegible] واپس ہو گی تو ہماری زمین پر [illegible]

یہہ [illegible] کہ جب تک زمین کاشت [illegible] واپس ہو گی تو [illegible] معاف رہیگی۔ اب

سنہ ۱۲۸۱ [illegible] اسلئے زمین دلائی جاوے [illegible] کو عدالت تحصیل

نے ڈگری دی [illegible] ضلع [illegible] اور صدر عدالت نے پھر ڈگری دی

اس تجویز سے [illegible] مرافعہ کیا جاتا ہے۔ ہماری [illegible] صدر عدالت کی تجویز

درست نہیں ہے اول تو قول نامہ ثابت نہیں کیا گیا ہے [illegible] اسکے یہہ معلوم ہوتا ہے

کہ کس [illegible] متعلق ہے۔ اسکے سوا اگر قول نامہ صحیح ہے تو اسمیں یہہ درج

ہے کہ جب زمین کاشت سے واپس ہو گی [illegible] لیا جاوے گا تو اگر اسکو واپس لینا

تھا تو اس نے کیوں نہیں واپس لیا حالانکہ [illegible] ۳۰ سال سے زاید

ہو گئے۔ اسوقت [illegible] ثابت نہیں ہے۔ یہہ تمام واقعات ایسے ہیں کہ مشکل ہے

قول نامہ قابل لحاظ کے اور ثابت قرار پا سکتا ہے علاوہ اسکے قول نامہ اگر صحیح ہی ہے تو

ایک تعلقہ ارکا علاقہ [illegible] معلوم نہیں کہ اسوقت یہہ کس [illegible] کے تعلقدار تھے اور کہاں

تک [illegible] حکم سے [illegible] اسکا [illegible] کہ حق قابض کا زائل

نہیں ہوتا ہے [illegible] اور جب

ایسا نہیں ہے تو [illegible] ڈگری [illegible] نہیں ہے جیسا

صدر عدالت نے کہا ہے۔ اور سابق کے قبضہ و حقیقت کا کوئی ثبوت نہیں دیا گیا۔

1660 | بیں دعوے کے مدعی [illegible] بیان الیتیم [illegible] [illegible] [illegible]
جیسی حوالہ میں مندرج [illegible] معاہدہ تحریری [illegible] [illegible]
معاہدہ ربانی ہوا [illegible] [illegible]
اس سود کے معاہدہ کا ہونا ہے قطع نظر کر کے حالات

[illegible] حکم [illegible]

مراد ترتیبا [illegible] مطلوب فیصلہ عدالت ماتحت منسوخ ہو [illegible] مدعی [illegible]
کے ڈگری ہو بقیہ دعوے کے [illegible] [illegible] [illegible] ڈگر [illegible]
[illegible] کے بعد [illegible] [illegible] [illegible] کس قدر اصل [illegible]
مدعی کا ذمہ مدعا علیہ واجب الادا رہتا ہے۔
مولوی محمد سعید خان صاحب رکن عدالت [illegible] حوالہ [illegible] مدعی کے حوالہ نامہ [illegible]
سے انکار کا ادا نہیں اسلئے مجھے بھی [illegible] حافظ صاحب کی تحریر سے بالکل اتفاق ہے

صیغہ [illegible] دیوانی

اجلاس متفقہ

با جلاس مولوی علی رضا خان صاحب و مولوی حافظ سید احمد رضا خان صاحب [illegible]

ارکان مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

نمبر مقدمہ ۳ | دعویٰ نابالغ ولایت مسماۃ [illegible] II
[illegible] | دیکھو اصالتاً حاضر
منفصلہ [illegible] |

[illegible]
یوسف [illegible] وکیل — [illegible] محی الدین وکیل حاضر

II [illegible] فیصلہ صدر عدالت [illegible] [illegible]

[illegible] تجویز ثانی [illegible] حاکم [illegible]

[illegible] حاکم [illegible] دفعہ ۳۲۲ [illegible]

درخواست [illegible] تجویز ہوی

[illegible] درخواست [illegible]

اور اسکو منظور کر لیا تہا اور تجویز ہوی -

کہ اگر کوی [illegible]

کی درخواست تجویز ثانی ہونی چاہیئے

مولوی سید علی رضا خان صاحب رکن اسوقت فریقین کے وکلا حاضر ہین - مرافع نے ایک تجویز کے جو عدالت تحتانی مین اسسٹنٹ کمشنر اول نے صادر کی تہی تجویز ثانی چاہی تہی یہہ درخواست اونہین کے وقت مین ہوی - مگر بعد پیشی اوسکے وہ اوس عدالت سے چلے گئے - اور جنرل کیمپل ایسے کام پر آگئے اونکے روبرو درخواست مقابلہ دوسرے فریق کے پیش ہوی اونہون نے دفعہ ۴۲۲ ضابطہ دیوانی کی رو سے درخواست نامنظور کی کہ اونکو جن صورتون مین اختیار سماعت تہا وہ وجوہ درخواست مین درج نہین تہے - اسوقت وکیل عذر کرتے ہین کہ درحقیقت شہادت جدید کا بہم پہونچنا بہی درج تہا - اور دوسرا عذر یہہ ہے کہ جسکی لئے وہ نظیر پیش کرتے ہین بنگال سے کہ جبکہ اسسٹنٹ کمشنر اول نے درخواست لے لی تہی اور اطلاعنامہ بنام فریق ثانی کے جاری کیا تہا تو وہ نمبر لاسکی تہے کہ منظور کیگئی - اگرچہ اس مسئلہ مین حکام الہ آباد و بنگال وغیرہ مین اختلاف ہے مگر ہماری راے یہہ ہے کہ دفعہ مذکور بہت درست صاف ہے - اور محض درخواست کا داخل ہو جانا کافی نہین ہے اثبات کے واسطے کہ وہ سمجہی جاوے کہ حکم سابق سے منظور کرلیا تہا - اسلئے ہماری راے مین عدالت تحتانی کے وجہ نامنظوری درست تہی - یہہ جو عذر کیا جاتا ہے کہ شہادت جدید بہم پہونچی - اول تو یہہ عذر ایک ضمنی طور پر عرضی مین درج ہے اور بہی بدا ہتا لغو تہا اور اوسکے ساتہہ ہی عرضی مین کوی ثبوت اوسکا یا اوس شہادت جدید کا ذکر تک صراحت سے اور وجہ بہم پہونچنے کے درج نہ تہے اس سے صاف معلوم ہوا کہ دراصل تجویز ثانی کے اصلی وجوہ بالکل یہہ اونکی تہے [illegible] کہ فقرہ مذکور [illegible] رو سے [illegible] سماعت جنرل کیمپل صاحب

16

[illegible]

کہ مراد [illegible] منظور کیا جاوے اور مدعی [illegible]
مولوی حافظ [illegible] صاحب رکن [illegible] کوئی [illegible] اور
دخل کے سابق میں [illegible] قول [illegible] ثبوت [illegible] لا [illegible]
وہ کوئی ایسا وثیقہ نہیں ہے جسکی بابت مدعی طرف [illegible]
کا اسوقت بھی تسلیم کیا جاتا ہے [illegible] ثبوت [illegible] اور [illegible] مدعی [illegible]

[illegible] ۱۱

مرافعہ منظور دعوے مدعی خارج [illegible]

## صیغہ متفرق دیوانی

## اجلاس منعقدہ

**باجلاس مولوی [illegible] صاحب رکن و مولوی محمد سعید خان صاحب [illegible]**

**بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۵ | اکاہ الدین صاحب مرافعہ مدعی علیہ | [illegible] | محمد عبد القیوم وکیل حاضر |
| | بنام | | |
| [illegible] | [illegible] مرافعہ علیہ | | محمد [illegible] |

دعوی انہدام جو کہنڈی [illegible] داخل [illegible] منظوری
کے [illegible]

[illegible]

۱۹۲ مولوی میر فضل حسین صاحب [illegible] مولوی [illegible] الدین احمد صاحب

[illegible] عبدالرحمن [illegible] ملزم [illegible]
اصل [illegible] و اقبال [illegible] ۹۴۹۹ و مقدمہ [illegible] تو پیش [illegible]
[illegible] ملزم [illegible] کیا [illegible] و [illegible] دستور
[illegible]

حکم ہوا

کہ [illegible] جاسکے [illegible] عمل کریں گے
[illegible] شامل [illegible] کیا جاسکے۔

## صیغہ مرافعہ فوجداری

## جلسہ متفقہ

## باجلاس مولوی میر فضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی بہ حیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

نمبر مقدمہ ۱۹ — [illegible] ولد [illegible] ملزم نمبر ا — [illegible] صاحب وکیل حاضر [1]

مقدمہ ۱۷ — [illegible] ولد سید [illegible] مرافعہ علیہ — سلطان حسن مومی وکیل حاضر

علت سرقہ۔ مرافعہ خارج المیعاد۔ اہم مسائل کا ار خارج المیعادی ر۔ ملزم کا حق [illegible] سوالات [illegible] کرنے کی بابت۔

## خلاصہ

[1] رائے سابق فیصلہ مولوی میر عطاء الرحمن صاحب ناظم صدر عدالت عرفی مورخہ ۲۲ شہریور [illegible]

۱۸۱ کیونکہ ایسی حالت میں ہماری رائے میں مجرموں کی تجویز [illegible]

تجویز ہوئی

کہ مرافعہ جرمانہ ساقط کیا جاوے۔

مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی مجتہد رکن مراد۔ قابل منظوری ہے ... جدید باوجود قیام ... درایں ... کا صدر بھی ... کا کرنا قابل ... ہے۔

صیغۂ تصحیح فوجداری

جلسہ متفقہ

باجلاس مولوی سید افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی محی الدین خان صاحب

رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

نمبر مقدمہ ۹۱ — سیتارام ولد دولت رام مستغیث غیر حاضر آ

بنام

(۱) نور خان ولد ... خان
(۲) حاجی محمد ولد حاجی سالم — (۳) کیشو ولد لچھی رام
(۴) پورن ولد ... — (۵) کانو ولد بھگوان جی
(۶) بھوان ولد دکاجی — (۷) حامد خان ولد گھاسی خان
(۸) گینی ولد ... جی — فرید خان ولد فتح خان ملزمان غیر حاضر

دفعہ ... — ... دفعہ ... کا ارتکاب

خلاصہ

آ سیتارامی فیصلہ مولوی مرزا محمد ... خان صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ... مورخہ ... نمبر ...

باجلاس مولوی فخرالدین صاحب ممبر مجلس و مولوی [illegible] خان صاحب رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

سرکار عالی بذریعہ کوتوالی [illegible]

بنام

[illegible] ساکن [illegible]

علت [illegible] نیک چلنی کی ضمانت [illegible]

## خلاصہ

[illegible] پولیس نے [illegible] عدالت میں پیش کیا [illegible] نیک چلنی کا پیش [illegible] اور [illegible] سے [illegible] اور [illegible] شہادت پیش [illegible] کیا گیا اور عدالت ماتحت نے [illegible] ضمانت طلب [illegible] ضمانت [illegible] تو [illegible] کی تصفیہ [illegible] تجویز ہوئی [illegible] کئے جائیں [illegible] -

یہہ مقدمہ بتحریک مولوی سید سراج الحسن صاحب صوبہ دار بصیغہ نگرانی پیش ہے۔ بملاحظہ مثل واضح ہوتا ہے کہ ملزم کو پولیس نے بدچلن قرار دے کے عدالت میں پیش کیا اور یہہ درخواست کی کہ درصورت نہ پیش ہونے ضمانت نیک چلنی کے ملزمین قید کئے جائیں عدالت نے حکم ضمانت [illegible] دیا [illegible] پیش نہ کر سکے اور قید کئے گئے۔

مولوی فخرالدین صاحب ممبر مجلس فی الواقع صوبہ دار صاحب کی تحریک و راے نہایت درست ہے نیک چلنی کی ضمانت لئے جانے کا حکم اوس وقت تک نہیں

[1] مراسلہ [illegible] مولوی محمد اکرام الدین ناظم عدالت ضلع [illegible] مورخہ ۱۴ [illegible]

ایک عدالت سے ملا ایسکہ [illegible] کے سامنے حلفی [illegible] سوالات جرح کا موقع
دیا جاوے [illegible] [illegible] الوقع تحویر [illegible]
کہ مستغیث کا اظہار مدعا علیہ کے مقابلہ میں لکھا [illegible]

**مولوی میر فضل حسین صاحب ممبر مجلس** [illegible] اپیل [illegible] جلسہ عدالت العالیہ میں پیش ہے۔ بحث وکلا فریقین کے [illegible] ہوئی [illegible] اجلاس [illegible] ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اہم سے [illegible] عدالت ابتدائی سے [illegible] ہوئی ہے جسکی وجہ سے نظر ثانی دست اندازی کیجاتی ہے وہ یہ ہے کہ مستغیث کا اظہار حلفی مدعا علیہ کے مقابلہ میں قلمبند نہیں کیا گیا ہے تاکہ اسکو سوالات جرح کا موقع ملتا۔ ایسے بیان پر تجویز سزا کر دی گئی ہے۔

## حکم ہوا کہ

کہ عدالت ابتدائی مکرر بیان مستغیث کا مدعا علیہ کے مقابلہ میں قلمبند کرے اور موقع سوالات جرح کا دے اور غور سے تمام حالات مقدمہ تحویر کرے اور فرد قرارداد جرم باعتبار واقعات قائم کرے اگر ثابت ہوں مرتب کرے۔

**مولوی محمد سعید الله صاحب مفتی بحیثیت رکن** نفس الواقع یہہ دعوے قابل صحت معلوم نہیں ہوتا کہ ایک بوڑھا آدمی غلہ بنڈیوں پر بار کرکر لیجاوے اور مدعی غافل بیٹھے بجز اسکے کہ کوئی عداوت سے مقدمہ قائم کیا ہو اور کوئی خیال نہیں ہوتا اور تجویز مدعا علیہ کے قید کی دینا بلا تحقیق و دریافت لائق غور ہے اسلئے مجھے امر تجویز سے اتفاق ہے کہ بعد نظر ثانی دریافت کیا جاوے اور مدعا علیہ اپنے [illegible] کی عدم [illegible] اسکو بھی غور و دریافت کرنا ہے اسلئے حکم ہوا کہ حسب تجویز [illegible] مسل فائل کے مقدمہ عدالت ابتدائی میں بھیجا جاوے۔

صیغہ نگرانی فوجداری

جلسہ [illegible]

# ماہ بماہ فیصلہ جات مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی

مرافعہ [illegible] فوجداری

جلسہ منعقدہ

باجلاس مولوی سید فضل سید صاحب معتمد مجلس و مولوی محمد یسین جان صاحب رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

میر امیر علی صاحب زادہ مرافعہ مسلسلہ نمبر ۱۲ و نمبر ۱۵ و [۱] مولوی سید عزیز حسن صاحب مولوی شیخ علی صاحب وکلائے
۱۲ - ملزمان

نمبر مقدمہ ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ سنہ ۱۳۲۳ ف منفصلہ ۱۲ اسفندار

بنام

حسن علی وغیرہ مرافعہ علیہ — مولوی سید غوث صاحب وکیل حاضر

اظہار بذریعہ کمیشن - اہانت کمیشن - ضرر رسانی - اطلاع اجرائے کمیشن کیلئے مکان میں بلا اجازت داخل ہونا - قلمبندی اظہارات عورات پردہ نشین -

## خلاصہ

ایک مجسٹریٹ نے ایک پردہ نشین مدعیہ کے اظہار کے قلمبندی کے لئے اپنے نائب سررشتہ دار کے نام کمیشن جاری کیا اور کمیشن بلا اس کے کہ صاحب مکان کو اطلاع دے مدعیہ کے چند عزیزوں کو لیکر مکان کے اندر گیا اور مدعیہ کا اظہار قلمبند کرنے لگا صاحب مکان نے جو مدعا علیہ بھی تھا مدعیہ کے عزیزوں کو اپنے مکان سے نکال دیا اور کمیشن کو بھی اظہار لینے سے منع کیا مدعیہ کے عزیزوں نے مدعا علیہ پر دعوی کیا کہ اوس نے اونکو مار پیٹ کر مکان سے نکالا عدالت ابتدائی نے مدعا علیہ پر جرمانہ [illegible] بعد المرافعہ

[۱] مرافعہ [illegible] فیصلہ مولوی سید محمد علی خان صاحب مجسٹریٹ درجہ دوم عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۲۱ - آبان ۱۳۲۲ ف

[illegible] ۶

۱۸۶ | روبکار [illegible] کا پولیس [illegible] پیش کیا [illegible] ان
[illegible] اوسکی [illegible] بیان ہوا [illegible] وہ مال مسروقہ
[illegible] الیکن [illegible] ہوا اور
وہ اسباب [illegible] کیا گیا [illegible]
معلوم نہیں [illegible] اور جو اوسکا [illegible] نیلام کیا وہ بالکل [illegible]

حکم ہوا کہ

[illegible] مال [illegible] ولاد [illegible] ۔

موافق [illegible] صاحب کمشنر کے مجھکو بھی اتفاق ہے۔ ازینرو [illegible] کئے جائیں
مال نیلام شدہ کی [illegible] واپس [illegible] دستخط

گواہی دی - محمد علی خان [illegible] صرف [illegible] ظہور علی [illegible]
و علاوہ میں وقت [illegible] جرمانہ کی سزا دی جسکا اپیل ان تینوں اشخاص نے علیحدہ علیحدہ دیا
ہے - اور ان تینوں اپیلوں کا ایکجا فیصلہ کیا جاتا ہے ہماری رای یہہ ہے
کہ [illegible] ہماری [illegible] نے اسمقدمہ میں [illegible] کارروائی [illegible]
انکو ضرور تہا کہ اولا میر آصف علی کے نام [illegible] کی اور [illegible] کا اظہار [illegible]
دیتے [illegible] ایسی ضرورت ہو تو [illegible] سرکار سے ایک [illegible] کمیشن مقرر [illegible]
ہے - اسکو کمیشن مقرر کرنا چاہئے تہا - کمیشن کی رپورٹ کے ملاحظہ سے [illegible]
ہوتا ہے کہ جب یہہ صاحبزادہ موقع واردات پر پہنچے تو انہوں نے اقربا عظیم
سے یہ کہا کہ وہ انکے زنانہ مکان میں کیوں داخل ہوے - اسکے جواب میں [illegible]
یہہ کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپکا زنانہ مکان ہے تو میں نہیں آتا جسکا نتیجہ یہہ ہے
کہ انکے اعتراض کو تسلیم کر لیا اور یہہ امر انسے یہہ کہا کہ عدالت کے حکم سے آئے ہیں
اسکے بعد معلوم ہوتا ہے کہ صاحبزادگان اقربا عظیم بیگ کو نکلوادیا - یہہ واقعہ
تو کمیشن نے اپنی رپورٹ میں لکہے ہیں لیکن یہہ نہیں لکہا ہے کہ اسوقت انکو اٹہا
اپنے رپورٹ میں کمیشن نے یہہ بہی لکہا کہ کمیشن سے انہوں نے کہا کہ آپ [illegible] کی
ذریعہ سے اظہار لے لیجئے - جبکہ اقربا عظیم بیگ مدعیہ راضی نہیں ہوے - اسمقدمہ
میں فی الواقع یہہ امر غور طلب تہا کہ آیا اقربا مدعیہ کو جو مدعیان ہیں کمیشن کے ساتہ
صاحبزادگان کے زنانہ مکان میں جانے کا حق تہا یا نہیں - اور یہہ کہ کسکے حکم سے
وہان داخل ہوے اور اس نزع کا کہ آیا وہاں داخل ہون یا نہیں کس نے فیصلہ کیا لیکن
یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہہ لوگ بغیر کسی فیصلہ کے یا عدالت کے حکم کے صاحبزادون
کے زنانہ مکانمین داخل ہوے اور صاحبزادون نے نکلوا دیا اور یہہ بات بہی نہیں
معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے انکو نکلوایا کیونکہ کمیشن کے رپورٹ میں انکا مطلقاً ذکر
نہیں ہے اسصورت میں جو سزا جرمانہ کے ملزمون کو دیگئی وہ نہایت [illegible]
دیگئی ہے -

حکم ہوا

تحریر ہوی
کہ مسٹرسٹ کو ضرور تہا کہ کلکٹر کے نام حکم جاری کرنا اور تحریر ہوی
کہ [illegible] کے مریدوں کو حق نہیں تہا کہ بلا اطلاع و اجازت [illegible] ایک مکان سے کہ اندر کمیشن کے
ساتھ جائے۔

مولوی میر فضل حسین صاحب میر مجلس [illegible] مجلس [illegible] صاحبزادہ [illegible]
[illegible] سنہ ۱۳ ہجری کو [illegible] صاحبزادہ [illegible]
بیٹے کے نام فوجداری [illegible] کہ وہ [illegible] عرضی
محدود بیگم [illegible] کی۔

[illegible] کے اظہار لینے کے لئے [illegible] سررشتہ دار [illegible]
کو کمیشن مقرر کیا [illegible] اطلاع میر [illegible] علی [illegible] دی [illegible]
غلام مصطفی مستغیثہ کے قاعدی اظہار کے لئے بحکم عدالت [illegible] یہہ معلوم
ہوچکا تہا کہ مستغیثہ میر آصف علی کی والدہ ہیں اور اونکے والد کے مکان اور [illegible]
[illegible] میر آصف علی کے [illegible] ہیں۔ یہہ حکم کمیشن کا ۲۶ فروری کو لکہا گیا اور اسے
تاریخ کمیشن معہ اشخاص مندرجہ ذیل کے عظیم بیگم کے مکان مسکونہ پر چلے گئے۔ [illegible]
بیگ وکیل حسن علی۔ [illegible] عظیم بیگم [illegible] محمد طاہر [illegible] عظیم بیگم [illegible] احمد علی
برادر عظیم بیگم۔

یہہ بیان ہوا ہے کہ عظیم بیگم کا اظہار لکہنا کمیشن نے شروع کیا تہا کہ میرا
صاحبزادہ [illegible] علی [illegible] میر ظفر علی [illegible] موقع پر پہنچے اور حسن علی و
محمد طاہر و احمد علی کو [illegible] اپنے آدمیوں سے کہکے اوس مکان سے نکلوا دیا
اور نائب سررشتہ دار کو جو کمیشن مقرر ہوا تہا کہا کہ چلے جاو۔ نائب سررشتہ دار
نے اس واقعہ کے بابت (۲۶) فروری سنہ ۱۳۰ [illegible] کو رپورٹ لکہی ہے
وہ ملاحظہ ہوی۔

اسکے بعد حسن علی و محمد طاہر و احمد علی نے صاحبزادگان مذکورہ صدر اور
اونکے ملازمین کے نسبت فوجداری بلدہ میں یہہ استغاثہ کیا کہ اشخاص مذکور
نے ان لوگوں کو ضرر پہنچایا۔ اور تائید استغاثہ کمیشن اور [illegible] وکیل نے

[illegible] کارروائی کی گئی ہو [illegible]
[illegible] صورت تھا قبل از قلمبندی اظہار [illegible] صاحب نے
[illegible] دینا اور بعد [illegible] مجھے [illegible] اظہار حاوی کیا
[illegible] بلا اجازت [illegible] قول [illegible] فرد [illegible]
[illegible] کی عدالت [illegible] امر [illegible] بموجب ہماری رائے
[illegible] گواہان [illegible] بیانات [illegible]
[illegible] کیا جاتا ہے ایسی حالت میں ہماری رائے میں جرم [illegible]
اطمینان ثابت نہیں ۔

## نظر بریں حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور ہو ۔ حکم [illegible] بابت ملزمین بجرم ۲۹۳ و ۷ دیا گیا ہے وہ منسوخ کیا جاوے
ایک ایک نقل فیصلہ کی [illegible] مرافعہ نمبر ۵ و ۶ بابت [illegible] کیجاوے ۔

## صیغہ تصحیح فوجداری

### جلسہ منعقدہ

**باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس مولوی محمد سعید مرزا خان صاحب مفتی بہ حیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی**

نمبر مقدمہ ۲۹ [illegible]
منفصلہ [illegible]

راجا ولد [illegible] حاضر مستغیث ۔ ۔ ۔ وکیل سرکار حاضر

صدر اعظم دکن — نقل

[illegible] اجلاس [illegible] ایک مقال قضیہ کے
[illegible] کیا گیا۔

[illegible] ۱۲ و ۱۶ و [illegible] ۱۷ [illegible]

[illegible] ۱۳۴۳ ف

[illegible] جب وکلا فریقین [illegible]

[illegible]

[illegible] وانا [illegible] فوجداری [illegible]

[illegible] اظہار [illegible] صاحب [illegible] جاری کیا [illegible] صاحب والد [illegible]

آصف علی صاحب صاحبزادہ کی [illegible] غلام مصطفےٰ

[illegible] فوجداری بلدہ [illegible] اطلاع [illegible]

[illegible] کو ہمراہ لیکر زنانہ مکان [illegible] آصف علی صاحب [illegible] چلے گئے اور

اظہار [illegible] قلمبند [illegible] اظہار قلمبند [illegible]

[illegible] صاحب [illegible] میر آصف علی صاحب [illegible] اظہار [illegible] آئے اور مدعیان

کو اپنے مکان [illegible] نکلوا دیئے اور [illegible] چلے جاؤ۔

امور قابل غور و انفصال یہہ ہیں کہ۔

آیا یہہ کارروائی کہ امری مجسٹریٹ نے [illegible] باجازت ناظم صاحب عدالت

فوجداری بلدہ کی وہ حسب ضابطہ کی یا نہیں۔

آیا کمیشن کو ضرور تہا کہ قبل از قلمبندی اظہار [illegible] صاحب میر آصف علی صاحب

کو اطلاع دیں۔

آیا [illegible] جرم منسوبہ نسبت ملزمین [illegible] ۴ و ۶ و ۷ شہادت متذکرہ مثل سے

ثابت ہے یا نہیں۔

ہماری رائے میں جو کارروائی امری مجسٹریٹ نے متعلق کمیشن کے کی وہ بالکل صحیح

ہے۔ عورات مخدرات کے قلمبندی اظہارات کے لئے سرکار سے مشیرہ

فاطمہ صغرا بیگم کو مقرر کیا ہے اور وہ ایسی عورات و بیگمات کا اظہار حسب الحکم

عدالت قلمبند کیا کرتی ہیں۔ اسمقدمہ میں یہہ اظہار بذریعہ اونکے قلمبند کیا جاتا تہا

[illegible]

قورہ [illegible] کہ بار [illegible] موجود تھے۔ اور [illegible] [illegible]

[illegible] - [illegible] کا [illegible]

تحصیلدار [illegible] جاگیر نے [illegible] [illegible] اقبال [illegible] کیا اور گواہوں کے
اظہارات بھی قلمبند کئے اور [illegible] [illegible] متعلق [illegible] [illegible]
کی خدمت میں پیش [illegible] [illegible] [illegible] کا خلاصہ لکھا گیا جسکو [illegible]
کہتے ہیں اور یہ تجویز ہوئی کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] حکم [illegible] عدالت [illegible] ناظم صاحب [illegible]
[illegible] کی تفویض کیا۔

ناظم صاحب [illegible] [illegible] اجلاس منعقدہ مجلس [illegible] بعد تنقیحات تفویض کیا ہے
ناظم صاحب کی رائے یہ ہے کہ [illegible] کی باضابطہ تحقیقات کا تعین [illegible] [illegible]
لیکن اگر اقبال جو [illegible] صاحب [illegible] کیا ہے وہ باضابطہ سمجھا جاوے تو [illegible]
ثابت سمجھا جائے گا

ہماری رائے ہے [illegible] جاگیر [illegible] کی تفتیش کرتے [illegible]
کیا ہوا اقبال [illegible] ایک طرح اوس [illegible] وجہ ثبوت میں بخلاف ملزم استعمال نہیں کیا جا سکتا
ہے۔ سرکار عالی کے علاقہ میں بھی [illegible] [illegible] کو قتل کے مقدمات میں اختیارات قلمبندی
کی نہیں دئے گئے ہیں۔

علاوہ برایں احکامات [illegible] | نمبر ۳۰۸ مورخہ ۲۸ جمادی الاول ۱۲۹۵ھ
۱۱۲۲ - ۱۱ رجب ۱۲۵۵ھ [illegible]

ملاحظہ سے واضح ہوتا ہے کہ تحقیقات علاقہ [illegible] کی نسبت [illegible] فرمایا ہے
کہ گواہان [illegible] [illegible] سرکار عالی کی باقاعدہ عدالت میں مکرر اظہارات لئے جاویں اور
ان اظہارات پر تجویز ہوگی۔

[illegible] [illegible] تحصیلدار کا [illegible] [illegible] تحصیلدار
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حوالات [illegible]

اہم

سماۃ پرہو ردجہ امرا ملزم زیر جانعہ -

دل محمد - جیتن علاقہ سیکاری - ارسال سے رقم تحصیلدار علاقہ جاگیر کے ساسنے اقبال ارا

تحصیلداران علاقہ سرکار عالی دربارہ قلمبندی اقبال اثر ہے کہ مثل نشان ۳۰۸ مورخہ ۲۸

جمادی الاول ۱۲۹۴ ہجری - گسنتی رسال ۱۱ ۲۲ مورخہ ۱۱ - رجب ۱۲۹۵ -

## خلاصہ

ایک واردات قتل علاقہ سیکاری میں واقع ہوئے شہادت جرم سوال کے اقبال تحریری

جو تحصیلدار جاگیرات سے قلمبند کیا تھا اور جس سے ملزمہ نے سرکار عالی کے عدالت کے

سامنے انکار کیا اور کوئی ثبوت تجویز ہوئی

کہ مقدمات قتل میں تحصیلدار علاقہ سیکاری مختار قلمبندی اقبال نہیں ہے -

مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس یہہ مقدمہ مرتبہ صدر تعلقداری جاگیرات

پیتکار صاحب بہادر سے بحکم مجلس عالیہ عدالت نظامت عدالت پاس صوبہ غربی پر بہیجا گیا

مولوی میر عطاء الرحمن صاحب ناظم عدالت صوبہ غربی نے دریافت تحقیقات قلمبندی اظہارات

شہود و مستغیث و بیان ملزمہ ۱۴ - دی ۱۲۹۳ف کو یہہ رائے تحریر فرمائے ہیں کہ اگر تحقیقات

علاقہ پیتکاری جائز اور حاکم تحقیقات کنندہ مجاز ہو تو اوسی تحقیقات کی بنیاد پر ملزمہ کی تجویز ثبوت

جرم کے ہو سکتی ہے ورنہ صدر عدالت کی تحقیقات ثبوت جرم کے لئے کافی نہیں ہے

اب یہہ مقدمہ ناظم صاحب صوبہ غربی نے بہ تحریر رائے بالا بغرض تجویز اخیر عدالت العالیہ

میں روانہ فرمائے ہیں -

حالات مقدمہ یہہ ہیں - کہ جاگیر علاقہ پیتکار صاحب میں ۳ مہر ۱۲۹۵ف کو مستغیث کی

دختر سماۃ ...گو ہفت سالہ کی لاش ملزمہ کی مکان کے قریب ملی یہہ لڑکی زیور پہنی ہوئی تھی

جسکا بیان مستغیث نے زیورکی تفصیل یہہ ہے -

| ہیکل ... طلائی | کمر پٹہ نقری | کڑہ نقری | ہیکل ستہ طلائی | پا و ٹیاں |
|---|---|---|---|---|
| ۳ تولہ | ۲ تولہ | ۱۲ تولہ (۵ ماشہ) | ۶ ماشہ | ۵ تولہ |

شارع عام پر پہاٹک کرنے اور ... اہالی کوتوالی کے ... [illegible]

اسبات کی کوئی شہادت پیش نہیں ہوئی ہے کہ ملزم پہاٹک کرتا ... اہالی کوتوالی نے

اسے پہاٹک سے منع کیا تہا اور وہ باز نہیں آیا [illegible]

کہ تجویز سزا کے لئے ... اشتہار کا ... [illegible]

**مولوی سید فضل حسین صاحب ممبر ... بہ مقدمہ ... ہلاکت**

صبیحہ ... منعقد ... [illegible]

تکارام متوفی کے قتل کا مسمی بیڈ ملزم پر الزام ہے تحقیقات ابتدائی اول تعلقدار صاحب بیڑ نے کی ہے تحقیقات سے پایا جاتا ہے کہ شہرہ ملزم بین کوٹری پیر کے سات ملزم شب کے وقت شمشیر برہنہ ہاتہ میں لئے ... روانہ ماتم کرتا تہا اور تلوار ہلاتا جاتا تہا۔ راہ میں کوئی لکڑی پڑی تہی جسکی وجہ سے ملزم گر پڑا اور مقتول بہی گرا اور مقتول ملزم کے تلوار سے زخمی ہوا کہا جاتا ہے کہ اسی زخم سے فوت ہوگیا۔ یہہ تسلیم کرلیا گیا ہے کہ واقعہ اتفاقی ہے لیکن یہہ کہا جاتا ہے کہ شمشیر برہنہ ہاتہ میں لیکے ماتم کرنا اور مجمع عام میں نکلنا ملزم کا فعل ناجایز تہا۔ اور اسی بنا پر تعلقدار صاحب نے جرم مندرجہ دفعہ (۱۲) گشتی نمبر ۳ کا ملزم مجرم قرار دے کے ۲ مہینے قید کی سزا تجویز کی ہے۔ اس دفعہ کا مقصود یہہ ہے کہ سرکاری ملازم کے ضابطہ مشتہر کرائے ہوئے حکم کے خلاف عمل میں لانا۔ کہا جاتا ہے کہ ملزم نے اشتہار صوبہ دار صاحب قسمت ... کے منظور فرمودہ سرکار کے جسمیں تاریخ مندرج نہیں ہے خلاف کیا۔ اشتہار ملاحظہ ہوا اشتہار میں لکہا ہے کہ کوئی شخص آیندہ شارع عام پر پہاٹک نکرے۔ اوسکے بعد یہ شرط ہے کہ اہالی کوتوالی کے ممانعت پر اگر باز نرہے گا تب مجرم متصور ہوگا۔ کسی شہادت سے یہہ امر ثابت نہیں ہے کہ اہالی کوتوالی نے ملزم کو منع کیا تہا اور وہ اپنے فعل سے باز نہیں آیا۔ یہہ بہی نہیں ثابت ہے کہ وہ پہاٹک کرتا تہا۔ اسلئے ملزم کو دفعہ ۱۲ گشتی نمبر ۳ کے بموجب سزا نہیں ہوسکتی رہا الزام قتل اوسکے متعلق کوئی شہادت پیش نہیں ہوئی ہے۔ یہہ بہی نہیں پایا جاتا ہے کہ ملزم کے کسی فعل مجرمانہ یا غافلانہ سے مقتول گر پڑا۔

لہذا حکم ہوا

حکم ہوا۔

کہ [illegible] دیا جائے
مولوی [illegible] [illegible] الحاق ہے

## سررشتۂ فوجداری

## اجلاس مشتقہ

## باجلاس مولوی میر فضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی [illegible] حسین خانصاحب
## رکن مجلس عالیہ عدالت [illegible]

مقدمہ ۳۱ | سرکار عالی مدعی مستغیث [1] نائل [illegible] حاضر
واردی ۱۳۴۳ف | ملزم
ییندر ولد یائید غیر حاضر

واقعہ اتفاقی۔ برہنہ شمشیر ہاتھ میں لیکر مجمع عام میں نکلنا۔ دفعہ ۱۲ گشتی نشان ۳ سنہ
استہار۔ شرائط اشتہار کا پورا ہونا

## خلاصہ

عشرہ محرم میں ایک شخص شب کے وقت شمشیر برہنہ ہاتھ میں لئے ماتم کر رہا تھا اور اتفاق سے
ٹھوکر کھا کر ایک دوسرے شخص پر گرا جسکے تلوار کا زخم لگا جسکی وجہ سے [illegible] اور
بعد وہ فوت ہوگیا تعلقدار نے ملزم کو سزا زیر دفعہ ۱۲ گشتی نشان ۳ اسوجہ سے سزا دی کہ
اسنے صوبہ دار صاحب سمت [illegible] کے خلاف ورزی کی جس میں درج ہے کہ کوئی شخص

[1] بارضی فیصلہ مولوی زکی الدین صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع [illegible] مورخہ ۳۔ ابان سنہ ۱۳۴۳ف

مولوی [illegible] [illegible] حالت [illegible] [illegible]
کہ پولیس [illegible] گرفتار کیا کہ اسکے پاس مال مسروقہ [illegible]
گٹھری پوٹلی سکے جسکی قیمت [illegible] ان پر سے عدالت فوجداری [illegible]
امر کا کوئی ثبوت [illegible] پیش ہوا کہ وہ مال مسروقہ ہے اور [illegible] ملزم [illegible]
دیا کہ وہ مال [illegible] برآمد نہیں [illegible] کہ ملازم [illegible]
ملزم کو [illegible] پوٹلی لیکر [illegible] راہ میں [illegible] اسی حالت میں گرفتار ہوا
ان اقتباسات اور ثبوت عدالت فوجداری [illegible] مرافع کو [illegible]
[illegible] قید [illegible] کی سزا دے [illegible] جسکا [illegible] کی [illegible]
مال پیش ہوا سزا بالکل بحال دی گئی۔

## حکم ہوا کہ

ملزم رہا ہو اور [illegible] مال سکے عدالت ابتدائی [illegible] فوجداری [illegible] کرے

مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی [illegible] [illegible]

مہر [illegible] فوجداری

## اجلاس [illegible]

باجلاس مولوی محمد حسین خان صاحب و مولوی [illegible] صاحب [illegible]

سید [illegible] مدعی [illegible]     مولوی [illegible]

بنام

سرکار [illegible] مدعی علیہ مرافع علیہ     [illegible]

146

[illegible]

باجلاس [illegible]

[illegible] سرکار [illegible]

[illegible] مولوی [illegible] حاضر

سرکار [illegible] حاضر

مال مسروقہ [illegible] مال مسروقہ [illegible]

خلاصہ

ایک شخص کو پولس نے اس شبہہ پر گرفتار کیا کہ اوسکے پاس مال مسروقہ تھا اور اوسکے باپ او سکو ایک [illegible] مگر اس بات کا کوئی ثبوت نہیں پایا کہ وہ مال مسروقہ ہے اور [illegible] عدالت نے مجرد پولیس کے بیان پر ملزم کو سزا دی [illegible]

کہ تجویز سزا کے لئے سرقہ کا ثبوت ضرور تھا۔

مرافعہ [illegible] عدالت فوجداری [illegible]

حکم

مولوی [illegible] صاحب رکن [illegible]

صیغۂ [illegible] فوجداری

اجلاس [illegible]

باجلاس مولوی میر [illegible] حسین صاحب میر مجلس و مولوی محمد سعید خان صاحب
بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت [illegible]

دلالات روح [illegible] [illegible] آآ

نمبر مقدمہ

نام

[illegible] — [illegible] — تلسی رام [illegible]

سرقہ بالجبر — مال مسروقہ کے [illegible] [illegible] اور اسکی قیمت کا

دلالات ہونا جائز نہیں ہے۔

مولوی میر [illegible] حسین صاحب میر مجلس و مولوی محمد سعید خان صاحب رکن

مولوی سید غلام رسول صاحب مجسٹریٹ دوم تعلقدار تعلقہ [illegible] ضلع [illegible] ۲۲ - اردیبہشت ۱۳ف
کو نسبت ملزم نمبر ا و ۳ کے چار چار ماہ قید سخت کی سزا دی نسبت [illegible] ملزم نمبر ۲ کے
تین ماہ قید سخت کی تجویز کی اور تجویز دہانید [illegible] سے تلسی رام مدعاعلیہ نمبر ۳ کے
مدعیہ کو کی - یہہ مقدمہ بصیغۂ نگرانی پیش ہے عدالت فوجداری سے بعد تکمیل ثبوت جرم [illegible]

آآ [illegible] فیصلہ مولوی سید غلام رسول صاحب مجسٹریٹ دوم تعلقدار [illegible] مورخہ ۲۲ - اردیبہشت ۱۳ف

دفعہ ۷۱ ضابطہ فوجداری

## خلاصہ

ایک شخص نے [illegible] بلا اجازت محکمہ صفائی بیت الخلا تعمیر کیا اوسکو عدالت ماتحت نے خلاف ورزی دفعہ ۷۱ ضابطہ صفائی اوسکو سزا دی عدالت مرافعہ تجویز ہوئی۔

تجویز عدالت ماتحت درست ہے۔

مولوی محمد یسین خان صاحب وکیل مرافع حاضر۔ وکیل مدعی (مرافعہ علیہ) حاضر

بحث وکلا رفقین سنی گئی اور مثل مقدمہ ملاحظہ ہوئی۔

امر قابل غور وانفصال یہہ ہے کہ۔

کیا مرافع نے خلاف ورزی دفعہ ۷۱ ضابطہ صفائی کے کی ہے۔

ہماری رائے میں مرافع نے خلاف ورزی دفعہ (۷۱) ضابطہ صفائی کے کی۔ اس دفعہ کے رو سے اوسپر لازم تہا کہ قبل تعمیر کرنے بیت الخلا کے اجازت تعمیر محکمہ صفائی سے حاصل کرتا لیکن اوس نے کوئی اجازت حاصل کی نہیں بیت الخلا بلا اجازت تعمیر کر لیا اور بعد تعمیر اوسکو علیحدہ رکہا بلحاظ ان وجوہ کے جو تجویز عدالت ماتحت نے نسبت سزا کے کی وہ صحیح ہے کوئی وجہ دست اندازی کے لئے پائی نہیں جاتی۔

## نظر برین حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور ہو فیصلہ عدالت تحت بحال رہے۔

بیانات سماعت ہوئے۔

### تجویز

حسب دفعہ ۷۱ ملزم نے کوئی اجازت تعمیر بیت الخلا کے حاصل نہیں کی۔ اسمقدمہ میں بابت سزا اسے حسب ضابطہ فوجداری رٹش انڈیا یہہ سمنس کا مقدمہ ہے۔ اسمیں فرد جرم لگانا ضروری نہیں ملزم کو کچہہ مغالطہ نہیں ہوا ہے حسب دفعہ ۸۸ ضابطہ صفائی کے سزا دیگئی ہے [illegible] وہ زمانہ [illegible] ۱۲۹۹ف خلاف بیت الخلا اسکے نفاذ کے بعد تعمیر ہوا ہے اوسکے واسطے خاص احکام بلحاظ [illegible] تہا۔

۲۰۰ ... عدالت کو ... اور ... بالکل حکم سزا ... بصیغہ نگرانی۔

حکم ہوا

بصیغہ نگرانی فوجداری

اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی سید فضل حسین صاحب ممبر و مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی

بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

سرکار عالی

بنام

... مدعا علیہ غیر حاضر

اظہار پولیس کے سامنے بیان حلفی رو برو عدالت ...

خلاصہ

اگر شخص پولیس کے سامنے کچھ اظہار دے اور عدالت ... اس ... کو ... سزا کی بصیغہ نگرانی تجویز ہونا ... کو ... ہے کہ ... بیان بخلاف قلمبندی کرے۔

مرافعہ سرکار عالی ... ضلع اورنگ آباد ... ۱۳۲۲ف

۱۹۹ ۔ قسمت ۶ صفحہ ۵۵ تسلی ام کم نمبر ۲ کی کارداد ۔ ۔ دلایا گیا کا حکم دیا جاتا ہے۔
حکم کا دوبارہ نافذ ہونا بہتر نہیں ہے۔

تجویز ہوئی

کہ حکم کو مسترد کر دیا گیا

بہ نگرانی فوجداری

اجلاس ثالثہ

باجلاس مولوی سید بشیر الحسن صاحب میر مجلس و مولوی محمد سعید خان صاحب عثمانی

مقدمہ نمبر ۶۹ — سرکار عالی

[illegible] ورثاء متوفیہ ونگدی علیہ عبدالرحمن

ترک اطلاع جرم ۔ اختیارات عدالت بصد نگرانی پٹیل پٹواری۔

## خلاصہ

ایک عورت سانپ کاٹنے سے فوت ہو گئی اگر پٹیل پٹواری نے اوسکی اطلاع پولیس کو نہیں دی تو عدالت نے ان کو بصیغہ انتظامی سزا دی بصیغہ نگرانی تجویز ہوئی کہ عدالت کو بصیغہ انتظامی پٹیل پٹواری کو سزا دینے کا اختیار نہیں ہے۔

مولوی بشیر الحسن صاحب میر مجلس مولوی محمد خان صاحب مفتی حیثیت کن

ایک عورت سانپ کے کاٹنے کی وجہ سے فوت ہو گئی۔ ملزمین نے جو پٹیل پٹواری ہیں اس کی اطلاع کوتوالی میں نہیں کی ترک اطلاع کا جرم قائم ہو کے مقدمہ عدالت دوم تعلقداری میں پیش ہوا دوم تعلقدار صاحب نے کوئی ثبوت نہیں لیا اور ترک اطلاع کا مجرم قرار

---

آ مرافعہ نمبر ۱ فیصلہ ناظم عدالت فوجداری صوبہ بمبئی مورخہ ۲۲ دی ۱۳۱۲ ف

لالو او ... بنام ... مدعی علیہ

بنام

کو ... مدعی علیہ مدعی

دعوی تنسیخ ... اسٹامپ ...

## خلاصہ

تجویز اسٹامپ ... جائداد کے ... حساب لگانا ... ڈگری ...

ہوچکی ہو ... اصل ... کا ... ہی ...

مولوی علی رضا خان صاحب رکن اب مرافعہ ثانیہ ... مرافعہ

اس عدالت العالیہ میں ہمارے روبرو پیش ہے اسمقدمہ میں ... وکلا فریقین حاضر ہیں۔ مدعی نے ایک دعوی تنسیخ ... کے نام سے دائر کیا۔ عدالت ... کے کافذ پر اسکو ناجائز قرار دیا۔ اوسکا مرافعہ ہوا صدر عدالت نے اوسکے خلاف تحریر کی ... کے کافذ پر دعوی ہو سکتا ہے۔ اوسکا یہہ مرافعہ کیا جاتا ہے

ہماری رائے مین اگرچہ دوسرے امور کی نسبت جو عدالت ابتدائی نے تجویز طلب قرار دی تہی اسوقت بحث کی حاجت نہین ہے مگر درصل ابتدائی سے جو ایک امر طے ہوا تہا ... کے کافذ پر دعوی نہیں ہو سکتا۔ اوسکی نسبت صدر عدالت کی تجویز ہماری رائے مین درست نہین ہے۔ دراصل یہہ دعوی اس بیان سے کیا گیا ہے کہ مدعا علیہ نے ایک ڈگری حاصل کر لی ہے۔ تو درصل یہہ دعوی مجرد تنسیخ تجویز کا نہیں بلکہ ایک فیصلے کے منسوخی کا دعوی ہے اوسکی لئے جائداد کا حساب لگانا ضرور ہے مدعی نے اگرچہ یہہ کہدیا ہے کہ جائداد میرے قبضہ مین ہے مگر مدعا علیہ نے اپنے قبضہ میں جائداد ہونا بیان کیا ہے مگر بہان اوسکے تنقیح کی اسوقت ضرورت اسوجہ سے نہین کہ ہو وجس حقیقت سے یہ دعوی کہا گیا ہے وہ اسبات کو بتلاتی ہے کہ جائداد کی ... کے لحاظ سے دعوی ہونا چاہیئے۔ اسلئے۔

---

[۱] ... فیصلہ مولوی غلام مرتضی صاحب مددگار مورخہ ۱۲ فروردی ...

مولوی میر فضل حسین صاحب میر مجلس ملزم ... رار ... تقوم ... ۸۰ ... دیا

اوسکے بعد ملزم کا اظہار حلفاً عدالت میں ایک فوجداری کے مقدمہ میں اور گواہ ... کہ پولیس میں ملزم نے دیا اوسکے خلاف فوجداری میں بیان کیا۔ اس خیال ... قائم کیا گیا اور اثبات جرم صرف بیانات متخالفہ ... اور ... پر جرم دروغ حلفی ثابت قرار ... کی سزا دی ہے۔ ... تجویز صادر کرتے ہیں۔ عدالت فوجداری کے کارروائی ... قانونی ... پولیس کو اختیار نہیں دیا گیا ہے کہ وہ گواہوں کے بیانات ... پولیس کے کارروائی قابل استناد اس خصوص میں نہیں ہے ایسے مخالف اظہارات ... جرم نہیں ثابت ہوسکتا ہے۔ یہہ لایق حاکم اگر اثبات پر گواہوں کو سزا دیں۔ کیونکہ پولیس میں جو بیان گواہ نے کیا تھا اوسکے خلاف عدالت میں کیوں اظہار دیا تو غالباً تمام الزامات جو پولیس سے ... ہو وہ ثابت ہوا کریں گے تنسیخ ہو ... مضرم سوم تعلقدار ضلع اورنگ آباد کی ... دانی ...

## حکم ہوا

کہ تجویز ... منسوخ۔

مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی بحیثیت رکن مجلس ہی اتفاق ہے۔

## صیغہ مرافعہ دیوانی

### اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی علی رضا خانصاحب رکن و مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

٢٠٧

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

ناراضی [illegible] اجلاس کامل [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

اور نصیب خاتون اپنے [illegible] میں [illegible] ساتھ رہتی [illegible] حقیقی ماں

کے واسطے [illegible] بالغ لڑکی [illegible] حالت میں [illegible]

عدالت دارالقضاء [illegible] ڈگری دی اور [illegible] قبول کیا گیا کہ

ناراضی سے یہہ مرافعہ اجلاس کامل میں [illegible] پیش ہے۔ اب ایک [illegible]

حالت پیش ہوئی جس سے پہلی حالت مقدمہ دارالقضاء اور [illegible] میں نہیں [illegible]

نصیب خاتون کے بالغہ شرعی ہو جانیکی خواہش [illegible] ہوئی اور [illegible]

سارٹیفکیٹ [illegible] لیڈی ڈاکٹر کے پیش کئے گئے جن میں اونہوں نے تصدیق کی تھی کہ

نصیب خاتون کو حیض [illegible] دیکھا [illegible]

مقابلہ طرفین نہیں ہوا تھا اسواسطے اجلاس کامل [illegible] مرافع علیہا کے عذر

اور اصرار پر ایک کمیشن مقرر کیا گیا کہ دوبارہ [illegible] نصیب خاتون کا ملاحظہ

کریں۔ اب اونہوں نے بمقابلہ مرافعہ علیہا [illegible] نصیب خاتون کا معائنہ کیا

اور اپنے پہلے سارٹیفکیٹ کی تصدیق کی کہ [illegible] اسکو پہلے دیکھکر سارٹیفکیٹ دی تھی

اسمیں کوئی شبہہ باقی رہا کہ نصیب خاتون بالغہ ہوگئی اور جب وہ بالغ ہوگئی تو اب

اوسکے ولایت کی نالش چل نہیں سکتی۔ نصیب خاتون کا خود اظہار لیا گیا اور

وہ اپنے سوتیلی ماں کے ساتھ رہنے کو راضی ہے اور اپنی حقیقی ماں کے ساتھ

رہنے کو راضی نہیں ہے پھر [illegible] نہیں ہے [illegible]

خارج کر دیا جاتا ہے لہذا۔

حکم ہوا کہ

## ہم تجویز کرتے ہیں

کہ مرافعہ نمبری مسطور کیا جاوے۔ عدالت ابتدائی کی تجویز متعلق اس کے کہ دعوے کامل قیمت پر ہونا بحال ہے اور باقی امور کی تحقیقات حسب ہدایت صدر عدالت کی جاوے حسب حیثیت اختر جنگ صدر المہام بہادر و مولوی سید رضا صاحب مفتی بہ حیثیت رکن مجلس بھی اتفاق ہے۔

## بصیغہ مرافع دیوانی

مجالس
عدالت
سپریم انتظام

## اجلاس کامل

باجلاس مولوی حافظ سید احمد رضا خان صاحب و مولوی محی الدین خان صاحب

بحیثیت ارکان مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

مرافعہ نمبر ... | محمد ماذون مرافع تمر جانون مرافع مدعی علیہا [1] | مولوی سید خواجہ حسن وکیل

بنام

عدالت ۲۱ - آذر ۱۳۰۲ | قاسم ۲ اتون مرافع علیہا مدعیہ | مولوی حسام الحق صاحب مولوی غلام حیدر صاحب
مولوی محمد ابراہیم صاحب فاروقی وکلا حاضر

طلب نفقہ ... مرافع کا اثر دعوے خلاف حسن ... مسمات بالغہ۔

## خلاصہ

اگر لڑکی بالغہ ہو کر اپنی سوتیلی ماں کے پاس رہنا پسند کرے تو وہ اپنی حقیقی ماں کے پاس رہنے پر مجبور نہیں کی جا سکتی۔

[1] مرافع ثانی صیغہ اولی صدر منتقلہ مجلس عالیہ عدالت ... ۱۳۰۲ ... 

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۲۹۹ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اصلاح کے اختیارات [illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۲۹۹ [illegible]

مددگار [illegible]

[illegible]

[illegible]

دعوےٰ رعایت حاجی کا ادعا ہے - فیصلہ جات کا حق مروج ہو لیکن ... حالات مقدمہ

... پیش نظر اور نیز حقیقت ... مولوی محمد محی الدین خانصاحب ... ہم ... بالغ ہوچکی اور وہ اپنی حقیقی والدہ کے پاس رہنا ... رہنا چاہتی ہیں بہ بلوغ وہ جہاں چاہے رہ سکتی ہے اور کوئی وجہ ... نہیں ہے کہ وہ خلاف مرضی حقیقی والدہ کے پاس ... کیا جائے -

## صیغہ مرافعہ متفرق دیوانی

## اجلاس کامل

## باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی محمد محی الدین خانصاحب و مولوی محمد یسین خانصاحب ارکان مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

نمبر مقدمہ ۱ | دالاچند کشوچند گوجر مدعی مرافع || ... رسواس کلار حاضر

بنام

فیصلہ ۱۲ آبان ۱۳۲۰ف | سنا سا نقال مدعی علیہ مرافع حاضر — مولوی ابوالقاسم صاحب وکیل حاضر

چند سال مرافعہ نہ کرنے کا اثر - کیا ۱۳۱۹ف میں مددگاران عدالت کے اختیارات صیغہ تعمیل محدود تھے - مانع تحریر کرنا

## خلاصہ

... فروردی ۱۳۱۹ف سے پہلے تک مددگاران عدالت کے اختیارات صیغہ تعمیل محدود تھے اور اسلئے ان کا فیصلہ صیغہ تعمیل بلا لحاظ تعداد مالیت مانع تحریر کر سکتے -

[] مرافعہ ... فیصلہ مولوی علی ... صاحب ... صاحب ... مجلس ... عدالت ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مولوی [illegible] سید [illegible] فضل [illegible] صاحب [illegible] ۱۱۶ وا [illegible] وقت [illegible] [illegible] ...کیا [illegible] اور بیٹا جائداد [illegible] [illegible] نام سرکار سے کردیا [illegible] کو منتقل کنندہ کے [illegible] [illegible] اعمال اراضی کا دعوی [illegible] تحصیلدار کے محکمہ میں رجوع کیا اس بنیاد پر کہ جائداد موروثی [illegible] استقال بار مدعی کو درست نہیں تحصیلدار نے ڈگری دی عدالت [illegible] [illegible] خارج کر دیا اور [illegible] عدالت اور جلد [illegible] عدالت ضلع کے فیصلہ سے اتفاق کیا۔ وجہ فیصلہ یہہ تھی کہ سرکار نے مرارعین کو بغیر کسی شرط کے جائداد اراضی [illegible] کا [illegible] منتقل کرنے کا حق عنایت کیا ہے اسلئے شاستر کے احکام جو مانع [illegible] ہوں متعلق نہیں ہو سکتے۔

ہماری رائے یہہ ہے کہ بیٹا اپنے باپ سے علیحدہ رہتا ہے اشتراک جائداد [illegible] نہیں کیا گیا ہے یہہ زمین باپ نے سرکار سے حاصل کی ہے نوعیت اسکے حصول کی اس قسم کی نہیں ہے جسکی نسبت کہا جاسکے کہ موروثی جائداد کے [illegible] سے پیدا کی گئی ہے اسصورت میں بیٹے کو جو مدعی ہے بجز اسکے چارہ نہیں ہے کہ وہ باپ کے انتقال کو از روے شاستر تسلیم کرے۔ اوسکے دعوے کے بنیاد یہہ تھی کہ زمین موروثی ہے لیکن موروثی ہونا ثابت نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ پٹہ کے ملاحظہ سے یہہ پایا جاتا ہے کہ باپ نے خود اوسکو حاصل کیا ہے لہذا ہماری راے کوی وجہ علیحدہ متفقہ کے فیصلہ میں دست اندازی کی نہیں پائی جاتی۔

حکم ہوا۔

مولوی ... الرحمٰن ...

و مولوی محمد ... خان صاحب ...
...

لہذا حکم ہوا کہ

اپیل معہ خرچہ نامنظور فقط

صیغہ مرافعہ دیوانی

اجلاس کامل

باجلاس مولوی نواب عماد جنگ بہادر میر مجلس مولوی سید فضل ... صاحب و مولوی

محمد یسین خان صاحب ارکان مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

... مدعی ... وکیل حاضر

...

[illegible]



عدد نہیں لی جا سکتی ہے لہذا [illegible] تھا [illegible]

مرافعان غیر حاضر رہیا ہوں [illegible] ایک درخواست [illegible]

[illegible] پیش کی ہے جسمیں لکھا ہے کہ اونکی علالت [illegible]

آج ہی پیش ہوئی ہے یہ درخواست کافی [illegible] وقت کی غیر حاضری [illegible]

میں حاضر ہو کے درخواست دینا خلاف [illegible]

او بغیر منظوری درخواست غیر حاضر ہو جانا [illegible]

حاضر ہو سکے [illegible]

عدم ثبوت [illegible] مدعیہ کا جاری ہوا [illegible]

[illegible] استرار واقعی [illegible] نہیں پیش [illegible]

دوسرے حاکم کے سامنے پیش ہوئی اونھوں نے [illegible] کیا۔ فی الواقع [illegible]

بموجب دفعہ ۶۲۴ گشتی [illegible] کے دوسرے حاکم کے [illegible] مذکورہ کے [illegible]

درخواست نگرانی نہیں پیش ہو سکتی ہے۔

## حکم ہوا

کہ مرافعہ مع خرچہ نامنظور رہا

## صیغہ مرافعہ دیوانی

## اجلاس مقفقہ

باجلاس مولوی میر فضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی محمد سعید خان [illegible]

بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

مستغیث [illegible] مرافعہ علیہ ۲ [illegible] مولوی غلام [illegible]

۲ مرافعہ [illegible] عدالت [illegible] ۱۳۳۰

کا اپیل [illegible] نامنظور

نواب عماد جنگ بہادر [illegible] راے [illegible] سے اتفاق ہے کہ مرافعہ [illegible] کیا جاتا ہے

مولوی [illegible] خانصاحب [illegible] کو [illegible] اتفاق ہے

## دربار مرافعہ دیوانی

## اجلاس منقسمہ

باجلاس مولوی سید فضل حسین صاحب ممبر مجلس و مولوی محمد سعید خانصاحب [illegible]

بحیثیت [illegible] مجلس عالیہ عدالت سرکار [illegible]

مسماۃ [illegible] و مسماۃ [illegible] مرافعہ علیہا

[illegible] مرافعہ علیہ [illegible] مولوی عبدالمجید [illegible]

[illegible] لاعلاج [illegible] جائز نہیں ہے۔ دفعہ ۲۴ [illegible]

### خلاصہ

کہ ایک حاکم درخواست دعوے کو نامنظور کرچکا ہو تو دوسرے حاکم کے سامنے درخواست تجویز ثانی اسی بنا پر پیش نہیں ہو سکتی۔

مولوی سید فضل حسین صاحب ممبر مجلس و مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی دکن

مدعیہ [illegible] شہادت [illegible] پیش ہونے کی وجہ سے تجویز ثانی مطلوب ہے۔ وہ کوئی شہادت

!! مرافعہ [illegible] فیصلہ مولوی امداد اللہ صاحب [illegible] عدالت دیوانی [illegible] شہر [illegible]

باجلاس مولوی [illegible] مولوی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گلاب [illegible] مقام [illegible]

[illegible] کی درخواست [illegible]

مولوی محمد فضل [illegible] صاحب [illegible] کہ اپیل نامنظور کیا جا[illegible]

[illegible] عدالت [illegible]

تجویز عدالت مرافعہ [illegible] کہ [illegible] مرافعہ [illegible]

خارج ہوا تھا اوسکا اپیل پیش [illegible] درخواست اور اوسکی منظوری

[illegible]

## حکم ہوا

کہ اپیل [illegible] نامنظور فقط

مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی بہ حیثیت رکن مرافعہ نامنظور فقط

## صیغہ تصحیح فوجداری

## جلسہ منفقہ

[illegible] مرافعہ [illegible] مولوی [illegible] الرحمن صاحب صدر عدالت [illegible] ابدی

نام

اسد … ولد … [illegible]

[illegible]

خلاصہ [illegible]

[illegible] کہ [illegible] عدالت [illegible] [illegible] ہے اور [illegible] دیا [illegible]

کی لاعلمی [illegible] ہو سکتا ہے۔

مولوی [illegible] صاحب [illegible] … عدالت [illegible] مرافعہ اپیل خارج ہوا … [illegible] عدالت العالیہ میں پیش ہے۔

یکطرفہ اپیل [illegible] ہوا تھا … اس عذر سے پیش ہوئی کہ تبدیلی … عدالت [illegible] وقت مقررہ پر پیش حاضر ہوا … درخواست … اپیل … کوئی وجہ عدالت ابتدائی کی تحریر میں دست اندازی کی نہیں معلوم ہوتی ہے۔ تبدیل … کرتا ہے اور اشتہار … [illegible] کا عذر … اسطام … لغا ترتیب گا۔

حکم ہوا

کہ اپیل … نامنظور … 
مولوی محمد … صاحب … بحیثیت رکن اتفاق ہے۔

صیغہ مرافعہ دیوانی

اجلاس منعقدہ

[illegible]

... ظاہر ہے کہ ... ثابت ... کا کم ... ہے۔

... بھرا کہ کوئی ...

... گواہ ... ثبوت ... جرم نہیں ہے ...

... ظاہر کرتے ہیں ... ثبوت سے ظاہر کرتا ...

اور ... ہوتا ہے۔

اس بیان اقبالی ملزم ... ۲۴ ... اسکی حالت یہ ہے کہ بیان ...

ہوا ... پولیس کے ... حالات میں ... نہیں ہوا ...

... بیان ... کیا تو کوئی لحاظ کا ... ملزم کا ...

... ثابت ... کیا کہ ...

پولیس کے ... اختیار ... کہ ...

... یاد داشت ... اقبال ...

تحریر کی ہے یہ تمام کارروائی نہایت قابل افسوس ہے ... کیفیت ایسی حالت میں ...

بیان پر ملزم کو سزا نہیں دیجا سکتی خصوصاً ایسی حالت میں کہ اس بیان اقبالی ...

... کی تردید دو گواہوں کے اظہار حلفی سے ہوتی ہے کیونکہ ملزم نے اس اقبالی ...

باجلاس مولوی حافظ سید احمد رضا خانصاحب رکن و مولوی محمد سعید خانصاحب

مفتی بہ نسبت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

نمبر مقدمہ ۲ | گیاسا ولد ... تعمیل غیر حاضر    ۱    مولوی داد علی صاحب وکیل حاضر

اسم

مسلہ ۲ بہمن ۱۳۲۰ | سٹوا ولد کھارام ملزم غیر حاضر

اقبال [illegible] - مقدمات قتل میں صورت

ثبوت کے لئے تجویز [illegible] ہے - کیا قاضی سی اقبال کے لئے احکام ہدایات متاحت

گشتی نمبر ۲ کی تعمیل ضرور ہے    اقبال کی شہادت علی سے مخالف ہونے کا اثر

خلاصہ

[illegible] قتل ہوئی کے [illegible] میں گرفتار کیا گیا اور حین تحقیقات پولس عدالت

[illegible] اقبال جرم کیا اگر [illegible] کی یادداشت اس امر کی نہ لکہی کہ

گشتی نمبر ۲ کی تعمیل کی گئی ہے ملزم [illegible] کے سپرد ہوا تو اوس نے جرم سے

انکار کیا اور دو گواہ روایت ہو گئیں کئے گئے تھے اونہوں نے بہی لاعلمی

ظاہر کی [illegible] ملزم [illegible] سال کی سزا سے قید تجویز کی تصیحہ تصحیح

تجویز ہوئی کہ

جو اقبال بلاتعمیل گشتی نمبر ۲ لکہا گیا ہو اور شہادت علی سے اوسکی تائید نہوتی ہو تو ایسا

اقبال قابل قبول نہیں ہے - اور تجویز ہوئی

کہ اگر کسی مقدمہ میں جرم ثابت ہو تو پوری سزای مقررہ دی جاسکتی ہے -

مولوی حافظ سید احمد رضا خانصاحب رکن [illegible] ایک شخص مارا گیا اور

اوسکی لاش باولی سے برآمد ہوئی - ملزم اوس شبہہ پر گرفتار کیا گیا - حین تفتیش پولیس یہہ شخص ۲۴ - خوردا

۱ [illegible] فیصلہ مولوی ... الدین صاحب ناظم عدالت ضلع ... مورخہ ۲۸ مہر ... ف

۲۱۶

قرق تنخواہ بر دفعہ ۳۲۲ گشتی نمبر ۲ سنہ ۱۳۲۳ف کی تعمیل ضرور ہے۔

**مولوی میر افضل حسین صاحب ممبر مجلس** ۲۷ خورداد سنہ ۱۳۲۳ف

بدین حکم عدالت ضلع مرافعہ ہا مسموع ہوئے مدعی کی تنخواہ بموجب دفعہ ۳۲۲ گشتی نمبر ۲ سنہ ۱۳۲۳ف اجرائے ڈگری میں قرق نہیں ہو سکتی فیصلہ مرافعہ ہا کا درست ہے۔

## حکم ہوا

کہ اپیل معہ خرچہ نامنظور۔

**مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی بحیثیت رکن مرافعہ نامنظور**

۲۱۵

مین بیان کیا ہے کہ فلان فلان شخصون نے دیکھا تھا اور اونکے استفسار پر میٹنے تمام واقعہ بیان کر دیا تھا لیکن اون دو شخصون کے اظہار حلفی سے اسکی تصدیق و تائید نہین ہوی۔ یہ صاف شک ہوتا ہے کہ ملزم کو سمجھا دیا کہ تو ایسی عورت سے زنا کرنا مقتول کا بیان کر دے اور اوسی وجہ سے اوسکا مارنا قبول کرلے تو تو چھوٹ جاویگا اور اس گنوار و جاہل نے اسی فہمایش کے موافق کیا دو گواہونکا نام بھی خود ملزم ہی کے زبان سے کہلادیا گیا۔ جسکی شہادت سے وہ امر ثابت نہ ہوا پس ان جملہ حالات پر نظر کرکے بجز اسکے کوئی چارہ نہین ہے کہ ملزم رہا کر دیا جاے۔

## حکم ہوا کہ

ملزم رہا کر دیا جاے۔ نقل فیصلہ معہ مثل متعلقہ اجلاس انتظامی مین پیش کیجاے۔

**مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی بحیثیت رکن** ملزم بعدم ثبوت اور اظہار خلاف گنتی عدالت ہونے سے قابل رہائی ہے مجھے بھی جناب حافظ صاحب کے راے سے اتفاق ہے فقط

## مرافعہ بصیغہ متفرق دیوانی

## اجلاس متفقہ

## باجلاس مولوی میر فضل حسینصاحب میر مجلس و مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی بہ حیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

۱۲۳ بہ شنکر سنگہ اصالتاً حاضر

درست ۳۳ [illegible]

آ

بنام

محمد معین الدین غیر حاضر

۳۱۵

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نظام [illegible]

[illegible]

جلال [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور مدعی کی تولیت مسجد بھی ثابت ہے۔

مدعا علیہ نے [illegible] دو پیڑ کاٹے اور [illegible] قبضہ ہوگا عدالت [illegible] حقیقت [illegible]
اس کے اور سبب لڑکی کی ہے کہ مدعی کو ڈگری دے اور مدعا علیہ [illegible] حجروں سے
حجروں میں جبراً رہ کر عبادت کرنا مناسب نہیں ہے لہذا۔

## حکم ہوا

کہ مرافعہ مذکور منظور کیا جاوے۔

**مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس** — مجھے بھی اتفاق ہے۔ مدعی کے دعوی میں کوئی تناقض نہیں ہے دعوی بر بنیاد تولیت اول ہی تھا اور بعد بھی وہی دعوے تھا لیکن آخر میں) یہ واقعہ بیان ہوئے کہ حجرہ متنازعہ مدعی کے بچا کے بنائے ہوئے ہیں اس سے تغیر دعوی وراثت ظاہر نہیں ہے بلکہ واقعہ تعمیر حجروں کا مدعی نے بیان کر کے اپنے دعوی کو تولیت پر مبنی کیا ہے۔ اس وجہ سے مجھے اتفاق نہیں ہے جلسہ متفقہ کی رائے سے کہ مدعی نے دعوے میں تناقض کیا ہے۔ اب رہی یہ بحث کہ مدعی کا حق تولیت ثابت ہے یا نہیں۔ یہ امر ظاہر ہوتا ہے بمقدمہ بیان ثقہ اشخاص سے ثابت ہے کہ مدعی مسجد کا متولی ہے۔ اور یہ بھی پایا جاتا ہے کہ مدعی کو اسی تولیت سے متعلق سرکار سے تنخواہ ملتی ہے۔

مدعی علیہ اپنا کوئی حق بجز بود و باش کے ظاہر نہیں کرتے ہیں مدعی علیہ نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ احمد بن سالم اور اسمعیل نے اوسے اسی کے حجروں میں اوتارا - احمد بن سالم خلف کہتا ہے کہ مدعی کیطرف سے نگران مسجد مقرر تھا اس صورت میں مدعی کا دعوے قابل ڈگری ہے عدالت ابتدائی کی رائے صحیح ہے۔

## حکم ہوا

کہ اپیل موخرجہ منظور ڈگری عدالت ابتدائی کی بحال رہے۔

**مولوی نظام الدین صاحب رکن** — اس مقدمہ میں دعوے تولیت حجروں متعلقہ مسجد کا ہے۔ مدعا علیہ کو تسلیم ہے کہ میں عرصہ قلیل سے حجروں میں سکونت رکھتا ہوں۔ میں نے ایک دعوے سابق میں کیا تھا وہ غیر حاضری مدعی میں خارج ہوا۔ مدعا علیہ حاضر تھا جو [illegible]

ہوں تو [illegible] وراثت میں ایسا نقص [illegible] ہے کہ [illegible] اور [illegible] ادارات [illegible]

[illegible] اوا

تجویز ہوئی کہ اگر کوئی شخص [illegible] اور [illegible] جائے [illegible]

لا [illegible] پیدا [illegible]

مولوی حافظ سید احمد رضا خاں صاحب رئیس [illegible] والہ [illegible] بیلسہ کا فیصلہ

عدالت العالیہ میں [illegible] ہے۔

مدعی موسوم دلیل ہی دو حجرہ [illegible] متعلقہ مسجد واقع [illegible] محلہ [illegible] ہیں [illegible] کہ [illegible] تولیت ہے اور مدعا علیہ یا [illegible] مدعی پر بطور مستعار اگر حجرہ میں رہتا تھا اب حجرہ خالی کرنے سے انکار کرتا ہے۔

مدعا علیہ مدعی کی تولیت سے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اوس کو کوئی [illegible] اور میں یا [illegible] سالم و حاجی محمد اسمعیل [illegible] نگرانی [illegible] ہے) اونکی [illegible] عدالت ابتدائی نے دعوی مدعی ڈگری کیا۔ حاکم متعلقہ نے اس بنیاد پر [illegible] مدعی نے مرتبا دوراثت واکیت ان حجروں کا دعویٰ کیا تھا [illegible] اور اب بر بنیاد تولیت دعویٰ لایا ہے پس چونکہ وہ پہلے بر بنیاد [illegible] سے جو خلاف حق تولیت ہے [illegible] اسواسطے اب اس قسم کا دعویٰ نہیں ہو سکتا مدعی کا دعوی [illegible] کیا جسکی [illegible] اخلاص قابل [illegible] ہے اور اسوقت [illegible] اجلاس کامل ہم لوگوں سے [illegible] ہے۔ میں نے دونوں عرضیوں کو [illegible] کوئی تناقض ایسا نہیں ہے جسکی بنا پر [illegible] تجویز کیا جا سکے کہ اب مدعی بر بنیاد تولیت دعوے نہیں کر سکتا اسواسطے میں حاکم متعلقہ کی رائے سے اتفاق نہیں کرتا اور [illegible] [illegible] سمجھتا ہوں مدعی کو اہل [illegible] اظہار [illegible] [illegible] خوبی ثابت ہے کہ مدعی متولی مسجد کا ہے اور حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب [illegible] مدعی صاحب سجادہ اور متولی ہے [illegible] مدعی کا [illegible] اور خود مدعی مسجد میں رہتا ہے اور نماز [illegible] اذان دیتا ہے۔ ان بزرگوں نے خود اوس مسجد میں مدعی کے [illegible] حالات سے ثابت ہے کہ حجرہ مدعی کے مورث کے بنائے ہوئے ہیں

# واقعات فوجداری

## اجلاس شتلاقہ

مولوی حافظ سید احمد رضا خاں صاحب ... مولوی ... خاں صاحب ... [illegible]

نقل ... [illegible] مولوی ... [illegible]

مولوی ... [illegible]

بنام

سیتا گوپ ... مولوی حبیب اللہ صاحب ... [illegible]

اجنبیا نامہ شہادت ... اون کی ... کافی ... [illegible]

شہادت درجہ دوم پر استدلال نہیں ہو سکتا ۔ اختلافات شہادت

## خلاصہ

ایسا ... [illegible] ... ثابت ...

... پیش کیا ... گواہ ...

ایک نے لاعلمی ظاہر کی دوسرے نے تحریر ... شہادت

نہیں دی باقی دو گواہوں نے مدعی کی حاضری و غیر حاضری بابتہ تحریر دستاویز میں

اختلاف کیا ۔

**تجویز ہوئی** ۔ کہ اولاً دستاویز کا گم ہو جانا یا مدعی کے ... ثابت ... ہونا

ثابت ... اور جبکہ شہادت میں ایسا اہم اختلاف ہو تو ایسی شہادت قابل

استدلال نہیں ہے فقط

**مولوی حافظ سید احمد رضا خاں صاحب رکن** مرافعہ ثانیہ بجانب مدعیان ... [illegible]

عدالت العالیہ میں ہمارے روبرو پیش ہے ۔ مدعی ... ایک ... کے

دعویٰ کرتا ہے ۔ دستاویز پیش نہیں ہوئی ہے اوس کے پیش نہ ہونے کی ... وجہ ... 

ثابت نہیں کیگئی جب تک اصل دستاویز ... درجہ اول کی پیش نہ ہونے کی وجہ کافی

---

۱) مرافعہ ... فیصلہ مولوی وکیل ... صاحب ... مورخہ ... اردی بہشت ... ف

غیر حاضری مدعی [illegible] اوس پر غور [illegible] حاضری غیر حاضری کی گئی یا نہیں۔ تصفیہ ثانی [illegible]

## امور قابل [illegible]

(۱) کیا مدعی متولی جائداد متنازعہ کا ہے؟

(۲) کیا مقدمہ سابق مانع [illegible]

(۳) کیا مدعا علیہ کو کوئی استحقاق قبضہ جائداد متنازعہ [illegible]

## رائے معہ وجوہ

(۱) شہادت موجودہ مثل سے بخوبی ثابت ہے کہ مدعی [illegible] جائداد متنازعہ کا ہے اور اوسکی تولیت میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

(۲) مقدمہ سابق مانع سماعت اس مقدمہ کا نہیں ہے مدعی کو [illegible] جدید دعوی کی ڈگری فی نفسہ بے علاقہ تھی۔ حاضری مدعا علیہ اور غیر حاضری مدعی میں جو سوال پیدا ہوتا ہے اوسکا فیصلہ وجوہ کافی سے ہونا چاہیے تھا یا نہیں اس بنا پر غور کرنا چاہئے تھا۔ لیکن عدالت نے جو بیجا کارروائی کی اوس سے فریقین کو فضول زحمت ہوئی۔ اور انہیں امور کی نالش دوبارہ دائر کرنا لازم آئی۔

(۳) تسلیم ہے کہ جائداد متنازعہ میں مدعا علیہ کو کوئی استحقاق قبضہ نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص قبضہ ناجائز کرنا چاہے تو متولی پر لازم ہے کہ اوسکو بیدخل کرے۔

## فیصلہ

جائداد متنازعہ پر مدعی کو مدعا علیہ قبضہ دلوے۔

خرچہ مدعی کا ذمہ مدعا علیہ کے عاید ہو۔ فیصلہ عدالت ماتحت منسوخ ہو۔

---

۱۹۲۱

# نظیرِ صدرِ عدالتِ دیوانی

## اجلاس کامل

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب چیف جسٹس و مولوی سید مناظر احمد رضا خاں صاحب و مولوی محمد نظام الدین صاحب ارکان مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

امۃ النساء بیگم زوجہ محمد صاحبزادہ مرزا غنی — مولوی محمد حسین صاحب، مولوی محمد ابراہیم صاحب — نمائندگی وکلا حاضر

دلدار بیگم زوجہ عبداللہ مرحوم محمد النساء بیگم برادری — مولوی سید غلام حیدر صاحب، مولوی محمد صادق صاحب — وکلا حاضر

حق حضانت ... نانی کو کس صورت میں حق حضانت حاصل ہوتا ہے ... لیا جائے تو ... نانی کو یہ حق پیدا ہو جاتا ہے۔

فیصلہ

ایک مقدمہ میں ... حضانت بذریعہ ایک قرار نامہ کے صغیرہ کے دادی کو منتقل کر دیا ... یا پدری نانی اس سے بعد صغیرہ کی ... حضانت ... کیا ... پیدا ہو ... اپنا حق ساقط کر دیا ...

چونکہ حق حضانت ... انتقال کر ... حق حضانت ساقط کرے ... وقت ... حق ... پیدا ہوتا ہے

اور تجویز حکم ... قابل انتقال نہیں ہے۔

مولوی مناظر احمد رضا خاں صاحب رکن مجلس ...

بامرافعہ ... مجلس عالیہ مورخہ ۱۸ فروردی ۱۳۳۰ ف

نہ ہو ثابت نہ کیجائے تب تک شہادت درجہ دوم پر استدلال نہیں ہو سکتا۔ باین ہمہ مدعی کی طرف سے چار گواہ گذرے ہیں۔ ایک تو لاعلمی بیان کرتا ہے اور دوسرا دستاویز کی تحریر و تسلیم کے متعلق ادائے شہادت نہیں کرتا۔ بقیہ دو گواہ جو باقی رہجاتے ہیں ان دونوں میں مدعی کی حاضری و غیر حاضری جلسہ تحریر دستاویز میں اختلاف ہے۔ یہہ دستاویز مدعاعلیہ کا ثابت حوالہ کے کہدینا بیان کیا جاتا ہے مگر حوالہ دینے والے کی حاضری کوئی بیان نہیں کرتا۔ ان دو گواہوں میں بھی ایک جاہل شخص ہے اور برادر مدعی سے مطلب دستاویز سنا بیان کرتا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اصل حالات اور مضمون دستاویز سے لاعلم ہے۔

ایک گواہ کہتا ہے کہ وہ دستاویز کاغذ سادہ پر ہوئی تھی پس اگر دستاویز موجود ہوتی تو بھی حالت مذکورہ میں قابل استدلال نہ ہوتی بہر کیف رُوداد مثل سے نہ تحریر دستاویز سے دعوے ثابت ہے نہ اوسکا وجود ثابت ہے نہ اوسکا گم ہوجانا اور مدعی کی اختیار سے خارج ہونا ثابت نہ معاملہ حوالہ ثابت ہے لہذا

## حکم ہوا

مرافعہ معہ خرچہ نامنظور۔

**مولوی علیرضا خانصاحب رکن۔** مجھے بھی اتفاق ہے کہ صدر عدالت کی تجویز میں مداخلت کے لئے کوئی وجہہ نہیں ہے۔ حقیقت میں مقدمہ میں مدار دو گواہوں پر تھا گرلب یا اور شیخ بڈھن ان میں ایک بہت بڑا اختلاف ہے کہ تسلیم بالیا مدعی دوم کی موجودگی وقت تحریر دستاویز کے ایک گواہ یعنے گرلب یا بصراحت بتلاتا ہے اور دوسرا گواہ اوس کے خلاف تھا۔ حالانکہ یہہ نہایت ضروری امر تھا۔ ایسی حالت میں ان گواہوں پر اعتبار نہیں ہوسکتا ہے صدر عدالت کی تجویز درست ہے لہذا مجھے بھی اتفاق ہے کہ۔ مرافعہ معہ خرچہ نامنظور کیا جائے۔

مسماۃ دلدار النسا بنام صغیرہ کے دادی نے جو والد [illegible] اقرار نامہ کی
پایا اور پدر دلدار النسا نے [illegible]
[illegible] صغیرہ کو نانی [illegible] پرورش [illegible] حضانت کی
[illegible] کی کہ قمر النسا مادر صغیرہ نے اپنا حق [illegible] ہو اب نانی کو حق حضانت حاصل
ہو گیا ۔ [illegible] دونوں [illegible]
[illegible] ہوئی کہ جبکہ ماں
صغیرہ کی [illegible] نانی کو حق پیدا [illegible] کامل [illegible]
ہماری رائے یہ ہے کہ صرف ماں کی وفات سے نانی کو حق [illegible] نہیں پیدا ہوتا ہے بلکہ جبکہ
ماں اپنا حق ساقط کر دے صغیرہ کی حضانت سے [illegible] اسی وقت ہی نانی کو حق
پیدا ہو جاتا ہے ۔ اس میں شک نہیں ہے کہ بسبب اقرار نامہ ۲۲ [illegible] مسماۃ قمر النسا
مادر صغیرہ نے اپنا حق ساقط کیا ۔ [illegible] نانی [illegible] حق پیدا ہو گیا ۔ اب رہا یہ امر کہ
دادی کو اقرار نامہ مذکورہ کی وجہ سے حق پیدا ہوتا نہیں ۔ اس کی نسبت ہماری رائے یہ ہے کہ
یہ حق قابل انتقال نہیں ہے ۔ جس وقت قمر النسا نے حق ساقط کر دیا اسی وقت
نانی کو شرعاً حق پیدا ہو گیا ۔ لیکن اس وقت [illegible] سے یہ امر ظاہر ہوتا
ہے کہ لڑکی ماں کے پاس ہے اور نانی اس حالت پر راضی ہے کہ لڑکی ماں کے حضانت
میں رہے اور شرعاً ماں کو یہ حق ہے کہ وہ [illegible] ہے شرعاً
کوئی امر مانع [illegible] کا وجود نہیں ہے کہ لڑکی ماں کے پاس رہے [illegible] صغیرہ کی
[illegible] خارج ہو جاتا ہے ۔ لیکن اگر دادی [illegible] ماں سے لڑکی
واپس لیگی تو [illegible] یہ حق [illegible] پیدا ہو جائیگا ۔

سوال ۱

کیا فرماتے ہیں [illegible]
مولوی محمد ناصر الدین [illegible] حضانت [illegible]
صغیرہ کی [illegible] درمیان [illegible]
[illegible]

۲۲۴

[illegible] العالیہ [illegible] پیش ہے ۔

وزیر النسا بیگم ایک لڑکی دس پندرہ مہینہ کی ہے ۔ اوسکی حضانت کا دعوی اوسکی نانی
[illegible] اسکے ماں اور [illegible] کہ نام اس بنیاد پر کیا ہے کہ چونکہ ماں نے اپنا حق حضانت چھوڑ
دیا ہوا [illegible] لہذا نانی کو حق حضانت ہے ۔ عدالت ابتدائی نے مدعیہ کو ڈگری دی
اور حکم دیا کہ وزیر النسا بیگم صغیرہ مدعا علیہا اول [illegible] مدعیہ کو دلوائی جاوے [illegible]
نے اوس فیصلہ کو [illegible] کیا اور مدعیہ کا دعوی ڈسمس فرمایا ۔ اوسکی نالش [illegible]
بعد [illegible] اجلاس [illegible] ہم لوگوں کے سامنے پیش ہے ۔ اوس وقت وکلاء فریقین کا
استفسار کیا [illegible] اوس سے ظاہر ہے کہ [illegible] ماں [illegible] قمر النسا بیگم
اوس صغیرہ کو اپنے حضانت میں رکھنا منظور کرتی ہے [illegible]
ولدار النسا بیگم [illegible] صغیرہ کا قبضہ نہیں ملا ہے [illegible] صغیرہ ابھی ماں کی حضانت
اور قبضہ میں ہے اور جبتک [illegible] صغیرہ اپنے ماں کے حضانت میں ہے نانی کو کوئی حق
نہیں ہے ۔ البتہ جسوقت صغیرہ اپنے ماں کے قبضہ اور حضانت سے علیحدہ ہو جاوے
اوس وقت مدعیہ کو حق حضانت حاصل ہو جاویگا اور وہ صغیرہ کو اپنے قبضہ میں لے لیگی
اوس وقت تک کار آمد [illegible] پیدا نہیں ہوا ہے ۔ جس ڈگری کا ذکر کیا جاتا ہے [illegible]
نے [illegible] صغیرہ کے [illegible] کی ہے [illegible]
تحریری [illegible] قمر النسا بیگم ۔ اوس [illegible] اور ڈگری [illegible] مدعیہ کو کوئی فرق نہیں
ہے اور حضانت [illegible] نہیں ہے [illegible]
[illegible] اور ڈگری سے کوئی ضرر مدعیہ کو اور مدعیہ کے حق کو
[illegible] چونکہ اوس وقت تک کار آمد نالش پیدا نہیں ہوا ہے لہذا

## حکم ہوا

اپیل مدعیہ خارج [illegible] باعتبار نتیجہ حکم بحال رہے [illegible]
[illegible] فریقین رہے ۔

مولوی [illegible] صاحب [illegible] حالات مقدمہ یہ ہیں کہ وزیر بیگم
[illegible] قمر النسا نے [illegible] اقرار نامہ [illegible] ۲۲ [illegible]

۳۲۵

[illegible]

[illegible]

## فیصلہ

[illegible] دعوی [illegible] خرچہ [illegible]

# مرافعہ صیغہ دیوانی متفرقہ

## اجلاس متفرقہ

اجلاس مولوی [illegible] سید احمد [illegible] عدالت عالیہ [illegible]

کلثوم بی بی زوجہ محمد [illegible] مرافعہ [illegible]

بنام

حلیمہ بی بی زوجہ قاسم [illegible] مولوی [illegible]

### خلاصہ

[illegible]

[illegible]

(۱) دلدارالنسا مدعا علیہا نمبر (۲)
- عمیدالدولہ مرحوم
محمد علیخان
قمرالنسا مدعا علیہا نمبر (۱)
(زوجہ مطلقہ)
وزیرالنسا صغیرہ

(۲) امیرالنسا مدعیہ
قمرالنسا مدعا علیہا نمبر (۱)
وزیرالنسا صغیرہ

ان شجرات سے معلوم ہوتا ہے کہ مدعیہ نانی ہے - مدعا علیہا نمبر (۱) والدہ صغیرہ ہے - اور مدعا علیہا نمبر (۲) دلدارالنسا بیگم دادی ہے - نزاع حضانت صغیرہ کی ہے دادی نے بربنائے اقرارنامہ والدہ صغیرہ سے ایک ڈگری حضانت کی حاصل کی - نانی کو عذر ہے کہ اگر والدہ کا حق حضانت ساقط ہو گیا ہے تو میرا حق حضانت قائم کیا جاوے - ڈگری ایسی حضانت بمقابلہ نانی کے نہیں ہے -

صغیرہ نہایت کم عمر ہے - وہ تاریخ ۱۲ جمادی الآخری سنہ ۱۳۴۰ھ مطابق ۹ فروری سنہ ۱۹۲۲ء کو پیدا ہوئی ہے - مادر اوسکی زوجہ مطلقہ ہے - دادی چاہتی ہے کہ بربناء اقرارنامہ صغیرہ کو اپنے پاس رکھے -

## امور قابل انفصال

(۱) کیا ڈگری مذکورہ سے حق حضانت اوسکا ساقط ہو گیا ہے -
(۲) کیا وہ ڈگری مدعیہ پر موثر ہے -
(۳) مدعیہ مستحق کس داد رسی کی ہے -

## رائے معہ وجوہ

(۱) حق حضانت قابل انتقال نہیں ہے - اور اگر مادر صغیرہ کی حضانت پر راضی ہو تو کوئی ڈگری بمقابلہ اوس کے صادر نہ ہونا چاہئے کہ بربناء اقرارنامہ کے دادی کو حق حضانت

[illegible]
مولوی محمد نظام الدین صاحب [illegible] رکن [illegible]
عدالت العالیہ [illegible]

[illegible] وکلاء کی تقریر

## تجویز

مابین فریقین ایک ڈگری بابت حقوق جوشی صادر ہوئی تھی اور کل بابت تقسیم
فیصلہ میں اقرار نامہ لکھا گیا وہ اسی طرح تاریخ ڈگری کا نہ تھا بلکہ اس کا موید تھا [illegible] مدعی
مستحق دو آنہ حقوق جوشی کا ہے - مدعا علیہ [illegible] مقدار و اصلات متنازعہ [illegible]
ہوا اور کل ڈگری دیکھی اس کا وجہ نہیں ہوا - اب مقدار و اصلات متنازعہ [illegible]

## امر قابل انفصال

کیا مدعی مستحق پانے ڈگری دخل حقوق جوشی کا بمقابلہ مدعا علیہ کے ہے -

## رائے مع وجوہ

جوشی کے حقوق ججمانوں سے وصول ہوتے ہیں - اگر کوئی شریک جوشی اپنے حصہ سے زائد رقم
وصول کرے تو حساب فہمی کا استحقاق دوسرے شریک کو ہوتا ہے - ججمان اس مقدمہ میں فریق
نہیں ہیں - حقوق جوشی کا استقرار ہو گیا ہے - وہ متنازعہ نہیں ہیں - ایسے حقوق کا فیصلہ
نہیں ہو سکتا ہے - ججمان مجاز ہیں کہ جس شخص سے چاہے کام لیویں نہ مقدار و اصلات متنازعہ
رہی ہے اور نہ حصہ متنازعہ ہے - فیصلہ کی نسبت جو عذر کیا گیا وہ بیجا تھا -

## فیصلہ

مدعی کو جو رقم و اصلات دلائی گئی ہے اس قدر فیصلہ عدالت ابتدائی بحال رہے ڈگری قبضہ
حق جوشی کی منسوخ ہو - مدعی کا حق دو آنہ کا حقوق جوشی میں بحال رہے - بابت قبضہ
کے جو خرچہ مدعا علیہ نے جوابدہی میں کیا ہے وہ ذمہ مدعی کو عاید ہو خرچہ دعوی و اصلات بقدر رقم
ڈگری شدہ کی ذمہ مدعا علیہ کو عاید ہو بعد وضع رقوم جو رقم باقی رہے اس قدر کی ڈگری ہو

مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی بحیثیت رکن صدر عدالت کا فیصلہ بابت

میں زنانہ پردہ نشین قید نکیجایا کریں فقط

**مولوی حافظ سید احمد رضا خانصاحب رکن** مقدمہ میں ایک پردہ نشین عورت کے قید کا حکم اجرائڈگری میں دیا گیا اوسکی نارضی سے مرافعہ جاریہ منفقہ میں ہوا اجلاسہ منفقہ میں اتفاق رائے نہ ہوا اور یہہ مسئلہ اجلاس کامل میں پیش کیا گیا کہ زنان پردہ نشین اجرائڈگری میں قید کیجایا کریں یا نہیں اجلاس کامل نے یہہ فیصلہ لیا کہ چونکہ محابس میں زنان پردہ نشین کے قید رہنے کا انتظام نہیں ہے اسواسطے اجرائڈگری میں زنان پردہ نشین قید نکیجایا کریں لہذا

## حکم ہوا

کہ مرافعہ منظور بحسب حالات مقدمہ خرچہ فریقین ذمہ فریقین رہے۔

**مولوی محمد نظام الدین صاحب رکن** - بر بنار تجویز مورخہ ۷ - شہریور آبان ۱۳۱۰ف مرافعہ منظور ہوکر خرچہ ذمہ فریقین کے رہے۔

# مرافعہ صیغہ دیوانی

## اجلاس منفقہ

باجلاس مولوی محمد نظام الدین صاحب رکن و مولوی محمد سعید خانصاحب رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی - بحیثیت بنچ

منفصلہ مقدمہ الہم رشتہ ۱۳۲ (?)

**چادری رامیا** ولد راجیم ببیٹا (مرافع مدعاعلیہا)!! مسٹر راما چاری و سرینواس چاری وکلا حاضر

بنام

**سنکریا** ولد راجیم ببیٹا (مرافع علیہ مدعی) مولوی سید خورشید احمد صاحب وکیل حاضر

دعوی بابت دخلیابی حقوق بوشی - ججمان کے حقوق -

### خلاصہ

ایک شخص نے جو مستحق وو آنہ حقوق جوشی کا تھا دخلیابی حقوق جوشی کی نالش کی **تجویز ہوئی** - کہ ایسے حقوق کا فیصلہ نہیں ہوسکتا ججمان مجاز ہیں کہ جس

!! مرافعہ بنار اپنی فیصلہ صدر عدالت صوبہ شمالی مورخہ ۷ - امرداد ۱۳۱۰ف

## امور قابل انفصال

(۱) کیا مرافعہ ثانیہ بہ میعاد [illegible] آیا ہو نہ تھا ؟

(۲) کیا مرافعہ تمادی کی وجہہ کافی تھی ؟

(۳) کیا مدعی کو استحقاق قبضہ آراضی کا ہے ؟

## رائی معہ وجوہ

(۱) مرافعہ ثانیہ بہ میعاد تمادی ایام گذشتہ تھا بوجہ کہ [illegible] ثانی حافظ [illegible] نہ تھی [illegible] مرافعہ بہ پیروی ثانی کی وجہہ کافی نہ تھی اور یہ عدالت بالا کی سے کارروائی ہوگی۔

(۲) مرافعہ ثانیہ کی تمادی کی کوئی وجہہ نہ تھی تمادی ایام عارض ہو جانے بعد وہ قابل سماعت نہ تھا

(۳) مدعی کو استحقاق قبضہ آراضی کا ہونا ثابت نہیں ہے۔ مدعاعلیہ قابض ہے۔ مدعی کے گواہوں نے زبانی بتلایا ہے کہ پہر یہ آراضی دی تھی اسکی شہادت قابل اعتبار نہیں جبکہ تا وقتیکہ مدعی کا دعوے ثابت نہ ہو مدعاعلیہ قابض بہ دخل نہیں ہو سکتا ہے۔

## فیصلہ

فیصلہ صدر عدالت مرافعہ ثانیہ نامسموع ہو دعوی [illegible] ہو مدعاعلیہ کا خرچہ ذمہ مدعی کے عاید ہو۔ مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی جج پیشی رکن مدعاعلیہ قابض ہے [illegible] کوئی وجہہ بیدخلی کی متصور نہیں ہوتی۔ اسلئے میں بھی اتفاق کرتا ہوں۔

## مرافعہ دیوانی

### اجلاس تفقد

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس، مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی بنشست رکن عالیہ عدالت سرکار عالی

ماما سیتو ازوجہ سیواد [illegible] ولد لبھا ۔ مولوی غلام محمد صاحب وکیل حاضر

بنام

سماۃ شیشا زوجہ مانیا مرافع علیہا (مدعی علیہا) مولوی غیاث الدین صاحب و مسٹر [illegible] وکلا [illegible]

نمبر مقدمہ ۹ سنہ [illegible] تاریخ [illegible]

---

!! مرافعہ بنا راضی فیصلہ صدر عدالت صوبہ [illegible] مورخہ ۱۵ خورداد ۱۳۱۲ ف

ہے کوئی معنی صحیح نہ ہم نہیں ہوتے ہیں اس لئے مجھ کو بھی میرے معزز شریک ہا سے کہ فیصلہ سے اتفاق ہے ۔

# مرافعہ صیغہ دیوانی

## اجلاس مشتفقہ

بااجلاس مولوی محمد نظام الدین صاحب بی اے بی ایل رکن و مولوی محمد ... صاحب ... رکن عدالت العالیہ عدالت ہائے ممالک محروسہ سرکار عالی ۔

... صاحب ولد محمد عثمان صاحب نمبر (۲) مرافع مدعا علیہ !!

مولوی غلام محمد صاحب و مولوی حکیم محمود ... صاحب

بنام

وکلا دعا فرت

... ولد ... نابالغ بولایت پور با والد گیا بمختاری ندیم الدین حاضر

... بر بنائے تعہد زبانی ۔ عذر تمادی ایام ۔ کیا تجویز ثانی نافذ ایام ہے ... توثیق ... حاصل ... ۔

## خلاصہ

قابض جائداد بر بنائے تعہد زبانی بید خل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اوس کی شہادت قابل اعتبار نہ ہو تصدیق پائے ۔

مولوی محمد نظام الدین صاحب رکن بجانب مدعا علیہ اپیل ثالث جلسہ مشتفقہ عدالت العالیہ میں پیش ہے بیانات فریقین سماعت ہوئے

## تجویز

مدعا علیہ نمبر (۲) اراضی متدعویہ پر قابض ہے ۔ مدعی نابالغ ہے ۔ بر بنائے تعہد زبانی کے یہ دعوی ہے ۔ عدالت ابتدائی ۔ اور مرافعہ اولے نے دعوی خارج کیا ۔ مابین تمادی ایام مرافعہ نہیں ہوا ۔ تجویز ثانی کی گئی ۔ وہ نامنظور ہوئی ۔ مرافعہ ثانیہ کیا گیا ۔ تمادی ایام عارض ... فیصلہ نہیں ہوا ۔ دعوی ڈگری کر دیا ۔

[illegible] کوئی [illegible] [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] کرنا [illegible] شہادت

[illegible] قرار [illegible] علیہ [illegible]

[illegible] اور اس شہادت [illegible]

اون کو [illegible] بیان کی [illegible] [illegible]

[illegible] علاوہ اس [illegible] عدالت [illegible] ہوتا ہے [illegible]

[illegible] کیا ہے [illegible] تعمیل [illegible] مدعو کی دریافت کی

[illegible] بیان بالکل [illegible] [illegible] کیا جاتا

[illegible] کو [illegible] صورت کی نسبت یہ خیال

ہوگا [illegible] سوال کرنے کے جہاں تک غور

کیا جاتا ہے کوئی وجہ اس بات کی [illegible] مدعیان [illegible] غلط دعوی جلب

منفعت کے لئے دائر کیا ہے اور ہم [illegible] عدالت ضلع کی رائے سے اتفاق کرتے

ہیں کہ مدعیان کا دعوی [illegible] قیمت زیورات [illegible] ثابت نہیں

کی ہے اور عدالت ضلع نے [illegible] کوئی [illegible] قائم نہیں کیا تھا لہذا

حکم ہوا

عدالت ضلع ثبوت اور [illegible] قیمت زیورات کی [illegible] [illegible] کے ساتھ [illegible]

[illegible] واپس کرے مقدمہ [illegible]

## مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس

فریقین اصالتاً حاضر

اصالتاً [illegible] حاضر

بار [illegible] فیصلہ مورخہ ۱۱ آذر [illegible] عدالت ابتدائی [illegible] مقدمہ واپس ہوا تھا کہ وہ مدعیہ سے

قیمت زیورات کی نسبت شہادت [illegible] مدعیہ [illegible] کی نسبت شہادت نہیں پیش

کی [illegible] صورت میں [illegible] [illegible] اس امانت تھی تو

[illegible] امانت [illegible] بیان [illegible] ہوتا ہے ۔ ا

مدعا علیہ قیمت نہیں بیان کرتا [illegible] قیمت [illegible] صحیح سمجھی جا سکتی

وجه - بازیافت امانت - اگر گواہ دعوے سے زاید بیان کرینگے تو کیا شہادت باطل ہوجاتی
ہے - اختلافات لفظی کا اثر وقعت شہادت پر
عدالت سماعت کنندہ بیانات شہود کی رائے [illegible]
جب امین منکر ہو اور یہ ثابت ہو جاوے کہ اوسکے پاس امانت تھی اور وہ [illegible] بیان
نہیں کرتا تو اوسکو قیمت کا مطالبہ [illegible] نہیں ہوگی -

## خلاصه

ایک دعوے بر بنا امانت کیا گیا - مدعا علیہ نے انکار کیا اور مدعیہ نے جو شہادت پیش کی اوس
میں لفظی اختلاف ہوئے اور عدالت ابتدائی نے بیانات شہود کو معتبر خیال کیا -
تجویز ہوئی - کہ اختلافات لفظی سے جبکا اثر نفس مقدمہ پر نہ پڑتا ہو شہادت باطل
نہیں ہوسکتی اور
تجویز ہوئی - کہ اگر امین منکر ہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ اوسکے پاس امانت
تھی اور نہ وہ اشیاء امانت داخل کرے نہ اونکی قیمت بیان کرے تو قیمت
مندرجہ مدعیہ مع الامین صحیح سمجھی جاویگی -

منجانب مدعیان اپیل بالا عدالت العالیہ میں پیش ہوئی - بحث وکلا فریقین کیا
[illegible] مدعیان نے بنا [illegible] نقد - [illegible] کی نالش اس بیان
سے دائر کی کہ زیور اور نقد مدعا علیہا کے پاس امانت رکھوایا تھا [illegible] منکر ہوگئی
[illegible] عدالت ضلع میں بیان [illegible] دعوے سے انکار کیا - عدالت
اون گواہوں [illegible] مدعیان کیطرف سے پیش ہوئے بحق مدعیان [illegible]
[illegible] اور کل [illegible] کی ڈگری دی - اس ڈگری سے [illegible] عدالت نے اختلاف
[illegible] یہ کہ گواہوں نے دعوے سے زاید بیان کیا ہے اس صورت میں [illegible] شہادت
باطل ہوجاتی ہے ہم نے اشیاء [illegible] اور [illegible] گواہان پر غور کیا - [illegible]
[illegible] گواہ [illegible] کے مطابق کہا ہے چنانچہ [illegible] گواہ نے
[illegible] کیا ہے یہ فی الواقع معنوی اختلاف نہیں ہے صرف لفظی اختلاف
[illegible] اس سے باطل شہادت نہیں ہوسکتی ہے اور [illegible] ان گواہوں کو
[illegible] کی [illegible] اعتبار کے کافی وجوہ لکھی ہیں - اسکو [illegible]

[illegible] ہونا چاہیے تھا
اور [illegible] اس [illegible]
[illegible] اگر مال قرق [illegible] مال قابل
قرقی کے ہے یا نہیں۔ کارروائی جو تعمیل [illegible]
[illegible] ڈگری [illegible] کا [illegible]
[illegible] ہے

حکم [illegible]

جو کارروائی [illegible]
[illegible] رہے

مولوی محمد [illegible] صاحب منشی [illegible]

## در عدالت دیوانی

اجلاس [illegible]

[illegible] مولوی [illegible]
سلطان [illegible] مولوی [illegible] الدین [illegible]

بنام

موسیٰ بائی زوجہ [illegible]
[illegible] خاندان [illegible]

حکم [illegible]

[illegible]
خاندان کا [illegible]

[illegible]

پس ناچنچہ مدعیہ تعدا ذمہ لیا گیا -

## حکم ہوا

کہ اپیل مدعی مسترد طور و ڈگری عدالت ضلع کی بحال رہے - فیصلہ صدر عدالت کالعدم -

# مرافعہ صیغہ دیوانی متفرقہ

## اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی محمد نظام الدین صاحب رکن و مولوی محمد سعید خانصاحب معتمد بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی

بینی لال ڈگریدار نابالغ بولایت محمد زکی خان !! مولوی حافظ سراج الدین احمد صاحب وکیل حاضر -

بذریعہ کورٹ آف وارڈس

بنام

مختار خان رسالدار (مدیون ڈگری) مولوی سید خواجہ حسن صاحب وکیل حاضر

نمبر مقدمہ ۱۲۰ سنہ ۱۳۲۹ف فیصلہ ۱۲ آذر

پابندی دفعہ ۳۱۶ گشتی نشان (۲) - ضرورت سماعت عذرات

### خلاصہ

ایک درخواست تعمیل پابندی دفعہ ۳۱۶ گشتی نشان (۲) پیش ہوئی اور اوسکی بناپر کارروائی تعمیل کیگئی -

تجویز ہوئی کہ ایسی بے ضابطہ کارروائی نہ ہونا چاہئیے فقط

مولوی محمد نظام الدین صاحب رکن - منجانب ڈگریدار اپیل ثانی علیہ متفقہ عدالت العالیہ میں پیش ہے -

بیانات فریقین سماعت ہوئے -

### تجویز

امقدمہ میں ڈگریدار نے حسب دفعہ ۳۱۶ گشتی نمبر ۲ سنہ ۱۳۲۸ کوئی درخواست تعمیل فیصلہ باقاعدہ

!! مرافعہ شمار رشتہ صدر عدالت صوبہ جنوبی مورخہ یکم امرداد ۱۳۲۹ف

خلاصہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مولوی محمد حسین خاں صاحب [illegible] [illegible]
[illegible] اقرار نامہ مورخہ ۱۵ جمادی الاول [illegible]
[illegible] تعلقہ کپیل عدالت منصفی [illegible]
[illegible] عدالت [illegible] اپیل کیا [illegible] صدر عدالت [illegible]
[illegible] میں مرافعہ کیا گیا۔ صدر عدالت نے فیصلہ [illegible]
اس فیصلہ کی ناراضی سے جامعہ متفقہ میں مرافعہ ہوا [illegible]
[illegible] کی ناراضی سے یہ مرافعہ کیا جاتا ہے۔

امور تنقیح طلب حسب ذیل ہیں

(۱) کیا مدعیہ از روی اقرار نامہ مورخہ ۱۵ جمادی الاول [illegible] اپنے حق وراثت سے دستبردار [illegible]

(۲) مدعیہ کسی دادرسی کی مستحق ہے۔

مدعیہ ایک عورت بیوہ لاولد ہے اور عبارت اقرار نامہ [illegible] سے یہ بالکل ظاہر نہیں ہوتا کہ مدعیہ علیہ نے اپنی حق موروثی ترک کر دیا [illegible] مضمون اقرار نامہ میں درج ہے [illegible] حق موروثی مدعا علیہ [illegible] تو وہ حق نان و نفقہ کا ہے اور [illegible] نان و نفقہ [illegible] تو [illegible] تصفیہ امر اول برخلاف مدعیہ و بحق مدعا علیہ کیا جاتا ہے۔ چونکہ تصفیہ امر اول کا بحق مدعا علیہم [illegible] ہے کہ تصفیہ امر دوم کا برخلاف مدعیہ کیا جائے۔ کوئی وجہ [illegible] نہیں جاتی [illegible] متفقہ میں دست اندازی کی جائے۔ [illegible]

مولوی میر افضل [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مدعی علیہ شرکت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الواث [illegible] اور [illegible] ثابت [illegible] ہے

حکم ہوا

کہ اپیل [illegible]

اور [illegible] سعید خان صاحب [illegible] مدعی علیہ [illegible]

[illegible] بیان مدعی علیہ [illegible] مرافعہ قابل نامنظوری ہے۔

## مرافعہ دیوانی

## اجلاس کامل

باجلاس مولوی محمد [illegible] خان صاحب و مولوی [illegible] خان صاحب و مولوی محمد محی الدین خان صاحب ارکان مجلس عالیہ عدالت

مسماۃ [illegible] زوجہ [illegible] (مدعیہ) مرافعہ [illegible] وکیل حاضر

بنام

[illegible] (مدعا علیہ) مرافعہ علیہ مولوی عزیز حسن صاحب و مولوی سید غوث صاحب وکلا حاضر

مرافعہ [illegible] فیصلہ جلسہ متفقہ مجلس عالیہ عدالت مورخہ ۲۶ [illegible] ۱۳۱۹

پیاری بیگم بنت مرزا محمد تقی خان

بنام

مرزا امیر علی ولد رونق علی — مولوی مہدی ابا ذر صاحب وکیل حاضر

## خلاصہ

اگر ڈگری دار ڈگری کو کسی دوسرے شخص کے ہاتھ بیع کردے تو مدیون ڈگری اوس بیع کے سازشی ہونیکا عذر صرف اوس وقت کرسکتا ہے جبکہ مدیون مذکور کا بیع مذکور سے دلی ضرر ہو

مولوی حافظ سید احمد رضا خان صاحب رکن۔ (۱) عدالت ابتدائی دیوانی دار القضا بلدہ حیدرآباد دکن باجلاس مولوی میر حسین علی صاحب مددگار ناظم عدالت دار القضا بلدہ حیدرآباد بتاریخ ۲۰ آبان ۱۳۳۱ف یہہ تجویز ہوئی کہ بیع ڈگری بنام امیر علی مشتری ثابت ہے۔
(۲) مرافعہ اوسکے جلسہ منقسمہ عدالت عالیہ سے بتاریخ [illegible] ۱۳۳۲ف اصل مدعا علیہم [illegible]
(۳) اب منجانب مدعا علیہم اپیل ثانی اجلاس کامل عدالت عالیہ میں پیش ہے۔

دلاوری زوجہ مرزا محمد تقی نے بعد فوت اون کے اپنے مہر کی نالش کی اور اس کی ڈگری پائی اور ڈگری مرزا امیر علی نواسہ مرزا محمد تقی کے ہاتھ بیع کردی خریدار ڈگری نے درخواست تعمیل داخل کی عدالت سے طلبانہ بنام مدیون جاری ہوا اور مدیونان عذر پیش کیا کہ یہہ بیع سازشی ہے مگر عدالت ابتدائی نے مدیونان کا عذر نامنظور کیا اور خریدار کو قائم مقام ڈگری دار قرار دیکر اجرائی ڈگری کا حکم صادر کیا۔ جلسہ منقسمہ نے وہ حکم بحال رکھا تھا اب یہہ مرافعہ ہے۔ میری رائے میں کوئی عذر مرافعان کا درست نہیں ہے بیعنامہ رجسٹری شدہ ہے۔ گواہان رجسٹری سے اقرار بایع ثابت ہے اور چند گواہوں سے ادائی زر ثمن بھی ثابت ہے اور اگر ادائی زر ثمن ثابت نہ بھی ہوتب بھی نفس بیع کی نسبت بالخصوص زر ثمن کی نسبت سوای بایع کے دوسرے شخص کو حق عذر نہیں ہے مدیون کو جس قسم کے عذر کا حق [illegible] ہو سکتا ہے وہ یہ نہیں ہے کہ بیع کے سازشی ہونیکا جبتک اوس بیع سازشی سے کوئی ضرر مدیون کا نہ ہوتا ہو۔ مدیون کو زر ڈگری کے ادا کرنے میں کوئی عذر نہیں ہے

حکم ہوا

کہ مرافعہ مع خرچہ نامنظور ہو فیصلہ جلسہ منعقدہ بحال رہے۔

مولوی علی رضا خانصاحب و مولوی محمد محی الدین خانصاحب ارکان ہم قدر ہیں
جو مقدمہ کم کا دعوی ہے صرف قانونی بنیاد پر مرافعہ اجلاس کامل میں ہو سکتا تھا۔ لہذا ہر عرضی
مرافعہ پڑھنے سے بھی خیال ہوا تھا کہ کوئی قانونی بحث ہوگی جیسا کہ عرضی سے معلوم ہوتا تھا مگر
اب کہ فریقین کے وکلا کی بحث استماع کی گئی۔ کوئی ایسی بات باقی نہیں رہ جاتی ہے بات مسلمہ ہے
کہ جائداد موروثی تھی۔ اور ایک اقرارنامہ کی بنیاد پر جو مدعیہ کے شوہر اور مدعا علیہ کے
مابین ہوا دعوی کیا جاتا ہے۔ اس اقرارنامہ کو جلسہ منعقدہ نے غیر منفذ قرار دیا ہے۔ اور
ہم نے بھی اسکو پڑھکر دیکھا تو اس سے کوئی ایسی تقسیم یا دست برداری ثابت نہیں ہوتی
کہ جسکی بنیاد پر ہم مرافعہ منظور کر سکیں اور یہ کوئی قانونی بات نہیں ہے۔ اور جب صرف معنی
اقرارنامہ کی بحث تھی اور اس کے خلاف جلسہ نے تجویز کیا تو پھر کوئی بحث قانونی پیدا ہی
نہیں ہوتی ہے اس لئے

تجویز ہوئی

کہ مرافعہ مع خرچہ ساقط کیا جاوے۔

مرافعہ دیوانی

اجلاس کامل

باجلاس مولوی حافظ سید احمد رضا خانصاحب و مولوی محمد نظام الدین صاحب ارکان مجلس عالیہ عدالت کا سرکاری
مسماۃ محمودالنسا بیگم بنت مرزا انور علی بیگ زوجہ کرڈی صاحب مرحوم !!
مرزا کاظم علی ولد مرزا ثابت علی
مولوی سید محمد رضوی وکیل [illegible]

[illegible]

!! بارادتی فیصلہ جلسہ منعقدہ مورخہ ۶ - امرداد ۱۳۲۲ف

۱۲۱

سور پرزنگو — وراثت جانب مدعی — مولوی محمد [illegible]

دعوی دخلیابی زمین [illegible] انعام [illegible]

کافی نہیں ہے۔

## خلاصہ

ایک مقدمہ مین مدعی نے دعوے کیا کہ وہ ایک [illegible] کا [illegible] بوجہ زراعت یکسال کے لئے تسلیم [illegible] جاے [illegible] کیا کہ انعام زمین مدعی کی ہے مگر بیانات [illegible] اور [illegible] اس [illegible] اسبارہ کا کافی ثبوت پیش [illegible] کی تھی اور یہہ امر عام اطمینان طور پر ثابت ہوا [illegible] مدعا علیہ [illegible]

تجویز ہوئی — [illegible] الغاء [illegible] ثابت ہو جاے [illegible] حق کسی قابض قدیم کے بیدخلی کا نہیں ہو سکتا۔

## مولوی علیم ضیاء الدین صاحب رکن

فریقین کے کلا اسوقت حاضر ہیں۔ ایک زمین سے متعلق نزاع ہے۔ مدعی اپنے کو اس زمین کا انعام دار کہکر اور یہہ کہکر کہ اوس نے زراعت کے لئے زمین یکسال کے لئے مدعا علیہ کو دی تھی دعوے قبضہ اراضی کا کیا تھا۔ مدعا علیہ نے بیانات سے انکار نہیں [illegible] انعام زمین [illegible] کی ہے مگر بنا بالتصرف اور قبضہ زمانہ دراز سے بیان کیا۔ عدالت ابتدائی سے مدعی کو ڈگری [illegible] صدر عدالت نے اوس کے خلاف تجویز کیا تھا۔ اس واسطے اپیل تنقیح طلب [illegible] ہوا اور [illegible] کے واسطے مقدمہ جاکر جب مکمل ہوا اوسوقت جلسہ [illegible] مدعی کو ڈگری دی [illegible] اور [illegible] کی تجویز منسوخ کرائے۔ اسمقدمہ میں دو امر تنقیح طلب قرار دینے گئے تھے اور وہی آخر تک بحال رہے۔

(۱) کیا زمین نزاعی کا مدعی انعام دار ہے۔

(۲) کیا مدعی نے مدعا علیہ کو زمین تفویض کی ہے۔

ان دونوں امور کے متعلق ثبوت تردید پیش کرنیکا موقع کافی فریقین کو دیا گیا [illegible] تجویز ہوئی ہے۔ یہی وہاں تک مقدمہ کے حالات پر غور کیا ہماری [illegible]

بیس و فیصلہ کو دستخط ہو کر ... [illegible] ... مالیہ کو ... کی [illegible] کوئی عذر نہیں پایا گیا
[illegible]

[illegible]

[illegible]

مولوی محمد نظام الدین صاحب رکن ... [illegible]

## تجویز

مدیون کو انتقال ڈگری کی اطلاع دیئے بغیر انتقال سازشی ہونے کا ثبوت نہیں ہے
زر ... ڈگری کا ... استحقاق ... فیصلہ کا ... مدیونہ ڈگری کا کوئی عذر قابل توجہ
نہیں ہے البتہ بائع نے معرفت عدالت کوئی اطلاع نامہ انتقال ڈگری اور ... [illegible]
خریدار کا جاری نہیں کرایا لہذا خرچہ فریقین ذمہ داران ہی کے رہے

## فیصلہ

نام ... خریدار کا بجائے ڈگری دار کے قائم کیا جاوے اور تعمیل فیصلہ باقاعدہ ہو البتہ خرچہ
خریدار اور مدیونہ کا ان ہی کے ذمہ رہے

# مرافعہ صیغہ دیوانی

## اجلاس کامل

باجلاس مولوی علی رضا خاں صاحب رکن و مولوی محمد یسین خاں صاحب رکن و مولوی محمد سعید خاں صاحب مفتی بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی

راؤجی ... [illegible] ... مرافع مدعی علیہم || مولوی محمد ... حسین صاحب و مولوی معین الدین صاحب
مولوی عبدالصمد صاحب وکلائے مرافعہ

|| مرافعہ نمبر ... [illegible] فیصلہ جلسہ منعقدہ مجلس عالیہ عدالت مورخہ ۲۲ آبان ۱۳۲۰ف

۲۴۳

[illegible]

اور تجویز عدالت ابتدائی سے اتفاق کر کے فیصلہ صدر عدالت کو [illegible]

جو مرافعہ پیش ہے —

— امور ذیل انفصال طلب ذیل ہیں —

(۱) کیا زمین متنازعہ [illegible] تھی

(۲) کیا مدعی نے [illegible]

[illegible]

ثبوت ادا [illegible]

اور [illegible] کہ مدعی قبل [illegible]

[illegible] بلکہ مدعی [illegible] شہادت [illegible]

کر دیا ہے [illegible] مدعی [illegible]

ثابت نہیں ہے کہ [illegible] کاشت [illegible]

تھا اور بوقت [illegible]

سال سے [illegible] ثابت کر دیا ہے [illegible] اتفاق نہیں کر سکتے اور تجویز [illegible]

سکتے ہیں برخلاف مدعی [illegible]

[illegible]

فیصلہ جلسہ [illegible] صدر عدالت صوبہ جنوبی [illegible] دستخط

صحیح نہیں معلوم ہوتی ہے۔ اس بات کو (جیسا کہ جلسہ کی کارروائی سے بھی معلوم ہوتی ہے) بلکہ کے
اراکین مقرر بھی تسلیم فرماتے ہیں کہ مجرد انفصام مدعی کے نام [illegible] ہوجانا ثابت ہے اوسکو [illegible]
کی بیدخلی کا حق حاصل نہیں ہوتا۔ اور یہ اونکی رائے [illegible] سے معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے
امر دوم کے متعلق جو تنقیح ہے کے لئے مقدمہ واپس بھیجا اور مقدمہ [illegible] بیان [illegible] رکھا
اور [illegible] ثبوت اپنے تجویز [illegible] ۔ اگر امر اول [illegible] ہے کہ اسلئے کافی ہو [illegible]
کی ضرورت نہیں تھی ۔ [illegible] اصول سے [illegible] الفاظ [illegible] کو مجرد [illegible]
سے اوسکو کسی طرح [illegible] قدیم کے بیدخلی کا [illegible] نہیں ہو سکتا ہے - [illegible]
امر دوم پر غور کیا جاتا ہے تو [illegible] وہ ثبوت مفید مدعی نہیں ہے - [illegible]
کیا ہے جیسا کہ اونکی تحریر سے ظاہر ہے کہ انہوں نے [illegible] ایک گواہ کو مفید مدعی خیال فرمایا اور
باقی کو بھی جیسا کہ ہے اسکے مقابلہ میں جو ثبوت کہ مدعاعلیہ کیطرف سے پیش ہوا ہے وہ بالکل
اونکو مفید ہے - اور اونکا کہنا اوس سے ثابت ہے کہ [illegible] وہ مدت [illegible] سے قابض ہیں
اور صرف زر مالگذاری دیا کرتے تھے تو ایسی حالت میں امر دوم بالکل صاف اور ثبوت کافی کے
ساتھہ مدعاعلیہم کے مفید اور مدعی کے خلاف ثابت ہے ایسی حالت میں [illegible] کوئی وجہ
نہیں ہے کہ جلسہ کی تجویز منسوخ کیجاوے مدعی اگر [illegible] ہے تو اوس کے کسی قدیم کاشتکار کو
جس نے ہزاروں روپیہ لگا کر زمین کا تردد کیا ہوا [illegible] خارج نہیں کر سکتا ہے [illegible]
وہ زر مالگذاری داخل کرتا رہے اگر خارج کر سکتا تھا تو وہی [illegible] کہ معاہدہ خاص کی بنیاد پر
اوس نے دیا جاتا [illegible] کا بیان کیا تھا ثابت کرتا - مرافعہ علیہ کے وکیل عذر کرتے ہیں کہ [illegible]
اجارہ کا ہے اور شرع کے رو سے اگر کہا جاوے کہ اجارہ مؤبد ہے تو وہ بھی شرع کے خلاف
ہے مگر یہاں اجارہ مؤبد سے کوئی بحث نہیں ہے بلکہ اجارہ کے طور پر دیا جانا ہی ثابت نہیں
کیا گیا - ایسی حالت میں -

ہم تجویز کرتے ہیں

کہ مرافعہ معہ خرچہ منظور کیا جاوے اور جلسہ کی تجویز منسوخ و دعوے مدعی کا خارج کیا جاوے

**مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی بحیثیت رکن** - مجھے بھی اس سے اتفاق ہے

امر تنقیح طلب مدعیکا ناثابت ہوا -

**مولوی محمد نسیم خانصاحب رکن** - واقعات یہ ہیں کہ مدعی نے عدالت دیوانی

۱۳۰۹ [illegible]

جو کی تنخواہ [illegible] کے متعلق ہو جو سرکار سے بطور وظیفہ خدمت دی جاتی ہے نافذ نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہی بحث ہم قدمہ میں بیان پیش ہوئی ہے۔ اگرچہ بدل کی بحث بھی ہے اور عدالت ابتدائی نے اور بیرونی بھی غور کیا [illegible] اور [illegible] کوئی [illegible] نہیں ہے اور صاف ظاہر ہے کہ ایک تنخواہ میں [illegible] ایک [illegible] پائی دعوی ہے یہ تنخواہ مشروط الخدمت ہے جس کی اجرا عدالتی [illegible] نہیں ہو سکتی ہیں اور نہ ہونا چاہئے کہ اور سرکار کیا جاتا عام انتظام ملک کے اصول کے خلاف ہے پس ہم اس سے اتفاق ہے کہ مرافعہ منجملہ ناقابل کیا جاوے ۔

مولوی محمد لسیمین خانصاحب رکن ۔ بعد سماعت بحث وکلا فریقین معلوم ہوا کہ تقسیم تنخواہ متوفی کل ورثائے متوفی پر [illegible] سرکار عالی سے ہوئی ہے اب صرف وصول بقایا کا منجانب مدعیان دعویٰ کیا گیا ہے اس بقایا کی نسبت عدالت دیوانی بلدہ و مرافعہ نے بتجویز فرمادی ہے کوئی وجہ نہیں پائی جاتی کہ اس تجویز میں [illegible] اندازی کیجائے لہذا

حکم ہوا

کہ مرافعہ مع خرچہ نامنظور ہو ۔

# مرافعہ صیغہ دیوانی

اجلاس متفقہ

اجلاس مولوی نواب افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی نظام الدین صاحب رکن مجلس عالیہ عدالت العالیہ

غلام محبوب ولد شیخ احمد مرافع (مدعی) !!

نمبر مقدمہ [illegible]
منفصلہ [illegible]

بنام

میر مصطفی علی مرافع علیہ (مدعی علیہ) مولوی محمد زمان خانصاحب وکیل حاضر

ایام قایم مدیون مثل اصل مدیون کے بہ پابندی عذر داری اپیل کریگا یا نہیں کی نالش جبکہ کسی امر کے متعلق قانون صاف نہ ہو تو مقدمہ کا تصفیہ کسطرح پر کیا جاوے ۔

مرافعہ بنارضی فیصلہ مولوی حبیب اللہ صاحب [illegible] دوم عدالت دیوانی بلدہ مورخہ ۱۲ اسفندار [illegible]

# مرافعہ صیغہ دیوانی

## اجلاس کامل

باجلاس مولوی محمد نظام الدین صاحب و علیرضا خانصاحب و مولوی محمد یسین خانصاحب ارکان مجلس عالیہ عدالت

نمبر مقدمہ ۔۔۔ فیصلہ ۲۲ آذر

رفیق محمد ولد محمد اسمعیل مرافعہ ابتدائی ۱۱ مولوی عبدالباقر خانصاحب وکیل حاضر

بنام

محمد داؤد ولد محمد اسمعیل مرافعہ علیہ (مدعا علیہ) مولوی محمد زمان خانصاحب وکیل حاضر

### خلاصہ

جو معاہدات کہ کسی تنخواہ مشروط الخدمت کی تقسیم کی بابت ہوں اونکو عدالت نافذ نہیں کرسکتی۔

مولوی محمد نظام الدین صاحب رکن ۔ مرافعہ مدعی اپیل ثانی عدالت العالیہ جلسہ کاملہ مین پیش ہے۔

بیانات فریقین سماعت ہوئے

### تجویز

جو معاہدات کہ کسی تنخواہ کی نسبت ہوں جو بشرط خدمت ادا ہوتی ہے انکو عدالت نافذ نہیں کرسکتی ہے۔

تنخواہ کا تصفیہ مابین خادم و مخدوم کے ہوتا ہے۔ اور اشخاص ثالث جو اوس سے مستفید ہونا چاہتے ہیں اونکو تصفیہ اوسکا آقا سے کرانا چاہئے نہ بلحاظ رواج اور نہ بلحاظ قواعد مروجہ کسی طرح قرین انصاف ہے کہ تنخواہ مشروط الخدمت کو عدالت تقسیم کرے دعوی قابل سقوط کے ہے۔

### فیصلہ

مرافعہ مدعی خرچہ سے نامنظور ہو۔

مولوی علیرضا خانصاحب رکن مجھے اسبات سے اتفاق ہے کہ عدالت ایسے معاہدہ کو

---

۱۱ مرافعہ نمبر ۔۔۔ فیصلہ جلسہ منعقدہ مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی مورخہ ۲ - دے ۱۳۰۳ ف

۲۴۶

[illegible] یہ بیان [illegible] آئین [illegible] اور موقوف [illegible] مجوزہ [illegible] عمر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مطابق الدین [illegible] واقع ہوا حالانکہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تھی لہٰذا اس کے خلاف بیان [illegible] کہ [illegible] [illegible] [illegible] علاوہ بریں بملاحظہ [illegible] مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۲۹ء [illegible] دار القضا نمبر ۲۹ [illegible] وقفی مدعی سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسی مکان کی نسبت [illegible] شرقی [illegible] تسلیم کیا گیا ہے کہ فتح محمد [illegible] اور نیز نقشہ متعلقہ مدعی میں بھی ایسا ہی کچھ لکھا ہوا ہے۔ ان وجوہ سے [illegible] قابل اعتبار نہیں ہو سکتا ہے۔

## حکم ہوا

کہ مرافعہ معہ خرچہ نامنظور۔

مولوی محمد [illegible] الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ رکن۔ مرافعہ اور مرافعہ علیہ کے [illegible] سماعت ہوئے۔

## تجویز

مدعی نے مقدمہ [illegible] ربیع الثانی [illegible] کو عرضی دعویٰ [illegible] [illegible] دائر کی [illegible] خود بیان کیا کہ میری عمر ۴۲ سال کی ہے۔ بیع نامہ مورخہ شوال [illegible] کا ہے۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ بیع نامہ مصنوعی ہے۔ [illegible] جمادی الآخر [illegible] کو جو [illegible] غلام محبوب پیش ہوا اس میں لکھا ہے کہ بجانب شرق مکانات فتح محمد ہیں اس سے ثابت ہے کہ مکان [illegible] اصلی کا ہے۔ مدعی کا نہیں ہے وہ مکان غلام [illegible] کا ہونا ثابت نہیں ہے۔ اور بیع نامہ مصنوعی ہے۔ مکان کی ڈگری بحال رہنا چاہئے۔ دعویٰ مدعی بے بنیاد ہے اور وہ ساقط ہونا چاہئے۔

## فیصلہ

مرافعہ نامنظور ہو۔ دعوے مدعی کا ساقط ہو۔ مرافعہ علیہ کا خرچہ ذمہ مرافع کے عاید ہو۔ فقط۔

جبکہ ہبہ بالمعاوضہ ہو تو بوقت معاوضہ ضرور ہے جبکہ ہو ہبہ اسقدر مشروط ہو تو ہو
ہے معاوضہ اوس سے کم ولی کیطرف سے کیا جاسکے ۔

## خلاصہ

ایک مقدمہ میں مدعی نے ایک شخص قائم مقام پر ڈگری حاصل کی مدیون نے عذر کیا کہ جایداد مسقرقہ اوسکی ذاتی ہے اس سے بعد نالش بمنزلہ دایر کی جو نامنظور ہوئی مدیون نے دعوی ملکیت مکان بربنائے ہبہ نامہ کیا مگر اسبات کا کوئی ثبوت نہیں دیا کہ معاوضہ دیا گیا ۔

**تجویز ہوئی** — کہ جبکہ قانون میں امر کی نسبت صاف نہ تھا کہ آیا قائم مقام مدیون مثل اصل مدیون کے بعد نامنظوری عذرداری اپیل کریگا یا نالش بمنزلہ تو لیکن نالش بمنزلہ بربنائے وراثت ہونا چاہیے ۔

**تجویز ہوئی** کہ جبکہ ہبہ بالمعاوضہ ہو اور معاوضہ ثابت نکیا جاسکے تو ایسا ہبہ جایز نہیں سمجھا جاسکتا

مولوی میر **افضل حسین** صاحب جج **جلیس** فرمایا کہ شیخ محمد متوفی کے ڈگری متوفی کو قائم مقام غلام محبوب پر ... اور اس ڈگری کے اجرا میں ایک مکان قرق کرایا اسکی نسبت غلام محبوب قائم مقام مدیون نے عذر کیا کہ جایداد مرقومہ اوسکی ذاتی ہے اس سے بعد نالش بمنزلہ دایر کی ... خارج ہوئی جبکہ اپیل کیا ... اولاً ... کہ مدعی چونکہ قائم مقام مدیون ڈگری ہے اوسکو بعد نامنظوری عذرداری نالش بمنزلہ دایر کرنیکا حق نہیں بلکہ نامنظوری عذرداری مثل اصل مدیون کے اپیل کرسکتا تھا لیکن قائم مقام مدیون ڈگری نے ... فیصلہ منفصلہ نالش بمنزلہ دایر کی اوسوقت تک ... قطعی طور پر فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ آیا قائم مقام مدیون مثل اصل مدیون کے بعد نامنظوری عذرداری اپیل کریگا یا نالش بمنزلہ کیونکہ اسبارہ میں قانون صاف نہ تھا اسلئے اس عذرداری پر توجہ نہیں ہوسکتی ہے اور بربنائے وراثت تصفیہ کیا جاتا ہے ۔

نالش بمنزلہ اس بنیاد پر ہے کہ مکان متنازعہ شیخ محمد اصل مدیون کی نہیں ہے بلکہ غلام حسین برادر شیخ محمد کی ہے اور غلام حسین نے بذریعہ ہبہ نامہ مورخہ ۷ شوال ۱۲۸۶ھ مدعی کو ہبہ کردی ہے یہ ہبہ نامہ سادہ کاغذ پر ہے اور غیر مندرجہ ہے اور ہبہ بالمعاوضہ ہے جو نہایت ... ہبہ نامہ میں پیش ہوئی ہے اوس سے معاوضہ کا حال مطلقاً نہیں معلوم ہوتا ہے اشخاص گواہان

[illegible] ۲۴۹

[illegible] اور [illegible] وہ [illegible] جو [illegible]
[illegible] کیا [illegible] اسکا [illegible] ہے [illegible] چاہئے [illegible]
[illegible] کہ [illegible] ہے [illegible] اور [illegible]
[illegible] ہوں [illegible] بالاستقلال کوئی [illegible]
[illegible] کیا معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] دونوں فریق میں نزاع [illegible] کی [illegible]
[illegible] کارروائی [illegible] پس وہ [illegible] کارروائی [illegible]
[illegible] نہیں ہو سکتی ہے اور [illegible] ایک خاص [illegible]
[illegible] اور [illegible] سال [illegible]
[illegible] تو [illegible] کوئی حق قبضہ نہیں ہے اور [illegible]
[illegible] ہوئی ہے وہ دلیل حقیت مدعی متصور نہیں [illegible] روئداد
[illegible]

## حکم ہوا کہ

مرافعہ [illegible] فیصلہ صدر عدالت [illegible] دعویٰ مدعی ڈگری ہو —

[illegible] جو [illegible] ہیں [illegible]
سالہ یا زاید از دوازدہ سالہ [illegible] کا ایسی حقیت نہیں پیدا کر دیتا ہے کہ وہ فیصلہ عدالت
کے رو سے بھی بیدخل نہ ہو سکے [illegible] کیا [illegible] تنکیح [illegible]
[illegible] میں صاف [illegible] اور [illegible] قبضہ عدالت کے رو سے بیدخل ہو سکا بلکہ [illegible]
[illegible] عدالت کی ہے وہ [illegible] ہے [illegible]
[illegible] قرار دیا ہے وہ [illegible] شدہ [illegible]
[illegible] کہ اسوقت کی کارروائی [illegible] ہو [illegible]
[illegible] فریقین کے استحقاق [illegible] نہیں [illegible] دعویٰ [illegible] دعویٰ [illegible]
[illegible] پیش ہوا اور اوس کے [illegible] ہو [illegible]
[illegible] ہے کہ مدعی [illegible] ثبوت [illegible]
کیا تھا اوس سے مدعی کا بیان [illegible] نہایت صاف [illegible]
مدعا علیہ [illegible] ثبوت [illegible] اور اسکا ثبوت [illegible] پیش ہوا ہے [illegible] ہے [illegible]

# مرافعہ صیغہ دیوانی

اجلاس مستوفیہ

باجلاس مولوی حافظ سید احمد رضا خاں صاحب و مولوی ظہیر الدین صاحب ارکان مجلس عالیہ عدالت

دینو بلدی ولد کاشی مرافعہ گزار (مدعی) [illegible] غلام محمد صاحب وکیل حاضر

بنام

[illegible] ولد [illegible] مرافعہ علیہ (مدعا علیہ) [illegible] صاحب وکیل حاضر

دعوے دخلیابی زمین ۔ سند [illegible] قبضہ کیا گیا ۔ [illegible] زمانہ نزاع قابل استدلال ہو سکتی ہیں ۔

## خلاصہ

ایک مقدمہ میں دعوے یہ کیا گیا کہ ایک قطع آراضی مدعا علیہ کو کاشت کے واسطے اس شرط پر دی گئی تھی کہ جب مدعی چاہے واپس لے لے ۔ مدعا علیہ نے اپنا قبضہ ۱۲ برس سے زیادہ کا ظاہر کیا اور ایک وثیقہ پیش کیا جس سے ظاہر ہوا کہ یہ آراضی مدعا علیہ کے قبضہ میں طرف اوس کے قرضہ کے عیوض میں دیگئی تھی ۔

تجویز ہوئی ۔ کہ محض قبضہ دوازدہ سالہ با آبادی دوازدہ سالہ شکمیدار کا ایسی حقیقت پیدا نہیں کرتا کہ وہ فیصلہ عدالت سے بھی بیدخل نہو سکے ۔

**مولوی حافظ سید احمد رضا خاں صاحب رکن** ۔ مدعی ایک آراضی کاشت کا دعوے بیان سے کرتا ہے کہ مدعا علیہ کو یہ آراضی کاشت کے واسطے اس شرط سے دیگئی تھی کہ جب چاہیں واپس لے لوں ۔ مدعا علیہ نے جواب میں اپنا قبضہ اوس زمانہ سے ظاہر کیا جس زمانہ سے [illegible] ظاہر کرتا تھا اور جسکو بارہ برس سے زیادہ کا عرصہ منقضی ہو گیا ہے مگر ذریعہ قبضہ [illegible] وثیقہ بیان کیا جسکو وہ بیعنامہ کہتا ہے اور وہ مورخہ ۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۰ ہجری ہے ۔ میں نے ترجمہ کاغذ مذکور منسلکہ مثل دیکھا اوسکی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ یہ آراضی مدعا علیہ

سنہ ۱۳۰۵ ف

مرافعہ از فیصلہ مولوی وکیل احمد صاحب صدر مددگار صدر رحمت آباد سمت شمالی مورخہ ۲۰ فروری

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گرفتار کر لیا گیا۔

اس بیان سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ملزم بغیر کسی قانونی قیاس کے اور بغیر تفتیش اور واقعات سے جسکی [illegible] پر پولیس [illegible] قتل عمد کے ملزم کو گرفتار کر سکتا ہے گرفتار کیا اور اس گرفتاری کے بعد [illegible] تفتیش جو ثبوت جرم بہم پہنچایا وہ حسب ذیل ہے۔

ملزم کی کلہاڑی خون آلود۔

[illegible] خون آلود۔

ملزم کا اقبال حالت تفتیش میں۔

کلہاڑی کی نسبت یہ نہیں ثابت ہوا کہ وہ ملزم کے قبضہ سے برآمد ہوئی [illegible] ثابت ہوا کہ وہ خون آلود تھی۔ بلکہ یہ واقعہ ملزم کے اقبال کے بالکل مخالف ہے۔ [illegible] بیان کیا ہے کہ اس نے بعد ارتکاب جرم کلہاڑی دھو ڈالا تھا۔ اس لئے کلہاڑی کا پیش ہونا [illegible] ثبوت جرم نہیں [illegible]

# (فیصلہ فوجداری)

اجلاس کامل

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب [illegible] و مولوی محمد وحی الدین صاحب [illegible] و مولوی محمد یسین [illegible] صاحب

ارکان مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

تاگوراؤ ولد باپنڈھر راؤ ( [illegible] )

تارپنڈھر راؤ ولد بابوراؤ — مولوی محمد حسین صاحب وکیل حاضر

گنگو زوجہ تارپنڈھر راؤ

مرافعہ ۳ — فیصلہ [illegible]

بنام

راجی ولد [illegible] راؤ

کشنا ولد راجی

ناصر ولد [illegible] عرف مانا پانڈو ولد [illegible] — مولوی نور زمان [illegible] وکیل [illegible] سرکار

شہادت خلاف قیاس [illegible] گرفتاری [illegible] ملزم کا اقبال قلمبند کرانا [illegible] اقبال کس طرح لکھنا چاہیے [illegible] اقبال [illegible] شہادت پیش شدہ سے مخالف ہونا - اقبال کا خلاف قیاس ہونا

خلاصہ

ایک شخص [illegible] گرفتاری سے [illegible] اقبال جرم کیا اور [illegible] اقبال سے انکار کیا [illegible] کوئی شہادت [illegible] خلاف قیاس اور [illegible] شہادت پیش شدہ کے خلاف تھا۔

تجویز ہوا کہ اقبال [illegible] بعد انکار [illegible] کافی نہیں ہے۔

مرافعہ [illegible] فیصلہ مولوی رشید الدین صاحب ناظم عدالت ضلع [illegible] مورخہ ۹ [illegible] ۱۳۲۰ ف

اور راست [illegible] ہے کہ ملزم کا بیان [illegible] مقتول کا [illegible] کی [illegible] پر [illegible] اور [illegible]
[illegible] دونوں ہاتھوں سے اوسنے کلہاڑی [illegible] ایک شبہ پیدا [illegible]
[illegible] کا جھوٹا جو پیچ بیان [illegible] ہیں کہ صرف [illegible] انکا [illegible]
[illegible] کہا جا سکا کہ ملزم [illegible] کسی [illegible] بالکل [illegible] خلاف تھا [illegible]
کہ شدید ضرب لگانا ملزم بیان کرتا ہے وہ بھی اوس کے خلاف ہے۔
ایک دوسرا پہلو ہے کہ بالکل اوس نے غلط بیان کیا ہے اور یہ [illegible] اعتبار کے [illegible]
اور شبہ یہ ہے کہ ملزم نے اپنے اقبال میں بیان کیا ہے کہ اوس نے کلہاڑی کو جو مقتول کے
خون سے آلودہ ہوگئی تہی ندی میں دہو ڈالا تہا۔ پولیس نے جو کلہاڑی [illegible] کی وہ [illegible]
[illegible] خون آلود ہے۔ اس سے یہی [illegible] یا ملزم جہوٹا ہے یا پولیس اگر ملزم جہوٹا ہے
تو اوس سے اقبال کی تکذیب ہوتی ہے۔ اگر پولیس جہوٹا ہے تو اس امر کی تائید ہوتی ہے
کہ اوس نے کوشش کی ہے کہ غلط ثبوت پیدا کرے اور ملزم کے اس بیان کی تائید ہوتی ہے
کہ اوس نے یہ اقبال پولیس کی تعلیم اور تخویف سے کیا۔
اس کے بعد اور شبہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ملزم کے اقبال میں [illegible] درست کہ
آلہ جارحہ اور قاتلہ اوس نے لکڑی کاٹنے کا [illegible] ساتھ لے لیا تہا [illegible]
غروب آفتاب کا ہے یہ وقت لکڑی کاٹنے کا نہیں ہے۔ اور ملزم وہ [illegible]
سیاق کے خلاف ہیں سے ملزم اولا یہ بیان کیا ہے کہ وہ اپنے گہر سے [illegible] کے لئے نکلا تہا
— پس نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اقبال ملزم خلاف [illegible] ہوا ہے اور واقعات سے وہ
سچا نہیں معلوم ہوتا ہے اور اوس کے جو ملزم نے انکار کیا ہے اور اوسکی تائید میں کوئی شہادت
موجود نہیں ہے حالانکہ بہت سی تائیدی شہادتیں پیش ہو سکتی تہیں وہ یہ ہے کہ ملزم نے
اپنے اقبال میں یہ بیان کیا ہے کہ اوس کے دل میں غصہ دو وجہوں سے پیدا ہوا ایک
تو یہ ہے کہ مقتول نے جہوٹا فیصلہ ادہیر حاصل کیا دوسرے یہ کہ اسکو نوکری کیا اور تنخواہ
نہیں یہ واقعات ایسے نہ تھے کہ جو ثابت نہو سکیں لیکن [illegible] انکا ثبوت نہیں پیش ہوا
اگر یہ واقعات مان بہی لیے جائیں تو نظر [illegible] سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہیں
وجوہ سے ورثہ مقتول کو ایک شبہ ملزم کی نسبت پیدا ہوا۔ اور فورا اس شبہ
کی بنیاد پر ملزم کو گرفتار کر لیا گیا اور اوس کے بعد یہ کوشش کی گئی کہ اوس سے جرم

دو [illegible] کی [illegible] یہہ [illegible] ہے کہ [illegible] پایا کی نسبت یہہ ثابت نہیں ہوا کہ وہ خون انسان [illegible]
[illegible]

علاوہ اوسکے [illegible] کی کوئی وجہہ نہین پائی جاتی ہے کہ [illegible] مقتول کسطرح موجود تھا ہوتون
[illegible] ایسی چیز ہے جسکو اوپر بیلون کو نیچے سے [illegible] نکالنے کے [illegible] کو سہ پایا پر
[illegible] کا کوئی تعلق مقتول سے اور واقعہ قتل سے اور کوئی سبب اسکی آلودگی کا خون مقتول
سے ہمین [illegible]

ایسے موقع پر [illegible] بات بہہ میرا [illegible] ہے کہ ملزم ادلا [illegible] کا یہہ شخص ایک [illegible] قیاس پیر گرفتار کیا گیا
[illegible] اوسکی تائید اور پیروی کرنی پڑی اور غلط ثبوت بنانا پڑا تاہم یہہ خط شدت [illegible]
نہین، وہ چیزون تک محدود ہا جسکا ذکر ہوچکا۔

یہہ تیسرا ثبوت اقبال ہے اور اوسی پر دار و مدار ثبوت الزام کا ہے۔ یہہ اقبال گرفتاری کے تین دن
بعد قلمبند کرایا گیا ہے اور حالانکہ ایسے اقبال سے معلوم ہوتا ہے کہ ملزم قبل گرفتاری اقبال کرنیکو
تھا کوئی وجہہ اسقدر تاخیر نہین معلوم ہوتی بجز اسکے [illegible] یا تاخیر اقبال حاصل کرنے میں ہوئی
یہہ اقبال باضابطہ طور پر قلمبند نہین ہوا۔ ایسے اقبالات ہمیشہ بطور سوال جواب کے قلمبند ہوتا قانون
ضرور ہین۔ لیکن یہہ بطور سوال جواب قلمبند نہین ہوا۔ جو بات ملزم کے حرف بحرف لکہا جائے لیکن
معلوم ہوتا ہے کہ حاکم نے اوسکی مفہوم اور نحوا کو اپنی عبارت مین لکہا ہے۔ علاوہ اسکے یہہ نہین معلوم
ہوتا ہے کہ پولیس کو علیحدہ کردیا گیا یہہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ کس وسائل سے حاکم موصوف نے
اسبات کا اطمینان حاصل کیا کہ ملزم واقعی طور پر سچا اقبال کررہا ہے۔ یہہ حالت اون بے ضابطگیون کی
ہے جو فی لغت قلمبندی اقبال مین واقع ہوئے ہین اور جو درحقیقت اہم ہین اور جنکی تاثیر الصاف پر
پڑتی ہے۔ اب بنفسہ اس امر پر غور کیا جاتا ہے کہ بیانات مندرجہ اقبال صحیح ہین یا نہین اوسکی نسبت
حسب ذیل شہادت ہین۔

اول یہہ کہ ملزم اپنے اقبال مین لکہتا ہے کہ مین ایک ضرب کلہاڑی کی مقتول کے گلے پر ماری۔
اور ڈاکٹرون کے بیانات سے اور خود دیکہنا مون سے جو عدالت مین پیش ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible]
زخم مقتول کے جسم پر موجود تھے۔ اور اسبات کی کوئی وجہہ نہین معلوم ہوتی کہ باوصفیکہ ملزم نے
حسب قیاس عدالت ابتدائی پورا پورا اقبال کیا تھا۔ پہر کیون اوس نے اس واقعہ کو مخفی کیا یا دوسرے
طرح سے بیان کیا۔

تھا یا نہیں [illegible] اور نہ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کون کون حالات کے جواب میں ملزم
نے کیا کہا [illegible] نہ یہہ معلوم ہوتا ہے [illegible] ایسی حالت میں جبکہ عدالت موجودہ
[illegible] اقبال مذکورہ یاد داشت میں نہیں تحریر کیا
[illegible] تو جائز نہیں ہے کہ ایسی اقبال کی
[illegible] اول تو وجہہ سے یہہ اقبال ملزم کے خلاف شہادت میں
[illegible] قابل استعمال قرار بھی دیا جاوے تو خود یہہ اقبال
قتل عمد کا اقبال نہیں ہے ملزم نے اپنے اقبال میں اس امر کو قبول نہیں کیا کہ اوس نے بہ نیت
قتل متوفی کو زخمی کیا - نہ اوس نے اپنے اقبال میں یہہ تسلیم کیا ہے کہ اوس کے ضرب سے متوفی ہلاک
ہوا - اوس کے اقبال کا اگر کچھہ نتیجہ ہو سکتا ہے تو وہ اس سے زیادہ نہیں ہے کہ اوس نے کلہاڑی
کی ایک [illegible] زخم دیا جو حد کا درجہ ضرر شدید کے حد کو پہونچ گیا
لیکن جبکہ متوفی کے جسم پر کلہاڑی کا ایک ہی زخم نہ تھا بلکہ سات زخم کلہاڑی کے تشخیص ہوے ہیں
اور ایک پتھر کا [illegible] اصل حالات خلاف اقبال [illegible] ایک ضرب کلہاڑی کے لگانے سے سات
زخم [illegible] نہیں قرار پا سکتا [illegible] اور ملزم نے عدالت سیشن میں [illegible] اپنے اوس اقبال
کی نسبت بیان کیا [illegible] بوجہ پولیس کی سختی کے [illegible] اوس نے ارتکاب جرم نہیں کیا
[illegible] ملزم نے ایک واقعہ کی نسبت اقبال بھی کیا اور انکار بھی جو دونوں باہم متناقض ہیں تب
[illegible] اوسکا اقبال قابل اعتبار رہا نہ انکار اور امر ضرور ہے کہ اقبال دیگر شہادتوں سے ثابت ہو اور
کوئی شہادت نہیں ہے جس سے اقبال کی تائید ہو [illegible] اون سے انکار کی
تائید ہوتی ہے نہ اقبال ملزم کی - کوئی وجہہ معقول ملزم کو متوفی کے قتل کی نہیں معلوم ہوتی
کہا جاتا ہے کہ [illegible] باقی [illegible] قتل کیا اور نیز زمانہ سابقہ میں اسکا [illegible]
متوفی نے [illegible] عدالت میں نالش [illegible] علاوہ اس کے کہ یہہ واقعات کسی شہادت
سے ثابت نہیں ہو سکتے درحقیقت اسقدر اہم نہیں معلوم ہوتے جنکا نتیجہ لازمی طور پر یہہ ہو سکتا
ہو کہ ایک [illegible] کا آدمی قتل پر آمادہ ہو [illegible] جہان اپنے اقبال میں بیان کیا ہے کہ ایک
پتھر اوس نے متوفی کے مارا اور [illegible] بالکل خلاف قیاس ہے پتھر کے
[illegible] سے گرنا دشوار تھا [illegible] غور سے جب دیکھا جاوے تو بہت باتیں خلاف قیاس ملزم
کے اقبال میں ہیں اور واقعات پورے [illegible] کرتے ہیں کہ اقبال صحیح نہ تھا - غرض جبکہ

ثابت کردیا جائے۔

## حکم ہوا

کہ الزام قتل عمداً ثابت ہے۔ کل ملزم بری ہوں۔

مولوی محمد یسین خانصاحب رکن۔ ۱۰ [illegible] سنہ [illegible] کو موضع [illegible] میں ایک میل فاصلہ پر دستیاب ہوئی اوسکی نعش [illegible] قبل [illegible] جسپر [illegible] زخم تھے جنمیں سے پانچوں [illegible] زخم کلہاڑی کے گردن و سر پر [illegible] اور ایک زخم سینہ پر تھا کہ یہ نعش با وجود اسکے کہ [illegible] پڑی ہوئی [illegible] ملزم [illegible] اونکو نہیں دکھلائی گئی اور ناگورا و [illegible] کی نشاندہی پر پولیس نے رام جی کو قبل [illegible] کے شب کے اسی تاریخ گرفتار کیا۔ ۹ خورداد کو پولیس نے ملزم کے بھائی [illegible] کے مکان سے ایک کلہاڑی خون آلود برآمد کرائی اور ملزم کے مکان سے [illegible] جو [illegible] کے جوتے کے ٹیکنے کے لئے کام میں آتی ہے برآمد کئے جو خون آلود تھی لیکن شہادت [illegible] سے یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ خون انسان ہے۔ گنشا و نایو برادران ملزم بھی گرفتار کئے گئے اور پانڈو ایک شخص غیر بھی اسی شبہ میں۔ ۸ خورداد کو پولیس نے ملزم کا مجسٹریٹ کے اجلاس پر اقبال قلمبند کرایا جو حسب ذیل تھا۔

(میں متوفی نے تھپڑ سیدھے ہاتھ سے رخسارہ پر مارا اور اوس کے صدمہ سے مقتول زمین پر گر پڑا اوس کے گرنے کے بعد زیادہ غصہ آیا کلہاڑی موجودہ عدالت میرے ہاتھ میں تھی میں نے دونوں ہاتھوں سے کلہاڑی اوٹھا کر زور سے اوس کے گردن پر ماری گردن کٹ گئی مگر جدا نہیں ہوئی یہ نہیں معلوم ہوا کلہاڑی کے لگتے ہی مر گیا یا گھڑی بھر بعد۔)

غرض صرف اسی قتل کی بنیاد پر سب اشخاص کو پولیس نے بعلت قتل عمد عدالت میں چالان کیا چونکہ ماسوا رام جی کے اور ملزموں کے خلاف کوئی شہادت نہیں تھی اس لئے عدالت ابتدائی اونکی رہائی تجویز کی اور رام جی نے عدالت ابتدائی میں گو ارتکاب جرم سے انکار کیا لیکن عدالت ابتدائی اقبال مذکورہ کی بنیاد پر قتل عمد کا مجرم قرار دیا اور قصاص تجویز کیا اور مقدمہ تصحیحاً مجلس عالیہ عدالت میں تفویض کیا۔ اور اسوقت تجویز کے لئے مقدمہ ہمارے سامنے پیش ہے اور جہانتک شہادت تائید الزام ہے وہ زیادہ تر اقبال مذکورہ پر منحصر ہے اور اقبال مذکورہ کی یہ حالت ہے کہ اوس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ وہ اقبال پولیس کی حراست سے علحدہ کئے جانیکے بعد قلمبند ہوا

**خلاصہ**

[illegible]

داخل [illegible]

**تجویز ہوئی** کہ ملزم [illegible]

**مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس** [illegible]

صادر کیا ہے کہ ملزم [illegible]

کا نقصان کیا تھا کہ گنہگار میں فاعل یا بلا اپنی [illegible]

قرار دی ہے بعد المبیعہ نگرانی

## حکم ہوا

کہ تجویز [illegible] اگر جرمانہ وصول ہوا ہو تو ملزم کو واپس دیا جائے۔

**مولوی علی رضا خاں صاحب رکن** - میں اتفاق ہے کہ [illegible]

جو جرم کہ مدعی کو دعوے کی [illegible] تھا اس کو ثابت قرار دیا ہے تو اور کوئی جرم خلاف [illegible]

دستور العمل جیکاری کس طرح پیدا ہوا وہ معلوم نہیں ہوتا جبکہ جرم ثابت نہیں ہے تو [illegible]

ہے کہ تجویز منسوخ کر دی جائے اور جرمانہ واپس کیا جائے۔

# نگرانی صیغہ فوجداری

## اجلاس متفقہ

**باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی محمد یسین خاں صاحب رکن مجلس عالیہ**

## عدالت سرکار عالی

نمبر [illegible]
فیصلہ [illegible]

**اپیش** ولد دھاریا [illegible] **بنام آپا جی** ولد [illegible]

---

بابت نگرانی بنا بر فیصلہ عدالت [illegible] فوجداری [illegible]

ملزم نے اقبال سے انکار کیا تھا تشدد ورقعا کہ واقعات ... رفعہ اقبال تا مبادی ... وقت ... بابت کیے جاتے ہیں ... مقدمہ قیصر بنام ... (۱) ... تجویز ہوا ... اقبال اس کو اسی طرح ملزم پر قتل متوفی ثابت ... کافی نہیں ہے اور جب اقبال کے ... کوئی شہادت نہیں ہے ... اس کے سوا چارہ نہیں کہ ملزم رہا کیا جائے ... ملاحظہ ... نواب میر مجلس صاحب نے اپنی تجویز میں تحریر فرمائے ہیں جس کی وجہ سے مجھ زیادہ تفصیل سے ملاحظہ بحث کی ضرورت نہیں ہے نواب ممدوح کی رائے سے بالکل اتفاق ہے۔

**مولوی محمد یسین خانصاحب رکن** — بحث وکلا فریقین سنی گئی۔ ... عدالت ضلع بمبئی میں ... اعادہ کی ضرورت نہیں ... حسب ذیل ہے کہ۔

(۱) آیا راجی ملزم نمبر (۱) مرتکب جرم منسوبہ ہوا یا نہیں

ملزم نے قبل از چالان مقدمہ کے عدالت منصف ... اقبال جرم کیا مگر بعد چالان ہونے مقدمہ کے اوس نے اجلاس عدالت تحقیق کنندہ میں انکار کیا۔ اس انکار نے اوس ... اول اقبال کو مشتبہ کردیا۔ اور سوائے اس کے جانب استغاثہ کوئی شہادت ثبوت جرم میں پیش نہیں کی گئی۔ جو شہادت پیش ہوئی وہ ثبوت جرم کے واسطے غیر کافی ہے۔ پس نظر کرنے بحالات مقدمہ کے ہماری رائے میں جرم ... راجی ملزم نمبر (۱) پر ثابت نہیں۔ لہٰذا

## حکم ہوا

کہ ملزم راجی نمبر (۱) بعدم ثبوت بری کردیا جاوے۔ باقی تین ملزم پیشتر ہی رہا ہوچکے ہیں۔

# نگرانی صیغہ فوجداری

## اجلاس متفقہ

اجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی علی رضا خانصاحب رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

نائیکم ولد ... غیر حاضر !! بنام راجی ملزم غیر حاضر

(۱) نگرانی بنارائی فیصلہ عدالت ابتدائی تحصیل تعلقہ گلبرگہ مورخہ ... اردی بہشت ۱۳۳۰ف

(۱) ... انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ... صفحہ ...

یہہ واقعہ جرم نقصان رسانی کی تعریف میں داخل نہیں ہے اور نہ مرتکب فوجداری کی عدالت کی سماعت کے لائق ہے

## حکم ہوا

کہ فیصلہ تعلقدار منسوخ اگر جرمانہ وصول کیا ہو تو ملزم کو واپس کریں۔

مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی بحیثیت رکن مجلس نے بھی اتفاق کیا۔

# مرافعہ صیغہ فوجداری

## اجلاس متفقہ

## باجلاس مولوی افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

سماۃ نرسما زوجہ ابوکا مستغیثہ و سایبکا ولد ابوکا و لچھمیکا ولد ابوکا و گرپا ولد لنگا مستغیثان!!

بنام

لنگا ولد نرسو و پوچیا ولد جنا و منیکا ولد سامو و نبیکا ولد نرسو ملزمین

جلد تعلقہ ۲۹ ... [illegible]

## خلاصہ

ایک شخص نے اپنی زوجہ کو حالت نا گواری میں پکڑا دیکھا اور اس عورت نے باتفاق اپنے آشنا کے زرم کا گلا کاٹا ملزم سے ایک کلہاڑی سے مقتولہ کو مار ڈالا۔

**تجویز ہوئی** کہ ملزم نے مقتولہ کو سخت اشتعال طبع کی حالت میں مارا اور چونکہ سخت اشتعال طبع تھا جس سے زیادہ قریب ناممکن ہے اور اس لئے اسکو خفیف سزا دیجا سکتی ہے۔

**مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس** نے کہا ملزم پر مرافعہ ہی کے قتل کا

---

!! مرافعہ نمبر ... فیصلہ مولوی سید سراج الحسن صاحب صدر تعلقدار متعلقہ مورخہ

نقل التماس

[illegible] کسی عورت منکوحہ کو بھگا لیجائیگا تو عورت کو سزا [illegible]
[illegible] نگرانی [illegible] سداری [illegible] اپنے شوہر کے [illegible] الزام لگاتا کہ
[illegible] عورت کو بھگا لے [illegible] منکوحہ کو سزا دی ہے یہ حکم سزا درست نہیں ہے۔

حکم ہوا

[illegible] ملزمہ [illegible] منسوخ اور ملزمہ رہا کیجائے۔

# نگرانی صیغہ فوجداری

## اجلاس ثالثہ

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی محمد سعید خان صاحب رکن مجلس عالیہ عدالت

سرکار عالی

[illegible] ولد [illegible] بنام ناگویا ولد [illegible] و ناناولد ناگو و گوپا [illegible]
[illegible] و سہوپا ولد ناگو ملزمین [illegible]

نقل [illegible]

[illegible] ایام عدت [illegible] ناگیا
[illegible] تو ایسی حالت میں کسی جرم فوجداری کا ارتکاب نہیں ہوا
[illegible] میر مجلس [illegible] اور ملزم [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ
[illegible] ایام عدت میں ملزم [illegible] ہوا کہ اوس نے ایسی ایام
[illegible] اوسکو [illegible] تھا۔
[illegible] عدالت [illegible] تعلقدار [illegible] ثابت قرار دیا اور ملزم کو بجرم نقصان رسانی سزا دی
[illegible] عدالت [illegible] تجویز کی ہے فی الواقع تعلقدار نے سخت غلطی کی ہے

[illegible] عدالت [illegible] ضلع [illegible] مورخہ ۱۱ شہریور [illegible] ف

# نگرانی فوجداری

اجلاس مشترکہ

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب ممبر مجلس و مولوی محمد سعید خان صاحب

بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

[illegible] نگرانی خواہ [illegible]

ونکٹیش نائکن نگرانی علیہ [illegible]

## خلاصہ

[illegible]

[illegible] لگایا تھا

تجویز ہوئی کہ [illegible]

[illegible]

مولوی میر افضل حسین صاحب ممبر مجلس [illegible]

[illegible] مدعی علیہ نے [illegible] لیکن [illegible] عدالت [illegible] عدالت ضلع نے اس حکم کو منسوخ کر دیا دونوں عدالتوں نے غلطی کی [illegible]

نگرانی [illegible] فیصلہ مولوی محمود خان صاحب مددگار عدالت ضلع بیدر مورخہ ۲۸ آذر ۱۳۰۳ ف

الزام ہے الی مقتولہ ملزم کی زوجہ ہے ملزم واقعہ قتل کو اسطرح قبول کیا ہے کہ مقتولہ سے ... پوتیا سے آشنائی تھی۔ سبب واقعہ پوتیا ملزم کے مکان مسکونہ میں آیا اور مقتولہ کے ساتھ رہا۔ ملزم مرض جذام میں مبتلا ہے اسواسطے وہ مقابلہ نکر سکا۔ لیکن پوتیا کو یہ معلوم ہوگیا کہ ملزم نے اوسے زنا کرتے دیکھ لیا۔ اسی وجہ سے مقتولہ اور اوسکی آشنا مسمی پوتیا نے مشورہ کرتے ہوئے چاقو سے ملزم کا گلا کاٹا۔ پوتیا یہ سمجھ کے کہ ملزم کا کام تمام ہوگیا ہے بھاگ گیا۔ اور مقتولہ نے براہ مکر رونا شروع کیا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد ملزم اوٹھا اور ایک کلہاڑی مقتولہ کے ماری۔

ملزم اور مقتولہ دونوں شفاخانہ میں زیر علاج رہے مقتولہ فوت ہوگئی اور ملزم بچ گیا چاقو اور کلہاڑی خون آلود موقع واردات پر ملی۔ سب واقعہ بجز ملزم کے نابالغ لڑکے کے موقع پر کوئی نہیں تھا وہ کہتا ہے کہ اوس کے باپ یعنی ملزم نے نہیں مارا۔

ڈاکٹر کی رائے ہے کہ جو زخم ملزم کے گلے پر لگا ہے وہ کسی غیر نے لگایا ہے اس سے ملزم کے بیان کی تائید ہوتی ہے۔ کلہاڑی اور چاقو دونوں آلہ جارحہ موقع پر ملنے سے بھی ملزم کے بیان کی تائید ہوتی ہے پوتیا آشنا سے مقتولہ کے فرار سے بھی ملزم کے بیان کی تائید ہوتی ہے۔ اسکے لیے یہ تسلیم کرنا دشوار نہیں ہے کہ ملزم نے مقتولہ کو سخت اشتعال طبع کی حالت میں کلہاڑی ماری اور اسقدر سخت اشتعال طبع تھا جس سے قریب بہ ناممکن ہے یعنی زوجہ کو حالت زناکاری میں مبتلا دیکھنا۔ اوس کے بعد اوس کے آشنا زانی کا باتفاق زوجہ ملزم کا گلا کاٹنا۔ ملزم حالت حراست میں قریب ... سال بسر کر چکا ورثہ خواہان قصاص نہیں ہیں۔

## حکم ہوا

کہ ملزم چھ ماہ قید میں رہے۔ چونکہ مریض ہے قید محض میں ڈاکٹر کی رائے سے رکھا جائے اگر ڈاکٹر کی رائے مخالف قید ہو تو ملزم رہا کر دیا جائے۔

**مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی بحیثیت رکن۔** یہ واقعہ سچا معلوم ہوتا ہے ملزم کا اظہار راستی پر دلالت کرتا ہے اسپر ورثہ بھی خواہان قصاص نہیں ملزم قابل رہائی ہے مگر بعد امضا، تجویز میرے شریک فاضل سے اسلئے مجھے اس تجویز سے اتفاق۔

# سلسلۂ فیصلہ جات مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی

## مرافعہ دیوانی

## اجلاس [illegible]

### باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب معتمد مجلس و مولوی نظام الدین صاحب بی اے بی ایل رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

[illegible] ولد [illegible] مدعا علیہ [illegible] مولوی غلام [illegible]

نام

[illegible] ولد [illegible] اصالتاً حاضر

## خلاصہ

[illegible] انکار [illegible] اراضی سے [illegible]
نہیں کیا جاسکتا۔

**مولوی نظام الدین صاحب بی اے بی ایل رکن** [illegible]
[illegible]

## تجویز

اس مقدمہ میں مدعی اراضی جاگیر کا کاشتکار [illegible] اراضی کا [illegible] کرتا ہے
مدعا علیہ [illegible] کہتا ہے کہ [illegible] ہوگیا اور اوس نے انکار [illegible] نہیں کیا گیا [illegible]

---

[illegible] فیصلہ [illegible]

یہ امر تحقیق طلب ہے کہ زمین مقبوضہ مستغیث تھی یا نہیں - اگر مقبوضہ مستغیث کے تھی تو
جرم نقصان رسانی کی تجویز ہو سکتی ہے اگر مقبوضہ مدعی علیہ تھی تو [illegible] یا فوجداری یا دیوانی
تھا

حکم ہوا

کہ عدالت تحصیل سب واجب صدر بعد تحقیقات کے فیصلہ کرے

مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی بحیثیت رکن — [illegible]

---

# ارکان مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

قدمہ ۲۹
مسلہ ۲۶-۱

ابا ولد مسمی مرافع مدعا علیہ    آآ    سیومو مولوی وقاع ایلچاسر

بنام

گنو ولد ٹیکا رام مرافعہ علیہ مدعی    کل سیوبی تھا ایلچا

خاندان اجمالی۔ جائداد مشترک جائداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفریق۔

## خلاصہ

جبکہ یہہ ثابت ہو کہ مدعی اور مدعا علیہ ایک جا رہتے و یکجا حال ہو کہ جائداد فریقین کی مشترکہ ہے اور جبکہ مدعا علیہ نے کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ نسبت کسو نہ ہونے کا عذر کیا تھا اور وہ جائداد مشترکہ ثابت ہوئی تو کل جائداد کی ڈگری بلا لحاظ منقولہ و غیر منقولہ ہونی چاہئی

## مولوی نظام الدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ایل۔ رکن    بہادر مرافعہ

تجویز عدالت ابتدائی بحالہ ہوئی۔

## تجویز

۲۳۔ ماہ اسفندار ۱۳۲۳ف کی تجویز میں واقعات مقدمہ کے درج ہیں۔ امور ذیل کے نسبت حکم شہادت مزید لینے کا تہا۔

(۱) کیا جائداد متدعویہ کسو ر یہ مدعا علیہ ہے۔ (ذمہ مدعا علیہ)

(۲) کیا خاندان فریقین منقسم۔ (ذمہ مدعا علیہ)

(۳) کیا جائداد متدعویہ بعد تقسیم کے حصہ مدعا علیہ میں آئی تہے۔ (ذمہ مدعا علیہ)

(۴) کیا مدعی جائداد متنازعہ میں حصہ متدعویہ پانے کا مستحق ہے۔ (ذمہ مدعی)

## رائے مع وجوہ

(۱) شہادت مزید جو عدالت ابتدائی نے قلم بند کر کے بہیجی ہے اوس سے ثابت نہیں ہوتا ہے کہ جائداد متدعویہ کسو نہ مدعا علیہ کی ہے۔

---

آآ مرافعہ بنا راضی فیصلہ صدر عدالت صوبہ مورخہ ۲۱۔ امرداد ۱۳۲۳ف

۲۱۱

تحکو اراضی دیدی۔ لیکن رسیدات سے پایا جاتا ہے کہ مدعی لگان اراضی دیتا رہا۔ اوس نے اوسکے ادا میں کبھی غفلت نہیں کی جاگیردار نے اوس سے لگان لیا۔ ایسی حالت میں حق مدعی کا ساقط نہیں ہوا۔ اور وہ مستحق ہے کہ اراضی متدعویہ پر قابض ہو۔ مدعی کا دعوے حق اوسکے ڈگری کیا گیا۔

## فیصلہ

مرافعہ نامنظور ہوا۔ مرافعہ علیہ کا خرچہ ذمہ مرافع کے عاید ہو۔

**مولوی میر فضل حسین صاحب میر مجلس** جنہے ہی اتفاق ہے۔ یہہ امر مسلم ہے کہ مدعی ایک عورت کی پٹہ دار اراضی متنازعہ کا ہے کہا یہہ جاتا ہے کہ سنہ ۱۲۹۰ ف میں مدعی بوجہ قحط سالی زمین کو افتادہ رہنے دیا اور خود معذور رہو گیا اسوجہ سے جاگیردار نے زمین مدعی علیہ کو دیدی۔ تحصیلدار نے یہہ جواب دیا کہ مدعی کی رضامندی سے مدعی علیہ کو دیگئی۔ لیکن یہہ بیان ثابت نہیں کیا گیا اور یہہ امر کہ زمین افتادہ تھی۔ یہہ بھی نہیں معلوم ہوتا ہے۔ اسلئے کہ سنہ ۱۲۹۱ ف میں ملاحظہ پاوتی معلوم ہوتا ہے کہ زر لگان مدعی نے تحصیلدار کو ادا کیا ہے لیکن مدعی علیہ جسکا نام کہا جاتا ہے کہ سنہ ۱۲۹۱ ف میں پٹہ ہوا اسنے کو رسے سنہ ۱۲۹۴ ف تک لگان دیا ثابت نہیں کیا ہے اور نہ اوسکے نام کی پاوتی ہے

## حکم ہوا

مرافعہ معہ خرچہ نامنظور فقط

## مرافعہ دیوانی

## اجلاس متفقہ

**باجلاس مولوی نظام الدین صاحب بی۔ اے بی۔ ایل و مولوی علی رضا خان صاحب**

۲۷۰

## اجلاس مشتقہ

باجلاس مولوی نظام الدین صاحب بی اے بی ایل رکن و مولوی محمد سعید ...

مفتی بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

مرافعہ ۱۵ ... ۱۱ ...

رسہوا راجہ پاٹی ولد ہنمیا مرافع ... مولوی ... وکیل

بنام

ترمال ریڈی ولد ... ریڈی — مولوی ... وکیل

راجباؤ ولد ترمال ریڈی مرافعہ علیہ مدعی

آیا عدالت ... ڈگری ...

... سالہ ...

## خلاصہ

ایک شخص ... کی تحریر ہوئی کہ ...

کسی عدالت ... یا قصبہ ... ڈگری ... سکتی ...

کرسکتی ہے کہ ... مقام ... اول کا ہے۔

مولوی نظام الدین صاحب بی اے بی ایل رکن بیانات فریقین سماعت

## تجویز

اس مقدمہ کے واقعات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گوبند ایا و سماۃ رامنا وا ...

... مالی ٹیل سماۃ کو ... میں ... مقرر رہا۔ لیکن ...

... کیا گیا۔ یہ ... ۱۲۹۵ ... میں ...

[۱] مرافعہ ... فیصلہ صدر عدالت صوبہ شمالی مورخہ ۲۱ - نہر ... ۱۳۳۵ف

۱ خاندان مسریان کے تقسیم ہونے کا مطلق ثبوت نہیں ہے۔

(۲) بابت امر کہ ثبوت ہے کہ بعد تقسیم کے حصہ مدعا علیہ میں جائداد متدعویہ آئی تھی

(۳) شہادت مدعی سے پایا جاتا ہے کہ یہ مدعی اور مدعا علیہ حقیقی برادران ارکان خاندان غیر منقسمہ تھے۔ وہ یکجا رہتے تھے۔ جائداد غیر منقسمہ ہے۔ اور مدعی مستحق ہے کہ اسکا ادہر حصہ مشترکہ دیا جاوے۔ البتہ مدعی نے کوئی جائداد منقولہ خاندان مشترکہ ثابت نہیں کی ہے۔ اور سکو قطعات اراضی ہیں جو نام مدعا علیہ کے ہیں نصف دلایا جانا ہے۔

## فیصلہ

دعوی مدعی کا نسبت جائداد منقولہ کے بوجہ عدم ثبوت خارج ہو۔ قطعات مندرجہ عرضی دعوی میں نصف حصہ مدعی کو دلایا جاوے۔ بنظر حالات مقدمہ کے بہار بالمو کا خرچہ فریقین کا اونہیں کے ذمہ رہے کیونکہ مدعا علیہ عم اور پرورش کنندہ مدعی ہے اور اوس نے مدعی کو براج کرنا نہیں چاہیئے تہا۔

مولوی قطب رضا خان صاحب کی رائے مجھے اسباب سے اتفاق ہے جناب مولوی ناظم الدین احمد صاحب کے نا ستر کے روسے ایسی حالت میں کہ یکجی رہنا ثابت ہو لیا ہے۔ خیال ہوگا کہ جائداد مسرتقین کے مشترکہ ہے یہاں مدعا علیہ پر جبکہ اصرار تعدادی کا ہے اگر مدعی وہ علحدگی ثابت نہیں کرسکا ایسی حالت میں خاندان اجمالی پایا جاوےگا اور جو جائداد ہے وہ مشترکہ سمجھی جائیگی اسکے طے کرنے کے بعد یہ تفریق مدعی را سے میں نہیں ہوسکتی ہے کہ منقولہ اور غیر منقولہ میں کوئی تفریق کیجاوے ثبوت کہ اسمیں بحث ہوا ہے وہی سب جائداد کے لئے اسوجہ سے کافی ہے کہ مدعا علیہ نے کوئی تفریق نہیں کی تھی۔ بلکہ کل جائداد کو مکسوبہ کہا تہا۔ اور جبکہ وہ طے پایا ہے کہ مکسوبہ سرمایہ مشترکہ ہے تو کل کی ڈگری ہونا چاہیئے حسب دعوی اسلئے میری رائے میں صدر عدالت کی تجویز بحال رہنا چاہیئے اور مرافعہ نامنظور ہونا چاہیئے۔

## مرافعہ ثانی

تکارام ولد گوپال مرافع مدعی

بنام

[illegible] خاں ولد رحیم خاں [illegible]

نظر ثانی

[illegible]

مولوی محمد سعید خاں صاحب مفتی مجسٹریٹ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حکم ہوا

کہ [illegible] ساقط ہو

## مرافعہ دیوانی

## اجلاس کاملہ

باجلاس مولوی سید فضل حسین صاحب مجسٹریٹ مولوی حافظ احمد رضا خانصاحب رکن و مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی مجسٹریٹ رکن [illegible] عدالت کا رعا[illegible]

بیکھرام ولد سکھہ رام مدعی مرافع [illegible]

بنام

نندلال ولد [illegible] مدعا علیہ مرافعہ علیہ [illegible]

---

مرافع ناراضی [illegible]

مرافع ناراضی فیصلہ [illegible] عدالت [illegible]

[illegible] تھا ادعا سی کا دخل میں برامانت منتقل ہوئی - دیوانی میں بلحاظ قدامت کسی قبضہ
[illegible] یہ نہیں ہو سکتا ہے - ان ہر دو فیہ کرنا ممکن ہے کہ کوجیا و گوبندا و مماۃ رامنا
[illegible] رہسان کا قائم مقام ساشری کون ہے - دستاویز مورخہ ۵ ماہ امرداد ۱۲۶۶ فصلی
اسارہ مسدی اسکی ۱۷۷۹ [illegible] روز چہارشنبہ ۸ ذی قعدہ ۱۲۷۳ھ سے ثابت
ہوتا ہے کہ اس امر کے کوشش کی گئی تھی کہ گو ہا اسکے تبیت سے انکا کیا جاوے
لیکن اسکا اقرار اسکی زوجہ کا قبضہ مدعا علیہ تسلیم کرتا ہے - ایسی حالت میں کہ قبضہ
کو ناجائز کہا تو مدعا علیہ کو ثابت کرنا چاہیے تھا کہ وہ قبضہ ناجائز تھا - تنقیح حسب
سماعت مسموع نہیں ہو سکتی ہے - اصل یہ ہے کہ مدعی نمبر ا مستحق اور قائم مقام
جائز وہی کوجیا اور گوبندا کا ہے اور مدعا علیہ کو اسکے بابت کوئی استحقاق نہیں ہے
سررشتہ مال کا کام ہے کہ شخص لائق کو ملحوظ حقوق موروثی کے مالی تحصیل مقرر کریں -
عدالت دیوانی عدم ثبوت قبضہ کے باعث محروم ہونے کی ڈگری نہیں دے سکتی ہے - البتہ قائم
مقام ساشری کوجیا اور گوبند و مسماۃ رامنا کا مدعی نمبر ا ہے -

## فیصلہ

مرافعہ نامنظور ہو - مدعی نمبر ا قائم مقام ساشری کوجیا و گوبند ڈی و مسماۃ
رہمانائی کا ہے اسکا استقرار کیا جاوے - باقی دعوی ساقط ہو - مدعی نمبر ا
کا حصہ خرچہ ذمہ مدعا علیہ کے عائد ہو - مدعی نمبر ۲ کا خرچہ اوسی کے ذمہ رہے -
مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی بحیثیت رکن چونکہ محکمہ جات تحتانی - بہ نسبت
مدعی نمبر ا یہ حکم ہو چکا ہے تجویز جناب مولوی نظام الدین صاحب کی درست ہے اتفاق
کیا گیا فقط

## مرافعہ دیوانی

## اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت کے

سکے مسکو حکام ہائیکورٹ الہ آباد نے مقدمہ فتح محمد بنام [illegible]
مطبوعہ جلد اول انڈین لاء رپورٹ اختیار کیا ہے اور مسکو میں بھی بشمول انصاف و عدالت
عامہ کے موافق سمجھتا ہوں مدعی کو ایسی کارروائی کے میعاد پر اپنے دعوے کی اختیار ہے
اور عدالت دیوانی کو اس قسم کے دعووں کو سننا چاہئے عدالت ابتدائی و جلسہ
متفقہ کی تجویز درست ہے لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ مع خرچہ نامنظور فقط

مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی کی تجویز کہ مدعی کا دعوے [illegible]
قابل سماعت نہیں فقط

مولوی میر فضل حسینصاحب میر مجلس. مدعی علیہما سرقہ کے الزام میں زیر حراست
پولیس تھے اور اون سے مال مسروقہ نکالا جاتا تھا۔

مدعی نے بیان کیا مال مسروقہ ایک جوڑا بالی مروارید اور ایک جوڑ چاند بالی مرصع
معہ مروارید قیمتی [illegible] حوالی پولیس میں داخل کردئے انہیں اشیاء کی قیمت
کا عدالت دیوانی میں بربنائے معاہدہ مدعی نے نالش کی اور یہہ بیان کیا کہ اشیاء مذکور
بربنائے معاہدہ مدعی علیہما داخل کئے ہیں عدالت ابتدائی نے یہہ نالش اس بناء پر
خارج کردی کہ عوض معاہدہ جو بیان کیا گیا ہے وہ ناجائز ہے یہہ تجویز جلسہ متفقہ سے
بھی بحال رہی ہے اب دوسرا اپیل ہے اور اولی بحث طلب یہ ہے کہ غرض ناجائز تھی
یا نہیں۔ اب یہہ امر مسلم ہے کہ مدعی کو معلوم تھا کہ مدعی علیہما پر سرقہ کا الزام تھا
اور وہ زیر حراست ہیں اور یہہ بھی مسلم ہے کہ اوسی حراست میں مدعی نے [illegible]
اشیاء مذکور تیار کرکے پولیس میں داخل کرنے کے ہدایت کی اور اس ہدایت کی
تعمیل میں مدعی نے اشیاء مذکور پولیس میں جنکے اسمات سے انکار کیا جاتا ہے
کہ مدعی نے یہہ نہیں کہا کہ جو اشیاء پیش لئے جاتے ہیں وہ مال مسروقہ ہیں۔ اگر

دستبرداری معاہدہ - عوض معاہدہ کا ناجائز اور مصلحت عامہ کے خلاف ہونا - کاروبار فعل ناجائز عدالت میں نالش نہیں ہو سکتی ہے -

## خلاصہ

عمرو بکر بالزام سرقہ زیر حراست پولیس تھے اونہوں نے زید سے کہا کہ وہ کچھ مال مسام بنوا کر اونکی طرف سے پولیس میں داخل کر دے - زید نے ایسا ہی کیا اور عمرو بکر رہا ہوئے زید نے قیمت کے لانے کی عدالت دیوانی میں نالش کی تجویز ہوئی کہ معاہدہ مذکور ناجائز اور مصلحت عامہ کے خلاف ہے اور اوسکا منشاء یہہ تھا کہ قانون کا اصلی مقصود فوت ہو اور وہ عدالت میں نالش کرنے کا مجاز نہیں ہے -

**مولوی حافظ سید احمد رضا خان صاحب رکن** مدعی دعوے کرتا ہے کہ مدعاعلیہ ایک سرقہ کے مقدمہ میں زیر حراست پولیس تھا اور اوس سے مال مسروقہ کا مطالبہ تھا مدعاعلیہ نے خلاف واقع بیان کر دیا کہ اوس نے مال مسروقہ مجھکو دیا ہے اور مجھسے یہہ کہا کہ تم قبول کر لو اور وہ چیزیں بنوا کر پولیس میں داخل کر دو چنانچہ میں نے وہ چیزیں بنوا کر پولیس میں داخل کر دیں - اسقدر روپیہ اون چیزوں میں صرف ہوا ہے مدعاعلیہ سے دلایا جائے - مدعاعلیہ کو اثبات اور دعوے مدعی سے انکار ہے - جلسہ متفقہ اور عدالت ابتدائی نے اس قسم کا دعوے خلاف مصلحت عامہ تحریر کر کے ڈسمس کیا ہے جسکی ناراضی سے یہہ مرافعہ اجلاس کامل میں پیش ہے - روداد مثل سے ظاہر ہے کہ مدعاعلیہا بہ علت سرقہ زیر حراست تھے اور اون سے مطالبہ مال مسروقہ کا تھا - مدعی نے بقول اونکے چاندی بالیان وغیرہ بنوا کر پولیس میں داخل کر دیں حالانکہ دراصل نہ وہ مال مسروقہ تھیں اور نہ مدعاعلیہا محروسین نے مدعی کو دیں تھیں پولیس نے جب ایک مال مسروقہ پایا تو تفتیش کی زیادہ ضرورت نہ رہی - مدعی کا جو بیان ۱۴ خورداد ۱۳۲۱ف کو عدالت ابتدائی میں ہوا ہے اوس سے ظاہر ہے کہ اوس نے خلاف واقع اوس مال کا جسکی علت میں مدعاعلیہا زیر مواخذہ تھے اپنے پاس رہنا بیان کر کے ایک نیا مال تیار کر کے دیدیا جس سے گویا پولیس کو دہوکا دیا اور کارروائی قانونی نہو سکی اور قانون کا مقصود اصلی جس سے سرقہ کا انسداد ہونا چاہیئے فوت کیا گیا پس موافق اوس اصول

ہوسکتی ہے وراثت [illegible] عدالت کی [illegible] مال کے تجویز ہے۔

## خلاصہ

ریڈسے حق ٹیلگی [illegible] علیا کی زمین متعلق ٹیلی و اسکیل [illegible]
کیا عمر [illegible] حقیقت ظاہر کی یہہ ثابت ہوا کہ [illegible]
دسویں حصہ کا مستحق ہے اور اسکے [illegible]
ایکڑ کے اوسکا قبضہ ۴۲ ایکڑ پر ہے تجویز ہوئی
کہ زمین کے نسبت اوسکا دعوے [illegible] نہیں سکتا [illegible] ٹیلی [illegible]
ہے اوسکی نسبت عدالت [illegible] نہیں اسکیل [illegible]
استقرار کیا جاتا ہے کہ ازروے وراثت [illegible] حصہ کا مستحق ہے۔

**مولوی حافظ سید احمد رضا خان صاحب رکن [illegible]**

حق ٹیلگی اور [illegible] علیا کی زمین متعلقہ ٹیلی اور اسکیل متعلق کا [illegible] کرتا ہے [illegible]
جواب میں اپنے مالک کے حقیقت ظاہر کرے۔ عدالت [illegible] مدعی [illegible]
جب مقدمہ میرے سامنے تاریخ ۱۵ دی پیش ہوا تو [illegible] مدعی کا اظہار [illegible]
قبول کرتا ہے کہ حقیقت [illegible] اوسکے دادا کی ہے اور یہہ بھی قبول کرتا ہے کہ دادا
دادا کے پانچ بیٹے تھے اور یہہ بھی قبول کرتا ہے کہ اسکے باپ [illegible]
نتیجہ اسکا یہہ نکلا کہ مدعی کو دسواں حصہ اوس جائداد کا ملسکتا ہے [illegible] دادا کا ترکہ
بقول اوسکے ہے اب دیکھنا چاہیئے کہ جائداد کا کیا حال ہے۔ مدعی قبول کرتا ہے کہ
بن متعلقہ ٹیلگی ۱۰۲ ایکڑ ہے [illegible]
تسلیم کرتا ہے کہ قبضہ میرا (۴۲) ایکڑ پر ہے [illegible]
حصہ ہوتا اوس سے زیادہ اوسکے [illegible]
تو اسکا دعوے چل نہیں سکتا باقی رہی ٹیلی یہہ [illegible]
عہدہ داران مال کے ذمہ اوسکا [illegible]
[illegible] یقین ہے [illegible]
عدالت سے نہیں ہوسکتی [illegible]

۲۶۲

فرض کریں کہ یہہ نہیں کہا گیا لیکن جس نیت سے مدعی نے پیش کیا۔ وہ یہی تھے کہ مال مسروقہ ہے اور اسی فعل کا نتیجہ یہہ تھا کہ پولیس نے یہہ باور کیا کہ مال مسروقہ برآمد ہوگیا۔ اور اسکے بعد تفتیش مال مسروقہ برآمد کرنے کے موقوف کردے اور یہہ ایک ایسا بدیہی نتیجہ ہر مدعی کے فعل کا ہے جسکو مدعی خوب سمجھ سکتا تھا یہیں مدعی کا فعل ناجائز اور مصلحت عامہ کے خلاف تھا۔ اسلئے فی الواقع سعی عدالت دیوانی میں ملتمس داد خواہی اس مقدمہ میں آسکے کا سزاوار نہیں ہے۔

## حکم ہوا کہ

اپیل مدعی مسترد و نامنظور فقط۔

## مرافعہ دیوانی

## اجلاس متفقہ

## باجلاس مولوی حافظ سید احمد رضا خانصاحب رکن و مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

۱۳۲۴ رام جی ولد جیا بنا مرافع مدعی علیہ — (۱) مولوی سید محمد احسن صاحب وکیل حاضر

بنام

۲۷ دی ۱۳۲۲ ف سیتا جی ولد راوجی مرافع علیہ — مولوی محمد قاسم صاحب وکیل حاضر

دعوے دخلیابی زمین متعلق ٹیلی۔ کیا عدالت سے تقررات سرکاری میں دست اندازی

(۱) مرافع مارافضی مقابلہ مولوی وکیل احمد صاحب مورخہ ۲۲ امرداد ۱۳۰۲ ف

مرافع خاص۔ مرافع خاص میں قانونی بحث کا لازم ہونا [illegible]

## خلاصہ

[illegible] کیا کہ جو کہ گزشتہ [illegible] کو اپنا [illegible] لکھدی اسوجہ سے وہ یہہ کہنے کا حق نہیں رکھتا کہ جائداد مرہونہ اوسکی ذاتی ہے۔ جلسہ منعقدہ نے [illegible] قیاسات متعلق واقعات تجویز [illegible] کہ [illegible] پرنوٹ کے دستخط ہونا ثابت نہیں ہے تجویز ہوئی۔

کہ چونکہ بنیاد تجویز واقعات پر ہے اسلئے مرافع خاص نہیں ہوسکتا۔

## مولوی میر فضل حسینصاحب میرمجلس و مولوی محمد محی الدین خانصاحب و مولوی حافظ سید احمد رضا خانصاحب ارکان مجلس عالیہ عدالت کے کار خاص

بحث وکلاء فریقین کے سماعت ہوی یہہ مرافعہ خاص ہے۔ اور یہاں مرافعہ خاص صرف محدود دخل پر دائر ہوتا ہے۔ کہ قانونی بحث ہو۔ اسمقدمہ میں یہہ کہا جاتا ہے کہ [illegible] نے رہنامہ متنازعہ کے حاشیہ پر گواہی لکھدی ہے اسوجہ سے وہ یہہ کہنے کا حق نہیں رکھتا کہ جائداد مرہونہ اوسکی ذاتی ہے۔ بلاشبہہ یہہ قانونی بحث ہے۔ لیکن بنیاد تجویز کی یہہ نہیں ہے بنیاد تجویز کے یہہ ہے کہ فی الواقع [illegible] نے گواہی حاشیہ پر لکھی ہے یا نہیں۔ اس امر کی ثبوت میں صرف خالی دستخط ملتہ حاشیہ دستاویز جسکی نسبت کہا جاتا تھا کہ مرافع علیہ کی دستخط ثبوت کافی ہوسکتے۔ اسکی بابت [illegible] شہادت پیش ہوی کا ہے جلسہ منعقدہ نے ان دونوں امر کو ثابت قرار نہیں دیا ہے۔ اور جن قیاسات پر ثابت قرار دیا ہے وہ قیاسات متعلقہ واقعات ہیں نہ قانون اسلئے اسمقدمہ میں فی الواقع کوئی قانونی بحث اس قسم کی نہیں ہے جو اوس محدود قاعدہ میں داخل ہو جو اس ملک میں ایسے قطعی فیصلہ کے اپیل خاص کے لئے رکھا گیا ہے۔

## حکم ہوا

کہ اپیل مخصر خرچہ نامسطور رہتا

۱۳۰۳ھ

ہے عدالت کو یہہ ظاہر کردیا کافی ہے کہ ادر وسے وراثت ساستری جانیا
کے خاندان کے دسویں حصہ کا وراثت مدعی کو پہونچتے ہیں اور عہدہ داران مال بطور
سرکار و اہل خاندان ٹیپل دسواں حصہ ٹیپلی کا مدعی کو دے سکتی ہے کیونکہ اسکے
کی کوئی وجہ مدعی کے نہیں ہے - عدالت ہائے ماتحت نے مدعی کیحالت و حقدار
حقیقت کو خیال نکرکے اوسکو پوری ڈگری دیدی ہے جو بالکل خلاف انصاف ہے
لہذا -

## حکم ہوا کہ

مرافعہ ترمیماً منظور ہو حقیت مدعی نسبت دسویں حصہ اسکیل ٹپل موضع جودہ
رکھیرا و دگر ضلع بیدر کے ثابت قرار دیجائے بقیہ دعوے خارج ہو خرچہ
عدالت مقدمہ ہر سہ ہر فریقین ذمہ فریقین رہے -
مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی یہہ فیصلہ حقیت کا ہے دونو
وارث ہیں اسلئے مجھے بھی اس تجویز سے اتفاق ہے فقط

## مرافعہ دیوانی

## اجلاس کاملہ

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس مولوی محمد محی الدین خانصاحب
و حافظ سید احمد رضا خانصاحب ارکان مجلس عالیہ عدالت کارخانے

| | | |
|---|---|---|
| نمبر مقدمہ ۱۷ / فیصلہ ۲۱ - ذی الحجہ ۱۳۰۳ ف | عزت النسا بیگم مدعیہ مرافعہ | مولوی عبدالباقی صاحب وکیل حاضر |
| | نام | |
| | مدن لال مدعی علیہ مرافعہ علیہ | مولوی قمر الدین وکیل حاضر |

[۱] مرافعہ بنا راضی فیصلہ مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی حکام علیہ متعلقہ مورخہ ۸ - اسفندار ۱۳۰۲ ف

اس مرافعہ [illegible] شکایت کی ہے [illegible] ۱۳۱۲ھ
ملاحظہ طلب [illegible] ڈگری میں [illegible] کہ اقدر روپیہ زر
ڈگری کے [illegible] مقدار پانچہزار [illegible] [illegible]
احمد [illegible] خارج تھا سائل کو چاہئے [illegible]
[illegible]

حکم

مرافعہ بامعلوم رہے اور خرچہ ذمہ مرافعہ کے عاید ہو

مولوی میر فضل حسین صاحب میر مجلس [illegible] — اتفاق ہے۔ ڈگری پانچہزار روپے دلا دی ہے اسکی تعمیل بر عدالت دیوانی [illegible] نہیں ہے لیکن یہہ بات عدالت مجاز غور [illegible] ڈگری دار [illegible] اپنے ڈگری کو حسب ضابطہ پیش کرے [illegible] کہ ڈگری دار وقت تو لی غلطی کرے [illegible] عدالت دیوانی [illegible] میں پیروی کرتا ہے۔

حکم ہوا

کہ اپیل معہ خرچہ نامنظور فقط

مرافعہ دیوانی

اجلاس منعقدہ

باجلاس مولوی حافظ سید احمد رضا خانصاحب و مولوی [illegible] رضا خانصاحب

ارکان مجلس عالیہ عدالت سرکار [illegible]

# مرافعۂ دیوانی متفرقہ

## اجلاس مشفقہ

باجلاس مولوی نذیر الحسین صاحب تخلص مولوی نظام الدین صاحب

بی اے بی ایل ارکان عالیہ عدالت سرکار عالی

محمد یگانہ بیگم مرافعہ (۱) — مولوی حافظ سراج الدین صاحب مولوی وارث علی صاحب وکلا حاضر

بنام

یوسف علی خان ولد ترکی خان مرحوم ... حاضر

بنام سیوا رام لال — بوکالت جلال خان حاضر

ولی لالہ ... لال و غیرہ ... جاند

دفعہ ۹۳ ... اقتدار دیوانی بلدہ —

## خلاصہ

ایک شخص نے ایک ابتدائی ڈگری کے اجرا کی درخواست عدالت پولیٹکل میں دی جو عدالت کے اقتدار سے خارج ہونے تجویز ہوئی کہ سائل کو عدالت مجاز میں درخواست تعمیل فیصلہ دینی چاہئیے۔

مولوی نظام الدین صاحب بی اے بی ایل رکن بیانات سماعت ہوئے۔

## تجویز

(۱) مرافعہ ما راضی فیصلہ اسسٹنٹ حکم ... صاحب ناظم عدالت دیوانی بلدہ مورخہ ۱۴ مہر ۱۳۳۰ف

269

[illegible] الصلح [illegible] پاکر [illegible]

[illegible] وقت قبول کر [illegible] ہوا یا [illegible] اصلی [illegible]

[illegible] اور [illegible] اقرار [illegible]

کر [illegible] ہوتا [illegible] قبل

[illegible] انڈگری [illegible] اور [illegible] جائز [illegible]

[illegible] حق نالش [illegible] میری ناجائز تجویز

نہیں کیا اور [illegible] ہو جانا [illegible]

[illegible] ڈگری [illegible] دعوے کو [illegible]

نامنظور کیا اور [illegible] ڈگری کا [illegible] حکم دیا۔

اس فیصلے [illegible] حاصل کرتے ہیں۔

[illegible] ملکی [illegible] اور [illegible] دست آویز کو [illegible] پڑھکر [illegible] میری

رائے میں مضمون [illegible] صاف طور پر [illegible] سمجھا جا سکتا ہے کہ بعد [illegible]

کارروائی [illegible] ڈگری [illegible] مدعی کو [illegible]

[illegible] اور [illegible] جو اصالتاً [illegible]

تسلیم کرتا ہے [illegible] کارروائی سے پوری طور پر [illegible]

[illegible] ڈگری [illegible] وقت تک [illegible] کو حق نالش نہیں ہے

[illegible] میری [illegible] شرط نہیں

کہ اگر مدعا علیہ [illegible] ادا کیا جاویگا [illegible]

اس سے [illegible] ہو سکتا ہے کہ [illegible] روپیہ عام طور پر [illegible] نہیں دیکھا [illegible]

بلکہ مقصود [illegible] تھا کہ ڈگری دار [illegible] تو [illegible] کا ہزار روپیہ

نقصان ہوا اور اگر جیت جاتے تو ہزار روپیہ [illegible] چار ہزار [illegible]

[illegible] سے خارج

نہیں سمجھا جا سکتا۔

ایک [illegible] پریوی کونسل [illegible] مورخہ [illegible] جون [illegible] رپورٹ جلد [illegible]

[illegible] متعلق [illegible] اور جس [illegible]

۲۶۱

ہرت گرحیلا یونخش گیر مرافع مدعی علیہ ۔۔۔۔ آ ۔۔۔۔ مولوی سید خواجہ حسن صاحب و مظہر حسین صاحب و علی الحسن صاحب وکلا حاضر

بنام

۱۵ مہ ۱۳۰۴ دی الحجہ ۱۳۰۷ف

ستارام ولد سری رام مرافعہ علیہ ۔۔۔۔ مولوی محب اللہ وکیل حاضر

دعوی بربنائے دستاویز۔ معاہدہ بطور جمع برتی۔ کیا تعمیل شروع ہوجانے سے ناد عوے پیدا ہوسکتا ہے۔ قمار بازی مصلحت عامہ۔ احکام شریعت۔ قمار بازی عمال شیطانی میں داخل ہے۔

## خلاصہ

ایک مقدمہ مین زید نے اپنی حقیت کا دعوے دائر کیا اور اوسنے عمرو سے ایکہزار روپیہ قرض لیا اور یہہ معاہدہ کیا بعد ڈگری پانے کے بعد تعمیل دو ماہ کے بعد ایکہزار پانچ سو روپیہ دینگے اور پہر دو سو روپیہ سالانہ دس برس تک دیا کرینگے عمرو نے اس امر کو قبول کرکے کہ وہ ہزار روپیہ وصول ہوگیا بقیہ دو ہزار پانچ سو اصل اور دو ہزار پانچ سو سود کے بابت الش زید پر عذر کیا کہ یہہ معاملہ از قسم جمع برتی ہے اور قبل تعمیل احسد اللہ ڈگری حق نالش بجلے پیدا نہیں ہوسکتا عدالت ابتدائی نے معاہدہ جمع برتی کو ناجائز نہین قرار دیا اور صادر ڈگری سدہ کے ایک جزو کے نسبت تعمیل ہوجانا واسطے پیدا ہوجانے حق نالش کے کافی سمجھا عند المرافع تجویز ہوی۔

کہ معاہدہ جمع برتی از قسم قمار بازی ہے اور معاہدہ قمار بازی از روے مصلحت عامہ و شرع شریف قابل نفاد نہیں ہے

مولوی حافظ سید احمد رضا خانصاحب کن مدعی بربنیاد دستاویز مورخہ ۲۶ محرم ۱۳۰۳ دعوے کرتا ہے۔ حالت یہہ ہے کہ مدعا علیہ کو ایک مقدمہ اپنی حقیت کا دائر کرنا تہا۔ اور شاید وہ غیر مستطیع تہا اسواسطے اوس نے مدعی سے ہزار روپیہ لیا۔ اور یہہ معاہدہ کیا کہ بحالت ڈگری پانے کے بعد تعمیل دو ماہ کے

---

سنہ ۱۳۰۲ف

آ مرافع ساراضی فیصلہ اسسٹنٹ او صاحب صدر مہتمم ناظم عدالت بیرون بلدہ مورخہ ۱۲ اسفندارمذ

# مرافعہ دیوانی

## اجلاس منعقدہ

باجلاس مولوی سید فضل حسین صاحب مجلس ومولوی نظام الدین صاحب
بی اے بی ایل رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

نمبر مقدمہ ۱ معصا ۱۳

موتی لال و سیو لال مرافعہ مدعا علیہم ... مولوی سید واحد حق
رام کشن ... مرافعہ مدعا علیہ وکلائے سرکار

بنام

نواب شمس الملک بہادر مرافعہ علیہ ... مولوی ...
قرار داد مدعا علیہم ... ہو جانے کے ...
نو ماہی کو مدعا علیہم گرداناجائے

### خلاصہ

ایک ... مدعی ... ہو ... لیا
تصفیہ ہوئی
کہ آیا ... درباره ... ہوا کہ وہ مدعا علیہم گردانے
جاسکتے ـ

مولوی نظام الدین صاحب بی اے بی ایل رکن یہ دعوے
مدعا علیہما نمبر ا و ۲ پر بحیثیت ... ڈوکرے ... واقع حیدرآباد

!! مرافعہ ... فیصلہ مولوی ... عدالت ... بلدہ

ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف حکام نے مختلف رائیں بلحاظ حالات ہر ایک مقدمہ کے نسبت
میرٹی کے مدد کے دی رکھی ہے لیکن اون تمام فیصلجات کا اساس صرف مصلحت عامہ
رفاہ عقل انسانی بھی ہے اور مسلمانوں کے پاس عقل انسانی سے زیادہ اور بہت اعلیٰ
رہبر موجود ہے یعنی قرآن و احادیث جو ہادی و رہنما ایمانداران و مسلمانوں
کو ہیں و مکان ہے کہ قرآن مجید میں صاف یہہ امر ہوا ہے کہ (انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان) پس اس حکم سے ہر قمار بازی
اعمال شیطان میں داخل ہے اور جب صورت حال یہہ ظاہر ہے کہ یہہ
معاہدہ ایک قسم کی قمار بازی ہے۔ اس وقت جو استدلال قسم ان ترغیب کے
آئین سے کیا گیا ہے اوسکا یہہ مقصود نہیں ہے کہ اسمیں یقینی پر قرآن شریف کے
احکام جاری کئے جاویں بلکہ اوس سے غرض صرف اسقدر ہے کہ جمہوریت کے حالات اونکی
معنی سمجھ میں آجاویں پس بہر حال حالات مقدمہ میری رائے میں دعوی نہیں چل
سکتا لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ مدعا علیہ مرافع منظور حسب حالات مقدمہ خرچہ فریقین ذمہ فریقین
عاید رہے فقط

مولوی علی رضا خانصاحب رکن۔ میں نے معاہدہ تحریری کو دیکھا
میری رائے میں وہ صاف قمار بازی ہے۔ اور حسب قانون انگریزی سے ولایت
کے رو سے قمار بازی ناجائز قرار دیگئی ہے۔ تو پھر یہاں ملک اسلامی
اور شرع کے پابند ہونے پر کوئی وجہ نہیں ہے کہ ایسے معاہدہ کو جاری
کئے جاویں۔ یہہ ایک صاف معاہدہ اس قسم کا تھا کہ فریقین نے اپنی قسمت آزمائی
کی تھی ایک رقم کے ... پس میں ایسے معاہدہ کو خلاف شرع صاف ایک جوئے
بازی کا معاملہ ہے جائز نہیں قرار دے سکتا۔ اسلئے مجھے اتفاق ہے کہ
مرافعہ مدعا علیہ منظور ہو۔ اور ایسے حالات میں مرافعہ کا یہی خود نامنظور ہوجاتا ہے
مزید خرچہ فریقین ذمہ فریقین عاید کیا جاوے فقط

۲۸۳

[illegible] ناگہانی [illegible] ہوں [illegible]

[illegible] فریق ثانی [illegible]

[illegible]

[illegible] مقدمہ [illegible]

تجویز مجلس

[illegible] مقدمہ [illegible] مستغیث [illegible]

[illegible] الدولہ فریق مقدمہ [illegible]

[illegible] مدعا علیہ [illegible]

[illegible] اس عدالت [illegible]

[illegible] ابتدائی عدالت [illegible] مقدمہ واپس ہو کہ

[illegible] قائم ہو کر تحقیقات [illegible] فقط

مولوی سید فضل [illegible] صاحب رکن مجلس سے اسوقت کچھ زیادہ لکھنے کی

ضرورت نہیں پائی جاتی ہے اس قسم کا ایک مقدمہ سالار جنگ صاحب سے

پیش کیا تھا جسمیں مثل مقدمہ حال کے بیان ہوا تھا کہ [illegible] اجلاس

کا [illegible] مقدمہ میں تجویز ہو گیا ہے [illegible] کو [illegible] کا

حق نہیں ہے [illegible] نمبر [illegible] حکم [illegible] ۱۳۱۲ف [illegible]

اس [illegible] میں [illegible] اتفاق کرتا ہوں کہ مقدمہ عدالت ابتدائی میں [illegible] تحقیقات

قاضی [illegible] فقط

[illegible] مولوی [illegible]

اجلاس متفقہ

۲۸

دکن کے ہے۔ تاریخ ۳۰- آبان ۱۲۹۹ف ۲۳ صفر ۱۳۰۸ھ - ۸ اکٹوبر ۱۸۹۰ء کو یہ دعوے ہوا۔ یہہ دعوے ترمیم کیا گیا اور کہا گیا کہ یہہ قصبہ دیا ہوا عمر بن عوض شمشیر الدولہ کا اور صالح برق جنگ اول کا تہا۔ مدعی نے بیان کیا کہ سمت ۱۹۲۲ میں دوکان دیگر سیوداس رام رتن کا دیوالہ نکل گیا۔ (تقریباً ۲۸ مارچ ۱۸۶۵ء - ۲۹- شوال ۱۲۸۱ھ)

تاریخ ۲۷ رمضان ۱۳۰۶ ہجری = ۳۰- تیر ۱۲۹۸ف - ۲۸- مئی ۱۸۸۹ء کو کہا گیا کہ بنائے مخاصمت پیدا ہوئی۔

شمشیر الدولہ عمر بن عوض اصل قرض خواہ کا انتقال تاریخ ۴ - صفر ۱۲۸۲ھ مطابق ۱۴- امرداد ۱۲۷۵ف = ۲۸- جون ۱۸۶۵ء کو ہو گیا۔ ورثائے شمشیر الدولہ عمر بن عوض حسب ذیل ہیں۔

عمر بن عوض شمشیر الدولہ

عبداللہ | دختر | دختر | علی | عوض | برق جنگ | محمد

سلطان نواز جنگ
شمشیر الملک
مدعے

صالح

نصیر | حسین | دختر | دختر | دختر | دختر | محسن ثانی | دختر | دختر | سعد | صالح | احمد

برق جنگ

درعرب درعرب درعرب درعرب

منجملہ ورثاء کے بجز عوض سلطان نواز جنگ شمشیر الملک کے کسی نے دعوے نہیں کیا۔ اگر وہ لوگ مدعی نہیں ہوسکتے تھے تو لازم تہا کہ وہی مدعا علیہم کئے جاتے۔

تاریخ ۱۲ جمادی الاخری ۱۲۷۹ھ کو شیولال پر مدعا علیہ مرافعت ہوا۔
تاریخ ۷ - ذی قعدہ ۱۳۱۰ھ کا حکم مدار المہام کا موجر بدہ ۲۰ ماہ امرداد ۱۳۰۱ف

اجازت از مہتمم [illegible]

مولوی حافظ سید احمد رضا خان [illegible] بنام [illegible]

منشی تجمل حسین [illegible]

وہ صرف دعوے استقرار حق کا [illegible] عدالت [illegible]

سے اس دعوے کے خارج ہونے کا حکم دیا ہے [illegible] مرافعہ

ہے۔

اس میں کوئی شبہہ نہیں ہے کہ [illegible] دخل ہو جاوے

تو اوسکو دعوے دخلیابی جائداد کا کرنا چاہئے مگر یہاں یہہ حالت نہیں ہے

بلکہ مدعی اپنا قبضہ جائداد متدعویہ پر بیان کرتا ہے اور ضرورت نالش صرف [illegible]

سے ہے کہ اوسکی عذرداری صیغہ اجراء ڈگری میں نامنظور ہوئی ہے۔ جائداد غیر منقولہ

کے قرقی یا نیلام [illegible] قبضہ نہیں ہوتی بلکہ جو شخص [illegible] ہو وہ قابض رہتا ہے

اور حکمنامہ اقتضائی انتقال جائداد وصول [illegible] محصول اراضی وغیرہ جاری

کیا جاتا ہے کسی [illegible] کا قبضہ چھین نہیں لیا جاتا البتہ ایسی صورت میں

مدعی کو دعوے اثبات حقیت کا کرنا چاہئے۔ عدالت ماتحت بانکہ [illegible]

ایسے دعوے کے ساتھ دعوے [illegible] دخل کا بھی [illegible]

منشا صرف اسقدر ہوتا ہے کہ مدعی کا دخل [illegible] چونکہ ایک حکم صیغہ اجرای

ڈگری سے ضرورت اپنے نالش کے ہوئی ہے اسواسطے [illegible] دخل

ڈگری سے۔ اگر ایسے [illegible] لیا جاتا کہ وہ نالش دخلیابی

کرے تو اسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ وہ اپنا دخل [illegible] بیشک [illegible]

یہہ غلطی ہے کہ اوس نے بجائے [illegible] اثبات حقیت کے استقرار حق کا لفظ

استعمال کیا ہے مگر اسکے معنے میں [illegible] فرق نہیں ہے اور اس تغیر سے

کوئی نوعیت دعوے نہیں بدلتی ہے۔

عدالت ماتحت کا یہہ خیال کہ ضابطہ دیوانی [illegible] عملدار کے

# با جلاس مولوی حافظ سید احمد رضا خانصاحب رکن و مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

مقدمہ ۲

۱ سماۃ صاحب بی زوجہ شیخ حسین مدعیہ — مولوی ابو محمد حسن صاحب وکیل حاضر
۲ دولت صاحب ولد محمد میراں صاحب تابع مدعی
۳ مریمہ صاحبہ

۹ ودی

۱ مالکشن اسی ولد کاسید حسن مرافعہ علیہ — مولوی محمد نصیر خانصاحب وکیل حاضر
۲ میر شبیر علی ولد میر عباس علی
۳ میر اکبر علی ولد میر حیات علی

دعوے استقرار حق بصورت قبضہ۔ دعوے اثبات حقیت۔ نوعیت دعوے کا بدلنا۔ اجازت ترمیم بصیغہ مرافعہ

## خلاصہ

ایک شخص جو ایک جائداد پر قابض تھا مگر اوسکی ملکداری بصیغہ اجرائے ڈگری نامنظور ہوئی تھی استقرار حق کا دعوے کیا عدالت ماتحت نے اس بنا پر اجازت ترمیم درخواست نہیں دی کہ ضابطہ دیوانی میں سرکار عظمت مدار کے دفعہ ۳۰۵ کے موافق کوئی دفعہ یہاں گشتی نشانات میں نہیں ہے عدالت المرافعہ تجویز ہوئی

کہ دعوے اثبات حق ہو سکتا ہے اور گشتی نشانات میں کوئی حکم خلاف دفعہ ۳۰۵ مذکور نہیں ہے اور عموماً عدالت العالیہ سے بصیغہ مرافعہ بعض وقت بہ نظر انصاف رسائی

آ مرافعہ از اصل بفیصلہ مولوی احمد اللہ صاحب نائب دوم عدالت دیوانی بلدہ مورخہ ۳۰ مہر ۱۳۱۵ف

## مرافعہ صیغہ دیوانی

اجلاس مقدم

باجلاس مولوی حافظ سید احمد رضا خان [illegible]

بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

مولچند ولد نرائن داس مرافعہ گزار!! [illegible]

بنام

کستورچند ولد کمانی رام مرافعہ علیہ — [illegible]

دعوی بربنا بہی کہاتہ — عدم سماعت — [illegible]

## خلاصہ

ایک عدالت نے ایک دعوے کو بربنائے تمادی خارج کر دیا اور ایک رقم جو [illegible] کہاتہ
میں اور حساب کے لحاظ سے مقدمہ اندرون میعاد تھا اوسکی نسبت کوئی [illegible]
بلکہ صرف یہ قیاس کیا گیا کہ رقم مذکور بعرصہ خلاف میعاد سماعت [illegible] —

تجویز ہوئی — کہ رقم مذکور کی نسبت بھی تنقیح قایم ہو کر فیصلہ کیا جانا ضرور تھا

مولوی حافظ سید احمد رضا خان صاحب — یہ دعوے بہی کہاتہ کی بنیاد پر [illegible]
[illegible] تمادی کا عذر کیا ہے اور دعوے سے انکار بھی کیا ہے عدالت ابتدائی [illegible]

!! مرافعہ بنا راضی فیصلہ صدر عدالت صوبہ غربی مورخہ یکم امرداد [illegible] —

۲۸

دفعہ ۳۰ میں کہہ دیا گیا ہے کہ کوئی دفعہ [illegible] انسان [illegible] سوائے اجازت کے
[illegible] نہیں ہو سکتی [illegible] ہندوستان [illegible]
حکم [illegible] دفعہ [illegible] نہیں ہے [illegible]
[illegible] اجازت [illegible]
[illegible] اجازت [illegible] حالات [illegible]
[illegible] اجازت [illegible]
[illegible]

دستخط [illegible]

شرح

[illegible] ایس ڈی [illegible]
قیمت کا [illegible] صاحب [illegible] حسب [illegible]
کیا جائے فقط

[illegible]

[illegible]

مولوی حافظ سعید [illegible] صاحب [illegible]

ایک نالش بنام [illegible] فریقین قبول کرتے ہیں کہ [illegible]

مگر [illegible] لکھا ایسا بیان کیا ہے اور [illegible]

تھا اسواسطے اوسکا جرمانہ [illegible] کی بابت [illegible]

مدعی نے اوس تاوان وغیرہ کے دلا پانے کی نالش [illegible]

نے مدعی کو ڈگری دی۔ اب فریقین چاہتے ہیں کہ بلا [illegible]

فیصل کردیا جائے۔

عذر یہ کیا جاتا ہے [illegible] اس قسم کی نالش کا [illegible]

کیا گیا ہے اور [illegible] ۱۲۹۹ف [illegible]

اسواسطے [illegible] کیونکہ قانون [illegible]

ایسا کوئی قاعدہ نہ تھا [illegible] میں بتلایا گیا تھا کہ اسٹامپ [illegible]

رہیگا۔ اس عذر کی نسبت میری یہ رائے ہے کہ ۱۲۹۸ف کے قانون اسٹامپ میں کوئی ممانعت

نہ تھی کہ ایسا تاوان دوسرے فریق سے وصول کیا جائے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حاضر

[illegible] مدعی [illegible] مولوی [illegible] صاحب [illegible] حاضر

[illegible]

[illegible]

مولوی حافظ [illegible]
ابتدائی میں [illegible] تھا اور
مدعا علیہ [illegible]
جو [illegible] میں انکار نہیں کیا [illegible] کرنا قرین انصاف کے
بغیر حاضری مدعی [illegible] اقبال دعوے دیا گیا
اور اگر مدعا علیہ [illegible] اقبال دعوے [illegible] ڈگری دیکر
خلاف انصاف ہے [illegible] اقبال دعوے
داخل کرتا ہے ایسی حالت میں کارروائی عدالت ماتحت کو [illegible] طور پر انصاف [illegible] نہیں
سمجھتا ۔ جو کچھ عذر تھا [illegible] ترحم کا ذکر غالباً اسکو کیا گیا تو
عدالت نے درخواست ترحم سے انکار کرکے انفصال مقدمہ کافی خیال فرمایا ہے بہرکیف نظر بر جملہ
حالات ۔

**حکم ہوا کہ**

کہ مرافعہ منظور ہو کر مقدمہ عدالت ابتدائی میں واپس ہو تاکہ بسلسلہ کارروائی و فیصلہ مقدمہ
فرماویں خرچہ حسب نتیجہ آخر عاید کیا جاوے ۔

**مولوی علی رضا خان صاحب رکن** ۔ مجھے بھی اتفاق ہے کہ مرافعہ منظور کیا جاوے
ہر حال میں جو عذر پیش ہوا تھا اسکی اصلیت کیطرف غور کرنا مناسب تھا ۔

[illegible] دیا گیا [illegible] زر [illegible] بطریق وصول کیا جائیگا۔ پس یہ کوئی نیا حق نہیں دیا گیا ہے

[illegible] ایسی نالش کے بناء دعوے اوسی وقت سے پیدا

[illegible] ادا کیا گیا [illegible] بناء دعوی قانوناً زر و لیوشن سلہ ۹۹ ف پیدا

[illegible] دہی [illegible] لیوشن ہوگا جو بناء دعوے کی تمادی سے پہلے نافذ

[illegible]

[illegible] ہم تو انصاف [illegible] یہ تھا کہ رقم تکملہ اسٹامپ واقفہ نویسندہ و مستاویز کے خشتہ

[illegible] اسٹامپ عاید کیا جاوے اور جرمانہ دہچند دونوں فریق سے وصول کیا جاوے

[illegible] ہیں دونوں شریک ہیں مگر چونکہ زر و لیوشن نمبر ۵/۱۱ سلہ ۹۹ ف کی الفاظ

سے [illegible] کرنا ناممکن ہے [illegible] کوئی وجہ دست اندازی کی فیصلہ مرافعہ علیہا میں

نہیں پایا لہذا

# حکم ہوا کہ

[illegible] نامنظور۔

# مرافعہ صیغہ دیوانی

## اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی حافظ سید احمد رضا خانصاحب و مولوی علیم رضا خانصاحب

ارکان مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی۔

مولوی سید خورشید احمد صاحب [illegible] شیخ عبد الله بخش ولد محمد نبی مرافع مدعی!!

بنام

بھیم سنگھ یا لکا سنگ ولد بھیم سنگھ مرافعہ علیہ مدعی علیہ۔

[illegible]

مرافعہ [illegible] تجویز رائے حکم حمید صاحب ناظم عدالت دیوانی بلدہ مورخہ ۱۲ آبان سنہ ۱۳۰۸ ف

باجلاس مولوی [illegible] [illegible] [illegible]

مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی -

سید احمد ولد [illegible] -

بنام

[illegible] وکنڈیا ولد [illegible] [illegible]

خلاف فیصلہ [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

ایک مقدمہ میں ثابت تھا کہ [illegible] [illegible]

[illegible] الزام سرقہ [illegible] کے گئے [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] ایک شخص کو سزا دی [illegible] -

**تجویز ہوئی** - کہ حکم سزا [illegible] [illegible]

نہیں ہو سکتا -

[illegible]

مرافعہ گذار [illegible] بمقدمہ [illegible] رضا خان [illegible]

پیشی عدالت العالیہ [illegible]

پیارے لال ولد [illegible] مرافعہ گذار — مولوی سید لطف علی صاحب وکیل مرافعہ

گوکل چند ولد [illegible] مرافعہ علیہ — مولوی سید ولی الدین صاحب وکیل [illegible]

خلاصہ

جبکہ مدعی نابالغ ہو تو اوسکو نالش بلا توسط ولی دائر کرنے کا حق نہیں ہے۔

مولوی حافظ سید احمد رضا خانصاحب رکن ۔ مدعی دعوے کے ملاحظہ سے ظاہر ہے کہ مدعی کی عمر ۱۷ برس کی ہے مدعی نالش میں مستغیث مندرج ہے اور ظاہر ہے کہ بموجب قانون ۱۸ برس قائم کئی ہے پس نابالغ کیطرف سے [illegible] دعوے کی سماعت نہیں کیا جا سکتا خصوصاً درحالیکہ بیع متنازعہ بحالت نابالغی مدعی دلائی گئی ہوئی ہے اور نابالغ نے بھی اوس سے انکار نہیں کیا ہے بلکہ دوسرے طور پر خریداری مدعا علیہ کو قبول کیا ہے اور خود ایک وثیقہ لکھدیا ہے پس ان سب حالات پر نظر کرکے ایسے نابالغ کیطرف سے ایسے مقدمہ کی سماعت خلاف انصاف ہے ۔ اگر مدعی بلوغ قانونی کے بعد قانوناً کوئی چارہ جوئی کر سکیگا تو کر سکیگا نظر بر جملہ حالات

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور ۔ اخراجات عدالت عالیہ و عدالت ابتدا سے ماتحت فریقین کے ذمہ فریقین رہے کیونکہ جبکہ نابالغ کیطرف سے اصالتاً دونوں نالش ناجائز قرار دیا گیا تو وہ زیر بار اخراجات بھی نہیں ہو سکتا ۔ اصل دعوے خارج ہو ۔

!! مرافعہ نمبر [illegible] فیصلہ صدر عدالت [illegible]

# صحیفہ نگرانی فوجداری

## جانب مقدمہ

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی محمد امین صاحب رکن مجلس

عالیہ عدالت سرکار عالی۔

مرافعہ مقدمہ نمبر ۹۲ سلسلہ ۱۳۲۴ف

ڈھونڈی ولد گنگارام مستغیث غیر حاضر !! بنام وزیر خان ولد ؟ مدعا علیہ غیر حاضر ملزم

سرقہ بالجبر — مدعا علیہ سے بصیغہ فوجداری حلف لینا۔

## خلاصہ

ایک ملازم کوتوالی پر یہ الزام تھا کہ اوسنے حرکت وزن روپیہ ایک شخص کی دوکان سے حاصل کیا دو گواہ تائید استغاثہ پیش ہوئے اور ان کے بیان سے دو ملازمین کوتوالی کی شرکت بھی پائی گئی عدالت ماتحت نے صرف پانچ روپیہ مدعا علیہ پر جرمانہ کیا اور یہ تجویز کی کہ مدعا علیہ حلف کرے ورنہ گڑا کی قیمت ادا کرے۔

**تجویز ہوئی** — کہ مدعا علیہ سے بصیغہ فوجداری حلف لینا مناسب نہیں ہے اور یہ بھی

**تجویز ہوئی** — کہ جن اشخاص کی شرکت شہادت سے ثابت تھی اونکو بھی مدعا علیہ گروانا ضرور تھا۔

**مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس** — مثل ملاحظہ ہوئی وزیر خان ملازم کوتوالی پر یہ الزام تھا کہ اوسنے جبراً گڑا قیمتی عہ مستغیث کے دوکان سے حاصل کیا دو گواہ تائید استغاثہ پیش ہوئے اونسے معلوم ہوتا ہے کہ علاوہ ملزم دو اور ملازمین کوتوالی بھی اس فعل میں شریک تھے۔

دوم تعلقدار نے صرف پانچ روپیہ جرمانہ مدعا علیہ پر کیا اور یہ بھی تجویز کی کہ مدعا علیہ حلف کرے

!! مرافعہ مرافعہ فیصلہ مولوی محمد عظیم الدین صاحب دوم تعلقدار دکلور ضلع ناندیڑ مورخہ ۱۳ امرداد ۱۳۲۳ف

[illegible] نمبر [illegible] ۲۹۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] پیش ہے

[illegible] کوئی [illegible]

[illegible] اور کوئی ثبوت جرم

[illegible] نسبت

[illegible] نظر [illegible]

حسب حکم [illegible]

[illegible] اگر [illegible] وصول ہوا ہے تو جمنا جی کو واپس دیا جاوے [illegible] عدالت دیوانی میں چارہ جوئی کر سکتا ہے -

مولوی میر افضل حسین صاحب [illegible] نگرانی ہمارے سامنے پیش ہے [illegible] شب کے وقت [illegible] گیا یہ مدعی کا بیان ہے -

[illegible] چار شخص بالزام [illegible] ہوئے ملزم نمبر [illegible] نمبر (۲) [illegible] بیان [illegible] ہے اور [illegible] علی الاصل [illegible] ہوئی ہے -

نمبر (۳) نے ایک پانچویں شخص [illegible] بیان کیا لیکن وہ اسکو حاضر نہ کر سکا -

[illegible] سزا دی ہے جو بالکل غلط ہے [illegible] جرم ثابت نہیں ہے - اس لئے کہ اس بات میں کوئی شہادت نہیں پیش ہوئی تھی - [illegible] پیش ہوئی ہے وہ اسقدر ہے کہ [illegible] زمانہ میں یہ گھوڑی [illegible] تھی - اس سے [illegible] ثابت نہیں ہوتا کہ کسی [illegible] مدعی علیہ نمبر (۲) کے قبضہ میں آئی ہے -

لہذا حکم ہوا

[illegible] گھوڑی [illegible] واپس [illegible] دیوانی چارہ جوئی کا اختیار ہے فقط -

[illegible]

خلاصہ

[illegible]

[illegible] کو [illegible] سال کی سزا دی

[illegible] کا جرم [illegible]

[illegible] امر تحقیق [illegible]

[illegible]

**مولوی سید افضل حسین صاحب ممبر مجلس** [illegible]

[illegible] سرکاری [illegible]

[illegible] ڈاکو [illegible]

کا [illegible] تھا [illegible] پانچ سال کی [illegible] سال کی سزا [illegible]

خود ملزم کے اقبال اور جواب سے ثابت قرار دیا ہے اس جرم کی [illegible]

اور مسلمہ ہے کہ موہن سنگھ [illegible] کا داماد ہے اور موہن سنگھ [illegible]

[illegible] ملزمہ کے ساتھ ایک مکان میں [illegible] بدل گیا [illegible]

قرار دہ اور اس کے مکان پر آیا تھا لیکن اوس نے نہیں قبول کیا [illegible]

گیا تھا صرف موہن سنگھ مفرور ہے [illegible]

[illegible] جرم ملزمہ پر قائم نہیں ہو سکتا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible] تحقیقات [illegible]

## [illegible] حکم [illegible]

[illegible] اور [illegible] سپرد [illegible]

[illegible] بھی [illegible] کا [illegible]

[illegible] کو نوالی [illegible] کوئی [illegible]

[illegible] اور دو تجویز [illegible] عدالت [illegible]

[illegible] کو توالی [illegible] قابل نفاذ نہیں ہے - [illegible]

[illegible] عدالت [illegible] اور دوسری عدالت [illegible] تحقیقات باضابطہ کرا سکے - [illegible]

## حکم [illegible]

[illegible] کو بغرض تحقیقات باضابطہ کے دوسری عدالت تحت کے سپرد کیا جائے -

# مرافعہ صیغۂ فوجداری

## اجلاس منعقدہ

## باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب [illegible] و مولوی محمد یسین خان صاحب ارکان

## مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی -

مسماۃ گنگم [illegible] مرافعہ [illegible] بنام سرکار عالی مستغیث مرافعہ علیہ

[illegible] مولوی [illegible] محمد [illegible] ۱۳۰۲ [illegible]

سکھوں کو روٹی دیا کرتا تھا اور وہ روٹی گنگو مستغاثہ کے مکان سے لاتی تھی جن سے گنگو [illegible]
اور میں نے کہا ... ہم تو ہم کو روٹی دیا تو وہ [illegible] قتل [illegible]
کھلا دینا کوئی ... ہم نہیں ہے تا وقتیکہ صاف طور پر ... ثابت نہ ہو کہ ... روٹی ... [illegible]
کو روٹی ... وہاں ... [illegible] ... ثابت
نہیں کیا گیا ... مشہود ... واقعات ... ہم طور ... بیان کر ... [illegible]
اور اس کے بیان ... میں ... طلق ... لفظ اور ... [illegible]
پہنچ نہیں سکتی اگر ... ہم ... [illegible]
ہے نہ کہ ملزمہ صرف ایک گواہ کا نام ... [illegible] ... پہچان
لیکن اوسکا بیان خلاف ... ان دوسرے ... [illegible] ... ایسی
صورت میں ... ہم ... [illegible] ... نہیں ۔
بیان ... [illegible] ... ملزم ... گیا تھا اور بعد
چلا گیا ... واقعہ بھی ایسا نہیں ہے ... [illegible] ... کے پاس سے
موہن سنگھ کی ... [illegible] ... مکان میں رہتے ... [illegible] ... سنگھ اور ...
مکان میں اپنی ... [illegible] ... گیا ... مجرم ... [illegible] ... کوئی جرم
نہیں گنگو صرف اوس مکان ... [illegible] ... مجرم ... ہو ... لحاظ اپنی وجوہ کے
ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ جرم ... [illegible] ... ثابت نہیں ۔
چونکہ ... اول و دوم کا ... [illegible] ... جرم گنگو ... ثابت
نہیں ہے لہذا ... [illegible] ... کافی ہے کہ ... جرم کے
نسبت جرائم ... ثابت نہیں تب تجویز سزا ... عدالت ... قابل نفاذ ہو نہیں سکتی ۔
لہٰذا

حکم ہوا کہ

ملزمہ گنگو بوجہ عدم ثبوت جرم بری و رہا کر دی جاوے ۔

[illegible] اور کیا ملزمہ کو اقبال ہے اور نہ اسکا کوئی ثبوت موجود ہے عدالت نے صرف اس امر کے
[illegible] ہے کہ [illegible] مکان پر آیا تھا [illegible] کو جو مجرم قرار دیا ہے وہ محض قانون کی غلط فہمی ہے۔
[illegible] استغاثہ [illegible] ملازم پولیس کا بیان سماعی ہے باقی گواہوں کی
[illegible] نکلتا ہے کہ ڈاکوؤں کو موہن سنگھ جو ملزمہ کا داماد ہے اور ڈاکو پیشہ
معلوم ہو [illegible] روٹی دیا کرتا تھا ان میں سے کوئی گواہ یہ نہیں بیان کر سکتا ہے کہ آیا وہ روٹی موہن سنگھ
کی [illegible] ملزمہ اور ملزمہ یا موہن سنگھ کی زوجہ یہ سمجھتی تھی کہ وہ ڈاکو ڈنکو [illegible] لئے روٹی لیجاتی
[illegible] اور پٹیل کے خلاف [illegible] گواہوں کے کہتا ہے کہ اس نے نوو لنگو کو ڈاکو کے پاس روٹی
[illegible] پٹیل کی نسبت تا [illegible] استغاثہ کا ایک گواہ موہن سنگھ کہتا ہے کہ پٹیل نے
[illegible] ڈاکو [illegible] پکڑا اور روٹی دینے کا الزام محمد حیدرون پر لگایا تھا اسی پٹیل نے ایک مرتبہ
[illegible] خلاف [illegible] گواہی دی تھی اس کے بیان پر ان تمام وجوہ سے اعتبار نہیں ہو سکتا ہے
اور کسی [illegible] شہادت سے کوئی مجرمانہ فعل کھلو کا پایا نہیں جاتا ہے اس لئے جو سزا تجویز ہوئی ہے
وہ بحال نہیں رہ سکتی۔

## حکم ہوا کہ

مسماۃ لنگو بعدم ثبوت جرم رہا ہو۔

مولوی محمد یسین خان صاحب رکن مرافعہ غیر حاضر ہے مثل متعلقہ ملاحظہ ہوئی واقعات یہ ہیں کہ
خفیہ پولیس اضلاع نے [illegible] فرد [illegible] ملزمہ لنگو پر دو چارج ایک اعانت ڈکیتی دوسرا پناہ دہی
مجرم موہن سنگھ قرار دیکر مقدمہ کو بغرض تحقیقات عدالت اسپیشل مجسٹریٹ میں چالان کیا ملزمہ مرافعہ کنندہ کو ارتکاب
جرم سے انکار ہے عدالت بعد تحقیقات ہر دو جرم منسوبہ کو نسبت ملزمہ کے ثابت قرار دیکر ملزمہ کو بپاداش
ارتکاب جرم پانچ پانچ سال کی قید سخت کی سزا دی جسکی ناراضی سے یہ مرافعہ کیا جاتا ہے۔ امور قابل غور و
انفصال حسب ذیل ہیں۔

(۱) کیا ملزمہ لنگو مرتکب اعانت علت ڈکیتی ہوئی۔

(۲) کیا ملزمہ کنندہ موہن سنگھ مجرم مفرور کو اپنے گھر میں پناہ دی۔

(۳) آیا جو تجویز سزا عدالت ماتحت نے نسبت ملزمہ کے کی وہ قابل نفاذ ہے یا نہیں۔

شہادت شمولہ مثل پر غور کیگئی ہماری رائے میں شہادت شمولہ مثل ایسی نہیں ہے کہ جسکی بنا پر
ملزمہ کو بعلت اعانت جرم ڈکیتی سزا دیجائے گواہان بیان کرتے ہیں کہ موہن سنگھ داماد ملزمہ ڈاکو

[illegible]

[illegible] شہادت
ان گواہان کی [illegible] واقعہ [illegible] گواہ [illegible]
واقعہ کے [illegible] ان [illegible] اسلاف [illegible]
پیش ان گواہوں [illegible] اور [illegible] تجویز
سزا [illegible] عدالت [illegible] لازم [illegible] کی
غفلت ثابت ہوئی [illegible] فوجداری ایسی مجاز
ہو [illegible] کہ ایسی [illegible] حالت میں بلا ثبوت کافی کسی کو سزا دینا [illegible]

## حکم عدالہ

بحالی [illegible] حکم سزائے جرمانہ زر [illegible] عدالت فوجداری ضلع [illegible] منسوخ کیا جاتا ہے اگر رقم جرمانہ وصول ہوئی ہے تو رقم مذکور [illegible] واپس دیا جائے۔
مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی [illegible] ہم کو اس تجویز سے اتفاق ہے

# مرافعہ فوجداری

## اجلاس [illegible]

باجلاس مولوی افضل حسین صاحب [illegible] مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی [illegible]
مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی
[illegible] پرشاد [illegible] بنام سرکار عالی مرافعہ علیہ
مولوی عبد الحمید خان صاحب وکیل حاضر

# نگرانی اسپیشل فوجداری

اجلاس [illegible]

باجلاس مولوی محمد یسین خان صاحب رکن و مولوی محمد [illegible] صاحب رکن [illegible]

## عدالت سرکار عالی

لنکیا ولد سوسیا نگرانی خواہ ملزم بسرکار عالی بنام [illegible]

ذیات مجرمانہ - گواہوں کا اختلاف [illegible] ثبوت کافی

جرمانہ کرنا -

### خلاصہ

ایک شخص پر جو پٹواری تھا یہ الزام لگایا گیا کہ اوس نے منجملہ اراضی نمبر [illegible] اراضی کو جس میں ایک شخص نے زراعت کی تھی شریک [illegible] نہیں کیا اور اوس واقعہ کو جان بوجھ کر مخفی کیا [illegible] تھا -

**تجویز ہوئی** - کہ کوئی الزام ثابت نہیں ہے اور یہ بھی حسب اطمینان ثابت ہو جائے کہ اوس نے باوجود علم ہونے کے اس اراضی کو [illegible] نہیں کیا

تب بھی [illegible] جرم [illegible] قائم نہیں ہو سکتا -

**مولوی محمد یسین خان صاحب رکن** - نگرانی نبار ضی فیصلہ عدالت ضلع اندور مورخہ [illegible]

[illegible] پیدا کیا جا سکے بصورت عدم ادا چھ ماہ قید رہے -

[illegible] عدالت فوجداری ضلع اندور [illegible] سررشتہ مال دیکھے گئے فی الحقیقت عدالت

ضلع اندور نے ایک غیر صحیح نتیجہ [illegible] نگرانی خواہ کی نسبت قائم کر کے بلا ثبوت [illegible] ملزم [illegible]

[illegible] بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم نگرانی خواہ نے منجملہ اراضی نمبر [illegible] موضع

[illegible] کو جس پر [illegible] نے فصل [illegible] کی زراعت کی تھی شریک

[illegible] نہیں کیا بلکہ اس واقعہ کو [illegible] مخفی رکھا [illegible] الزام [illegible]

رام پرشاد مجرم ۔ حسب دفعہ ۲۰۵ تعزیرات ہند ۔
ر منو مجرم ۔ حسب دفعہ ۲۰۵ و ۱۰۹ ۔

ایلانٹ نے بابا رپرشاد کو جرم مذکور میں تین ماہ قید کی [illegible] ۔

اپیلانٹ جعلسازی کا مرتکب اس وجہ سے قرار دیا گیا ہے کہ اسنے اپنے کھاتہ میں ایک عبارت درج کرائی ہے جسکا ترجمہ حسب ذیل ہے ۔

چار جولائی سنہ ۱۹۱۲ع کو رام حالی اور رام الہ [؟] کا دونا مجلہ دو ہزار روپیہ و پچاس روپیہ بابا کو پاس گیا اور سود ایک فیصدی ماہوار قرار پایا ۔

بابا نے یہ اقرار کیا کہ جب بابا رپرشاد روپیہ مانگیگا اوسیوقت واپس کرونگا اس عبارت پر کسی کے دستخط نہیں ہے ۔ یہ عبارت بطور اقرار نامہ نہیں لکھی گئی ۔ بلکہ اوسکا منشا یہ ہے کہ خود بابا رپرشاد نے بطور اپنی یادداشت کے اوسکو بہی میں درج کرایا ہے ۔

وکیل سرکار یہ کہتے ہیں کہ بجز اس کے اور کسی جا کوئی عبارت انکی بہی میں نہیں لکھی گئی ہے لیکن یہ بیان غلط ہے ۔ اس بہی کے صرف ۱۲ ورق ایسے ہیں جنپر حسابات لکھے ہیں ۔ الا ایک دو جائے عبارت ملتی موجود ہے ۔ پس ہماری رائے یہ ہے کہ بلحاظ اپنی نوعیت کے عبارت مذکور کا اندراج بطور جعلسازی نہیں ہے اور اوسپر تعریف جعل کی صادق آتی ہے ۔

ملزم اپیلانٹ نے اس بہی کو کسی جا اپنے دعوی کی تائید میں پیش ہی نہیں کیا ہے بلکہ سود لینے والی نے اس بہی کو پیش کیا ہے ۔ اسوجہ سے جس بات پر وکیل اپیلانٹ زور دیتے ہیں کہ عدالت کی خاص اجازت تحقیقات جعلسازی کی ہونی چاہیے تھی وہ بجائے خود نہیں ہے کیونکہ یہ بہی عدالت میں پیش ہی نہیں ہوئی ہے تاہم ہمیں شک نہیں ہے کہ اسکو جعلی یادداشت نہیں کہہ سکتے ہیں ۔

وکیل سرکار یہ عذر کرتے ہیں کہ اپیلانٹ نے مقدمہ فوجداری میں یہ بیان کیا ہے کہ یادداشت مذکور مدیون کے فرزند کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے اور اپنے اس بیان کے تائید میں زبانی شہادت پیش کی ہے لیکن تمام کارروائی اسی الزام کی جوابدہی میں تھی جو ملزم پر قائم ہوا تھا ۔ یہ نفس خود الزام نہیں قرار پا سکتا اور نہ ان افعال کی نسبت فرد قرارداد جرم لکھی گئی ہے ۔ فرد قرارداد جرم اوس فعل کی نسبت لکھی گئی ہے جو قبل دوران مقدمہ جعلسازی کیا جاتا ہے کہ عدالت دیوانی کی کارروائی میں اپیلانٹ نے کیا ۔ یہ الزام نہ تھا کہ جعلسازی کے مقدمہ کی تحقیقات میں اپیلانٹ نے کوئی جرم کیا ۔ بہرحال جرم جعلسازی کسی طرح ثابت نہیں ہے اور نہ نفس یادداشت مذکورہ ۔ ۔ کی تعریف

[illegible] قرار داد جرم
کے [illegible] تو عدالت [illegible] جرائم [illegible]
[illegible] انکا حکم نہیں دے سکتی

## خلاصہ

ایک شخص عدالت ماتحت سے [illegible] جرم [illegible] قرار دیا گیا [illegible]
[illegible] عبارت درج کرائی [illegible] ۱۹۱۱
[illegible] ہزار [illegible]
[illegible] نے یہ اقرار کیا کہ [illegible] بہادر پرشاد [illegible]
[illegible] روپیہ واپس کر دینگے - اس عبارت پر کسی کے دستخط نہیں ہیں -
تجویز ہوئی - کہ یہ عبارت محض ایک یادداشت ہے اور یہ تعریف [illegible]
کی حد میں نہیں آتی اور
تجویز ہوئی - کہ جبکہ عدالت ابتدائی نے بلحاظ شہادت صرف ایک الزام قائم
رکھکر باقی الزامات کو فرد قرار داد جرم سے خارج کر دیا تو عدالت مرافعہ کسی دوسرے
جرم میں سزا یاب نہ کرسکے تحقیقات کا حکم نہیں دے سکتی -

مولوی میر افضل حسین صاحب جج - حالات مقدمہ یہ ہیں کہ مرافعہ نے عدالت
ابتدائی مجلس عالیہ عدالت سے ایک ڈگری بنام [illegible] شہریور ۱۳۱۹ ف کو حاصل کی اس ڈگری کی
تنسیخ کی نالش مدیون نے اس بیان سے بنام ڈگری دار رجوع کی کہ ڈگری فریبی ہے - اور چند نالش
[illegible] خورد [illegible] کو خارج ہو گئی لیکن جلسہ متفقہ سے اس کے خلاف میں فیصلہ ہوا اور نالش ثانیہ کی ڈگری
بحق [illegible] مدیون ہوئی اور ڈگری سابقہ منسوخ کر دی گئی اور نیز کوتوالی کو حکم دیا گیا کہ جرائم متعلقہ
نالش مذکور کی تفتیش کرکے مقدمہ عدالت فوجداری میں پیش کرے -
کوتوالی نے چند اشخاص کو متعلقہ جرائم میں ماخوذ کرکے عدالت فوجداری میں سزا دہانی کی غرض
سے پیش کیا عدالت موصوفہ نے بعد تحقیقات مقدمہ کو مجلس عالیہ عدالت کے اجلاس ابتدائی
میں تفویض کر دیا حاکم ابتدائی نے بعد تحقیقات کے اشخاص مندرجہ ذیل کو جرائم مرقومہ ذیل کے
مجرم قرار دیا -
مرافعہ بہادر پرشاد - مجرم جعلسازی حسب دفعہ ۴۶۵ تعزیرات ہند -

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سرکار عالی

[illegible]

[illegible] قاسم علی [illegible]

[illegible]

[illegible] دوسرے [illegible] اجلاس [illegible]
[illegible]
[illegible] فوجداری [illegible] دوسرے [illegible] قرار داد [illegible]
[illegible] ابتدائی شہادت [illegible] بعد فرد قرار داد [illegible]
[illegible]

## حکم ہوا کہ

[illegible] اجلاس [illegible]

مولوی مفتی محمد [illegible] صاحب [illegible] رکن [illegible]
[illegible] ابتدائی حاکم [illegible]
[illegible]
[illegible]

## پیشی نگرانی فوجداری

### اجلاس [illegible]

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب [illegible] مولوی محمد [illegible] رکن [illegible]

[illegible] غیر حاضر [illegible] کمیشن [illegible]
[illegible]

فیصلہ ہوا جاسکے

مولوی میر افضل حسین صاحب [illegible] — [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فوجداری [illegible]

---

[illegible] نگرانی [illegible]

# مرافعہ متفرقہ دیوانی

## اجلاس متفرقہ

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میرمجلس مولوی حافظ سید محمد ضیا خاں صاحب [illegible]

## عدالت سرکار عالی

**زور آور مل** ولد بیدو مل مرافع مدیون ڈگریدار [illegible]

بنام

**پیر محمود علی** صاحبزادہ صاحب ڈگریدار [illegible]

### خلاصہ

زید نے عمرو پر ایک ڈگری حاصل کی جس میں یہ شرط تھی کہ اگر بجنسہ زیورات نہ ملیں تو زر نقد [illegible] اوس سے وصول کیا جائے زیورات ایک شخص ثالث کے قبضہ میں تھے [illegible] دیتا ہے مدیون نے درخواست کی کہ اشیا مرتہن کے قبضہ سے [illegible] جائیں

**تجویز ہوئی** - کہ مدیون کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ شخص ثالث کے مقابلہ میں [illegible] کارروائی کے کرانے میں مجبور کرے -

**مولوی میر افضل حسین صاحب میرمجلس** پیر محمود علی نے ایک ڈگری عدالت دیوانی بلدہ سے زیورات قیمتی [illegible] کی حاصل کی اس ڈگری میں یہ شرط ہے کہ اگر بجنسہ زیورات [illegible] نہ ملیں تو زر نقد [illegible] اوس سے وصول کیا جائے -

اس ڈگری کے اجرا میں شخص ثالث کے قبضہ سے جو اپنی تئیں مرتہن زیورات کا بیان کرتا ہے زیورات طلب ہوئے اور عدالت کسی وجہ سے واپس کر دیا مدیون یہ اپیل کرتا ہے کہ ایسا نادرست ہے اوسکی قبضہ سے مکرر طلب کیجائیں - یہ درخواست اپیل قابل منظوری نہیں ہے مدیون کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ شخص ثالث کے مقابلہ کسی کارروائی کے کرانے پر ڈگریدار کو مجبور کرے -

### حکم ہوا

کہ درخواست اپیل معہ خرچہ نامنظور رہے -

؎ مرافعہ نمبر [illegible] فیصلہ مولوی سید ابو تراب صاحب نائب اول عدالت دیوانی بلدہ مورخہ [illegible]

## خلاصہ

ایک مقدمہ میں جبکہ دو اور اشخاص بھی مدعا علیہ ہو سکتے تھے مدعی نے درخواست پیش کی کہ اون دونوں اشخاص کو بھی مدعا علیہم قرار دیا جائے عدالت نے اس عرضی کو شامل مسل کر دیا۔

تجویز ہوئی کہ درخواست کو بہ ثبت وجوہ منظور یا نامنظور کرنا ضرور تھا۔

**مولوی حافظ سید احمد رضا خان صاحب رکن** — بربنائے وراثت بر منیہ صاحب مدعیہ ایک مکان سے دخل کا دعویٰ کرتے ہیں مدعا علیہ نمبر (۱) کو ناصب اور مدعا علیہ نمبر ۲ کو پہلے اپنا مشیر اور معاون ہونا اور بعد سے لینے کاغذات مدعیہ کے مدعا علیہ نمبر (۱) کی سازش میں آ جانا بیان کرتے ہیں۔ مدعا علیہ نمبر (۱) اس مکان پر اپنا قبضہ اپنے زوجہ منور بی کے ذریعہ سے ظاہر کر کے یہ بھی عذر کرتا ہے کہ منور بی کا بیٹا اور بیٹی بھی اس مکان پر قبضاً اور وراثتاً قابض ہیں۔ پس ایسی صورت میں عدالت خود ان دونو قابضوں کو مدعا علیہم قرار دیکر مقدمہ فیصل کر سکتی تھی۔ مگر جب مدعیہ نے درخواست مورخہ ۲۲ دے سنہ ۱۳۳۰ف داخل کی اور استدعا کی کہ منور بی کا بیٹا اور بیٹی مدعا علیہ کیا جاوے تو عدالت نے اوس درخواست پر صرف اسقدر لکھدیا کہ شامل مسل رہے۔ یہ حکم بالکل بیقاعدہ ہے عدالت کو ضرور تھا کہ اوس درخواست کو منظور یا نامنظور کرتی اور اوسکی وجوہات لکھتی شامل مسل کا حکم ایسی درخواست پر بالکل خلاف قاعدہ و انصاف ہے اور ایسی درخواست پر تو حسب حالت مقدمہ اون لوگوں کا مدعا علیہ کرنا ضرور تھا۔

## لہذا حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور قیمت کاغذ اسٹامپ درخواست اپیل واپس ہو۔ مسل مقدمہ عدالت ابتدائی میں واپس جائے کہ حسب استدعای مدعیہ وارثان منور بی کو مدعا علیہ قرار دیکر مقدمہ بمقابلہ جملہ فریقین سے ثبوت لیکر سر نو تجویز کریں۔ خرچہ حسب نتیجہ تجویز آخر عاید کیا جا سکے۔

**مولوی علی رضا خان صاحب رکن** — مجھے بھی اتفاق ہے کہ عدالت حسب ضابطہ مدعا علیہم کو شریک کر کے از سر نو تجویز کریں فقط۔

اور اس لئے درخواست نامنظور کی۔

**تجویز ہوئی** - کہ سعی قرار واقعی کی نسبت دو گواہوں کا اتفاق ہے اسلئے درخواست تجویز ثانی منظور ہونا چاہیے۔

**مولوی سید افضل حسین صاحب ممبر مجلس** - درخواست تجویز ثانی اس بنا پر پیش ہوئی تھی کہ باوصف سعی قرار واقعی تاریخ پیشی پر گواہوں کو حاضر نکر سکا اس عذر کے اثبات میں دو گواہ پیش ہوئے ہر گواہ نے یہ شہادت دی کہ مختلف مقامات پر سے یہ دونوں گواہ علیحدہ علیحدہ گواہوں کو فراہم کر کے حسب استدعای تجویز ثانی خواہ لے گئے تھے۔ عدالت نے یہ خیال کیا کہ ہر گواہ اپنے بیان میں منفرد ہے لیکن یہ خیال غلط ہے۔ دونوں گواہوں کے شہادت کا نتیجہ یہ ہے کہ تجویز ثانی خواہ نے گواہوں کے فراہم کرنے کے لئے بھیجا تھا دونوں گواہ تجویز ثانی خواہ کے عمل کی نسبت متفق اور اپنے اپنے فعل کی نسبت منفرد ہیں۔ اور اسقدر شہادت درخواست تجویز ثانی ثابت کرنے کیلئے کافی ہے

## حکم ہوا

کہ تجویز عدالت ابتدائی کی منسوخ و درخواست تجویز ثانی منظور کر کے عدالت ابتدائی حسب ضابطہ کارروائی کرے خرچہ حسب نتیجہ آخرہ کے عاید ہو

**مولوی حافظ سید احمد رضا خانصاحب رکن** - درخواست تجویز ثانی کے منظوری کے واسطے یہ امر ثابت کرنا کافی تھا کہ باوصف سعی قرار واقعی کے تجویز ثانی خواہ بوقت دوران مقدمہ ثبوت پیش نکر سکا اور یہ امر دو گواہوں کے اظہار سے ثابت ہو گیا۔ اگرچہ دو گواہوں نے اپنے اپنے متعلقہ حالات بیان کئے مگر نتیجہ ان دونوں حالات کا یہی ہے کہ سعی قرار واقعی کا ثبوت ہو گیا۔ پس ایسے حالت میں امر ثبوت طلب کی نسبت دو شہادتیں موجود ہیں عدالت ماتحت نے انکو شہادت منفردہ جو تجویز کیا ہے درست نہیں ہے۔

## حکم ہوا کہ

حکم مرافعہ عنہا منسوخ ہو کر مقدمہ واپس جائے کہ بعد منظوری درخواست تجویز ثانی حسب ضابطہ کارروائی کیجائے خرچہ حسب نتیجہ آخر عاید کیا جائے۔

مولوی حافظ سید احمد رضا خانصاحب رکن ۔ روبداد مثل و بحث وکلاء فریقین سننے کے بعد واضح ہوا کہ مدیون ایک خاص طریقہ پر کہ گرفتار کرکے واسطے ایصال زر ڈگری کے مجبور کیا جاتا ہے اور اسی ہی حکم کے خلاف یہ مرافعہ ہے جو از روئے گشتی مرافعہ متفرق جائز نہیں ہے اور درحقیقت مدیون کو یہ حق بھی نہیں ہے کہ وہ ڈگریدار کو کسی طریقہ پر مجبور کرے خصوصاً ایسی حالت میں کہ اس طریقہ سے جواب بازپرس کا ایک تیسرے شخص (مرتہن جائداد منقولہ) کو تعلق ہے اور وہ اشیا مرہونہ اوسکے قبضہ میں ہیں ۔ بلحاظ حالات ۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ متفرقہ نامنظور رہے

# مرافعہ صیغہ دیوانی

## اجلاس منفقہ

باجلاس مولوی امیر افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی حافظ سید ضیا احمد خانصاحب رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

بھیا ولد انتیا مرافع مدعا علیہ !! مولوی محمد امیر حسن صاحب وکیل حاضر

بنام

رامچندر داس ولد لچھمی داس مرافعہ علیہ مدعی مولوی غیاث الدین صاحب وکیل حاضر

مدعو منفصلہ ۔۔۔ ف

درخواست تجویز ثانی ۔ ثبوت مذرداری ۔ شہادت منفردہ ۔ شہادت متفقہ کے معنی ۔

### خلاصہ

ایک درخواست تجویز ثانی اس بنیاد پر پیش ہوئی کہ باوصف ہی قرار واقعی تاریخ پیشی پر گواہ حاضر ہو سکے اور دو گواہوں نے یہہ شہادت دی کہ وہ علحدہ علحدہ مختلف مقامات گواہوں کو فراہم کرنے کو گئے عدالت ابتدائی نے یہہ خیال کرکے کہ ہر گواہ اپنے بیان میں منفرد ہے

!! مرافعہ بنا راضی فیصلہ عدالت ضلع اطراف بلدہ مرتخاص مورخہ ۳۰ مہر ۱۳۲۰ ف

مدعا علیہا اپنے اس بیان کا پورے طور پر ثبوت دینے سے قاصر رہی ... تجویز ثانی قابل پذیرائی نہیں ہوتی عدالت ماتحت نے جو بلا اخذ ثبوت رفع مرافعہ کی تجویز ثانی منظور فرمائی ہے خلاف قاعدہ ہے لہٰذا

## حکم ہوا کہ

مسل مقدمہ واپس جائے کہ فریقین کا ثبوت و تردید ثبوت لیکر درخواست تجویز ثانی کی نسبت حکم حسب روئداد و ضابطہ صادر کیا جائے۔ حکم مرافعہ عنہا منسوخ ہو خرچہ حسب نتیجہ آخر عائد کیا جائے۔ فقط

# مرافعہ صیغہ دیوانی

## اجلاس متفقہ

## باجلاس مولوی نیر افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی حافظ سید احمد رضا صاحب رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی ۔

مسرافعہ ۱۰۸
۷ بہمن ۱۳۲۳ ف

مسماۃ لیلما زوجہ بھوان سنگھ ‖ مولوی غلام محمد صاحب وکیل حاضر

بنام

اننت رام ولد بھوان سنگھ نابالغ بعمر ۹ سال بولایت لچھمن سنگھ و لچھمن سنگھ ولد شیو سنگھ وغیرہ ‖ کیشو راؤ صاحب وکیل حاضر

## خلاصہ

زن داشتہ کو اپنے اشنا کے متبنی کے مقابلہ میں نفقہ پانے کا حق نہیں ہے۔

مولوی حافظ سید احمد رضا خان صاحب رکن ۔ مدعیہ اپنے کو بھوانی سنگھ کی داشتہ بیان کرکے بھوانی سنگھ متوفی کے متبنیٰ نابالغ کے نام سے بہ ولایت اوسکی بدر علیٰحدہ نالش کرتی ہے جواب دیا گیا ہے کہ زن داشتہ کو ایسے دعوی کی حقیقت بمقابلہ متبنیٰ نابالغ کے نہیں ہے اور کوئی جائداد متوفی

---

(۱) مرافعہ نمبر ۱ ... فیصلہ صدر عدالت صوبہ ... مورخہ ۲ شہریور ۱۳۲۳ ف

# مرافعہ صیغہ دیوانی

## اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی حافظ سید احمد رضا صاحب رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

نمبر ۳۲۴ سنہ ۱۳۱۹ف

سید عزیز الدین احمد ولد سید عظیم الدین مرحوم مرافع مدعی ۱؎ — مولوی حسام الحق صاحب وکیل حاضر

بنام

مسماۃ افضل بی بنت مبارک بائی۔

## خلاصہ

ایک مقدمہ میں جو بوجہ عدم حاضری گواہان مدعاعلیہا اوس کے خلاف فیصل کیا گیا تھا درخواست تجویز ثانی اس بنیاد پر پیش ہوئی کہ مدعاعلیہا باوصف کوشش وسعی قرار واقعی اپنے گواہوں کو حاضر نکرسکی عدالت ابتدائی نے بغیر کسی ثبوت اور اطمینان کے اس بیان کو تسلیم کر لیا۔

**تجویز ہوئی۔** کہ جب تک مدعاعلیہا اپنے بیان کا پورے طور پر ثبوت نہ دے درخواست تجویز ثانی منظور نہیں ہو سکتی۔

**مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس۔** عدالت ابتدائی نے درخواست تجویز ثانی منظور کی ہے جسکا یہ اپیل ہے۔ درخواست تجویز ثانی اس بنیاد پر تھی کہ مدعیٔ علیہا باوصف کوشش وسعی قرار واقعی اپنے گواہوں کو حاضر نکرسکے لیکن عدالت نے اس بیان کو بغیر کسی ثبوت اور اطمینان کے تسلیم کر لیا ہے یہ خلاف قاعدہ ہے۔

## حکم ہوا

کہ درخواست اپیل معہ خرچہ منظور ہو مقدمہ عدالت ابتدائی میں تجویز مکرر کے لئے واپس ہو کہ اولاً اسبات کا ثبوت لیں کہ مدعیٔ علیہا کا عذر صحیح ہے یا نہیں۔

**مولوی حافظ سید احمد رضا صاحب رکن۔** جب مدعاعلیہا نے عذر طلاق کیا اور بار ثبوت اوسپر تھا اور اوس نے بروز پیشی مقدمہ گواہ پیش نہ کئے اور مقدمہ اوس کے خلاف فیصل کیا گیا اب جب مدعاعلیہا یہ عذر کرتی ہے کہ تین شخصوں نے اوس سے وعدہ کیا تھا کہ عدالت میں حاضر ہو کر اوس کے شہادت کریں مگر عین وقت پر اون لوگوں نے انکار کر دیا۔ تو اب جب تک

۱؎ مرافعہ نمبر ۳۲۴ فیصلہ عدالت دار القضاء بلدہ مورخہ ۲۳ - آبان ۱۳۱۹ف

شہادت - خارج - راجح ہونا - تقدم تاریخ مشہود بہ -

## خلاصہ

ایک مقدمہ میں امر نزاعی یہ تھا کہ مکان ہندہ کا تھا یا اسکے شوہر کا عدالت نے ان کے گواہوں کی شہادت کو ترجیح دی جنکا بیان تھا کہ مکان زید کا ہے۔ مرافعہ دائر ہوا چونکہ گواہان فریقین بلاتعین تاریخ گواہی دیتے ہیں اسلئے شہادت خارج کی راجح ہے حالانکہ گواہان مدعی نے بیان کیا تھا کہ ہندہ نے مکان بعد وفات شوہر بنایا اور وہی مالک ہے اور مدعا علیہ کے گواہ یہ کہتے ہیں کہ زید کا مکان ہے۔

**تجویز معلیٰ** — کہ چونکہ زمانہ ملک باعتبار گواہان فریقین زید مورث فریق ثانی کا مقدم ہے اس لیے تجویز عدالت ابتدائی درست ہے۔

**مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس** — امر نزاعی فریقین یہ ہے کہ مکان گوری بی زوجہ کا تھا یا بابے صاحب اس کے شوہر کا تھا۔ ایک فریق گوری بی کا وارث ہے اور دوسرا بابے صاحب کا۔ فریقین نے اپنے قول پر گواہ پیش کئے۔ بابے صاحب کا قائم مقام مدعا علیہ تھا بلدہ کے حاکم دارالقضا نے شہادت کو ترجیح دی اور مکان بابے صاحب کا قرار دیا جسکی نارضی سے یہ مرافعہ ہے اور بحث کیجاتی ہے کہ شہادت خارج کی راجح ہے گواہان فریقین بلاتعین تاریخ گواہی دیتے ہیں اس صورت میں خارج کی شہادت جو مرافع ہے راجح ہے۔ لیکن فی الواقع ایسا نہیں ہے۔ گواہان مدعی کے بیان سے تقدم و تاخر مشہود بہ میں پایا جاتا ہے اس لیے کہ گواہان مدعی کہتے ہیں کہ گوری بی نے مکان بعد وفات شوہر بنایا اور وہ اسکی مالک ہے اور مدعا علیہ کے گواہ یہ کہتے ہیں کہ شوہر کو وہاں کا مکان ہے اسلئے زمانہ ملک باعتبار گواہان فریقین بابے صاحب مورث فریق ثانی کا مقدم ہے۔ اور محکمہ دارالقضا نے جو ترجیح دی ہے وہ درست ہے۔

## حکم ہوا

کہ اپیل مع خرچہ نامنظور۔

**مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی بحیثیت رکن** — مرافعہ اسوقت یہ بحث پیش کی گئی کہ ترجیح علی الاداء نہیا مورثہ بلا تاریخ راجحۃ — ہمارے پاس یہ بحث قابل لحاظ نہیں کیونکہ مدعا علیہ کے گواہ بابے صاحب کا مکان بتاتے ہیں اور اسکو مرکر ۲۰ سال ہوتے ہیں تو باعتبار تقدم تاریخ کے اسکی

کی ہی نابالغ کے قبضہ میں نہیں ہے۔ روبکار ثبوت کافی نہیں ہے کہ کوئی جائیداد دیوانی سنگھ کی نابالغ کے قبضہ میں بولایت اوس کے پدر اصلی کے ہی لہذا اس کے مقابلہ میں ایسا دعوی نہیں ہو سکتا زن داشتہ کو اپنے آشنا کے متبنیٰ کے مقابلہ میں شاستر کی روسے بھی ایسے دعوی کا حق نہیں ہے جو فیصلہ صدر عدالت نے کیا ہی درست ہی لہذا

## حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور خرچہ مقدمہ بابتہ محکمہ عدالت بلحاظ حالات فریقین ذمہ فریقین رہے۔

**مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس** - یہہ امر مسلمہ ہے کہ مدعیہ داشتہ ہی اور متوفی کے متبنیٰ کے مقابلہ میں دعویدار ہے داشتہ کو اس صورت میں حق نفقہ پانیکا نہیں ہے۔ اور یہہ امر ثابت نہیں ہوا ہے کہ دلی متبنیٰ کے پاس کوئی موروثی جائیداد موجود ہے۔

## حکم ہوا کہ

اپیل مع خرچہ نامنظور خرچہ فریقین ذمہ فریقین۔

# مرافعہ صیغہ دیوانی

## اجلاس شفقہ

**باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی مجتہد رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی۔**

فتح محمد ولد غلام محی الدین مرافعہ مدعی !! مولوی عبد القیوم صاحب وکیل حاضر

بنام

صماۃ محبوب بی بنت ضیاء حسین عمرہ دہ سال بولایت ضیاء حسین۔ مولوی اسحاق عباسی صاحب وکیل حاضر

!! مرافعہ خابرفہمی فیصلہ نواب محبوب نواز الدولہ بہادر ناظم عدالت صدر القضاء بلدہ مورخہ ۲۰ شہریور ۱۳۲۰ ف

رجوع مقدمہ ۲۵ فیصلہ ۲۰ بہمن ۱۳۲۰ ف

۲۲- صفر ۱۳۱۱ھ کو بعد [illegible] [illegible]
فیصلہ کی تقسیم کرینگا اور اسکے بعد [illegible] [illegible]
میر حیدر رضا صاحب نے اگر چہ حسب حکم [illegible] [illegible]
تاکہ جائیداد واگذار ہو بعد حکم بالکل غلط ہے [illegible] فی الواقع [illegible]
قانونی اختیار کرنی چاہئے تھی لیکن فی الواقع [illegible] قابل نہیں [illegible]
سے ہوتی رہے اگر تعمیل کیجائے تو یہ امور ذیل [illegible]

(۱) کہ آمدنی کسقدر ہوئی اِن امور نزاعی کے لئے۔

(۲) خرچ کسقدر ہوا۔

(۳) باقی ماندہ کیا ہے۔

ایک کامل تحقیقات کی ضرورت ہی اور وہ [illegible] [illegible]
بذریعہ نالش علیحدہ اپنا حق حاصل کرے لہذا

## حکم ہوا کہ

اپیل بعد خرچہ منظور۔ حکم دارالقضا منسوخ ہے۔

**مولوی علی رضا خان صاحب رکن۔** مجھے بھی اتفاق ہے مرافعہ بعد خرچہ منظور رہے [illegible] ابتدائی نے جو تجویز کی ہے وہ بالکل بیجا عدہ ہی بلکہ گویا معلوم ہوتا ہے کہ مولوی حیدر رضا صاحب کو اپنی تجویز پر باوجود اس کے کہ مجلس سے انکی تجویز کیگئی تھی اور اس سے [illegible] خلاف اس کے پھر مرافعہ حکم دیا کہ جس سے غلطی پر اصرار پایا جاتا ہے جبکہ [illegible] کی رو سے [illegible] اخراجات کے بعد تقسیم ہوتی ہے اور جائیداد متوفی کے قبضہ میں رہیگی تو اس وقت اس [illegible] کہ جائیداد کی آمدنی اور اخراجات وغیرہ کا انتظام کیا جاوے عدالت سے سپرد [illegible] [illegible] ہے کہ تجویز منسوخ کیجائے۔

## مرافعہ متفرقہ دیوانی

### اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی امیر افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی علی رضا خان صاحب رکن مجلس عالیہ عدالت [illegible]

۱۲۶۴

گواہ مقام ہم اپنا مرافعہ کا بیان غیر مورخ ہو۔ تو کافی حصہ نبا ہی ہے اسلئے مرافعہ نامنظور ہے

# مرافعہ متفرقہ دیوانی

## اجلاس متفقہ

## باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی علیم ضیا خالصاحب رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

میر فضل علی ابن حافظ کریم الدین سجادہ درگاہ سید محمد صاحب [۱] — مولوی حکیم محمود علی صاحب وکیل حاضر

بنام

سید محمد قایم مقام بی بی خانم بی بی بولایت سید امیر الدین غیر حاضر

نمبر ... ۱۵ ماہ بہمن سنہ ۱۳۰۲ف

ایک مقدمہ میں یہ فیصلہ ہوا کہ مدعی جایداد تقسیم ہوگی اور یہ تقسیم اون مصارف کے بعد ہوگی جو درگاہ کے لئے ضرور ہے اور مصارف اور تقسیم حصص زید کے متعلق رہیگی عدالت ابتدائی نے بصیغہ اجرائی تعمیل جایداد متفرقہ کو زید کے حق میں واگذاشت نہیں کیا اور تجویز کی کہ جب تک زید مدعی حساب پیش کرے جایداد واگذاشت نہ ہو۔

**تجویز ہوئی** — کہ عدالت ابتدائی کی تجویز بالکل بیقاعدہ اور بے سروپا ہے۔

**مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس** — فریقین نے بذریعہ صلحنامہ مورخہ ۱۰ صفر ۱۲۸۵ھ مجلس مرافعہ میں تصفیہ ہوگیا۔ اور حصص مندرجہ صلحنامہ کی نسبت یہ قرار پایا کہ مدعی تقسیم ہوگی اور یہ تقسیم اُن مصارف کے بعد ہوگی جو درگاہ کے لئے ضرور ہے اور مصارف اور تقسیم حصص میر فضل علی کے متعلق رہیگی اس فیصلہ کے اجرا میں محکمہ دارالقضا نے تعیین جایداد تقسیم کرنی چاہئے اور تقسیم کا حکم دیا۔ اس حکم کو جلسہ متفقہ نے منسوخ کردیا اس کے بعد چاہئے تھا کہ جایداد متفرقہ میر فضل علی کے حق میں واگذاشت ہوتی لیکن واگذاشت نہیں ہوئی۔ سید محمد خواہان اجراء فیصلہ نے بتاریخ

[۱] مرافعہ بنا راضی فیصلہ میر سید علی صاحب مددگار ناظم عدالت دارالقضاء بلدہ مورخہ ۲۳ آبان سنہ ۱۳۰۲ف

کر چاہیے کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
اور سمجھو [illegible] [illegible]

مولوی سید افضل [illegible] صاحب [illegible] [illegible] جو کچھ اتفاق سے ہے اور دریافت طلب ہیں کہ آیا فی الواقع [illegible] ہمارے [illegible] کہ [illegible] [illegible] ہیں۔ اور [illegible] نہیں کیا اور سمجھا گیا کہ ایسا [illegible] [illegible] ضروری نہیں ہے۔ حالانکہ قابل تحقیقات اور [illegible] تحقیقات فقط

---

نمبر مقدمہ ۱۶۵ سنہ [illegible]
[illegible]

[illegible] مدعا علیہ مرافعہ دار

بنام

[illegible] مدعی مرافعہ علیہ

درخواست [illegible] بابت عذر بیماری کی نامنظوری باوجود صداقت نامہ پیش ہونے کے ۔

## خلاصہ

درخواست [illegible] اس بنا پر نامنظور ہوئی کہ اگر درخواست گزار بیمار بھی تھا تو بذریعہ وکیل پیروی کر سکتا تھا

تجویز ہوئی کہ اس امر کا فیصلہ [illegible] کہ آیا فی الواقع درخواست گزار ایسا بیمار تھا کہ پیروی نہیں کر سکتا تھا ۔

مولوی [illegible] وکیل اپیلانٹ [illegible] حاضر ہے اور دوسری طرف سے وکیل حاضر [illegible] عدالت ابتدائی میں مدعا علیہ تھا ۔ اسکے مقابلہ میں عدالت نے ایکطرفہ ڈگری صادر کردی اسکو [illegible] کی درخواست [illegible] دی تھی [illegible] عدالت نے نامنظور کیا اور صدر عدالت نے بھی [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ عدالت ابتدائی کی تجویز بالکل درست نہیں تھی [illegible] کہ اس مقدمہ کی پیشی تھی اس سے قبل اس نے درخواست بدل تاریخ [illegible] کو نامنظور کر دیا ۔ اور جب اوس نے [illegible] اور عذر بیماری پیش کیا [illegible] ہے کہ عدالت نے کہدیا کہ [illegible] اگر بیمار بھی تھا تو بذریعہ وکیل پیروی کر سکتا تھا حالانکہ غلط ہے [illegible] صرف اٹھ روز کا [illegible] علاوہ اسکے جبکہ اوسنے [illegible] اور عذر بیماری [illegible] تو [illegible] ضروری تھی [illegible] امر کی تحقیقات کیجاوے کہ عذر صحیح ہے یا نہیں چونکہ ایسا نہیں ہوا تو عدالت کی تجویز درست نہیں [illegible] صدر عدالت نے بھی اس پر خیال نہیں کیا ۔

## تجویز ہوئی

(۱) [illegible] عدالت ابتدائی اور صدر عدالت کی [illegible] منسوخ کیجاوے اور [illegible] منظور ہو [illegible] عدالت ابتدائی

۱۲۱۸

# سلسلہ فیصلجات مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی

## مرافعہ متفرقہ دیوانی

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس (عدالت) و مولوی محمد عبید خان صاحب مفتی بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

مسماۃ خدیجہ بی — ستخواجہ حیدر (فریقہ ثانی) مرافعہ گزار ۱۱ — مولوی عبد القیوم صاحب وکیل مرافعہ

بنام

خواجہ احمد ولد خواجہ حیدر و خواجہ حسن ولد خواجہ حیدر نابالغ بولایت مرافعہ علیہا بسرپرستی ذکیۃ النساء بیگم زوجہ خواجہ — مولوی حافظ محمد ابراہیم صاحب و مولوی غلام ... صاحب وکلاء مرافعہ

دفعہ ۴۲ گشتی نشان ۲ — جوابدہی سے منع — سوالات جرح کیا داخل جوابدہی ہیں —

### خلاصہ

ایک مقدمہ میں مدعی علیہا وقت قرار داد امور تنقیح غیر حاضر تھے بعد جب امور تنقیح کا ثبوت مدعی کیجانب سے پیش ہونے لگا تو مدعی علیہا کے وکیل نے سوالات جرح گواہوں پر شروع کئے عدالت ابتدائی نے تجویز کی کہ چونکہ بموجب دفعہ ۴ گشتی نشان ۲ مدعی علیہا نے عدالت سے جوابدہی کی اجازت نہیں لی اسلئے اوسکو سوالات کا حق نہیں ہے عند المرافعہ

**تجویز ہوئی** — کہ سوالات جرح داخل جوابدہی نہیں ہے اور مدعا علیہ کو ایسی کارروائی کا اختیار رہتا ہے ایک طرفہ کارروائی سابقہ کے منافی نہ تھی —

**مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس** — اس مقدمہ میں مدعی علیہا وقت قرار داد امور تنقیح غیر حاضر تھے بعد جب امور تنقیح کا ثبوت مدعی کیطرف سے پیش ہونے لگا مدعی علیہا حاضر ہوئے اور اوسکے وکیل نے سوالات جرح گواہوں پر شروع کئے عدالت نے یہہ تجویز کی کہ بموجب دفعہ ۴ گشتی نمبر ۲ سنہ ۱۳۱۲ مدعی علیہ اولاً اپنی غیر حاضری کی وجہ موجہ بیان کرنا اور عدالت سے جوابدہی کی

---

۱۱ مرافعہ بار (زبر) فیصلہ راے حکم حیدر صاحب ناظم عدالت دیوانی بلدہ مورخہ ۲۴ مہر سنہ ۱۳۱۶ ف

یادو گنگیا جیپولن بنام نارائن ولد [illegible] مرافعہ [illegible]

رہن ۔ بیع [illegible] ۔ [illegible] قانون [illegible]

اثر حق [illegible] ۔

## خلاصہ

ایک شخص نے زر رہن کی ڈگری [illegible] حاصل کی [illegible] جائداد پر اجرائے ڈگری [illegible] مرتہن [illegible] کی [illegible] اراضی کی [illegible] مدعی [illegible] عدالت [illegible] ۔ [illegible] قرار دیا [illegible] الرائے ۔

قرار پایا [illegible] کہ [illegible] ہو سکتا ہے [illegible] تو [illegible] حقوق مرتہن [illegible] ہو سکتا ہے ۔

**مولوی سید افضل حسین صاحب ممبر مجلس ۔** [illegible] یادو گنگیا جیپولن [illegible] کے مقابلہ [illegible] رہن نامہ زر رہن [illegible] کی نالش کی اور [illegible] کہ اگر زر رہن [illegible] تو جائداد [illegible] دلایا جائے [illegible] مقدمہ [illegible] اور [illegible] کو [illegible] استدعا [illegible] کی ۔

اس ڈگری کے اجرائیں جائداد [illegible] ڈگری [illegible] مدعی [illegible] ڈگر [illegible] اور [illegible] واپسی فصل آراضی کی [illegible] اور [illegible] دائر کی اور اپنی [illegible] جائداد [illegible] ۔

دونوں عدالتوں نے [illegible] اور [illegible] مدعی کا دعویٰ [illegible] خارج کر دیا [illegible] اور [illegible] حق مرتہن [illegible] ہے [illegible] اپیل ہے ۔ ہماری رائے یہ ہے کہ [illegible] ہو سکتا ہے اور یہ مقدمہ اس قابل نہ تھا [illegible] ۔ بالکل بیع سے [illegible] رجسٹری شدہ ہے اس [illegible] حقوق [illegible] جائداد [illegible]

... [illegible] ... مدعی علیہا سنے ... [illegible] ... کیونکہ کوئی کارروائی ہمین کی اسکی اوسکو ... [illegible] ... سوالات ... [illegible] ... اور ... [illegible] ... سوالات جرح ... [illegible] ... مقدمہ مین آخر تک یکطرفہ کارروائی ... [illegible] ... افسر مدعی کیطرف جاری ... [illegible] ... اپیل ہے۔

ہم عدالت ابتدائی کی ... [illegible] ... متفق نہین ہین قانون مین الفاظ جوابدہی کا استعمال ہوا ہے اوسکا مقصود ... [illegible] ... کہ جب فریقین غیر حاضر جوابدہی اختیار کرسے مدعی علیہا نے جوابدہی نہین شروع کی ہے ... [illegible] ... ایسی کارروائی شروع کی تھی ... [illegible] ... اوس گذشتہ کارروائی مین خلل واقع ہوتا ہے اوسکی زمانہ غیر حاضری ... [illegible] ... ہو چکی تھی اور امور نزاعی ... [illegible] ... واقع ہوتی بلکہ اوس نے سوالات ... [illegible] ... کرنے ... [illegible] ... سوالات داخل جوابدہی نہین ہین۔

اس حالت مین ... [illegible] ... غیر حاضر ... [illegible] ... کارروائی کر چکے تھی اوسکو بحال رکھنے ... [illegible] ... مدعی علیہا کی ایسی کارروائی ... [illegible] ... ہوسکتی جو یکطرفہ کارروائی سابقہ ... [illegible] ... وکیل مدعا علیہ کہتے ہین کہ مدعی علیہا کی غیر حاضری کی وجہ سے ہم اوسکا اظہار قلمبند نہین کراسکتی اس ... [illegible] ... پر عدالت غور کریگی —

## حکم ہوا کہ

اپیل منظور ... [illegible] ... اپیل بحق مرافعہ ... [illegible] ... واپس ... [illegible] ... ڈگری مین لکہا جاوے عدالت ابتدائی بلحاظ نتیجہ آخرہ اوسکی نسبت تجویز کریگی جسقدر کارروائی مدعی علیہ سے حاضری مین یکطرفہ کیگئی ہے ... [illegible] ... مدعی علیہا ... [illegible] ... اور اوسکی بعد بلحاظ نتیجہ آخرہ کی فیصلہ کیا جاوے مدعی علیہا اگر ... [illegible] ... پیش کرے وہ بھی ... [illegible] —

**مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی بحیثیت رکن** ... [illegible] ... مدعی علیہ کیطرفہ کارروائی ... [illegible] ... مجھکو بھی ... [illegible] ... فاضل سے اتفاق ہے —

## مرافعہ دیوانی

باجلاس ... اجلاس ششم ... مولوی ... [illegible] ... صاحب ممبر مجلس ... مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار

گنگا ... [illegible] ... ولد رام لعل مرافع مدعی ... [illegible] ... وکیل حاضر

... [illegible] ... سنه ۱۸۹۱ء

نکوحا تھا اور سوت تہا موجود تہیں جس وقت [illegible] تہا [illegible] بیان کیا جاتا ہے۔

مگر عدالت ابتدائی نے اسکو متعلق امر تنقیح طلب [illegible] نہیں۔

تجویز ہوئی — کہ چونکہ ایک امر [illegible] تہا علاوہ اسکے تنقیح نہیں ہوا تہا لہذا

مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس — [illegible] اور یہ مسئلہ کہ مدعی کی

چار زوجات منکوحا تہیں اور وقت موجود تہیں [illegible] نکاح [illegible]

کوئی امر نزاعی قایم نہیں ہوا حالانکہ یہ ایک اہم امر تہا اور اسکو متعلق امر تنقیح طلب قایم اور فریقین

سے ثبوت اور تردید لیکر فیصلہ کرنا چاہئے تہا چونکہ تحقیقات ناقص [illegible]

لہذا —

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور قیمت اسٹامپ اپیل بحق اپیلانٹ واپس مقدمہ عدالت ابتدائی میں واپس ہو کہ نسبت

موجودگی چار زوجات کے امر نزاعی قایم اور فریقین سے ثبوت اور تردید لے کر فیصلہ کریں۔

خرچہ وکیل کی نسبت عدالت ابتدائی بلحاظ نتیجہ آخری تجویز کریگی۔

مولوی محمد سعید خالصاحب مفتی بحیثیت رکن — مجہے بہی اس تکمیل سے اتفاق ہے۔

# مرافعہ صیغہ دیوانی

## اجلاس کامل

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس مولوی محمد محی الدین خانصاحب و مولوی حاجی فضل

سید احمد رضا خانصاحب و مولوی علی رضا خانصاحب ارکان مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

سید اسد اللہ مدعی علیہ مرافعہ !! مولوی عبد الباقر خانصاحب وکیل حاضر

بنام

سید قمر الدین مدعی مرافعہ علیہ — مولوی میر قمر الدین صاحب وکیل حاضر

نمبر مقدمہ [illegible] ۱۳۲۴ ف

[illegible] ۱۳۲۴ ف

---

آ مرافعہ بار رضی منفیہ اجلاس متعلقہ مجلس عالیہ عدالت مورخہ [illegible] ۱۳۲۳ ف

ذکائی ہوسکتا ہے ۔ مدعی سنے یہہ بحث نہین کی کہ مدعا علیہ مرتہن کا روپیہ درحقیقت واجب الادا نہین ہے اور اسوقت ما وکیل مرافعہ یہہ قبول کرتے ہین کہ مشتری مرتہن کا روپیہ جسکی ڈگری ہوچکی ہے ادا کرنیپر آمادہ ہے ۔ لہذا ۔

## حکم ہوا کہ

اپیل منظور ہو مدعی کے حق مین دخلیابی اسکے اصل شرط پر ڈگری دیجائے کہ بالمقطع ۹ زرِ رہن ادا کرے یا اسکو ادا کرکے مرتہن ثانی کا دخل کرے ۔

مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی بحیثیت رکن ۔ جب زر رہن ادا کردیئے تو پھر مرتہن باقی نہین رہتا لیکن دونون عدالت کا فیصلہ بعدم ثبوت بیع قابل تردید ہے حق بیع اور ادائی زر رہن مقدم ہوگا اس لئے مجھی بھی اس تجویز سے اتفاق ہے ۔

# مرافعہ صیغہ دیوانی

## اجلاس متفقہ

### باجلاس مولوی سید افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

صوفی جان بنت جانو بائی طوائف مرافعہ مدعی علیہا ۔ مولوی عبد الباقی صاحب و محمد اسحاق صاحب وکلا حاضر

بنام

محبوب علی ولد غلام حسین مرافعہ علیہ ۔ مولوی سید لطف علی صاحب وکیل حاضر

## خلاصہ

ایک طلاق زوجہ کے مقدمہ مین مدعی علیہا کے طرف سے یہہ جواب پیش ہوا کہ مدعی کے چار زوجات

---

ﷲ مرافعہ نمبر ... فیصلہ نواب محبوب نواز الدولہ بہادر مورخہ ۲۵ مہر ۱۳۲۰ف

رہا یہ قیاس کہ صیغہ انعام نے جائداد متنازعہ کو اکبر النساء کی تحصیل سے قبضہ میں بحال رکھا ہے جو واہب اور اصل معطی لہٗ کا منتقل الیہ ہے اسلئے یہ ہبہ یا اسکے جائداد پر خاندان پر حق اور اس صورت میں مدعی کو حق دعوے حاصل ہے درست نہیں ہے بلا اسکے انعام کے قیاس کی تقلید اس صورت میں نہیں کرسکتی ہے کہ یہ طور پر اوسکا ہو لیکن اسناد موجودہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ واہب کا حق حین حیات تھا اور جائداد قابل توریث نہ تھی۔

## حکم ہوا

کہ اپیل معہ خرچہ منظور دعوی مدعی کا خارج ہو۔

**مولوی حافظ سید احمد رضا خانصاحب رکن** میری رائے میں بھی مدعی کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ ایسی جائداد کی نسبت کوئی دعوے کرے عدالت ماتحت نے جو ڈگری استقرار حق کی دی ہے وہ استدعای دادرسی مدعی کے خلاف ہے اور جب جائداد مدعی کوئی حق مدعی کو نہیں ہے تو استقرار وراثت کی ڈگری بھی بغیر تعلق کسی جائداد یا حق کے درست نہیں ہے نہ صرف وراثت کے استقرار حق کے مقابلہ مدعا علیہ نے نالش پیدا ہوئی ہے چونکہ مدعا علیہ نے وراثت شرعی مورث منظورہ مدعی کا بیان نہیں کرتا پس اوسکے متعلق کوئی نالش استقرار حق قائم ہو ہی نہیں سکتی۔

## حکم ہوا

کہ اپیل معہ خرچہ منظور فیصلہ ماتحت منسوخ دعوے مدعی نامسموع ہو۔

**مولوی علیم ضیاء الدین صاحب رکن** ۔ مجھے بھی اتفاق ہے اس تجویز سے کہ مرافعہ منظور کیا جاوے اور مدعی کا دعوی خارج ہونا چاہیئے ۔ مگر یہ کی تو بمدراسئے ہے کہ جبکہ ہبہ نامہ کو سرکار نے تسلیم کر لیا انعام منظور کر لیا تو پھر دعوی ناجوازی کی بحث ہی پیش نہیں ہوسکتی ۔ بہرحال مجھ کو اتفاق ہے لہذا مرافعہ معہ خرچہ منظور ہو۔

**مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی بحیثیت رکن** مدعی البتہ وارث شفیع الدین ہے اس وراثت پر سرکار میں اپنی درخواست پیش کرسکتا ہے لیکن جب شفیع الدین نے مدعی علیہ کے نام جاری کیا اور عرصہ اسکو ستر سال کا ہوتا ہے پس مدعی کو بمقابلہ اس نام کے کوئی دادرسی نہیں ہو سکتی لہذا مجھے بھی اس تجویز سے اتفاق ہے۔

دعوے کا بنا بر استحقاق ہے ہبہ کیا ہیہ یومیہ و اراضی انعام کا جائز ہے۔ کیا اسناد کی موجودگی میں عدالت صیغہ انعام سے تحقیقات سابقہ لازم ہے۔ دعوے استقرار حق یا وراثت کسی شخص کے مقابلہ میں ہو سکتا ہے۔

## خلاصہ

در صورتیکہ یومیہ اور اراضی انعام عمر کے نام ہبہ کیا اور بعد میں بلحاظ اس کے عمر کے نام اراضی سال بسال بحال رکھی گئی اور زید نے بنا وراثت نالش کی جلسہ منعقدہ نے مرافعہ ثانیہ میں تجویز کیا کہ مدعی واہب کا وارث شرعی ہے اور یومیہ اور اراضی انعام کا ہبہ ناجائز ہے۔

**تجویز ہوئی** ۔ کہ چونکہ زمین و یومیہ متنازعہ موروثی نہیں ہے بلکہ اسناد سے یہ ثابت ہے کہ خود واہب کا حق تاحیات تھا اس لئے دعوے بنا وراثت نہیں ہو سکتا۔ اور

**تجویز ہوئی** کہ عدالت صیغہ انعام کے قیاسات کا انتظار اس صورت میں لازم نہیں ہے جبکہ اسناد سے بدیہی طور پر یہ ثابت ہو کہ جایداد قابل توریث نہ تھی۔

## مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی محمد محی الدین خانصاحب رکن

سید برہان الدین کے نام یومیہ متنازعہ اور زمین انعام بموجب پروانہ سرکار مورخہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۴ھ جاری تھی اس کے بعد آدھی یومیہ کی سند بنام سید شفیع اللہ کے ہو گئی۔ سنہ ۱۲۸۵ھ میں یومیہ اور اراضی انعام شفیع اللہ نے اسداللہ کے نام ہبہ کر دیا اور اس وقت سے اسداللہ قابض ہیں۔ ۱۰ بموجب فرمان سنہ ۱۲۹۰ھ کو صیغہ انعام سے سید اسداللہ کے نام اراضی بحال رہی۔ سید قمر الدین شفیع اللہ واہب کے برادر زادہ نے بنا دعوے وراثت نسبت یومیہ اور اراضی متنازعہ مذکورہ کے عدالت ضلع رائچور میں نالش دائر کی جو خارج ہو گئی۔ اپیل صدر عدالت سے منظور ہو گیا لیکن جلسہ منعقدہ مجلس عالیہ عدالت نے تجویز مدعی اس وجہ سے ڈگری کی کہ مدعی واہب کا وارث شرعی ہے اور یہ یومیہ اور اراضی انعام کا ہبہ ناجائز ہے اصلی مدعی مستحق ہے۔ اس تجویز کا یہ اپیل ہے ہم کو جلسہ منعقدہ کی رائے سے اتفاق نہیں ہے۔ زمین اور یومیہ متنازعہ موروثی نہیں ہے اور نہ اسناد مذکورہ صدر میں یہ لکھا ہوا ہے کہ موظفہ واہب کے خاندان میں بطناً بعد بطن و نسلاً بعد نسلاً بحال رکھی جائے بلکہ یہ پایا جاتا ہے کہ اس جایداد پر خود واہب کا حق تاحیات تھا۔ اس صورت میں مدعی کو بنا وراثت دعوے کا حق نہیں ہے درحالیکہ مدعی کو کوئی حق نہیں ہے اور نہ وہ کوئی اپنا قانونی وارث ثابت کر سکتا ہے اصل میں مدعا علیہ کے حق سے جو قابض ہے کوئی بحث کرنا ضرور نہیں ہے۔

ہوئی مدا ہوئی [illegible] حاضر [illegible]

[illegible] بہرکو گواہ حاضر [illegible] [illegible] ختم [illegible] فیصل کر دیا۔ اور

[illegible] تجویز کر کے مرافعہ [illegible] اپیل [illegible] عدول کیا جاتا ہے

تجویز عدالت [illegible] اور [illegible] وصول [illegible] بہرکو حاضری کا

[illegible] عدالت سے [illegible] طلب کر اسکا

[illegible] وقت بھی بہ عدالت [illegible]

قانونی [illegible] عدالت اختیاری ہے

لہذا

حکم ہوا

کہ اپیل منظور [illegible] اپیلانٹ واپس [illegible] تنقیح [illegible] ڈگری ہو عدالت ابتدائی بلحاظ [illegible] تجویز کر کے

مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی [illegible] [illegible] گواہ [illegible] فیصلہ قطعی ہوتا ہے

# مرافعہ صیغہ دیوانی

## اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی حافظ سید احمد رضا خان صاحب و مولوی علیم رضا خان صاحب ارکان مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

سعید بن محمد جمعدار مرافعہ [illegible] مولوی سید غلام جیلانی صاحب وکیل حاضر

بنام

غلام غوث خان ولد [illegible] خان مرافعہ علیہ [illegible] غیر حاضر

خلاصہ

جبکہ [illegible] مدعی [illegible] بذریعہ عدالت [illegible] کر کے مہلت حاصل کی ہو تو اس

---

[illegible] مرافعہ [illegible] فیصلہ [illegible] حاکم ابتدائی مجلس عالیہ عدالت مورخہ [illegible]

نمبر مقدمہ [illegible]
۲۴ [illegible]

# مرافعہ صیغہ دیوانی

## اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی محمد سعید خاں صاحب مفتی بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی -

کشن راؤ ولد بابا پانڈیت مرافع مدعا علیہ (۱) مولوی محمد عبد الحمید صاحب و مولوی محمد زمان خاں صاحب وکلاء حاضر

بنام

محبوب النساء زوجہ محمد محی الدین خاں صاحب مرحوم
مسماۃ خدیجہ بیگم دختر پیاری بیگم ” مولوی محمد حسام الحق صاحب حاضر
احمدی بیگم ”

نمبر مقدمہ ۵۲۳ سنہ ۱۳۱۲ فصلی
۲۳ بہمن سنہ ۱۳۲۰ فصلی

حاضری گواہان کہ گواہوں کا فرد کارروائی پر دستخط کرنا اور اوس کا اثر - گواہوں کو کب بذریعہ وارنٹ طلب کیا جا سکتا ہے -

### خلاصہ

ایک مقدمہ ایک تاریخ کو ملتوی کیا گیا اور گواہوں کی حاضری کے دستخط فرد کارروائی پر لیگئی اوس تاریخ پر گواہ حاضر نہیں ہوئے اور عدالت نے امر نزاعی کو اس بنیاد پر کہ مرافع نے وارنٹ کیوں نہیں جاری کرایا مرافع کے خلاف فیصل کر دیا عند المرافعہ

**تجویز ہوئی** - کہ جبکہ خود گواہوں نے تاریخ پیشی پر حاضری کا وعدہ عدالت سے کر لیا تھا تو اوس کے قبل مرافع کو کوئی موقع بذریعہ وارنٹ گواہوں کے طلب کرانے کا نہ تھا -

**مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس** - بحث وکلاء فریقین کی سماعت ہوئی بار ثبوت امر نزاعی کا مدعی علیہ کے دوش پر تھا شہادت لینے کے واسطے ۲ - شہریور مقرر تھی اس تاریخ اول گواہ حاضر نہیں ہوئے لیکن بعد گواہ آگئے اور مقدمہ ملتوی کیا گیا اور ۱۸ مہر تاریخ پیشی مقرر

(۱) مرافعہ بنا راضی فیصلہ رائے حکم چند صاحب ناظم عدالت دیوانی بلدہ مورخہ ۱۰ مہر سنہ ۱۳۱۲ فصلی

## خلاصہ

جبکہ عدالت نے مقدمہ بعدم پیروی مدعی خارج کیا ہو تو حکم اخراج میں یہ ظاہر کیا جائے کہ مقدمہ بعدم ثبوت خارج کیا جاتا ہے تو حسب دفعہ ۹۱۵ ضمن (۲) گشتی نشان (۲) تجویز ثانی ہو سکتی ہے۔

**مولوی حافظ احمد رضا خاں صاحب رکن** عدالت ابتدائی میں ایک مقدمہ کی پیشی بر پیشی مدعی غیر حاضر ہوا۔ عدالت نے مقدمہ خارج کیا مگر حکم اخراج میں یہ ظاہر کیا کہ مقدمہ بعدم ثبوت خارج کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ بات بارہا طے ہو چکی ہے کہ جب مدعی غیر حاضر ہو تو خواہ وہ تاریخ پیشی اول یا تاریخ پیشی ثبوت ہو ہر حالت میں مقدمہ بہ غیر حاضری مدعی خارج کر دینا چاہئے تاکہ پھر دوبارہ دائری داخل ہو سکے۔ پس اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ یہ صریح غلطی عدالت ماتحت کی ہے اور بادی النظر میں یہ غلطی معلوم ہو سکتی تھی اور ایسی غلطی کی نسبت حسب منشای ضمن (۲) دفعہ (۹۱۵) گشتی نشان (۲) تجویز ثانی ہو سکتی ہے۔ عدالت ماتحت نے جو درخواست تجویز ثانی نامنظور کی اور خیال کیا کہ اس دفعہ کے موافق کوئی وجہ درخواست میں ایسی نہیں ہے کہ قابل تجویز ثانی ہو درست نہیں ہے۔ پس درخواست تجویز ثانی قابل منظوری ہے اور جب درخواست تجویز ثانی منظور کیجا سے تو حکم مورخہ ۹ شہریور بھی منسوخ ہو جاتا ہے اور نتیجہ یہ نکل سکتا ہے کہ مقدمہ اپنی حالت دوران اور نمبر پر آ جائے۔ اس غلطی سے عدالت ماتحت کے یہ فائدہ مرافعہ کو ہو گیا کہ وہ بر وز پیشی غیر حاضری کی وجہ موجبہ اور ثبوت وجہ موجبہ پیش کرنے سے بچ گیا کیونکہ جو حکم اخراج مقدمہ تھا وہ قانونی غلطی کی وجہ سے منسوخ کیا جاتا ہے۔ مگر قانون کے موافق حکم اخراج مقدمہ بہ غیر حاضری مدعی دیا جاتا ہے تو وہ درخواست باز دائری دیتا اور وجہ غیر حاضری ثابت کرتا بہرکیف اب بلحاظ حالات مصرحہ بالا

### حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور حکم عدالت ماتحت مرافوعہا و حکم مورخہ ۹ شہریور منسوخ ہو کر مقدمہ واپس کیجائے کہ مقدمہ نمبر پر لیکر مقابلہ فریق کارروائی کریں۔ خرچہ حسب نتیجہ اخر عاید کیا جائے۔

**مولوی علی رضا خاں صاحب رکن** — میں نے بھی جہاں تک مقدمہ پر غور کیا مجھ کو بھی انصاف اسی میں معلوم ہوتا ہے کہ عدالت ابتدائی مقدمہ نمبر پر لیکر کارروائی کریں۔

---

ڈگری دار کا حق الیصال بمقابلہ دوسرے نقدی ڈگری داروں کے مرجح ہوگا۔

**مولوی حافظ سید احمد رضا خانصاحب رکن** ۔ سید بن محمد کی ڈگری عالم علیخان سرکاری تھی ۔ مدیون نے ایک جایداد اپنی منقولہ اوسکے مہلت حاصل کی حسب مہلت گذرگئی اور وہ جایداد مکفولہ نیلام ہوئی تو دوسرے ڈگری دار نے استدعا سے شرکت کی عدالت ابتدائی نے شرکت کا حکم دیا اب اوسکی ناراضی سے یہ مرافعہ ہے ایسی ڈگری دار کے ایک دوسرے اپیل میں ۱۶ دی سنہ ۱۳۱۳ ف کو بہ مقدمہ نشان ۴۸ اسفندار سنہ ۱۳۱۲ ف کو ایک فیصلہ ہم لوگوں نے اس قسم کے عذر کا کیا ہے اور اب میری یہی رائے ہے کہ جب جایداد بذریعہ عدالت مکفول کرکے مدیون نے مہلت حاصل کی تو اب اس ڈگری دار کا حق الیصال بمقابلہ دوسرے نقدی ڈگری داروں کے مرجح ہوگیا اور دوسرے نقدی ڈگری دار قبل وصول اوس ڈگری کے جسمیں بذریعہ عدالت کفالت ہوئی ہے کچھ نہیں پا سکتا ۔ لہذا

## حکم ہوا کہ

مرافعہ مع خرچہ منظور کیا جاتا ہے ۔ حکم ماتحت منسوخ ہو ۔

**مولوی علی رضا خانصاحب رکن** ۔ وکیل مرافع نے درخواست دلاور نواز جنگ مورخہ ۲۶ ۔ اسفندار سنہ ۱۳۱۲ ف داخلہ کرائے اوسسے مکفول کردینا دلاور نواز جنگ کا جایداد متروقہ کو واضح ہے اس لئے مجھے اتفاق ہے کہ مرافعہ مع خرچہ منظور کیا جاوے ۔

# مرافعہ صیغہ دیوانی

## اجلاس متفقہ

**باجلاس مولوی حافظ سید احمد رضا صاحب و مولوی علی رضا خانصاحب ارکان مجلس عالیہ عدالت کا عارضی**

**مرزا حمید بیگ** مرافع مدعی [۱] مولوی عبد القیوم صاحب وکیل حاضر

بنام

**حسین علی مرافعہ علیہ** مدعا علیہ اصالتاً حاضر

نمبر مقدمہ ۳۵۹ منفصلہ ۲۹ بہمن سنہ ۱۳۱۳ ف

غلط بنیاد پر تجویز اور اوسکا چارہ کار ۔ دفعہ ۵۱۶ ضمن ۲ گشتی نشان (۲) ۔

---

[۱] نمبر مقدمہ فیصلہ مولوی احمد اللہ صاحب ناظم دوم عدالت دیوانی بلدہ مورخہ ۲۸ ۔ آبان سنہ ۱۳۱۳ ف

نمبر مقدمہ

اجلاس ثالث

باجلاس مولوی افضل حسین صاحب ... مولوی ... صاحب ... صاحب

مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

نرسو ولد دھونا مرافعہ مدعی ۱۱

بنام

مسماۃ ہریلا زوجہ دھونا و پنڈو ولد دھونا مرافعہ مدعی علیہا حاضر

خلاصہ

متکہ آراضی موروثی ہوا تو اسکی عورت بیوہ ... اس کو اراضی مذکور کے بیع کا حق نہیں ہے

مولوی میر افضل حسین صاحب ... دخلیابی زمین کا بربنا ربیعنامہ مشتری دعویدار ہے
کاتب بیعنامہ مسماۃ ہریلا مدعی علیہا نمبر ۱ و مدعی علیہ نمبر ۲ ... کا بیٹا ہے جو نسبت بیع نابالغ تھا۔
عدالت تحصیل نے بحق مدعی ڈگری دی لیکن عدالت ضلع اور صدر عدالت نے دعوی خارج کیا
جسکا یہ اپیل ہے۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ آراضی مدعوہ مدعی علیہ نمبر ۲ کی موروثی ہے۔ یہ امر بھی تسلیم
ہے کہ وقت بیع مدعی علیہ نمبر ۲ سن عمر ۱۸ سال کی تھی ایسی صورت میں ماں کو حق ولایت حاصل تھا
اور نہ اسکا بذاتہ کوئی حق جایداد میں بجز نفقہ کے موجود تھا اور نہ کوئی خاص وجہ جواز بیع کی پائی
ہوئی اسلئے بیعنامہ نافذ نہیں ہو سکتا اور درست ... بیعنامہ ... نا قابل ... ہے۔

حکم ہوا

کہ اپیل نا منظور فریق ثانی بخرچہ حاضر ہے اوسکا کوئی خرچہ نہیں۔

---

آ] مرافعہ نمبر ... فیصلہ ... صدر عدالت ... مورخہ ... اور ... استنباط

# دائرۂ ... دیوانی

## اجلاس مشفقہ

### باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب ... مولوی محمد سعید ... قاضی بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

نمبر مقدمہ ... منفصلہ ... سنہ ... ف

**میان خان** ولد سکندر خان ... مرافع مدعا علیہ

بنام

**نوندہ داس** ولد پرسوتم داس غیر حاضر

خلاصہ

سود بلحاظ زر اصل کے مقدار سے دلاسکتا ہے نہ بحساب زر مندرجہ دعویٰ ۔

**مولوی میر افضل حسین صاحب رکن مجلس** ۔ ... اصل تھا اور ... فیصدی ماہانہ کے حساب سے ... سود قرار پایا اصل میں ڈیڑھ سو وصول ہوگئے ... اصل و ... سود کا دعویٰ عدالت میں رجوع ہوا دستاویز بنا سے دعویٰ تسلیم کرنے کے بعد مدعا علیہا نے یہہ عذر کیا کہ سود زاید ہے ... اصل اور ... سود ملنا چاہئے باقی ... سود کا دعویٰ خارج ہو ۔ عدالت دیوانی بلدہ سے عذر مدعا علیہ کا نامنظور کرکے کل دعویٰ کی بحق مدعی ڈگری دیدی منجملہ جسکی مرافعہ اپیل ہے ۔ عذر یہہ کیا جاتا ہے کہ سود زاید دلایا گیا ہے ایک لیٹنے کا وعدہ دستاویز میں مندرج تھا مدعی نے سود بڑہانے کے لئے عرصہ کے لئے نالش دائر کی ہے ۔ بلحاظ زر اصل کے جسکی مقدار ... تھی سود ... زاید نہیں ہے ۔ منہا عنہ سود کا بحساب اصل دلانیکا قاعدہ ہے نہ بحساب زر دعویٰ سے ۔ دستاویز میں کوئی ایسا شرط نہیں ہے کہ سود صرف ایکماہ کے لئے جو وعدہ ادا کا مقرر ہوا ... پایا جاتا ہے کہ سود تا ادا زر اصل مقرر ہوا ہے اسلئے کوئی ضرورت فیصلہ عدالت مرافعہ عنہا میں دست اندازی کی نہیں ہے

حکم ہوا ۔ کہ مرافعہ نامنظور فریق ثانی غیر حاضر اسکا کوئی خرچہ نہیں ہے ۔

---

!! مرافعہ نارضی فیصلہ عدالت ابتدائی دیوانی بلدہ حیدرآباد مورخہ ... ف

ابتدائی میں ترمیم کیا جاوے

[illegible]

کہ بحق مدعیہ مسماۃ علیہ ایا جانا چاہئے کیونکہ اوسکو خود [illegible] [illegible] [illegible]
اور مدعا علیہ مزاحم ہوئے خرچہ فریقین ذمہ [illegible]

مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی [illegible] رکن — اتفاق کیا —

# مرافعۂ صیغۂ دیوانی

## اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی حافظ احمد رضا خانصاحب و مولوی محمد یسین صاحب ارکان مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

مسماۃ بادشاہ بی — مرافعہ مدعیہ علیہ — مولوی سعید [illegible] وکیل حاضر

بنام

مسماۃ رابعہ بی — مرافعہ علیہ — مولوی سید نوازش علی صاحب وکیل حاضر

انفصال بعدم پیروی — تجویز ثانی بلا درخواست مدعی اور دوسری غیر حاضری میں — قواعد و ضوابط کی پابندی کی ضرورت —

### خلاصہ

عدالت ابتدائی نے پہلے تو ایک مقدمہ بوجہ عدم حاضری مدعیہ خارج کیا اور [illegible] موجود نہ ہونیکے اور بلا اسکے کہ اوسکی طرف سے کوئی درخواست پیش ہو مقدمہ کو نمبر پر لے لیا

تجویز ہوئی — کہ بیشک عدالت کو انصافاً کارروائی کرنی چاہئے تا انصاف سے سادہ ہی قواعد و ضوابط مقررہ سرکار کی پابندی بھی ضرور ہے —

مولوی حافظ احمد رضا خانصاحب رکن — یہ مقدمہ عدالت ابتدائی نے ۱۱ مہر سنہ [illegible] کو غیر حاضری

---

II مرافعہ بنا راضی فیصلہ نور محبوب نواز الدولہ بہادر ناظم عدالت عدالت دار القضا بلدہ مورخہ ۱۴ اسفندار سنہ [illegible]

مولوی محمد [illegible] ہیں ۔ میں بھی اتفاق ہے مرافعہ قابل منظوری ہیں ۔

# مرافعہ دیوانی

## اجلاس مقصد

## باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس ومولوی محمد خالد صاحب مفتی معتمد رکن مجلس عالیہ

## عدالت سرکار عالی

عبد القادر ولد عبد الرزاق مرافع مرافعہ !! مولوی عبد القیوم صاحب وکیل حاضر

نام

مساۃ امیر بی بی بنت محمد قاسم — مولوی محمد حبیب اللہ صاحب وکیل حاضر

### خلاصہ

حکم دعوے زیارت دختر کا ہو اور ماں سکے طرف سے دائر ہو تو ماں کو صرف اسبات کی ڈگری ملنی چاہئے کہ اوسکو حق ہے کہ اپنے دختر کو شوہر سکے مکان میں آ سکے دیکھ سکے ۔

**مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس** ۔ مدعیہ کی دختر مساۃ رحمان بی بی مدعی علیہ کی زوجہ ہے مدعیہ نے مدعی علیہ پر یہ دعوے کیا کہ وہ اپنی زوجہ کو مدعیہ سکے مکان پر پہنچا رہ دانہ کرنا ہے حسب شرع شریف وہ مدعیہ سکے مکان پر روانہ کیا کریں ۔ عدالت دار القضا سے حق مدعیہ ڈگری ہوئی جسکا یہ مرافعہ ہے ۔ ہماری رائے یہ ہے کہ اگر زوجہ دعوی کرتی کہ اوسکا شوہر والدین سکے زیارت سکے لیے والدین سکے مکان پر ہنیں جانے دیتا تو وہ حکم مناسب ہوتا جو عدالت دار القضا نے صادر فرمایا ہے لیکن اسمقدمہ میں ماں کی طرف سے دعوی ہے اور خواہان زیارت دختر ہے اور کوئی امر مانع شوہر سکے مکان پر جاسکے دیکھ آنے کا ہنیں بیان کرتی ہے اسلئے مدعیہ کو یہ اجازت ملنی چاہئے تھی کہ شوہر یعنے مدعی علیہ مکان پر جاسکے اپنے دختر کو دیکھ آیا کرے ۔ لہذا فیصلہ عدالت

!! مرافعہ بار رضی الفیصلہ مولوی محمد ثنا اللہ صاحب ناظم عدالت دار القضا مورخہ [illegible] آبان ۱۳۳۰ ف

خلاصہ

ایک مقدمہ میں درخواست تجویز ثانی اس بنا پر کہ مولوی ... کمیٹی ... خارج ہے -

تجویز ہوئی کہ نسبت اسکے ...

مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس ... اصل ... مقدمہ ... پیش ہوا خارج ہو گیا ... درخواست تجویز ثانی ... اجلاس پیش ہوئی ... کرسکتا - یہ دفعہ ۴۴ مجموعہ گشتی نمبر (۲) سے ... درخواست تجویز ثانی کی نامنظور ہوئی ... جو حاکم ابتدائی نے قایم کی ہے وہ درست ہے -

حسب حکم ہوا

کہ اپیل معہ خرچہ منظور -

مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی بحیثیت رکن بوجہ ناقابل لحاظ ہونے عذر مرافعہ کے درخواست نامنظور ہو -

## مرافعہ صیغہ دیوانی

### اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی حافظ سید احمد رضا خانصاحب و مولوی علی رضا خانصاحب ارکان مجلس عالیہ عدالت العالیہ

حبیب علی شاہ مرافعہ مدعی علیہ !! بنام مولوی محمود علی صاحب وکیل حاضر

بنام

سید ابوطالب مرافعہ علیہ - مولوی سید منور شید احمد صاحب وکیل حاضر

خلاصہ

جبکہ کوئی دستاویز بنفاذ قانون اسٹامپ سے پہلے کی ہو تو حرانہ وہ پیش نہیں کیا جاسکتا -

مولوی حافظ سید احمد رضا خانصاحب رکن وکیل مرافعہ علیہ قبول کرتے ہیں کہ دعوی کا ... بموجب ... دفعہ ۴۴ مجموعہ گشتیات دیوانی طبع ثانی سنہ ۹ ۱۲ ... جاری ہوا ہے

!! مرافعہ نمبر ... بفیصلہ عمدۃ العلماء نواب محبوب نواز الدولہ بہادر ناظم دار القضاء مورخہ ۲۷ آذر سنہ ۱۳۳۰ ف

(حاشیہ) نمبر مقدمہ ۳۲ سنہ ... فیصلہ ۲۶ بہمن سنہ ۱۳۲۰ ف

مدعیہ نا رسیدہ کر دیا تھا اوس کے بعد کوئی درخواست بازدرسی مدعیہ کیجانب سے داخل نہین
ہوئی نہ اوسی کارروائی اوس اخراج کی نسبت مدعیہ کیطرف سے ہوئی مگر عدالت ماتحت نے خود آپکی
تاریخ مین بغیر استدعا کے مدعیہ کو لکھدیا اور مکرر حکم ہوا کہ مدعی علیہا سے جواب دعوی لیکر امور تنقیح
قائم ہون مگر مدعیہ کیجانب سے کوئی حاضر ہو تو اوس کے دستخط لیئے جاوین) اس حکم سے یہ
بھی ظاہر ہے کہ مدعیہ کی غیر حاضری ہی مین یہ حکم دیا گیا اولاً تو اخراج مقدمہ کے بعد ایسے
مکرر حکم کا اختیار ہی نہین تھا دوسرے یہ حکم بھی غیر حاضری مین مدعیہ کے دیا گیا یہ کارروائی
بالکل بیقاعدہ اور محل افسوس ہے بلکہ یہ لازم تھا کہ عدالت کو کارروائی کرنا چاہیے مگر انصاف
کے ساتھ ہی ساتھ قواعد و ضوابط مقررہ سرکار کی پابندی بھی ضرور ہے بہرکیف

## حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور ہو فیصلہ ماتحت منسوخ ۔ مدعیہ کو اختیار رہیگا کہ آج سے تیس روز کے اندر درخواست
بازدرسی کی عدالت ماتحت مین داخل کرے ۔ کیونکہ اب میعاد اوسکی عدالت ماتحت کی
بیقاعدہ کارروائی سے گذرگئی ہے ۔

مولوی محمد یسین خانصاحب رکن ۔ اس مقدمہ مین عدالت تحت نے بالکل
بے ضابطہ کارروائی اختیار کی ۔ جو کچھ میرے معزز شریک نے اس بارہ مین اپنی تجویز مین
تحریر فرمایا ہے اوس سے مجھے پورا اتفاق ہے ۔

# مرافعہ صیغہ دیوانی

## اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس مولوی محمد سعید خانصاحب
مفتی محلت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی ۔

نمبر مقدمہ ۲۴ منفصلہ ۵ بہمن سنہ [illegible] سوال

محمد اکبر ولد شیخ بڑی مرافع مدعی اصالتاً حاضر !! بنام شیخ بھکو عرف شیخ [illegible] مرافعہ علیہ
مولوی عبدالقیوم [illegible] وکیل حاضر

!! مرافعہ بار دوم فیصلہ مولوی میر غلام سید صاحب مددگار عدالت اطراف بلدہ مورخہ ۹ ۔ آذر سنہ [illegible] ف

# سلسلہ فیصلجات مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی

## مرافعہ صیغہ دیوانی

## اجلاس متفقہ

## باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب ممبر مجلس و مولوی حافظ سید احمد رضا خان صاحب رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

نمبر مقدمہ (۱۲) سنہ ۱۳۱۳

سیدی الماس بن عبداللہ اصالتاً حاضر ۔۔۔ مولوی اسحاق محمد صاحب وکیل حاضر

نام

محی الدین بی بی بنت کاسلے خان ۔۔۔ مولوی سید خواجہ حسن صاحب وکیل حاضر

دعوے زر مہر۔ معافی زر مہر و وقعت شہادت۔

### خلاصہ

جبکہ عفو مہر گواہوں کے سامنے اعلان ہو، کوئی قرینہ اوسکے انکار ہو کر بار ثبوت زن پر عفو مہر کیوں معاف کیا گیا تو مہر کی ڈگری دینی چاہیئے۔

**مولوی سید احمد رضا خان صاحب رکن۔** مدعیہ بیان کرتی ہے کہ مدعا علیہ نے مجھکو طلاق دیدی اور میرا مہر نہیں ادا کیا زر مہر اور اسباب جہیز جو مدعا علیہ کے قبضہ میں ہے دلا دیا جاوے مدعا علیہ جواب دیتا ہے کہ مدعیہ نے مہر معاف کر دیا تھا اور اوسکی رضامندی سے طلاق دیا گیا اور کوئی سامان جہیز میرے پاس نہیں ہے دار القضا نے دعوے مدعیہ نسبت اسباب جہیز کے نامنظور کیا اور زر مہر کی ڈگری دی۔ مدعیہ نے کوئی مرافعہ نہیں کیا اب یہ مرافعہ مدعا علیہ کیطرف سے پیش ہے یہ عذر کیا جاتا ہے کہ گواہوں سے عفو مہر ثابت ہے ہم لوگون نے اظہار گواہون کا

اوس سکے پہلے کوئی قاعدہ و کاغذ مہور کے بارہ میں نہ تہا اور دستاویز مابہ البحث مورخہ ۱۰ ذیقعدہ ۱۲۷۹ھ کہا جاتا ہے۔ پس ایسی حالت میں اسپر جرمانہ دچند لینے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور ہو حکم حسب عدالت ماتحت منسوخ و فیصلہ بحال رہے۔

مولوی علی رضا خان صاحب ممبر کونسل۔ مجھے بھی اتفاق ہے کہ مرافعہ منظور کیا جاوے جس قانون کا حوالہ وکیل مرافعہ علیہ دیتے ہیں اوسکے قبل کی دستاویز ہے۔ ایسی حالت میں وہ جرمانہ سے مستثنیٰ سمجھی جاینگی فقط۔

---

مسماۃ سہاگ رانی ولد گنگادھر حرام مراد ... [illegible]

ستیسکر ولد گنگادھر مراد مدعی ... عاشور ... بکل امر

تبدیل اقبال پر صلبی متبنیٰ اور اوسکا اثر - کیا حرب ... اکبر ... جائز ہو سکتا ہے۔

## فیصلہ

ایک مقدمہ میں یہ ظاہر ہوا کہ وقت ... متبنیٰ کی عمر ... سال کی اور ... اسپنے حقیقی باپ کا بڑا بیٹا ہے۔

**تجویز ہوئی** کہ ... اگرچہ متبنیٰ نہیں ہے اور ولد اکبر ... کے لئے جائز نہیں ہے لیکن جب کوئی دیدے تو اوسکے متبنیٰ لینے والے کے ... میں صحیح و جائز ہے۔

**مولوی میر افضل حسین صاحب مجلس** ... و کلاء ... کی سماعت ہوئی عدالت منصفی اورنگ آباد نے ستیسکر مدعی کے حق میں اس امر کی ڈگری دی ہے کہ وہ گنگادھر ... اپنے چچا کا متبنیٰ ہے۔ اس ڈگری سے صدر عدالت نے بھی اتفاق کر لیا ہے۔ سہاگ رانی ... گنگادھر ... سنگھ کے مخالف اور فریق ثانی تھی۔ اپیل کرتی ہے۔ ... کہا جاتا ہے کہ متبنیٰ واقعہ ... میں ہوئی اور وقت متبنیٰ متبنیٰ کی عمر ۲ سال کی تھی اور متبنیٰ اپنے صلبی حقیقی باپ کا بڑا بیٹا ہے۔

ہم نے ان تمام حالات پر غور کیا وقوع متبنیٰ کی نسبت کا عدالت سرکاری مرتبہ ... ہیں اور ان سے ثابت ہوتا ہے کہ متبنیٰ واقع ہوئی (ملاحظہ ہو نقشہ مرتبہ اول تعلقدار ضلع ... صوبہ دار صوبہ عربی مورخہ ۱۹ - ربیع الاول ۱۳۱۰ھ) یہ نقشہ گنگادھر متوفی ... مدعی علیہا ... حقیقی پدر مدعی مسلم - اور خود مدعی علیہا کے اقبالات پر مرتب ہوا ہے۔

اس وقت وکیل اپیلانٹ نے اعتراض پیش کیا کہ مدعی علیہا کے اقبال کی ... مدعی واس رائی کے بیان سے ہوتی ہے اوسکے بیان کا نتیجہ ہے کہ اوسنے صرف ... ظاہر کی لیکن بالواقع متبنیٰ واقع نہیں ہوئی - مدعی علیہا کے مختار نے یہ غلط ... کر دیا کہ ... متبنیٰ ہو گئی ہے - ہمارے نزدیک یہ بحث وکلاء اپیلانٹ کی بالکل غلط اور بے اصل ہے ... واس رائی مورخہ ... جمادی الاول ۱۳۱۱ھ صاف معلوم ہوتا ہے کہ ... منصفی ... تسلیم کیا

لیا قطع نظر اختلاف بیانات گواہان خود اوسکے بیان سے بھی عفو مہر ثابت نہیں ہوتا۔ کوئی قرینہ اسکی تائید میں ہے کہ باوصف مخالف رہنے دستو مہر کیوں معاف کیا گیا دار القضا سے جو فیصلہ کیا ہے وہ درست ہے۔

حکم ہوا کہ

کہ مرافعہ مدعی علیہ نا منظور

مولوی میر افضل صاحب میر مجلس — مدعیہ مرافعہ علیہا نے اسباب جہیز اور زر مہر کا دعوے کیا تھا تعداد مہر فریقین میں مختلف تھی لیکن بالآخر للعماضیت قرار پائی جسکو فریقین تسلیم کرلیا اس مہر کے نسبت مدعی علیہ کا عذر یہ تھا کہ مدعیہ نے عفو کردیا اور اسباب جہیز سے انکار تھا۔

اسباب جہیز کے نسبت دعوے مدعیہ کا خارج ہوا اور اب اوسکے نسبت کوئی نزاع نہیں ہے زر مہر کے نسبت عفو نا ثابت قرار پایا اور مدعی علیہ اپیل کرتا ہے۔ بحث اوس زر کی شہادت کے نسبت ہے جو اثبات عفو مدعی علیہ کیطرف سے پیش ہوئی ہے۔ بیانات گواہوں پر غور کیا گیا گواہی سچی نہیں معلوم ہوتی ہے۔ مدعی علیہ نے بیان کیا تھا کہ ان گواہوں کے سامنے طلاق نہیں واقع ہوا ایک گواہ وقوع طلاق پر گواہی دیتا ہے دوسرا گواہ یہ کہتا ہے کہ مدعیہ نے یہ کہتا تھا کہ میں مہر معاف کرتی ہوں طلاق دے لیکن اسکے بعد کوئی واقعہ نہیں بیان کرتا جس سے مہر عفو معاوضہ طلاق حسب بیان مدعی علیہ ثابت سمجھا جائے اور کوئی خاص وجہ مہر عفو کرنے کی اور طلاق لینے کی نہیں معلوم ہوتی ہے۔

لہذا حکم ہوا

کہ اپیل تحریجہ نا منظور۔

مرافعہ صیغہ دیوانی

اجلاس متفقہ

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس و مولوی محمد سعید خان صاحب

مفتی بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

باسے کے اراضی کی امداد [illegible] [illegible]

مولوی محمد [illegible] خان [illegible]

ال [illegible] [illegible] [illegible]

اسلئے مجھے اس [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

بااجلاس مولوی حافظ سید احمد [illegible]

مفتی [illegible] عدالت [illegible]

پیر [illegible] مدعی مرافعہ - [illegible] مولوی [illegible]

[illegible] مدعی علیہم مرافعہ علیہم [illegible]

دعوے [illegible] رہیں -

## خلاصہ

حکم ڈگری [illegible] آسامہ کے لئے [illegible] [illegible]

کی رو سے نہیں دلایا جاسکتا ہے

مولوی حافظ سید احمد رضا خان صاحب [illegible]

کی نالش کی اور یہ بھی استدعا کی تاریخ نالش سے آئندہ [illegible]

سے ڈگری دی [illegible] [illegible]

کو منظور کیا کہ [illegible]

ہے یہ کارروائی خلاف قانون ہے [illegible] ناراضی [illegible]

[illegible] مرافعہ ناراضی [illegible] مولوی احمد اللہ صاحب [illegible]

کہ دیو ۔ ۔ ۔ دوسرے مکا اور پیش ہوتو مدعی علیہا کے گوشہ میں سامل ہوگیا اور مجھے اور اوس سے کچھ
معلوم ۔ ۔ ۔ دو مدعی علیہا ۔ ۔ نہایت وضاحت او سکے متنبی کو قبول کیا ہے ۔ کوئی اختلاف
ا ۔ ۔ تھا اور ۔ ۔ پر مدعیکے بیانوں سے الواقع موجود نہیں ہے ۔ اسکے قبل سکے بیانات مین جن سے
۔ ۔ اتفاقات استدلال کرتے ہیں ۔ اس رائے سے اپنی رضامندی کا اظہار کیا ہے ۔ اور اوسکا
مقصود ۔ تھا کہ اجازت سرکار عالی کی وقوع متنبی پر حاصل کیجائے اس امر کے نسبت کوئی سوال نہیں
ہوا تھا کہ فی الواقع متنبی واقع ہوی یا نہیں لیکن آخر میں تحصیلدار کے سامنے وقوع متنبی کا مال اوسنے
کردیا ہے ۔ جس سے کوئی اختلاف مدعی علیہا کے اقبال میں اور بیان مدعیکے اقبال میں واقع نہیں ہوتا ہے
اور اگر فی الواقع ایسا اختلاف واقع ہوتا تو وہ یعنی بیان مدعی اسمقدمہ میں کوئی فریق نہیں ہے اوسکے
بیان سے مدعی علیہا کا اقبال جھوٹا ثابت نہیں ہوسکتا ہے ۔ درحالیکہ کہ وہ ایک باضابطہ اقبال ہے
اوسکی تکذیب کے لئے بہت چند شہادت درکار تھی جو مطلقاً پیش نہیں ہوئی اسلئے میں تجویز کرتا
ہوں کہ متبنی ثابت ہے ۔

سنت کی کوئی بحث نہیں ہوئی ۔ اور نہ زیادہ سن ہم گودمیں معتبر ہے ۔ پہلے بڑا لڑکا
دینا دینے والے کے لئے جائز نہیں ہے لیکن جب کوئی دیدے تو اوسکے متنبی لینے والے کے
حقمین صحیح و جائز سمجھی گئی ہے ۔ اسلئے مجھے دونوں عدالتوں کی رائے سے اس امر میں اتفاق کہ صرف لڑکا
اکبر ہونے کی وجہ سے متبنی اور دینا شاستراً جائز نہیں قرار پا سکتی تھی ۔

ایک عذر یہ کیا جاتا ہے کہ ڈگری دخلیابی کی دیگئی ہے اور دعوے استقرار حق کا تھا یہ عذر
بھی غلط ۔ پٹیلی پر صرف استقرار حق کے اور دیگر جائداد پر دخل کی ڈگری دیگئی ہے ۔

علاوہ اسکے یہ عذر کیا جاتا ہے کہ کوئی حق مدعی علیہا کا معین نہیں کیا گیا یہ عذر صحیح ہے ۔ اسلئے
کہ مدعی علیہا کا بھی حق شامل ہے مدعیکو باستثنائے حق مدعی علیہا ڈگری دیا جانا چاہیئے یعنی پٹیلی کی آمدنی
(۔ ۔ ۔) اور اوسکے علاوہ اراضی ۔ ۔ کی بیچ مناسب ہے کہ ماہانہ کا حق نفقہ مدعی علیہا
جائداد سے قائم کیا جائے اور مدعی علیہا کا حق بود و باش مکان موروثی میں ۔

## لہذا حکم ہوا ۔

کہ مدعیکی متبنی ثابت ہے ۔ مدعی پٹیلی کا حقدار ہے ۔ اور اراضی زراعتی پر مدعی کا دخل لایا جاکر مکانیں
مدعیکو دخل لایا جائے لیکن مدعی علیہا کے بود و باش قائم رکھی جائے ۔ اور مدعی علیہا ماہانہ کا

دعوے ثبوت ... [illegible]

[illegible]

سکہ دعوے ... [illegible]

وجہ السس ... [illegible]

دائر کیا جاسکے۔

## مولوی علیرضا خاں صاحب رکن

... [illegible] ... کا ایک دعوے تھا عدالت ... دارالقضا ... ڈگری دی تھی اور اسکا ... مرافعہ ... اس ... کی تجویز ... ہوئی ... اسوقت اجلاس کامل میں پیش ہے اور ... کیا ... ہے ... کرنے کا حق حاصل ہے۔ مگر میری رائے ... میں مبتلا ہو گیا ہے اور حقیقت میں ... عدالت مجاز میں دعوے دائر کیا جاوے اور ... تجویز ... کامل ... دائر کریں ... تجویز ... بس ... دائر کریں ...

## تجویز ہوئی

کہ مرافعہ ... ساقط کیا جاوے۔

## مولوی محمد محی الدینخان صاحب رکن ... کی اس رائے سے بالکل اتفاق ہے۔

## مرافعہ دیوانی متفرقہ

اجلاس متفقہ

## باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب ممبر مجلس و مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی بحیثیت رکن خاص بالجلاس عدالت سرکار عالی

احمد علیخان ولد امام خان مرافع ڈگریدار ... مولوی محمد ... صاحب وکیل حاضر

... مرافعہ ... فیصلہ عدالت دیوانی ... بلدہ حیدرآباد مورخہ ... ۱۳۳۲ھ

نمبر مقدمہ ۴۹ ... ۱۳۳

عدالت کی رائے بالکل درست ہے۔ پہلے مقدمہ کا عرضدعوے اسوقت میں نے پڑھکر سنا اوسمیں دخل بالسب کے رہانے کے بدول کا دعوے نہ تہا۔ اور جب آیندہ کے بدول کی استدعا کیگئی تھی تو اسکا ... الحکم ... سکے اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ آیندہ کے بدول کی حقیت کی ڈگری دیجائے کیونکہ جو بدول دقتہ بالسب داخل ادا نہ تہا اوسکا تو کاز آف ایکشن پیدا نہ تہا اور جو داخل الادا ہے اسکی ... بالسب ہو سکتی ہی نہ ڈگری ہوسکتی ہے۔ وکیل مرافعہ ایک عجیب و غریب بحث کرتے ہیں کہ اوس مقدمہ میں عرضی بالسب ... کے اسٹامپ داخل کی تہی مگر عدالت نے اسٹامپ کامل القیمت لے لیا مگر میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس بحث سے اور اسوقت کے امر مانع الرجاع سے کیا تعلق ہے اگر عدالت اسٹامپ زیادہ لے لیا تو کیا اوسکا نتیجہ ہوگا کہ جو زر ہدیہ داخل ادا نہ تہا اوسکا کاز اف ایکشن پیدا ہو گیا اور جس زر ہدیہ کی نالش اور ڈگری نہ ہو سکتی تہی اوسکی نالش جائز ہو گئی۔ اور ڈگری بحق مدعی ہو گئی۔ ہرگز نہیں۔ بہر کیف یہ امر کہ جو اسٹامپ اوسی نالش میں لیا گیا وہ درست تہا یا نہیں اس وقت مقصد طلب نہیں ہے اوسکا کوئی مرافعہ نہیں ہے۔ جو حکم عدالت ماتحت نے دیا ہے وہ بالکل درست اور قانون کے موافق ہے

## لہذا حکم ہوا کہ

مرافعہ معہ خرچہ نامسطور مجالہ و وکیل مرافعہ علیہ عسہ درج حساب کیا جاوے۔

## مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی بحیثیت رکن۔ مجھے بھی اتفاق ہے

مصارف قابل وصت اداری نہیں عدالت وصول ہیں۔

## مرافعہ صیغہ دیوانی

## اجلاس کامل

## باجلاس مولوی علی رضا خان صاحب و مولوی محمد محی الدین خان صاحب

## ارکان مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

مرافعہ نمبر ۳۹ — فیصلہ ۱۱ اسفندار ۱۳۳۲ف

قاسم علیخاں و سید علی احمد خاں مرافع عنہم — مولوی حافظ سراج الدین صاحب وکیل حاضر

انیس النساء بیگم زوجہ میر محبوب علیخاں — بنام — مولوی سید خواجہ حسن صاحب وکیل حاضر

۱۱ مرافعہ سماعی فیصلہ جلسہ منعقدہ مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی مورخہ ۲۱ امان ۱۳۳۲ف۔

# عدالت دیوانی متفرقہ

## اجلاس [illegible]

## باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب ممبر [illegible] محمد [illegible]

## [illegible] بحیثیت رکن مجلس عالیہ عدالت [illegible]

کریم النساء بیگم [illegible] بیگم [illegible] مولوی جلال [illegible]

[illegible]

غلام رسول ولد محمد اسد اللہ حاضر

## خلاصہ

حکم اول [illegible] یکطرفہ صادر ہوا [illegible] حاضر [illegible]

کرے تو [illegible] کی [illegible] بر مدعا علیہ مذکور کو اطلاع [illegible]

## مولوی میر افضل حسین صاحب ممبر مجلس

[illegible] علیہا [illegible] غیر حاضر [illegible]

[illegible] فیصلہ ہوا [illegible] فیصلہ کے [illegible] کی درخواست پیش ہوئی [illegible]

[illegible] درخواست کو عدالت مرافعہ [illegible]

اپیل ہے [illegible] مدعا علیہ [illegible] کے [illegible] حکم اول [illegible]

مدعی علیہ [illegible] کی اور [illegible] غیر حاضر [illegible]

مدعی علیہا کو [illegible] لازمی نہ تھا عدالت سے درخواست [illegible]

## حکم ہوا

حکم اول [illegible]

---

[illegible] مولوی اسد اللہ [illegible]

[illegible] قرار شدہ [illegible] عبدالقادر [illegible] ولد [illegible] حاضر
[illegible] کو خرید [illegible] سرکار عالی مدار در بارہ حق ڈگریدار کی نسبت خریداری کیا جا
[illegible] ڈگریدار کو [illegible] کہ خرید نے کیلئے اجازت عدالت ضرور ہے۔

[illegible]

اگر [illegible] عدالت سے منظور کیا گیا کہ وہ مکان مدیون کا [illegible] ڈگری
[illegible] اور اسکی [illegible] داخل کرے [illegible] برابر حصہ [illegible]
[illegible] نیلام [illegible] ہوا عدالت نے اس نیلام کو [illegible] کیا [illegible] عذر کیا
کہ [illegible] ڈگریدار [illegible] کا ڈگر [illegible] لئے مقرر نہیں ہے بحکم
[illegible] کہ حکم [illegible] ڈگریدار نے [illegible] قیمت میں [illegible] خرید نے کا معاہدہ کیا اور اس
معاہدہ پر قائم رہا تو اس معاہدہ کے منسوخی کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

[illegible] مولوی [illegible] احمد حسین صاحب [illegible] مجلس [illegible] صدر [illegible] کے ڈگری میں مدیون کا
مکان زیر نیلام آیا ڈگریدار نے عدالت سے خرید کرنے کی اجازت چاہی جو نہیں دی گئی۔ اسکے بعد
ڈگریدار نے دوسری درخواست [illegible] کی [illegible] ۵ روپے [illegible] مکان کو خرید کروں گا اور نیلام کی
[illegible] داخل کرونگا۔ اس درخواست کو [illegible] عدالت نے منظور کر لیا۔ اسکے بعد ڈگریدار نے
[illegible] بولی بولی اور نیلام ختم ہوا اس نیلام کو عدالت نے [illegible] کیا [illegible] اپیل ہے [illegible] عذر کیا
جاتا ہے کہ [illegible] کوئی [illegible] کا ڈگریدار کے لئے مقرر نہیں ہے سرکار عالی مدار کے
[illegible] ہماری یہ رائے ہے کہ [illegible] ڈگریدار نے ایک قیمت میں خرید
کرنے کا معاہدہ کیا [illegible] سرکار عالی [illegible] ایسے معاہدہ کا ذکر
[illegible] معاہدہ [illegible] ایک [illegible] کے متعلق [illegible] کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔
[illegible] ہے کہ مکان کی قیمت زیادہ ہے اور ڈگریدار نے کم قیمت پر خرید کیا ہے۔

حکم شد

[illegible] مفتی محمد [illegible] چونکہ [illegible] بالفاظ شرائط [illegible] جب
[illegible] نہیں پائی جاتی اس لئے [illegible] نامنظور

مین قطعات مکان متصل دلوڑی نواز [illegible] ۱۵ [illegible] ۱۳۲ [illegible]
بابع و مشتری مین کچھ تکرار ہوئی اور [illegible]
[illegible] مکانات کے شفعہ کی نالش کی [illegible]
[illegible]

(۱) طلب مواثبت و استشہاد حسب مدعی سے ہوئی یا نہین۔

(۲) [illegible] بیع و بعد بیع مدعیکو علم بیع کا ہوا یا نہین۔

(۳) مدعی وکالت نامہ بیع کا لکھا یا یا نہین۔

(۴) مکان متنازعہ ملک مدعی ہے یا نہین۔

مدعا علیہ نے جو شہادت پیش کی اوس سے عدالت [illegible] نتیجہ نکالا کہ مدعیکو بیع [illegible]
بیع سے لینے سے انکار کیا۔ لہذا [illegible] باقی نہین ہے [illegible]
مجلس عالیہ عدالت مین اپیل ہوا اور [illegible] گرحسب اخلاص [illegible]
نتیجہ یہ نکلا کہ بقیہ امور کی شہادت لیکر [illegible] عدالت [illegible]
عدالت ابتدائی نے شہادت لی۔ اور [illegible] جواب دعوے مدعی [illegible]
قرار دیا کہ مدعیکو حق شفعہ حاصل نہیں ہے اور [illegible]
ستم یہ بات ثابت قرار دی کہ طلب [illegible] ثبت و استشہاد ہوا [illegible]
جو اوسنے مجلس عالیہ عدالت کے صیغہ ابتدائی مین دی [illegible]
ہمارے سامنے اپیل پیش ہے اور اعذار اپیل و کارروائی عدالت [illegible] کے بعد [illegible]
حسب ذیل ہے۔

(۱) یہ کہ واقعہ بیع ۱۵ ماہ شوال ۱۳۲۳ھ [illegible] گواہ کی شہادت [illegible]
کیطرف سے بابت بیع کی گفتگو کے لئے مامور تھا اور [illegible] مدعی [illegible]
کیا تھا کہ خود اوس نے اس گواہ کو ایک دستاویز اپنی طرف سے لکھدی تھی [illegible]
تھا کہ انہین معاملہ بیع کی بابت [illegible] دیا جائے گا اس گواہ نے بیان کیا ہے کہ مدعی [illegible]
مکانات خریدنے پر راضی تھے جب [illegible] زیادہ قیمت ہوئی تو [illegible] روپیہ [illegible]
گواہ کا بیان بوجہ مدعیکے معتمد علیہ ہونے کے بہت قابل اعتبار ہے۔ حافظ محمد اشرف صاحب [illegible]
احمد [illegible] صاحب گواہون نے بیان کیا کہ معاملہ بیع کی خبر [illegible] مدعی سے پوچھا کہ آپ خرید [illegible]

مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی مجلس ثبت کن۔ بذکر منظوری خلاصہ

## مرافعہ بیعیہ دیوانی

## اجلاس مشترکہ

## اجلاس مولوی محمد محی الدین خان صاحب و مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی

## ثبت کن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

مدعا علیہ ... اللہ خان مرافع علیہ — مولوی حافظ لطف اللہ صاحب وکیل ...

... ولد میر حیدر علی مرافع علیہ مدعی — مولوی عبدالباقی خان صاحب وکیل حاضر

... طلب مواثبت و اشہاد۔ اطلاع بیع۔ کیا انعقاد بیع کے بعد فوراً طلب مواثبت و اشہاد ضرور ہے۔ کیا حق شفع بصورت وجہ تاخیر معقول ہونیکے باقی رہ سکتا ہے۔ طلب مواثبت اور اشہاد کا وقت۔

## خلاصہ

... نے عرصے چند مکانات خریدے اور ... مشتری میں کچھ تکرار ہوئی اور نوبت تا بعدالت پہونچی بالآخر مشتری کا مصالحت ہوا جسکے بعد ... مکانوں کی شفع کی نالش کی ثابت ہوا کہ مدعی کو بوقت بیع اطلاع ہوئی تھی مگر اوسنے سکوت اختیار کیا اور بعد فیصلہ عدالت طلب مواثبت و اشہاد کیا۔

تجویز ہوئی۔ کہ باوجود اطلاع سکوت مشتری موجب اسقاط حق شفع ہے۔ اور تجویز ہوئی کہ طلب مواثبت و اشہاد وقت بیع کی اطلاع پاتے ہی کرنا چاہیے۔

مولوی محمد محی الدین خان صاحب کن۔ واقعات اسمقدمہ کے یہ ہیں کہ

---

۱۔ مرافعہ ... فیصلہ عدالت ابتدائی ... القضاء ... مورخہ ۲۲۔ امرداد سنہ ۱۳۲۰ ف

مذکورہ بالا میں حق شفع [illegible]

طلب مواثبت [illegible] تھا [illegible]

[illegible] کا ہی نہیں ہے [illegible] گواہ کہتا ہے [illegible]

[illegible] ایک [illegible] ماہ محرم میں [illegible]

محرم میں [illegible] سال کا [illegible]

نہیں ہوتا جس سے صحیح [illegible] معلوم ہوسکے اور [illegible]

ظاہر ہوسکے کہ ایسی [illegible] تو نہیں ہوئی [illegible]

کام سکے ہماری [illegible]

سے اصلاح کرسکے اور

## حکم دستخطی

اپیل مسطورہ بعدالت ابتدائی [illegible]

## مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی [illegible]

اسقاط دو وجہ سے ہے پہلی [illegible] اول [illegible]

کاغذات کا عدالت ابتدائی مجلس میں لیا [illegible]

مجلس میں کیا ہدایت ارجاع نالش کی [illegible]

[illegible] ساکت رہا بعد اسکے [illegible]

طلب استشہاد کیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مدعیکو بیع [illegible]

طلب مواثبت اور طلب استشہاد کیا [illegible]

یہ خیال مدعیکا کہ مکان [illegible] عدالت [illegible] اسقاط حق [illegible]

لحاظ نہیں کیونکہ مدعی علیہ کے پاس [illegible] اور [illegible]

من اشتری دارا لغیرہ فھو الخصم للشفیع طلب [illegible]

وقت [illegible] اور [illegible] اسقاط ہوگیا [illegible]

[illegible]

اور طلب استشہاد کیا اور [illegible] گواہوں [illegible]

گواہ دوم کہتا ہے ایک [illegible] ماہ محرم میں [illegible]

[illegible] کہا کہ میں [illegible] کرتا ہوں دونوں گواہ اپنے معتبر اور [illegible] سے جنکے اظہار اور
[illegible] مکمل [illegible] ثابت کرتے ہیں جسکا نتیجہ ہے کہ [illegible] وقت بیع کی اطلاع ہوئی اور
[illegible] لیے ہے گواہوں سے انکار کیا بعد بیع کیا کہ عبدالرحمن [illegible] انکار
[illegible] اور [illegible] قائل ہوگا کہ اطلاع بیع بعد بیع معلوم ہوئی بلکہ عبدالرحمن
[illegible] لئے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] مانی ہیں لیکن [illegible] دفعہ بیع سے [illegible]
[illegible] ۱۲۹۶ [illegible] مالک [illegible] گیارہ ماہ [illegible] روز کا [illegible] اور
[illegible] ایک عرضی [illegible] حق شفعہ کا ذکر کیا اور [illegible]
[illegible] کرنے کا حکم ہوا لیکن [illegible] ۱۲۹۶ [illegible] یعنی تقریباً
[illegible] کی نالش کی [illegible] دیکھا [illegible] ان افعال کی کیا [illegible]
[illegible] ہماری رائے یہ ہے کہ العباد بیع کی اطلاع کے بعد [illegible] طلب مواثبت
[illegible] ۱۲۹۵ [illegible] اطلاع [illegible] خلاف قیاس ہے اور کوئی شہادت [illegible] اسکی
[illegible] اطلاع [illegible] ہوئی اور شہادت مذکورہ کا نتیجہ یہ ہے کہ [illegible] ضرور [illegible]
[illegible] کوئی ثبوت اسکا نہیں ہے کہ انہوں نے طلب مواثبت و استشہاد [illegible] مذکورہ
کیا اور [illegible] بعد علم ایسا کیا جاوے ورنہ حق شفعہ بیشک ساقط ہو جاوے گا ہماری رائے میں انکی
[illegible] کرنے سے انہیں حق شفعہ باقی نہیں رہا لیکن بفرض محال اگر [illegible]
[illegible] کہ تا تاریخ [illegible] ۱۲۹۶ بیع کی اطلاع نہیں ہوئی تھی تب اس سے تو انکار [illegible]
[illegible] اطلاع [illegible] سے انکی عرضی پر نالش شفعہ دائر کرنے کے لئے [illegible]
[illegible] نالش دائر کرنے لیکن انہوں نے نالش نہیں دائر کی [illegible]
[illegible] نالش دائر کر دیتے تب بھی حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے [illegible]
[illegible] حق شفعہ باقی رہ سکتا تھا لیکن (۹) [illegible] ان کے [illegible]
سے انکا حق شفعہ زائل کر دیا

[illegible] کی [illegible] امر کی ہے کہ [illegible] ۱۲۹۶ [illegible]
[illegible] کیا ہماری رائے [illegible] استشہاد کا
[illegible] بیع کی اطلاع [illegible] اطلاع [illegible]
[illegible]

[illegible]

حکم [illegible]

مولوی محمد سعید [illegible]

[illegible]

باجلاس مولوی حافظ سید [illegible] صاحب [illegible]

مولوی محمد [illegible] ارکان [illegible]

[illegible] الدولہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کیا [illegible]

خلاصہ

[illegible] ایک [illegible] عدالت [illegible]

[illegible] عدالت میں اوسکی [illegible]

اور عدالت کو اس طرف [illegible]

[illegible] کارروائی [illegible]

مولوی حافظ سید احمد رضا [illegible]

ارکان [illegible] عدالت [illegible]

[illegible]

[illegible] سال کا [illegible] [illegible]

[illegible] حالانکہ [illegible]

[illegible] آسکتے

## حکم ہوا کہ

[illegible] دعویٰ [illegible]

## مرافعہ صیغہ دیوانی تفرقہ

## اجلاس [illegible]

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب [illegible] مجلس مولوی محمد سعید [illegible]

## بحیثیت رکن مجلس العدالت سرکار عالی

[illegible] [illegible] مولوی حافظ لطف اللہ صاحب [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] لال [illegible] کسا لال [illegible]

## خلاصہ

[illegible] تجویز [illegible] درخواست پیش ہوئی کہ عدالت سے [illegible]

[illegible] کے لئے [illegible] عدالت نے تحریر کیا کہ [illegible]

[illegible] منتقل کرسکتا

تجویز ہوئی کہ [illegible] گلستان میں [illegible] استفسار [illegible]

[illegible] اپیل [illegible]

مولوی میر افضل حسین صاحب مجلس [illegible] درخواست [illegible]

[illegible] اپیل [illegible] مقررہ [illegible]

[illegible] عدالت [illegible]

[illegible] صاحب [illegible] معلوم

[illegible] اپیل [illegible]

[illegible]

[illegible] مدعی صرف [illegible] داخل [illegible]

## مولوی محمد یسین خان صاحب [illegible]

سے حالات مقدمہ کو اچھی طرح [illegible] فرمادیا ہے [illegible]

[illegible] دکلاء فریقین و مسائلہ کا مدار [illegible] متعلقہ [illegible]

[illegible] ہزار [illegible] ادا [illegible] دیا وال انکا یادہ درست نہیں [illegible] رقم [illegible] ادا

[illegible] باقی رقم [illegible] واجب الادا ہے [illegible]

[illegible] الادا [illegible]

## فقط بہ اتفاق حکم ہوا

[illegible] واخل [illegible]

## دفتر صیغہ دیوانی

## اجلاس کامل

## باجلاس مولوی حافظ سید احمد رضا خان صاحب و مولوی محمد [illegible]

## مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی بحیثیت رکن مجلس عالیہ

[illegible]

[illegible] دعویٰ [illegible] عدالت [illegible]

کس طرح اجلاس کامل میں مرافعہ ہو سکتا ہے۔ [illegible]

ثبوت [illegible] سے نہیں ملتا ہے۔

## خلاصہ

[illegible] درجہ [illegible]

[illegible]

جب تک [illegible] کا تو [illegible] نہیں [illegible] درجہ [illegible]

[illegible] نقل [illegible] ۱۳۲۶ [illegible]

[illegible] سال [illegible] اور راوں کے ایک جائداد بذریعہ دستاویز مورخہ ۱ ربیع الاول [illegible] ہوا۔ اور [illegible] بذریعہ [illegible] فریقین میں کارروائی قرار پائی اس دستاویز کے ذریعہ سے ایک مکان جس [illegible] ان حالات [illegible] واسطے [illegible] مکان ایک دوسری ڈگری میں قرق ہوا تو اس مدعی نے اسی دستاویز کے ذریعہ سے عذرداری کی مگر وہ عذرداری نامنظور ہوئی اور اپیل نالش بری و ائر کیگئی اس عدالت نے اس دستاویز کو ناقص القیمت قرار دیا اور [illegible] جرمانہ وہ چند [illegible] کمل اسٹامپ طلب کیا [illegible] اسکی ناراضی سے حاکم مرافعہ میں مرافعہ ہوا اور نامنظور ہوا اسوقت اجلاس کامل میں یہ عذر کیا جاتا ہے کہ جب عدالت کے صیغہ تعمیل میں کوئی عذر نسبت اسٹامپ کے ہوا اور کارروائی عدالت ہوائی تو اب وہ ناقص القیمت قرار نہیں پا سکتا۔ لیکن ظاہر ہے کہ اسکے قبل کسی عدالت میں اسکی مقدار کا [illegible] کی نسبت کوئی عذر ہوا نہ فیصلہ ہوا پس اگر عدالت میں عذر نہیں ہوا اور عدالت کو اس طرف توجہ کا موقع ہی نہ ملا صرف ایک کا عدم ناقص القیمت کی [illegible] کارروائی ہوئی اس امر کا [illegible] نہیں ہو کہ اب اسکے ناقص القیمت ہونے کی بحث ہو سکے پس یہ عذر قابل منظوری نہیں ہے۔

دوسری عذرات جو نسبت اس امر کے ہیں کہ اسپر صلحنامہ کا اسٹامپ ہونا چاہیئے نہ کہ [illegible] رہن [illegible] کا۔ بالکل خلاف قانون ہے کیونکہ دراصل صلح ایک مجموعی کارروائی کا نام ہے جو صیغہ تعمیل میں ہوئی اور کارروائی صلح [illegible] یہ دستاویز لکھی گئی ہے پس اس دستاویز پر وہی کا عدم مہور ہوگا جو قانوناً ہونا چاہیئے۔

اب دیکھا جاتا ہے کہ دستاویز لقدادی [illegible] کا ہے ایمیں سے [illegible] ہزار روپیہ نقد ادا کر دیا گیا جسکی نسبت اب کسی اسٹامپ کی ضرورت نہیں ہے باقی دس ہزار روپیہ کے نسبت ایک مکان مکفول کیا گیا اسکی [illegible] کا اسٹامپ ہونا چاہیئے۔ اور جرمانہ و تجدید و تکمیلہ کا [illegible] ہوا باقی روپیہ [illegible] رہ جاتا ہے جسکی نسبت یہ دستاویز بطور رہنک کے ہے پس اسکی نسبت [illegible] کا اسٹامپ [illegible] ہوتا ہے کہ مبلغ [illegible] جرمانہ وہ حنفہ و تکمیلہ کا [illegible] الادا ہے اور اسقدر روپیہ مدعیکو بابت [illegible] کا [illegible] دستاویز مذکور کے دینا لازم ہے اور اسکی نسبت جو عذرات اجلاس مرافعہ میں ہوئی ہیں قابل نامنظوری ہیں عدالت ابتدائی نے [illegible] اسٹامپ کا کیا ہے اوسمیں کسیقدر غلطی ہوئی ہے۔

حکم ہوا کہ۔

مرافعہ صیغہ ریلوا [illegible]

## اجلاس

باجلاس مولوی میر افضل حسین صاحب [illegible] بحیثیت رکن مجلس عالیہ [illegible]

محمد کمال خان بہادر مرافع [illegible] حاضر

بنام

[illegible] عدم حاضر

دفعہ (۲۲۵) گشتی لسانی درخواست فسخ حکم [illegible]

## خلاصہ

اتک عدالت سے ملا ایسیلیہ کہ کوئی شہادت لنکراثبات حاصل [illegible] گشتی [illegible] حکم امتناعی جاری کر دیا۔ اور پھر حسب فریق ثانی سے درخواست فسخ [illegible] تاریخ پیشی۔ فریق اول حاضر نہیں ہوا تو عرف ادسکی غیر حاضری کا [illegible] حکم [illegible] خارج کر دیا [illegible]

---

ا۔ مرافعہ نمبر [illegible] صاحب عدالت [illegible] مورخہ ۲۴ [illegible] ۱۳۲۳ف۔

[illegible] اور تجویز ہوئی کہ ایسے مقدمہ کا مرافعہ بلا عذر [illegible] احلاس کامل [illegible] ہو سکتا۔

[illegible] مولوی احمد رضا خان صاحب [illegible] مولوی محمد حبیب اللہ [illegible]

[illegible] عذر [illegible] کا [illegible] ایک استفادہ [illegible]

[illegible] رقبہ اراضی محاصلی [illegible] اجلاس کامل میں ایسا [illegible]

[illegible] وکلا مرافعہ عذر کرسکتے ہیں کہ رقم [illegible] میں ایک ہزار [illegible]

[illegible] ہزار روپیہ کے درخت ہیں مگر اس معاوضہ کو کوئی عذر کسی عدالت میں پیش نہیں کیا [illegible]

[illegible] تحصیلدار سے زاید تھا اگر ایسا عذر عدالت ابتدائی میں کیا جاتا تو [illegible]

[illegible] اگر اوس وقت دیکھا جاتا کہ مقدمہ تحصیلدار کی سماعت کے قابل نہیں ہے [illegible]

[illegible] سماعت کیا جا سکتا مرافعہ درجہ چہارم میں ایسا عذر جب کا [illegible] اصل سے [illegible]

[illegible] اسکے لیے وکیل نے بحث شروع کی کہ [illegible] نے جو مطلب دستاویز [illegible]

[illegible] کیا ہے وہ درست نہیں ہے مطلب سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے یہ بھی کوئی وجہ قانونی [illegible]

[illegible] کی اصلاح وہی حکام بصیغہ تجویز ثانی کرسکتے ہیں بہر کیف اسوقت کوئی عذر قانونی [illegible]

[illegible] قابل توجہ ہو۔ مقدمہ میں دعوے صرف نقل اراضی محاصلی [illegible] کا ہے اور [illegible]

[illegible] ولی جائداد مدعوہ میں داخل نہیں ہے اوس کی نسبت جلسہ منعقدہ [illegible]

[illegible] بہر کیف اس مقدمہ میں چونکہ کوئی تکرار قانونی بلحاظ فیصلہ جلسہ منعقدہ و روئداد [illegible]

[illegible] نہیں ہیا [illegible]

## حکم ہوا کہ

[illegible]

مولوی محمد [illegible] خان صاحب رکن مجلس۔ وکلا فریقین حاضر بحث سنی گئی

مدعی مرافعہ [illegible] اقرارنامہ دعوے دخلیابی اراضی سروے نمبر [illegible] واقع موضع [illegible] تعلقہ [illegible]

[illegible] بمقابلہ مدعی علیہ (مرافعہ) کے عدالت تحصیل [illegible] میں دائر کیا۔ عدالت ابتدائی بعد تحقیقات [illegible]

[illegible] کیا جسکی ناراضی سے مدعی علیہ مرافعہ اوس عدالت ضلع میں کیا اور کامیاب

ہوا لیکن [illegible] صوبہ صوبیدار سے فیصلہ عدالت ضلع کو منسوخ کرکے تجویز عدالت تحصیل کو بحال رکھا

جسکی ناراضی سے مدعی علیہ مرافعہ ثانی [illegible] جلسہ منعقدہ دائر کیا۔ مگر مرافعہ نامنظور ہوا اب اوس تجویز

# انڈین سٹیٹوٹ بک

## جلد سوم

## حصہ چہارم

براٹش گورنمنٹ کے ایکٹ و قواعد و سرکلر وغیرہ اسے وانی زد

معہ وجوہ و منشاء و اسپیچ ممبران کونسل واضعان قانون ہند

اور

مسودات قانون سرکار عالی معہ ضروری نکتہ چینی کے

سنہ ۱۳۰۳ فصلی

نتیجہ یہ ہوئی ہے کہ قبل اجرائے حکم امتناعی دعوے کے لئے اطمینان حاصل کرنا ضرور تھا۔ اور
[illegible] کہ حکم امتناعی [illegible] صادر [illegible] فریق اول [illegible] صحیح نہیں ہو سکتا۔

**مولوی میر افضل حسین صاحب ممبر مجلس:** مدعی نے حکم امتناعی جاری ہونے کے
[illegible] دفعہ ۴۹۲ ضابطہ دیوانی درخواست پیش کی۔ عدالت نے ادائے دعوے کا [illegible] درخواست [illegible] حکم مذکور جاری
ہونے سے [illegible] کسی [illegible] یا درخواست [illegible] بیان حلفی سے اطمینان نہیں
حاصل کیا اور حکم امتناعی جاری کر دیا۔ [illegible] اجرائے حکم مذکور [illegible] حکم مذکور کی درخواست
پیش کی اور اس درخواست کی سماعت کے لئے تاریخ مقرر ہوئی۔ تاریخ مقررہ پر فریق اول [illegible] حکم امتناعی
جاری کرایا تھا حاضر نہیں آیا [illegible] چونکہ وہ غیر حاضر ہے اور فریق ثانی کی
درخواست کی [illegible] نہیں کیا [illegible] درخواست منسوخی حکم امتناعی کو منظور کر لیا۔ جس کا [illegible]
ہماری رائے ہے کہ عدالت ابتدائی کو قبل اجرائے حکم امتناعی اس دعوے کی [illegible] اطمینان حاصل
کرنا چاہیئے تھا جو اجرائے حکم امتناعی کے لئے مدعی نے پیش کی تھی۔ اور جب درخواست منسوخی کی پیش ہوئی
تھی۔ اور اس وقت [illegible] فریق اول غیر حاضر [illegible] حکم امتناعی منسوخ نہیں ہو سکتا تھا بلکہ اور
وجوہ پر منسوخ ہو سکتی ہے جو عدالت نے ظاہر نہیں کی۔

## لہٰذا حکم ہوا

کہ مقدمہ عدالت ابتدائی میں واپس ہو کر حسب دفعہ ۱۲۵ [illegible] ستمبر ۱۹۱۰ع کے [illegible] فریقین
اس امر کا اطمینان حاصل کرے کہ آیا حکم امتناعی جاری کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں اور اس کے
لئے حکم مناسب صادر کرے۔

خرچہ وکیل اپیلانٹ کے نسبت بلحاظ نتیجہ مقدمہ کے عدالت ابتدائی تجویز کرے گی۔

**مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی مجلس [illegible] رکن:** مجھے بھی اتفاق

۵۵

| | | |
|---|---|---|
| اکتبر [illegible] | [illegible] | ۱ |
| | [illegible] | ۲ |
| | [illegible] | ۳ |

# فہرست مضامین (۴)

| | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| صحیفہ اہلحدیث [illegible] نمبر ۱۵ بابت سنہ ۱۸۹۳ء | [illegible] | ۹ |
| | [illegible] | |
| | [illegible] | |
| | [illegible] | |
| | [illegible] اثری | ۱ |
| | [illegible] | ۱۱ |
| | [illegible] | ۱۲ |
| | [illegible] اثری | " |
| | [illegible] سلام | " |
| | [illegible] | ۱۳ |

[illegible]

| [illegible] | | |
|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | ۱۱ |
| [illegible] | [illegible] | ۱۲ |
| [illegible] | [illegible] | ۲۱ |
| [illegible] | [illegible] | ۲۲ |

[illegible]

| | نام ایکٹ | صفحہ |
|---|---|---|
| ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۴ء | [illegible] | ۲۸ |
| | [illegible] | ۲۹ |
| | بیان اغراض و وجوہات | / |
| ایکٹ نمبر ۶ بابت ۱۸۹۴ء | ترمیم کرنے کے مجموعہ ضابطہ فوجداری [illegible] ۱۸۸۲ء کی دفعات ۳۴۶ و ۵۳۴ کے — | ۳۰ |
| | بیان اغراض و وجوہات — | ۳۲ |

[illegible]

| | [illegible] | صفحہ |
|---|---|---|
| ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۳ء | [illegible] | ۲۸ |
| | [illegible] | ۲۹ |
| | بیان اغراض و وجوہات | // |
| ایکٹ نمبر ۶ بابت ۱۸۹۳ء | ترمیم کرنے [illegible] مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۸۲ء کی دفعات ۲۶۶ و ۳۴۱ [illegible] | ۳۰ |
| | بیان اغراض و وجوہات | ۳۲ |

# فہرست

# فہرست گورنمنٹ گزٹ [illegible]

# گورنمنٹ ہند

## صیغہ لیجسلیٹو

## نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۴ عیسوی

## مسودہ ایکٹ

### ہراد

ترمیم کرنے مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۸۲ء اور مجموعہ قوانین تعزیرات ہند کے

چونکہ قرین مصلحت ہے کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۸۲ عیسوی اور مجموعہ تعزیرات کی ترمیم کیجائے لہٰذا اس ایکٹ کے رو سے حسب ذیل احکام صادر ہوتے ہیں۔

### مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۸۲ء

**دفعہ ۱** مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۸۸۲ء کے دفعہ ۴۴ میں تشریح مرقومہ ذیل بڑھائی جائیگی۔

*مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۸۸۲ء کے دفعہ ۴۴ میں الحاق*

تشریح - اس دفعہ میں کوئی فعل جسکا ارتکاب کسی مقام خارج برٹش انڈیا میں ہوا ہو اور جو برٹش انڈیا کے اندر صادر ہونے کے تقدیر میں ایکٹ ۴۵ مجموعہ قوانین تعزیرات ...

[illegible] ار تکاب کسی ایسے جرم [illegible] انڈیا میں [illegible] ہوا ہو اور جو برٹش انڈیا کے اندر صادر ہوتے
[illegible] ۱۳۰ و ۲۰۲ و ۳۹۸ و ۳۰۱ و ۳۰۷ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۲
[illegible] کے [illegible] لائق سزا ہوتا۔
[illegible] دفعہ ۲۱۶ کے فقرہ دوم کی جگہ جو ایکٹ
[illegible] کی دفعہ ۳ کے روسے مندرج کیا گیا تھا عبارت ما بعد
[illegible] الذیل قائم کی۔
دفعہ ۲۱۲ میں اور اس دفعہ میں
(۱) لفظ جرم میں ہر ایک ایسا فعل داخل ہے جسکے برٹش انڈیا کے باہر مرتکب
ہونے کا کسی شخص کے نسبت اظہار کیا گیا ہو اور جو برٹش انڈیا کے اندر صادر ہونے کی
صورت میں مجموعہ کے دفعات مرقوم الذیل یعنے دفعات ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷
۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۲ میں سے کسی دفعہ کے روسے لائق سزا ہوتا۔ اور ویسا ہر ایک
فعل دفعہ ۲۱۲ اور دفعہ ہذا کے مضمون کے لئے لائق سزا متصور ہوگا اس طرح کہ گویا شخص
ملزم برٹش انڈیا کے اندر مرتکب فعل مذکور کا ہوا تھا۔ اور
(۲) الفاظ پناہ دینا میں کسی شخص کو خوراک یا پوشاک یا اسباب حرب
و ضرب دینا یا اوس شخص کو کسی طرح پر گرفتاری سے نکل بھاگنے کی تائید کرنا داخل ہے۔
دفعہ ۳ ۔ مجموعہ مذکور کے دفعہ ۲۱۶ کے بعد دفعہ مرقوم الذیل
قائم کی جائیگی

مجموعہ مذکور کے دفعہ ۲۱۶ کے بعد ایک دفعہ کا الحاق۔

دفعہ ۲۱۶ (الف) جو کوئی شخص یہ جانکر یا اس بات کو باور کرنے
کی وجہ رکھکر کہ پانچ شخص یا اوس سے زیادہ لوگ ڈکیتی کرنے کے لیے
مجتمع ہونے ہیں یا بعد اونکے ڈکیتی کرنے کے اون سب کو یا اونمیں سے
کسی شخص کو خوراک یا پوشاک یا اسباب حرب و ضرب پہنچائے اوسکو قید سخت
کی سزا جسکی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے دی جائیگی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ڈکیتوں کو پناہ دینے کی بابت سزا

تشریح ۔ اس دفعہ کے مضمون کے لئے یہ امر قابل لحاظ نہیں ہے کہ آیا
برٹش انڈیا کے اندر ڈکیتی وقوع میں آئی ہے یا نہیں یا اوسکے ارتکاب کا ارادہ کیا گیا
ہے یا نہیں۔

۲

دفعات مرقوم الذیل ایکٹ ۱۸۶۰ء [illegible]

کسی دفعہ کے [illegible] لائق سزا ہوتا [illegible]

| | |
|---|---|
| اوسی مجموعہ کے دفعہ ۵۵ میں نئی تشریح کا قائم ہونا۔ | دفعہ ۲ ۔ مجموعہ مالذکر [illegible] ۱۸۶۰ء [illegible] ۱۸۸۲ء کے تشریح کی جگہ تشریح مرقوم الذیل قائم [illegible] تشریح ۔ [illegible] |

(۱) ۔ [illegible]

(۲) ۔ لفظ "مجرم" میں کوئی [illegible] جسکا ارتکاب کسی [illegible] برٹش انڈیا کے اندر صادر ہونے کی تقدیر پر مجموعہ ہذا میں [illegible] مرقوم الذیل یعنے دفعات ۳۰۲ و ۳۰۴ و ۳۸۲ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۲ [illegible] کسی دفعہ کے روسے لائق سزا ہوتا ۔

(۳) الفاظ "مجرم اشتہاری" میں ہر ایک شخص داخل ہے [illegible] عدالت [illegible] جناب نواب گورنر جنرل بہادر یا جلاس کونسل کی طرف سے کسی [illegible] کے بابت بحیثیت مجرم مشتہر ہوا ہو ۔

## مجموعہ قوانین تعزیرات ہند

۱۸۶۰ء

| | |
|---|---|
| مجموعہ قوانین تعزیرات ہند کے دفعہ ۵۵ میں الحاق | دفعہ ۳ ۔ مجموعہ قوانین تعزیرات ہند کے دفعہ ۵۵ میں تشریح مرقوم الذیل بڑھا دیجائیگی ۔ |

تشریح ۔ دفعہ [illegible] اور اس دفعہ میں لفظ "مجرم" میں ہر ایک ایسا فعل داخل ہے جسکا ارتکاب یا ارادۂ ارتکاب کسی مقام خارج برٹش انڈیا میں ہوا ہو اور جو برٹش انڈیا کے اندر صادر ہونے کی تقدیر میں دفعات مرقوم الذیل یعنے دفعات ۳۰۲ و ۳۰۴ و ۳۸۲ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۲ [illegible] میں سے کسی دفعہ کے روسے لائق سزا ہوتا اور لفظ "مجرم" میں ایک شخص داخل ہے جسکی نسبت کسی ایسے فعل کا مجرم ہونا ظاہر کیا گیا ہو ۔

| | |
|---|---|
| اوسی مجموعہ کے دفعہ ۲۰۳ میں الحاق | دفعہ ۴ ۔ مجموعہ مذکور کے دفعہ ۲۰۳ میں تشریح مرقوم الذیل بڑھائی جائیگی ۔ |

تشریح ۔ دفعات ۲۰۱ اور ۲۰۲ میں اور اس دفعہ میں لفظ "جرم" میں ہر ایک فعل داخل ہے

تحریک ... کی ہے ... ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۸۹۸ع اور مجموعہ قوانین تعزیرات ہند کے ... اور ... کی۔

... تحریک ... آنریبل ڈاکٹر ... صاحب بہادر کے استدعا کے بموجب کرتا ہوں۔ اونکے رخصت پر روانہ ہونے کے قبل اونہوں نے ایک مسودہ میرے حوالہ کیا تھا۔ اور اسکے اس مسودہ آئکٹ مین جسکے درپیش کرنے کی مین اسوقت اجازت چاہتا ہوں عموماً ... کی ... مین چاہتا ہون کہ فعل ... دونوں جرمونکی ... اطلاق ... ملا ... مسودہ میں نے صرف ایک تغیر اہم اپنے آنریبل دوست کے تیار کئے ہوئے مسودہ مین کی ہے اور اوسکے بارہ مین مین آگے چلکر کچھہ عرض کرونگا۔

صاحبان آنریبل ممبر غالباً یہہ امر منکشف ہے۔ کہ حال مین اون سرحدون پر یا اون سرحدون کے نزدیک جو ہماری ممالک مغربی و شمالی اور ممالک متوسط اور ریاست ہائے وسط ہند اور راجپوتانہ کے درمیان واقع ہے ڈکیتون اور دیگر بندش کئے ہوئے جرموں کے انسداد کے لئے موثر تدابیر کی ضرورت ہوئی ہے۔ مگر ان تدابیر کے عمل درامد مین ایک بڑی روک پیش آگئی ہے۔ ڈکیتوں کی جماعتون خواہ متفرق مجرمون کے درمیان یہہ ایک عام قاعدہ بالتحقیق جاری ہے کہ ریاستون کے علاقون مین مرتکب جرم ہو کر قلمرو برطانیہ مین رعایائے برطانیہ کے چشم پوشی کے ساتھہ پناہ گیر ہونے اور چھپ رہنے کے لئے سرحد کے اس پار آجاتے ہین۔ ہلوگون کے موجودہ مجموعہ قوانین تعزیرات ہند کے رو سے اوس شخص پر کچھہ آنچ نہیں آتی ہے جو ان رہزنون کو پناہ دیتا اور محفوظ رکھتا ہے۔ حالانکہ وہ کیسے ہی مشہور کیون ہون وہ اون جرایم کےجنکے وہ مرتکب یا ملزم ہوی ہون کیسی ہی سنگین اور بری کیون ہون۔ اسوجہ سی عہدہ داران صیغہ عدالت مجبور ہوجاتے ہین الاجبکہ خود مجرم کو پکڑ پائیں۔ اور بہت سی لوگ ایسے ہین جو رشتہ داری یا خود ... کیوجہ سی مجرم کو گرفتاری سے بچانے کے لئے باہم سانٹھہ گانٹھہ کئے ہوئے ہین۔

مجرم کو پناہ دینا یا چھپا رکھنا البتہ ایک جرم ہے جو مجموعہ مذکور کے دفعات ۲۱۲ اور ۲۱۶ ... کے لائق سزا ہے۔ مگر مجرم سے صرف وہی شخص مراد ہے جو مرتکب جرم ہوا ہو اور لفظ جرم کی تعریف مجموعہ مذکور مین اس اصطلاحی عنوان پر کی گئی ہے کہ وہ کسی ایسے قسم جرم پر حاوی نہیں ہوسکتی ہے جسکا ارتکاب کسی دیسی ریاست کے اندر ہوا ہو ... ہوسکتا ہی کہ جرم ایسا ہو کہ اگر وہ برٹش انڈیا کے اندر وقوع مین آتے تو مجرم ایک ... دراز کی قید کا یا حبس دوام ... دریائے شور ... کا

# بیان اغراض و وجوہات

اس مسودہ ایکٹ کی ضرورت ڈکیتوں کی ... کی وجہ سے پیش آئی ہے۔ یہہ لوگ وسط ہند اور دیگر ریاستوں میں ڈکیتی کرکے برٹش علاقہ میں اکثر پناہ لیتے ہیں۔ ان لوگوں کے قانون کے اور بھی مضبوط ہونی چاہئے تاکہ یہہ رہزن لوگ کسیطرح پناہ نہ پا سکیں جن لوگوں نے برٹش انڈیا کے اندر ڈکیتی کی ہے اون لوگوں کو وسط ہند اور دیگر ریاستوں میں اونکے ساتھی لوگ پناہ دیا کرتے ہیں۔

یہہ ریاستیں اوس خرابی کے دفعیہ کے لئے جس سے اون ریاستوں اور گورنمنٹ برطانیہ۔ دونوں کی رعایا کو اسقدر سنگین ضرر پہنچا ہے بمستعدی تمام گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ شریک ہوکر کارروائیاں کی ہیں اور کر رہے ہیں۔

اس موقع پر یہہ سمجھا دیا گیا ہے۔ کہ الفاظ "پناہ دینا" سے کیا مراد ہے۔

مورخہ ۳۔ اگست ۱۸۹۳ء    (دستخط) [illegible]۔ پی ہچنز

جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند کے اوس اجلاس کونسل کی کہ بغرض ... روئداد کا انتخاب جو حسب احکام ایکٹہا کے پارلیمنٹ مصدرہ سنہ ۲۴ و ۲۵ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریہ باب ۶۷۔ و مصدرہ سنہ ۵۵ و ۵۶ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریہ باب ۱۴۔ واسطے وضع کرنے آئین و قوانین کے منعقد ہوا تھا۔

یہہ اجلاس کونسل ایوان وائسریگل لاج واقع شملہ میں ۱۷۔ اگست ۱۸۹۳ء کو پنجشنبہ کے منعقد ہوا تھا۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۸۸۲ء اور مجموعہ قوانین تعزیرات ہند کی ترمیم کرنے کا مسودہ ایکٹ

جناب آنریبل سر فلیپ ہچنس صاحب بہادر نے واسطے اجازت دینے ایک مسودہ ایکٹ کے

قانون حال تسلیم ہو چکی ہے۔ ایکٹ ۱۱ مجریہ ۱۸۸۲ء کے رو سے اسی دفعہ میں ایک ضمن الحاقی اوس کی
یکی تاثیر یہہ ہے کہ لفظ "جرم" کا مفہوم اوس سے بہت زیادہ تر ہو گیا جو مقصود ہے [illegible]
اون ضمن کے بموجب اوس لفظ میں نہ صرف وہ قتل اور ڈکیتی شامل ہیں جو [illegible] کے باہر
سرزد ہوں بلکہ ہر قسم کا جرم جو وہاں صادر ہو اور بعلت جسکی مجرمون کو پناہ دینا جرم قرار
دیا جاسکتا ہو بہر حال اون امور کو ملحوظ رکہکر جو لوکل گورنمنٹ یا اوروں نے [illegible]
میں نتیجہ فی الحقیقت مصلحت [illegible] آتا ہے کہ اس بارے میں قانون یکسان ہو۔ لہذا اس مسودہ کے ایکٹ کی
دفعہ پانچ میں [illegible] اوس ضمن کو جو ۱۸۹۶ء میں وضع کئے گئے ہیں اس طرح پر قصر کردیا ہے کہ صرف
اون [illegible] قتل اور ڈکیتی [illegible] رہ گئی ہیں۔ اگر اسیدہ صاحبان خاص کمیٹی یہہ تجویز کرین کہ ۱۸۸۲ء کے
ضمن [illegible] بحال رکہا جاوے [illegible] میری دانست میں اس امر پر غور کرنا ہوگا کہ آیا اور [illegible] کو اس
مسودہ ایکٹ کے رو سے کئے گئے ہیں اوسکے موافق کردینا اور اسطرح جیسے وسعت دیا جاسکے یا
نہیں کہ جس سے وہ اون تمام جرموں پر حاوی ہو جائیں جن مجرمون کو پناہ دینا [illegible] سوا اس
کردینے کے اور فراری مجرمون کے ایک ضمن مصرح میں غالباً ایک نیا رستہ اختیار کیا جانا
سمجہا جاسکتا ہے اور لفظ "جرم" کو جہاں کہیں وہ واقع ہو قتل اور ڈکیتی وغیرہ [illegible] جرائم کی
نسبت وسعت پذیر کیا جاسکتا ہے۔ میں تمام لوکل گورنمنٹ سے بالتخصیص [illegible] ہوں کہ
وہ اپنے اپنے رای اس بارے میں ظاہر فرمائیں۔ عجب اتفاق ہے کہ جب دفعہ ۲۱۶ کو ۱۸۸۲ء
میں وسعت دی گئی تھی اوس وقت دفعہ ۲۱۲ میں جس میں اون مجرمون کے پناہ دینے والون کی نسبت حکم
مندرج ہے جو سزا پر گرفتار نہیں ہوئے ہیں یا جنکی گرفتاری کے لئے ہنوز ہدایت نہیں ہوئی ہے
اوسی قسم کے ایک ضمن کے داخل کرنے کی ضرورت نظر نہ آئی تھی۔

اس مسودہ ایکٹ کے جواب میں اس امر پر لکہونگا دوسری غرض اصلی یہہ ہے کہ اسکی تصریح کردی جائے
کہ پناہ دینے سے کیا مراد ہے۔ اور اون لوگون کی سزا دہی کے لئے حکم مندرج کیا جاتا ہے جو
اوسی قسم کی خبرگیری یا تائید اون لوگون کی کرتے ہوں جو اسیدہ ڈکیت ہوں یعنے اون
گروہ کے جو ڈکیتی کرنے کے لئے مجتمع ہوئے ہوں مگر ہنوز اپنے ارادہ کو کام میں نہ لائے
ہوں۔ لہذا اس امر کے مشخص کر دینے کی تجویز کی گئی ہے کہ مجرمون کو خوراک یا پوشاک یا
حرب و ضرب ہتہیار [illegible] یا گرفتاری سے بچنے کے لئے اونکو کسی قسم کی تائید کرنے [illegible] پناہ
دینے کے ہے

مستوجب ہو۔ لیکن چونکہ برٹش انڈیا کے باہر اوسکا ارتکاب ہوا [illegible] ایسا ارادہ جرم نہیں ہے اور دوسرے لوگ اوسکی سزا سے محفوظ ہو کر پناہ دے سکتے یا [illegible] ہیں۔

اس حالت کے خطرے کی یا اس کا موافقت کی تفصیل کے [illegible] معلوم ہوتی ہے جہاں اشخاص کے حق میں قتل اور بندش و انتظام کے ساتھ ڈکیتی دونوں [illegible] ہیں جہاں کہیں وقوع میں آئے لائق سزا ہیں اور اس امر کی بھی ایسی [illegible] ضرور ہے کہ اون کو بھی روکا جاوے کہ وہ قاتل اور ڈکیت کو ایسی اعانت یا مدد پہنچائیں جس سے وہ ملک انگلشیہ میں پہ ددگار بعد وقوع جرم قرار دئیے جائیں۔

پس اس مسودہ ایکٹ کی اصل غرض یہہ ہے کہ مجموعہ قوانین تعزیرات ہند اور مجموعہ ضابطہ فوجداری کے بعض دفعات میں لفظ جرم کے معنی کو وسعت دی جاوے تاکہ اوس میں وہ افعال داخل ہو جائیں جو برٹش انڈیا کے باہر صادر ہوں۔ اور منزل قتل یا ڈکیتی کے ہوں۔ میرا ارادہ نہیں ہے کہ ایسے افعال کو داخل کروں جیسے ڈکیتی کے لئے تیار کرنا یا ڈکیتی کا قصد کرنا۔ میں یہہ تحریک کرتا ہوں کہ ان افعال کو اصلی جرم قرار دیا جاوے جو بموجب مجموعہ قوانین تعزیرات ہند لائق سزا ہوں۔ بلکہ صرف یہی مشخص کرنا چاہتا ہوں کہ یہہ افعال مثال اوسی قسم کے افعال کے جو برٹش انڈیا کے اندر صادر ہوں جرم متصور کئے جائیں تاکہ اون اشخاص کو اونکے کیفر کردار کو پہنچایا جاوے جو برٹش انڈیا کے اندر افعال یا ترک افعال مجرمانہ کے تعلق کی وجہ سے مجرم ہوں۔

اس مسودہ ایکٹ کا اثر مجموعہ ضابطہ فوجداری کے دفعات ۴۴ اور ۴۵ پر ہوگا جنکی رو سے قانوناً یہہ ذمہ داری عائد کیگئی ہے کہ بعض جرائم مصرحہ کے ارتکاب کے رپورٹ کیجائے جنمیں دو قتل اور ڈکیتی کے جرم ہیں۔ مجموعہ ضابطہ مذکور کے ان دفعات کے ساتھ مجموعہ قوانین تعزیرات ہند کے دفعات ۱۵۶ و ۱۵۵ و ۲۰۲ و ۲۰۳ تعلق رکھتے ہیں جنمیں اون اشخاص کی سزا دہی کے لئے حکم مندرج ہے جو اس ذمہ داری کے برخلاف یا تو مطلق خبر نہ پہنچائیں یا ایسی خبر پہنچائیں جو جھوٹی اور مغالطہ دینے والی ہو۔ اور دفعہ ۲۰۱ میں بھی اس جرم کے بابت یعنی مجرم کو بچانے کے لئے شہادت کے غائب کر دینے کے بابت حکم مندرج ہے۔ اور بالاحدود اور دفعات میں جنکا ذکر اوپر کیا گیا یعنے دفعات ۲۱۲ و ۲۱۶ کہ یہہ پناہ دینے والوں کے لئے مقصود ہیں دفعہ ۲۱۶ میں جو درباب پناہ دینے اون فراری قیدیوں یا مجرموں کے ہے جنکی گرفتاری کا حکم ہوا ہو۔ جرائم واقع ریاست ہائے غیر کو داخل کر دینے کی ضرورت از طرف صاحبان

# گورنمنٹ ہند

## صیغہ لیجسلیٹیو

مسودہ مندرجہ ذیل کونسل عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند واضع آئین و قوانین کے حضور میں ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۸۹۳ء کو پیش ہوا۔

## نمبر ۱۵ بابت سنہ ۱۸۹۳ء

## مسودۂ ایکٹ بغرض ترمیم ایکٹ اسٹامپ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۹ء متعلق پالیسیہائے بیمہ خطرات بحری اور سارٹیفکیٹ ہائے نیلام کے

مجھے لازم ہے۔ کہ قبل اختتام تقریر کے اوس گرمجوشی کا اظہار کرون کہ جس گرمجوشی سے

وہ ہمارا والیان ریاست جنکو اس معاملہ سے خاصۃً واسطہ ہے ہمارے عہدہ دارون کے

ساتھ اس معاملے مین شریک کار ہین۔ اس مسودہ ایکٹ کی غرض یہہ ہے۔ کہ اونکی رعایا کے

کی حفاظت اور اونکے قلمرو مین قزاقی کا انسداد کیا جاے۔ گر برعکس حالت کے ظہور مین آنے سے

اوسی قسم کی دشواریان پیدا ہوئی ہین۔ یعنے لوٹیرے قلمرو برطانیہ سے بہاگ جاتے ہین اور

ریاستہاے مذکور مین اپنے رفیقون کے ہان پناہ پاتے ہین اور وہ اونکی خبرگیری کرتے

ہین۔ بہرحال مین یہہ کہتا ہون کہ درباروں کے طرف سے ایسے روکنے کے لئے بڑے

کوششین ہو رہی ہین۔ اور جب یہہ مسودہ قانون بنکر جاری ہو جائیگا اوسوقت ہماری عہدہ دار

بھی اپنے ذمہ کے فرائض دربارہ خصوص اون ریاستون کے ادا کرینگے۔

تحریک نمایش ہوکر منظور ہوئی۔

نیز جناب آنریبل سر فلیپ ہچنس صاحب بہادر نے مسودہ ایکٹ مذکور کو پیش کیا۔

جناب آنریبل سر فلیپ ہچنس صاحب بہادر نے یہہ بھی تحریک کی کہ مسودہ ایکٹ مذکور مع

بیان اغراض و وجوہات گزٹ آف انڈیا مین بزبان انگریزی اور سرکاری گزٹ ہاے مقامی مین بزبان

انگریزی اور ایسی دیگر زبانون مین جو لوکل گورنمنٹ مناسب سمجھے چہپکر مشتہر ہو۔

تحریک نمایش ہوکر منظور ہوئی۔

(دستخط) اس۔ ہاردی۔ جیمس۔

سکرٹری گورنمنٹ ہند

۱۱

**دفعہ ۱۲** — رقوم بیمہ ایکٹ ۱۹۳۸ء کے تحت بیمہ کاری کے بابت

سجائے حصہ (الف) مروجہ بیمہ ایکٹ ۱۹۳۸ء رقوم اور روپیہ ایکٹ ۱۹۳۸ء کے جو سب بیمہ کاری کی بیمہ سارت مندرجہ ذیل پاکر کیجائیگی۔ یعنی۔

| شرح اسٹامپ مناسب | قسم دستاویز |
| --- | --- |
| | (الف) جب بیمہ خطرات بحری سے متعلق ہو |
| | (۱) جب بیمہ بحری کے لئے یا سفر بحری کا ہو۔ |
| ۱ر | (۱) جس صورت میں پریمیم یا معاوضہ دو آنہ یا اوس سے کم کے بابت فیصد سے زیادہ ہو تو ہر ایک ہزار روپیہ پالیسی لیا جائے |
| ۲ر | (۲) ہر صورت دیگر میں بابت ہر پوری تعداد الف اور بابت ہر جز والف کے ہر ایک ہزار روپیہ پالیسی بیمہ کیا جائے |
| | (۲) جب بیمہ میعادی سفر کا ہو |
| | (۳) بابت ہر پوری تعداد الف اور ہر بابت ہر جز والف کے جس کا ہزار روپیہ پالیسی بیمہ کیا جائے۔ |
| ۳ر | جس صورت میں کہ بیمہ کسی ایسی میعاد کے لئے کیا جائے جو چھ مہینے سے زیادہ ہو |
| ۴ر | جس صورت میں کہ بیمہ کسی ایسی میعاد کے لئے کیا جائے جو چھ مہینے سے زیادہ اور بارہ مہینے سے زیادہ ہو |

## سارٹیفکٹ بابت نیلام

**دفعہ ۱۳** — عدم اطلاق دفعہ ۲۴ ایکٹ ۱۸۶۹ء — ایکٹ مذکور کے دفعہ ۲۴ کی بہ نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ وہ کسی ایسے سارٹیفکٹ نیلام جو ۱۸۶۵ء ایکٹ مذکور میں مندرج ہے متعلق نہیں ہے اور

۱۰

ہرگاہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ متعلق پالیسہائے بیمہ خطرات بحری اور انکے بارے قوانین کے ایکٹ اسٹامپ بابت ۱۳۱۹ف صادر ۱۳۱۹ء کی ترمیم کی جائے۔ لہٰذا اس کے رو سے حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

## پالیسہائے بیمہ خطرات بحری

۱۳۱۹ف

**دفعہ ا۔** ایکٹ اسٹامپ بابت ۱۳۱۹ف کے دفعہ ۷ اور دفعہ ۸ کے درمیان میں دفعہ حسب ذیل قائم کی جائیگی یعنی۔

ایکٹ نمبر ا ۱۳۱۹ف کے دفعات ۷ و ۸ کے درمیان میں بابت بیمہ خطرات بحری دفعہ جدید کا قائم کیا جانا۔

**دفعہ ۷ (الف)۔** (۱)- کوئی معاہدہ بیمہ خطرات بحری کا (باستثنائے بیمہ کے جو دفعہ ۵۰۴ ایکٹ مرچنٹ شپنگ ایکٹ مصدرہ ۱۸۹۴ء میں مذکور ہے) جائز ہوگا بجز اسکے کہ وہ پالیسی بیمہ خطرات بحری میں تحریر کر دیا جائے"۔

پالیسہائے بیمہ خطرات بحری

باب ۲۳ ایکٹ پارلیمنٹ مصدرہ ۲۶ ۲۵ سنہ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا۔

(۲)- کوئی پالیسی بیمہ خطرات بحری کی جو میعاد کے لئے ہو کسی ایسی میعاد کیلئے نہ ہوگی جو بارہ مہینے سے زیادہ ہو۔

(۳)- کوئی پالیسی بیمہ خطرات بحری کے جائز ہوگی بجز اسکے کہ اسمیں اس جائداد کے خطرہ یا اندیشہ یا اس میعاد کی جسکے لئے بیمہ کیا جاوے اور جسکو انڈر رائٹر یا انڈر رائٹرز (یعنی ایسے اشخاص کے جو بیمہ کریں) نام کی اور ان تعداد یا تعداد رقم زر کی جسکا بابت بیمہ کیا گیا ہو تصریح کر دیجاوے"۔

(۴)- جس صورت میں کہ بیمہ خطرات بحری سفر بحری کے لئے یا سفر بحری پر اور میعاد کے لئے کیا جاوے یا جہاز کے مقام مقصود پر پہنچ جانے اور وہاں پر لنگر کرنے کے بعد تیس دن سے زیادہ کسی میعاد سے متعلق یا اس پر حاوی ہو تو پالیسی کا اس پالیسی کا محصول ادا کیا جائیگا جو سفر بحری کے لئے یا سفر بحری پر ہو اور نیز اس پالیسی کا محصول ادا کیا جائیگا جو میعاد کے لئے ہو۔

[illegible]

۲ - اکتوبر ۱۸۹۱

[illegible]

سکرٹری گورنمنٹ ہند

---

# تصحیح غلطی

---

ترجمہ مسودہ نمبر ۱۵ بابت ۱۸۹۳ء مطبوعہ حصہ ۵ اُردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ مورخہ ۱۷ فروری ۱۸۹۴ء کے دفعہ ۴ میں جو گزٹ مذکور کے حصہ ۵ کے صفحہ ۳۳ میں درج ہے۔ بجائے "قبل اضافہ زر ثمن نیلام" کے الفاظ "صرف" لفظ کیا جائیگا کے قبل الفاظ "زر ثمن نیلام" کے لفظ "صرف" اضافہ کیا جائیگا۔ پڑھنا چاہیئے۔

---

۱۳ | سارٹیفکیٹ کا ڈگری کی مثل ہونا | کسی دیوانی عدالت کی ڈگری

مگر شرط یہ ہے کہ دفعہ ہذا کی کسی امر مضمون سے یہ نہ سمجھا جائیگا کہ وہ ایسی ڈگری یا حکم پر موثر ہے جو کسی [illegible] یا معاہدہ دارالحکومت قبل نفاذ ایکٹ ہذا صادر کیا گیا ہو۔

ترمیم ضمیمہ ایکٹ ۱۸۷۹ء کے ماتحت سارٹیفکیٹ کا نیلام کے

۹ دفعہ ۱۲ — ایکٹ ہذا کے ضمیمہ کے ہر ایک اندراج کے ستون ۲ میں الفاظ "نیلام" کے بعد الفاظ "یا صرف" کا اضافہ کیا جائیگا۔

## مسودہ کی وجوہ و منشار کا بیان

۱ — مسودہ ہذا کا منشا و مقصد یہ ہے کہ (الف) حتی الامکان اس امر کا انتظام کیا جائے کہ پالیسی ہائے بیمہ خطرات بحری اُن اصولوں کے مطابق کر دیا جائے جو سلطنت متحدہ (یعنی انگلستان برٹش و آئرلینڈ) کے لئے ایکٹ اسٹامپ ۱۸۹۱ء (دفعات ۹۲ و ۹۳ و ۹۴) و ضمیمہ ایکٹ پارلیمنٹ مصدرہ ۱۹۰۰ء ۵۵۵ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا) مقرر ہوا ہے — اور (ب) یہ امر صاف کر دیا جائے کہ متعلق سارٹیفکیٹ ہائے نیلام کے ایک طرح اسٹامپ ہند ۱۸۷۹ء کے ضمیمہ اول کی مد ۱۲ حسب منشا دفعہ ۴ ایکٹ مذکور سے کیا مراد ہے۔

## پالیسی ہائے بیمہ خطرات بحری

۲ — فی الحال ملک ہند میں پالیسی ہائے خطرات بحری کی شرح محصول اسٹامپ دیگر ممالک کی شرح سے عموماً زیادہ ہیں اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سا کاروبار متعلقہ بیمہ خطرات بحری جو ہندوستان میں ہوا کرتا تھا موقوف ہو گیا اس امر کی نسبت عرصہ سے شکایتیں کلکتہ و بمبئی سے موصول ہوئی ہیں اور عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل کی یہ رائے ہے کہ جو درخواست ان عرضداشتوں میں کی گئی ہے کہ شرح محصول اسٹامپ پالیسی ہائے بیمہ خطرات بحری کم کر دیئے جائیں وہ عموماً منظور کئے جانے چاہئے۔

## سارٹیفکیٹ ہائے نیلام

۳ — دربارہ دستاویزات جو بحث ہیں اور جو بلحاظ (نفع و نقصان) عامہ خلائق کے ایک نہایت اہم اور ضروری قسم کی بحث ہے دیکھو [illegible]

انڈین لاء رپورٹس — جلد ۱۰ — کلکتہ — صفحہ ۹۲

" " ۵ — مدراس " ۱۸ — معاوضہ کے حساب سے محصول اسٹامپ ادا کیا جاوے۔

" " " ۲۲۱ — بالفعل اس مسئلہ کی بابت اختلاف رائے ہے۔

# گورنمنٹ ہند

## صیغہ لجسلیٹیو

مسودہ مندرجۂ ذیل کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی و اودھ واضع آئین و قوانین کے حضور ۲۱ فروری ۱۸۹۲ء کو پیش ہوا۔

## مسودہ نمبر ۴ بابت ۱۸۹۲ء

مسودہ ایکٹ بغرض جواز رجسٹری و تصدیق بعض دستاویزات کے ممالک مغربی و شمالی و اودھ میں۔

۸ سنہ ۱۸۷۱ء
۳ سنہ ۱۸۷۷ء

ہرگاہ از روے دفعہ (۵) ایکٹ رجسٹری ہند مصدرہ ۱۸۷۱ء اور ایکٹ رجسٹری ہند مصدرہ ۱۸۷۷ء یہ حکم صادر ہوا تھا کہ جو حصص ضلع بحکم لوکل گورنمنٹ قائم کئے جائیں اور اُنکے حدود اور ہر ایسا تغیر و تبدل جو حدود مذکورہ میں کیا جاے وہ سب مقامی گزٹ سرکاری میں شایع کئے جائیں اور ہر ایسا تغیر و تبدل ایسے شایع کئے جانے کے بعد اس تاریخ سے نافذ الاثر کیا جاے جو اشاعت مذکورہ میں مندرج ہو۔

اور ہرگاہ حسب دفعہ ۷ ایکٹ ہاے سنہ مذکورۂ حکم صادر ہوا تھا کہ لوکل گورنمنٹ

ہو جانے کے وقت ... [illegible] ... اُن حصص ضلع کو کے حصص ملحقہ کے حدود میں [illegible] کی جانے کے وقت سے ... ایسی دستاویزات کی جو جائداد غیر منقولہ واقع حصص ضلع مقدم الذکر سے متعلق نہیں اور دیگر دستاویزات کی جنکی اُن حصص ضلع میں تکمیل ہوئی وقتاً فوقتاً حصص ضلع موخر الذکر میں رجسٹری یا تصدیق عمل میں آئی ہے۔ اور (ب) [illegible] کو مصرحہ خانہ ۴ ضمیمہ دوم سے قائم کئے جانے۔ اور اُسکے حصہ ضلع مصرحہ خانہ ۳ ضمیمہ دوم میں سے علیحدہ کئے جانے کے وقت سے اُن دستاویزات کی جنکی حصہ ضلع مقدم الذکر میں تکمیل ہوئی یا جو جائداد غیر منقولہ واقع حصہ ضلع مذکور سے متعلق نہیں رجسٹری یا تصدیق وقتاً فوقتاً حصہ ضلع جدید مذکور میں عمل آئی ہے۔

اور ہرگاہ دفاتر متعلقہ حصص ضلع مصرحہ خانہ ۲ ضمیمہ سوم حصص ضلع مذکور میں قائم نہیں کئے گئے ہیں بلکہ وہ اُن حصص ضلع میں قائم کئے گئے ہیں جنکی تصریح حصص مقدم الذکر کے مقابل میں خانہ ۳ ضمیمہ سوم کی گئی ہے۔

اور ہرگاہ اُن دستاویزات کی جنکی منجملہ حصص ضلع کو مصرحہ خانہ ۲ ضمیمہ سوم ہر حصہ ضلع میں تکمیل ہوئی یا جو اسکی موقوفہ جائداد غیر منقولہ سے متعلق نہیں رجسٹری یا تصدیق وقتاً فوقتاً اسی دفتر میں عمل میں آئی جو اُن حصص ضلع میں قائم ہوا جنکی تصریح حصہ ضلع مذکور کے مقابل میں خانہ ۳ ضمیمہ سوم کی گئی ہے۔

اور ہرگاہ نسبت جواز رجسٹری یا تصدیق دستاویزات مذکور کے شکوک پیدا ہوئے ہیں۔

اور ہرگاہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ شکوک مذکور رفع کر دیئے جائیں اور دستاویزات مذکور کی رجسٹری یا تصدیق کے جواز کے قائم رہنے کا اعلان کر دیا جائے۔

لہذا از روئے تحریر ہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

دفعہ ۱۔ (۱) جائز ہے کہ ایکٹ ہذا بنام "ایکٹ بغرض جواز رجسٹری و تصدیق بعض دستاویزات کے ممالک مغربی و شمالی و آودھ میں" موسوم

| نام و آغاز |
| --- |

کیا جائے۔ اور

(۲) ایکٹ ہذا فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۱۵

کو چاہئے کہ ہر حصہ ضلع میں ایک دفتر سب رجسٹرار قائم کرے -

اور ہرگاہ از روئے دفعہ ۲۸ ایکٹ ہاے مذکور کے حکم دیا ہوا ہے کہ دستاویزات (دستاویزات) متعلقہ جائداد غیر منقولہ [illegible] رجسٹرار کے دفتر میں پیش کئے جائیں جسکے حصہ ضلع کے اندر کل [illegible] مذکور واقع ہو -

اور ہرگاہ از روئے دفعہ ۹۰ ایکٹ ہاے مذکور کے حکم دیا گیا تھا کہ ہر دستاویز (دستاویزات) بجز اسکے جسکا ذکر دفعہ ۲۸ میں ہے اور بجز نقل ڈگری یا حکم کے بغرض رجسٹری اس سب رجسٹرار کے دفتر میں جسکے حصہ ضلع میں دستاویز مذکور کی تکمیل ہوی ہو یا کسی سب رجسٹرار کے دفتر میں جو لوکل گورنمنٹ موصوف کا ماتحت ہو اور جسکے دفتر میں وہ کل اشخاص جنہوں نے دستاویز مذکور کی تکمیل کی ہو اور جنکو ازروے دستاویز مذکور کوئی دعوے یا استحقاق ہو اسکی رجسٹری کرانا چاہیں [illegible] پیش کیجاسکتی ہے -

اور ہرگاہ دفتر سب رجسٹرار ان حصص اضلاع ممالک مغربی و شمالی اودھ میں جنکی تصریح خانہ ۲ ضمیمہ اول میں کیگئی ہے موقوف کر دیا گیا ہے اور حصص اضلاع ملحقہ ان حصص اضلاع کے حدود میں داخل کر دئے گئے ہیں جنکی تصریح ضمیمہ مذکور کے خانہ ۴ میں کیگئی ہے -

اور ہرگاہ وہ حصہ ضلع جو اب بنام دودھی مشہور ہے اور ممالک مغربی و شمالی کے ضلع مرزاپور میں واقع ہے اور جو ضمیمہ دوم کے خانہ ۴ میں مذکور ہے حصہ ضلع رابرٹس گنج واقع ضلع مذکور میں سے علیحدہ کرکے قائم کیا گیا ہے -

اور ہرگاہ حصص ضلع مذکورہ کی حدود کے تغیر او تبدل اور حصہ ضلع جدید مذکور قائم کئے جانے کی اشاعت سرکاری گزٹ مقامی میں بحکم لوکل گورنمنٹ حسب حکم دفعہ ۵ ایکٹ رجسٹری ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۱ع یا ایکٹ رجسٹری مصدرہ سنہ ۱۸۷۷ع حسب ضابطہ عمل میں نہیں آئی -

اور ہرگاہ باوجود اس امر کے کہ اشتہارات مذکورہ صدر شایع نہیں کئے گئے (الف) دفتر سب رجسٹرار کے حصص ضلع مصرحہ خانہ ۲ ضمیمہ اول میں سے موقوف

سنہ ۱۸۷۱ع
سنہ ۱۸۷۷ع

۱۸

| | |
|---|---|
| ان رجسٹری یا تصدیق اسناد دستاویزات کا جو حصص ضلع مفصلہ ضمیمہ سوم میں تحریر ہوئی ہوں — | رجسٹری یا تصدیق [illegible] رجسٹری مجریہ [illegible] ۱۸۶۱ء [illegible] ایکٹ رجسٹری مجریہ [illegible] ۱۸۶۶ء کی رو سے [illegible] جائداد غیر منقولہ سے متعلق ہو جو کسی ضلع مصرحہ ضمیمہ دوم میں واقع ہو۔ اور ہر ایسی دستاویز کے ساتھ جس کی [illegible] ضلع کو رجسٹری ہوئی ہو۔ |

اور جس کی رجسٹری یا تصدیق اس دفتر میں ہوئی ہو جو اس حصہ ضلع کا قائم [illegible] جس کی صراحت حصہ ضلع بمقام الہ کر کے کالم دوم بحالت ضمیمہ سوم کی گئی ہو۔ [illegible] ۸ و ۴ و ۶ و ۴۹ و ۸۹ ۱۹ ایکٹ رجسٹری مجریہ ۱۸۶۱ء یا ایکٹ رجسٹری مجریہ [illegible] ۱۸۶۶ء سمجھا جائیگا کہ ان کی رجسٹری یا تصدیق حسب ایکٹ رجسٹری مجریہ ۱۸۶۱ء یا ایکٹ رجسٹری مجریہ ۱۸۶۶ء (جیسی کہ صورت ہو) [illegible] عمل میں آئی۔

۸ سنہ ۱۸۶۱ء
۲ سنہ ۱۸۶۶ء
۲ سنہ ۱۸۶۶ء
۸ سنہ ۱۸۶۱ء
۳ سنہ ۱۸۶۶ء

## مسودہ کے وجوہ اور منشا کا بیان

[illegible] اوقات متعلقہ ملک اودھ کے ممالک مغربی شمالی [illegible] میں شامل ہونے سے قبل اور بعد دونوں زمانوں میں۔ یہ امر مصلحت معلوم ہوا کہ [illegible] رجسٹری کے حصص ضلع واقع ملک اودھ میں اسطرح سے تغیر اور تبدیل کیا جائے کہ ایسے حصص ضلع کو موقوف کر دیا جائے جنکا کام اور آمدنی اسقدر ہیں کہ ایک جداگانہ دفتر کا اسکے لئے قائم رکھا جانا [illegible] ہو اور ہر ایسے حصہ ضلع [illegible] رقبہ کسی حصہ ضلع ملحقہ میں داخل کر دیا جائے۔ [illegible] نتیجہ ہے کہ ۲۷ حصص ضلع [illegible] ایسے [illegible] تخفیف میں آئے۔ منجملہ اسکے چند حصص ضلع تخفیف شدہ کے [illegible] کر دی گئی ہیں [illegible] اغراض کے حصص ضلع مذکور کسی [illegible] رجسٹری [illegible] حصص متصل [illegible] حصہ ضلع تخفیف شدہ کے [illegible] کا [illegible] صرف ان حصہ ضلع کے دفتر میں منتقل کر دئے گئے جس میں ہر حصہ ضلع تخفیف شدہ شامل کیا گیا۔ اور اس وجہ سے دو جداگانہ سلسلے رجسٹروں اور کاغذات کے ایسے ہر دفتر مشترکہ میں ایک ہی رجسٹرار کے قبضہ میں قائم رکھے گئے۔

ان انتظامات کے کرنے میں انسپکٹر جنرل رجسٹری نے احکام دفعات ۵ و ۷ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء و ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ء کی تعمیل فرو گذاشت کی۔

دفعہ ۱ ۔ ہر ایسی دستاویز کی نسبت ۔ جو منجملہ اقسام مصرحہ دفعہ ۲۸ ایکٹ [illegible] مصدرہ سنہ ۱۸۶۴ع اور ایکٹ [illegible] مصدرہ [illegible] کسی قسم کی دستاویز ہو ۔ اور جو کسی ایسی جائداد غیر منقولہ سے متعلق ہو ۔ جو کہ اس حصہ ضلع مصرحہ جدول ۲ ضمیمہ اول میں واقع ہوا ۔ ہر

| | |
|---|---|
| جوار جسٹری یا تصدیق ایسی دستاویزات کا جو حصص ضلع مصرحہ ضمیمہ اول سے متعلق ہوں | |

اور دستاویز کی نسبت ۔ جو کسی ایسے حصہ میں لکھا یا ہوئی ہو ۔ اور جسکا بعد ہونے کی وقت سے رجسٹرار کے حصہ ضلع متعلقہ کو بھیجا اور داخل کیے جانے [illegible] اس ضلع میں جسکی تصریح مقام الذکر ضمیمہ [illegible] ایسے اور [illegible] اسکی رجسٹری یا تصدیق حصہ ضلع مذکور مصرحہ جدول ۲ ضمیمہ مذکور میں عمل میں آئی ہو ۔ بالحاظ کسی امر مندرجہ دفعات ۵ و ۷ و ۲۸ و ۲۹ ایکٹ رجسٹری [illegible] مصدرہ سنہ ۱۸۷۱ع یا ایکٹ رجسٹری مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۶۶ع یہ سمجھا جائیگا کہ اسکی رجسٹری یا تصدیق حسب ایکٹ رجسٹری ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۱ع یا ایکٹ رجسٹری مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۶۶ع (جیسی کہ صورت ہو) حسب ضابطہ عمل میں آئی

ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ع
ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ع
ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱
ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۶

دفعہ ۲ ۔ ہر ایسی دستاویز کی نسبت ۔ جو منجملہ اقسام مصرحہ دفعہ ۲۸ ایکٹ رجسٹری ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۱ع و ایکٹ رجسٹری مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۶۶ع کسی قسم کی دستاویز ہو ۔ اور جو کسی ایسی جائداد غیر منقولہ سے متعلق ہو جو حصہ ضلع مصرحہ جدول ۴ ضمیمہ دوم میں واقع ہو اور ہر ایسی دستاویز کی نسبت جسکا حصہ ضلع مذکور میں

| | |
|---|---|
| جواز رجسٹری یا تصدیق ایسی دستاویزات کا جو حصص ضلع مصرحہ ضمیمہ دوم سے متعلق ہوں ۔ | |

ہوئی ہو ۔ اور جسکی بعد قائم کیے جانے حصہ ضلع مذکور کے بذریعہ اسکی علیحدگی سے حصہ ضلع مصرحہ جدول ۲ ضمیمہ مذکور سے اور قبل نافذ ہونے ایکٹ ہذا کے حصہ ضلع مصرحہ جدول ۴ ضمیمہ مذکور میں رجسٹری یا تصدیق عمل میں آئی ہو بلالحاظ کسی امر مندرجہ دفعات ۵ و ۲۸ و ۲۹ ایکٹ رجسٹری ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۱ع یا ایکٹ رجسٹری مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۶۶ع یہ سمجھا جائیگا کہ اسکی رجسٹری یا تصدیق حسب ایکٹ رجسٹری ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۱ع یا ایکٹ رجسٹری مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۶۶ع (جیسی کہ صورت ہو) حسب ضابطہ عمل میں آئی ہے ۔

ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ع
ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ع
ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ع
ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ع

دفعہ ۳ ۔ ہر ایسی دستاویز کی نسبت ۔ جو منجملہ اقسام مصرحہ دفعہ ۲۸ ایکٹ

ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱
ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ع

رجسٹری کے ضلع الہ آباد کے حصہ ضلع جہانپور کے سب رجسٹرار کا دفتر شہر الہ آباد حصہ ضلع کے اندر قائم ہے اور پرگنہ (یا محصل) کے سب رجسٹرار لکھنؤ کا دفتر شہر کے حصہ ضلع کی حدود کے اندر قائم ہے اور حصہ ضلع بنی گنج واقع ضلع رجسٹری سیتاپور موقوفہ ملک اودھ کا دفتر کو بھی قائم ہے جو مقام حصہ ضلع مذکور کی حدود کے باہر ہے۔

حصہ ضلع جہانپور واقع ضلع رجسٹری ہمیرپور کے سب رجسٹرار کی بابت یہ عادت رہی کہ وہ اپنا دفتر اس کے ایک حصہ میں نہیں تال میں رکھتا ہے جو مقام باہر حصہ ضلع کی حدود کے باہر ہے۔

ان حکموں کی صورت میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خلاف احکام دفعہ ۷ ایکٹ رجسٹری کارروائی ہوئی ہے۔

اس بے ضابطہ کارروائی کا نتیجہ یہ ہے کہ ان دستاویزات کی رجسٹری کی نسبت شکوک واقع ہوئے ہیں جو حصص ضلع تخفیف شدہ اور منقسمہ سے متعلق ہیں اور جن کی رجسٹری مطابق دفعہ ۸ ایکٹ مذکور کے ایسے سب رجسٹرار کے دفتر میں ہوئی جو اس حصہ ضلع میں کل یا کوئی جز اس جائداد کا واقع تھا جس سے دستاویز کو تعلق رکھتی تھی جس میں دستاویز مذکور کی تکمیل ہوئی تھی۔

یہ بے ضابطگیاں اب معلوم ہوئیں اور یہ ضرور ہوا کہ ان دستاویزات کی رجسٹری جائز قرار دی جائے جن کی رجسٹری بار مشترکہ اور منقسمہ میں بخلاف مطابقت احکام ایکٹ مذکور عمل میں آئی۔

(دستخط) ایف جامکیس
ار ایچ میکلوڈ
سکرٹری لیجسلیٹیو کونسل ممالک مغربی و شمالی و اودھ

## گورنمنٹ ہند

### صیغہ لیجسلیٹیو

مسودہ مندرجہ ذیل کونسل جناب نواب گورنر جنرل بہادر بہ واضع آئین و قوانین کے حضور میں ۱۵ فروری سنہ ۱۸۹۳ عیسوی کو پیش ہوا

جو حصص ضلع باہم کر مشترک کئے گئے انکی حدود کی تبدیلی کی بابت لوکل گورنمنٹ کی منظوری حاصل نہ کی گئی اور تبدیلی مذکور کی بابت کوئی اشتہار مطابق منشاء دفعہ ۵ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۶۶ء جاری نہیں ہوا۔ پس اس تغیر و تبدل حدود کے جواز کے لئے کارروائی قانونی کی ضرورت ہوئی۔ علاوہ ازیں حسب منشاء دفعہ ۷ اس امر کی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ سب رجسٹرار کا دفتر نامزدہ کے حصہ ضلع کی حدود کے اندر واقع ہو۔ بنا برایں ان صورتوں میں بھی جنمیں ایک جداگانہ دفتر قائم رکھا گیا کسی دفتر کا بلا حکم قانونی کسی ایسی جگہ پر منتقل کیا جانا جو کسی دوسرے حصہ ضلع کی حدود کے اندر ہو خلاف احکام ایکٹ مذکور متصور ہو سکتا ہے

اسیطرح سے ممالک مغربی و شمالی میں فرست رجسٹرار حصہ ضلع تحصیل پیلی بھیت واقع ڈسٹرکٹ کے ضلع بریلی کا دفتر اسپیشل سب رجسٹرار حصہ ضلع میونسپل [illegible] رہیں شامل کیا گیا۔ اور پرگنہ سنگرولی جسمیں علاقہ دودہی واقع ضلع مرزاپور داخل ہے ایک جداگانہ حصہ ضلع قائم کیا گیا اور اوسکے لئے ایک سب رجسٹرار مقرر کیا گیا۔ اس حصہ ضلع میں بعد اس طرح سے توسیع کیگئی کہ شہ کوں پرگنہ اگوری اسمیں داخل کیا گیا۔ جو حصہ ضلع اسطرح سے قائم کیا گیا وہ اس حصہ ضلع کا ایک جزو ہو گیا جو نام رابرٹس گنج موسوم ہے۔

[illegible] سنگرولی [illegible] رابرٹس گنج کے بابت اشتہار ضروری حسب دفعہ ۵ جاری ہوا لہذا تمول دو حصہ ضلع سنگرولی کا اور قائم کیا جانا حصہ ضلع رابرٹس گنج کا خلاف احکام قانونی تھا۔

وقتاً فوقتاً اس امر کی ضرورت ہوئی کہ ممالک مغربی و شمالی کے متعلق بڑے بڑے شہروں کے لئے اسپیشل سب رجسٹرار مقرر کئے جائیں اور اس غرض سے ہر شہر رقبہ موقوعہ اندرون حدود میونسپلٹی ایک جداگانہ حصہ ضلع قائم کیا گیا اور ایک دفتر معہ اسپیشل سب رجسٹرار کے اوسکے لئے مقرر کیا گیا۔ مگر اصل حصہ ضلع سابقہ کے حصص متصلہ بدستور سابق قائم رہے اور شہر کے دفتر کے قائم ہونے کے وقت سے جداگانہ حصص ضلع معہ اپنے دفتر کے ہو گئے۔ لیکن ان مقامات کے متصل کے حصص ضلع کے دفتر انہیں مقامات میں قائم رہے جہاں وہ ابتداً حدود میونسپلٹی کے اندر قائم ہوگئے تھے اور اس طرح سے دفاتر مذکور ایک دوسرے حصہ ضلع میں قائم رہے جو حصہ [illegible] سے متعلق ہیں۔

میں آئے یا اس میں ہو کر گذرنے کی نسبت۔

(ج) نسبت ارتکاب یا قصد ارتکاب کسی جرم غیر قابل ضمانت یا کسی جرم کے جو از روئے دفعہ ۱۴۳ یا ۱۴۴ یا ۱۴۵ یا ۱۴۷ یا ۱۴۸ مجموعہ تعزیرات آصفیہ کے قابل سزا ہے اس گاؤں میں یا اُسکے قریب۔

(د) نسبت وقوع کسی موت اتفاقی یا غیر طبعی کے یا کسی ایسی موت کے جو بحالات مشتبہ وقوع میں آئی ہو اس گاؤں میں یا اُسکے قریب۔

(ہ) ہر ایسے امر کی نسبت جسکی بابت یہ احتمال ہو کہ وہ امن کے قائم رہنے یا جرم کے انسداد یا جسم یا مال کے حفاظت پر موثر ہوگا اور جسکی نسبت مجسٹریٹ ضلع نے از روئے حکم عام یا خاص مصدرہ بطور ماقبل لوکل گورنمنٹ اسکو اطلاع دینے کی ہدایت کی ہو۔

(تشریح) ۱۔ دفعہ ہذا میں گاؤں میں گاؤں کی اراضی بھی داخل ہے۔

(تشریح) ۲۔ مجسٹریٹ ضلع مجاز ہے کہ دفعہ ہذا کی اغراض کے لئے کسی ایسے گاؤں میں ایک یا زیادہ گاؤں کے مکھیا مقرر کرے جسمیں کوئی ایسا مکھیا کسی دوسرے قانون کی رو سے مقرر نہوا ہو۔

## مسودہ کی وجوہ اور منشاء کا بیان

اس مسودہ کا مقصد یہ ہے کہ عامہ خلائق پر یہ فرض عائد کیا جائے کہ وہ ایسے مجمع ناجائز اور بلوہ کے مخبر ہوں جنکے ارتکاب یا قصد ارتکاب کی نسبت اطلاع دیں جنکا انکو علم ہو۔ اور مناسب ہے یہ کہ جہاں وہ مقتدر ہیں ان عہدہ داروں میں داخل کر دیا جائے جنپر از روئے دفعہ ۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری حکام کو اطلاع دینا واجب ہے۔ اور ایسے امور میں جنکی نسبت اطلاع دینا چاہئے مجمع ناجائز اور بلوہ اور عموماً دیگر معاملات متعلقہ قیام امن و امان و انسداد جرائم داخل کر دئے جائیں۔ یہ خیال کیا گیا ہے کہ کل اشخاص کو جو علم رکھتے ہوں امن و امان خلائق کے خلاف و فتنہ کے انسداد میں حکام کی مدد کرنی چاہئے۔ مناسبات دیکھ

# نمبر (۳) بابت ۱۸۹۴ء

مسودہ ایکٹ بغرض ترمیم مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۸۸۲ء حسب ذیل ہے

ہرگاہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۸۲ء کی ترمیم کیجائے

لہذا اس مجلس کی رو سے حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

*۱۸۸۲ء*

دفعہ ۱ – مجموعہ (ضابطہ فوجداری) مذکور کی دفعہ ۴۴ میں ما بین اعداد "۱۴۳" اور "۱۴۳" کے اعداد "۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵ و ۱۴۷ و ۱۴۸" قائم کئے جائینگے۔

*ترمیم دفعہ ۴۴ ایکٹ ۱۸۸۲ء*

دفعہ ۲ – بجائے دفعہ ۴۵ مجموعہ مذکور دفعہ مندرجہ ذیل قائم کیجائیگی۔ یعنی –

*بجائے دفعہ ۴۵ ایکٹ ۱۸۸۲ء کے دفعہ جدید کا قائم کیا جانا*

دفعہ ۴۵ – ہر گاؤں کے مکھیا اور محاسب دیہہ اور چوکیدار دیہہ اور اہلکار پولیس دیہہ اور مالک یا قابض اراضی اور ہر ایسے مالک یا قابض کے کارندہ کو اور ہر اہلکار کو جو مالگزاری یا لگان اراضی کے تحصیل کرنے کیلئے محاسب سرکار یا کورٹ آف وارڈس مامور ہو لازم ہے کہ قریب تر مجسٹریٹ یا قریب تر اسٹیشن پولیس کے مہتمم اسٹیشن کو – یعنے ان دونوں میں سے جو قریب تر ہو اسکو ہر خبر جو امور مفصلہ ذیل کی بابت اسکو معلوم ہو فوراً پہنچایا کرے –

*گاؤں کے مکھیا اور محاسب اور مالکان اراضی وغیرہ پر واجب ہے کہ بعض معاملات کی رپورٹ کریں –*

(الف) نسبت سکونت مستقل یا چندروزہ کسی مال مسروقہ کے مشہور لینے یا فروخت کرنے والے کے کسی ایسے گاؤں میں جسکا وہ مکھیا یا محاسب یا چوکیدار یا اہلکار پولیس ہو یا جسمیں وہ اراضی کا مالک یا قابض ہو یا کارندہ ہو یا مالگزاری یا لگان تحصیل کرتا ہو –

(ب) کسی ایسے شخص کے جسکی نسبت وہ یہہ جانتا ہو یا بوجہ معقول شبہہ کرتا ہو کہ وہ ٹھگ یا رہزن یا قیدی فراری یا مجرم اشتہاری ہے – اس گاؤں کے اندر کسی مقام

# گورنمنٹ گزٹ پنجاب

## ضمیمہ جات لیجسلیٹیو

مسودۂ ایکٹ مندرجہ ذیل جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند کی کونسل واضع آئین و قوانین میں ۲۱ - مارچ ۱۸۹۴ء کو پیش کیا گیا۔

## نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۴ء

## مسودۂ ایکٹ

بمراد

## ترمیم کرنے مجموعۂ قوانین تعزیرات ہند اور ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۶۷ء کے

ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء

چونکہ قرین مصلحت ہے کہ مجموعۂ قوانین تعزیرات ہند اور ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۶۷ء کی ترمیم کیجائے۔ لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔ یعنے

## مجموعۂ قوانین تعزیرات ہند

۲۴۴

اس قسم کے حالات دریافت کرنے میں خاص قسم کی سہولتیں حاصل ہوتی ہیں اور یہہ
خیال کیا گیا ہے کہ اگر [illegible] مر یہہ امر واجب کر دینا چاہیئے کہ وہ (اس قسم کی خبر کی)
مجسٹریٹ یا پولیس کو اطلاع دیں۔

(از روئے مسودہ ہذا) یہہ اختیار حاصل کیا گیا ہے کہ مسودہ کی اغراض کے
لئے مجسٹریٹ گاؤن کا مکھیا ایسے مقامات پر مقرر کر سکتا ہے جہاں کوئی مکھیا دستور
گاؤں کے موجب مقرر رہو۔

۵ فروری ۱۸۹۴ء (دستخط) اے۔ پی میکڈال

ایس ہاروی جیمس

سکریٹری گورنمنٹ ہند۔

کہ وہ جبر سے [illegible] اور یہ جانکر کہ اوس سے [illegible] مال [illegible] کہ وہ [illegible] کو موقوف کریگا تو زید اوس جرم کا مرتکب ہوا [illegible] میں کیگئی ہے

(ب) زید [illegible] کہ جبر [illegible] کہ اگر [illegible] ایک شخص [illegible] کہ وہ [illegible] اور [illegible] ہیں [illegible] رنج پہنچیگا تو زید اوس جرم کا [illegible]

(ج) زید [illegible] پولیس کے [illegible] کے مکان [illegible] تلاشی لی [illegible] تو زید اوس جرم کا مرتکب ہوا [illegible] اوس دفعہ مین کیگئی ہے

(د) زید [illegible] وکیل کے [illegible] کی درخواست کی [illegible] کہ وہ [illegible] عدالت مین [illegible] اور [illegible] بغرض استحصال [illegible] اجازت ملے تو زید اوس جرم کا مرتکب ہوا جسکی تعریف اوس دفعہ مین کیگئی ہے

مجموعہ مذکور کے بارہوین باب مین دفعہ مرقومۃ الذیل الحاق کیجاتی ہے

دفعہ ۲ — ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع کے بارہوین باب مین دفعہ کا الحاق۔

دفعہ ۲۶۳ — (الف) (۱) — جو کوئی شخص۔

مصنوعی اسٹامپ کی ممانعت۔

ایکٹ پارلیمنٹ جلوس ملکہ معظمہ ۶۷ دفعہ

| | |
|---|---|
| مجموعہ کے واسطے امر اسبابہ کی دفعہ ۱۸۲ کی بجائے حسب ذیل قائم کیجائیگی ۔ یعنی ۔ | دفعہ ۱ ۔ ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع کی دفعہ ۱۸۲ کی بجائے نئی دفعہ کا قائم ہونا |

دفعہ ۱۸۲ ۔ جو کوئی شخص کسی سرکاری ملازم کو کوئی ایسی خبر دیوے جسکو وہ جھوٹی جانتا یا جھوٹی باور کرتا ہو اور اوسکی یہہ نیت ہو یا اس امر کا احتمال اوسکے علم میں ہو کہ اوسکے ذریعہ سے اوس سرکاری ملازم سے ۔

(الف) ۔ کوئی ایسا امر کراے یا ترک کراے جسکا کرنا یا ترک کرنا اوس سرکاری ملازم کو نہ چاہئے تھا اگر اون واقعات کا سچا حال جنکی نسبت وہ خبر دی گئی ہے اوسکو معلوم ہوتا ۔ یا

(ب) ۔ اوسکی سرکاری ملازمی کا کوئی اختیار یا حکومت از روئے مخبر کے فائدہ کے لئے اس طریقہ سے نافذ کراے کہ جس طریقہ سے وہ سرکاری ملازم اختیار یا حکومت مذکور نافذ نہ کرتا اگر ویسی جھوٹی خبر نہ پہنچی ۔ یا

(ج) اوسکی سرکاری ملازمی کا اختیار جائز کسی شخص کو نقصان یا رنج پہونچانے کے لئے نافذ کراے ۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد چھہ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا جسکی مقدار ایک ہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دیجائینگی ۔

تشریح ۔ ضمن (ج) کی غرض کے لئے یہہ دکھانا ضرور نہ ہوگا کہ مخبر کی کسی شخص خاص کو نقصان یا رنج پہونچانے کی نیت تھی بشرطیکہ حسب مذکور بالا ویسی خبر کے پہنچنے کا قرین عقل اور طبعی نتیجہ یہہ ہو کہ سرکاری ملازم اسطور پر عمل کرے کہ وہ کسی شخص یا اشخاص کو نقصان یا رنج پہنچانے کا باعث ہو ۔

## تمثیلین

(الف) زید ایک مجسٹریٹ کو یہہ خبر دے کہ بکر جو عہدہ دار پولیس ہے اور مجسٹریٹ مذکور کا ماتحت ہے اپنے کام میں غفلت یا بد چلنی کا مجرم ہوا ہے یہہ جانکر

[illegible] ۹ ... [illegible] کی ... [illegible]

ایکٹ ۴ ... [illegible] کی دفعہ ۹ ... سے دفعہ کا قائم ہونا

کی جائیگی ... [illegible]

دفعہ ۴۷۶ — جو کوئی ... [illegible] ... کی جگہ ... [illegible] ... اگر کوئی ... [illegible] ... تو اس ... [illegible] ... میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد ... [illegible] ... ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائینگی ؎

شخص اوصاف اور ... [illegible]

دفعہ ۴۷۷ — مجموعہ مذکور کی ۴۷۷ کے بعد دفعہ مرقومہ الذیل الحاق کیجائیگی یعنی

ایکٹ ۳ ... ۱۸۹۵ع کی دفعہ ۴۷۷ کے بعد ایک دفعہ کا الحاق

دفعہ ۴۷۷ الف — جو کوئی شخص متصدی یا اہلکار یا نوکر ہو کر یا متصدی یا اہلکار یا نوکر کی حیثیت سے مامور یا کارگذار ہو کر دیدہ و دانستہ اور فریب دینے کی نیت سے کوئی بہی یا کاغذ یا تحریر یا کفالت المال یا حساب جو اوسکے آقا کا ہو یا اوسکے آقا کے پاس ہے یا جو اوس نے اپنے آقا کے لئے یا اپنے آقا کیطرف سے پایا ہو۔ تلف کرے یا بدلے یا اوسمین کاٹ کوٹ کرے یا اوسکو جھوٹا بنا دے یا دیدہ و دانستہ اور فریب دینے کی نیت سے کسی ویسی بہی یا کاغذ یا تحریر یا کفالت المال یا حساب مین کوئی جھوٹا داخلہ مندرج کرے یا اوسکے کرنے مین متفق ہو یا بہی یا کاغذ یا تحریر یا کفالت المال یا حساب مذکور سے کوئی ضروری امر نکال دے یا اوسمین کسی ضروری امر کو بدل دے یا نکال دینے یا بدلنے مین متفق ہو تو اوسکو دونون قسمون سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائیں دیجائینگی ؎

حساب جھوٹا بنانا —

تشریح — اس دفعہ کے متعلق کسی الزام مین بغیر بتلائے نام کسی ایسے خاص شخص کے جسکو فریب دینا مقصود ہو یا بغیر تصریح کسی خاص مبلغ زر کے ... [illegible]

[illegible] ۱۸۹۵ ... [illegible] ... کی [illegible]

[illegible] ... ۴ — [illegible]

[illegible] ... ۲۴ —

(الف) - کوئی مصنوعی اسٹامپ بنائے یا جان بوجھ کر چلائے یا اسکا کاروبار کرے یا اوسے بیچے یا کوئی مصنوعی اسٹامپ کسی ڈاک کی غرض سے جان بوجھ کر استعمال کرے یا

(ب) - کوئی مصنوعی اسٹامپ بدون عذر جائز کے اپنے پاس رکھے - یا

(ج) - کوئی ٹھپا یا دھات کی کندہ کی ہوئی تختی یا آلہ یا سامان کوئی مصنوعی اسٹامپ تیار کرنے کے لئے بنائے یا بدون عذر جائز کے اپنے پاس رکھے -

تو اوسکو جرمانہ کی سزا دیجائیگی جسکی مقدار دو سو روپیہ تک ہو سکیگی -

(۲) - ہر ویسا اسٹامپ یا ٹھپا یا دھات کی کندہ کی ہوئی تختی یا آلہ یا سامان مصنوعی اسٹامپ بنانے کا جو کسی شخص کے پاس پایا جاوے وہ مستغرق ہو کر ضبط کرلیا جائے گا -

(۳) - اس دفعہ مین

(الف) - مصنوعی اسٹامپ کے الفاظ سے مراد اسٹامپ [illegible] ہے جو جھوٹ موٹ منقش [illegible] ہو کہ گورنمنٹ [illegible] کے محصول ڈاک کی ادائی کے ظاہر کرنیکی غرض سے جاری کیا ہے یا ایسے اسٹامپ کی کوئی نقل یا تقلید یا شبیہ مراد ہے جو گورنمنٹ نے اوس غرض کے لئے جاری کیا ہے عام اس سے کہ وہ کاغذ پر ہو یا اور طرح پر - اور

(ب) - گورنمنٹ کے الفاظ سے - باوجود اسکے کہ دفعہ ۱۷ مین کوئی مضمون موجود ہو [illegible] سمجھا جائیگا [illegible] گورنمنٹ [illegible] انتظام [illegible] بلکہ غیر [illegible] ملکوں کے کسی حصہ مین یا کسی ملک غیر مین - قانونا جاری کرنے کا [illegible] ہون -

دفعہ ۳ - مجموعہ مذکور کی دفعہ ۱۹۴ کی جگہ دفعہ مرقوم الذیل قائم

# گورنمنٹ ہند

## ضمیمہ گزٹ

مسودۂ ایکٹ مندرجۂ ذیل جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند کی کونسل واضع آئین و قوانین میں ۲۱ مارچ ۱۸۹۴ء کو پیش کیا گیا۔

## نمبر ۶ سنہ ۱۸۹۴ع

### مسودۂ ایکٹ

بمراد

ترمیم کرنے مجموعۂ ضابطہ فوجداری مصدرہ سنہ ۱۸۸۲ع کی دفعات ۳۶۶ و ۳۶۷ کے

---

ایکٹ ۱۸۸۲ء

چونکہ قرین مصلحت ہے کہ مجموعۂ ضابطۂ فوجداری مصدرہ سنہ ۱۸۸۲ء کے دفعات ۳۶۶ و ۳۶۷ کی ترمیم کیجائے۔ لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔ یعنے۔

دفعہ ۱۔ مجموعۂ مذکور کے دفعہ ۳۶۶ کی جگہہ عبارت مرقومۃ الذیل کیجائیگی۔ یعنے۔

ایکٹ ۱۸۸۲ع کی دفعہ ۳۶۶ کی جگہہ نئے دفعہ کا قائم ہونا۔

جبکہ کا مادہ [illegible] ہونا مقصود ہو۔ [illegible] کی رہائی [illegible] کافی ہوگا۔

## ایکٹ ۴ بابت ۱۸۶۴ء

دفعہ ۵ — ایکٹ ۴ بابت ۱۸۶۴ء میں الحاق۔

ایکٹ ۴ بابت ۱۸۶۴ء (ایکٹ ممر او مجاز گردانیدن سزائے تازیانہ زنی کے بعض صورتوں میں) کی دفعہ ۵ کے بعد دفعہ مرقومہ ذیل الحاق کیجائیگی۔ یعنی

دفعہ ۶ — اوباش۔ (۱) اس ایکٹ کے دفعات ۳ و ۴ میں الفاظ [illegible] اوباش [illegible] میں وہ سب مجرم صغیر داخل ہیں [illegible] یا امر یا [illegible] وہ جرم مرتکب ہوئے کی علت میں آئیں [illegible] مجرم ہو۔

(۲) اس ایکٹ کی دفعہ ۵ میں الفاظ "کمسن مجرم" [illegible] سے وہ مجرم مراد ہے جو عدالت کی رائے میں ۱۶ برس سے کم عمر کا ہو۔ اور عدالت مذکورہ کی رائے ایسے مادہ میں قطعی اور ناطق ہوگی۔

ایکٹ ۱۰ بابت ۱۸۸۲ء کی دفعہ ۳۶۲ سے مقابلہ کیا جاوے [illegible] مقامات فوجداری صفحہ ۹۔

## بیان اغراض و وجوہات

اس مسودہ ایکٹ کی دفعہ ۲ کی غرض یہہ ہے کہ [illegible] کے قانون کے احکام جو یکم جولائی ۱۸۹۲ء کو از انواع [illegible] ہوئے۔ موثر گردانے جائیں۔ اور اس مسودہ ایکٹ کی دوسری دفعات کی تصریح اون مضمون کی عبارت سے کردی گئی ہے جو دفعات مذکورہ کے مقابلہ میں مندرج ہیں۔ اور لوکل گورنمنٹ اور بار [illegible] چیمبر آف کامرس کی تحریک سے دفعہ ۴ داخل کیگئی ہے اس سبب سے کہ قانون موجودہ الوقت ناقص سمجھا گیا ہے۔

۲۱۔ مارچ ۱۸۹۴ء (دستخط) الکزنڈر ارڈورڈ میلر

اس۔ ہا۔ ڈی [illegible]
سکرٹری گورنمنٹ [illegible]

[illegible] ۱۲ مارچ

لئے جنکا اسم و سکونت پذیر یا کسی طلب سچ [illegible] ہو ...

| | |
|---|---|
| دفعہ ۲ — ایکٹ ۱۸۸۲ء دفعہ ۱۷۳ کی ترمیم | مجموعہ مذکور کی دفعہ ۱۷۳ میں ان الفاظ کے بعد ... شخص ملزم کو بھیجا جائیگا اور اوسکی رپورٹ [illegible] الفاظ یعنی وہ شخص ملزم کی درخواست پر [illegible] قائم کئے جائینگے ۔ |

## بیان اغراض و وجوہات

یہ مسودہ ایکٹ اوس استصواب کا نتیجہ ہے جو ممالک مغربی و شمالی سے ۱۸۹۳ء میں گورنمنٹ ہند میں ہوا تھا اور جسے گورنمنٹ موصوف نے اوس سال لوکل گورنمنٹوں اور ہائیکورٹوں کو اور دوسرے حکام کے پاس بعض مشکلوں کی نسبت [illegible] کے لئے جو مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۸۸۲ء کے باب ۲۶ کے بعض احکام کے متعلق بریری میں عملدرآمد پیش آیا کرتی ہیں بھیجا گیا تھا ۔

اس مسودہ ایکٹ کے منشا کے متعلق گورنمنٹ کو حال میں اوس مقدمہ کے پڑھنے کا موقع ملا تھا جو انڈین لاریورٹ مطبوعہ کلکتہ کے جلد ۲۱ کے صفحہ ۱۲ میں چھپکر مشتہر ہوا ہے ۔

مورخہ ۱۷ مارچ ۱۸۹۴ء (دستخط) الکزنڈر اینڈرو میلر

اس ۔ ہاروی ۔ جیمس

سکرٹری گورنمنٹ ہند

تجویز کے سنانے کا طریقہ

دفعہ ۳۶۶ - تجویز ہر مقدمہ کی جو سماعت ابتدائی کا اختیار رکھنے والی کسی عدالت فوجداری میں فیصل کیا جاوے عام اور زبان معمولہ ذیل میں پڑھکر سنائی جائیگی یا ایسی تجویز کا خلاصہ معاً اور زبان مفصلہ ذیل میں پڑھکر سمجھا دیا جاویگا - یعنی

(الف) روبرو اجلاس خواہ اوسی وقت کہ تجویز تمام ہو چکے اور اوسی وقت یا کسی وقت مابعد میں جسکی اطلاع فریقین یا اونکے وکلا کو دیجائیگی اور

(ب) عدالت مذکور کی زبان میں یا کسی دوسری زبان میں جسکو شخص ملزم یا اوسکا وکیل سمجھتا ہو -

اگر شخص ملزم حراست میں ہو اور تجویز کی رو سے اوسکی رہائی یا رہیت نہو تو وہ حاضر کیا جائیگا یا اگر وہ حراست میں ہو اور تجویز کی رو سے اوسکی رہائی یا رہیت ہو تو جائز ہے کہ عدالت اوسے حکم کرے کہ وہ حاضر ہوکر وہ تجویز سنے جو سنائی جائے کسی وجہ سے جو عدالت کے نزدیک کافی معلوم ہو اور جسکا قلمبند کرنا اوسپر لازم ہو عدالت مذکور کو جائز ہے کہ کسی تجویز کے سنانے کے بارے میں اس دفعہ کے متعلق اپنے لوازم خدمت کسی اور عدالت کے سپرد کرے جسکے علاقہ اختیار کی حدود کے اندر شخص ملزم مذکور رہے - اور اوسی دوسری عدالت کو لازم ہوگا کہ فریقین یا اونکے وکلا کو اوس روز اور اوس مقام کی اطلاع پہنچوادے کہ جس روز اور جس مقام میں وہ تجویز اوس طریقے پر سنائی جائیگی جیسا کہ اس دفعہ میں اختیار دیا اور حکم کیا گیا ہے - اور جب تجویز مذکور سنا دی جاوے تو عدالت موصوفہ اوسپر سنانے کی تاریخ اور طریقہ بطور تصدیق لکھہ دیگی -

جو تجویز کوئی عدالت فوجداری سنا دے وہ فقط اس وجہ پر باطل متصور نہیں ہوگی کہ وہ فریق یا اوسکا وکیل اوس روز یا اوس مقام سے غیر حاضر تھا جسکی اطلاع واسطے سنانے تجویز مذکور کے کر دی گئی تھی یا یہہ کہ ویسے روز اور مقام کی اطلاع فریقین یا اونکے وکلا کو یا اون میں سے کسی کو پہنچائی نہیں گئی تھی یا اوسکے پہنچانے میں کچھہ نقص وقوع میں آیا تھا -

اور اس دفعہ میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس سے یہہ مفہوم ہو کہ دفعہ ۵۳۷ [illegible]

انڈین لا رپورٹ مطبوعہ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۱۲

# ضمیمہ لیجسلیٹف

مسودہ مندرجہ ذیل کو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی وشمالی و اودھ
واضع آئین و قوانین [illegible] مورخہ ۲۵ مارچ ۱۸۹۳ء کو پیش ہوا۔

## مسودہ نمبر (۱) بابت ۱۸۹۳ء

## مسودہ ایکٹ بغرض ترمیم ایکٹ عدالتہائے دیوانی بنگالہ و ممالک مغربی وشمالی و آسام مصدرہ ۱۸۸۷ء بہ تعلق ممالک مغربی وشمالی کے و ایکٹ عدالتہائے دیوانی ملک اودھ مصدرہ ۱۸۷۹ء

ہرگاہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ ایکٹ عدالتہائے دیوانی بنگالہ و ممالک مغربی وشمالی و آسام مصدرہ ۱۸۸۷ء بہ تعلق ممالک مغربی وشمالی اور ایکٹ عدالتہائے دیوانی ملک اودھ مصدرہ ۱۸۷۹ء ترمیم کئے جائیں۔ لہذا اس تحریر کی رو سے حسب ذیل حکم ہوتا ہے

**دفعہ ۱۔** یہ ایکٹ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

ایکٹ عدالتہائے دیوانی بنگالہ و ممالک مغربی وشمالی و آسام مصدرہ ۱۸۸۷ء۔

ایکٹ ۱۲ مصدرہ ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۳۶ کے بعد دفعہ جدید کا قائم کیا جانا

**دفعہ ۲۔** ایکٹ عدالتہائے دیوانی بنگالہ و ممالک مغربی وشمالی و آسام مصدرہ ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۳۶ کے بعد دفعہ مندرجہ ذیل قائم کی جائیگی یعنی

دفعہ ۳۶۔ الف

اختیار نسبت اس امر کے کہ کسی شخص کو اختیارات منصفی عطا کئے جائیں اور آنریری منصفوں کی سیشن قائم کیجائیں۔

دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۱ ۱۸۷۹ء ملاحظہ طلب۔

(۱) لوکل گورنمنٹ ممالک مغربی وشمالی کو اختیار ہے کہ کسی شخص کو اختیارات منصفی بپابندی ایسی شرائط و قیود کے بہ نسبت مالیت کے تعداد مقدمات یا نسبت جس قسم کے مقدمات کے جو ضروری معلوم ہوں عطا کرے اور جو اختیارات اس طرح عطا کئے جائیں ان کو واپس لے یا ان کے نفاذ کو ملتوی کرے۔

(۲)۔ لوکل گورنمنٹ ممالک مغربی وشمالی کو جائز ہے کہ کسی اشخاص کو جنکی تعداد [illegible] ہو اور جنکو ایک ہی قسم کے اختیارات

[illegible]

(۲) [illegible] قائم کی [illegible]

(۳) [illegible] کیا جائیگی [illegible]

دفعہ [illegible] شخص [illegible] شخص مذکور کو [illegible]

[illegible] عدالت کا [illegible] شخص مذکور کو عطا [illegible]

دفعہ [illegible] ایکٹ مذکور کی [illegible] قائم کیا جائیگی

دفعہ (الف) (۱) لوکل گورنمنٹ [illegible] کہ کسی ایسے شخص کو جسکی [illegible] اور اسکو سب دفعہ ۱۵ ایکٹ کی قسم کے اور [illegible] میں [illegible] اشخاص مذکور ایک [illegible] اور ایک تاریخ کو اجلاس کریں اور [illegible] اور وہ [illegible] قائم کیا [illegible] جو اجلاس [illegible] اور اختیارات مذکور [illegible] دیگر [illegible] آئینگے۔

(۲) [illegible] دفعہ ہذا قائم کیجاتی ہے [illegible] کثرت رائے [illegible] فیصلہ سمجھا جائیگا۔

(۳) وہ اشخاص جنکو سب دفعہ ۱۵ اختیارات [illegible] جائیں اور [illegible] دفعہ ہذا قائم کیجائے [illegible] کی اغراض کیلئے [illegible] سمجھے جائینگے۔

دفعہ ۷ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۷ میں [illegible] الفاظ [illegible] اور [illegible] دفعہ ۱۵ داخل کئے جائینگے

[illegible] ایکٹ ۱۳ [illegible] ۱۸۷۹ء

## مسودہ کی وجوہ اور منشاء کا بیان۔

[illegible] ایک تحریک کے جو آنریبل مسٹر [illegible] لوکل گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی [illegible]

ایک ہی رقبہ مقامی کے اندر عمل لانے کے لئے حسب دفعہ ہذا عطا ہوے ہوں تو بعد ہذا … کرے کہ اختیارات مذکور ایک ساتھ ملاور ایک بنچ کے استعمال کریں اور جب تک بموجب ہذا ہدایت اختیارات مذکور کو وہ بنچ جو اسطرح قائم کیگئی ہو عمل میں لائیگی اور اختیارات مذکور بنچ دیگر عمل میں … آئینگے۔

(۳) جو بنچ حسب دفعہ ہذا قائم کیا ہے اوسکا وہ اختیار جسکی نسبت بہ تصریح کہا گیا ہے اور اسے جو بنچ کا فیصلہ سمجھا جائیگا۔

(۴) جن اشخاص کو بموجب دفعہ ہذا اختیارات عطا ہونگے وہ نام آنریری مجسٹریٹ موسوم ہونگے اور آنریری مذکور اور وہ بنچیں جو حسب دفعہ ہذا قائم کیجائیں ایکٹ ہذا کی اغراض کے لئے مجسٹریٹ سمجھے جائینگے یا سمجھی جائینگی۔

(۵) دفعہ ۵ یا ۷ یا ۱۲ یا ۲۳ یا ۲۴ یا ۲۹ کا کوئی مضمون ایسے شخص سے متعلق نہیں ہے جسکو حسب دفعہ ہذا اختیارات عطا کئے گئے ہوں لیکن ایکٹ ہذا کے تمام دیگر احکام جہاں تک کہ احکام مذکور متعلق کئے جا سکتے ہیں شخص مذکور سے اسطرح متعلق ہونگے کہ گویا وہ ایسی عدالت کا حاکم ہے جسکو وہ اختیارات حاصل ہیں جو شخص مذکور کو عطا کئے گئے ہوں۔

| | |
|---|---|
| **دفعہ ۳**۔ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۹ کی ضمن اول میں بعد لفظ اور عدد "دفعہ ماتحتی (۲) کے الفاظ و اعداد" اور دفعہ ۳۶ (الف)" قائم کئے جائینگے | ترمیم ضمن (۱) دفعہ ۱۹ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۷ء |
| **دفعہ ۴**۔ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲۹ میں عبارت مندرجہ ذیل اضافہ کیجائیگی یعنی۔ | اضافہ دفعہ ۲۹۔ ایکٹ (۱۲) سنہ ۱۸۸۷ء۔ … |

"مگر شرط یہ ہے کہ جب کبھی ڈسٹرکٹ جج (جج ضلع) حسب دفعہ ماتحتی (۱) کسی ایسے منصف کو معطل کرے جو ابرری منصف مقررہ اور روسے دفعہ ۳۶ (الف) ہو تو مشار الیہ کو لازم ہوگا کہ فی الفور معطلی کے حالات کی رپورٹ لوکل گورنمنٹ کو کرے اور لوکل گورنمنٹ کو لازم ہوگا کہ اوسکی نسبت ایسا حکم صادر کرے جو … مناسب سمجھے"

## ایکٹ عدالتہاے دیوانی ملک اودھ مصدرہ سنہ ۱۸۷۹ء

| | |
|---|---|
| **دفعہ ۵**۔ بجاے فقرہ اول دفعہ ۱۵۔ ایکٹ عدالتہاے دیوانی ملک اودھ مصدرہ سنہ ۱۸۷۹ء کے عبارت … ذیل قائم کیجائیگی۔ | ترمیم اور اضافہ دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۷۹ء … |

لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ ایسے اشخاص کو جو اوسکی رائے میں لائق معلوم ہوں عہدہ

| | |
|---|---|
| منصف یا … کی ایسی شرائط و قیود کے ساتھ نسبت مقدمات متنازعہ مقدمہ | اختیارات نسبت اون امور کے کہ جن |

تجویز کیگئی ہے کہ ایکٹ عدالتہائے دیوانی بنگال و ممالک مغربی وشمالی و آسام مصدرہ ۱۸۸۷ء میں اس
غرض سے ترمیم کیجائے کہ لوکل گورنمنٹ کو ممالک مغربی وشمالی میں آنریری منصفوں کی عدالتوں کے قائم کرنیکا
اختیار حاصل ہوجائے یہہ تجویز بھی کیگئی ہے کہ آنریری منصفوں کی کچہریاں نہ صرف ممالک مغربی وشمالی
میں قائم کیجائیں بلکہ اودھ میں بھی قائم کیجائیں اور اسی غرض سے ایکٹ عدالتہائے واسطے ملک
اودھ مصدرہ ۱۸۷۹ء کی ترمیم کیگئی ہے ۔

---

دستخط

ایل ایم تھارنٹن

قائم مقام سکرٹری لجسلیٹف کونسل ممالک مغربی وشمالی واودھ

بعض مقدمات کے واسطے آنریری منصفوں اور مصالحت دیہہ کہ جیسی کہ تجویز لوکل گورنمنٹ نے ایچ الف ایولس صاحب اے سی ایس کو سررزیڈنسی ہائے مدراس اور بمبئی میں بھیجا تھا۔ اور یہہ ہدایت کی تھی۔ کہ صاحب موصوف بریزیڈنسی ہائے مذکور میں طریقہ عدالتہائے دیہہ کی کارروائی کی نسبت تحقیقات کریں اور اس امر کی نسبت رپورٹ کریں کہ آیا اسی قسم کے طریقہ کا ممالک مغربی وشمالی میں جاری کرنا ممکن و مناسب ہے یا نہیں۔ ایولس صاحب نے اپنی رپورٹ مورخہ ۲۹۔ اپریل ۱۸۸۸ء میں ممالک ہذا میں طریقہ عدالتہائے دیہہ کے جاری کرنے کی نسبت سفارش کی اور فقرہ ۹۹ اپنا یہہ عبارت تحریر کی ہے۔

"میں خیال کرتا ہوں کہ یہی" (انتظام" (یعنی بلا تنخواہ کی عدالتوں کے قائم کرنے کا انتظام) ایسا انتظام ہے جسکے قائم کئے جانے سے یہہ امید کیجا سکتی ہے کہ معمولی عدالتوں کی کثرت کار میں کمی ہو جائیگی۔ میں نے (اس رپورٹ میں) اس امر کی توضیح وتشریح کی ہے کہ غالباً عدالتہائے دیہہ کے قائم ہونے سے اسقدر خاص (یعنی تخفیف کار عدالتہائے معمولی) کی نسبت بہت کم نفع حاصل ہوگا۔ لیکن جب دونوں انتظام قائم ہو جائینگے یعنی آنریری منصف نالشات کا انفصال مطابق ضابطہ مقررہ عدالتہائے معمولی کرینگے اور مصالحان دیہہ نزاعات خفیف کا انفصال ایک خاص طریقہ سے جو ان کیلئے مقرر کیا جائیگا کرینگے تو ان دونوں اقسام مصالحان کی کارروائی سے وہ دونوں مقاصد حاصل ہونگے جنکا حصول مذکور خاطر ہے۔ یعنی عدالتہائے معمولی کو کثرت کار نالشات کے بار سے جو روز بروز بڑھتا جاتا ہے کسیقدر سبکدوشی ہوگی۔ اور لوگوں کو ایسے ایسے معاملات خفیف کی نسبت چارہ کار حاصل ہو جائیگا جو عدالتہائے معمولی میں نہیں پہنچتے اور جنکی تعداد بہت کثیر ہوتی ہے الغرض ان دونوں انتظاموں کے قائم ہونے سے عدالتہائے معمولی کو (بڑے بڑے) مقدمات کے انفصال کے لئے زیادہ وقت ملیگا۔ اور یہہ نقص کہ نزاعات خفیف کا فیصلہ نہیں ہوتا جاتا رہیگا۔"

ان سفارشوں اور نتائج سے بہ اتفاق رائے کمشنر لوکل گورنمنٹ کو یہہ مناسب معلوم ہوا کہ ممالک متحدہ میں بلا تنخواہ کی عدالتہائے دیہہ کے قائم کرنے کی کارروائی کیجائے اور نیز ممالک مغربی وشمالی میں آنریری منصف مقرر کئے جائیں اور جو عدالتیں آنریری اسسٹنٹ کمشنروں کی پہلے سے ملک اودھ میں حسب احکام ایکٹ ۱۸ مصدرہ ۱۸۷۹ء موجود ہیں ان کو مثل آنریری منصفوں کے کردیا جاوے۔ چنانچہ ایک مسودہ ایکٹ بغرض قائم کئے جانے عدالتہائے دیہہ کے ممالک مغربی وشمالی واودھ میں ممالک کی کونسل میں پیش کیا گیا اور وہ بالفعل کونسل موصوف کے زیر تجویز ہے۔ مسودہ ہذا میں یہہ

# گورنمنٹ گزٹ

## ممالک مغربی و شمالی و اودھ

مطبوعہ ۲۵ اگست سنہ ۱۸۹۴ء عیسوی

حصہ ۸

ترجمہ مسودات ایکٹ جو جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند کی کونسل واضع آئین و قوانین میں پیش یا مطابق قاعدہ ۲۵ [illegible] شائع کیے گئے

## گورنمنٹ ہند

## صیغہ لیجسلیٹیف

مسودہ ایکٹ مندرجہ ذیل جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند کی کونسل واضع آئین و قوانین میں ۱۲ جولائی سنہ ۱۸۹۴ء کو پیش کیا گیا

### نمبر ۸ سنہ ۱۸۹۴ء

### مسودہ ایکٹ

بمراد ان باتوں کے کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی بعض دفعات کی ترمیم کی جائے اور پنجاب کے آئین کے ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ء کی بعض دفعات کو منسوخ کیا جائے

ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء

ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۷۲ء

چونکہ قرین مصلحت ہے کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی بعض دفعات کی ترمیم کی جائے اور پنجاب کے آئین کے ایکٹ کی بعض دفعات کو منسوخ کیا جائے لہذا اس کی رو سے حسب ذیل احکام صادر ہوتے ہیں۔

(۲) ہر اطلاعنامہ کے ساتھ جو اوس دفعہ کے متعلق ہو اور کسی اسسٹنٹ یا اوسکے وکیل پر جاری کیا جائے اون یادداشت اپیل کی نقلوں میں سے ایک نقل منسلک ہوگی بلحاظ دفعہ ۵۴ میں ہوا تھا
تا ... ایکٹ کی دفعات ۹ و ۱۰ - پنجاب کے آئین کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۷۲ء کی پنجاب ۱۵ و ۱۶ کی منسوخ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۷۸ء کے ذریعہ سے اوسکی ترمیم ہوئی دفعات ۱۷ و ۱۸ - اس دفعہ کی رو سے منسوخ ہوئیں -

---

## بیان اغراض و وجوہات

اس مسودہ ایکٹ کا خاص مقصود یہ ہے کہ اون بعض دقتوں کا دفعیہ کر دیا جائے جنکی اطلاع گورنمنٹ ہند کو وقتاً ہوا کی ہے یعنے اُن دقتوں کا جو مجموعہ ضابطہ دیوانی کی بعض دفعات کے تحت کے ضابطہ عمل میں پیش آیا کرتی ہیں -

۲- پنجاب کے آئین کے ایکٹ کی دفعات ۱۷ و ۱۸ کی تنسیخ کی تحریک عدالت چیف کورٹ اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے اس بنا پر کی ہے کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی تحریک ۱۴ کے لحاظ سے دفعات مذکور کی اب ضرورت نہیں رہی اور اس بنا پر بھی کہ دفعات قدیم بالا کے سبب سے خاص خاص صورتوں میں تکلیف ہو سکتی ہے -

---

جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند کی اوس اجلاس کونسل کے خلاصہ روئداد کا انتخاب
جو حسب احکام ایکٹ کونسل ہای ہند مصدرہ ۱۸۶۱ء و ۱۸۹۲ء
یعنی ایکٹ پارلیمنٹ باب ۶۷ مجریہ ۱۸۶۱ء و ۲۵ جلوس ملکہ
معظمہ وکٹوریا و ایکٹ پارلیمنٹ باب ۱۴ مجریہ ۱۸۹۲ء
و ۵۵ جلوس ملکہ معظمہ واسطے وضع کرنے آئین
و قوانین کے منعقد ہوا تھا

دفعہ ۱ - مجموعہ مذکور کی دفعہ ۹۳ کے تیسرے فقرہ میں الفاظ "کسی ایسی عدالت ہائیکورٹ کے ایڈوکیٹ کے لئے جو بموجب فرمان ... " اور الفاظ "ضرور نہیں ہے" کے درمیان الفاظ "یا پنجاب کی عدالت چیف کورٹ کے ایڈوکیٹ کے لئے" مندرج کئے جائینگے -

دفعہ ۲ - مجموعہ ضابطہ مذکور کی دفعہ ۱۸۰ کے اول و دوم فقروں کی جگہ مرقومۃ الذیل عبارت قائم کیجائیگی - یعنے -

"تب فریق ثانی اپنے مقدمہ کے حالات بیان کرکے جو کچھہ ثبوت رکھتا ہو پیش کریگا اور بعد ازاں اوسکو اختیار ہوگا کہ عدالت میں بالعموم کل مقدمہ کی نسبت عرض حال کرے"

"جس فریق نے شروع کیا ہو وہ بعد ازاں بالعموم کل مقدمہ کی نسبت جواب الجواب دے سکتا ہے"

دفعہ ۳ - مجموعہ مذکور کی دفعہ ۲۶۰ کے اول فقرہ کے بعد مرقومۃ الذیل عبارت بڑہائی گئی - یعنے -

"مگر شرط یہ ہے کہ ایسی کسی ڈگری کی جو واسطے دلائے جانے حقوق ازدواج کے صادر ہوئی ہو - تعمیل بالجبر بطور مذکور نہیں کرائی جائیگی کہ مدعی علیہ قید کیا جائے یا مدعی علیہا قید کیجائے الا جبکہ اون وجوہ کافی کے جو حاکم کے اندر بذریعہ تحریر کے بیان کردیجائیں ویسا حکم صادر کرنا عدالت مناسب سمجھے"

دفعہ ۴ - مجموعہ مذکور کی دفعہ ۵۴۵ کی جگہ مرقومۃ الذیل عبارت قائم کیجائیگی - یعنے -

دفعہ ۵۴۵ - جب یادداشت اپیل داخل ہوکر منظور ہوجائے تو اپیلانٹ کو لازم ہوگا کہ اوتنی نقلیں یادداشت مذکور کی سادے کاغذ پر داخل کرے کہ جتنی ریسپانڈنٹ ہوں -

"عدالت اپیل کے اعلی اہلکار یا اور عہدہ دار مجاز کو لازم ہوگا کہ وہی یادداشت اپیل اور نقلوں پر در صالیکہ معائنہ کرنے پر اوسکی دانست میں وہ صحیح ہوں - دستخط کرے - اور تاریخ داخلہ کی اون کی ظہر پر ثبت کرے اور بعد ازاں اپیل مذکور کو کتاب رجسٹر میں جو اوس امر کے واسطے مرتب رہیگی داخل کرے "کتاب مذکور - رجسٹر اپیل کہلائیگی -"

دفعہ ۵ - مجموعہ مذکور کی دفعہ ۵۵۳ کے آخر میں مرقومۃ الذیل عبارت بڑہائی جائیگی - یعنے -

بھی اس بارے میں ہندوستان کی ہائیکورٹوں ... کے برابر کردیا جائے اور یہ فرق
بھی امر ہے جسکی تجویز مسودہ انگلستان کی ... میں کی گئی ہے

مسودہ مذکور کی دوسری دفعہ کا منشاء یہ ہے کہ اس امر کی صفائی ہو جائے جسکی نسبت متفرق
عدالتوں میں صریحاً اختلاف رائے ہوا کرتا ہے۔ جیسا کہ نمبر مذکور الصدر دفعہ نافذ ہے اسمیں یہ حکم
مندرج ہے کہ جس فریق مقدمہ پر بار ثبوت امر تنقیح طلب کا لازم آئے وہ اپنے مقدمہ کو شروع
کرکے ثبوت داخل کرے اور بعد ازان کہتا ہے کہ فریق ثانی اپنے مقدمہ کے حالات بیان کرکے اپنا
ثبوت داخل کرے تب جس فریق پر بار ثبوت امر تنقیح طلب کا ہے وہ مستحق جواب الجواب کا ہوتا ہے۔
بعض عدالتوں نے اسکا یون مطلب سمجھا ہے کہ فریق ثانی کو اولاً اپنے مقدمہ کا حال بیان کرنا ضرور
ہے بعد ازان ثبوت داخل کرنا۔ اسکا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ فریق ثانی یعنی اکثر مدعا علیہ کے کونسلی کو
مولاً خود اپنے ثبوت پر تشریح کرنے کا موقع نہیں ملتا اور عدالت کے حضور ایک سلسلہ بحث میں
ہر قسم کا ثبوت آجائے نہیں کرتا اور وکلو مجبوری ایسی ہی نکتہ چینیوں پر جو مدعی کے ثبوت پر
کرسکے تکیہ کرنا پڑتا ہے اور اپنے ثبوت کو جنپر مدعی کا کونسلی نکتہ چینی کرے سمجھا نہیں دیسکتا ہے
اور نہ اسکی شرح کرسکتا ہے اور یہ فی الحقیقت سخت دشواری ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس مجموعہ کا
یہ مقصد تھا کہ ایسی دشواری پیدا ہو لیکن چونکہ بعض عدالتوں میں ایسی ہی تجویز ہوئی اسلیئے
اسی واسطے یہی سمجھا گیا کہ دفعہ کی عبارت بدل دیجائے تاکہ مضمون صاف ہو جائے۔ اور اسلئے
ہم یون نہ پڑھ سکے یعنی "تب فریق ثانی اپنے مقدمہ کے حالات بیان کرکے جو کچھ ثبوت کہ رکھتا
ہو پیش کریگا" یون پڑھنا تجویز کرتے ہیں۔ یعنے۔ اور تب عدالت سے بالعموم کل مقدمہ
کی نسبت عرض حال کرے۔ اس سے یہ ہوگا کہ مدعی علیہ کے کونسلی کو اختیار رہیگا کہ عدالت سے
عرض حال کرکے اپنے ثبوت کو مجملاً بیان کرے اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ ہر کہیں یہی ضابطہ جاری
ہے الا صرف چند ہی عدالتین میں جہاں یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ ضابطہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی رو سے
ممنوع الاجرا ہے حالانکہ وہ ایسا ضابطہ ہے جو سب جگہ نافذ ہے اور میری دانست میں اسکا
ہونا انصافاً ضرور ہے۔

مسودہ مذکور کی تیسری دفعہ میں ایسی ایکٹ تفسیر کی نسبت حکم مندرج کیا گیا ہے کہ جسکی نسبت
میں سمجھتا ہوں کہ شروع میں بہت دن ہوئے یعنے سنہ ۱۸۹۰ع میں اتفاق کر لیا گیا تھا لیکن
اسوقت اسکی اشد ضرورت نہیں سمجھی گئی اور اوسوقت تک ملتوی رکھی گئی کہ جب تک کسی اور

با جلاس کونسل ایوان، الیسی لیگل لاج مقام شملہ بتاریخ ۱۲ جولائی ۱۸۹۴ء کو جمعرات کے دن منعقد ہوا تھا

## مجموعہ ضابطہ دیوانی اور پنجاب کے آئین کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۷۲ء کا ترمیم کرنیوالا مسودہ ایکٹ

جناب آنریبل سر الگزنڈر میلر صاحب بہادر نے اس امر کی اجازت کیلئے بھی تحریک کی کہ ایک مسودہ ایکٹ بمراد ترمیم کرنے بعض دفعات مجموعہ ضابطہ دیوانی کے اور منسوخ کرنے بعض دفعات پنجاب کے آئینوں کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۷۲ء کے پیش کریں اور فرمایا کہ پنجاب کے آئین کے ایکٹ کی بعض دفعوں کی منسوخی صرف دوسرے ایکٹ کی دفعوں کی وجہ سے ہوتی ہے اور درحقیقت اوسکی تشریح کی کوئی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ اس مسودہ ایکٹ میں یہہ تجویز ہوئی ہے کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں دو ایک امر ضابطہ کے متعلق بدل دیئے جائیں جنسے (جیسا خیال کیا جاتا ہے) کہ دقتیں پیش آتی ہیں پہلا امر یہہ ہے کہ مجموعہ مذکور کی دفعہ ۳۶ کی رو سے جو پلیڈر یا وکیل اس ملک کی کسی عدالت میں حاضر ہو اوسکو ایک اجازت نامہ داخل کرنا ضرور ہے الا جبکہ وہ سند یافتہ ہائی کورٹوں میں سے کسی ایک ہائی کورٹ کا ایڈوکیٹ ہو کہ اوس صورت میں وہ اوس غرض کے لیئے بغیر داخل کئے کسی اجازت نامہ کے سوال وجواب کرنیکا مستحق ہو جاتا ہے جسطرح یونائیٹڈ کنگڈم (ممالک متحدہ) میں ہر بیرسٹر مستحق ہے اسمیں بڑی قباحت معلوم ہوئی کہ جو ایڈوکیٹ پنجاب کی عدالت چیف کورٹ میں پیشہ وکالت کا کریں اونکے لیئے یہہ دشواری ہوا کرے الا جبکہ وہ دوسری ہائیکورٹوں میں سے کسی ہائیکورٹ کے بھی ایڈوکیٹ ہوں کہ اس صورت میں اونکو کوئی اجازت نامہ داخل کرنیکی حاجت نہیں ہے اور جب پنجاب کی عدالت چیف کورٹ کی حیثیت پر کہ یہہ ایسی ایک عدالت ہے جسکو میں افسوس کے ساتھ کہتا ہوں سند یافتہ ہائی کورٹ کا رتبہ حاصل نہیں ہے۔ لحاظ کیا گیا تو نہ فقط مجھہ ہی کو بلکہ گورنمنٹ کے اور اور اراکین جنسے ایکسال کا عرصہ ہوا استفسار کیا گیا تھا نہایت ہی نامناسب معلوم ہوا کہ پنجاب کے ایڈوکیٹوں کا رتبہ

ابتدائی نالش کے رجوع کرنے میں ملحوظ ہوتا ہے ویسا ہی ضابطہ اپیلوں کے دائر کرنے [illegible]
مقرر کر دینا احسن واسطے سمجھا جاتا ہے جس وقت ابتدائی نالش رجوع کیجاتی ہے [illegible]
عرضی دعوے کی ایک نقل سمن کے ساتھ ہی ساتھ مدعی کے پاس بھیجی جاتی ہے [illegible]
ضمن جاری کر دیجائے تو عملاً وہیں یہی حکم درج ہو جائیگا کہ آیندہ جیسا [illegible]
یادداشت اپیل کی ایک نقل اپیل کے اطلاعنامہ کے ساتھ ہی ساتھ بر رسپانڈنٹ [illegible]
بھیجی جائے پیروی وانصاف میں اس ضابطہ سے بہتر ہی نتیجہ پیدا ہوگا اور ایسا ہی [illegible]
کو ٹھیک ٹھیک اوسی نمونہ پر ہیں - انگلنڈ کی عدالتہائے اپیل میں جاری ہے اور جیسا ضابطہ
ابتدائی نالشوں کی سماعت کی نسبت مجموعہ ضابطہ دیوانی میں مندرج ہے ہو بہو ویسا ہی [illegible]
کی نسبت بھی فی الواقع مقرر ہو جائیگا۔

مسودہ مذکور کی اخیر دفعہ کے ذریعہ سے پنجاب کے آئین کے ایکٹ کی صرف ایسی دو دفعوں کو
منسوخ کیا جاتا ہے جو غیر ضروری ہیں اور جنکی منسوخی پنجاب گورنمنٹ کے نزدیک [illegible] واسطے
ہے۔ تحریک مذکور پیش ہو کر منظور ہوئی -

جناب آنریبل سر الگزنڈر میلر صاحب بہادر نے مسودہ ایکٹ کو پیش بھی کیا۔

جناب آنریبل سر الگزنڈر میلر صاحب بہادر نے یہ بھی تحریک کی کہ یہ مسودہ ایکٹ معہ بیان
اغراض ووجوہات بزبان انگریزی گزٹ آف انڈیا میں اور مقامی سرکاری گزٹوں میں بزبان انگریزی
اور ایسی دوسری زبانوں میں جو لوکل گورنمنٹیں مناسب سمجھیں چھاپ کر مشتہر کیا جائے
یہ تحریک پیش ہو کر منظور ہوئی -

ترمیم مجموعہ مذکور کی ضرورت پیش نہ آتی ۔ بیشک اکثر آنریبل ممبروں کی یہہ بات یاد ہوگی کہ ایک
مقدمہ میں ایک دفعہ بہت ہل چل مچ گئی تھی لیکن وہ مقدمہ زن کماں والی کا تھا ۔ اوسمیں بمبئی کی ہائیکورٹ
نے یہہ فیصلہ کیا تھا کہ اگر ڈگری واسطے دلاپانے حاصل زن شوئی [illegible] ازرو اپنے کے صادر کیجاتی اور مدعی علیہا
نے ڈگری مذکور کی تعمیل نہ کی تو عدالت کو بجز اسکے کوئی راہ نہیں کہ مدعی علیہا کو [illegible] بمطابق دفعہ
۲۶۰ مجموعہ مذکور قید رکھنے کے لئے حکم سزا صادر کرے ۔ اوسوقت یہہ فیصلہ نہایت اگراں سمجھا
گیا تھا اور اوسپر نہایت ہی طول وطویل بحث ہوئی تھی اور میں اپنی یادگی سے کہتا ہوں کہ
چہار پانچ اکیسو صفحون میں اوس مقدمہ کے نوٹ لکھے گئے تھے مگر اوس بحث و مباحثہ کا آخر یہہ نتیجہ
ہوا کہ اوسوقت اوس واسطے یہہ سمجھا گیا کہ عدالت کا اختیار رکھا دیا جائے تاکہ اوس مدعی علیہ یا مدعی
پر جو ڈگری کی تعمیل سے اغراض کرے حکم سزائے قید کے عاید کرنیکی ضرورت نہ ہے الا جبکہ عدالت
ایسا کرنا مناسب تصور کرے ۔ میں بجای خود اسکے سوائے یہہ بھی کہتا ہوں کہ کسی عورت کو کسی ایسے
شخص کے ساتھ رہنے کے لئے جسکو وہ چاہتی ہے مجبور نہیں کرنا چاہئے اور یہہ کہ یہی تجویز کردینا
بہ وجوہ کافی ہوگا کہ وہ ایسی عورت کو دیوانی میں کسی ایسے ہرجہ زرنقد کے ادا کرنیکا پابند کیا جائے
جو دیدہ اوسپر پڑا ہے اور اوس ہرجہ کا بھی جو معمولی طور پر مرد مذکور کے دل کو صدمہ پہونچنے کے
باعث اوسکو عاید ہوا ہو لیکن گورنمنٹ ہند کی یہہ رائے ہوئی تھی کہ اس طور پر تجویز کرنے سے موجودہ
آئین میں اسقدر زیادہ تغیر واقع ہوجاتا ہے کہ جو مناسب نہیں اور اوس کے عوض یہہ رائے ٹھہرائی گئی
کہ صرف قید کرنیکا اختیار رکھا دیا جائے بلکہ عدالت کی صوابدید پر یہہ چھوڑ دیا جائے کہ اس عورت
کو جیلخانہ بھیجنا چاہئے یا نہیں ۔ فی الحقیقت اس تغیر کے عمل میں آنے سے شوہر کی دیوانی چارہ جوئی
میں کچھ بھی خلل نہیں پڑیگا اور حقیقی دیوانی مواخذہ اس عورت پر فی الحال آئین کی رو سے ہیں
وہ سب بہی قایم رہینگے ۔

(۲) دفعہ مذکور کی چوتھی اور پانچویں دفعون میں یہہ حکم مندرج کیا گیا ہے کہ مقدمہ اپیل میں رسپانڈنٹ
کو یادداشت اپیل کی ایک نقل ملنی چاہئے تاکہ اوسکو اسباب کی کماحقہ اطلاع ملجائے کہ کن کن
وجوہ پر ڈگری کا اپیل ہوا ہے ۔ میں نہیں جانتا کہ یہہ کیونکر ہوا کیونکہ ضرور بالضرور یادداشت
اپیل میں اپیل کی وجوہ مندرج رہتی ہیں مگر بالفعل صرف ایک اطلاعنامہ عدالت کی طرف سے
رسپانڈنٹ کے پاس پہونچایا جاتا ہے کہ اپیل داخل ہوا ہے اور اسوقت رسپانڈنٹ کو جہانتک
ہوسکے یہہ تلاش کرنی پڑتی ہے کہ کن وجوہ پر اوسکی ڈگری کا اپیل دائر ہوا ہے ۔ پس حسب ضابطہ

# مجموعہ قوانین دکن

## جلد ششم

## حصہ پنجم

دستور العمل و قوانین و قواعد و گشتیات سرکار عالی متعلقہ
صیغہ عدالت و کوتوالی و مال جو اہم امور سے متعلق ہیں

سنہ ۱۳۰۰ فصلی

۱

# فہرست حصہ ۵

## سلسلہ احکام سرکار عالی

| قسم و نمبر حکم | تاریخ | علاقہ | خلاصہ مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|---|
| گشتی ۶۱ | ۴ بہمن [illegible] | محکمہ مالگزاری | تحصیلداران سرشتہ داری کوئی ایوم مکرر بہ اور عموماً [illegible] کو مصدری سے بھی نہ دیا جائیگا۔ | ۱ |
| گشتی ۶۵ | " | " | تحصیلداروں کو داخل خارج قبول اراضی بنجر کا اختیار حاصل ہے | ۳ |
| گشتی ۶۶ | " | " | ایک رجسٹر حسب نمونہ مطبوعہ مندرجہ ہدایت مالگزاری صفحہ (۱۶۲) اون رعایات کی بابت جو بصورت اوقات لسرط داخل کرنے زر لگان کے جو بلالحاظ ہنگام و بغیر ہنگام رعایت دہارہ کاشت کی یکجائی | ۳ و ۴ |
| گشتی ۶۸ | " | " | پیمائش اراضی قبل از صدور فیصلہ | ۴ |
| اشتہار | ۱۹ ربیع الاول [illegible] | مجلس عالیہ عدالت | آئندہ سے اہل معاملات و معدمات تحاسے [illegible] داخل کرنے کی [illegible] جو حال میں دفتر کا [illegible] رہیں نہ رہینگے ہیں عدالت میں داخل کریں۔ | ۵ و ۶ |
| گشتی ۶۹ | ۲۳ شہریور [illegible] | محکمہ مالگزاری | کسی سال ۱۳۰۸ف کا اعداد [illegible] پر نہ پڑیگا جو فصل اخراج گشتی مذکور ریز سے گشتی صدر المہام مال بابت سال ۱۳۰۸ف تعلقداران اصلاح سے ذاتی اقتدار سے صادر کی ہیں۔ | ۷ |
| گشتی ۷۱ | " | " | تصحیح گشتی سال ۱۳۰۴ [illegible] ۲ [illegible] علاقہ مالگزاری | ۸ |
| گشتی ۷۲ | " | " | قواعد [illegible] | |
| اطلاع | ۲۳ ربیع الاول [illegible] | محکمہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ | تصحیح ریزولیوشن نمبر ا مشہور [illegible] متعلقہ جریدہ ۱۱ آبان [illegible] فہرست صفحہ ۳۰۹ | ۹ و ۱۰ |
| ریزولیوشن [illegible] | ۴ آبان [illegible] | معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ | جائداد وقف شدہ کو اوسکا متولی یا منتظم کسی طریقہ یا ذریعہ سے منتقل یا بیع و رہن کرسکا مجاز نہیں ہے۔ | ۱۱ و ۱۲ |

۴

# فہرست حصہ ۵

## سلسلہ احکام سرکار عالی

| نمبر احکام | تاریخ | علاقہ | خلاصہ مضمون | |
|---|---|---|---|---|
| [illegible] | ۲۲ آذر [illegible] | متعلق مالگزاری | تقسیم برگماشتگان جوادہ | ۱۵ |
| [illegible] | ۱۱ ربیع ۲ ۱۳۱۳ | عدالت [illegible] | جاگیرات طلسمات سے علاقہ جات ہونیکا طریقہ | ۱۶ |
| [illegible] | ۲۶ آبان [illegible] | رر | دربارہ تقرر جاگیر حد بدی سے بار گیر ضعیف متوفی | ۱۶ |
| رر [illegible] | رر | رر | علاوہ جو سواری ریل لائے جائیں اونکو خوراک اور کرایہ ریل اور اونکے خادمیں کو کرایہ ریل سرکار سے دیا جائیگا | ۱۷ |
| رر [illegible] | رر | رر | اختیارات سدل سواران علاقہ کوتوالی | ۱۸ |
| [illegible] | ۲۴ شہریور [illegible] | متعلق مالگزاری | ڈپٹی و سکہ وطنداری کے مقدمات کا فیصلہ بذریعہ [illegible] ہوگا جو قطعی فیصلہ تصور کیا جائیگا۔ | ۲۰ |
| [illegible] | ۱ [illegible] رر | رر | [illegible] | ۲۱ |
| [illegible] | ۵ آذر [illegible] | رر | مخبران احصائے دہارہ کو اوس طرح انعام دیا جائیگا جس طرح مخبران اراضی پوشیدہ کو دیا جاتا ہے۔ | ۲۲ |
| [illegible] | رر | رر | اون اشخاص کو جو عدالتہائے وجداری کے اثر سے مستثنیٰ ہیں کوئی وطندار شہوری یا زیادہ رہن بطور بیع یا رہن یا اجارہ یا تعہد یا ٹھیکہ داری یا شکمیداری یا حصہ داری کے بلا اجازت سرکار دینے کا مجاز نہیں ہے۔ | ۲۴ |

۳۳

# فهرست حصه ۵

## سلسله احکام سرکار عالی

# فہرست حصہ (۵)
## سلسلہ احکام سرکار عالی

| حکم یا کسی دفتر | تاریخ | علاقہ | خلاصہ مضمون | |
|---|---|---|---|---|
| حکم مدار المہام | ۲۲۔ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ | معتمدی عدالت و کوتوالی | رائے ... کہ ایسی جائداد ... در رسوم ... اور ... اعدادیات ... گئے۔ | ۴۱ |
| " اشتہار | ۲۴ " | (مال گزاری) معتمدی مال گزاری | ... اشتہار ... انعام ... مال وطن یا محلی مالگزاری میں ... انعام ... بصورت ... محلس مال میں ... کا مرافعہ ہو سکتا ہے۔ | ۴۳ و ۴۴ |
| اشتہار | ۲۴ " | مجلس عالیہ عدالت | اور ... کا عدالت ... کا مرافعہ اجلاس کامل میں کیا جاسکے گا ... | ۴۵ و ۴۶ |
| حکم نواب مدار المہام | ۵ رجب ۱۳۱۱ھ | معتمدی مال و صیغہ فینانس | نقل حکم اعلیٰ حضرت ... دربارہ تقرر مجلس ... | ۴۰ |
| گشتی فوجداری ۴ دیوانی ۲ | ۲۸۔ بہمن ۱۳۰۳ف | مجلس عالیہ عدالت | سررشتہ مال کی ... ۲۷ مورخہ ۲۹۔ ربیع الثانی ... صیغہ عدالت سے ہی متعلق ہو گی۔ | ۴۱ |
| گشتی سال (۱) | یکم اسفندار ۱۳۰۳ف | رجسٹری و اسٹامپ | تقرر فیس ... مکشت ... | ۴۲ |
| اشتہار | ۹ رجب ۱۳۱۱ھ | معتمدی عدالت و کوتوالی | مساجد کے سامنے باجہ بجایا جاسکے | ۴۳ |
| گشتی فوجداری (۵) | ۴۔ اسفندار ۱۳۰۳ف | مجلس عالیہ عدالت | قیدیاں ... کی واپسی یا رہائی کی اطلاع مجلس کو دینی ضرور ہے | ۴۴ |
| ریوینیو متفرقات | ۲۴ بہمن ۱۳۰۳ف | معتمدی عدالت | ترمیم دفعہ قانون رجسٹری | ۴۵ |

# فہرست مضامین

## سلسلہ احکام سرکار عالی

## فہرست مجملہ کی
## سلسلہ احکام سرکار عالی ۹

| قسم احکام و نمبر | تاریخ | علاقہ | خلاصہ مضمون | |
|---|---|---|---|---|
| آئین تمام ۲۶ | ۲۷ فروری ۱۹۱۲ | مالگزاری | سررشتہ مالگزاری کے مقامات میں جو شہادت رعایا کی لی جاتی ہے وہ بذریعہ [illegible] لہ و گیری ہوا کرے۔ | [illegible] |
| کیفیت | ۲۹ " | معتمدی عدالت | جناب معین المہام بہادر علاقہ عدالت کی عدالت [illegible] کو ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ | [illegible] |
| گشتی نمبر ۶۵ (۶) دورا ئیے (۳) | ۵ اردی بہشت ۱۳۲۱ ف | مجلس عالیہ عدالت | تعیین اجرت ترجمہ و نقل کاغذات زبان انگریزی و دیگر زبانہائے ملکی۔ (تعلقات) | ۱ |
| رزولیوشن نمبر ۲۵ | ۱۵ بہمن ۱۳۲۰ ف | معتمدی مالگزاری | دربارۂ عطائی اقتدار اجازت قطع درختان [illegible] | ۹۰ |
| " نمبر ۱ | ۲ اردی بہشت | " | سررشتہ انعام سے فیصلہ ہونے کے اگر سررشتہ عدالت سے حقیت حصہ داران کی ڈگری ہو تو فریق حاصل کنندہ ڈگری کا نام بھی تحقیقات میں شریک کیا جائے۔ | ۹۱ |
| " نمبر ۲ | ۱۴ " | " | جاگیرات سے حق مالکانہ سرکار وصول کیا جاتا ہے وہ [illegible] اخراجات سرسکن محاصل دہ سالہ پر لیا جائے گا۔ | ۹۳ |
| حکم واشد المہام سرکار عالی | ۱۰ " | معتمدی عدالت کوتوالی و امور عامہ | مددگاران عدالتہائے اضلاع کو صیغہ مجلسی میں اقتدارات کا عطا ہونا | ۹۴ |
| رزولیوشن نمبر ۲۹ | ۱۵ بہمن ۱۳۲۰ ف | معتمدی مالگزاری | دربارۂ رخصت رسیداران دفاتر مال دیہی | ۹۵ |
| حکم معین المہام | " اردی بہشت ۱۳۲۱ | معتمدی عدالت | ہری لال [illegible] جو [illegible] کی ہے عدالت [illegible] بطور امیدوار اسسٹنٹ جج مقرر کیا جانا اور [illegible] کی قابلیت [illegible] | ۹۶ |

| نمبر | مضمون | صیغہ | تاریخ | نوعیت |
|---|---|---|---|---|
| ۶۲ | [illegible] مدار المہام بہادر [illegible] عدالت [illegible] [illegible] | عدالت کوتوالی و امور عامہ | [illegible] | [illegible] |
| ۶۳ | مولوی محمد ضیاء اللہ صاحب تحصیلدار تعلقہ [illegible] ضلع [illegible] کو [illegible] پولیس صوبہ دیہات کی سماعت [illegible] کا اختیار حاصل ہے۔ | ” | [illegible] سال | حکم [illegible] |
| ۶۴ | اسسٹنٹ [illegible] کی [illegible] متعلقہ [illegible] کو [illegible] دستاویزات کا اختیار حاصل ہے۔ | صیغہ [illegible] | ” | حکم |
| ” | تمامی دیہات خالصہ میں خواہ مرہٹواڑی کے ہوں یا تلنگانہ کے یا کرناٹک کے اور خواہ وہ بندوبست شدہ ہوں یا غیر بندوبست شدہ [illegible] ایک ایک افسر سیف سندھی مقرر و مامور کیا جاوے۔ | [illegible] | [illegible] | ” روبکار [illegible] نمبر ۲۲ |
| ۶۹ | درباره اقدارات منظوری واپسی و ادائی رقوم۔ | ” | ” | ” نمبر ۲۳ |
| ۷۰ | بسلسلہ اشتہار دفتر ہذا مورخہ ۱۵ اردی بہشت [illegible] نسبت امتحانات [illegible] سررشتہ مجلس [illegible] حکم دیا جاتا ہے کہ ۲۲ فروردی سنہ الیہ کو ادبی کارروائی ٹھیک دس بجے اجلاس کامل کے کمرہ میں شروع ہوگی۔ | محکمہ عالیہ عدالت | [illegible] سنہ [illegible] | حکم |
| ۷۱ | درباره ترتیب تختہ [illegible] | معتمد مالگزاری | ۱۵ [illegible] سنہ [illegible] | ” [illegible] نمبر ۲۴ |
| ۷۲ | درباره [illegible] لوکل فنڈ بر [illegible] و غیرہ | ” | ” | ” ۲۵ |
| ۷۳ | بسلسلہ اشتہار [illegible] دفتر ہذا عوام کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آبادی اور [illegible] اور گذرگاہوں میں [illegible] ممنوع ہے۔ | صیغہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ | [illegible] سنہ [illegible] | اشتہار |
| ۷۴ | [illegible] یادداشت نواب معین المہام بہادر وزیر عدالت و امور عامہ [illegible] [illegible] عدالت دیوانی بلدہ و دار القضاء | ” | ” | حکم |
| ۸۲ | دفتر [illegible] کارخانہ [illegible] عرائض گذرانتے ہیں [illegible] پر گذرانی جاتی ہے۔ | علاقہ فنانس | ۲۵ فروردی سنہ [illegible] | حکم [illegible] |

۹

فہرست ... [illegible] ۵

| نمبر شمار | خلاصہ عنوان | احکام | تاریخ حکم | [illegible] |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| ۱۰۲ | [illegible] ... کروائی ... سال ... [illegible] ... گئی۔ | [illegible] | ۲۴ [illegible] | [illegible] |
| ۱۰۳ | سند ... [illegible] ... ویا گاہ ... [illegible] ... ہے | الضاً | ایضاً | [illegible] |
| ۱۰۴ | [illegible] ... مجلس وضع قوانین ... [illegible] | ایضاً | [illegible] | [illegible] |
| ۱۰۵ | نواب ... [illegible] ... الدولہ بہادر ... جاگیردار ... بابت ... دفعات ۱۱۰، ۱۲۰ و ۱۳۰ دستور العمل ... وضع قوانین بحیثیت ارکان غیر ملازم مجلس ... منتخب ہوسکتے ہیں۔ | ایضاً | ایضاً | ایضاً |
| ۱۰۶ | مولوی محمد ... خان صاحب ... مولوی میر ... الدین صاحب ... درجہ اول ... دفعات ۷، ۸ و ۹ ... دستور العمل مجلس وضع قوانین بحیثیت ارکان غیر ملازم مجلس مذکور منتخب ہوسکتے | ایضاً | ایضاً | ایضاً |
| ۱۰۷ | نواب بہادر مولوی ... الدین صاحب ... [illegible] ... دستور العمل ... وضع قوانین بحیثیت ارکان غیر ملازم مجلس مذکور منتخب ہوسکتے ہیں | ایضاً | ایضاً | ایضاً |
| ۱۰۸ | مسٹر ... [illegible] ... رکن ... مجلس ... [illegible] | ایضاً | ایضاً | ایضاً |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۹۷ | معاملات سماعت اوریجنل اپیل [illegible] اختیار [illegible] اس [illegible] کی تصدیق [illegible] ہونی چاہئے اور اسکی صراحت ، ، ۔ | معتمدی مال | ۱۵ - بہمن ۱۳۳۳ف | ، ، دلوس سمبر ۳ |
| ۱۰ | ترمیم ، ، دلوس [illegible] [illegible] فقرہ (۲) سمبر [illegible] دلوس مذکور | معتمدی عدالت وکوتوالی وامور [illegible] | ۹ - فروردی ۱۳۳۲ف | ، ، - [illegible] |

۸

# فہرست [illegible]

## [illegible] احکام سرکار عالی

| صفحہ | خلاصہ مضمون | علاقہ | تاریخ | [illegible] |
|---|---|---|---|---|
| ۱۲۴ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۱۲۴<br>۱۲۵ | [illegible] ایک [illegible] محفوظ [illegible] | [illegible] | ۷ خورداد [illegible] | [illegible] |
| ۱۲۶ | [illegible] ناجائز [illegible] کا اقرار دیا جانا | [illegible] | [illegible] | حکم مدار المہام |
| ۱۲۷ | [illegible] صاحب [illegible] کو [illegible] سرہ کو اقتدارات [illegible] فوجداری و دیوانی حاصل ہیں | " | [illegible] | |
| ۱۲۸ | [illegible] قطعات [illegible] شدہ پر [illegible] | [illegible] | ۱۵ [illegible] | [illegible] |
| ۱۲۹ | [illegible] ساتھ [illegible] دوبارہ [illegible] تک [illegible] کیا جاسکے | " | " | [illegible] |
| ۱۳۰ | [illegible] قواعد [illegible] جدید [illegible] | | | [illegible] |
| ۱۳۴ | فصول رسم سود وعدہ خلافی شراب [illegible] وغیرہ | محکمہ مالگزاری | ۲۴ خورداد [illegible] | [illegible] |
| ۱۳۵ | [illegible] عدم اخذ محصول زمین دفع شدہ | " | [illegible] | [illegible] |
| ۱۳۶ | سید شاہ جمال الدین احمد صاحب قادری الملتانی سجادہ درگاہ حضرت شاہ عبد الرزاق صاحب [illegible] قادری قدس سرہ واقع قصبہ بیدر کو ان کی جاگیر و زمین انعام میں فوجداری میں درجہ سوم کے اور دیوانی میں [illegible] تحصیلداران ایک سو روپیہ تک کی مالیت کے مقدمات سماعت و تجویز کرنے کے اختیارات دئے گئے | معتمدی [illegible] | [illegible] | حکم مدار المہام |
| ۱۳۷ | [illegible] داری و حق فروخت کاغذ مہور | " | [illegible] | [illegible] |

| نشان گشتی یا حکم | تاریخ | علاقہ | خلاصہ مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|---|
| | | | وجیہ ہے اوکی جائے یہ برنوار با مصدر جنگ بہادر مجلس واضع قوانین سے کمی ملازم قرار پائے | |
| ایضاً | ایضاً | ایضاً | مولوی سید احمد اللہ ہاشمی سوانح نگاری مددگار ناظم عدالت بلدہ مقرر ہوئے ہیں اونکو پانسو روپیہ ماہوار تنخواہ معہ دیگر مراعات و جائداد مستقل ہونے کا اختیار دیا گیا۔ | ۱۰۸ |
| گشتی نشان فوجداری و دیوانی ۵ | ۲۷ خورداد سنہ ۱۳۱۵ف | مجلس عالیہ عدالت | ترمیم گشتی مجلس عالیہ عدالت نشان فوجداری و دیوانی ۵ | ۱۰۸ |
| نشان ۵۲ | ۱۰ - ایضاً | معتمد مجلس مالگزاری | قرارداد امتحان عہدہ داران مال | ۱۱۱ |
| نواب مدار المہام | ۱۶ - ایضاً | معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ | بیرون بلدہ صاحبزادہ میرہ منصور جنگ مرحوم منتقل ہو کر صاحبزادوں کے احکام متعلقہ کاغذ مختوم سے مستثنیٰ کئے گئے | ۱۱۲ |
| ایضاً | ۱۹ - ایضاً | " | حسب سفارش صوبہ دار صاحب صوبہ ورنگل راجہ صاحب سمستان گوپال پیٹھ کو خاندانی خاص اقتدار اختیارات عدالتی درجہ دوم کے استعمال کرنیکا اختیار دیا گیا۔ | ۱۱۴ |
| ایضاً | ۱۸ - ایضاً | " | ترمیم فقرہ دستور العمل گاڑی ہائے کرایہ | ایضاً |
| رزولیوشن نواب مدار المہام نمبر ۳۱ | ۱۵ بہمن سنہ ۱۳۱۵ف | معتمد مالگزاری | گشتی نشان (۵) محکمہ صوبہ عربی بابتہ سنہ ۱۳۱۲ف گشتی نشان ۱۲ محکمہ صرف خاص اور مقدمہ جو اجرائی اشتہار کی نسبت ہے منسوخ کیا گیا۔ | ۱۱۵ |
| ایضاً نمبر ۳۲ | " | " | اختیارات عہدہ داران اضلاع و معاملات امور زراعی | ایضاً |
| " نمبر ۳۳ | " | " | شرح دستخط از اصناف دیہات ریاستی و صورتیکہ تالاب سے پانی دیا جائے | ۱۱۸ |
| " نمبر ۳۴ | " | " | معافی زمین زاید بر آئندہ انعامداران | ۱۲۰ |
| " نمبر ۳۵ | " | " | دیہات منضبطہ کی بابت جو رقم حق منضبطی بحساب ڈیڑھ آنہ وصول ہوتی ہے اوسکو کل آمدنی کا نصف حصہ منظوری سرکار خرچ ہوا کرے | ۱۲۲ |

[illegible]

# [illegible] سرکار عالی

| [illegible] | تاریخ | [illegible] | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|---|
| [illegible] | ۵ تیر [illegible] | [illegible] | [illegible] ایک [illegible] دوسرے [illegible] | ۱۴۱ |
| ,, | ,, | ,, | [illegible] والوں کو کسی [illegible] دیا جائیگا | ۱۴۱ و ۱۴۲ |
| [illegible] | ۱ مہر [illegible] | مجلس [illegible] | [illegible] دوسری عدالت کا رشتہ [illegible] کی غرض سے [illegible] کر سکتی ہے۔ | ۱۴۲ و ۱۴۳ |
| اشتہار | [illegible] | ,, | فہرست امیدواران امتحان جو ڈویژن میں پاس ہوئے | ۱۴۴ و ۱۴۵ |
| حکم مدار المہام | [illegible] | [illegible] کوتوالی و امور عامہ | قواعد [illegible] | ۱۴۵ |
| حکم عین المہام | ۱۴ امرداد [illegible] | ,, | [illegible] گذشتہ کی درخواست پر [illegible] عدالت [illegible] حاصل [illegible] عدالتی کارروائی [illegible] | ۱۴۹ |
| روداد واضع قوانین۔ | ۱۲ امرداد [illegible] | معتمدی مجلس واضع قوانین | روداد [illegible] مجلس واضع قوانین سرکار عالی | ۱۴۹ |
| ,, | ,, | معتمدی مال و فینانس۔ | تخفیف [illegible] | ۱۵۵ |
| گشتی نشان ۹ | ۱۷ امرداد [illegible] | ,, | رخصت بیماری [illegible] ایک سال تک اور [illegible] ماہوار مل سکتی ہے۔ | ۱۵۶ |

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

# فہرست حصہ

## سلسلہ احکام سرکار عالی

| نام حکم | تاریخ | متعلقہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|---|
| حکم نواب مدار المہام | ۱۵ اسفندار ۱۳۱۲ف | متعلق [illegible] | اہلکاران اور [illegible] سول سروس کلاس و امیدواران [illegible] الامتحان [illegible] امتحان [illegible] امتحان کی تاریخ مقرر ہو انکو اس امتحان میں شریک ہونا ضرور ہے | ۱۶۰ |
| 〃 | ۳۱-امرداد ۱۳۱۲ف | متعلق عدالت [illegible] | سالانہ [illegible] متعلقہ قواعد [illegible] علاقہ جات [illegible] ناظم عدالت [illegible] بلدہ اور صفائی بلدہ و [illegible] کے متعلق ناظم فوجداری بلدہ اور ناظم عدالت دیوانی بلدہ کو بیان ہوگا | ۱۶۱ |
| دستور العمل جنگلات | ۲۸-امرداد ۱۳۱۲ف | متعلق مال [illegible] | دستور العمل جنگلات۔ | ۱۶۱ |
| حکم نواب مدار المہام | ۱۱ شہریور ۱۳۱۲ف | متعلق عدالت | اشخاص جو کاغذ [illegible] عدالت [illegible] منسوخ کر دیا گیا۔ | ۱۶۲ |
| اشتہار | ۲۲ شہریور ۱۳۱۲ف | متعلق محکمہ مال گذاری | تعلقہ [illegible] ضلع پربھنی صوبہ اورنگ آباد آئندہ سے نام تعلقہ [illegible] ضلع پربھنی صوبہ اورنگ آباد موسوم کیا گیا۔ | ۱۶۲ |
| حکم مدار المہام | ۱۵ شہریور ۱۳۱۲ف | متعلق [illegible] | [illegible] جاگیرات [illegible] وغیرہ کا [illegible] حصہ مالک جاگیر [illegible] سے بھی لیا جائے گا [illegible] حصہ کا وہ حصہ دار رہے۔ | ۱۶۸ |
| 〃 | 〃 | 〃 | شیو پرشاد [illegible] دوکان گردھاری لال فتح چند ساہوکار واقع ضلع پربھنی کا تقرر حسب درخواست مجلس مال کمیٹی مجلس | |

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
|---|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | ۱۰۸ |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | ۱۵۰ |

16

# فہرست [illegible]

## [illegible] کا [illegible]

| [illegible] | تاریخ | متعلقہ | حالات | نمبر |
|---|---|---|---|---|
| حکم [illegible] | ۲۹ [illegible] | [illegible] | [illegible] اکیٹھا | ۱۸۱ |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | ۱۰ |
| [illegible] | ۱ - ۱ | [illegible] | [illegible] | ۱۶۲ |
| [illegible] | ۲۳ | | [illegible] جاگیردار [illegible] | " |
| [illegible] | ۲۳ | " | [illegible] جاگیر [illegible] | " |
| [illegible] | ۲۵ " | [illegible] | [illegible] | ۱۶۴ |
| [illegible] | ۲۰ " | [illegible] | [illegible] ہوگا۔ | ۱۶۵ |
| [illegible] | ۱۳ امرداد [illegible] | [illegible] | [illegible] داخل کیا کریں۔ | ۱۶۷ |
| حکم [illegible] نشان ۱۶۸ | ۵ [illegible] | [illegible] | [illegible] | ۱۶۸ |

| حکم | تاریخ | صیغہ | خلاصہ | صفحہ |
|---|---|---|---|---|
| | | | اوکر [illegible] ضلع مذکور پر بجاے ایتور داس [illegible] سابق منظور کیا گیا۔ | ۱۶۸ |
| حکم مدارالمہام | ۱۵۔ شہریور سنہ الیہ | صیغۂ مال و [illegible] | سو [illegible] گوپی گنڈہ جاگیر نواب صمصام الملک مرحوم [illegible] میر [illegible] علیخان بہادر خلف نواب موصوف مرحوم دربار التماسات سے متعلق کیا گیا۔ | ۔ |
| ۔ | ۔ | ۔ | [illegible] کو صدر داروغہ گان کی رخصت کی منظوری کا اختیار حاصل ہے۔ | ۱۶۹ |
| حکم مجلس مالگزاری | ۳۱۔ امرداد سنہ الیہ | × | چونکہ رعایا [illegible] ساگوان وغیرہ کے محفوظ سے رعایا اونکو کاٹ کر کے آلات زراعت وغیرہ میں لانے کی مجاز نہیں ہیں۔ | ۱۶۹ |
| حکم نواب معین المہام | ۲۰ شہریور سنہ الیہ | × | محمد معین الدین صاحب تحصیلدار [illegible] کو فوجداری میں درجہ دوم کے اقتدارات اور دیوانی میں تین سو روپیہ تک کی سماعت کا اقتدار عطا کیا گیا۔ | ۱۷۰ |
| حکم مدارالمہام | ۱۶۔ شہریور سنہ الیہ | صیغۂ رجسٹری | [illegible]ستان میں ایک دفتر سب رجسٹری کے قیام کی اجازت حسب درخواست وسفارش انسپکٹر جنرل رجسٹریشن دیگئی۔ | ۱۷۰ |
| ۔ | ۱۸۔ شہریور سنہ الیہ | صیغۂ مال و فنانس | نائبیان جو بمحکمہ سرکار مامور ہیں جب وہ دورہ پر جائیں تو اونکو خدمت کا بھتہ دیا جائیگا۔ | ۔ |

مرقومہ ۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۲ ہجری روز دوشنبہ

# سلسلہ احکام ممالک محروسہ سرکار عالی

| نشان گشتی یا حکم | تاریخ | متعلقہ | خلاصہ مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|---|
| حکم نواب مدار المہام سرکار عالی | ۲۰ مہر ۱۳۱۸ف | مال و فینانس | عدم ضرورت طبع اشتہارات ولایت مانند اسلحہ حربیہ ملاحیہ | ۲۲۴ |
| " | ۲۲ " | عدالت | ستاری تقرری ایک منشی و اردو جہراتی علاقہ صفائی - تم ہر [illegible] | ۲۲۶ |
| مجلس عالیہ | ۲۷ " | " | مقدمات قابل دست اندازی پولیس [illegible] شہادت میں [illegible] ضرورت شہادت بلکہ بطور گواہ لیا جایا کرے - | ۱ |
| " | ۲ " | " | ہر شمل کی [illegible] ایک [illegible] مصول [illegible] روز نامچہ [illegible] چسپاں کیا جانا ہے - | ۱۲۲ |
| " | " | " | [illegible] و ساد و ن کے [illegible] نواب [illegible] الملک بہادر کو [illegible] بہادر مرحوم و [illegible] جنگ مرحوم [illegible] اور [illegible] [illegible] مرحوم [illegible] - | ۱۲۰ |
| [illegible] مجلس عالیہ عدالت | ۲۷ " ۸ آبان ۱۳۱۸ف | | اشتہار دربارہ نتیجہ امتحان [illegible] اول و دوم [illegible] [illegible] [illegible] تحصیل [illegible] انجام دینے کے [illegible] ہیں [illegible] متعلقہ عدالت سررشتہ دار عدالت یا اعلیٰ محرر عدالت [illegible] سے [illegible] ہو [illegible] - | ۱ ۱۲۸ |

| نشان گشتی و غیرہ | تاریخ | علاقہ | خلاصۂ مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|---|
| ۱۹۱ ؍ | – | ؍ | بکار اسے اقتدارات مال میں شخصے لیا اور زیادہ کچھ [illegible] نوٹ تفصیل ور وکھو ہی عدالت [illegible] چاہیئے [illegible] | ״ |
| ۲۹ ״ | ۱۱ [illegible] | ؍ | سر رشتہ مال گزاری [illegible] درجہ بدرجہ باوری امتحانات [illegible] کار گزاری [illegible] آئندہ غلطی [illegible] ترقی [illegible] وغیرہ مراتب | ״ |
| گشتی نشان ۹ | ۲۷ [illegible] | مجلس عالیہ عدالت | [illegible] متوفی ملازمان [illegible] | ۱۷۹ |
| ۱۰۷ | ״ | ״ | ترمیم گشتی نشان سوم بابتہ [illegible] اظہار گواہان۔ | ۱۸۰ |
| ״ ״ | ״ | ״ | ترمیم گشتی نشان فوجداری ۱۵ و دیوانی ۱۳ بابتہ [illegible] امور سے متعلقات | ۱۸۰ و ۱۸۱ |
| اشتہار | [illegible] | علاقہ عدالت | اشتہار نتیجہ امتحان وکالت درجہ سوم بابتہ [illegible] | ۱۸۱ |
| گشتی ۱۱ | ۱۲ ״ | کچہری مال و فنانس | درباب تعلقات دفاتر ممالک محروسہ سرکار عالی | ۱۸۴ |
| حکم مدار المہام | ״ | ״ | عہدہ داران نگرانی [illegible] و تعلقداران [illegible] کے عہدہ داران [illegible] گیری و انعام [illegible] سال میں کم از کم [illegible] دورہ کرنا لازم ہے۔ | ۱۸۸ |
| گشتی نشان ۱۲ فوجداری ۱۲ | ۱۷ [illegible] | مجلس عالیہ عدالت | جرائم اشخاص کے اغراز [illegible] حال کاغذ ممہور [illegible] اب وہ کاغذ ممہور [illegible] معاف [illegible] باستثنا قیدیان بلامشقت۔ | ۱۸۹ |
| [illegible] | ۲۷ امرداد [illegible] | کچہری [illegible] | قیدیان میعادی یکسال یا اس سے زیادہ باستثنا قیدیان بلامشقت اگر [illegible] سال [illegible] | ۱۹۰ |
| [illegible] ״ | | | قواعد متعلقہ [illegible] | ۱۹۲ |

سلسلہ احکام سرکاری

[illegible]

[illegible]

[illegible] مدار المہام سرکار عالی [illegible] مالگزاری

[illegible]

[illegible]

[illegible] مالگزاری [illegible]

[illegible] علاقہ مالگزاری

[illegible]

[illegible] اور [illegible] ماتحت [illegible] کوئی [illegible] اور [illegible] عمل

[illegible] دیا جائیگا

[illegible] تحصیلداروں کے [illegible] دستور العمل [illegible] دکھائی گئی ہے اور [illegible] (۵) میں صراحت کی گئی ہے کہ [illegible] اتصال ہوگا جبکہ دورہ حدود اراضی تحصیل کے باہر [illegible] سرکاری واقع ہو [illegible] ایک [illegible] ہے جو سال [illegible] تحصیلداران مرہٹواری [illegible] دونوں [illegible] مدار المہام مالگزاری سے ابھی گشتی نشان (۵) ۱۹ شوال [illegible] کے ذریعہ سے تحصیلداران [illegible] کہ وہ اندرون حدود [illegible] دورہ کرتے ہوں باہر ایک [illegible] روزانہ بھتہ کا حکم دیا مگر یہ حکم مشروط تھا کہ وہ روزانہ [illegible] کی [illegible] اور [illegible] علاوہ اور بھی [illegible] جس کے لحاظ سے بھتہ کا [illegible] کے حق میں [illegible] مالگزاری سے گشتی نشان [illegible] شوال [illegible] ہجری سے [illegible] بالکل [illegible] اور بھتہ کی منظوری کو صرف [illegible] ضلع کی [illegible] لیکن [illegible] احکام خاص نے تحصیلداران [illegible] کے لئے تحصیلداران مرہٹواری کو اب بھی [illegible] کسی بھی [illegible] کے ساتھ بھتہ [illegible] مجلس مالگزاری [illegible] کے ساتھ [illegible] سرکار میں [illegible] نہیں کر [illegible]

(۱) تحصیلداران مرہٹواری کو کوئی [illegible] بھتہ [illegible] ہے۔

| [illegible] | تاریخ | ملاحظہ | خلاصہ مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|---|
| [illegible] | ۲۰ [illegible] | رائلث | دستور العمل کا مجموعہ مصدرہ ۱۴ [illegible] سرکاری عہدہ داروں حاکمان [illegible] سے ہی متعلق ہے جو مقدمہ اقتدار عدالتی ہیں | ۲۲۹ |
| [illegible] ۱۲۹۲ | ۱۳-[illegible] | ” | کیفیت دورہ تعلقداران ہر سہ درجہ بابت [illegible] وغیرہ | ۲۳۰ |
| [illegible] | ۱۱ [illegible] | [illegible] | قواعد [illegible] دیگر [illegible] | ” |

[illegible] سرکار عالی [illegible] اٹھائیس سال

[illegible] اور اسکے [illegible] اور رقم کے ہر کہیں [illegible]

[illegible] جاری ہو جائیں گے۔

۵ [illegible] سرکار عالی کی خدمت میں عرض ہے

نقل مراسلہ دفتر معتمد مدار المہام سرکار عالی علاقہ مالگزاری
واقع ۲۲ ذیحجہ ۱۳۲۹ھ مطابق ۱۴ اسفندار ماہ الٰہی ۱۳۲۰ف

# نشان مجاریہ گشتی ۹۵

نشان مثل صیغہ (۲۳۵) ہدایات بابت ۱۳۲۹ھ

بخدمت نواب مفید جنگ بہادر معتمد مالگذاری سرکار عالی

تحت [illegible] عہدہ داران مالگذاری

[illegible]

تحصیلداروں کو داخل خارج کا اختیار

تحریر کا [illegible] مدار [illegible]

حسب الحکم جناب نواب مدار المہام سرکار عالی اول تعلقدار صاحب ضلع ورنگل نے تحریک فرمائی تھی کہ تحریر کی درخواست منظور کرنا تحصیلدار کا اختیاری ہے اور اوسکے راضی نامہ کی منظوری کا اقتدار دوم تعلقداران ہے لیکن داخل خارج کی بابت کہیں صراحت نہیں ہے لہذا یہ اقتدار بھی تحصیلداروں کو دیا جانا چاہیئے صوبہ دار صاحب صوبہ شرقی نے اتفاق رائے کیا تعلقدار صاحب ضلع مذکور اس محکمہ میں جب اس مسئلہ کو پیش فرمایا تو یہاں سے دیگر صوبہ جات اور صاحب انسپکٹر جنرل مال سے رائے طلب ہوئی اور کل آراء کے ملاحظہ فرمانے کے بعد نواب مدار المہام سرکار عالی ارشاد فرماتے ہیں کہ تحریر ادا دہ کی منظوری قبول کا اختیار جبکہ تحصیلدار کو ہے تو داخل خارج کا اختیار بھی اصولاً اوسی میں داخل ہے۔

نقل مراسلہ دفتر معتمد مدار المہام سرکار عالی واقع ۲۲ ذیحجہ ۱۳۲۹ھ مطابق ۱۴ اسفندار ماہ الٰہی ۱۳۲۰ف فصلی

# نشان گشتی ۹۷

نشان مثل صیغہ (۲۴۷) ہدایات بابت ۱۳۲۰ فصلی

(۲) عمال [illegible] کا [illegible] عام ازینکہ وہ مرہٹواڑی متعلقہ ہون یا ملنگانہ کے [illegible] سے [illegible] پاس سے

نا [illegible] دولوں سے کیونکہ [illegible] سے سرکار کے مشتہر نظر ہے جلس مالگزاری کی [illegible] کے ابا لعض

[illegible] سرکار [illegible] کے متعلق استفسار فرمایا اور [illegible] تھی رائے

لی بالآخر سرکار نے [illegible] اون کی رائے پر غور فرمایا [illegible]

[illegible] سے اس محکمہ کے نام [illegible] ہے اسلاد

میں لکھا جاتا ہے ۔

۲ تحصیلداران مرہٹواڑی عام ازینکہ اپنی تحصیل [illegible]

[illegible] اور [illegible] الفصال [illegible] کی [illegible] کی تصحیح تعلقداران

ضلع [illegible] ہوگی بشرطیکہ ایک ہفتہ میں ایک ہفتہ سے زیادہ کا دورہ ہوا کرے [illegible] ہفتہ سے

زیادہ کا دورہ ہوا ہے تو ایام زائد کی تصحیح مدرجہ مقامات تعلقداران ضلع [illegible]

صوبہ کے اختیار میں ہوگی اس فقرہ سے دستور العمل [illegible] کے فقرہ (۱۰) و (۱۵) کی تنسیخ عمل میں آئی ہے

۳ تحصیلداران مرہٹواڑی بھی دورہ میں طے مسافت زائد از دو کروہ یا عدم قیام زائد از دو روز کی

اسطرح پابند رہینگے جسطرح تحصیلداران تلنگانہ پابند کیے گئے ہین ۔ اور تمام تر مدار ہفتہ کی بابت

کا وہی تخمینہ مقامات ہوگا جسکو حکام مجاز متذکرہ فقرہ (۲) نے منظور کرلیا ہو ۔ لیکن دورہ ہفتہ

میں قیام زائد از یک ہفتہ کے متعلق ہے بشرط ضرورت تحصیلداروں کو خواہ تلنگانہ کے ہون

یا مرہٹواڑی کے تعلقداران ضلع کی منظوری صریح حاصل کرکے قیام زائد کے ہفتہ کا حق نہ رہیگا ۔

اس فقرہ سے محکمہ ہذا کے اُن احکامات کی صراحت کیجاتی ہے جو حاشیہ (ط) متعلقہ دفعہ (۲۶۶)

[illegible] القواعد میں [illegible] درج ہیں ۔

۴ عملہ تحصیل بھی خواہ متعلق بہ مرہٹواڑی ہون یا تلنگانہ عام ازینکہ دورہ اندرون تحصیل ہوا ہو یا بیرون

عموماً فی صدی سو کے حساب سے بھتہ پا سکینگے بشرطیکہ اونکا دورہ تحصیلدار یا محکمہ مافوق تحصیل کے

حکم سے ہوا ہو اور تحصیلداروں کو اپنے دورہ کے زمانہ میں ایک اہلکار سے زیادہ عملہ کو اپنے

ساتھ دورہ میں رکھنے کی اجازت ہوگی ایک سے زیادہ کے ہمراہ رکھنے کے لئے تعلقدار ضلع کی منظوری حاصل کرنی

ہوگی اب ہر عملہ کے [illegible] کے لئے تحصیلدار خود مجاز ہونگے کہ تخمینہ مقامات عملہ کی تصحیح اپنے اقتدار

سے کرین جسطرح مدت قیام ہر دورہ اور [illegible] کے متعلق فقرہ (۳) میں صراحت ہوئی ہے

یہ صراحت متعلق ہوگی عملہ تحصیل کے لئے بھی اور اس فقرہ کے مضمون سے محکمہ صدر المہامی مال

[illegible] جس اصلاح و تعلقات میں [illegible]
[illegible] پیمائش و حد بندی کے ساتھ [illegible]
[illegible] جو کسے دار [illegible]
[illegible] مناسب ہے [illegible]
[illegible] کی مرور سال باقی رہی اگر پیمائش [illegible]
[illegible] کم [illegible] فیصلہ میں [illegible]
[illegible] کیا جاسکے [illegible] صحیح [illegible]
[illegible] اگر [illegible] اشتہار [illegible]
[illegible] ہوگا۔
[illegible] کا اہتمام [illegible] تعمیل ہوچکی ہو [illegible]
[illegible]
[illegible] کے نام [illegible]
[illegible] ڈپٹی [illegible] العام [illegible] کی تعمیل کا [illegible]
[illegible] اصلاح [illegible]
ڈپٹی کمشنران [illegible] بندوبست شدہ میں داخل [illegible] بندوبستی کی [illegible]
[illegible] کارروائی کرتے رہیں۔
[illegible] ناظم صاحب بندوبست [illegible] اس طرح [illegible] بندوبست کو حکم دیں کہ [illegible] ڈپٹی کمشنران
[illegible] کرکے ان کو دیتا رہے۔

---

تاریخ ۱۹ شہر ربیع الاول ۱۳۱۱ ہجری
حکم مجلس عالیہ عدالت

# اشتہار

چونکہ محکمہ [illegible] صاحب عدالت سرکار کے مراسلہ نشان (۱۰۱۸) مورخہ ۲۲ صفر ۱۳۱۱ کے
ذریعہ سے معلوم ہوا کہ مجلس عالیہ عدالت کے گشتی نشان دیوانی (۹۲) ۱۳۰۹ فصلی میں [illegible]

جناب نواب معتمد جنگ بہادر معتمد مالگذاری سرکار عالی

تحت - عہدہ داران صاحبان مالگذاری -

سیاسی
بلحاظ مکتوب جناب مدار المہام سرکار عالی اول تعلقدار صاحب ضلع میدک ۱۰۹۰ د سید احمد حسین صاحب
تحریک فرمائی ہے کہ بعض اوقات جو مناسب ہو داخل کیے جانے کے قابل بلحاظ ہنگام و عجلت کام دوبارہ
دوبارہ کاشت ہونے کے واسطے بحالی ہیں اور اسکا ایک حصہ علیحدہ رکھا جاتا ہے تاکہ عام رعایا میں اسکا
حاصل ہو سکے ۔ بحالی سے نا تجربہ کار تعلقدار صاحب
ارشاد کیا گیا ہے کہ ایسے دیگر عہدہ داروں کی رائے طلب ہو کر بعد دوبارہ
داخلہ آراضی دیگر صوبہ جات نواب مدار المہام سرکار عالی ارشاد فرماتے ہیں کہ ایسی زمینات کا
اوقات شرط داخل کر دیں ۔ لیکن جو بلحاظ ہنگام و عجلت کام رہا ۔ دوبارہ کاشت کے واسطے
بحالی ہیں اگر حسب صراحت مطبوعہ مجموعہ قوانین مالگذاری صفحہ ۵۲۲ علیحدہ
رکھا جاوے لیکن جن تعلقات میں بندوبست ہو چکا ہے وہاں یہ امر موثر ہوگی ۔

---

نقل مراسلہ منجانب معتمد مدار المہام سرکار عالی بنام ناظم مالگذاری
واقع ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۱ ہجری م ۴ شہریور ماہ الٰہی ۱۳۰۳ ف

**نشان محاربہ گشتی ۶۸** نشان مل صیغہ دفتر ۲ ۱۳۱۱ ف

جناب نواب معتمد جنگ بہادر معتمد مالگذاری سرکار عالی
برائے اطلاع تشکیلات ابتدائی انعام عہدہ داران مال
و ناظم صاحب بندوبست ممالک محروسہ سرکار عالی

**منشی سید محمد**

بحالیٔ اراضی قبل از صدور بندوبست

بلحاظ حکم مدار المہام سرکار عالی پیشتر العام حق فدر مقدمات اراضی العام ان باتوں پر
اراضی متعلقہ وغیرہ کی بریدرباقت ہیں تا آئندہ دریافت ہوں اور اکثر بندوبست دوبارہ
کی صحت بذریعہ پیمائش کی جاوے اگرچہ بعض تحقیقات بریدرباقت میں رہا سال کا بندوبست
ضلع سے درج تحقیقات ہو گیا ہوگا مگر چونکہ ہنوز مقدمات منفصل نہیں پائے ہیں تو اسکی جانچ کے بعد
رقبہ صحیح پر فیصلہ ہونا مناسب ہے پس اصلاع و تعلقات بندوبست با صرف ہدایت ہو چکی ہے اور کے

[illegible]

[illegible]

اطلاع اسامیان [illegible] مدار المہام سرکار عالی علاقہ مالگذاری
وا [illegible] محرم الحرام سنہ ۱۳۰۵ ھ ۲۲ شہریور [illegible]
نشان [illegible] (۱۹۹) سنہ فصلی
(سنہ ۱۳۰۵ ہجری)
در بارۂ [illegible] صوبہ داری مالگذاری
صوبہ داران مالگذاری -

مقدمہ

گشتی نشان نمبر ۱۲۹۹ فصلی کا اثر ان [illegible]
پڑیگا جو ماقبل اجراء گشتی مذکور [illegible] گشتی صدر المہام
مال نشان نمبر ۱۲۹۵ ہجری تعلقداران اضلاع سے
[illegible] صادر کی گئیں

حسب الحکم عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی محکمہ ہذا کی تحریر گشتی نشان [illegible]
مورخہ ۱۱ شہریور ۱۲۹۹ فصلی [illegible] فیصلوں کے ذریعے سے جو حکم ثانی [illegible] کا ماحصل [illegible] کی طور
سادر [illegible] دفعہ (۳ ۳) دستور العمل [illegible] مالگذاری احکام [illegible] کے [illegible]
محکمہ صوبہ داری سے ہو گی گشتی نشان نمبر [illegible] ہجری محکمہ صدر المہام مال سے [illegible]
[illegible] عمل نہوگا اور محکمہ صوبہ داری سے کے [illegible] افسران [illegible] کی [illegible] نگاہ [illegible]

[illegible] دکن

[illegible] اطلاع [illegible] تلف [illegible]

[illegible] کر [illegible] کارروائی [illegible]

[illegible]

داخل [illegible]

---

نقل مراسلہ [illegible] مدار المہام سرکار عالی [illegible]

واقع ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۱۰ ہجری [illegible]

# نشان مجاریہ گشتی [illegible]

داخلہ [illegible]

منجانب نواب [illegible] جنگ بہادر معتمد مالگزاری سرکار عالی

بخدمت جمیع عہدہ داران مالگزاری ۔

## مقدمہ

اول تعلقداران صاحبان اضلاع اپنے ماتحت عہدہ داروں [illegible]

تعلیقہ نگرانی دست اندازی کر سکتے ہیں۔

[illegible] الحکم عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی محکمہ [illegible] (۲۲)

[illegible] فیصلی جاری ہوئی ہے اور جس میں [illegible] اور [illegible] داروں کے اختیارات

[illegible] اول تعلقداران صاحبان اضلاع کے اختیارات [illegible] خاص طور [illegible] گئی ہے

لیکن [illegible] عہدہ داروں

کے فیصلوں [illegible] دست اندازی کرنیکا حق حاصل ہے [illegible] بارہ میں

[illegible] صاحب صوبہ [illegible] اور اول تعلقدار صاحب [illegible] ہوئی ہے

[illegible] عہدہ دار صاحب تعلقدار صاحب [illegible] عہدہ دار

کے فیصلوں میں دست اندازی [illegible]

[illegible] صاحب صوبہ [illegible]

[illegible] فرما [illegible]

[illegible] اور ملاحظہ فرمانیکے بعد عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی ارشاد فرمایا [illegible]

9

[illegible] مسئلہ [illegible] [illegible] کے متعلق [illegible] ساد فرماتے ہیں -

| [illegible] | [illegible] |
|---|---|
| [illegible] | اسداکی اسمار [illegible] کو - تھا اور مراد کا ناظم [illegible] |
| [illegible] ناظم اسداکی اور مراد [illegible] درکار ہے اور علی ہدایت [illegible] کی کئی | [illegible] اسمارہ [illegible] کو - ہے اور مراد اوسکا [illegible] ساتھ یہ لیا ناظم [illegible] کے پاس اور [illegible] اوسکی تعلقداری کے پاس اور [illegible] اوسکے [illegible] دار صاحب کو پاس ہوگا - |
| [illegible] کو کا [illegible] کار کرے - اوسکی سبب ناظم [illegible] سری طور پر بدحال کر سکا ہو اعداد دا گیا - [illegible] ناظم [illegible] کا قطعی طور پر ہوگا [illegible] | اسکا مراتب تعلقدار [illegible] کے پاس ہوگا - |
| [illegible] ناظم [illegible] کو [illegible] | اسکا مراتب تعلقدار [illegible] کے پاس ہوگا - |
| [illegible] کی کل معاملات [illegible] کا حق [illegible] کا مفہوم [illegible] کی مالک سرکار ہے [illegible] کہ حق کسی [illegible] اوسکے کسی [illegible] نہیں ہے اور [illegible] کے [illegible] بیان کیا گیا ہے [illegible] اس [illegible] کی کسی عبارت [illegible] ہوگا کہ [illegible] کے خالص [illegible] | [illegible] میں کوئی بات ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہے اگر [illegible] کے [illegible] کو [illegible] ہو تو سرکار اوسکو [illegible] سے محروم نہ کرےگی - کوئی [illegible] بغیر اجازت واسطوری سرکار [illegible] کہہ سکیگی - اور نہ کام میں لائی جا سکیگی - |

دلچسپی پیدا ہوگی ۔

(۲) نواب مدار المہام سرکار عالی محکمہ ہذا کی ... سال ۱۳۱۹ فصلی مذکورہ بالا پر بکرر غور فرما کے
یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ گشتی نشان ۸ سنہ ۱۳۱۲ فصلی کا اجراء ... جو اصل اجرائی
گشتی مذکور پر ... گشتی نشان ۸ ... مذکورہ بالا تعلقداران صاحبان اضلاع سے ...
صادر کی ہیں ۔

(۳) گشتی ہذا محکمہ ہذا کی گشتی نشان ۸ سنہ ۱۳۱۹ فصلی کا ضمیمہ سمجھا جاوے ۔

---

مراسلہ دفتر معتمد مدار المہام سرکار عالی علاقہ مالگذاری
واقع ۳ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۱ھ م ۶ شہریور سنہ ۱۳۱۲ فصلی

**نشان گشتی (۱ ط ۲)** سال ... سنہ ۱۳۱۲ فصلی

منجانب نواب مفخر جنگ بہادر معتمد مالگذاری

بخدمت جمیع عہدہ داران مالگذاری ۔

محکمہ ہذا سے جو گشتی نشان (۴۴) مورخہ ۱۲ خورداد سنہ ۱۳۱۲ فصلی صادر ہوئی ہے اوس میں بجائے الفاظ (پانچسو روپیہ تک جرمانہ کے) پانچسو روپیہ جرمانہ کے الفاظ لکھے گئے ہیں ۔ لہٰذا بذریعہ ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ بعد لفظ پانچسو (تک) کا لفظ بڑھا دیا جائے ۔

---

مراسلہ دفتر معتمد مدار المہام سرکار عالی علاقہ مالگذاری
واقع ۹ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۱ھ م ۲ شہریور سنہ ۱۳۱۲ فصلی

**نشان گشتی (۲ ط ۲)** ... سنہ ۱۳۱۲ فصلی

منجانب نواب مفخر جنگ بہادر معتمد مالگذاری

بخدمت جمیع عہدہ داران مالگذاری

حسب الحکم نواب مدار المہام سرکار عالی مولوی احمد حسین صاحب اول تعلقدار ضلع میدک نے نسبت قواعد بندوبست ... جو تحریک کی تھی اوس کے متعلق ناظم صاحب بندوبست مسٹر ... ڈنلاپ صاحب بہادر

ادھنکا پشکر کی بالی یا باغات کی کاشت ہو کر دوسرے
سال بالی یا باغات کی کاشت ہو سکے تو ایسی
... بالکل ... کو بصراحت معافی کا
[illegible]
[illegible]

(ی) فقرہ (۳۴) کے ضمن (د) میں یہ
لکھا ہوا ہے کہ پشکر کی بابت ساسدی اور قواعد
کو معافی دیجائیگی جیسا کہ سالسرا رتالاب و نہر کے
لیئے دیجاتی ہے مگر ضمن فقرہ (۴۳) کے ضمن الف
میں لاقسمہ بدست باولی سے پانی کی مدد لینے کی صورت میں
بصد دوبارہ کی معافی کا حکم ہے حالانکہ پشکر سے وہ حکم
متعلق نہیں ہے اسلئے پشکر کے نسبت فقرہ (۴۳)
میں جو بیان کیا گیا ہے وہ ظاہرا ترمیم طلب معلوم ہوتا ہے

(ک) تلف مال کی صورت میں معافی کردی جائیں
بحث ہو کہ باولی میں خرچ اور محنت سے پانی دیا جاتا ہو اور پھر بھی
تلف مال کی صورت میں معافی دیجائے تو فقرہ (۴۳) کی رو سے
جسمیں بغیر محنت کے یا کم طور پر پانی دیا جاتا ہو اور پھر بھی تلف
مال کی صورتیں معافی دیجاتی ہے یہ حکم فقرہ (۹۴) کا معلوم ہوتا ہے

(ل) فقرہ (۹) کے آخر میں یہ لکھا ہوا ہے
کہ وہ زمین جو کنارہ دریا کے کھاتہ میں نہ ہو اور ندی
سے برآمد ہو تو اسکا عمل بابندی احکام متعلقہ اراضی
دریا برآمد کے ہوگا مگر انہیں قاعدہ میں کہیں
کوئی ذکر زمین دریا برآمد کا نہیں ہے ہاں
فقرہ (۵۲) میں شکم تالاب کی بحث ہے
یہ بحث شکم تالاب کی زمین دریا برآمد سے متعلق ہے

اوسکی نسبت ... فقرہ (۳) ... ہے
کا ذکر ہوا ہے کا ... وائی کی جا سکتی ہے اسلئے
کہ جو اوس فقرہ میں صراحت ہے کہ کاشت
پشکر بالی یا باغات ... کیلئے ... [illegible]
یہ اوس کا اختیاری امر ہے ۔

ضمن (ر) فقرہ (۳۴) ... کسی ترمیم کی ضرورت
معلوم نہیں ہوتی ہے کیونکہ فقرہ (۴۳) کے
ضمن ب میں صراحت کے ساتھ ذکر کیا گیا
ہے کہ اگر باولی کے پانی سے کاشت پشکر کی جائیگی
اوسکے نسبت کیا عمل کیا جائیگا ۔
حاصل یہ ہے کہ فقرہ (۴۳) کا ضمن الف
پشکر سے متعلق نہیں ہے ۔

اس مسئلہ کے نسبت کمٹی ... تلنگانہ میں کامل
غور ہو چکا ہے اور باولی کے دوبارہ ... میں بہت
کچھ تخفیف بھی کیگئی اور بعد لغو رسم ... دوبارہ مدد کے
واسطے مستقل بھی کردیئے گئے ... [illegible] کسی
ترمیم کا موقع نہیں ہے ۔

فقرہ (۹) کو فقرہ (۵۲) سے کوئی تعلق نہیں ہے
فقرہ (۹) کا تعلق ندی کے کنارہ ون کی
درختوں سے ہے اور فقرہ (۵۲) کا اراضی
شکم تالاب سے لیس ان دونوں فقرہ جات میں سے
کسی فقرہ کی ترمیم کی ضرورت نہیں ہے اراضی
دریا برآمد کے متعلق دستور العمل مالگزاری میں
ہدایتیں موجود ہیں جو قریب تر جاری ہونیوالا ہے

| | |
|---|---|
| کو جو اشیا رعایا کی سے متعلق ہوں کوئی نقصان پہونچے بادی النظر میں عبارت اولیں اس دفعہ کی عبارت اخری کے متناقض ہے پس اوسکی صراحت درکار ہے ۔ | |
| (ق) فقرہ (۳۲) میں علامات حدود کے نسبت تحصیلدار کو مرمت کرانیکے رعیت سے اس قسم مرمت کو مثل مالگزاری کے رقم کے وصول کرنیکا جو اختیار دیا گیا ہے آیا یہ حکم تحصیلدار کا قطعی ہوگا یا قابل مرافعہ ۔ | اسکا مرافعہ ناظم جمعبندی کے پاس ہوگا |
| (ش) فقرہ (۳۴) خاص تری کے بارہ میں کی لیئے وضع کیا گیا ہے اسلیئے پھر اوسکے ذیل میں دوبارہ خشکی کا لفظ زائد معلوم ہوتا ہے ۔ | فقرہ (۳۴) بالکلیہ تری ہی سے متعلق ہے اور خشکی سے اسکو کوئی تعلق نہیں ہے اس سے مطلب یہ ہے کہ جب دو فصلیں خشکی کی لیجاویں جیسے خریف اور ربیع کی تو ایک ہی دوبارہ لیا جائیگا نہ کہ دوبارہ تری کا دوبارہ لیا جائیگا کیونکہ بموجب فقرہ (۳۴) کے جس تک یہ ثابت نہ کیا جاوے کہ تمام سروے نمبر یا کل نمبر میں پیدا وار رہن ہوتی ہے تب تک کوئی معافی نہ ملیگی یہ بات قابل خیال رکھنے کے ہے کہ بندوبست میں نہ تو سرکار کبھی ایسے رقبہ کی نسبت جو پوٹ نمبر یا سروے نمبر سے کم ہو معافی دیتی ہے اور نہ دوبارہ میں کوئی رد و بدل کرتی ہے اگر اس قاعدہ کی پوری پوری پابندی نہ ہوگی تو اونہیں دقتوں اور روپیہ کا سامنا ہوگا جیسے کہ عمر بند دلبست شدہ تعلقات میں موجود ہیں ۔ |
| (ج) فقرہ (۳۵) میں یہ امر صراحت طلب ہے کہ اگر کسی سروے (۱) سروے یا پوٹ میں بوجہ عدم کفاف پانی کے کچھ خشکی اور کچھ تری کرلیجاوے تو سالم دوبارہ تری کا لیا جائیگا یا کیا ۔ | |
| (ط) فقرہ (۳۴) کے ضمن میں یہ امر صراحت طلب ہے کہ جب رعیت موجود نہیں ہے تو ایکسال | کوئی صراحت ضمن فقرہ (۳۴) کے نسبت ضرور نہیں ہے جس مقدمہ کا ذکر آپ نے فرمایا ہے |

# منجانب معتمد

سررشتہ متفرقات نمبر ۱۱/۱۱ ۱۳۲۱ ہجری

مورخہ ۲۹ صفر ۱۳۲۱ مطابق ۴ آبان ۱۳۱۲ ف

کاغذات ذیل ملاحظہ ہوئے۔

درخواست نواب محی الدولہ بہادر ناظم امور مذہبی - در باب اجرائی حکم امتناع بیع و شرا و رہن و انتقال جائداد ہائے اوقاف -

گشتی صدر المہام متفرقات نشان ۱۶ واقع ۱۲ رمضان ۱۲۹۱ ہجری

گشتی صدر المہام متفرقات نشان ۴۴ واقع ۱۲ ذیقعدہ ۱۲۹۱ ہجری

نواب محی الدولہ بہادر نے سرکار کی توجہ اس طرف دلائی ہے کہ اکثر معاملات اس قسم کے پیش ہوتے ہیں جن سے ظاہر ہوا ہے کہ اکثر جائداد موقوفہ کو متولیوں نے بذریعہ بیع و رہن یا کسی دوسرے طور پر منتقل کیا ہے اور کرتے جاتے ہیں اور عجب نہیں ہے کہ اگر ابھی سے سرکار سے اسکی طرف توجہ نہ کی جائے تو رفتہ رفتہ کل جائداد ہائے موقوفہ کی یہی کیفیت ہو۔

چونکہ یہ امر بالکل ناجائز ہے اور کسی متولی یا منتظم اوقاف کو یہ اقتدار نہیں ہے کہ کسی جائداد وقف کو اپنے طور پر خواہ اپنے ذاتی اغراض یا کسی دوسری ضرورت کے لحاظ سے بیع یا رہن یا کسی دوسرے طور پر منتقل کرے اور بموجب گشتی صدر المہام متفرقات نشان ۱۶ واقع ۱۲ رمضان ۱۲۹۱ ہجری بیع و شرا کے اور بموجب گشتی صدر المہام متفرقات نشان ۴۴ واقع ۱۲ ذیقعدہ ۱۲۹۱ ہجری رہن کی بھی ممانعت ہو چکی ہے لیکن چونکہ معلوم ہوتا ہے کہ ان گشتیات پر پوری طرح پر عمل نہیں ہوتا - لہذا نواب مدار المہام سرکار عالی ان احکام کی تجدید کے لئے حکم ذیل صادر فرماتے ہیں:

## حکم

حسب روبکار گشتی محکمہ صدر المہام متفرقات نشان ۱۶ و ۴۴ بابت ۱۲۹۱ ہجری منتظم یا متولی کسی عمارت یا مکان یا دوکان کا کسی جائداد وقف کو بیع و رہن یا کسی دوسرے ذریعہ یا طور سے منتقل کرنے کا مجاز نہیں ہے -

مدار المہام سرکار عالی تمامی عہدہ داران سررشتہ عدالت و مال و رجسٹری متعلقہ بلدہ و اضلاع سے امید کرتے ہیں کہ تمامی جائداد ہائے موقوفہ کی پوری پوری نگرانی رکھینگے اور

ناکہ اگر ... بعد ... [illegible]
بالاسے کی ... [illegible]
ماطیسان ... [illegible]
لا سکتا ... [illegible]
سال بھر ... [illegible]
دیگر ... کا انتظام ہو جاتا
اسلئے ... بالا سکے ... در اثر
سکے دوبارہ میں رعایت ہو گی ... [illegible]

# اطلاع

علاقہ صدر ... کوتوالی و امور عامہ ... ۲۳ ربیع الاول ۱۳۳۱

منتخب ...

جریدہ جلد چہارم مطبوعہ ۱۱ ... ربیع الاول ۱۳۳۱ کی فہرست ... [illegible]
... پر طبع ہوئی ... [illegible]
... [illegible] ... جاری ہوا
اور جریدہ ... [illegible] ... رزولیوشن ... [illegible]
... [illegible] ... فرمائی ...

| نمبر | تاریخ | خلاصہ مضمون | استکام | علاقہ |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| ۱۹۱ | ۱۳۳۱ صفر | رزولیوشن ... باضافہ ... ۱۳۳۱ | [illegible] | [illegible] |

تاریخ ۱۲ شہریور ... [illegible]

روبکار ... [illegible] ... کوتوالی و امور عامہ (صیغہ ...)

15

# احکام سرکار عالی

ماخوذ از جریدہ [illegible] دی ماہ الٰہی سنہ ۱۳۰۴

مسل راست محکمہ صدارت مدار المہام سرکار عالی علاقہ مالگزاری واقع ۱۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۲ ہجری
مطابق ۲۲ آذر ماہ الٰہی سنہ ۱۳۰۴

## نشان گشتی (۲)

سال متعلق صیغہ (مال) بابت ۱۱ سنہ ۱۳۰۴ فصلی

منجانب نواب معین جنگ بہادر معتمد مالگزاری سرکار عالی
بخدمت جمیع عہدہ داران علاقہ مالگزاری سرکار عالی

## مقدمہ
### تقرر گماشتگان خواندہ

حسب الحکم عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی۔ صوبہ دار صاحب صوبہ جنوبی کو تعلقدار صاحب ضلع ملگر
کی تحریر سے معلوم ہوا کہ ضلع ملدرگ میں اکثر گماشتہ پٹواریان دیہی کے ناخواندہ مقرر ہیں اسپر سے صوبہ دار صاحب
موصوف نے بذریعہ گشتی نشان ۶۴ مورخہ ۱۱ امرداد ۱۳۰۲ تعلقدار صاحبان اضلاع صوبہ جنوبی کو حکم دیا ہے کہ
آیندہ سے ناخواندہ گماشتہ ہرگز مامور نہ کئے جاویں اور جسقدر گماشتہ ناخواندہ اسوقت مامور ہیں ان کے معاوضہ
میں خواندہ گماشتہ مقرر کئے جاویں۔

صوبہ دار صاحب صوبہ جنوبی نے گشتی نشان مذکورہ کا ایک نقل محکمہ ہذا میں بھی روانہ فرمایا تھا جو سرکار کے
ملاحظہ میں پیش کیا گیا جسکے ملاحظہ فرمانے کے بعد سرکار نے صوبہ دار صاحب صوبہ جنوبی کے حکم کو بہت مناسب خیال
فرمایا اور نیز اس خیال سے کہ تمام اضلاع میں طرز کارروائی ایک طرح پر رہے بلکہ ان تمام قباحتوں پر غور فرما کے
کے جو ناخواندہ گماشتوں کے مقرر ہونے سے حساب کتاب دیہی میں واقع ہوتے ہیں عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی
ارشاد فرماتے ہیں کہ آیندہ سے عام طور پر پٹواریان دیہی کے گماشتہ ناخواندہ مامور نہ کئے جاویں اور جہاں کہیں کہ
اسوقت تک ناخواندہ گماشتہ مقرر ہیں ان کے معاوضہ میں خواندہ گماشتہ مقرر کئے جاویں۔ تاکہ پٹواریان دیہی اپنے

اس حکم کی کامل تعمیل میں پورا اہتمام کرینگے۔

تعلقداران صاحبان اضلاع اور صدر مہتمم صاحب صفائی اندرون و بیرون بلدہ و مہتمم صاحب صفائی چادرگھاٹ اپنے حدود اراضی کی کامل جائزہ ہائے موقوفہ کی دو فہرستیں حسب نمونہ منسلکہ بہت جلد تیار کرکے دفتر ہذا میں بھیجدیں۔

حسب الحکم

محمد صدیق خان بہادر جنگ

معتمد

... کا حق بھی تلوار اور کو حاصل رہتا ہے ۔

وگلہ ... دریافت طلب ... فوج سے قاعدہ معلوم ہوا کہ اگر بارگیر ضعیف ہوجاتا ہے تو اوسکو ایسے ورثہ کے ... ، ... اور اگر بارگیر ... مرجاتا ہے تو اوس کے ورثہ مامور کئے جاتے ہیں البتہ بصورت عدم موجودگی ... رسالدار کو جدید بارگیر کے انتخاب کا حق ہوتا ہے اور اس صورت میں بھی ... کا ... کیا جاتا ہے دوسرے یہہ کہ اگر بارگیر بوجہ ضعیفی وغیرہ کے غیر قابل اجرائی کار ہو یا اوسکا وارث ... تو ایسی صورت میں بھی ... خدمت عوض کا استحقاق بارگیر ہی کو حاصل رہتا ہے ۔

## حکم

آیندہ سے بلحاظ ... سررشتہ فوج کے قاعدہ مذکورہ صدر کو دوم سررشتہ کوتوالی اضلاع و بلدہ میں بھی جہاں تک ممکن ہو ورثاء بارگیر ضعیف او متوفی کے تقرر کا لحاظ رکھا جاے لیکن یہہ ضرور ہے کہ وہ ورثاء قابل ملازمت اور لایق کار ہوں فقط

حسب الحکم نواب مدار المہام سرکار عالی
بہادر جنگ

معتمد

---

ماخوذ از جریدہ | از روبکار نواب مدار المہام سرکار عالی مجریہ دفتر معتمد عدالت کوتوالی و امور عامہ صیغہ کوتوالی

---

(ملزمین جو سواری ریل لائے جائیں اونکو خوراک اور کرایہ)
(ریل اوراون کے جائین کو کرایہ ریل سرکار سے دیا جائیگا)

(نمبر ... بابت ۱۳۱۳ف ... مورخہ ۲۶ آبان ۱۳۰۳ف مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ)

کاغذات معصلہ ذیل پیش ہو کر ملاحظہ ہوے
روبکار ... ناظم کوتوالی اضلاع سرکار عالی ... مورخہ ... تیر ۱۳۰۳ف ۔

۱۶ فرائض منصبی کو تحریراً مودا کریں جو ایک اہل خدمت کے لئے نہایت ضروری ہے اور لازمی امر ہے اور دوسروں کی اعانت کے محتاج نہ رہیں فقط۔

## تاریخ ۱۹ شہر ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ

## حکم نواب معین المہام بہادر

بر بنائے تحریک مجلس عالیہ عدالت یہ امر طے ہوا کہ آیندہ سے ہر ایک جاگیر دار ... بذریعہ ناظم یا ... یا ناظر یا ... طلبانہ اور طلبا موں کا جو ضلع سے جاری ہوں اصل بر ... کر لیا جاوے ... جاگیروں سے جاری ہوں اور ... طلبانہ وہیں رہا کرے صرف ... جاگیرات میں بھیجدیا جایا کرے فقط

## رزولیوشن نواب مدار المہام سرکار عالی مجریہ دفتر معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ (صیغہ کوتوالی)

دربارہ تقرر بارگیر جدید بجائے بارگیر ضعیف و متوفی

نمبر ۶۹ بابت $\frac{۱۳۰۲}{۱۱ ۱۲ ۱۳}$

مورخہ ۲۶ آبان ۱۳۰۲ فصلی مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ

کاغذات مصرحہ ذیل پیش اور ملاحظہ ہوئے۔

رو کار ناظم کوتوالی اضلاع نشان ۷۴۳ مورخہ ۱۱ اردی بہشت ۱۳۰۱ف

مراسلہ دفتر معتمد مدار المہام سرکار عالی متعلقہ نشان ... مورخہ ۷ آذر ۱۳۰۱ف

فیصلہ چونکہ دربارہ تقرر بارگیر جدید کے بجائے بارگیر ضعیف و متوفی کوئی قاعدہ صریح قائم نہیں ہے لہذا ناظم صاحب کوتوالی ... نے یہ تحریک پیش کی کہ اگر ضعیف بارگیر اپنے فرزند کو مامور کرا کے علحدہ ہونا چاہتے ہیں جس سے سلحدار ... اور کہ سلحدار پورے طور پر اپنے گھوڑوں کے مالک ہیں تو ضعیف بارگیروں کی جگہ دوسرے بارگیر جدید کے استحقاق ...

کاغذات مفصلہ ذیل پیش ہو کر ملاحظہ ہوئے

مراسلہ ناظم کوتوالی و اضلاع سرکار عالی موسومہ دفتر سوم سکریٹری سرکار عالی نمبر ۱۱۷۹ مورخہ ۰۰
امرداد ۱۳۱۰ف مع ملفوف مراسلہ حکم صوبہ دار صاحب سمت غربی موسومہ ناظم صاحب کوتوالی و اضلاع نمبر ۸۶ آبان ملفوفہ
رزولیوشن سرکار عالی محررہ دفتر سوم سکریٹری نمبر 19/دل مورخہ ۲ فروردی ۱۲۹۹ف
مراسلہ دفتر سوم سکریٹری موسومہ ناظم صاحب کوتوالی و اضلاع نمبر ۱۲۲۷ مورخہ ۳ تیر ۱۳۱۰ف
مراسلہ محکمہ سرکاری دفتر ناظم صاحب کوتوالی و اضلاع موسومہ دفتر سوم سکریٹری نمبر ۲۵ مورخہ ۱۸ بہمن ۱۳۱۰ف

چونکہ رزولیوشن محررہ دفتر سوم سکریٹری ملکی نمبر 19/دل مورخہ ۲ فروردی ۱۲۹۹ف میں تبادلہ سواران علاقہ کوتوالی کی بابت کوئی حکم بصراحت نہیں ہے کہ اونکا تبادلہ ناظم صاحب کوتوالی و اضلاع سرکار عالی کے اقتدار میں ہے یا صوبہ دار صاحب کے اور اس تصریح کے نہونے کی وجہ سے بعض اوقات مابین صوبہ داران و ناظم کوتوالی و اضلاع کے مباحث پیدا ہوتے ہیں لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس امر کی صراحت کیجائے تاکہ وہ مباحث جو اسوقت پیدا ہیں یا آئندہ پیدا ہو سکتے ہیں رفع ہو جائیں - اور جبکہ حسب ضمن ۳ - فقرہ ۴ رزولیوشن مذکور صوبہ داروں کو جمعداروں اور امینوں کے تبادلہ کا اختیار حاصل ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ سواروں کے تبادلہ کا اختیار اون کو حاصل ہو -

## حکم

رزولیوشن سرکار عالی محررہ دفتر سوم سکریٹری نمبر 19/دل مورخہ ۲ فروردی ۱۲۹۹ف کے فقرہ (۴) کی ضمن ۳ کے بعد عبارت ذیل بڑھائی جائے -

"سواروں کا اپنے سمت میں تبادلہ کرنا"

اور ضمن فقرہ ۲ کے بعد یہہ عبارت زاید کیجائے -

"بوقت ضرورت اندرون یا بیرون سمت متعددہ صوبہ داران اسمات متعلقہ سواروں کا تبادلہ کرنا اور بصورت اختلاف آرا کاغذات کا حکم حاصل کرنے کے واسطے سرکار میں پیش کرنا -"

حسب الحکم نواب مدار المہام سرکار عالی

عماد جنگ

معتمد

۱۸ نقل روبکار محکمہ کوتوالی ضلع ورنگل بستان ۲۳ مورخہ ۶ فروردی ۱۳۱۱ ف [illegible] مسودہ ناظم کوتوالی
اضلاع ملفوفہ روبکار صادرہ۔

دفعہ ۲۸۹ مجموعہ گشتیات کوتوالی طبع اول۔

بہ تحریک ناظم کوتوالی ضلع ورنگل ناظم صاحب کوتوالی اضلاع سرکار عالی نے اطلاع دی کہ اکثر مجرمین دور دراز تعلقات سے جو ریل کے قریب ہوتے ہیں مستقر ضلع میں بسواری ریل لائے جاتے ہیں لیکن ان کو سرکار سے کرایہ ریل نہیں دیا جاتا اور جوانان جارسن کو بھی کرایہ ریل [illegible] کچھ نہیں ملتا بلا دادنے کرایہ ریل ملزمین کی نسبت کوئی قاعدہ نہیں پایا گیا علاوہ بریں کارروائی جاری ہے اور نہ بتہ یا کرایہ ریل ملزمین سرکاری کے ادا کی نسبت جو حکم دفعہ ۲۸۹ مجموعہ گشتیات کوتوالی طبع اول میں مکتوم ہے اوس پر عمل نہیں ہوتا۔

## حکم

یہ طریقہ کہ اب تک جاری ہے وہ فوراً موقوف کرنے کے قابل ہے موقوف کیا جائے اور آئندہ سے ملزمین کو جو بسواری ریل لائے جائیں کرایہ اور خوراک دونوں اور اون کے جانسین کو کرایہ ریل سرکار سے دیا جایا کرے۔

حسب الحکم نواب مدار المہام سرکار عالی
عماد جنگ
معتمد

---

۸۵ دی ۱۳۱۱ ف — رزولیوشن نواب مدار المہام سرکار عالی مجریہ معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ (صیغہ کوتوالی)

---

(اختیارات تبدل سواران علاقہ کوتوالی)

نمبر ۹/۵ک بابت ۱۳۱۲ ف / ۱۳۱۱
مورخہ ۲۶ آبان ۱۳۱۲ ف م ۲۲ ربیع الاول ۱۳۲۰ ھ

[illegible] ملازمت کا تصفیہ بذریعہ پنچاں ہوا کرے اور یہ فیصلہ
[illegible] قطعی سمجھا جاوے

---

نقل [illegible] معتمد مدارالمہام سرکار عالی علاقہ مالگزاری - واقع ۲۵ شہر محرم الحرام ۱۳۱۱ھ
مطابق ۱۳ شہر یور ماہ الٰہی ۱۳۰۲ فصلی

نشان گشتی نمبر ۲

نشان نقل صیغہ ہدایات
(داخل ۲۴/۱ ۲ سنہ ۱۳۰۲ فصلی)

منجانب مولوی [illegible] معتمد مالگزاری سرکار عالی

مقدمہ

بخدمت جملہ صوبہ داران و تعلقداران علاقہ مالگزاری

فروخت درختان مثمر

حسب الحکم عالیجناب نواب مدارالمہام سرکار عالی بنا بر تحریک تعلقدار صاحب ضلع لنگسگور صوبہ دار صاحب [illegible] سرکار رہیں [illegible] راستہ پیش کی تھی کہ درختان ثمردار جو رعایا کی زمین پر واقع ہوں اوسی زمین کے پٹہ دار کے ہاتھ قیمت مناسب پر جو دس سال گذشتہ میں اون درختوں کے ثمرہ سے سرکار میں وصول ہوئی ہو فروخت کردیا جاوے۔ اس رائے سے [illegible] صوبہ دار صاحب غربی اور ناظم صاحب بندوبست کو بھی اتفاق ہے - اگرچہ یہی امر ملکی کمیٹی میں فیصل پاچکا ہے مگر خاص تعلقات کلکور اور [illegible] کے لئے جہاں کا بندوبست تحت ختم ہوچکا ہے - عالیجناب نواب مدارالمہام سرکار عالی بعد ملاحظہ نمبر ۱۲ روئداد ملکی کمیٹی و آرا متعلقہ بالا ارشاد فرماتے ہیں کہ جن جن مواضع کا بندوبست ہوچکا ہے یا آئندہ ہو اون اون دیہات میں جب کسی مقبوضہ سروی نمبر میں درختان مثمر واقع ہوں اور جنکا ثمرہ اب تک سرکار سے [illegible] ہوتا ہے [illegible] اوسی نمبر کے کہاتہ دار کے ہاتھ درصورت درخواست ایسی قیمت [illegible] پر فروخت کردئے جاویں جو موجودہ حالت و حیثیت کے لحاظ سے [illegible] گو وہ محاصل ثمرہ سے کم ہو۔ دوسرے اور کسی شخص کے ہاتھ فروخت ہوا کریں فقط

---

نقل [illegible] معتمد مدارالمہام سرکار عالی علاقہ مالگزاری - واقع ۲۵ اذر ماہ الٰہی ۱۳۰۲ فصلی
مطابق ۲۲ شہر ربیع الثانی ۱۳۱۱ ہجری

نشان گشتی (۳)

نشان نقل صیغہ ہدایات ۲۶/۹ ۲ سنہ ۱۳۰۲ فصلی

# علاقۂ مالگزاری

## تاریخ ۲۱ شہر ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ

مِن جانب معتمد

نقل مراسلۂ دفتر معتمد مدار المہام سرکار عالی علاقۂ مالگزاری - واقع ۸ شہر ربیع الثانی [illegible]

نشان گشتی سو ۸    نشان مثل صیغہ مالیات (بابت ۳۱ سنہ ۱۳۰۲ء)

مجانب نواب مقتدر جنگ بہادر معتمد مالگزاری سرکار عالی
بخدمت جمیع عہدہ داران مالگزاری

مکرما

ڈھیروں کے وطنداری کے حقوقات کا فیصلہ [illegible]
حسب الحکم عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی اول تعلقدار صاحب ضلع رکھی کے اسسٹنٹ کے [illegible] صاحب صدر بہ غربی نے [illegible] ذیل تحریک پیش فرمائی تھی -
(۱) ہر ہر موضع میں مردار بہ اعلوط ڈھیر ہر سال باری باری سے لیا کرتے ہیں اون کو عدالت سے متعلق ہونا [illegible] عدالت سے -
(۲) اون کی تقسیم -
(۳) اون ڈھیروں کے حقوق فی ما بین رعایا و ڈھیران تقسیم و قرار دینا -
یہ تحریک مذکورۂ بالا پیش ہونے پر محکمہ ہذا سے صاحب انسپکٹر جنرل مال اور دیگر صوبہ داران کی رائیں طلب کی گئیں - جنکے وصول اور ملاحظہ فرمانے کے بعد نواب مدار المہام سرکار عالی ارشاد

ماہوار جریدہ ۸ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ

احوال جریدہ ۸ ذی ... ۱۳۱۱ھ

۲۳

برابر رہا ہے۔ ضلع اس امر کی تصدیق کافی صراحت کے ساتھ تفتیش کے ذریعہ سے عمل میں آوے گی جس کے بعد کسی امر کی دریافت کی ضرورت باقی نہ رہے۔

۹ ( ) ( ) پیراگراف ۸ میں ماسوا تعلقدار ضلع بصراحت اس امر کی تصدیق ضرور ہوگی کہ مخبری کے ... کافی طلبیاں حاصل کرایا گیا اور مخبر موںکو فلاں سزا دیگئی اس تصدیق کے بعد مخبر کے انعام کے لئے رائے دیجاویگی۔

۹ نقشہ کے دو فقرے ساتھ رہینگے تاکہ ایک پر مسطوری جاری ہو اور دوسرا نکمہ منظوری دہندہ کے پاس رہے اور تعمیل اطلاع دفتر متعلق پر روانہ ہو دفتر ... کے لئے صدر محاسبی کا دفتر اور ضلع کے ... کا دفتر حساب مراد ہے فقط

| | نام ضلع |
|---|---|
| ۱ | تعلقہ |
| ۲ | موضع |
| ۳ | نام اراضی کا جسکے مقبوضہ کشت میں مخبری ہوئی |
| ۴ | نمبر و سرشتہ کا جسکے دوبارہ یا اراضی کی بابت مخبری ہوئی |
| ۵ | اس سرشتہ کا رقبہ سابق اگر اضافی اراضی کی مخبری ہے اگر دوبارہ کی مخبری ہے تو یہ خانہ خالی رہیگا |
| ۶ | دوبارہ سابق یا محاصل سابق یعنی قبل از مخبری |
| ۷ | نام مخبر |
| ۸ | مقدار رقبہ پوشیدگی یا مقدار دوبارہ زاید جسکی بابت مخبری ہوئی |
| ۹ | مقدار مجموعی اُس رقم کا جو زیادہ مخبری برآمد ہوئی یا مجموعی محاصل جو دوبارہ کی کے مخبری سے بہ نسبت سابق زیادہ ہو۔ |
| ۱۱ | رقبہ (علاوہ سابق) |
| ۱۲ | محاصل (علاوہ سابق) |
| ۱۳ | مقدار انعام جو کہ مخبر کے لئے تجویز ہوا ہے۔ |
| ۱۴ | تصدیق حاکم دریافت کنندہ مخبری |
| ۱۵ | رائے تعلقدار ضلع |
| ۱۶ | منظوری یا رائے صوبہ دار |
| ۱۷ | منظوری سرکار اگر صوبہ دار کے اقتدار سے زیادہ ہو۔ |
| ۱۸ | |

منجانب نواب مقتدر جنگ بہادر معتمد مالگزاری
برائے اطلاع جملہ دفاتر مالگزاری سرکار عالی

## مقدمہ

مخبران اخفائے دہارہ کو اوسی طرح انعام دیا جائیگا جسطرح مخبران اراضی پوشیدہ کو دیا جاتا ہے

حسب الحکم مدار المہام سرکار عالی اراضی پوشیدہ کی مخبری کے انعام کے لیے سررشتہ مال کی گشتی نشان (۹۳) سنہ ۱۲۹۹ ہجری کے ذریعہ سے یہ حکم ہو چکا ہے کہ بعد ثبوت مخبری جسقدر رقم دہارہ محاصل یک سالہ زمین مذکور بحصول منظوری سرکار مخبر کو بطور انعام دیجاویگی اور اسیطرح مخبران پوشیدگی دہارہ کے نسبت کوئی حکم عام نافذ نہیں ہے یعنی جبکہ مخبری ہو کہ فلاں کھیت یا علی دہارہ کا بہا اور حیلا کی سے اوسکا دہارہ اب کم لکھدیا گیا ہے اور دریافت میں مخبری کی صحت ثابت ہوکر اصلی دہارہ وصول لینے کا حکم ہو جاوے تو بلاشک اوسی طرح وہ مخبر انعام کا مستحق ہے جسطرح اراضی پوشیدہ یا فصل پوشیدہ کا مخبر سائر علیہ ہے لہذا بتحریک صوبہ دار صاحب صوبہ شمالی سرکار عالی بعد مشاورہ کل صوبہ دار صاحبان و معتمد صاحب پولیٹکل و فائنس و صاحب انسپکٹر جنرل مال منظور فرمایا ہے کہ کمی دہارہ کے مخبر کو بھی بعد ثبوت مخبری اوسیقدر جمع یکسالہ کی نصف رقم بطور انعام دیجاسکتی ہے جسقدر رقم کہ مخبری کی وجہ سے زیادہ ہو اس قسم کے انعام کے لئے گنجائش موازنہ کا کچھ لحاظ نہوگا جس کے یہ معنی ہیں کہ بلالحاظ گنجائش موازنہ ایسا انعام دیا جاویگا اسلئے کہ درحقیقت یہ انعام اوسی جائداد سے محسوب ہوتا ہے کہ جو مخبری کی وجہ سے سرکار کو توفیر آمدنی کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے اور البتہ ایسے انعام کا خرچ حسابات میں صدر مد متعلقہ کے ذیلی مد سولہ صادر کے ذیل میں لکھا جاویگا

ف ۲ ہر ایسا انعام اعم از نکہ پوشیدہ زمین کی بابت ہو یا کسی فصل کی پوشیدگی یا دہارہ کے بابت فی مقدمہ [illegible] تک تعلقداران اضلاع اپنے اقتدار سے ادا کرسکینگے اور جب انعام کی رقم [illegible] سے زیادہ ہوگی تو محکمہ صوبہ داری سے اوسکی منظوری کے لئے تحریک کرینگے۔

ف ۳ صوبہ دار صوبہ کو ہر ایسے انعام کے لئے فی مقدمہ سو روپیہ تک اپنے اختیار سے ادا کرنے یا منظوری دینے کا اختیار رہیگا۔

ف ۴ سو روپیہ سے زائد انعام کے لئے محکمہ صوبہ داری سے بغرض منظوری سرکار اس محکمہ میں تحریک ہوگی اور ہر ایسی تحریک کے لئے اعم از نکہ ضلع سے صوبہ داری کے محکمہ میں پیش ہو یا صوبہ داری سے

# سلسلۂ احکام سرکار عالی

## علاقۂ عدالت

ماخوذ از جریدہ ۲۹ جمادی ۱۳۰۳

### تاریخ ۱۰ شہر جمادی الاول ۱۳۱۳ھ

## حکم مجلس عالیہ

نقل روبکار گشتی مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی واقع ۱۹ آبان ماہ الٰہی ۱۳۰۳ف

### نشان دیوانی (۶)

حسب الحکم مجلس عالیہ عدالت
برای اطلاع تمامی عدالت ہائے دیوانی ملک محروسہ سرکار عالی کے

خلاصہ مضمون گشتی
ترمیم دفعہ ۷۷ گشتی نشان دیوانی (۲) بابتہ ۱۳۰۲ف

چونکہ دفعہ ۷۷ گشتی نشان دیوانی ۲ بابتہ ۱۳۰۲ف کی ترمیم ضروری تھی لہذا منظوری محکمہ سرکار عالی کے جو بذریعہ مراسلہ دفتر معتمدی نشان ۱۴۱ واقع ۲۵ مہر ۱۳۰۲ف حاصل ہوئی ہے دفعہ ۷۷ گشتی نشان دیوانی ۲ بابتہ ۱۳۰۲ف بعبارت ذیل قایم کی جاتی ہے

دفعہ ۷۷ گشتی نشان دیوانی (۲) بابتہ ۱۳۰۲ف

ماخوذ از جریدہ
۰ دی [illegible]

مراسلہ دفتر معتمد مدار المہام سرکار عالی متعلقہ مالگزاری [illegible]

# نشان مجاگیر یسبتی (۲۱)

منجانب [illegible] صدر جنگ بہادر صدر مالگزاری سرکار عالی
بخدمت [illegible] عہدہ داران مالگزاری سرکار عالی

حسب الحکم [illegible] نواب مدار المہام سرکار عالی [illegible] الہامی [illegible]
وہ مراسلہ [illegible] ۱۳۲۲ [illegible] عہدہ داروں کی رپورٹوں سے [illegible] مدار المہام سرکار عالی
کو معلوم ہوا کہ [illegible] ان کا حاصل [illegible] سرکار عالی کے قانونی اثر سے مستثنی
ہیں اور جنکی [illegible] دفعہ (۲۱) مجموعہ قواعد [illegible] سرکار عالی کے ضمن (۱) (۲) (۳) (۴) میں
بصراحت [illegible] ہے بلا اطلاع و بغیر اجازت و منظوری [illegible] یا [illegible] یا ٹھیکہ داری [illegible] اور ان
وجوہ سے بہت سی پیچیدگیاں اسوقت تک حکام کو پیش [illegible] کر رہی ہیں لہذا تجدیداً حسب الحکم [illegible] مدار المہام
سرکار عالی ارشاد فرماتے ہیں کہ تمام جاگیرداران [illegible] داران [illegible] داران و [illegible] و مقدم
شوار [illegible] کارخانہ داران کو بخوبی آگاہ کر دیا جاوے کہ وہ اپنے [illegible] کسی [illegible]
زمین بمقدار قلیل یا کثیر بطور بیع یا رہن یا اجارہ یا ٹھیکہ یا پٹہ داری یا [illegible] بلا
منظوری خاص سرکار عالی کے دینے کا کوئی شخص مجاز نہ ہوگا اور اگر کوئی شخص [illegible]
اثر سے مستثنی ہو اس قسم کی درخواست کرے یا کسی مقام پر [illegible] کے لیے [illegible] ہونا چاہیے تو اس کو
کہدیا جاوے کہ وہ اول سرکار عالی کی منظوری اسکے واسطے حاصل کرے اگر [illegible] ہوگی تو واقعی کا
فیصلہ بلا لحاظ کسی نقصان یا معاوضہ کے اٹھا دیا جاویگا اور [illegible] باقی [illegible]
و کارخانہ کا وطن و معاش وغیرہ ضبط کر دیا جاویگا توقع کیجاتی ہے کہ اس حکم کی [illegible] کیجائیگی
اور عہدہ داران مال کیجانب سے کامل نگرانی ہوگی فقط

مہتمم کوتوالی صلع گلبرگہ مورخہ ۲۲ مورخہ ماہ الہی ۱۳۱۳ ف۔
رزولیوشن نمبر ۱۹ بابت ۱۲۹۹ ف
و ایضاً نمبر ۳ بابت ۱۲۹۹ ف

ازروئے قاعدہ ششم رزولیوشن نمبر ۱۹ بابت ۱۲۹۹ ف ہر ایک ناڈہ کا نایک دسی ناڈہ پولیس پٹیل بنایا گیا ہے اور اوسکو وہ تمام اقتدارات دیئے گئے ہیں جو پولیس پٹیلاں خالصہ کو حاصل ہیں ناظم صاحب کوتوالی اصلاع کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مہتمم کوتوالی ضلع گلبرگہ پیش ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ نایک بنجارگان بحیثیت پولیس پٹیل کے اپنے علاقہ کے ناڈہ کی نگرانی نہیں کرتے ہیں اور جو ناڈہ کہ ایک علاقہ سے دوسرے مقام کو جاتا ہے اوسکو بلا حصول چٹھی اجازت روانہ کردیتے ہیں حالانکہ وقت روانگی حاصل کرنا چٹھی اجازت کا ضرور ہے۔

چونکہ رزولیوشن مذکورۂ بالا میں پولیس علاقہ خالصہ کو نایک بنجارگاں پر کسی قسم کے تدارک کا اقتدار نہیں دیا گیا ہے لہذا بے پروائی اور بے ضابطگی نایک بنجارگاں کے طرف سے ظہور میں آتی ہے جسکا دفع کیا جانا لابد ہے۔

ناظم کوتوالی اضلاع کی رائے ہے کہ مہتمماں کوتوالی اضلاع کو نایک بنجارگاں پر اوسی طور پر جرمانہ کرنیکا اقتدار دیا جائے جیسا کہ اونکو حسب حصص (۱۳) فقرہ ششم رزولیوشن نمبر ۱۹ بابت ۱۲۹۹ ف تین روپیہ تک پولیس پٹیلوں پر جرمانہ کا حاصل ہے۔

حکم

اگر آئندہ کوئی نایک بنجارگان ان قواعد کی تعمیل میں جو از روئے رزولیوشن نمبر ۳ بابت ۱۲۹۹ ف مقرر کیے گیے ہیں غفلت اور بے پروائی کرے تو مہتمماں کوتوالی اضلاع کو اختیار ہوگا کہ وہ اُن اسی طور سے تین روپیہ تک جرمانہ کریں جیسے وہ پولیس پٹیلان علاقہ سرکار پر کرتے ہیں یہ جرمانہ جائداد منقولہ ملزم سے وصول کیا جائیگا اور درصورت عدم وصول زرجرمانہ ملزم ایک ہفتہ تک حراست میں رہیگا۔

مہتمماں کوتوالی کو لازم ہوگا کہ بفور اوسکے کہ یہ رزولیوشن اونکے پاس پہونچ جائے تمام نایکان بنجارگان کو اس امر سے آگاہ کریں کہ اگر قواعد مذکور کے خلاف ورزی کیجاویگی تو اونکے

۲۶

جب مقدمہ مرافعہ کا موجب دفعہ ۴۲۷ و ۴۳۴ کے خارج کیا جائے تو مرافعہ گزار [illegible]
کو تاریخ خارج ہونے سے تیس روز کے اندر عدالت مرافعہ میں حاضر ہو کر [illegible]
یا وجہ موجہ عدم ادخال زر ادا کی حجت پر کرے ایسی حالت میں عدالت [illegible]
عدم ایک تاریخ مقرر کرکے فریق ثانی کو [illegible] اور [illegible] مرافعہ خارج
ہوا ہو باستثنائے املا [illegible] سائل اور [illegible] لگا [illegible]
اگر طرف ثانی حاضر ہو تو عدالت جانبین کے عذرات سنکر اور [illegible]
کے صرف عذر سائل کو سنکر غور کریگی کہ عذر سائل کا [illegible] یا نہیں اگر درست ہوگی تو
حکم دیا جائیگا کہ مقدمہ مرافعہ کا نشان سابق برقائم ہو کر از سر نو کارروائی کیجائے۔

تشریح۔ اگر مقدمہ فریق ثانی کی غیر حاضری میں خارج ہوا ہو اور بازدادرسی [illegible]
ثانی ازخود حاضر ہو سکے ورنہ [illegible] کی رو سے قرار داد قابل لحاظ ہوگی اور یہ امر مانع نہ سمجھا جائیگا
کہ وقت اخراج مقدمہ فریق ثانی غیر حاضر تھا فقط۔

## علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ صیغہ کوتوالی

تاریخ ۱۱ شہر جمادی الاول ۱۳۱۱ھ

متعلقہ مشتہر

۱۲۰ الف

## رزولیوشن محکمہ سرکار عالی علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ واقع ۲ آبان ۱۳۰۲ ف مطابق ۱۱ ۱۳۱۱ھ

نمبر ۴ بابت ۱۳۰۲ ف

مورخہ ۲ آبان ماہ الٰہی ۱۳۰۲ف ۲ صفر ۱۳۱۱ھ

کاغذات مندرجہ ذیل در باب عطا اقتدار جرمانہ نسبت نائب تحصیلداران [illegible] ملاحظہ ہوئے۔

روبکار ناظم کوتوالی اضلاع تلنگانہ ۳۳۳ مورخہ ۲۲ اسفندار ماہ ۱۳۰۱ف مع نقل روبکار

۲۹

[illegible] فقرہ [illegible] اور دستور العمل مذکور کی عبارت آئندہ حسب ذیل ہوگی۔

[illegible] امیدوار [illegible] کو ضرور ہوگا کہ وہ تاریخ امتحان سے دو ماہ پیشتر شرکت امتحان کی [illegible] فیس اور سارٹیفکیٹ طبیب ضلع اور سارٹیفکیٹ نیک چلنی کے ناظم صاحب [illegible] دفتر اور ہر امیدوار امتحان [illegible] بلحاظ قیود مذکورہ بالا اپنی درخواست [illegible] ناظم کوتوالی صوبہ متعلقہ کے دفتر میں بھیجے اور تاریخ مقررہ پر اُس جگہہ جہاں امتحان [illegible] ہو حاضر ہو۔ سرٹیفکیٹ اول الذکر کسی طبیب ملازم سرکار کا ہوگا اور اوس میں اس امر کی تصدیق ہوگی [illegible] بلحاظ قوائے جسمانی لایق ملازمت کوتوالی ہے۔ اور سارٹیفکیٹ آخر الذکر کسی عہدہ دار مال یا عدالت یا کوتوالی کا ہوگا جسکی ماہوار دو سو روپیہ سے کم نہو اور اس میں امور مندرجہ ذیل کی تصدیق ہوگی۔ [illegible] وطن۔ قابلیت اس امر کی کہ زبان اردو اور کس زبان میں گفتگو کرسکتا اور لکھ پڑھ سکتا ہے [illegible] دوسرے حالات ضروری۔

فقرہ (۹) [illegible] کے امیدواروں کا امتحان ہوگا اُسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔
[illegible] کوتوالی [illegible] نائب [illegible] ان میں سے صرف ان عہدہ داران یا امیدواران کو جو امتحان [illegible] میں شریک ہونا چاہتے ہیں تاریخ مقررہ امتحان پر بلدہ میں اور جو ابتدائی کا امتحان دینا چاہتے ہیں [illegible] لازم ہے کہ اسی سمت یا مستقر پر حاضر ہوں جس سمت سے کہ وہ متعلق ہیں مگر جبکہ [illegible] صوبہ دار کی وجہ سے بلدہ حیدرآباد میں مقیم ہوں اور انکی کچہری بھی یہیں ہوتی ہو تو ایسی صورت میں [illegible] کے عہدہ دار اور امیدوار بلدہ کے امتحان میں شریک ہونگے۔

حسب الحکم نواب مدار المہام سرکار عالی
عماد جنگ
معتمد

علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ

ماخوذ از جریدہ
[illegible]

۴۸ | حق میں مضر ہو گا۔

## علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ (صیغہ کوتوالی)

### تاریخ ۲۳ شہر جمادی الاول ۱۳۱۱ھ

### منجانب معتمد

### زر ولیوشن نواب مدار المہام سرکار عالی مجریہ دفتر معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ (صیغہ کوتوالی)

ماخوذ از جریدہ ۲۷ بہمن ۱۳۰۳ف

(ترمیم فقرہ (۶ و ۹) دستور العمل امتحان عہدہ داران کوتوالی مصدرہ غرہ آذر ۱۲۹۹ف)

نمبر ۱/۱۱ بابت ۳/۱۱ — ۱۳۰۳ف/۱۳۱۱ھ

مورخہ ۲۱ ماہ آذر ۱۳۰۳ف م ۱۷ ربیع ۲ ۱۳۱۱ھ

کاغذات مفصلہ ذیل پیشی اور ملاحظہ ہوئے۔

دستور العمل امتحان عہدہ داران کوتوالی مصدرہ غرہ آذر ۱۲۹۹ف

کرارسٹس دفتر معتمدی کوتوالی مورخہ ۱۱ بہمن ۱۳۰۲ف۔

چونکہ سررشتہ کوتوالی کے عہدہ داروں کا امتحان حسب دستور العمل امتحان اسامات اور بلدہ میں ہوتا ہے اور اوسمیں امیدواران امینی اور تہتممی ہر دو حسب فقرۂ (۶ و ۹) دستور العمل مذکور شریک ہوتے ہیں لیکن فیس ایک ہی ادا کیجاتی ہے اور امیدواروں کو عموماً اختیار دیا گیا ہے کہ سمت میں یا بلدہ میں جہاں انکی خواہش ہو شریک امتحان ہوں مگر یہ امر کسی قدر لائق ترمیم ہے یعنی عہدہ تہتممی کا امتحان خاص بلدہ میں ہونا چاہئے اور اوسکی فیس بھی علحدہ رکھی جائے اضلاع صرف امینی کا امتحان ہوا کرے لیکن اس سے فقرۂ ۶ اور ۹ دستور العمل کی ترمیم کرنی پڑے گی +

### حکم

۳۱

## حکم مدار المہام سرکار عالی

[illegible] جاگیردار پسر محمد سبحان خان صاحب مرحوم کو اقتدارات عدالتی درجہ [illegible] اجازت دیگئی کہ عدالتی کام کے اجرا کے لئے منشی آپا راؤ کو جس نے [illegible] درجہ [illegible] کا امتحان دیکر سند حاصل کی ہے۔ اپنی جاگیرات میں مقرر کریں جاگیردار صاحب کی [illegible] عدالت [illegible] میں دائر ہوگا۔ اور کل تحقیقات [illegible] جاگیردار صاحب کی طرف سے محکمہ عالیہ عدالت میں پیش ہوتے رہینگے۔

---

(۵۵ بند رجسٹری)

ماخوذ از جریدہ ۳۱ بہمن ۱۳۲۰ف

### تاریخ ۱۹ر جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

## حکم مدار المہام سرکار عالی

حسب درخواست [illegible] راجہ کہانڈیراو سرکار نے منظور فرمایا ہے کہ تحصیلدار تعلقہ [illegible] علاقہ جاگیر راجہ صاحب موصوف کو اقتدارات سب رجسٹرار کے دیئے جائیں اور نقل دوسرے سب رجسٹراران خالصہ کے انکو بھیجا کرے اور باقی رقم سرکار میں [illegible] سب رجسٹرار زیر نگرانی رجسٹرار ضلع ناندیڑ (جہاں پر یہ جاگیر واقع ہے) رہیں گے۔

---

## علاقہ مالگزاری

---

### تاریخ ۲ر جمادی ۲ ۱۳۱۱ھ

### منجانب معتمد مالگزاری

(صیغۂ عدالت)

تاریخ ۲۰ شہر جمادی الاول ۱۳۱۰ھ

حکم مدارالمہام سرکار عالی

اسکے بعد لاوارثی کی جائداد [illegible] زیادہ ہو اول تعلقدار [illegible] اور عدالت کو کوئی اقتدار [illegible] پر تحریک [illegible] عالیہ [illegible] لاوارثی کی تحقیقات [illegible] اس سے زیادہ ہو اول [illegible] تحریر کریں گے فقط

(صیغۂ عدالت)

تاریخ ۱۰ شہر جمادی الثانی ۱۳۱۰ھ

حکم مدارالمہام سرکار عالی

حسب تحریک مجلس عالیہ عدالت منظور کیا گیا کہ تعلقداران ضلع [illegible] وہ قابل عطائے اختیارات پولیس پٹیل خیال کریں اوسکو [illegible] کیا کریں اسواسطے جن اشخاص کو اقتدارات پولیس پٹیل عطا ہوں [illegible] مجلس عالیہ عدالت میں آنا ضرور ہے فقط

تاریخ ۵ جمادی الثانی ۱۳۱۰ھ

۳۳۴

اس حکم اسر … نسبت راجہ سورام بہادر … واجبی ہونے سابقہ عدالت … پیش ہو … دستخط … فرمایا … کے بعد عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی نے … ذیل حکم صادر فرماتے ہیں

## حکم

ف ۱ جو رسوم رسوم بتحریر راجہ صاحب موصوف کو دیہاتی میں و دیگر عام زمینداروں کے رسوم کے ہیں جن کے عوض کوئی خاص خدمت متعلق نہیں ہوتی ہے بلکہ اون کی خدمت کا معاوضہ ہے اور بتحریر بالا ذاتی کسی قسم مسترد کی طرح شمار ہوگی۔ صرف فرق یہ ہے کہ سالانہ برآمد کیا جاتا ہے اسکے سوا قدیم زمانہ سے بطور استمرار جاری ہے جو حق معاوضہ خدمت سمجھا جاتا ہے اور اسی بنا پر نواب مختار الملک مرحوم اول کے زمانہ میں کاغذ مہر وغیرہ سے مستثنیٰ رہا ہے اور تقرر جائداد اسکے علاوہ ہیں آیندہ سے طریقہ قدیم کے مطابق عمل درآمد کیا جائے

حسب الحکم عالیجناب نواب مدار المہام سرکار

سررشتہ دستخط معتمد جنگ

## علاقہ مال و فنانس

(صیغہ مالگزاری)

ماخوذ از جریدہ ۲۸ بہمن ۱۳۰۳ ف

تاریخ ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

حکم مدار المہام سرکار عالی

# زرولیوشن نواب مدار المہام سرکار عالی مجریہ دفتر معتمدی مالگزاری نشان گشتی (۸)

نشان ۱۰ ... [illegible]
[illegible]

## دربارہ

رقم رسوم قانون گوئی کے ادائی حسب طریقہ قدیم ہوتی جائے

نمبر ۸ بابت ۱۳۱۱ / ۱۳۰۳ ف

مورخہ ۷ جمادی ۲ ۱۳۱۱ھ م ۳۱ بہمن ۱۳۰۳ ف

مفصلہ ذیل کاغذات پیش اور ملاحظہ ہوئے ۔

(۱) گشتی دفتر صدارالمہام مالگزاری نشان ۲۸ مورخہ ۴ ربیع الاول ۱۲۸۹ھ
(۲) مراسلہ دفتر معتمدی سرکار نشان ۱۶۴۹ مورخہ ۸ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ موسومہ مجلس مالگزاری
(۳) مراسلہ دفتر معتمدی سرکار نشان ۱۶۸۹ مورخہ ۲۶ جمادی ۲ ۱۲۹۶ھ
(۴) گشتی دفتر معتمدی مالگزاری نشان ... مورخہ ۱۴ جمادی ۲ ۱۳۱۰ھ
(۵) یادداشت دفتر راجہ شیوراج بہادر دھرم ونت نشان ۱۸۵ مورخہ ۱۴ شوال ۱۳۱۰ھ

سال ۱۲۸۹ھ میں ذریعہ گشتی نشان ۲۸ یہ حکم جاری ہوا تھا کہ رسوم قانون گوئی وغیرہ درحقیقت رسوم نہیں ہے بلکہ بطور تنخواہ کے جاری ہے اسلئے احکام عام سے مستثنیٰ رہیگا اور دوسرے احکام بھی اسی نشان کی تائید میں جاری ہوئے ہیں ۔ اسکے بعد گشتی نشان ... بابت ۱۳۱۰ھ کے ذریعہ یہ حکم جاری کیا گیا کہ اس رسوم کی رقم بھی مثل دوسرے رسوم کے ادا ہوا کریگا وہ جو احکام کہ عام رسوم کی ادائی کے لئے جاری ہیں اس رسوم قانون گوئی وغیرہ سے بھی متعلق ہوں گے ۔

دہم ۱۳۱۲ ... احکام دئے جاتے ہیں

**الف** ) جب کوئی افسر پولیس کسی مقدمہ قابل دست اندازی پولیس کو کسی حاکم فوجداری کے پاس چالان کرے اور ... میں جیسا مرتب ہوا ہو تو افسر مذکور کو لازم ہے کہ منجملہ اشخاص کے ہوں جنکا ... چالان اور جن گواہوں کا پیش کرنا عدالت میں ضرور ہو اوسقدر اشخاص سے جنکی ... حاضر عدالت ہونیکی ضرورت ہو واسطے لکھنے مچلکہ کے طلب کرے اس مضمون سے کہ اشخاص مذکور فلاں حاکم فوجداری کے روبرو جہاں مقدمہ چالان ہوا ہے فلاں تاریخ حاضر ہونگے تعداد ایسے مچلکہ کی کسی حالت میں ... روپیہ سے زیادہ نہوگی۔

**ب** ) تاریخ حاضری جو مچلکہ مذکورہ صدر الف گشتی ہذا میں مندرج ہوگی وہ تاریخ ہوگی جس تاریخ کو غالباً مقدمہ حاکم فوجداری کی عدالت میں پیش ہو سکیگا۔

**ج** ) افسر پولیس جسکے روبرو مچلکہ تکمیل پایا ہو اوسکی ایک نقل اون اشخاص مین سے ہر ایک کو حوالہ کرے گا جو اوسکی تکمیل مین شریک رہے ہوں اور بعد اوسکے اصل دستاویز چالان کے ساتھ عدالت مین بھیجدے گا۔

**د** ) افسر پولیس پر لازم ہوگا کہ جب گواہوں اور پیچوں کے دستخط مچلکہ پر ہوجاوین تو اون لوگوں کو رخصت کردے۔

**ہ** ) اگر کوئی پیچ یا گواہ مطابق ہدایت گشتی ہذا کے مچلکہ لکھنے سے انکار کرے تو افسر پولیس کو اختیار ہوگا کہ اونکو حراست مین کرکے حاکم فوجداری کے روبرو جہاں مقدمہ چالان ہو بھیجدے اور حاکم فوجداری مجاز ہوگا کہ جبتک وہ مچلکہ نہ لکھے یا مقدمہ کی سماعت ہو اوسکی حراست قایم رکھے جب مقدمہ عدالت فوجداری مین پہونچ جاوے تو جس روز کی حاضری کا پولیس نے پیچوں اور گواہوں سے مچلکہ لیا ہو اگر عدالت اسی تاریخ مین مقدمہ پیش نکرسکے یا پیش کرنے کے بعد ختم نکرسکے تو پیچوں اور گواہوں سے جنکا اظہار ختم نہ ہوگیا ہو مچلکہ حسب مضمون متذکرہ بالا اگر مناسب ہو آیندہ تاریخ مقررہ کی حاضری کا لیلے۔

واضح ہو کہ گواہوں کو مقدمہ کے ساتھ چالان نکرنے اور اون سے مچلکہ لینے کی نسبت پہلے محکمہ معتمد عدالت سرکار عالی کے مراسلات ن (۲۱۹) مورخہ ۱۳ تیر ۱۲۹۶ف موسومہ صوبہ دار صاحب صوبہ شمالی جسکا نقل دوسرے صوبہ دار صاحبوں کی خدمت مین اور نیز مجلس عالیہ عدالت مین ارسال ہوا جاری ہوچکا ہے فقط

۳۴ | تمام ساحران و لائسنسداران و دستہ دگان شراب و اشتہاء ... [illegible] ... ہر کہ ابید و سے شراب یا اشیاء مسکرات یورپین سولجروں یا ... [illegible] ... اور ارواح کے ہاتھ بہرکر فروخت کیا و سے لائسنس کے فقرہ (۶) ... [illegible] ... عبارت آیندہ سے پڑھا دیکھا کرینگے ۔

## تاریخ ۱۱ شہر جمادی الثانی ۱۳۱۰

# حکم مجلس عالیہ

صادر دار یدہ ۲۹ رمضان ۱۳۱۰ | روبکار گشتی مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی مورخہ ۱۷ بہمن ماہ الٰہی ۱۳۰۲ف م ۹ جمادی الثانی ۱۳۱۰

## نشان فوجداری (۲)

حسب الحکم مجلس عالیہ عدالت

## برای اطلاع

تمامی عدالتہای فوجداری ممالک محروسہ سرکار عالی

## خلاصہ مضمون گشتی

درباب طریقہ احد مچلکہ از بیچان و گواہان فوجداری

صدر عدالت صوبہ شمالی کی تحریر سے معلوم ہوا کہ جن مقدمات میں پولیس سے بیعنامہ مرتب کیا جاتا ہے اون مقدمات کے بیچوں کو حاضری عدالت کی غرض سے پولیس مجبور کرتی اور بیجا تشدد کرتی ہے اور یہ لوگ عرصہ بعید تک حاضر پولیس رہتے ہیں لہذا اس خرابی کے رفع کی غرض سے کہ بیچ اور دوسرے گواہ جنکو پولیس عدالت میں پیش کرنا چاہتے اون لوگون پر کوئی دقت اور تکلیف نہ پہونچنے پائے ۔

بعد منظوری عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی جو بذریعہ روبکار نشان انتظامی ۱۷۲ مورخہ

۱

[illegible]

[illegible]

---

[illegible]

---

تاریخ ۱۱ [illegible] ۱۳۴۱ھ

[illegible]

[illegible] نواب [illegible]

درباره [illegible]

[illegible]

نمبر ۹ بابت $\frac{۱۳۳۱}{۱۳۳۲}$

مورخہ ۱۸ بہمن ۱۳۳۱ف م ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ

مراسلات ذیل کا عدالت میں پیش ہو کر ملاحظہ ہوئے۔ عرضی

(۱) گشتی نشان (۸) مورخہ ۱۹ امرداد ۱۳۳۱ف محررہ نواب معتمد جنگ بہادر صوبہ دار [illegible]

(۲) مراسلہ نواب بشیر نواز جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ شرقی نشان (۵۱۱) مورخہ ۲۱ اردی بہشت ۱۳۰۱ف

(۳) مراسلہ نواب اعظم یار جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ جنوبی نشان (۸۰۲) مورخہ ۱ شہریور ۱۳۰۱ف

(۴) مراسلہ مولوی سید مسیح الحسن صاحب صوبہ دار صوبہ شمالی (۲۶۲) مورخہ ۲۲ مہر ۱۳۰۱ف

[illegible] ۲۸ بہمن ۱۳۳۱ف

تاریخ ۱۶ اشہر جمادی الآخر ۱۳۱۱ھ

حکم مجلس عالیہ

روبکار گشتی مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی واقع ۲۷ ماہ دے ۱۳۰۳ ف نمبر ۱

ماخوذ از جریدہ ۱۹ بہمن ۱۳۰۳ ف

نشان فوجداری (۱۳)

حسب الحکم مجلس عالیہ عدالت

برای اطلاع

تمامی عدالتہائے مرافعہ فوجداری ممالک محروسہ سرکار عالی

خلاصہ مضمون گشتی

محبوسین کا مرافعہ بعدم پیروی خارج نہ کیا جایا کرے

بعض مقدمات فوجداری کے ملاحظہ سے جو مجلس عالیہ عدالت مین پیش ہوئے معلوم ہوا کہ عدالتہائے ماتحت مقدمات مرافعہ فوجداری کو جو محبوسین کیطرف سے داخل ہوتے ہین بوجہ اون کی غیر حاضری کے عدم پیروی مین خارج کر دیتے ہین حالانکہ یہ امر محبوسین کے لئے سختی کا باعث ہے اور مجلس عالیہ عدالت مین بھی عملدرآمد ہے کہ محبوسین کیطرف سے جو مرافعہ فوجداری داخل ہوتا ہے وہ باوجود اونکی غیر حاضری کے روداد موجودہ پر فیصل کیا جاتا ہے اور محبوسین کیجانب سے عدم پیروی کی حالت مین مقدمہ خارج نہین کیا جاتا لہذا واسطے ہدایت تمامی عدالتہائے مرافعہ فوجداری کے بذریعہ گشتی ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ مقدمات مرافعہ فوجداری جو محبوسین کیطرف سے ہون وہ بحالت اونکی غیر حاضری کے بعدم پیروی خارج نکئے جایا کرین۔ بلکہ روداد موجودہ پر اونکا فیصلہ کیا جایا کرے۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ محبوسین کو یہ اختیار ہے کہ وہ بذریعہ داروغہ محبس یا اپنے کسی قرابت دار

[illegible] مالگزاری

[illegible]

روداد پیشی حضور نواب مدار المہام بہادر بابت تجویز متعلقہ مالگزاری

[illegible] ۱۳۳۰ف

صیغہ [illegible]

درباره

ترمیم فقرہ (۱۵) دستور العمل انعام بابت ۱۳۰۱

نمبر مسل باب ۱۳۰۲ف / ۱۱ ۱۲

مورخہ ۱۲ بہمن ۱۳۳۰ف م ۶ جمادی ۲ ۱۳۴۱

مضمون ذیل کا عدالت پیش او ملاحظہ ہوئے —

(۱) تجویز نواب معین المہام بہادر مالگزاری سرکار عالی مصدرجہ فیصلہ متعلقہ مرافعہ چلمنچی راجا مشتبہ نشان رجوع (۸۱) بابت ۱۳۲۹ف

(۲) روبکار مسٹر اسمتھ صاحب بہادر انسپکٹر جنرل مال نشان (۲۴۴) مورخہ ۹ ماہ آبان ۱۳۲۹ف

(۳) مراسلہ نواب بشیر نواز جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ مشرقی نشان (۱۰۷) مورخہ ۱۲ ماہ آبان ۱۳۲۹ف

(۵) روبکار مشیر [illegible] صاحب بہادر [illegible]

مورخہ [illegible] آبان ۱۳۰۳ فصلی

معتمد صاحب [illegible] کی تحریک پر [illegible] صوبہ دار صوبہ [illegible]
[illegible] مضمون کا جاری فرمایئے [illegible]
کی غرض سے روانہ [illegible] کہ [illegible] ایک [illegible]
قائم کیا جاوے [illegible] صوبہ دار صاحب [illegible] کی [illegible]
[illegible] طریق عمل [illegible]
[illegible] اس بابت [illegible]
فرمائیے کے بعد عالیجناب نواب مدار المہام بہادر سرکار عالی [illegible] فرمائے

[illegible]

## حکم

[illegible] میں ایک [illegible] یوں کا قائم کیا جاوے
[illegible] مالگزاری پر [illegible] پٹواری [illegible]
ارسال سے مجری [illegible] اسکو تفصیلوار درج کیا جانا چاہیے اور [illegible]
جمع [illegible] و بعد [illegible] غیر حاضری وغیرہ تشخیص [illegible] اور رقم
وصول مالگزاری کی صراحت [illegible] سطح بتلایا جانا چاہیے کہ تشخیص کا پورا اور [illegible]
اوسکے دیکھنے سے معلوم ہو جاوے —

اس رزولیوشن کی تعمیل شروع سال ۱۳۰۳ ف سے ہوگی

حسب الحکم مدار المہام سرکار عالی

یوسف الدین

بجانب معتمد مالگزاری

معاش والی ضبطی ہوگی۔

(د) اگر سند میں کوئی قید نہو تو اس معاش کی بحالی یا موقوفی میں مثل معاشہائے [illegible] سندی کے لحاظ سے عمل ہوگا۔ لیکن بہت موقوفی یا بحالی کے نسبت حسوقت کے [illegible] مخصوص ہوگی اس طور پر ایسے معاشوں کے نسبت حکم دینا بالکل سرکار کے صوابدید اور [illegible] پر منحصر رہیگا

# تشریح

[illegible] اگر [illegible] ضمن (د) مخصوص ہوگا اراضی انعام او رقطعہ اراضی سے اسلئے [illegible] اور [illegible] کی بحالی بلا اسناد [illegible] نہیں ہوسکتی ہے۔

# ضمن

(۱) [illegible] وراثت میں بموجب قواعد [illegible] ہوگا او [illegible] وارث قرار پاوے اسپر [illegible] بالا کے لحاظ سے بحالی کیجاویگی۔

(۲) اگر [illegible] وارث [illegible] اور اسکی نسبت منظوری سرکار قرار پاچکی ہے تو اسپر بحالی کیجاویگی۔ اور [illegible] اگر ماقبل [illegible] نشان (۴) ماہ [illegible] ۱۲۹۸ [illegible] منظور رہے سرکار کی شرط بحالی [illegible] ہوگی

(۳) [illegible] انعام اور [illegible] دونوں [illegible] واجب العمل ہوگی۔

(۴) [illegible] وراثت جو خود معاش سے متعلق ہوں اور جنکا تصفیہ [illegible] کے مطابق کیا جاوے گا منظوری سرکار کے لئے دفتر سرکار پر ناصر درہوگا۔

(۵) جب کوئی معاش جس حیات بحال شدہ صاحب معاش کے وفات کے [illegible] ہوجاوے تو اسکی اطلاع سررشتہ مال سے سرکار کے دفتر پر آنا چاہیئے۔

(۶) جن معاشوں کا تصفیہ قبل ازیں بالفاظ حسب حال بحال بالفعل جاری کے [illegible] ہوچکا ہے تو ایسی معاشوں کے وراثت کا تحقیقی سررشتہ [illegible] سے بعد دریافت مرتب

(۴) مراسلہ مولوی ... مورخہ ... الی ... (۱۳۱۱) مورخہ
۱۸ دسمبر ۱۵ الہی سنہ ۱۳۱۱ ف

(۵) مراسلہ نواب مقتدر جنگ بہادر صدر المہام مالگزاری بابت (۱۲۹۱) مورخہ ۲۸ دسمبر سنہ ۱۳۱۱

(۶) مراسلہ نواب اعظم یار جنگ بہادر صدر المہام ... (۲۸۳) مورخہ ۷ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۱ ف

(۷) مراسلہ نواب اقبال یار جنگ بہادر معتمد در باب ... (۱۱۴) مورخہ ۱۵ خورداد سنہ ۱۳۱۲ ف

(۸) فقرہ (۱۵) دستور العمل انعام بابت سال ۱۲۹۲ ف

نواب وقار الملک بہادر سابق معتمد مالگزاری نے جلسہ ۱۲۰ مرافعہ گذار کے فیصلہ کے ضمن میں یہ تحریک کی تھی کہ دستور العمل انعام کے فقرہ (۱۵) میں جو بہ معاش سے متعلق ہے کسی قدر ترمیم جو قابل ترمیم ہے ۔ اور نواب معین المہام بہادر کے حکم سے صدر المہام ... ، اسسٹنٹ جنرل مال و صاحب کمشنر انعام کی رائیں طلب ہوکر ملاحظہ سرکار میں پیش ہوئے ۔ عالیجناب نواب مدار المہام بہادر کی رائے بعد ملاحظہ فرمانے کاغذات متعلقہ عذرات و دارا رپیش شدہ اور دستور العمل انعام بابت سنہ ۱۲۹۲ ہجری کے فقرہ (۱۵) میں ترمیم و اصلاح مناسب خیال فرما کے حسب ذیل احکام صادر فرماتے ہیں ۔

## حکم

(۱) آئندہ سے فقرہ (۱۵) دستور العمل انعام حسب ذیل پڑھا جاوے گا ۔
انعام بہ معاش جو ... ہو اسکی بحالی میں مضمون سند پر لحاظ رہیگا ۔
الف ۔ اگر سند میں الفاظ نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن یا با ولاد و احفاد یا تاقیام شمس و قمر وغیرہ الفاظ میں سے جو دوام و استمرار پر دلالت کرتے ہیں کوئی لفظ ہو تو وارثان ذکور ... و اناث بحال رہیگا ۔
(ب) اگر با متعلقان ہو تو زوجہ اور دختر پر بھی بحالی ہوگی ۔
(ج) اگر سند میں صاحب سند کی قید حیات کی شرط ہو تو بحالت وفات صاحب سند

# سلسلہ احکام سرکار عالی

## تاریخ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

## حکم مدار المہام سرکار عالی

ٹھل داس پسر راجہ کنٹ رام متوفی کی جاگیر اماوسکے بھائی راسے ہوالی داس کے قبضہ مین بوجہ انتقال ٹھل داس کے وراثتاً آگئی ہے لہذا حسب درخواست راسے ہوالی داس صاحب انکی جاگیر پر اسی طرح استعمال کرنے کیلئے جو جاری ہین اقتدارات درجہ دوم اور دیوانی مین ایکسو روپیہ تک کے اقتدارات عطا ہوتے ہین انکے تجاویز کا مرافعہ ان عدالت ہاے سرکار عالی مین دائر ہوگا۔

جہان قانوناً ایسے عہدہ داران کی تجاویز کا مرافعہ رجوع ہوا کرتا ہے تحقیقات حسابی ماہانہ وسہ ماہی و ششماہی وسالانہ جاگیردار صاحب کے پاس سے برابر مجلس عالیہ مین آتے رہین گے۔

## تاریخ ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

## علاقہ معتمد مال و فنانس

## (شاخ مال)

## حکم نواب مدار المہام بہادر سرکار عالی

نمبر وار جریدہ ۹ مجریہ ۱۳۱۱ ف

نمبر وار جریدہ ۵ مجریہ ۱۳۱۱ ف

اور سرکار مین پیش ہوگا اور سرکار کو اوسکی منظوری یا نامنظوری کا اختیار بمصلحت وقت حاصل رہیگا

ف ۶ جن معاشون کا تصفیہ سررشتہ انعام سے [illegible] قبل [illegible] فقرہ مندرجہ دستور العمل موصوفہ نمبر (۱۵) ہوچکا ہو انپر اس حکم کا کوئی اثر نہ پڑیگا۔

# ہدایات مجلس عالیہ عدالت

## ہدایت نمبر ۱ مورخہ ۱۱ دی [illegible]

فوجداری بلدہ نے استفسار کیا کہ ضمانت نامہ ملزمین میں جائداد غیر منقولہ مکفول ہوگی یا نہین اگر ہوگی تو آیا اوسکی رجسٹری لازمی ہے یا نہین۔

جواب دیا گیا کہ عموماً جس ضمانت نامہ مین جائداد غیر منقولہ مکفول ہو اور [illegible] سو روپیہ سے زاید ہو تو اوسکی رجسٹری لازمی ہے لیکن فوجداری [illegible] جائداد غیر منقولہ کا مکفول کرنا ضرور نہیں [illegible] ضمانت نامہ ملزمین سے جو ضمانت [illegible] رجسٹری [illegible]

## ہدایت نمبر ۲ مورخہ ۱۱ [illegible]

ضلع اطراف بلدہ نے استفسار کیا کہ [illegible] جو بیانات فریقین کے قلمبند ہون وہ حلفی ہونگے یا [illegible]

جواب دیا گیا ایسے بیانات حلفی ہونگے [illegible] چاہیے ملزم کا اظہار زبانی اور بیان تحریری بلا حلف [illegible]

۶۵

تو سمجھیں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بعد تکمیل قواعد مشتہرہ مذکورہ کے قواعد ذیل بھی مستقلا واسطے سرکار نافذ کئے جاتے ہیں ۔

(۱) جن مقدمات دیوانی کا مرافعہ مجلس عالیہ عدالت کے اجلاس کامل میں ہو وہ مقدمات اجلاس کامل میں طبع ہو کر پیش ہوا کریں گے ۔

(۲) مرافع یا اوسکا وکیل مقدمات مذکورہ بالا میں ایک فہرست اوس کاغذات کی جسکا طبع کرانا وہ چاہتا ہو درخواست مرافعہ کے ساتھ داخل کریگا ۔

اور اس فہرست پر مرافع یا اوسکے وکیل کے دستخط ہونگے اور جس قدر بیان متعلقہ کیا جاویگا کہ وہ انہیں کاغذات مندرجہ فہرست کو طبع کرانا چاہتا ہے ۔

(۳) اس فہرست کی ایک نقل بھی داخل کیجاویگی جو درخواست مرافعہ کے نقل کے ساتھ مرافعہ علیہ کے پاس بھیجی جاویگی اور اگر مرافعہ علیہ متعدد ہوں تو اوسقدر نقول اس فہرست کے داخل ہونگے جو سب مرافعہ علیہم کے پاس بھیجے جا سکیں ۔

(۴) مرافعہ علیہ مجاز ہے کہ اگر مستعد کاغذات مندرجہ فہرست سے کسی کاغذ کے طبع کو وہ غیر ضروری خیال کرے تو اوسکی نسبت عذر کرے ۔

(۵) اگر کوئی عذر حسب فقرہ (۴) پیش ہو تو اوسکا تصفیہ بمقابلہ مرافع معتمد مجلس عالیہ عدالت کر دیا کریگا اور اونکا فیصلہ اس باب میں قطعی ہوگا ۔

(۶) اگر مرافع کسی کاغذ کے طبع پر باوجود یکہ اسکے خلاف معتمد مجلس عالیہ عدالت فیصلہ کر دیا ہو اصرار کرے تو وہ طبع کر دیا جاویگا مگر بحالت کامیابی مرافع اوس کاغذ کا خرچہ طبع بطور خرچہ مقدمہ کے منظور ہوگا ۔

(۷) معتمد مجلس عالیہ عدالت مقدمہ کے طبع کرنے کے لئے بوقت پیش ہونے مقدمہ کے ایک تاریخ مقرر کر دیا کرینگے کہ قبل اوس تاریخ کے وہ مقدمہ طبع کیا جایا کریگا ۔

(۸) مرافعہ علیہ کو جو عذر حسب فقرہ (۴) ہو اوسکو چاہئے کہ اوس تاریخ سے پہلے جو حسب فقرہ (۷) مقرر ہوئی ہو پیش کرے اوسکے بعد اوسکا عذر مسموع نہوگا ۔

(۹) جو تاریخ حسب فقرہ ۷ مقرر ہو اوسکی اطلاع اطلاعنامہ میں جو مرافعہ علیہ کے نام جاری ہو لکھی جاویگی ۔

# اشتہار

برائے اطلاع عام جملہ معاملہ داران ممالک محروسہ سرکار عالی

جملہ ناظمان سررشتہ انعام کو برسالہ گشتی نمبر ۳ بابت ۱۳۲۰ فصلی ... کے مطابق قبل ازیں
سررشتہ انعام کے ہوں یا سرکار کے نظر ثانی کا اختیار دیا گیا تھا اور ایسی اپیلیں جو محکمہ
کمشنری و ڈپٹی کمشنری میں نظر ثانی کے فیصلہ ہوتے اور ہوتے رہتے ہیں مگر اکثر دعویدار
سے رسالہ گشتی مذکورہ اس دفتر میں بھی درخواستیں پیش کرتے ہیں لہذا عام طور پر اطلاع دی جاتی
کہ آئندہ سے گشتی مذکورہ کی بنیاد پر اس دفتر میں یا مجلس مالگزاری میں ایسی درخواستیں پیش
ہوا کریں بلکہ سررشتہ انعام میں پیش ہوا کریں جب وہاں سے بعد نظر ثانی فیصلہ ہو جاوے
تو بصورت ناراضی اوس فیصلہ کا مرافعہ مجلس مال میں ہو سکتا ہے۔
(۳) یہ واضح ہو کہ جسقدر ایسی درخواستیں اب تک اس دفتر میں دائر ہیں اونکی کل مسلیں بغرض العمل
مجلس مال محکمہ کمشنری میں بھیجدی گئیں فقط

## علاقہ عدالت

تاریخ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

## حکم مجلس عالیہ

# اشتہار

معدومات کے اجلاس کامل میں طے ہو کر پیش ہونے کے متعلق جو اشتہار جریدہ غیر معمولی
سرکار عالی مطبوعہ ۱۶ خورداد ماہ الٰہی ۱۳۰۵ ف میں مشتہر ہوا تھا بعد تجربہ کے چونکہ اسمیں

ماخوذ از جریدہ ...

(۱۸) مطبع سے کا عدالت کی اوسقدر کاپیاں تیار ہوکر داخل عدالت ہوں گے جسقدر حکام شریک اجلاس کامل اوس مقدمہ کے ہوں جو طبع کیا جاتا ہے اور ان کاپیاں مسل مقدمہ میں لیا جاتا ہے حسب فرمائش فریقین کے مطبع تیار کر دیگا۔

(۱۹) جو مقدمات نصیحہ ناداری دائر ہوں اوسکے فریق پر جبر نہیں ہے کہ وہ کاغذات کو طبع کرا دے فقط

## علاقہ معتمد مال و فنانس (صیغہ فنانس)

احوال جریدہ غیر معمولی نمبر ۲ ۔ ۲ رجب ۱۳۱۱

## تاریخ غرہ رجب المرجب ۱۳۱۱ھ

## حکم نواب مدار المہام سرکار عالی

نقل حکم اعلیحضرت بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی درباره تقرر مجلس واضع قوانین مع دستور العمل مجلس مذکور مرسلہ معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ ذریعہ روبکارت ۱۵۸ مورخہ ۵ اسفندار ماہ الٰہی ۱۳۰۲ف مطابق ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ واسطے اطلاع عام کے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

## تمہید

ازانجاکہ مادولت نے اپنے فرمان مجریہ دوم رجب ۱۳۱۰ھ میں حکم دیا ہے کہ ایک مجلس واضع قوانین مادولت کی ریاست میں جلد قائم کیجاوے اور ازانجاکہ قانونچہ مبارک میں جو ۱۳ رجب ۱۳۱۰ھ کو جاری کیا گیا چند عہدہ داران ریاست بطور ارکان کونسل مذکور نامزد کیے گئے اور نیز ایک ضابطہ کارروائی کونسل کا قرار دیا گیا اور ازانجاکہ نواب آسمانجاہ بہادر نے اپنے زمانہ دیوانی میں چند تغیرات و ترمیمات

(۱۰) نمبر [illegible] ۱۰ میں جو اختیار طبع کرانے کا غذات کا مرافعہ کو دیا گیا ہے وہی اختیار مرافعہ علیہ کو بھی ہے اور وہی قواعد اس سے بھی متعلق ہونگے۔

(۱۱) بالعموم کاغذات مطبع سرکاری واقع بلدہ حیدرآباد میں چھاپے جاویں لیکن اگر اب [illegible] مطبع کرائے جاوینگے۔

(۱۲) مطبع میں [illegible] پروف تیار ہو جاوے تو جس فریق کی جانب سے کاغذات طبع کرائے گئے ہوں اس کو یا اوسکے وکیل کو لازم ہے کہ مطبع میں جا کر پروف کو دیکھیں اور [illegible] اوسکی تصحیح کریں۔

(۱۳) [illegible] پروف مطبع میں تیار ہو جاوے تو مطبع سے ایک نوٹس فریق خواہشمند طبع کاغذات کو جاری ہوگا اور تین یوم دیا جاویگا کہ اس عرصہ میں وہ مطبع میں جا کر پروف کی تصحیح اور [illegible] دستخط کردے اگر میعاد مندرجہ نوٹس میں فریق کی طرف سے تصحیح پروف کی نہ کی جاوے تو مالک مطبع بمنظوری معتمد مجلس عالیہ عدالت ایک کمشنر واسطے معائنہ و تصحیح پروف کے مقرر کرینگے اور معتمد مجلس عالیہ عدالت اس کمشنر کی اجرت تصحیح پروف [illegible] مقرر کرکے اوسکو صحت پروف کا حکم دینگے یہ اجرت فریق [illegible] طبع کاغذات سے وصول کیا جاویگی کمشنر پروف پر اپنی دستخط تصدیقی ثبت کریگا

(۱۶) اجرت کمشنر کی [illegible] حال میں داخل و محسوب مقدمہ کے ذریعہ میں ہوگی۔

(۱۸) اجرت طبع کاغذات اور اگر فریقین تصحیح پروف کی معرفت کمشنر کی چاہیں تو اجرت [illegible] معتمد مجلس عالیہ عدالت مجلس عالیہ عدالت میں داخل کرنا ہوگی

(۱۹) اجرت مشتہر کردہ فقرہ بالا بعد مقدمہ کے نمبر پر قائم ہونے کے حکم کے اصدار کے [illegible] تین یوم داخل کرنا لازم ہے ورنہ مقدمہ اوسکا طبع خارج کیا جاویگا جسطرح [illegible] داخل ہونیکی صورت میں خارج کر دیا جاتا ہے۔

(۲۰) جو اجرت معتمد مجلس عالیہ عدالت طبع کرانے کے لئے مقرر کریں وہ [illegible] دوسرے مطابع کے عام اجرت سے زاید نہو گی۔
اگر اخراجات مجوزہ معتمد مجلس بہ نسبت کسی فریق کے جو مقدمہ کا طبع کرانا چاہے زاید معلوم ہوں تو وہ مجاز ہے کہ کسی دوسرے مطبع سے کاغذات طبع کراکے بعد تصدیق کے جبتک وہ ذمہ دار ہے داخل کرے۔

[illegible] ہوگی [illegible]

اراکین [illegible] | ۳ [illegible] ارکان [illegible] [illegible]
کونسل ہوں گے

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

تقرر دیگر ارکان | [illegible] ارکان ملازم کا تقرر [illegible]
سرکاری کے دوران [illegible] اور [illegible] ارکان [illegible]
ہی منتخب ہو سکینگے۔

عارضی تقرر ارکان ملازم وقت خلو [illegible] یا [illegible] ہونے کی صورت میں جانشین کا تقرر | ۵۔ [illegible] کسی رکن ملازم کی جگہ [illegible] اوسکی [illegible]
[illegible] دو سال کے لئے خالی ہونا [illegible]
[illegible] یا کسی اور [illegible]
عارضی طور پر خالی ہو جائے تو مدار المہام سرکار عالیہ کو اختیار [illegible]
جائداد پر کسی دوسرے شخص کا تقرر کریں اور اس کے بعد اوس تقرر کو منسوخ کریں۔

تقرر ارکان غیر ملازم | ۶۔ ارکان غیر ملازم ہر [illegible] سال اوس طریقہ [illegible]
جسکا ذکر ما بعد میں ہوا ہے۔

منتخبہ وکلاء درجہ اول عدالت عالیہ دو رکن منتخب ہونگے طریقہ انتخاب وکلاء | ۷۔ ان ارکان غیر ملازم میں سے دو اشخاص منتخبہ وکلاء [illegible] عالیہ
عدالت منتخب کئے جاوینگے اور ان کے انتخاب میں طریقہ ذیل اختیار کیا جائیگا
۸۔ میر مجلس مجلس عالیہ عدالت ایسی مدت کے [illegible] مدار المہام
سرکار عالی معین کریں بذریعہ اشتہار مطبوعہ [illegible] اعلامیہ سرکار عالی [illegible]
قبل مشتہر ہوگا) ایک مجلس تمامی وکلاء درجہ اول کی جنکے [illegible] مجلس عالیہ [illegible]
[illegible] مجلس عالیہ کے مکان [illegible] منعقد کرائینگے کہ وہ منتخبہ وکلاء [illegible]
بو تغلیب آراء منتخب کریں جو کونسل کے ارکان غیر ملازم مقرر ہو سکیں۔

مجلس انتخاب کا صدر | ۹۔ [illegible] میں مجلس [illegible] میر مجلس [illegible]
عدم موجودگی میں مجلس عالیہ کے ارکان میں سے کوئی ایسا رکن جسکو میر مجلس صدارت [illegible]

ضابطہ ترکیب کونسل مذکور میں جو از روی قانونچہ قرار دیگئی تھی جیسی کہ اب صادر ہوا کل مسئلہ وضع قوانین جسکی اصلاح اور درستی کا مدار دولت کو از حد خیال ہے اس پر غور کیا جاوے تاکہ حسب دلخواہ رعایا و برایا کے لئے قوانین مفیدہ وضع کئے جائیں اور ہر کہ و مہ بلا رو و رعایت اور بلا اختلاف اقوام و مذاہب اپنے انصاف کو پہونچے اس لئے ایک کامل ضابطہ کونسل مذکور کا مع طریقہ کارروائی جو مدار المہام حال کے مشورہ سے مرتب ہوا ہے اور اصول قانونچہ پر مبنی ہے تاریخ ہذا سے مقرر و جاری و نافذ کیا جاتا ہے۔ اور تا حکم ثانی صرف یہی ضابطہ قطعی اور جاری اور نافذ سمجھا جاویگا۔

مدار المہام انتظام کرینگے کہ جو کونسل واضع قوانین حسب منشاء ہذا قرار دیگئی ہے وہ فوراً کام شروع کردے۔

## قواعد و ضوابط مجلس واضع قوانین سرکار عالی

**مختصر نام** — ۱۔ یہ قواعد و ضوابط بنام نہاد اصول و قواعد مجلس واضع قوانین حیدرآباد موسوم ہونگے۔

**ضمن تعریفی** — ۲۔ ان قواعد میں بشرطیکہ مضمون یا سیاق عبارت سے اسکے خلاف نہ پایا جاوے۔

**کونسل** — لفظ "کونسل" سے مراد وہ مجلس واضع قوانین ہوگی جو ملک محروسہ سرکار عالی کیواسطے قوانین اور ضوابط بنانے کے لئے منعقد ہوئی ہے۔

**صدر نشین** — لفظ "صدر نشین" سے مراد مدار المہام سرکار عالی ہونگے۔

**نائب صدر نشین** — لفظ "نائب صدر نشین" سے مراد وہ معین المہام ہونگے جنکے علاقہ کا مسودہ قانونی یا ضابطہ کونسل میں زیر بحث ہو۔

## ترکیب کونسل و تقرر ارکان

**ترکیب کونسل** — ۳۔ کونسل صدر نشین و نائب و دو ارکان ملازم اور چھ ارکین غیر ملازم سے

ا ۵

کر دیئیے ہوں تو وہ رکنیت خالی سمجھی جائیگی۔

**اگر کسی رکن ممبری کی جائداد پر تقرر کا اختیار**

۱۶ - صورت کوئی رکنیت بوجہ موت یا ملازم ہو جانے یا قبول ہو جانے استعفا کے یا بسبب دفعہ قانون یا عدم موجودگی کسی رکن غیر ملازم کے خالی ہو جاوے تو مدار المہام سرکار عالی کو اختیار ہوگا کہ وہ کسی دوسرے شخص کو اس کی جگہ اور رکن غیر ملازم مقرر کریں اور ایسا رکن اپنے فرائض کو اس رکن کے احکام ... انجام دے گا جس کی فوتی یا ملازم ہو جانے یا استعفی ہو جانے یا عدم موجودگی کی وجہ سے اس کا تقرر عمل میں آیا ہو۔

**کوئی قانون باطل نہ سمجھا جائیگا کہ ارکان غیر ملازم کی تعداد ناکامل تھی۔**

۱۷ - کوئی قانون یا ضابطہ جو موجب قواعد مندرجہ ہذا کونسل سے اجرا ہوا ہو محض اس وجہ سے ناجائز نہیں سمجھا جائیگا کہ بتاریخ منظوری یا اجرائی قانون یا ضابطہ مذکور ارکان غیر ملازم کی تعداد جو قواعد ہذا میں قرار دی گئی ہے ناکامل تھی۔

## معتمد و دفتر معتمد

**معتمد کونسل**

۱۸ - مشیر قانونی سرکار عالی رکن ہونے کے علاوہ معتمد کونسل بھی ہو سکتا ہے۔

**مددگار و عملہ معتمد**

۱۹ - معتمد کو ایک لائق مددگار اور ایک مناسب عملہ اس غرض سے دیا جائیگا کہ وہ اپنے فرائض کو درست طور پر اور جلدی کے ساتھ انجام دے سکے۔ معتمد اپنے عمل کا ایک تخمینہ مرتب کر کے مدار المہام سرکار عالی کے منظوری کے واسطے پیش کرے گا۔

## کونسل کے کام

**کونسل کا کام**

۲۰ - بپابندی قواعد مندرجہ ہذا و حسب اقتضا و صوابدید وقت کونسل کا کام وقتاً فوقتاً ایسے قواعد و ضوابط کی ترتیب اور ان پر بحث اور ان کا نفاذ

۱۴۰

(حاشیہ: دوسرے ارکان جاگیرداران یا ایسے اشخاص کے جو ایک یا ایک سے زاید مواضع پر کسی قسم کے حق کے ذریعہ سے قابض ہوں)

۱۰- دوسرے ارکان منجملہ جاگیرداروں کے یا ایسے اشخاص کے جو ایک موضع یا ایک سے زاید مواضع پر کسی قسم کے حق کے ذریعہ سے قابض ہوں حسب طریقہ ذیل منتخب کئے جاوینگے ۔

(حاشیہ: طریقہ انتخاب جاگیرداران و دیگر اشخاص)

۱۱- ہر سال یا کوئی دوسرا عہدہ دار جسکو مدار المہام سرکار عالی اس کام کیلئے مقرر کرین بذریعہ اشتہار مطبوعہ جریدۂ اعلامیہ سرکار عالی کم سے کم پندرہ روز پہلے مشتہر ہوگا - ایک مجلس جاگیرداروں اور دیگر اشخاص کے ایک مقام پر اور ایسے وقت جسکو مدار المہام مقرر فرماوین منعقد کرینگے اس غرض سے کہ حاضرین مجلس بلحاظ آراء دو اشخاص کو منتخب کرین جو ارکان غیر ملازم مقرر کئے جاسکین - بایں شرط کہ وہ اشخاص جو جاگیردار نہیں ہین لیکن ایسے کو رای دینے کا مستحق سمجھتے ہین قبل انعقاد جلسہ سے پیشتر ایک صداقتنامہ بدستخط تعلقدار ضلع جسمین انکا موضع یا مواضع ہوں مجلس مذکور میں داخل کرینگے جس سے تصدیق اس امر کی ہو کہ وہ کسی ایک موضع یا ایک سے زاید مواضع پر قابض ہین اور قواعد ہذا کے رو سے رای دینے کا حق رکھتے ہیں -

(حاشیہ: مجلس انتخاب کا صدرنشین)

۱۲- ایسے مجلس کا صدرنشین کوئی ایسا شخص ہوگا جسکو مدار المہام سرکار عالی اس کام کیواسطے منتخب کرین -

(حاشیہ: نتیجہ انتخاب کیونکر ظاہر اور مشتہر کیا جائیگا -)

۱۳- ایسے انتخابات جنکا ذکر قواعد ہذا کے فقرات ۸ و ۱۱ مین ہوا ہے بذریعۂ قرعہ ہونگے اور مجلس انکا نتیجہ صدرنشین اسیوقت اور مقام پر علانیہ ظاہر کرینگے اور انعقاد مجلس سے ۲۴ گھنٹے کے اندر صدرنشین نتیجہ کو سے مدار المہام سرکار عالی کو مطلع کرینگے اور جب مدار المہام سرکار عالی ایسے منتخب شدہ اشخاص کو پسند کرلیں تو انکا تقرر جریدۂ اعلامیہ مین مشتہر کیا جاویگا -

(حاشیہ: بقیہ ارکان غیر ملازم کا تقرر دوسرے فریقوں میں سے)

۱۴- بقیہ ارکان غیر ملازم کا تقرر مدار المہام سرکار عالی منجملہ دیگر فرق باشندگان ممالک محروسہ سرکار عالی کرینگے -

(حاشیہ: استعفاء ارکان غیر ملازم)

۱۵- ہر ایک رکن غیر ملازم مجاز ہوگا کہ اپنی رکنیت کا استعفاء مدار المہام سرکار عالی کے سامنے پیش کرے اور جسوقت مدار المہام سرکار عالی ایسے استعفاء کو منظور

ہر ایک رکن کو دیا کریگا ۔

**کارروائی جو وقت نصاب شامل ہو**

۲۵ اگر کسی اجلاس کے وقت جبکہ [illegible] ملتوی یا کسی وقت کام شروع ہو جانے کے بعد ارکان کا [illegible] کامل [illegible] ارکین ملازم یا پنج سے کم ہوں تو حاضرین جلسہ اس کی کارروائی [illegible] آیندہ جلسہ کو ملتوی کر دینگے ۔ ایسی صورت میں سکتر کونسل [illegible] جلسہ کو درج کتاب روداد کر لیگا ۔

**اختیار صدر نشین التوا اجلاس کے بارہ میں ۔**

۲۶ صدر نشین کونسل [illegible] کسی جلسہ یا کام کو کسی [illegible] کے لئے ملتوی کر سکتے ہیں عام اس سے کہ التوا کے وقت نصاب کامل اراکین موجود رہے یا نہ رہے ۔

**اجلاس ملتوی کے با تمام کام کو فوقیت ہوگی ۔**

۲۷ جو کوئی کام کسی جلسہ کے التوا [illegible] ناتمام رہ گیا ہو اسکو جلسہ آیندہ میں اُن تمام کاموں پر فوقیت دیجاویگی جنکی بابت اس جلسہ میں تحریک پائی ہو الا اس صورت میں کہ مدار المہام سرکار عالی اسکے خلاف طور پر حکم دیں ۔

## مباحثہ

**صدر نشین طریقہ کارروائی قرار دینگے اور امور متنازعہ فیصل کرینگے**

۲۸ کونسل کے ہر ایک جلسہ میں صدر نشین [illegible] کو منضبط کرینگے اور بلا مباحثہ کے کل امور متنازعہ کو فیصل کرینگے ۔

**ارکان بے ضابطگی کیطرف توجہ کر سکینگے ۔**

۲۹ ہر ایک رکن صدر نشین کو کسی بے ضابطگی کی [illegible] متوجہ کر سکتا ہے اور جب کوئی رکن اس غرض [illegible] مخاطب ہو تو اسوقت جو کوئی رکن پہلے سے گفتگو کر رہا ہو اسکو تا [illegible] رہنا چاہیئے ۔

**صدر نشین کا فیصلہ بے ضابطگی کی نسبت قطعی ہوگا ۔**

۳۰ صدر نشین کا فیصلہ کسی بے ضابطگی [illegible] ساتھ سنا جائیگا اور قطعی ہوگا ۔

**صدر نشین فیصلہ کرینگے کہ دو رکن اگر وقت واحد میں گفتگو کریں تو کسکی گفتگو پہلے مسموع ہوگی**

۳۱ اگر دو یا زیادہ رکن ایک ہی وقت میں گفتگو [illegible] تو اس امر کا فیصلہ کہ کسکی گفتگو پہلے سنی جاویگی صدر نشین کرینگے اور [illegible]

۵) ہوگا جو ممالک محروسہ سرکار عالی کے لیے مناسب متصور ہوں جو اوس وقت نافذ ہوں یا قواعد و ضوابط موجودہ کے ناسخ ہوں یا اونکے ناسخ ہوں اور ایسے قواعد و ضوابط کی ترمیم اور نفاذ میں کونسل حتی الامکان اون قواعد و ضوابط سے امداد ضروری اور ہدایت حاصل کریگی جو برٹش انڈیا میں نافذ ہوں۔

کونسل کے اجلاس میں کیا کام ہوگا۔

۲۱ کونسل کے کسی اجلاس میں بجز ان امور کے جو مذکورہ بالا دفعات کی رو سے کونسل کے سامنے پیش ہوں کوئی دوسرا کام نہیں کیا جائیگا اور نہ کسی رکن کے لیے جائز ہوگا کہ کوئی تحریک کرے اور نہ کونسل ایسی تحریک کو جائز رکھنے کی مجاز ہوگی الا صورتیکہ ایسی تحریک کسی ایک مسئلہ کی جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے کونسل پر پیش کرنے کی استجازت سے متعلق ہو یا اوس قانون سے متعلق ہو جو فی الواقع کونسل میں باستجازت پیش ہو۔

وہ امور جنکو کونسل میں پیش کرنے کیلئے اجازت مدارالمہام ضروری ہے

۲۲ بلا منظوری مدارالمہام سرکار عالی کونسل کے کسی رکن کے لیے جائز نہ ہوگا کہ امور مندرجہ ذیل کونسل کے روبرو پیش کرے۔

(۱) متعلق قرضہ سرکاری یا مالگزاری یا کوئی ایسا مسئلہ جس سے مالگزاری سرکار پر کوئی خرچ عائد ہوتا ہو۔
(۲) کوئی امر متعلق مذہب یا حقوق مذہبی یا رسم و رواج کسی فرقہ رعایائے سرکار عالی کے۔
(۳) کوئی امر متعلق نگہداشت یا تعلیم و تہذیب جمعیت سرکار عالی
(۴) کوئی امر متعلق تعلقات فیمابین سرکار عالی و برٹش گورنمنٹ

## اجلاس کونسل

کونسل کا اجلاس کب اور کس مقام پر ہوگا

۲۳ مدارالمہام سرکار عالی کونسل کے اجلاس کے لئے مقام اور اوقات معین کیا کرینگے۔

اطلاع انعقاد اجلاس

۲۴ تمامی جلسوں کے انعقاد اور اسکے التوا کی اطلاع ممبران کونسل

> مسودات قانونی جنکا اثر جاگیرداروں کے مصالح پر پڑتا ہو

۳۹ اگر کوئی مسودہ قانونی کونسل میں زیر بحث ہو اور کونسل کی رائے میں اوسکا اثر خاص طور سے جاگیرداروں کے مصالح پر پڑتا ہو اور کوئی ایسا شخص جس پر اوسکا اثر پڑتا ہو بذریعہ عرضی درخواست کرے کہ اوس کا عذر بذریعہ وکالت سماعت کیا جاوے تو کسی رکن کی تحریک پر عرضی گذار کو اجازت دیجاسکیگی کہ خود یا بذریعہ وکیل ایسا عذر پیش کرے بشرطیکہ اوس معاملہ کا جس سے عرضی متعلق ہے قطعی طور پر کونسل نے تصفیہ نہ کیا ہو اور عرضی معتمد کے پاس پہونچ جاوے۔

> بجز طریقہ مندرجہ دفعہ ۳۹ شخص غیر کی سماعت نہیں ہوسکتی۔

۴۰ بجز طریقہ مندرجہ بالا کسی اور صورت میں اور کسی اور طریقہ سے کسی شخص غیر کا بیان اجلاس کونسل میں نہ ہوگا۔ بحالیکہ اگر عرضی گذار یا اوسکا وکیل وقت مقررہ پر حاضر نہو تو عرضی گذار کو عذر پیش کرنیکی جو اجازت دیگئی ہے وہ کالعدم سمجھی جائیگی۔

> کس صورت میں کوئی رکن یہ تحریک کرسکتا ہے کہ عرضی گذار یا اوسکے وکیل کی بحث موقوف کردیجاوے

۴۱ اگر کوئی عرضی گذار یا اوسکا وکیل ناجائز طور پر بمقدار مناسب طوالت دیوے یا غیر متعلق بحث کرے تو ہر ایک رکن اسبات کی تحریک کرسکیگا کہ عرضی گذار یا اوسکے وکیل کی مزید سماعت موقوف کردیجاوے۔

## مسودات قانونی

> مسودات قانونی کیونکر پیش کیے جاوینگے۔

۴۲ ہر ایک رکن کونسل کے کسی ایک جلسہ میں مسودہ قانونی پیش کرسکتا ہے بشرطیکہ اوس نے مسودہ کی ایک نقل مع مضمون کے پندرہ روز قبل اطلاع دیجا چکی ہو۔ اگر تحریک منظور ہوجاوے تو رکن مسودہ مذکور کو کامل اظہار وجوہ و مقاصد کے ساتھ اور نیز ایسے کاغذات کے جنکو وہ ضروری خیال کرتا ہو معتمد کے پاس بھیجیگا۔

> معتمد مسودہ کو معہ تشریح وجوہ و مقاصد چھپوائیگا۔

۴۳ معتمد کونسل فوراً اس مسودہ کو معہ تشریح وجوہ و مقاصد طبع کیواسطے بھیجیگا اور اوسکی ایک نقل ہر ایک رکن کو تقسیم کردیگا۔

| | |
|---|---|
| ۳۲ کوئی رکن مجاز نہ ہوگا کہ بجز اوس مسئلہ کے جو کونسل کے سامنے پیش ہو کسی اور مسئلہ پر گفتگو کرے۔ | فیصلہ ... کوئی رکن مجاز نہ ہوگا کہ بجز اوس مسئلہ کے جو کونسل میں پیش ہو کسی اور مسئلہ پر گفتگو کرے۔ |

(عرائض)

| | |
|---|---|
| ۳۳ جو عرائض کونسل میں گذرانی جاویں ضرور ہے کہ وہ اوسی مسودہ قانون کے متعلق ہوں جو فی الواقع کونسل میں زیر بحث ہو ایسی عرضی پر "دستخط کنندہ ... ارکان مجلس وضع قوانین" لکھا جاویگا اور اوسپر تاریخ اور عرضی گذاروں کے دستخط ثبت ہونگے عرضی کی عبارت مودبانہ اور شائستہ ہوگی اور اوسکا اختتام کسی صاف اور صریح استدعا پر ہوگا۔ | عرائض کو ... ہونگی |
| ۳۴ تمام عرائض مندرجہ بالا معتمد کے پاس بھیجی جاوینگی۔ | عرائض معتمد کے پاس بھیجے جاوینگے |
| ۳۵ معتمد ہر ایک عرضی کا جو اوسکے پاس وصول ہوگی خلاصہ کرائیگا۔ | معتمد عرائض کا خلاصہ کرائیگا |
| ۳۶ اگر معتمد کی رائے میں عرضی فقرہ (۳۳) کے مطابق ترتیب کیگئی ہے تو وہ خلاصہ عرضی و استدعا یا خلاصہ استدعا کو کونسل کے روبرو پیش کریگا اور پھر کونسل جسطرح مناسب سمجھے کارروائی کریگی۔ | طریقہ کارروائی جب عرضی فقرہ (۳۳) مرتب ہوئی ہو |
| ۳۷ اگر معتمد کی رائے میں عرضی فقرہ (۳۳) کے مطابق ترتیب نہیں کیگئی ہو یا اوسکے دستخط کی نسبت کوئی شبہ پیدا ہو تو وہ اوس عرضی کی نسبت امور کی تصدیق کریگا اور حقیقت حال سے کونسل کو مطلع کریگا ایسی صورت میں کونسل عرضی کو نامنظور کریگی اور نامنظوری کیوجہ سے اوس ایسی عرضی کے عرضی گذاروں کو اطلاع دیجاسکیگی۔ | طریقہ کارروائی جب عرضی دفعہ ۳۳ کے مطابق نہ مرتب ہوئی ہو |
| ۳۸ ہر ایک رکن مجاز ہوگا کہ ایسی عرضی کی نسبت جو حسب مندرجہ بالا نامنظور نہ ہوئی ہو اور جسکو معتمد نے غور کونسل کے واسطے پیش کیا ہو کوئی تحریک پیش کرے۔ درصورتیکہ ایسی عرضی پر کوئی تحریک پیش نہ ہو معتمد عرضی پر اس کیفیت کو درج کردے گا اور عرضی کونسل کے دفتر میں داخل کردیجاویگی۔ | ہر رکن مجاز ہوگا کہ عرضی کے متعلق کوئی تحریک پیش کرے |

رپورٹ [illegible] ہو سکنے سے پیشتر [illegible] دن پہلے اوراق سے [illegible] ہو سکتا — ارکان کو رپورٹ تقسیم

۵۰ (۱) کونسل کمیٹی منتخبہ کی رپورٹ پر جو کسی ایک مسودہ کے متعلق [illegible] ہو [illegible] پیش ہونے کے بعد [illegible] رائے کی [illegible] ہونے سے پندرہ دن سے پہلے غور نہ کیا جاویگا

مسودات میں ترمیمات کیونکر پیش کیے جاویں گے —

(۲) اگر کوئی رکن کسی ایسی ترمیم کی تحریک کرنا [illegible] جسکا اثر ایک یا ایسے مسودہ کے اصول یا مضمون پر پڑتا ہو جسکو کمیٹی منتخبہ منظور کر چکی ہو تو اوسکو لازم ہے ایسی ترمیم کی اطلاع معتمد کے پاس کم از کم [illegible] روز قبل اوس اجلاس کونسل سے روانہ کرے جس میں اوس مسودہ پر غور ہونا تجویز ہوا ہو — معتمد ہر ایک ایسی ترمیم کو طبع کرائیگا اور اوسکی ایک ایک نقل ہر ایک رکن کی اطلاع کے واسطے بھیجیگا —

جسوقت ترمیم کی اطلاع نہ دی گئی ہو تو صدرنشین فیصلہ کرینگے کہ اوس پر بحث ہو یا نہو —

۵۲ اگر ایسی ترمیم کی تحریک پیش ہو جسکی اطلاع پہلے سے نہیں دیگئی ہے تو صدرنشین اس امر کا فیصلہ کرینگے کہ آیا ترمیم مذکور پر اوسی اجلاس کونسل میں غور کیا جاوے جسمیں وہ پیش ہوئی ہے یا اوسکا انفصال آیندہ کسی جلسہ پر محول کیا جاوے —

ترمیمات پر ترتیب دفعات غور ہوگا

۵۳ ترمیمات پر حسب ترتیب دفعات جن سے وہ متعلق ہوں غور کیا جاویگا —

اگر ترمیمات نہ پیش ہوں تو مسودہ جاری اور [illegible] منظوری اعلیٰحضرت کیواسطے بھیجا جاویگا —

۵۴ اگر کسی ایک مسودہ مین جسکو کمیٹی منتخبہ نے طے کر دیا ہو کونسل سے کوئی ترمیم نہ کیجاوے تو وہ مسودہ فوراً جاری اور منظوری اعلیٰحضرت کے واسطے پیش کر دیا جاویگا — اگر اوس مسودہ میں کوئی ترمیم کیگئی ہو تو مسودہ اوس اجلاس کونسل میں جاری نہیں کیا جاوے گا بلکہ پھر کسی اجلاس آیندہ مین پیش کیا جاوے گا — اور اوسوقت مع ترمیم یا بلا ترمیم کے جاری کر دیا جاوے گا —

اگر مسودہ کمیٹی منتخبہ کو تفویض کیا جاوے تو اوسپر پوری کونسل میں اشاعت تین دن کے بعد بحث ہوگی

۵۵ — جس حالت مین کہ مسودہ کو کمیٹی منتخبہ کے تفویض کرنا ضروری نہ خیال کیا جاوے تو کونسل کے کامل اجلاس میں اوسپر غور ہونے کے لیے ایک تاریخ مقرر کیجاویگی لیکن اوس تاریخ

**مسودات پر مباحث اور اونکا کمیٹی منتخب کے تفویض ہونا اور چھپنا**

یا اوسپر یہ کہ اوس مسودہ کی کمیٹی مقرر ہوئی ہو یا کسی دلیل کے بعد میں اوس مسودہ کے اصول اور مباحث ملاحظہ ہو سکینگے اور اگر منظور ہو جاوے تو مسودہ کو ایک کمیٹی منتخب کو بغرض غور کے تفویض کیا جاویگا اور مسودہ مع تشریح وجوہات و مقاصد کے انگریزی اردو مرہٹی اور تلنگی زبانوں میں مع جریدہ اعلامیہ ہوگا۔

**مسودہ کی اشاعت کا التوا**

۴۵ اگر کونسل مسودہ کو کمیٹی منتخب کے تفویض کرتے وقت یہ حکم دیدے کہ تا وقتیکہ کمیٹی منتخب ... کونسل میں اپنی رپورٹ پیش کرے مسودہ کی اشاعت ... رہے تو حسب اشاعت ملتوی رکھی جاویگی۔

**التوائے کونسل کے وقت مسودات کا کمیٹی کو دیا جانا اور شایع ہونا**

۴۶ اثنائے التوائے کونسل صدر ہی مجاز ہوگا کہ مسودہ متعلقہ کے پاس بہیجا جاوے اور مدار المہام سرکار عالی حکم دیں گے کہ مسودہ مذکور مع تشریح وجوہات و مقاصد کے جریدہ اعلامیہ میں مشتہر کر دیا جاوے۔ ایسی صورت میں ضرور نہوگا کہ مسودہ کو پیش کرنے کی اجازت چاہی جاوے اور اگر مسودہ کونسل میں پیش ہو جاوے تو اوسکی دوبارہ اشاعت کی ضرورت نہوگی۔

**رپورٹ کمیٹی منتخب**

۴۷ تاریخ اشاعت مسودہ سے جب اسقدر وقت جو کونسل نے مقرر کیا ہو گذر جاوے تو کمیٹی منتخب اوسکے متعلق رپورٹ پیش کریگی۔

**کونسل کی التوا کی حالت میں بھی منتخب کمیٹیاں اجلاس اور رپورٹ کر سکتی ہیں۔**

۴۸ کونسل کسی ایک مقصد کے لئے جو کونسل کی کاروائی سے متعلق ہو منتخب کمیٹیاں مقرر کر سکتی ہے اور ایسی کمیٹیاں اجلاس کر سکتی ہیں اور اون مسودات کے متعلق جو اونکو تفویض ہوں رپورٹ کر سکتی ہیں اگرچہ اوس تاریخ خود کونسل کا اجلاس حالت التوا میں ہو۔

**کمیٹی منتخب کی رپورٹ کا چھپنا اور شایع ہونا۔**

۴۹ منشی کونسل منتخب کمیٹیوں کے کل رپورٹوں کو طبع کرائیگا اور ایسے مطبوعہ نقول ہر ایک رکن کے پاس بہیجیگا یہ رپورٹ مع مسودہ یا ایسے دفعات مسودہ کے جنمیں کوئی ترمیم ہوئی ہو اوسیوقت درج جریدہ کیجاویگی۔

اور عرائض یا مراسلات کی جو اوس کے پاس پہونچے ہوں اور نیز اطلاعات اون سودات کی جنکو ارکان کونسل میں پیش کرنا چاہتے ہیں کونسل کے روبرو پیش کریگا مگر بعد کرنے اون کاموں کے جسکے طرف مصروف ہوگی وہ جلسہ آخری میں ناتمام رہ گئی یا اوس کام کے طرف جسکو صدرنشین خاص طور پر تجویز کریں ۔

| اشخاص غیر کیونکر کونسل میں آ سکتے |
|---|

۶۲ ۔ اشخاص غیر کونسل کے اجلاس میں اثناء کارروائی میں باجازت صدرنشین داخل ہوسکتے ہیں ۔ داخل ہونے کی اجازت حاصل کرنے کے لئے معتمد کے پاس درخواست پیش ہوگی ۔

| کوئی رکن تحریک کر سکتا ہے کہ اشخاص غیر باہر چلے جائیں |
|---|

۶۳ ۔ کسی ایک رکن کی تحریک پر صدرنشین کسی وقت اثناء کارروائی جلسہ میں حکم دے سکیں گے کہ اشخاص باہر چلے جاوین ۔

# فرائض معتمد کونسل

| فرائض معتمد |
|---|

۶۴ معتمد کونسل کے فرائض حسب ذیل ہونگے ۔

(۱) کونسل کے تمامی دفتر کی نگرانی ۔

(۲) کونسل کے رجسٹروں کی تہذیب و ترتیب

(۳) ایک کتاب روداد رکھنا جسمیں وہ بروقتا و بعلی التعین کونسل کی تمام کارروائی اور حاضرین جلسہ کے نام درج رکھیگا ۔

(۴) اون تمام کاغذات کے طبع کی نگرانی کرنا جنکے طبع کا حکم دیا گیا ہے ۔

(۵) کونسل کو ایسے امور میں مدد دینا جس کے لئے کونسل حکم کرے اور کسی رکن کو ترتیب مسودہ میں جسکو وہ پیش کرنا چاہے مدد دینا ۔

(۶) اون تمامی مراسلات کو لکھنا جنکے لکھنے کا حکم کونسل نے دیا ہے ۔

(۷) مسودہ منظور ہوجانے کے بعد اوسکی نظر ثانی اور

۵۵ | تاریخ مسودہ اور اوسپر تمام کونسل کے غور کرنے کے تاریخ کے مابین زمانہ منتہا از اشاعت مسودہ کے واسطے دیا جاوے اور یہ زمانہ پندرہ روز سے کم نہوگا۔

اراے کے وقت اگر آرا دونوں جانب مساوی ہوں تو صدر نشین کی رائے دو آرا کے برابر ہوگی۔

۵۶ جس حالت میں کہ کونسل کے یا کمیٹی منتخبہ کے جلسوں میں کسی ایک مسودہ یا ترمیم کے متعلق اختلاف آرا ہوا اور فریقین کے آرا دونوں جانب مساوی ہو تو صدر نشین جلسہ کونسل یا جلسہ کمیٹی کی منتخبہ رائے کو دو رائیوں کی قوت حاصل ہوگی۔

بعد منظور ہو جانے مسودہ کے صدر اوسکی نظر ثانی و تکمیل اشارات حاشیہ کریگا۔

۵۷ مسودہ منظور ہو جانے کے بعد مقرر کونسل اوسکی نظر ثانی اور حاشیہ کے اشارات کی تکمیل کریگا۔

ہر مسودہ جو کونسل سے طے ہو گیا ہو اور دستخط صدر نشین بذریعہ مدار المہام اعلیحضرت کے روبرو پیش ہو

۵۸ ہر ایک مسودہ پر جو بطور قطعی کونسل سے طے ہو چکا ہو صدر نشین کے دستخط ہونگے اور مسودۂ مذکور بذریعہ مدار المہام سرکار عالی فوراً اعلیحضرت کی منظوری کے واسطے پیش کیا جاوے گا۔

مدار المہام اعلیحضرت کی منظوری یا نامنظوری سے کونسل کو اطلاع کریں گے

۵۹ مدار المہام سرکار عالی اعلیحضرت کی منظوری یا نامنظوری سے کونسل کو بالمشافہ یا بذریعہ تحریر مطلع کریں گے اور اوسکا داخلہ کونسل کے روزنامچہ میں درج کیا جاویگا۔

اعلیحضرت کی نامنظوری پر کوئی رکن کسی تحریک کا مجاز نہوگا

۶۰۔ اگر اعلیحضرت اپنے اقتدارات شاہی کے استعمال میں کسی ایک مسودہ کی اجازت نہ دیں یا اوسکی منظوری روک دیں تو کوئی رکن کونسل مجاز نہوگا کہ اوسکی خلاف میں کوئی تحریک کرے یا اور کسی طریقہ سے کونسل کی توجہ کو اوسپر مبذول کراوے۔

## ترتیب کارروائی کونسل

ترتیب کارروائی

۶۱۔ صدر نشین کے کرسی پر بیٹھ لینے کے بعد کیفیت

قوانین و ضوابط سابق جو منسوخ کئے گئے — سے فہرست کار روائی سے خارج کر دیا گیا

اس کے علاوہ ... اور ما قبل ... اگر ضوابط کے مطابق ہوں تو ... درج کئے گئے

منسوخ کئے ... سامنے ... درج ہوا

عالیہ ...

تاریخ ۲۲ جمادی الاولیٰ

حکم عدالت العالیہ

نقل روبکار گشتی مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی واقع ۲۸ رجب ۱۳۱۲ھ

نشان (۴۴) فوجداری نشانات (۳) سے

حسب الحکم مجلس عالیہ عدالت

برائے اطلاع

تمامی عدالتہائے ملکی و شہر سرکار عالی

خلاصہ مضمون گشتی

سررشتہ مال کی گشتی نشان ۲۶ مورخہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ صیغہ عدالت سے بحکم ...
حسب الحکم و منظوری ... عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی بموجب تحریک مجلس عالیہ

تکمیل اشارات حاصل کرنا۔

| | |
|---|---|
| کونسل بے حکم سے معتمد اپنے فرائض کو مددگار سے تفویض کرسکتا ہے۔ | ۶۵- معتمد یا جاری رکونسل اپنے فرائض یا کسی حصہ کو اپنے مددگار کے تفویض کرسکتا ہے۔ |

## رجسٹر و دفتر کونسل

| | |
|---|---|
| روداد کونسل کیونکر لکھی جائیگی۔ | ۶۶- [illegible] ایک جلسہ کی کارروائی [illegible] کی کارروائی واضح خط کے ساتھ درج کیجاوے گی۔ [illegible] صدر نشین کے پاس منظوری اور دستخط کے لئے پیش کی جاوے [illegible] دستخط ہو جانے کے بعد روداد کارروائی کونسل سمجھی جاوے گی۔ [illegible] حتی الامکان اوس ہفتہ میں جو تاریخ اجلاس سے قریب تر تاریخ ہونے والا ہو یا اجلاس کے بعد جسقدر جلد ممکن ہو مشتہر کیجاوے گی۔ |
| کاغذات طبع شدہ روزنامچہ میں درج کئے جاوینگے۔ | ۶۷- تمامی مراسلات کا جنکے طبع کرنے یا داخل دفتر کرنیکا حکم دیا گیا ہے روزنامچہ میں حوالہ دیا جاویگا اور اصل مراسلات اور کاغذات پر دستخط تصدیقی معتمد ہونے کے بعد وہ داخل دفتر کئے جاوینگے |
| عرایض کا رجسٹر کیونکر رکھا جاویگا۔ | ۶۸- تمامی عرایض جو کونسل میں موصول ہوں انکی کیفیت کا ایک رجسٹر رکھا جاوے گا جسمیں تاریخ موصولہ نمبر نشان عرضی گذار مضمون عرضی حکم اخیر اور تاریخ حکم درج کئے جاوینگے۔ |
| رجسٹر اور انڈکس موصولہ و مجاریہ | ۶۹- تمامی موصولہ و مجاریہ کا ایک رجسٹر اور فہرست بہ ترتیب حروف تہجی رکھی جاویگی۔ |

## متفرقات

| | |
|---|---|
| جس مسودہ پر دو سال تک تحریک نہ ہو وہ خارج کردیا جاوے گا۔ | ۷۰- کوئی ایسا مسودہ قانونی جس کے متعلق کونسل میں دو سال تک کوئی تحریک نہ کیگئی ہو صدر نشین کے حکم |

# علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ [illegible]

تاریخ غرہ رجب ۱۳۱۱ھ

منجانب معتمد

## اشتہار

ناظم صاحب امور مذہبی نے بعض مقدس اہل اسلام کی تحریک و شکایت پر
سرکار کو توجہ دلائی ہے کہ بخلاف اورنگ آباد اور دوسرے مقامات کے بلدہ حیدرآباد
میں مساجد کے روبرو اقسام کے باجے مختلف رسوم کے ہمراہ علانیہ بہ
زور و شور سے بجتے جاتے ہیں کہ علاوہ ترک ادب کے عبادت میں ہرج عظیم واقع
ہوتا ہے اور ایسے مواقع میں امام کی قرائت اور تکبیر مقتدیوں کے کانوں تک
نہیں پہونچتی ہے چونکہ ہر فرقہ کے مذہبی حقوق کی حفاظت سرکار پر لازم ہے اور سابق
سے یہی عادت ہے کہ مساجد کے روبرو باجا موقوف ہوتا ہے لہذا بذریعہ ہذا
مشتہر کیا جاتا ہے کہ مساجد کے روبرو باجا نہ بجانا چاہیے خواہ وہ باجا کسی قسم کا
ہو ضرور ہے کہ جسوقت باجا مساجد کے پاس پہونچے اسوقت [illegible] فوراً [illegible]
تک کہ باجا مسجد کے روبرو سے گذر جائے بند کر دیا جاوے جو شخص اس [illegible] کے خلاف اس
فعل ممنوعہ کے خلاف ورزی کے مرتکب ہوں گے وہ جرم مصرحہ دفعہ ۱۲۶
مندرجہ فہرست منسلکہ گشتی فوجداری نشان (۴۳) واقع ۲۵ بہمن ۱۲۹۵ف کے قابل
صیغہ عدالت قرار پائیگی۔ اہالی کوتوالی کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس حکم کی پوری
طرح تعمیل کرائی جائے اور اس بات کی نگرانی رکھی جائے کہ کوئی شخص اس کے
خلاف ورزی نکرنے پائے اور احیاناً خلاف ورزی کا مرتکب ہو تو فوراً [illegible]
کر کے تفویض عدالت کیا جاوے فقط

عدالت مد یعہ روبکاری دفتر عدالت بابت رسالہ ۱۹۱ مورخہ ۱۲ بہمن ۱۳۰۳ ف حاصل ہوئی ہے یعنی گشتی کا احکام دیا جاتا ہے کہ محکمہ مالگزاری کی گشتی نمبر ۱۲/۱ مورخہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۰۹ ھ کے احکام محکمہ عدالت سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ فقط

---

بالا نمبر تصحیح ہمن ۱۳ اسٹامپ

ماخوذ از جریدہ ۱۲ اسفندار ۱۳۰۳ ف

---

تاریخ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۱۱ ھ

از جانب انسپکٹر جنرل

مراسلہ گشتی محکمہ انسپکٹر جنرل آف رجسٹریشن و اسٹامپ ممالک محروسہ سرکار عالی واقع یکم اسفندار ماہ آبان ۱۳۰۳ ف مطابق ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۱۱ ہجری

نشان گشتی (۱) صیغہ اسٹامپ سنہ ۹۹ بابت ۱۳۰۲ ف

متعلقہ

تقرر فیس فروخت ٹکٹ طلبانہ

---

منجانب نواب عماد نواز جنگ بہادر انسپکٹر جنرل آف رجسٹریشن و اسٹامپ ممالک محروسہ سرکار عالی

بخدمت جملہ تعلقداران صاحبان اضلاع و مہتمم صاحبان دفتر صدر و خزانہ عامرہ سرکار عالی

چونکہ بہ شرح فیس فروخت ٹکٹ طلبانہ کا ذکر رولیوشن نمبر ۵۳ بابت ۱۲۹۹ ف میں نہ تھا لہذا اس بارہ میں سرکار سے استدراک کیا گیا سرکار نے بذریعہ مراسلہ معتمد صاحب عدالت و کوتوالی و امور عامہ نمبر (۵۰) مورخہ ۲۲ بہمن ماہ الٰہی ۱۳۰۳ ف حکم دیا کہ فروخت فی روپیہ پاؤ آنہ کے حساب سے خزانچی کو کمیشن دیا جائیگا اور فی روپیہ پاؤ آنہ کے حساب سے پانچ روپیہ سے زیادہ کے خریدار کو بھی کمیشن دیا جائیگا پس آیندہ سے حسب مراسلہ بالا عمل ہوا کرے۔

رہتے ہیں وہ جب عدالت سے صاحب پرزہ کر دیئے جاتے یا جاوین یا بعد انفصال
مقدمہ کے بری یا رہا کئے جاوین اوسکی اطلاع اوسی روز تھانہ کو عدالت دیا
کرے معہذا جو قیدی زیر دریافت محبس سے طلب ہوں اور منجملہ اونکے کوئی قیدی
رہا یا بری کیا جاوے اور کوئی واپس کیا جاوے تو واپسی کے وقت محبس کو لکھا
جایا کرے کہ کتنے قیدی آئے تھے منجملہ اونکے کتنے بری یا رہا ہوئے یا ضمانت پر
چھوٹے اور کتنے واپس کئے جاتے ہیں اور اونکی میزان کا مقابلہ محبس کی فہرست سے
کرلیا جایا کرے جسکے ذریعہ سے قیدی عدالت میں لائے گئے تھے فقط

## رزولیوشن نواب مدارالمہام سرکار عالی مجریہ محکمہ عدالت و کوتوالی

## ترمیم دفعہ ۳۰ قانون رجسٹری

نمبر ۳ بابت ۱۳۱۱ ہجری / ۱۳۰۲ف

مورخہ ۱۸ جمادی الاخر ۱۳۱۱ھ م ۲۴ بہمن ۱۳۰۲ف

کاغذات ذیل پیش و ملاحظہ ہوئے۔

روبکار انسپکٹر جنرل آف رجسٹریشن و اسٹامپ سرکار عالی نشان (۳۳۴۴) مورخہ
۱۹ بہمن ۱۳۰۱ف موسومہ معتمد سکرٹری سرکار عالی۔

دفعہ (۳۰) قانون رجسٹری ممالک محروسہ سرکار عالی مصدرہ ۱۲۹۹ف

دفعہ (۳۰) قانون رجسٹری مصدرہ ۱۲۹۹ف کی اخیر عبارت یہ ہے اگر کوئی
شخص منجملہ اون اشخاص کے جو معلوم ہوتے ہوں کہ نوشتہ اون کے طرف سے
تحریر کیا گیا ہے اوسکی تحریر سے انکار کرے یا ایسا شخص نابالغ یا فاترالعقل یا
مجنون معلوم ہوتا ہو یا کوئی شخص جسکے طرف سے نوشتہ کا تحریر پانا پایا جاتا ہو
فوت ہو گیا ہو اور اوس کے قائم مقام یا مفوض الیہ اوسکی تحریر سے انکار کرتے
ہوں تو عہدہ دار رجسٹری کنندہ کو لازم ہے کہ اوس نوشتہ کی رجسٹری نہ کرے۔

# علاقہ عدالت

تاریخ ۲۳ ماہ رجب سنہ ۱۳۱۱ھ

## حکم مجلس عالیہ

روبکار گشتی سررشتہ انتظامی مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی واقع ۲۴ اسفندار سنہ ۱۳۰۲ف

### نشان فوجداری (۵)

حسب الحکم مجلس عالیہ عدالت
برای اطلاع تمامی عدالتہاے فوجداری ممالک محروسہ سرکار عالی

### خلاصہ مضمون گشتی

بعد ملاحظہ جو قیدیان زیر دریافت حسب الطلب عدالت مین آیا کرین اونکی
واپسی یا رہائی کی اطلاع مجلس کو بذریعۂ ایک فہرست کے دیجایا کرے

مولوی محمد نظام الدین حسن خانصاحب رکن مجلس عالیہ عدالت نے ۲ سنہ ۱۳۰۲ف مین
دورہ مجلس بلدہ و اضلاع چکلکوڑہ کو جو ملاحظہ کیا تو معلوم ہوا کہ اکثر قیدیان زیر دریافت
جو مجلس سے عدالتین طلب کرتی ہین اونکو بلا اطلاع مجلس عدالتین رہا کردیتی ہین جسکے
وجہ سے مجلس کے رجسٹرات کی خانہ پُری بالکل رہجاتی ہے لہذا واسطے اطلاع
تمامی عدالتہاے فوجداری کے بذریعہ گشتی ہذا حسب ایمای عالیجناب نواب مدار المہام
سرکار عالی جو بذریعہ روبکار دفتر معتمدی عدالت نشان ۱۱۲ مورخہ ۲۴ بہمن سنہ ۱۳۰۲ف
ہوا تمامی عدالتہاے فوجداری کو حکم دیا جاتا ہے کہ جو قیدی زیر تحقیقات مجلس مین

نامہ جات سرکار عالی

علاقہ مال

۱۶ رجب ۱۳۳۱ھ (...)

بسنجانب صدر مالگزاری

بنام

عہدہ داران مال ممالک محروسہ سرکار عالی

مقدمہ

درخواست موسوم کرنے صوبہ غربی بنام صوبہ اورنگ آباد بلحاظ تحریر جدید

مقدمہ سررشتہ عنوان میں صوبہ غربی سے بذریعہ مراسلہ نشان (۲۴۶) مورخہ ۲۵ فروردی ۱۳۳۱ف یہ تحریک پیش ہوئی تھی کہ آئندہ ہمیں بجائے صوبہ غربی کے صوبہ اورنگ آباد لکھا جائے۔ چونکہ محکمہ موصوف کی اس درخواست کی قبولیت میں اس لیے کہ (صوبہ غربی صوبہ اورنگ آباد کے نام سے پہلے ہی پکارا جا رہا ہے اور صوبہ شرقی کو صوبہ ورنگل کے نام سے پکارے جانے کا اول ہی حکم ہو چکا ہے) کوئی حرج نہ تھا۔ محکمہ ہذا سے سرکار کے ملاحظہ میں یہ رائے پیش کی گئی تھی کہ صوبہ شرقی ورنگل کے نام سے پہلے ہی موسوم ہو چکا ہے صوبہ غربی صوبہ اورنگ آباد کے نام سے اور صوبہ جنوبی صوبہ گلبرگہ کے نام سے اور صوبہ شمال صوبہ بیدر سے موسوم کیا جائے محکمہ کی معروض میں بھی استعمال کندہ ہوں۔ اور سرکاری کاغذات میں اور ہمیں ناموں کا عملدرآمد رہے یہ محکمہ ہذا کی رائے معروضہ صدر پیشگاہ سرکار سے منظور فرمائی گئی ہے لہذا نگارش ہے کہ آئندہ حسب تعمیل کیا جائے۔

ایضاً

رزولیوشن نمبر ۱۴ ۱۳۳۱ف

مصدرہ نواب مدار المہام سرکار عالی

نشان مسل صیغہ ہدایات ۱۹ ۱۳۳۱ف

درباب [illegible] گواہان مقدمات [illegible]

"دفعہ ۴ مضمون ہٰذا دفعہ ۳۵ ۔ ایکٹ رجسٹری ۳ سنہ ۱۸۷۷ء کا جو برٹش انڈیا میں جاری تھا۔ دفعہ مذکورہ پر برٹش انڈیا کے ایک ہائیکورٹ نے یہ اعتراض کیا تھا کہ یہ امر مصلحت اور انصاف کے خلاف ہے کہ جو شخص تکمیل سے اقرار کرے اور بالغ و عاقل و زندہ ہو اوس کے نوشتہ پر صرف اس وجہ سے رجسٹری کرنے سے انکار کر دیا جاوے کہ اوسکا دوسرا شریک منکر ہے یا فاتر العقل ہے یا فوت ہو گیا ہے۔ اس اعتراض پر وہان کے واضعان قانون نے اوس دفعہ کو بذریعہ دفعہ (۴، ۱) ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۷۹ء کی ترمیم کر دیا۔

اب انسپکٹر جنرل رجسٹری نے بہت صحیح طور سے وہی اعتراض اس قانون کے دفعہ (۳۰) پر کیا ہے۔ اس اعتراض پر نواب مدار المہام سرکار عالی نے پورا غور فرمایا اور بعد منظوری حضرت بندگانعالی متعالی کے اب وہ حسب حکم دیتے ہین۔

حکم

قانون رجسٹری کے دفعہ (۳۰) کا آخر حصہ جسکی نقل و یرکنگی تاریخ اجرا اس رزولیوشن سے منسوخ کیا گیا اور اوسکی جگہہ حسب ذیل فقرہ قائم کیا گیا۔

"اگر کوئی شخص منجملہ اون اشخاص کے جو معلوم ہوتے ہون کہ نوشتہ اونکی طرف سے تحریر کیا گیا ہے اوسکی تحریر سے انکار کرے۔

یا ایسا شخص نابالغ یا فاتر العقل یا مجنون معلوم ہوتا ہو۔ یا کوئی شخص جسکی طرف سے نوشتہ کا تحریر ہونا پایا جاتا ہو فوت ہو گیا ہو اور اوسکے قائم مقام یا منصوص الیہ اوس کے تحریر سے انکار کرتے ہون تو عہدہ دار رجسٹری کنندہ کو لازم ہے کہ بمقابلہ شخص یا اشخاص لایق اگر وہ تکمیل کے خواہان ہون رجسٹری کر دے مگر اوس کا اثر اونہین اشخاص تک محدود رہیگا۔"

(حسب الحکم)

نواب عماد جنگ بہادر

معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ

۲۸ د

(۵) [illegible] انتظامی [illegible] سرکاری [illegible] کچہری
وغیرہ کا کام [illegible] جائیگا

## رزولیوشن نمبر ۱۷ بابت ۱۳۲۳ ف
## صادرہ نواب مدار المہام سرکار عالی

ایضاً

محکمہ مال - نشان مثل (۱/۱) ۱۳۲۳ ف

صیغہ جاگیرات

دربارہ

اقتدار تفویض رعایات برائے آبادی۔

مسلہ ذیل کاغذات پیشی در ملاحظہ ہوئے

(۱) روبکار معتمدی مال نشان ۱۹، بابت سال ۱۳۲۲ ف موسومہ صوبہ داران۔ (۲) تختہ اقتدارات منسلکہ روبکار متذکرہ بالا۔ (۳) روبکار معتمدی مال نشان ۱۴ مورخہ ۱۴ بہمن ۱۳۲۹ ف موسومہ صوبہ دار صاحب صوبہ جنوبی۔ (۴) گشتی محکمہ معتمدی مال نشان ۱۱ مجریہ سال ۱۳۲۸ ف (۵) تحریک رائی مرلیدہر صاحب اول تعلقدار ضلع اورنگ آباد۔ (۶) روداد جنرل کمیٹی مال نمبر (۶) مورخہ ۲۹ محرم ۱۳۳۱ ہجری

جنرل کمیٹی مال میں رائی مرلیدہر صاحب نے یہ تحریک پیش کی تھی کہ اراضی آبادی کی غرض سے دینے کے لیے دوم سوم تعلقداروں کو اختیار نہیں ہے اوس سے رعایا کو دور دراز کی حاضری میں بہت تکلیف ہوتی ہے نتیجہ مسلہ ان کو اختیار دینا چاہیے کہ اگر کوئی عذر داری نہو تو وہ خود اراضی مذکور درخواست گذار کو دیدیں اور اگر عذر داری پیش ہو تو دوم سوم تعلقدار اوسکی دریافت اور حکم آخر صادر کریں۔

عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی کاغذات بالا ملاحظہ فرمانے کے بعد احکام ذیل صادر فرماتے ہیں۔

کارروائی ذیل پیش و ملاحظہ ہوسکتی —

(۱) تحریک رائی مرلیدہر صاحب اول تعلقدار ضلع اورنگ آباد — (۱) روئداد اجلاس جنرل کمیٹی مال نمبر ۶ — ۷ — مورخہ ۲۶ — ۲۹ محرم ۱۳۲۱ھ —

(۲) مرلیدہر صاحب نے جنرل کمیٹی مال مین یہ تحریک پیش کی تہی کہ مقدمات مالی مین جو شہود طلب ہوتے ہین انکو بقاعدہ عدالت خوراک ملنا چاہیے — عالیجناب نواب مدارالمہام سرکار عالی بعد ملاحظہ کاغذات متذکرہ عنوان حسب ذیل ارشاد فرماتے ہین

## حکم

**دفعہ ۱** مقدمات مالی مین جو شہود کہ طلب ہوتے ہین انکو رقم خوراک بعینہ اوسی فریق مقدمہ کیجانب سے دلایا جائیگا جسکی طرف سے یا جسکی تائید مین وہ گواہ طلب کیا گیا ہو

## تشریح

یعنی مقدمہ کا تعین اور گواہون کے مدارج کا قرارداد اور طلبنامون کے اجرا کا طریقہ اور گواہون کی غیر حاضری کی صورت مین انکے ساتھ تدارک کرنیکا ضابطہ انہین شرائط وضوابط کے موافق ہوگا جو عدالت ہای دیوانی ممالک محروسہ سرکار عالی مین نافذ ہین —

**دفعہ ۲** — مقدمات مندرجہ ذیل مین —

تغلب و تصرف رقم سرکاری — اخفاء اراضی — ایزاد وصول رقم سرکاری — رشوت ستانی کاغذات سرکاری کو چاک یا گم یا تلف کرنا — کاغذات سرکاری مین داخلہ خلاف واقع لکھنا — تنازعات حدود — یا دیگر مقدمات جسمین کوئی ایک فریق سرکار ہو — اگر گواہون کی طلبی سرکار کیجانب سے ہوگی تو حسب قواعد مرعیہ عدالت سرکار سے زر خوراک گواہون کو دیا جائیگا —

## تشریح

منجانب سرکار گواہون کو بہتہ دینے کے لیے ہر ایک محکمہ مجاز سماعت و انفصال مقدمات مین بجائے مد بہتہ انہین شرائط و قواعد کے ساتھ پیشگی رقم رکہی جائیگی جو عدالتہای دیوانی ممالک محروسہ سرکار عالی مین جاری ہین —

[illegible]

[illegible] ۱۲۵

[illegible]

ایضاً

[illegible]

[illegible] سرکار [illegible]

[illegible] نشان [illegible]

[illegible]

[illegible] آبکاری [illegible]

[illegible]

(۱) گشتی مجلس شوری نشان (۹) بابت [illegible] تجربہ [illegible] الہام مال —

(۲) مراسلہ معتمدی مال نشان (۱۱۵۲) بابت [illegible] ف [illegible] آبکاری —

(۳) گشتی معتمدی مال نشان (۱) بابت [illegible] ف —

(۴) مراسلہ معتمدی مال نشان کلیات (۲۷) بابت [illegible] ف

(۵) تحریک مولوی غلام علی صاحب ہنصرم اول تعلقہ دار ضلع نلگنڈہ بابت سال حال —

(۶) روئداد جنرل کمیٹی ال نمبر (۸) مورخہ (۸) [illegible] فقرہ (۵) گشتی مجلس شوری نشان (۸) [illegible] میں یہ حکم تھا کہ درختان سیندھی و تاڑ کا محصول جو رعایا بطور علامت حد و دلیہ کمیتون پر لگا دیں معاف ہو —

بعد ازاں مراسلہ نشان (۱۱۵۲) [illegible] ف کے ذریعہ سے یہ حکم دیا گیا تھا کہ جو لوگ [illegible] یا تاڑ یا [illegible] کے درخت اراضیات مقبوضہ میں لگا دیں ان پر معافی کا کوئی حق نہ ہوگا لیکن بروی فقرہ (۴) محولہ گشتی نشان (۱) [illegible] ف حکم محولہ مراسلہ نشان (۱۱۵۱) منسوخ کر دیا گیا یعنی اگر رعایا بلا حصول اجازت تعلقہ دار ضلع درختان سیندھی یا تاڑ یا [illegible] اراضیات میں نصب کریں تو ان کے کسی جز و کی معافی کے مستحق نہ ہوں گے —

مراسلہ نشان (۲۷) کلیات [illegible] ف کے ذریعہ سے عام استحقاق رعایا سے پٹہ دار درختان متعلق آبکاری پر بلا کسی قسم کی نگرانی کے تسلیم کر لیا گیا ہے جس کی نسبت جنرل

[illegible]

دفعہ ۱ – جو اراضی دیہات [illegible] آبادی کی
درخواست گذاروں کو [illegible] دوم سوم تعلقہ داروں کو
ان تعلقات [illegible] لہذا اس اعلان کو
دیا جاتا ہے [illegible]
[illegible] شہر اور اس کی نسبت کوئی [illegible] پیش نہو –

دفعہ ۲ – [illegible] دیہات [illegible] آبادی
کے لیے عطا کرنے کا اقتدار [illegible] دوم و سوم تعلقہ داروں کو اپنے اپنے تعلقات
میں حاصل رہیگا –

دفعہ ۳ – اگر [illegible] دیہات [illegible] فقرہ (۱) کی منظوری درخواست کے متعلق کوئی
عذرداری پیش ہو تو تحصیلدار تعلقہ بعد تکمیل تحقیقات مثل مقدمہ دوم یا سوم تعلقہ دار
کے پاس جنکے تفویض وہ تعلقہ ہو مثل [illegible] کاغذات کے روانہ کرکے بحصول
منظوری تعمیر کا حکم دیا کریں –
درخواست گذاروں کا دوم سوم تعلقہ دار کے پاس حاضر ہونا یا ابتدا درخواست کا
دوم سوم تعلقہ داری کے سامنے پیش ہونا ضرور نہیں ہے –

دفعہ ۴ – زمین غیر مزروعہ سے وہ زمین مراد ہے جس میں زراعت نہو زمینات مزروعہ کی
آبادی کی اگر درخواست گذار ہو اس کی نسبت [illegible] ضابطہ [illegible] کی منظوری
ضرور ہوگی –

دفعہ ۵ – تحصیلدار اور دوم سوم تعلقہ دار کا اقتدار انہیں دیہات میں نافذ متصور
ہوگا جہاں سررشتہ صفائی کا انتظام نہو –

دفعہ ۶ – اس رزولیوشن کے ادعی روبکار معتمدی مال نشان ۱۹ [illegible] ۱۳۳۲ [illegible]
صوبہ داران کے [illegible] منسلکہ کے نمبر (۳۱) اور گشتی معتمدی مال نشان ۹ [illegible]
[illegible] کی اسقدر ترمیم ہوجائیگی جو نسبت [illegible] اقتدارات دوم سوم تعلقہ داران
کے متعلق عطای زمینات موقوعہ آبادی بغرض تعمیر مکانہ ہے –

[illegible]

۴۹

۱۰ فروردی سنہ ۱۳۲۱ ف

# رزولیوشن نواب مدارالمہام سرکار عالی محررہ دفتر معتمدی مالگزاری

نشان مسل صدر ہدایات ۴ سنہ ۱۳۲۱ ف

دربارہ

ر[?] میعہ پیمانہ جات و برآئندگی و معافی رقم قطعات مندی[?] بصورت شکایات تلف مال

نمبر ۱ مورخہ ۱۹-۱ اسفندار سنہ ۱۳۲۱ ف[?]

مسلسلہ ذیل کاغذات پیش اور ملاحظہ ہوئے

(۱) مراسلہ صوبہ دار صاحب صوبہ جنوبی نشان ۱۴۴۳ - دورہ مورخہ ۲۶ فروردی سنہ ۱۳۱۹ ف

(۲) مراسلہ دفتر معتمدی مال نشان (۱۰۴) مورخہ ۱۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۱ ہجری موسومہ صوبہ دار صاحب جنوبی۔

(۳) شقیات محررہ صوبہ داری شرقی نشان ۴۹-۵۸-۶۰ بابت سال ۱۳۱۹ ف

(۴) مراسلہ محکمہ صوبہ داری شرقی نشان (۹۵۸) مورخہ ۲-۱ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۰ ف موسومہ تعلقہ دار صاحب ضلع محبوب نگر۔

(۵) مراسلہ صاحب سکرٹری جنرل[?] نشان ۱۱۹ مورخہ ۲۴-۱ امرداد سنہ ۱۳۱۹ ف بالتفات رائی نواب یار جنگ بہادر صوبہ دار جنوبی سنہ ۱۳۱۹ ف میں بذریعہ مراسلہ نشان (۴) سنہ ۱۳۰۳ بطور عام دفتر سرکار سے یہ حکم دیا گیا تھا کہ تلف مال کی شکایت پیش ہونے کی صورت میں جمعبندی کے وقت بعد تصدیق بکمال احتیاط حسب ذیل بلحاظ مناسب مقامی و حالت تلف مال و استطاعت کاشتکاران عمل رعایت کیا جاوے۔

الف - مجملہ کل رقم زمین کچھ معاف کیا جاوے اور کچھ لیا جاوے۔

ب - کچھ رقم تو اسی سال لیا جاوے اور کچھ سال آئندہ پر لیا جاوے۔

ج - کل معافی دیجاوے یا کل رقم سال آئندہ کی قسط پر برآئندہ کیجاوے۔

لیکن یہ حکم عام تھا خشکی و تری و باغات ہر قسم کی کاشت سے اسی طرح گشتی صوبہ داری شرقی نشان (۴۹) سنہ ۱۳۱۹ ف میں لکھا گیا تھا کہ ہر موقع تلف مال کا تخمینہ مرتب کر کے موجودہ پیداوار کی قیمت سے اخراجات کاشت ادا کر کے سرکاری رقم کی نسبت معافی یکسالہ کا عمل کیا جاوے۔ لیکن بعد ازاں ذریعہ گشتی صوبہ داری شرقی

کمیٹی ال میں یہ بحث پیش ہوئی کہ جبکہ عرصۂ نامعلوم سے کاشتکاروں کا کوئی حق درختاں سیندھی۔ کھجور۔ تاڑ۔ ناریل۔ تاڑی پر نہیں ہے تو اب بھی نہ ہونا چاہیے ورنہ سرکار کو آب بہت بڑے بھاری نقصان کا متحمل ہونا پڑے گا۔

عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی نے ان تمام احکامات مجریہ سابقہ اور مباحثات جنرل کمیٹی پر غور مزید فرمانے کے بعد حسب ذیل حکم نافذ فرماتے ہیں۔

**حکم**

**فقرہ ۱** – آئندہ سے منجملہ درختاں متذکرۂ بالا متعلق آبکاری کے خواہ وہ درخت کسی کھیت کے اندر واقع ہوں یا حدود کشت پر یا بنجر و افتادہ زمینات میں یا ندی نالے کے کنارے) کسی درخت سے تاڑی یا رس سے کسی قسم کا فائدہ حاصل کرنے کا حق بجز سرکار کے یا اس اجارہ دار کے جو بواسطہ سرکار سے اجارہ لیا ہو کسی کاشتکار و پٹہ دار کو حاصل نہ ہوگا مگر دیگر ثمر سے متمتع ہونے کا حق انکو جو پہلے سے حاصل تھا وہ اب بھی حاصل رہے گا۔

**فقرہ ۲** – اس رزولیوشن کے اجرا کی تاریخ سے جملہ احکام مذکورۂ عنوان منسوخ کیے گئے۔

## علاقہ عدالت

۲۰ رجب ۱۳۳۱ھ

## حکم مجلس عالیہ عدالت

## اشتہار

حسب منشاء فقرہ (۱) قواعد و ضوابط مجلس وضع قوانین سرکار عالی مطبوعہ جریدۂ اعلامیہ غیر معمولی مورخہ ۶ – اسفندار ۱۳۳۱ ف تمامی وکلاء درجۂ اول مجلس عالیہ عدالت کو بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ بتاریخ ۲۲ فروردی ۱۳۳۱ ف روز [illegible] مجلس عالیہ عدالت کے اجلاس کامل کے مکان میں جمع ہوں اور حسب منشاء فقرہ مذکور اس امر پر آمادہ رہیں کہ وہ منجملہ وکلاء درجۂ اول کے دو وکیلوں کو رکنیت مجلس وضع قوانین کے لیے منتخب کریں۔

نشان مسل ۳۵ تصفیہ ہدایات ۱۳۴۲ف

# دربارہ

## تولی ہراج معاملہ کرہ شل ہراج معاملات محمد پل یال گلمہو از کمشنر آبکاری

مفصلہ ذیل کاغذات پیش اور ملاحظہ ہوئے -

(۱) گشتی دفتر معتمدی مالگزاری نشان (۱) مورخہ ۲۶ خورداد ۱۳۳۱ف -
(۲) گشتی دفتر معتمدی مال نشان (۴) مورخہ ۲۶ خورداد ۱۳۳۱ف -
(۳) مراسلہ صوبہ داری شمالی نشان ۴۴۵ مورخہ ۲ خورداد ۱۳۳۱ف موسومہ صاحب کمشنر آبکاری
(۴) مراسلہ نواب عماد نواز جنگ بہادر کمشنر آبکاری نشان ۲۵۹ مورخہ ۱۳ امرداد ۱۳۳۱ف
(۵) مراسلہ صاحب کمشنر آبکاری نشان ۱۶۵ مورخہ ۷ اردی بہشت ۱۳۳۲ف
(۶) مراسلہ نواب اعظم یار جنگ بہادر صوبہ جنوبی نشان ۵۶ مورخہ ۲ خورداد ۱۳۳۲ف
(۷) مراسلہ نواب بشیر نواز جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ شرقی نشان ۱۹ مورخہ ۱۱ خورداد ۱۳۳۲ف
(۸) مراسلہ نواب مقتدر جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ غربی نشان ۵۸۰ مورخہ ۵ شہریور ۱۳۳۲ف
(۹) روبکار مسٹر ... بہادر اسسٹنٹ جنرل مال نشان ۲۸۵ مورخہ ۲۰ آبان ۱۳۳۲ف

گشتی نشان (۴) ۱۳۳۱ف کے ذریعہ یہ حکم جاری ہوا تھا کہ مال گلمہو کا ہراج کمشنر صاحب آبکاری کے ذریعہ سے ہوا کرے اور گشتی نشان ۴ ۱۳۳۱ف میں مال گلمہو و جنواقی گلمہو و محصول گلمہو کی تعریف بیان کی گئی تھی تاکہ تعمیل میں پیچیدگی واقع نہو اب کمشنر صاحب آبکاری نے ... تحریک صوبہ دار صاحب صوبہ شمالی یہ درخواست کی ہے کہ جبکہ معاملات محمد پل یال گلمہو کا تعلق محکمہ کمشنری سے ہو گیا ہے تو ہر کہ کے ہراج کا تعلق بھی کمشنری سے کر دیا جائے جو اسوقت ... صوبہ دار صاحبوں کے ذریعہ سے ہوا کرتا ہے -

نظر برآں عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی بعد ملاحظہ کاغذات مندرجہ عنوان باتفاق رائے صاحب اسسٹنٹ جنرل مال حسب ذیل حکم صادر فرماتے ہیں -

## حکم

اگرچہ پر کہ کو شراب سے یا اشیاء دمسکرات سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ اوس سے تیل نکلتا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

... معافی ...

[illegible]

حکم

[illegible] ... مال معافی ... [illegible]

[illegible] ... حاصل کرنی ... [illegible]

[illegible] ... معافی ... [illegible]

[illegible] ... کاشتکار ... [illegible]

[illegible] ... حسب مناسب ... [illegible]

[illegible] ... التوای وصول ... [illegible]

[illegible]

تشریح - ایسی ہی ایک شکل میں بروقت کھڑی فصل پنچنامہ کا مرتب کرنا لازمی ہوگا البتہ [illegible] کوئی خاص صورتیں ایسی بھی ہوں گی کہ تخمین معافی کا دینا ضروری ہو [illegible] (اگر کوئی ہوں تو حسب ضابطہ خاص طور پر کارروائی کرکے بحصول اجازت [illegible] حسب معافی دیجا سکتی ہے

ایضاً رزلیوشن نمبر ۱۹ مورخہ غرہ فروردی [illegible] ف صادرہ نواب مدار المہام سرکار عالی مجریہ [illegible] مالگزاری ہے

ہراج ۵ سالہ عبور و مرور کا بھی اعتبار دیا جائے۔
سال ۱۳۰۹ ف میں زریعہ گشتی نمبر (۱) عبور و مرور کے ہراج کا جو اختیار تعلقدار
اضلاع کو دیا گیا تھا اوسمین کوئی صراحت اس امر کی نہین ہوئی تھی کہ آیا یہ اختیار
ایک سالہ ہراج کے متعلق ہے یا دو سالہ و سہ سالہ کے بھی جیسا کہ دفعات ۴ و ۵
دستور العمل آبکاری مین تصریح کر دی گئی ہے کہ حسب صوابدید رائے تعلقداران اضلاع
۵ سالہ تک مدت اجارہ کو بڑھا سکتے ہین۔
عالیجناب نواب مدار المہام بہادر سرکار عالی بعد دریافت عملدرآمد تمام اضلاع و بلاد
آراستے صوبہ دار صاحبان و صاحب اسسٹنٹ جنرل مال حکم ذیل صادر فرماتے ہین۔

## حکم

ف ۱ - آیندہ سے اول تعلقداران اضلاع کو بصورت اضافہ رقم بہ نسبت
گذشتہ عبور و مرور رود گھاٹ کے ہراج ۵ سالہ کا اقتدار بھی اسیطرح دیا جاتا ہے جسطرح
کہ سوا مدات آبکاری کے ہراج کا اقتدار حسب صوابدید دیا گیا ہے کیونکہ ہراج رود گھاٹ کا
معاملہ بمقابلہ ہراج آبکاری بہت ہی جزو ہے۔
ف ۲ عبور و مرور سے یہ مراد ہے کہ سرکار عالی کے علاقہ مین جس جس مقام پر رود گھاٹ
مقرر و معین ہین اون مقامات سے مسافرین وغیرہ بذریعہ کشتی و ٹوکرہ و کرائی
وغیرہ موسم بارش مین آمد و رفت کیا کرتے ہین۔

## رزولیوشن نمبر ۱۲ مورخہ ۴ فروردی ۱۳۱۳ ف صلی
## مصدرہ نواب مدار المہام سرکار عالی مجریہ معتمد مالگزاری

نشان مثل $\frac{61}{34}$ ۱۳۱۳ ف۔ صیغہ ہدایات

درباره
تعین میعاد قیام نظام جمعبندی بحالت دورہ ہر ایک مقام
مفصلہ ذیل کاغذات پیش او رملاحظہ ہوئے
(۱) گشتی صدر المہام مالگزاری نشان (۱۲) بابت ۱۲۹۹ ف

۵۴ جو جلانے کے کام میں مستعمل ہوا کرتا ہی۔ لیکن چونکہ گلمہوہ کا ہراج جسکا محصول زیادہ ہوتا ہی محکمہ کمشنری سے متعلق ہی اور اکثر تختہ جات ہراج میں معاملہ ہراج پرگہ دوسرے ابواب کے ساتھ شریک و منضم رہتا ہی تو ایک معاملہ کا تعلق کمشنری آبکاری سے اور دوسرے کا محکمہ صوبہ داری سے رکھنا باعث دقت انتظام ہی اسلیے پرگہ کے ہراج کا تعلق بھی کمشنر صاحب آبکاری سے کردیا جاتا ہی آئندہ سے حسبہ تعمیل رہے۔

〃 (فرمان مبارک ...) رزولیوشن نمبر ۲۰ مورخہ ۲ فروردی ۱۳۰۳ف مطابق ۲ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ

بمصدرہ نواب مدار المہام سرکار عالی مجریہ معتمد مالگزاری

دربارہ

تعلقداران اضلاع کو مثل ہراج سہ سالہ آبکاری بصورت اضافہ رقم ہراج سہ سالہ

عبور و مرور کی منظوری کا اقتدار ہے۔

مفصلہ ذیل کاغذات پیش ملاحظہ ہوئے۔

(۱) روبکار نواب مقتدر جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ غربی نشان ۸۸ مورخہ ۱۱ دی ۱۳۰۲ف

(۲) روبکار نواب بشیر نواز جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ شرقی نشان ۷۶۱ مورخہ ۱۶ اردی بہشت ۱۳۰۲ف۔

(۳) روبکار مولوی سید سراج الحسن صاحب صوبہ دار صوبہ شمالی ۷۴۶ مورخہ ۶ امرداد ۱۳۰۲ف

(۴) روبکار نواب اعظم یار جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ جنوبی نشان ۱۱۷ مورخہ ۲ شہریور ۱۳۰۲ف

(۵) روبکار سلیمی ڈنلاپ صاحب بہادر انسپکٹر جنرل مال نشان ۲۳۹ مورخہ ۳ شہریور ۱۳۰۲ف

(۶) گشتی دفتر معتمدی مالگزاری نشان ۶۰ مورخہ ۴ خورداد ۱۲۹۶ف

(۷) دفعہ ۴ و ۵ دستور العمل آبکاری۔

صوبہ دار صاحب صوبہ غربی نے تحریک کی ہی کہ جس طرح تعلقداران اضلاع کو بصورت اضافہ منظوری ہراج سہ سالہ معاملہ آبکاری کا اختیار ہی اسیطرح بصورت اضافہ منظوری

اضلاع میں اوقات [illegible] قیام العرام کام [illegible] بدی کے لیے کافی ہے اور اوسکی وجہ [illegible]
کہ [illegible] مقامات [illegible] منتظما جمعبندی کا دورہ ہوگا۔ رعایا کے ملاقات کی ساعت
آسانی سے ہوگی اور رعایا کو دور دراز مقامات تک سفر کرنے کی تکلیف نہ ہوگی۔
سادو ماد جب کبھی ضرورت قیام راید از یک ہفتہ کے واقع ہو تو باجازت محکمہ بالا فوق
مقام کرسکتے ہین جسکی نسبت مراسلہ نشان ۲۳۴ سنہ ۱۳۱۲ ہ مین تصریح کردی گئی ہے۔ اب
اون احکامات حکم بہ سالفہ میں صرف اسقدر اور توسیع کردیجاتی ہے کہ صرف مستقر تحصیلات
پر دو ہفتہ کے قیام کی اجازت دیجاتی ہے تاکہ تنقیح دفاتر تحصیلات مین کافی موقع ملے۔

ایضاً

## اشتہار

منجانب معتمد مالگزاری

غرہ شعبان سنہ ۱۳۱۲ ہ

بتعمیل فقرہ (۱۱) دستور العمل مجلس واقع قوانین سرکار عالی اشتہار دیا جاتا ہے کہ
جاگیردار صاحبان اور دیگر اشخاص کی حاضری کے لیے جو دو اشخاص غیر ملازم سرکار عالی کا
انتخاب بشرکت مجلس مذکورہ کے لیے کرینگے ۲۴ اردی بہشت سنہ حال مطابق ۲۰
رمضان سنہ ۱۳۱۲ ہ روز پنجشنبہ وقت ۹ ساعت صبح بمقام عمدہ باغ مقرر کی گئی ہے وقت
مذکورہ پر بمقام مذکورہ جمع ہوں اور جو صاحب جاگیردار نہیں ہین لیکن اپنے کو مستحق
راے دینے کا سمجھتے ہین وہ اپنے ساتھ صداقت نامہ متذکرہ فقرہ مذکور بھی لاوینگے
اس مجلس کے صدر نشین نواب فتح الملک بہادر ہونگے نقل فقرہ مذکور ذیل مین
درج ہے۔

معتمد مال یا کوئی دوسرا عہدہ دار جسکو مدار المہام سرکار عالی اس کام کے لیے مقرر کرین بذریعہ
اشتہار مطبوعہ جریدۂ اعلامیہ سرکار عالی (جو کم سے کم پندرہ روز پہلے مشتہر ہوگا) ایک
مجلس جاگیرداروں اور دیگر اشخاص کی ایسے مقام پر اور ایسے وقت جسکو مدار المہام
مقرر فرماوین منعقد کرینگے اس غرض سے کہ حاضرین مجلس بغلبۂ آرا دو اشخاص کو منتخب
کریں جو ارکان غیر ملازم مقرر کرسکین۔ باین شرط کہ وہ اشخاص جو جاگیردار نہیں ہین
لیکن اپنے کو راے دینے کا مستحق سمجھتے ہین تیس روز انعقاد جلسے سے پیشتر ایک صداقت نامہ
بدستخط تعلقدار ضلع جسمین انکا موضع یا مواضع واقع ہوئے ہوں مجلس مالگزاری [illegible]

۲- گشتی مجلس مالگزاری نشان ۵۳ بابت [illegible]

۳- گشتی مجلس مال نشان ۱۰۱ بابت [illegible]

۴- مراسلہ معتمدی مال نشان ۲۳ بابت [illegible]

۵- روبکار دفتر معتمدی مال نشان ۵ بابت [illegible]

۶- روبکار مولوی [illegible] صاحب صوبہ دار [illegible] نشان [illegible]

۷- روبکار نواب [illegible] نواز جنگ بہادر صوبہ دار [illegible] [illegible]
[illegible] ف

۸- روبکار نواب [illegible] جنگ بہادر صوبہ دار [illegible] [illegible]
[illegible] ف

۹- روبکار نواب اعظم یار جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ [illegible] نشان (۱۰) مورخہ ۲
[illegible] اسفندار [illegible]

۱۰ مراسلہ [illegible] صاحب بہادر انسپکٹر جنرل مال نشان ۴۲ مورخہ [illegible]
۲ اسفندار [illegible] ف

۱۱- روئداد جنرل کمیٹی مال نمبر (۱۱) مورخہ [illegible] فقرہ (۴)

مولوی سید سراج الحسن صاحب صوبہ دار صوبہ [illegible] [illegible] ناظم دار صاحب ضلع و انسپکٹر جنرل [illegible] فقرہ (۹) [illegible] مالگزاری نشان ۱۲ [illegible] قیام ناظم [illegible] ہفتہ معمول یہ ہے کہ ایک ہفتہ کا قیام اضلاع [illegible] اضلاع بندوبست شدہ [illegible] قیام کی اجازت ایک مقام میں ہونی چاہیئے ۔

عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی [illegible] صوبہ دار [illegible] انسپکٹر جنرل مال کی آرا و مباحثات جنرل کمیٹی اور [illegible] احکام [illegible] قبل ازیں وقت [illegible] ملاحظہ [illegible] حکم ذیل [illegible]

## حکم

عام ضرورتوں کے لحاظ سے بندوبست شدہ اور غیر بندوبست شدہ دونوں قسم کی

دل ۲ (حصہ منفی درکار)

پانچ دائر کردہ ہیں اس سال میں تاریخ معاینہ تک (۲۳۲) مقدمات منفصل ہو چکے اس حساب سے مرجوعہ سے بعد جو بقایا رہتا ہے وہ زیادہ نہیں ہے مقدمات مرجوعہ و منفصلہ کی تفصیل بمقابلہ سال گذشتہ حسب ذیل ہے

| نام مرجوعہ و منفصلہ مقدمہ | سنہ ۱۳۱۳ فصلی — مرجوعہ | منفصلہ | سنہ ۱۳۱۲ فصلی — مرجوعہ | منفصلہ |
|---|---|---|---|---|
| ابتدائی دیوانی | ۵۰ | ۱۷ | ۱۷ | ۱۶ |
| ابتدائی فوجداری | ۲۶ | ۱۰ | ۱۰ | ۱۲ |
| [illegible] | ۴۶ | ۱ | ۳۹ | ۳۷ |
| اپیل دیوانی جلسہ منعقدہ | ۱۳ | ۱۰۸ | ۱۴۹ | ۱۳۳ |
| اپیل فوجداری جلسہ منعقدہ | ۳۸ | ۲۴ | ۲۵ | ۳۶ |
| تصحیح فوجداری | ۲۳ | ۲۳ | ۲۳ | ۳۰ |
| نگرانی فوجداری | ۸۶ | ۸۴ | ۱۲۸ | ۹۶ |
| اپیل احکام متفرق | ۵۸ | ۶۱ | ۴۹ | ۵۶ |
| اپیل دیوانی اجلاس کامل | ۳۱ | ۳۰ | ۲۱ | ۴۳ |
| نگرانی اجلاس کامل | ۲ | ۱ | ۱ | ۱ |

جس سے ثابت ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ صیغہ ابتدائی دیوانی کے مرجوعہ میں اس سال ترقی ہوئی ہے جہاں سال گذشتہ (۱۷) مرجوعہ کی تعداد تھی وہاں اس سال (۵۰) مرجوعہ کی تعداد ہے جو بمقابلہ سال گذشتہ تین چند کے قریب ہے اور منفصلہ کی مقدار بھی بمقابلہ سال گذشتہ کے بڑھی ہوئی ہے۔ علی ہذا ہر قسم کے مقدمات میں بمقابلہ سال گذشتہ باستثنای مقدمات اپیل دیوانی جلسہ منعقدہ و نگرانی فوجداری کے ترقی ہوئی ہے البتہ مقدمات اپیل دیوانی جلسہ منعقدہ و نگرانی فوجداری کی مرجوعہ میں بمقابلہ سال گذشتہ کسیقدر کمی ہے جو چنداں قابل لحاظ نہیں ہے
(۴) کامل سنہ ۱۳۱۱ سے سنہ ۱۳۱۲ میں جو ترقی ہوئی ہے اوسکی تفصیل حسب ذیل ہے

| | سنہ ۱۳۱۲ف — مرجوعہ | منفصلہ | سنہ ۱۳۱۱ف — مرجوعہ | منفصلہ |
|---|---|---|---|---|
| ابتدائی دیوانی | ۸۲ | ۹۴ | ۷۴ | ۹۱ |

۵۶

داخل کریںگے جس سے تصدیق ایسا امر کی ہوتی ہے کہ ہم ایک ایسا حق دیا بالکل جو ... دراصل
پر قابض ہیں اور قواعد یہ اگر رد ... راست ... روپیہ کا حق رکھتے ہیں) -

سر(۱) جریدۂ ... از ... ۱۳۴۱ ف

## علاقۂ عدالت و کوتوالی و امور عامہ (محکمۂ عدالت)

۱۵ - رجب ۱۳۵۱ ہجری

منجانب سرشتہ

## یادداشت نواب معین المہام بہادر صیغۂ عدالت و امور عامہ

## بابت معائنہ مجلس عالیہ عدالت

بکم اسفندار ۱۳۴۱ ف

(۱) آج ہم نے مجلس عالیہ عدالت کا معائنہ کیا جہاں پانچ جج اور ایک چیف جسٹس اور ایک معتمدی سات حکام کام انجام دیتے ہیں - اس وقت ایک جج صیغۂ ابتدائی مجلس عالیہ عدالت کا کام انجام دیتے ہیں - اور ایک جج عدالت ہائی ماتحت کی ... اور ... کے لیے دورہ پر گئے ہیں - اور ایک جج ایک مدت سے ایک کار خاص میں مصروف ہیں باقی جج اور چیف جسٹس بشمول معتمدی صاحب اپیل سماعت کرتے ہیں ہفتہ میں دو دفعہ یکشنبہ اور پنجشنبہ کو اجلاس کامل ہوتا ہے - اور ہر مہینے میں دو دفعہ اجلاس انتظامی جس میں سب موجود جج شریک ہوکر امور انتظامی کا تصفیہ کرتے ہیں -

(۲) شروع سال سے تاریخ معائنہ تک اس عدالت کے سب اجلاسوں میں بشمول صیغۂ انتظامی ہر قسم کے (۵۱۶) مقدمات دائر ہوئے - سال گذشتہ کی اس سہ ماہی اول میں (۴۶۸) مقدمات دائر ہوئے تھے جس کے مقابلہ میں سال حال کا مرجوعہ بقدر (۴۸) کے زیادہ ہے اور زیادتی صرف اسی سہ ماہی میں نہیں ہے بلکہ مرجوعہ ۱۳۴۰ ف کو جب بمقابلہ مرجوعہ ۱۳۳۹ ف کے دیکھا جاتا ہے تو اوس کے لحاظ سے بھی بمقابلہ ۱۳۳۹ ف کے ۱۳۴۰ ف میں مرجوعہ کی زیادتی ثابت ہوتی ہے جس سے ظاہر ہے کہ ذریعہ عدالت کے انصاف کا اعتبار کیا جاتا ہے اور لوگ انصاف اور اعتبار کی وجہ سے مقدمات

| نام عہدہ دار | سنہ | ایام اجلاس | آرائے مستقل | اتفاق | جملہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۔ مولوی محمد احمد [illegible] صاحب رکن مجلس | [illegible] | ۶۳ | ۱۱۹ | ۱ | ۱۷ |
| | [illegible] | ۱۳۱ | ۱۱۴ | ۹ | ۱۲۳ |
| ۲۔ مولوی [illegible] صاحب | [illegible] | ۱۴ | ۱۷ | ۲ | ۱۹ |
| | [illegible] | ۲۱ | ۷۲ | ۸ | ۸۰ |
| ۳۔ مولوی [illegible] صاحب | [illegible] | ۳۸ | ۹۲ | | ۹۳ |
| | [illegible] | ۱۰۵ | ۱۰۲ | ۱ | ۱۰۳ |
| ۴۔ مولوی محمد احمد [illegible] صاحب | [illegible] | ۲۱ | ۲۰ | ۳ | ۲۳ |
| | [illegible] | ۲ | ۸ | ۱ | ۹ |
| ۵۔ مولوی محمد سعید [illegible] صاحب مفتی | [illegible] | ۵۸ | ۹۳ | ۴۶ | ۱۳۹ |
| | [illegible] | ۳۴ | ۰۶۸ | ۴۳ | ۱۱۱ |

جدول بالا سے ثابت ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ کام اس سال میر مجلس صاحب نے کیا [illegible]
بعدہٗ رکن مجلس صاحب کا کام سب سے زیادہ رہا ـــ

۱۰۔ سنہ [illegible] ف و سنہ [illegible] ف میں صیغہ اپیل کا کام بتفصیل ذیل ہوا تھا ـــ

| نام عہدہ دار | سنہ | ایام اجلاس | آرائے مستقل | اتفاق | جملہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۔ نواب سجاد جنگ بہادر میر مجلس | [illegible] | ۶ | ۹ | ۶ | ۱۵ |
| | [illegible] | ۱۱۳ | ۲۶۰ | ۸۸ | ۳۴۸ |
| ۲۔ مولوی میر افضل حسین صاحب رکن مجلس | [illegible] | ۱۸۲ | ۵۸۰ | ۶۱ | ۶۴۱ |
| | [illegible] | ۱۴۲ | ۴۲۸ | ۱۰۱ | ۵۲۹ |
| ۳۔ مولوی محمد رضا خان صاحب " | [illegible] | ۲۰۵ | ۶۲۶ | ۲۱ | ۶۴۷ |
| | [illegible] | ۹۷ | ۲۷۸ | ۲۲ | ۳۰۰ |
| ۴۔ مولوی سید احمد رضا خان صاحب رکن مجلس | [illegible] | ۱۰۹ | ۳۲۳ | ۱۴ | ۳۳۷ |
| | [illegible] | ۱۵۰ | ۴۷۱ | ۴۳ | ۵۱۴ |
| ۵۔ مولوی محسن خان صاحب " | [illegible] | ۱۲۱ | ۳۰۵ | ۲۸ | ۳۳۳ |
| | [illegible] | ۲۵۰ | ۲۰ | ۳۰ | ۵۷ |
| ۶۔ مولوی نظام الدین صاحب " | [illegible] | ۱۲۵ | ۳۹۱ | ۳ | ۳۹۴ |
| | [illegible] | ۵۸ | ۲۱۳ | ۲ | ۲۱۵ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ابتدائی فوجداری | ۷۹ | ۶۴ | ۴۰ | ۲۵ |
| صیغہ ابتدائی ڈگری | ۱۶۵ | ۱۴۹ | ۱۹۶ | ۱۵۴ |
| اپیل دیوانی جلسہ متفقہ | ۵۶۹ | ۵۶۶ | ۵۱۶ | ۴۶۸ |
| اپیل فوجداری جلسہ متفقہ | ۱۳۷ | ۱۳۲ | ۱۳۳ | ۱۱۳ |
| تصحیح فوجداری | ۱۱۷ | ۱۳۰ | ۱۲۳ | ۱۱۳ |
| نگرانی فوجداری | ۳۳۷ | ۳۳۵ | ۳۲۵ | ۳۱۷ |
| اپیل احکام صرف | ۲۱۳ | ۲۱۹ | ۱۸۰ | ۱۶۲ |
| اپیل ابتدائی اجلاس کامل | ۱۱۷ | ۱۲۴ | ۱۵۸ | ۱۹۶ |
| اپیل احکام صرف اجلاس کامل | ۲۹ | ۳۲ | ۴۰ | ۴۸ |
| نگرانی اجلاس کامل | ۱ | ۲ | ۱ | ۰ |

جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عموماً مرجوعہ اور منفصلہ مین ترقی ہوئی ہے اور بعض مدون مین جو کمی ہوتی ہے وہ چندان قابل التفات نہین ہے۔

۴۔ شروع سال سے روز معاینہ تک صیغہ ابتدائی کا کام مولوی محی الدین خانصاحب رکن مجلس نے انجام دیا ہے جنکی مجموعی منفصلہ کی تعداد (۴۰) ہے جسمین بندرداری وغیرہ مقدمات متفرق شامل نہین ہین نہ دیگر کارروائی جسمین بابت سے مقدمات کی تعمیل متعلقہ داخل ہے جس کے ساتھ ملکر کام کی مقدار کم نہین ہوتی۔ چونکہ ہر ہفتہ مین دو روز حاکم صیغہ ابتدائی کو اجلاس کامل مین شریک ہونا پڑتا ہے اور ان ایام مین وہ صیغہ ابتدائی کا کام نہین کرسکتا ۱۲ یوم یہ اجلاس کامل مین ابتک اس سال مین شریک ہوے ہین۔ اور یہ ۳۷ مقدمات کا تصفیہ کیا ہے جو ابتداءً منفصلہ کے ساتھ ملکر ۷۷ ہوا۔ (۵) صیغہ اپیل مین جسقدر کام حکام نے کیا اوسکی تفصیل بمقابلہ سال گذشتہ حسب ذیل ہے۔

| نام عہدہ دار | سن | ایام اجلاس | آرای مستقل | اتفاق | جملہ |
|---|---|---|---|---|---|
| مولوی افضل حسین صاحب ممبر مجلس | سنہ ۱۳۲۰ ف | ۶۰ | ۱۷۶ | ۴ | ۱۸۰ |
| | سنہ ۱۳۱۹ ف | ۴۵ | ۱۲۲ | ۲۵ | ۱۴۷ |
| مولوی [illegible] رکن | سنہ ۱۳۲۰ ف | ۵۱ | ۱۳۱ | ۱ | ۱۳۲ |
| | سنہ ۱۳۱۹ ف | ۵۱ | ۱۳۲ | ۸ | ۱۴۰ |

| | |
|---|---|
| گشتی نشان فوجداری (۱) سنہ ۱۳۱۰ ف | نسبت قرارداد قواعد تحریرات) وکلا ر— |
| ،، (۲) ،، | نسبت طریقۂ اخذ مچلکہ سنجانی گواہان فوجداری |
| ،، (۳) ،، | نسبت عدم اخراج و دعوا استمرار اسل مخصوصین بعدم پیروی — |
| گشتی نشان فوجداری (۴) سنہ ۱۳۱۰ فصلی | نسبت تعمیل گشتی سررشتہ مال نشان ۲۶ خرداد ۱۳۰۸ در باب ناجوازی فرخنده عمده داران |
| گشتی نشان دیوانی (۱) سنہ ۱۳۱۰ ف | حسب مضمون گشتی نشان فوجداری (۱) |
| ،، ،، (۳) ،، | حسب مضمون گشتی نشان فوجداری (۴) |

حسب ذیل مسودات مجلس نے بغرض منظوری پیش کیے ہیں—

| | |
|---|---|
| ۱- مسودہ گشتی — | متضمن قانون دیوالیہ |
| ۲- ،، ،، — | در باب فراہمی مال مسروقہ و مغصوبہ |
| ۳- ،، — | قرارداد فیس ترجمہ — |
| ۴- ،، | قواعد حاضت — |
| ۵- ،، — | تصریح قید بصورت عدم ادخال جرمانہ — |

(۱۰) اس سال ایک جج دورہ پر ہیں اور عدالت ہا ماتحت کی تنقیح کر رہے ہیں ہنوز اونکی کوئی رپورٹ نہیں آئی سال گذشتہ مولوی محی الدین خان صاحب ہائیکورٹ نے (۱۲) عدالتوں کی تنقیح کرکے بہت مفصل رپورٹوں بابت معائنہ پیش کی تھیں اور جو اسقام بوقت تنقیح ظاہر ہوئے تھے اونکی نسبت عمدہ ہدایتیں کی تھیں منجملہ اون عدالتوں کے (۱۱) عدالتیں صوبہ غربی کی تھیں اور ایک عدالت فوجداری بلدہ غرض انتظامی اور نگرانی کا کام مجلس کا بہت قابل اطمینان ہے—

(۱۱) میں نے محافظ خانہ مجلس کا بھی معائنہ کیا در حقیقت بہت عمدہ طور پر دفتر مرتب ہے مختلف مسلوں کی مختلف صیغوں کی اشلہ میں نے نکلوا کر دیکھیں ایک سکنڈ دیکھا ہر سکنڈ میں مسل بہت آسانی کے ساتھ نکل آتی ہے جو اعلیٰ درجہ کی تہذیب دفتر کی دلیل ہے— اور اشلہ کے ملاحظہ سے ثابت ہوا کہ بہت عمدہ طور پر تہذیب کے بعد مثلہ داخل دفتر ہوتی ہیں ہر مسل میں فہرست مکمل طور پر مرتب رہتی ہے— اور کاغذات ضروری اور غیر ضروری کی علیحدہ علیحدہ سلک رہتی ہے اور طلبلق بھی ہر مسل پہ

| | نام | سنہ | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۶ | مولوی محمد عبد الحامد صاحب ..... | سنہ ۱۳۴۱ ف | ۱۸۱ | ۳۲۴ | ۲۳۳ | ۵۵۷ |
| | | سنہ ۱۳۴۲ ف | ۱۳۹ | ۶۹ | ۳۴۸ | ۴۱۷ |
| | مولوی محمد محی الدین صاحب | سنہ ۱۳۴۱ ف | ۴۵ | ۱۳۰ | ۱۵ | ۱۴۵ |
| | مولوی سید علی صاحب | سنہ ۱۳۴۱ ف | ۲ | ۱ | ۲ | ۳ |

(۷) ... چند مسلہ با ملاحظہ کئے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکثر فیصلہ طویل اور بہت مدلل ... کے سامنے مدلل لکھے گئے ہیں۔ جن میں عمدہ طور پر قانونی فقہی شناسی کی گئی ہیں۔

(۸) ... انتظامی کا کام ... خود کرتے ہیں۔ اس سال تاریخ معاینہ تک ... انتظامی ... نے ... کیے۔ عدالتہائے ماتحت کی پوری توجہ کے ساتھ نگرانی ہوتی ہے۔ ماہانہ نقشہ جات کے ذریعہ سے مرجوعہ منفصلہ اور وجوہ ... پر غور ہوتا ہے۔ اور برابر ہدایتیں ہوتی رہتی ہیں۔ تغیر تبدل تقرر عمال پر پورا غور ہوتا رہتا ہے۔ حقوق عمال کی پوری حفاظت کیجاتی ہے ملاحظہ تنقیحات ... و تجویز نہایت عمدہ طور پر میر مجلس صاحب نے عدالت ہائے ماتحت کو ... ہیں اور ... شش ماہی ہیں (۱۲۷) اشلہ معدمات طلب فرما کر بلا ملاحظہ کئے اور ... کارروائی کی۔ اس سہ ماہی (۱۲۴) رپورٹ ہائے تنقیح عدالتہائے ماتحت سے وصول ہوئیں اور ان پر میر مجلس صاحب نے ریویو لکھا۔ اشلہ کے ... سے ... ہوتا ہے کہ بہت تجاویز کے ساتھ صیغہ انتظامی کا کام ہوتا ہے اور ... غور کے ساتھ اور عدالت ہائے ماتحت کی نگرانی عمدہ طور پر کیجاتی ہے اور ... ہے کہ روز بروز عدالت ہائے ماتحت کی حالت اچھی ہوتی جاتی ہے درحقیقت ... نگرانی ہی ... صیغہ کی ترقی کی بنیاد ہے۔ غرض صیغہ انتظامی کا کام بھی بہت ... کے ساتھ ہوتا ہے۔

(۹) ... ماہی میں اجلاس انتظامی سے (۱۷) معدمات انتظامی فیصل ہوئے ... سال گزشتہ ... سہ ماہی میں ایک معدمہ بھی اجلاس انتظامی سے طے نہیں ہوا (۴۰) ... جاری ... (۲) دیوانی گشتیات جاری ہوئیں۔ جنکی تفصیل ... ذیل ہے

ودھمونت ملکی کے حالات سے اور بہا ۔ انکے جارہ قواعد کی ناواقفیت کا تہا ۔ کو ایک درجہ [illegible]
او سیج ۶۰ ربحر بہ ہو گیا تہا ۔ اور لیقد یا اگر اونکی حیات و فاکرتی تو اونکی دہور یورپی
دا قفیت حاصل کرلیتے ۔ اور اسوقت الیسی ہی قبل چیف جسٹس ثابت ہوسکتے جیسے کہ مولوی
افضل حسین صاحب چیف جسٹس ثابت ہوئے ہیں ۔ فی الواقع بغیر تجربہ حالات ملکی صرف
علم اور قانون دانی سے اتنا پورا فائدہ حاصل ہوناجو ہونا چاہیے تجربہ بہی ایک جگہ کا دوسری
جگہ کارآمد کم ہوتا ہے ۔ ہر جگہ کے حالات مختلف ہوتے ہیں غیر ملکی کا تجربہ کارتجربہ اس
ملک میں ایک مدت تک کافی نہیں ہوسکتا ۔ دراصل مولوی سید افضل حسین صاحب
کو اس ملک میں تخمیناً پچیس سال ہوئے ہیں مدت دراز تک اونہوں نے وکالت کی
جس سے بہتر ذریعہ حالات ملک کے معلومات کا نہیں ہے ۔ اور اسمیں شک نہیں ہے
کہ وہ عربی اور فقہ کے عالم اور قانون دان بہی ہیں ۔ اور قانونی ہر آکٹ بہی
بہت زمانہ تک کی ہے اور عرصہ دراز تک اسی ہائیکورٹ کے جج اور مصرم چیف جسٹس
رہے اب ایک سال سے زیادہ عرصہ ہوتا ہے کہ مستقل چیف جسٹس ہیں پس
انکے مستقل چیف جسٹس ہونے میں کوئی شک نہیں ہے ۔ کام کی تفصیل سے ثابت
ہوچکا ہے کہ بہت سے زیادہ مقدمات کا کام اونہوں نے کیا جسکے ساتھ صیغہ انتظامی
کا کام بلکہ بہت زیادہ ہوجاتا ہے اور میں اسبات کے کہنے پر مجبور ہوں کہ بہت
زیادہ کام اور بہت محنت اور توجہ اور لیاقت کے ساتھ اونہوں نے انجام دیا
میں ہائیکورٹ کے معائنہ سے نہایت خوش ہوا ۔ اور چونکہ مجلس کے جو حالات
اچھے نظر آئے اکثر اوسمیں سے ممبر مجلس صاحب کی توجہ اور نگرانی کا نتیجہ ہے لہذا میں
خاص طور پر اونکی نسبت خوشنودی ظاہر کرتا ہوں اور عام طور پر اور سب حکام کی
اور میں امید کرتا ہوں کہ روز بروز جوڈیشیل صیغہ ترقی کرتا جائیگا ۔ اور مجھکو اس
صیغہ کی ترقیات دیکھنے اور اظہار مسرت کرنے کا موقع ملتا جائے گا ۔

**حکم نواب معین المہام بہادر**

۲۷ شعبان ۱۳۱۱ ہجری

بہ بنا ر تحریک مجلس عالیہ عدالت حسب درخواست رعایا متعلقہ [illegible] ضلع بیدر

۲۷ آذر ۱۳۰۲ ف

دکھی رہتی ہیں۔ جب سپرنٹنڈنٹ [illegible] ونشان محافظ خانہ [illegible] سے فریقین کے خلاصہ
مقدمہ وغیرہ درست رہتا ہے۔ ہر شخص [illegible] داخل [illegible] باقی۔

(۱۲) میری نظر [illegible] اجلاس [illegible] دیکھا [illegible]
میں اسی لحاظ سے میں اجلاس کا [illegible] کے وقت گیا اور [illegible]
نہایت کثیر مقدمات فیصل ہو [illegible] لیکن [illegible] فیصلی [illegible]
وغیرہ [illegible] عدالت قتل [illegible] سامنے پیش ہوا
اور [illegible] اجلاس [illegible] حسب ذیل [illegible]

۱۔ مولوی سید افضل [illegible] صاحب [illegible]
۲۔ مولوی [illegible] حسین صاحب [illegible] رکن مجلس [illegible]
۳۔ مولوی محمد [illegible] رکن مجلس [illegible]
۴۔ مولوی محمد سعید خان [illegible]

[illegible] مقدمہ [illegible] مجلس عالیہ عدالت [illegible]
میں تجویز [illegible] قتل کیا جائے۔ اس مقدمہ کے واقعات
بہت [illegible] پیچیدہ تھے اور اس میں قانونی اور فقہی بحث [illegible]
ابتدا سے اخیر تک وکلائے فریقین [illegible] اور ججوں کی [illegible] اور
میرے سامنے ہوئی۔ بالاتفاق [illegible] کی تجویز ہوئی۔ اور میرے سامنے ہی
فیصلہ سنایا گیا [illegible] بحث کو پورا پورا موقع دیا گیا [illegible]
کے ساتھ ججوں نے [illegible] اور [illegible] قابل [illegible]
تھا۔ مولوی افضل حسین صاحب نے بہت تفصیل کے ساتھ واقعات اور وجوہ تجویز
نہایت عمدگی کے ساتھ [illegible] گیارہ ورق میں تحریر کیے۔

اس کے بعد مولوی محی الدین [illegible] صاحب کا [illegible] فیصلہ تھا جو مولوی صاحب [illegible]
کے ساتھ ختم کیا۔ اگر ملکی سالات کا تجربہ ان ججوں کو نہ ہوتا تو شاید [illegible]
غلطی ہوتی۔ اور [illegible]
[illegible] لائق [illegible]
[illegible] مگر حیدرآباد میں مامور ہونے کے بعد جو کچھ ان کی کارروائی ہوئی [illegible]

۸- تحریک رای للتاپرشاد صاحب اول تعلقدار ضلع رائچور بابت ۱۳۱۶ف
۹- تحریک مولوی محمد عبدالقادر صاحب اول تعلقدار ضلع ورنگل بابت ۱۳۱۶ف
۱۰- تحریک مولوی میر امیر علی صاحب اول تعلقدار ضلع اندور بابت ۱۳۱۶ف
۱۱- تحریک نواب بشیر نواز جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ شرقی بابت ۱۳۱۶ف
۱۲- رویداد جنرل کمیٹی مال نمبر (۷) مورخہ ۲۹ محرم ۱۳۱۸ء فقرۂ (۶)
۱۳- رویداد جنرل کمیٹی مال نمبر (۱۰) مورخہ ۱۰ صفر ۱۳۱۸ء فقرۂ (۱۰)
۱۴- رویداد جنرل کمیٹی مال نمبر ۱۱ مورخہ ۱۳ صفر ۱۳۱۸ء فقرات (۶-۷-۸)

سال ۱۲۹۲ھ میں ذریعہ گشتی نشان ۳۳ عام اجازت دیگئی تھی کہ تمام دیہات میں بحساب فی ۵۰ مکان ایک نفر سیٹ سندی کا تقرر کیا جاے- اوسکے بعد شاہ علم مخالف عمل اضلاع و استفسارات بعض عہدہ داران بذریعہ گشتی نشان ۱۴ ۱۲۹۵ف کسیقدر صراحت سے اس باب میں احکام جاری کیے گئے-

اب تحریکات مندرجۂ عنوان سے ظاہر ہوتا ہی کہ ابھی تک گشتیات متذکرہ کی پوری تعمیل بعض اضلاع میں نہیں ہوئی ہی اور خصوص اضلاع صوبۂ غربی میں پولیس دیہی کا تقرر ابتدا سے اسوقت تک ہوا ہی نہیں- اور جہاں کہیں دوسرے اضلاع میں ہوا ہی مختلف طور سے عمل کیا گیا ہی لہذا عالیجناب نواب مدارالمہام بہادر سرکار عالی بعد ملاحظہ تجاویز جنرل کمیٹی مال حسب ذیل احکام نافذ فرماتے ہیں-

**ف ۱**- تمامی دیہات خالصہ میں خواہ مرہٹواری کے ہوں یا تلنگانہ و یا کرناٹک کے بندوبست شدہ ہوں یا غیر بندوبست شدہ بحساب فی پچاس مکان ایک نفر سیٹ سندی مامور کیا جاے ماموری کے متعلق اونہیں احکام کی پابندی کیجاویگی جو گشتی نشان (۳۳) ۱۲۹۲ء اور گشتی نشان ۱۴ ۱۲۹۵ف میں بیان کیے گئے ہیں-

**ف ۲**- جن دیہات میں اسوقت تک کوئی سیٹ سندی مامور نہوا ہو اس حکم کے وثیقہ سے مامور کیا جاے اور جن مواضع میں مامور تو ہوچکے ہوں لیکن فی پچاس مکان کے حساب سے تعداد سیٹ سندیوں کی کم ہو تو اوسکی تکمیل کیجاوے جن دیہات میں قدیم سے پولیس دیہی کے انصرام کی غرض سے اگر نفر موجود ہو تو

مولوی محمد ضیاء اللہ تحصیلدار تعلقہ مذکور کو جنھوں نے امتحان تحصیلداری میں کامیابی حاصل کی ہی تین سو روپیہ تک کے مقدمات دیوانی کی سماعت اور تجویز کا اختیار دیا گیا۔

## صیغۂ رجسٹری

۲ شعبان ۱۳۱۳ ہجری

## منجانب معتمد عدالت

اسٹیٹ رانی کشنا بائی صاحبہ متعلقان راجہ راؤ رنبا جیونت ٹھاکر جاگیردار تعلقہ کیوم نے بوجہ حاصل ہونے اقتدارات مالی و عدالتی عطای اقتدار رجسٹری دستاویزات اپنی علاقہ کے نائب جاگیر کو دیجانے کی نسبت درخواست کی تھی اسلیے بلحاظ سہولت کار و آسایش رعایا حسب درخواست اسٹیٹ مذکور نائب اسٹیٹ مذکور کو رجسٹری دستاویزات کا مجاز کیا گیا۔

## رزولیوشن نمبر ۲۲ - بابت ۱۳۱۳ فصلی مصدرۂ نواب مدار المہام

۱۴ بہمن

## سرکار عالی

محررۂ معتمد مالگذاری سے

نشان مثل ۳۲ ۱۳۱۳ ف صیغۂ ہدایت

مفصلۂ ذیل کاغذات پیش اور ملاحظہ ہوئے

۱- گشتی نشان ۳۳ بابت سال ۱۳۱۲ھ

۲- جریدۂ اعلامیہ سرکار مطبوعہ ۵ شعبان ۱۳۱۲ھ

۳- فقرۂ (۱۰) دستور العمل مقدم پٹواریان

۴- عنوان (۱۲) مندرجۂ تختۂ منسلکہ گشتی مجلس مالگذاری نشان بابت ۱۳۱۲ھ

۵- گشتی معتمدی مال نشان ۱۳ مورخہ ۵ - اسفندار ۱۲۹۹ ف

۶- فقرۂ (۱۲) دستور العمل توکل فنڈ۔

۷- فقرۂ (۱۵) تحریک رای مرلیدھر صاحب اول تعلقہ دار ضلع اورنگ آباد بابتہ ۱۳۱۳ ف

[illegible] سرکاری [illegible]
اگر [illegible] زیادہ [illegible]
[illegible] سالانہ [illegible] سرکار [illegible] اون [illegible]
[illegible] وصول [illegible] دیجاتی اور اگر [illegible]
سالانہ [illegible] ہو [illegible] دیا [illegible] گی —
ف [illegible] مدار المہام ہو اور سرکار عالی کو معلوم ہوا ہو کہ [illegible]
انعام میں اکثر خراب اور [illegible] ہو گئی ہیں [illegible]
[illegible] اور عدم [illegible] اور [illegible]
[illegible] جہان کہیں ایسا ہوا ہو [illegible] قطعات
خود کاشت یا غیر مقبوضہ قابل زراعت [illegible] موجود ہوں تو [illegible]
درخواست و رضامندی [illegible] اراضی تری یا تالاب [illegible]
دوبارہ ہونا یا نقص اون قطعات سے بدل دیا کرینا —
ف [illegible] ایات کی زمینیات انعامی اور شرط [illegible] اگر [illegible]
[illegible] یا عدم [illegible] افتادہ [illegible]
اور [illegible] یا [illegible] مدد [illegible] اراضی [illegible]
ہیں [illegible] کی رقم مقرر [illegible] جائیگی —
جن سو اضلاع میں افتادہ [illegible] ہو [illegible] کسی وجہ سے [illegible]
یا افتادہ رہجا سے تو اول [illegible] دینا [illegible] اپنی [illegible]
زمینیات انعامی سے [illegible] بدل لیوے [illegible] زمینیات کی [illegible]
اول [illegible] کو دیا جاسکے
ف [illegible] کی وجہ سے تالاب میں پانی کم آیا ہو تو [illegible]
انعامی قطعات تری [illegible] تالاب [illegible] سالانہ [illegible]
دیا جاسکے تاکہ اونکو اونکی خدمت کا [illegible] سالانہ [illegible] —
[illegible] میں رساست میں اراضی [illegible]
[illegible]

اشتہار ہر سیت سندیون کے نام سے اوسی سید مادہ کے دفعات مقرر کرو تیہ جاوین
جو فی پچاس مکان ایک ہوتا ہو ۔ اور جسقدر تعداد اوسکی فی پچاس مکان ایک نفر
کے حساب سے زیادہ ہوتی ہو اوسقدر اشخاص موقوف کردیے جاوینگے اور اون کی
زمینات انعامی اگر کچھ ہو سرکار خالصہ کے زمین او نہیں تمام [illegible] داری
رہے حسب حیثیت دوبارہ مقرر کیا جاوے دیہات بندوبست شدہ میں ہی قرار
قرار داد ہوگا جو سررشتہ بندوبست نے اون قطعات پر مشخص کیا ہوا ایسی کل
کارروائی تحصیلدار کرینگے اور اونکی منظوری ناظم جمعبندی سے متعلق ہوگی ۔
دفعہ ۳ ۔ راموسی ۔ جاگلہ ۔ سیت سندی ۔ تلاری ۔ کاولکار ۔ (بذکور) ۔ نایکواڑی
والی کار ۔ مترادف الفاظ سمجھے جاوین جو مختلف مقامات میں مختلف ناموں سے
پکارے جاتے ہیں ۔ اور یہ تمام سیت سندیون کی تعریف میں داخل کیے جاتے ہیں
فی پچاس مکان ایک نفر سیت سندی کا جو تقرر کیا جاویگا اوس حکم میں مذکورہ بالا
مختلف الاسم ملازمین دیہی داخل ہیں ۔ تعداد مذکورہ بالا فی پچاس مکان ایک
نفر سے زیادہ کوئی شخص مقرر نہوگا خواہ وہ تلاری ہو یا نایکواڑی وغیرہ
وغیرہ آئندہ سے سرکاری کاغذات میں محض سیت سندی کے لفظ کا استعمال کیا جاویگا
تشریح ۔ نیرٹی ان سیت سندیون سے بالکل جدا ہین جنکی خدمت تالاب سے
مختص ہے اور جنکا تقرر حسب منشا جریدہ اعلامیہ سرکاری مطبوعہ ۱۵ شعبان [illegible]
عمل مین آئیگا ۔
دفعہ ۴ ۔ جس موضع میں پچاس سے کم مکان ہون تو اوس موضع کے لیے بھی ایک
ایک سیت سندی مقرر کیا جاوے ۔
دفعہ ۵ ۔ ہر ایک موضع بیچراغ اور ویران میں جہان کی زمینات کو باہر کے
مزارعین کاشت کرتے ہین ایک ایک نفر سیت سندی مقرر کر دیا جاوے ۔
دفعہ ۶ ۔ ہر ایک سیت سندی کے لئے ۵ [illegible] معاش سالانہ مقرر ہوگی اور اس [illegible]
سالانہ کے معاوضہ میں اوسیقدر حاصل کی زمین اونکی خود کاشت سے یا ارقبات
افتادہ وغیرہ میں سے عام ازینکہ خشکی ہو یا تری یا دونوں قسم کی
حسب خواہش اونکے دیجاوے یہ زمین جیسا کہ اسوقت عملدرآمد ہے آئندہ بھی

درباره

[illegible]

فیصلہ ذیل [illegible]

(۱) گشتی صدر المہام مال نمبر (۹۹) بابت [illegible]

(۲) دستور العمل محاصل مالگذاری [illegible]

(۳) گشتی معتمدی مال نشان (۱۲) بابت [illegible]

(۴) روبکار معتمدی مال نشان ۸۵۳ مورخہ ۹ رجب [illegible] بنام صوبہ دار [illegible] مشرقی۔

(۵) گشتی معتمد مال نشان (۱۰) بابت [illegible]

(۶) تحریک نواب مقتدر جنگ بہادر نمبر (۶)

(۷) روئداد جنرل کمیٹی مال نمبر (۵) مورخہ ۲۰ شہریور [illegible]

جنرل کمیٹی مال میں جناب نواب مقتدر جنگ بہادر معتمد مال [illegible] (۳) [illegible] محاصل مالگذاری کی ترمیم کی تحریک پیش ہوئی تھی کہ قوم جرمانہ و محاصل زمینات و جاگیرات [illegible] جو بہ مال میں جمع ہوں اونکی ادائی اور واپسی کیلیے پانچ سال تک صوبہ داروں کو اختیار ملنا چاہیے اسلیے کہ [illegible] ان کا مدت باقی نہیں رہتی ہے بلکہ یہ قوم [illegible] جمع ہو جاتی ہیں۔
کاغذات متذکرہ پر غور فرمانے کے بعد جناب نواب مدار المہام سرکار عالی حسب ذیل احکام نافذ فرماتے ہیں —

## حکم

۱۔ واپسی و ادائی رقوم جرمانہ و محاصل زمینات دیہات و جاگیر منضبطہ و اراضی منضبطہ جو بہ مال میں بحیثیت جمع ہوں و نیز رقوم فاضل وصول و امانت کے سبب بشرط گنجائش مواز نہ متعلقہ داران اول کو ایک سال تک اور صوبہ داروں کو پانچ سال تک اقتدار دیا جاتا ہے۔

۲۔ واپسی جرمانہ کا اختیار ان [illegible] حکام کو حاصل رہیگا جو [illegible]

یعنی اگر بہ نسبت جمع سابقہ بندوبست حال میں اضافہ ہوا ہو تو اوس وقت رقم معاش سیت سندی تمام قسم سیت سندی سے زیادہ کیا ہے اور اگر بندوبست میں کمی ہوئی ہو تو تکملہ معاش کا بحساب الیعہ سال بذریعہ زمین افتادہ و غیر مقبوضہ کے کر دیا جاوے اور جہان زمین افتادہ و غیر مقبوضہ بالکل نہو وہان تکملہ بذریعہ نقد کے کیا جاوے۔

**سوال** ۔ جن اضلاع بندوبست شدہ میں سیت سندیون کو نقد معاش دینے کی ضرورت پڑے تو ایسے اضلاع سے سالانہ ایک تخمینہ آنا چاہیے جس سے سرکار کو فی الوقت حسب منشاء دفعہ ۱۲ دستور العمل لوکل فنڈ اس بات کے معلوم کرنے کا موقع ملتا کہ اوس ضلع میں کتنے سیت سندی معاش اراضی یا نقدی میں پانے والے ہیں اور روپیہ بنام پولیس بیہی لوکل فنڈ سے وصول کیا جاتا ہے یا اوس میں سے سالانہ کچھ بچت رہتی ہے یا اوس سے زائد خزانہ شاہی سے صرف کرنا پڑتا ہے۔

**سوال** ۔ نصف سیت سندی مالی پٹیل کے ماتحت اور نصف پولیس پٹیل کے ماتحت متعین کر دیے جاوینگے اونکی معاش کا خرچ اضلاع بندوبست شدہ میں بدستور پولیس بیہی کی مد میں پڑیگا اور اضلاع غیر بندوبست شدہ میں عمل موجودہ قائم رہیگا جس گانون میں ایک ہی سیت سندی ہو اوس سے مالی و کوتوالی دونون کام لیے جائیں اس فقرہ کی کسی عبارت سے یہ مفہوم نہوگا کہ جو سیت سندی مالی کام کے لیے متعین ہوئے ہون اون سے کوتوالی میں یا جو کوتوالی کام کے لیے نامزد کیے گئے ہون اون سے مالی کام میں مدد نہ لیجاوے بلکہ حسب ضرورت ایک دوسرے کے کام میں اوسی طرح مدد دینگے جیسے کہ خاص اسی کام کے لیے مامور ہوئے ہین۔

رزولیوشن نواب مدار المہام سرکار عالی مجریہ معتمد

مالگزاری

نمبر ۳۳ مورخہ ۴ اسفندار ۱۳۰۱ فصلی نشان مثل صیغہ ہدایات

۴ اسفندار ۱۳۰۱ ف

نمبر ۱۰۱

اسم فرد [illegible]

[illegible] نمبر ۲ مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۱۸ء صادرہ نواب

مدار المہام سرکار عالی نمبر [illegible] متعلقہ مالگذاری

اقتباس مثل [illegible] ہدایات

در بارہ ترتیب [illegible] شکمیداران

[illegible] کا نفاذ [illegible]

(۱) [illegible] مجوزہ [illegible] متعلق [illegible] سرشتہ داری۔

(۲) مسودہ جات مجوزہ [illegible] ناظم بندوبست سرکار عالی متعلق بندوبست ملنگانہ۔

(۳) [illegible] اسم [illegible] پیداران مرتبہ سال ۱۳۲۸ ف۔

(۴) [illegible] صوبہ داری مال ندوان [illegible] ۱۳۲۹ ف۔

(۵) تحریک [illegible] صاحب [illegible] ضلع اورنگ آباد۔

(۶) [illegible] جنرل کمیٹی مال نمبر مورخہ ۲۹ محرم ۱۳۳۷ھ۔

راے مولوی [illegible] صاحب کی تحریک پر جنرل کمیٹی مال [illegible] پیش ہوا کہ اضلاع صوبہ [illegible] میں [illegible] بندوبست ہوسکا ہو [illegible] ۱۸ صوبہ جات جاری [illegible] نہیں ہوئی [illegible] شکمیداروں کا نہیں [illegible] ۱۳۲۸ ف [illegible] شکمیداروں کا سرکار سے نافذ ہوا تھا [illegible] کوئی رجسٹر مرتب نہیں ہوا ہے [illegible] کوئی دفعہ [illegible] نمبردار و شکمیدار کے لیے دستیاب ہو سکتا [illegible] بعض اوقات [illegible] دشواریاں لاحق ہوتی ہیں نظر بر آن [illegible] نواب مدار المہام سرکار عالی احکام ذیل صادر فرماتے ہیں۔

[illegible] حقوق اور [illegible] نمبردار و شکمیدار کے شرائط کا رجسٹر [illegible] مرتب ہو کر [illegible] سرشتہ داری کے دفتر [illegible] ناظم بندوبست [illegible] سرکار عالی [illegible] دیہات بندوبست [illegible] اضلاع ملنگانہ ایک ایک رجسٹر شروع

سال ۱۳۲۸ ف سے مرتب کیا جاوے۔

بارامتناعی حکم آخر [illegible] [illegible] جہاز [illegible] [illegible] [illegible] اعتبار [illegible]
[illegible] متعلقہ [illegible] حاضر [illegible] [illegible] [illegible]
گرو [illegible] باقاعدہ [illegible] استمرار [illegible] [illegible] ارسال کیا جائیگا۔
[illegible] رقوم [illegible] بندوبستی [illegible] [illegible] [illegible] بارادان اولیا
[illegible] باختیار خود [illegible] [illegible] ارسال [illegible] بندوبستی [illegible]
[illegible] قاعدہ مستمرہ [illegible] بالا کی منظوری [illegible] [illegible]
[illegible] بندوبستی مال نشان (۲۴) بابت [illegible] [illegible] [illegible]
ایک سال کا اختیار [illegible] [illegible] [illegible] دیا گیا ہے۔

# تشریح

الف [illegible] فاضل وصول کی میعاد اس سال کے اختتام سے [illegible]
ہوگی جس میں رقم فاضل وصول ہوئی ہو۔
ب رقوم فاضل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] رقم [illegible] ہوگی

## علاقہ عدالت

[illegible] شعبان [illegible] ہجری

## حکم مجلس عالیہ عدالت

## سررشتہ [illegible]

## سررشتہ انتظامی

[illegible] سررشتہ [illegible] ۲۵ [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] (۱۰۶) [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] کو [illegible] اجلاس [illegible]
[illegible] کی اطلاع [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] شروع [illegible] [illegible] مقام [illegible]
[illegible]

نواب مدار المہام سرکار عالی نے حسب ذیل احکام صادر فرمائے ہین

## حکم

رسم اجراء رجسٹریشن و درخواست تمرہ داری و ماہانہ تاجران سیندھی و سٹیمات شراب وغیرہ سے لوکل سیس کا لینا درحقیقت خزانہ سرکار سے رقم وصول کرنا ہی کیونکہ مستاجر لوگ محصولوں کی مالیت سے بڑھکر کوئی رقم نہین دیتے ہین پس کوئی وجہ نہین ہے کہ سرکار اپنی مالگزاری کا ایک حصہ لوکل فنڈ کے واسطے دیدے لہذا آئندہ سے کسی قسم اجراء و معاملات ٹھیکہ سے (جسکا اجراء ہوتا ہے) لوکل فنڈ نہ لیا جاوے —

## علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ (صیغہ عدالت)

۲۰ شعبان ۱۳۴۱ ہجری منجانب معتمد

## اشتہار

بعض اطلاعون سے جو سرکار کو ملی ہین معلوم ہوتا ہے کہ محکمہ ہوم سکریٹری مدار المہام سرکار عالی جو حکم امتناعی بتاریخ ۲ - اردی بہشت ۱۳۳۲ ف مطابق غرہ شعبان ۱۳۴۱ ہجری آبادیون اور مجمعون اور گذرگاہون مین بندوق و تفنگچہ و قرابین سر کرنے کے بارہ مین جاری ہوا تھا اوسکے سمجھنے اور عمل مین لانے مین بعض غلط فہمیان واقع ہو رہی ہین لہذا بہ تنسیخ اشتہار سابق احکام ذیل صادر کیے جاتے ہین اور اونکی پابندی ہر شخص پر جریدہ اعلامیہ سرکار عالی مین درج ہونے کی تاریخ سے لازم ہوگی اور جو شخص کہ اونکی خلاف ورزی کا تاریخ مذکور کے بعد سے مرتکب ہوگا وہ پولیس سے عدالت مجاز مین چالان کیا جائیگا اور بعد ثبوت جرم مجرم دو سو روپیہ تک جرمانہ یا بصورت عدم ادائی جرمانہ ایک ماہ تک کی قید محض کا مستوجب ہوگا — واضح ہو کہ یہ سزا علاوہ اوس جرم یا اُن جرائم کی سزا کی ہوگی جسکا ارتکاب شخص مذکور سے بوجہ ایسی ہتیارون کے بے احتیاطی سے سر کرنے کے کسی دوسرے قانون کے بموجب عمل مین آیا ہو —

ف ۱ کسی شخص کو جائز نہوگا کہ کسی شارع عام یا مجمع یا گذرگاہ یا مقام عام مین جہان کہ لوگ کثرت سے جمع ہون یا ہوتے ہون کوئی بندوق یا تفنگچہ یا قرابین سر کرے

تشریح — اس حکم کے بموجب کسی شخص کا بندوق یا تفنگچہ یا قرابین بغرض مشق

[illegible]

(۱۵) [illegible] سال [illegible] بابت ۱۳۳ [illegible]

[illegible] گرداری [illegible]

[illegible]

[illegible] اقرار [illegible]

[illegible] حقوق [illegible] مالگذار [illegible]

با قاعدہ [illegible] سرکار [illegible] تحقیقات

کرنے کی [illegible]

(۱۶) [illegible] سال [illegible]

[illegible] دفتر سرکار نشان (۳۱) بابت [illegible]

رزولیوشن نمبر ۳۵ مورخہ ۱۵ اسفندار ۱۳۵۱ ف مطابق [illegible]

مدار المہام سرکار عالی جریدہ غیر معمولی مالگذاری

[illegible]

دربارہ

اخذ لوکل فنڈ بر قسم ہراج [illegible]

[illegible]

(۱) روبکار سید سراج الحسن صاحب صوبہ دار صوبہ شمالی نشان (۳۱۰) واقع ۱۳ رجب ۱۳۴۱ھ

(۲) روبکار مسٹر [illegible] صاحب بہادر انسپکٹر جنرل مال نشان ۱۱۵ واقع ۱۲

رمضان ۱۳۴۱ ہجری

سید سراج الحسن صاحب صوبہ دار صوبہ شمالی نے تعلقہ دار صاحب ضلع بیدر

کے استفسار پر یہ جواب دیا کہ قسم ہراج رسومات تر ہندی واراضی افتادہ پر لوکل فنڈ

لیا جاسکتا ہے اور ہراج آبکاری اخذ لوکل فنڈ و سیس سے مستثنیٰ رہیں اس فقرہ

[illegible] اطلاع کی صاحب انسپکٹر جنرل مال سے استفسار فرمانے کے بعد عالیجناب

## کیفیت ملاحظہ عدالت دیوانی بلدہ

میں نے بتاریخ ۱۳ اسفندار [illegible] اصلی عدالت دیوانی بلدہ کا معائنہ کیا۔ اس عدالت
میں ایک ناظم اور دو نائب کام کرتے ہیں۔ ناظم کو مقدمات ابتدائی دیوانی مالیتی پانچ ہزار
تک کی سماعت کا اختیار ہے اور [illegible] مرافعہ ناظم اپنے نائبین اور اعزازی مددگاروں
کے مقدمات جائداد منقولہ مالیتی پانچ سو تک کے [illegible] کو بھی [illegible] اپیل سماعت
کر سکتے ہیں۔ نائبین کو مقدمات ابتدائی کی سماعت کا اختیار ہے جن کی مالیت ایک ہزار
روپیہ تک ہو۔ اس [illegible] کے مستقل ناظم اسوقت عدالت صدر دیوانی بلدہ میں
[illegible] مامور ہیں۔ ان کی جگہ اس عدالت میں صدر مددگار سمت شمالی کام کر رہے ہیں۔

علاوہ ان تنخواہ یاب افسروں کے اس عدالت میں اور دو غیر تنخواہ یاب افسر
بھی ہیں جو بطور اعزازی مددگاروں کے کام انجام دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک کو
دو سو روپیہ تک اور دوسرے کو [illegible] مقدمات ابتدائی کی سماعت کا اختیار ہے۔

شروع سال سے تاریخ تنقیح ۱۳ اسفندار تک ناظم کے اجلاس سے ۱۹ مقدمات
ابتدائی دیوانی میں فیصل ہوئے ہیں اور نائب اول اور دوم سے علی الترتیب ۱۳۶
و ۱۰۷ مقدمات فیصل کیے ہیں۔ علاوہ مقدمات ابتدائی کے ناظم کے اجلاس سے ۶۰
مقدمات مرافعہ بھی فیصل ہوئے ہیں۔ اگر یہ مقدمات ابتدائی و اپیل شامل کیے جائیں
تو اجلاس نظامت کے منفصلہ مقدمات کی تعداد ۱۴۳ ہوتی ہے۔ نائبین کے مقدمات
منفصلہ کی تعداد زیادہ ہے جن میں سے بیشتر مقدمات منفصلہ [illegible] حکم چند ہیں اور مقدار
مقدمات منفصلہ سید ابوتراب صاحب اور مولوی [illegible] احمد صاحب ہیں جو ان افسروں
نے بزمانہ [illegible] طے کیے ہیں۔ میں جسوقت ناظم کے اجلاس پر پہونچا اوسوقت
اس اجلاس پر ایک مقدمہ مرافعہ کا (امداد حسین مرافع بنام [illegible] مرافعہ علیہ) پیش تھا۔
اس مقدمہ میں بڑی بحث مرافعہ کی طرف سے یہ تھی کہ یہ دعوے جزو متروکہ ہے [illegible] پہلے
بھی دعوے بابت دادرسی [illegible] ابتداء ۸ صفر [illegible] لغایت [illegible] رجب [illegible]
اور یہ دعوے اوس زمانہ دوران سلسلہ میں دین کا ایک درمیانی تاریخ ۱۱ یا ۱۲ صفر
کا ہے۔ غور طلب یہ امر تھا کہ آیا نالش سابق کے وقت اس نالش کا حق پیدا ہو چکا تھا [illegible]

زیادہ اندازی یا شکار یا مردون یا عورتون یا دونون کے بھگا لیجانے ... [illegible]
یا مقامات مین ... [illegible] ... کسی شخص ... [illegible]
احتمال ہو جرم ہوگا

... [illegible] ان صورتون مین جن مین ... [illegible] ... ہو
کی جسم یا مال کی حفاظت ... قانونًا حاصل ہوتا ہے ... کر ڈالا یا قتل یا
... قانونًا بالارادہ ہلاک کر دینے پر ... تو اگر ایسی ... کوئی
حفاظت خود اختیاری متعلقہ جسم یا مال سمجھا جائے ... [illegible]
اقرار نامہ ... کرے تو اوسکا ایسا کرنا دفعہ ... جرم ہوگا

ف ۔ اگر کسی ... رسم مذہبی ... [illegible] ... سرکار ...
قدیم ضرور ہو تو لازم ہوگا کہ جو اشخاص ایسی تقریب یا رسم مذہبی ... [illegible]
یا قرابین ... کرنا چاہین تو وہ تحریری درخواست بلدہ مین کوتوال ... [illegible]
پاس اور اضلاع مین بصورتیکہ وہ مقام مستقر ضلع ہو تو اول تعلقدار ... اگر وہ
کسی وجہ سے مستقر سے غیر حاضر ہون تو جو اعلیٰ افسر کہ اوسوقت موجود ہو اوسکے
پاس اور وہ ضلع مین جہان دوم یا سوم تعلقدار کا مستقر ہو وہان دوم
یا سوم تعلقدار (جیسی کہ صورت ہو) اور جہان اونکا مستقر نہو وہان تحصیلدار
... کے پاس پیش کرے اور جائز ہوگا کہ عہدہ داران مذکورہ بھی درخواستوں
کے پیش ہونے پر ایسے قیود و شرایط کے ساتھ جو اونکے نزدیک ضروری یا مناسب
ہون اور جنکی تعمیل پورے طور پر اجازت یافتگان پر لازم ہوگی ... [illegible]
یا قرابین کسی مجمع یا شارع عام یا گذرگاہ یا مقام ... [illegible] ... کی اجازت دیدین

علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ (... [illegible])

۲۰ شعبان سنہ ۱۳۳۱ ہجری

منجانب معتمد

دو قطعہ یاد داشت نواب معین المہام بہادر ... [illegible] ... امور عامہ بابت ...
عدالت دیوانی بلدہ و دار القضا ذیل مین درج ہین ۔

طلب کرکے دیکھا جاوے کہ اس کارروائی کی کیا وجہ ہے - اور رائے کے بموجب سے ...
چونکہ نائب اول بوجہ علالت حاضر نہیں ہے اسوجہ سے ... اذکی کار ... 
نہیں ملاکیلن چند امثلہ مقدمات ابتدائی لسٹان ۲۲۴ ... ۱۹۱۴ ...
وسکلف عدالت و اجرائی ڈگری نشان ۱۲۳ و ۱۸۹ آئندہ ملاحظہ ...
نائب صاحب اول ایک پرانے اور قدیم ملازم ہین - بمقدمہ ابتدائی ...
امور تنقیح قرار داد نائب صاحب صحیح نہین ہین - واقعات مقدمہ ...
مدعیہ اس مقدمہ مین ایک ایسے روپیہ کے واپسی کے مستغاثہ ہے جو مدعی علیہ نے
بقرقی ادا کی یا ہوا ہے ایک ایسی ڈگری مین وصول پائے گئے جو قابل ... صادر
نہیں ہوئی تھی - مدعی علیہ نے جواب دیا کہ مدعیہ قابض جائداد مورث ہے جسکے ... ایک
مین ڈگری صادر ہوئی تھی اور اسوجہ سے اوسکے قرضہ کی ذمہ داری اور ...
برضامندی خود ایسی ادا ہوا اداے قرضہ مورث مین ارسال عدالت کی ہے -
امور تنقیح قرار داده حسب ذیل ہین -
(۱) کیا مدعیہ نے برضامندی خود زر مندعویہ باداے قرضہ وصول پایا -
(۲) بصورت ثبوت کیا مدعیہ مستحق ڈگری زر مندعویہ نہین ہے -
ان امور تنقیح مین نمبر ۲ بلحاظ تنقیح نمبر ۱ - اگر ثابت ہو جاوے متنازعہ نہین معلوم ہوتا اور
مدعیہ کے مورث کے قابض ہونے اور اسوجہ سے اوسکے قرضہ کے ذمہ دار ہونے کی
نسبت کوئی تنقیح قرار نہین دی گئی - اسیطرح بمقدمہ نشان ۲۵۲ سنہ ... مدعی
نے بیان کیا کہ مین نے اپنی گاڑی مرمت کی غرض سے بقرار داد اجرت ماہواری
مدعی علیہ کو دیے ہے اور وعدہ یہ تھا کہ گاڑی کی مرمت ڈیڑھ مہینے کے اندر کیجاویگی
اور اسیقدر مہلت سے جسقدر ایام زیادہ ہونگے فی یوم بحساب ... دیا جاویگا
مدعی نے یہ بھی بیان کیا کہ اس مرمت کی اجرت مین نے مدعی کو ... دا کیے ہین
مدعی علیہ نے گاڑی مرمت باجرت ماہوار قرار پانے سے اقبال کیا مگر بیان کیا کہ کوئی
میعاد مرمت کے لیے قرار پائی تھی نہ کوئی ہرجہ دینے کا وعدہ ہوا اور یہ بھی جواب دیا کہ
... مرمت کی اجرت ... وصول ہوئی ہے ... اسپر عدالت کی تنقیح حسب ذیل ہین -
(۱) بگی جو مدعی علیہ کو واسطے مرمت کے دیا گیا قیمتی مبلغ ... ہے یا ... -

آیا یہ بنا بر دعوے نالش سابق کا ایک جزو تھا اور آیا اب یہ دعوے قانوناً جزو متروکہ
کیا جا سکتا ہے یہ ایک قانونی بحث تھی اور ایسی بحث کے تصفیہ کے لیے ضروری مواد
امثلہ موجودہ پیشی ناظم میں موجود تھا تاہم منصرم ناظم نے تکمیل و تجویز کے لیے واپس کیا
میری رائے میں منصرم ناظم اس امر کا تصفیہ فوراً کر دے مسل کی عدالت ماتحت میں
واپس بھیجنے کی ضرورت نہ تھی -

چند امثلہ مقدمات منفصلہ ناظم مستقل دیکھے گئے ان مقدمات میں کارروائی باضابطہ
طور پر لیاقت کے ساتھ کیگئی ہے امور تنقیح صحت کے ساتھ قرار دیے گئے ہیں تجویز
ہر امر تنقیح کی معہ وجوہ مکمل طور پر بحوالہ قانون اور نظائر ہوئی ہے اسیطرح مقدمات
اپیل کی کارروائی بھی عمدہ پائی گئی جسکی نسبت میں اظہار مسرت کرتا ہوں -

بجز اسقدر کارروائی کے کہ اکثر امثلہ میں بعض تحریرات جو بقلم مجوز ہونا چاہیے کسی عملہ
کے قلم سے پائی گئیں امید ہے کہ آئندہ سے مستقل ناظم وہ تمام کارروائی جو بقلم مجوز ہونا
چاہیے اپنے ہی قلم سے کیا کرینگے - ایک اور امر جو اس تنقیح میں بعض امثلہ اور رجسٹروں کے
دیکھنے سے قابل اصلاح معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ ناظم نے اپنے مددگاروں کے اختیار سماعت
میں بھی خود ہی کارروائی کی ہے اور بعد کم و بیشی کارروائی کے یہ مقدمات اونکے اجلاس
پر منتقل کیے ہیں اس طرح شروع سال سے تاریخ تنقیح تک ناظم کے اجلاس سے اون اعزازی
مددگاروں کے یہاں (۱۱۷) مقدمات فیصل ہوئے ہیں - ظاہر معلوم ہوتا ہے
کہ یہ کارروائی بلا کسی خاص وجہ کے کیگئی اسمیں شک نہیں ہے کہ ناظم صاحب بصورت
ضرورت کسی مقدمہ اقتداری نائب کو اپنے اجلاس پر منتقل کر سکتے ہیں لیکن جب کوئی
مقدمہ منتقل کر لیا جاوے تو پھر اوسکی کل کارروائی اور تجویز ناظم کی پیشی سے ہونی چاہیے
یہ طریقہ بالکل نامناسب ہے کہ ناظم ابتداءً بلا کسی خاص وجہ کے عرضی دعوی اپنے
اجلاس پر لیکر کارروائی شروع کریں اور پھر بعد کسیقدر کارروائی کے مقدمہ کسی نائب
کے تفویض کر دیں - میں ناظم سے امید کرتا ہوں کہ آئندہ وہ اس طریقہ کارروائی
کو قطعاً موقوف کر دینگے - جو مقدمات نائبین اور اعزازی مددگاروں کے اختیاری
ہوں اونمیں شروع سے ہر قسم کی کارروائی اونکے ہی اجلاس سے ہونی چاہیے
ہائیکورٹ سے بھی اس طرف توجہ کیجاوے بلکہ مناسب ہوگا کہ اسکے متعلق چند امثلہ

۹- [illegible] عدالتی [illegible] یایا جاتا ہے کہ ۱۲-۱ [illegible] [illegible] ۱- آذر [illegible] وصول ہوئی ہے جو [illegible] کو روانہ کیے گئے [illegible] رسید کا [illegible] بعبارت تلنگی کچھ لکھا ہوا ہے اور [illegible] کی [illegible] سے لکھا ہوا ہے [illegible] اصل کتاب میں [illegible] [illegible] ہونا چاہیئے اور رقم کی مقدار [illegible] ہونا چاہیئے [illegible] بجائے [illegible] گوندسے چسپاں کیا جائے۔ عدالت کا نا کافی نہیں ہے [illegible] نقشہ درست طور پر نہیں ہوتی اگر اسکی نقشہ درست طور پر چھاپے تو غالباً تمام اجلا [illegible] سامان کافی ہو سکے گا

محافظ خانہ کی حالت عمدہ ہے۔ میں نے ایک مثل نکلوائی تھی جو بہت جلد دستیاب ہوئی۔ اور اسکی محافظت بھی قابل اطمینان ہے۔

## کیفیت ملاحظہ عدالت دار القضا بلدہ

میں نے بتاریخ ۱۳- اسفند [illegible] عدالت دار القضا کا معائنہ کیا۔ یہ ایک شرعی محکمہ ہے جسمیں احکام شرع کی پوری پابندی ہوتی ہے۔ اور مقدمات دعاوی نکاح و طلاق و ضمانت و [illegible] ترکہ و شفعہ سماعت اور فیصل ہوتے ہیں۔ اس عدالت کے ناظم کو ایک کارآموز بطور مددگار حال ہی میں دیا گیا ہے جس سے صیغہ اجرا ڈگری اور عدالت کی عام نگرانی کا کام متعلق ہے۔

جسوقت میں ناظم کے اجلاس پر پہونچا وہاں ایک مقدمہ پیش تھا اور اس امر کی نسبت بحث ہو رہی تھی کہ جو گواہ کہ مدعی علیہا پیش کرنا چاہتے ہیں وہ لیے جائیں یا نہیں۔ ناظم صاحب نے اسکے متعلق وکلاء فریقین کی بحث سماعت کر کے اسیوقت صحیح طور پر فیصلہ کیا کہ گواہ لیے جائیں۔

شروع سال سے ناظم کے اجلاس پر ۱۶ مقدمات اتبک فیصل ہوئے ہیں۔ چونکہ مقدمات متروکہ اور نیز دوسرے بعض قسم کے مقدمات مثل نکاح و طلاق سنگین اور پیچیدہ ہوا کرتے ہیں اسوجہ سے یہ تعداد منفصلہ کچھ کم نہیں ہے۔

(۲) مدت ڈیڑھ ماہ کچہری سے واسطے [illegible] ایک روپیہ مدعی (علیہ بمدعی) دیا جانا پایا نہیں۔

ان امور تنقیح میں امر تنقیح نمبر (۱) غیر ضروری ہے اور یہ امر کہ آیا مدعی علیہ کو اجرت یا [illegible] پہنچ سکے یا صرف یہ متروک ہو گیا ہے۔

مقدمہ نشان ۱۹۱۳ سنہ ۱۲ فصلی اجرائے ڈگری میں نائب اول کی کارروائی نا ملائم [illegible] ہے اس مقدمہ میں ابتداءً مدعی کی درخواست پر [illegible] قرقی بموجب [illegible] ۳۴۳ گشتی نشان ۲ سنہ ۱۳۱۸ عمل میں آئی مگر جب اس قرقی کے بعد رقم عدالت میں داخل نہیں ہوئی اور اندرون تاریخ پیشی مدیون یا مدیونوں کی طرف سے کوئی باضابطہ عذر بھی پیش نہیں ہوا ڈگری دار نے اس جائداد کے باضابطہ ہراج کی درخواست کی مگر نائب صاحب اول نے اس درخواست کو نامنظور کیا حالانکہ بروئے دفعہ (۳۴۲) گشتی نشان ۲ سنہ ۱۳۱۸ یہ درخواست قابل منظوری تھی۔ اور بعد ہراج بموجب دفعہ (۱۰۴) گشتی نشان ۲ کارروائی ہو سکتی تھی۔ مناسب ہے کہ مجلس سے اس بات میں نائب صاحب کو کسیقدر صراحت سے سمجھا دیا جاوے۔ نائب دوم کے چند مثل بابت مقدمات ابتدائی و اجرائی ڈگری دیکھے گئے علاوہ اس کے متعلقہ ترتیب مثل بعض بے ضابطگیاں بھی معلوم ہوتیں مثلاً بمقدمہ نشان ۹ سنہ ۱۳۲۰ ف پہلے یکطرفہ کارروائی شروع ہو کر امور تنقیح قایم ہونے کے بعد اور مدعی کو ثبوت پیش کرنے کا حکم بھی دیا گیا تھا مگر ۲۶ بہمن کو مدعی کی درخواست پر مکرر مدعی علیہم کے حوالہ حاضری کے لیے حکم دیا گیا۔ بمقدمہ عذرداری نشان ۵۲ سنہ ۱۳۲۰ ف عذرداروں کی درخواست دفعہ ۳۰ گشتی نشان ۲ سنہ ۱۳۲۰ ف کی بنیاد پر نامنظور کیے گئے۔ حالانکہ

بروئے دفعہ ۱۰۴ عدالت بیدخلی کی تاریخ تک عذرداری کی حق ملکیت کا تصفیہ کر سکتی ہے بہر حال مجلس سے انکی اشتمال مثلاً کر ضروری ہدایات جاری کیجائیں علاوہ اس کے رجسٹر بھی دیکھے گئے ان رجسٹروں کی حالت فی الجملہ خراب نہیں ہے گو بعض فرد گذاشتیں موجود ہیں ان رجسٹروں پر کسی افسر کی تنقیح کی علامت نہیں پائی جاتی حالانکہ ہر ہر افسر کو اپنے اپنے متعلقہ رجسٹر و مثلہ کی تنقیح ہر ماہ کے آخری پنجشنبہ کو کرنا چاہیے۔ اور رجسٹروں پر کیفیت تنقیح بقید تاریخ لکھ دینا چاہیے۔ رجسٹر متفرق

دفعہ ... اور نمبر اپیل اور یہ کہ افسر کی کا ... (الف ... ) صحت اور موجودگی
سے ہو پوری توجہ کیجائیگی فیصلہ لکھتے وقت ہر فریق (مدعی) اور ... دستخط ہونے
ضرور ہیں - اگر کسی مقدمہ میں کسی وجہ سے کسی فریق کے دستخط نہ ہو سکیں تو اسکی
کیفیت لکھنی چاہیئے -

مقدمہ نشان ۲۱۹ سنہ ۱۹۶۳ف معلوم ہوتا ہے کہ بار دوم ... سررشتہ دار و کمشنر کو قلمبند
اظہار گواہان کے لیے جانا ہوا ... اور اسکو ... ہو) سے اطلاع اس امر کی دیگئی
تھی کہ اظہار بذریعہ کمیشن نہوگا - ناظم عدالت سے کمشنر کے [illegible] مقرر کرنے کی اجازت
دی گئی ہے -

چند مسلہ تعمیلی کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اجرائی ڈگری کی کارروائی قابل اعتراض معلوم
نہیں ہوتی درخواست ہائے اجرائی عموماً حسب ضابطہ مرتب ہوتی ہیں اور اسکے ساتھ
نقل مصدقہ فیصلہ منسلک رہتی ہے - حسب ضرورت ہر حساب واجب الادا بھی شامل
رہتا ہے - مسلہ تعمیلی بہ تقرر تاریخ پیشی حاکم کے روبرو پیش ہوتے ہیں اور احکام
اجرا حسب ضرورت دیے جاتے ہیں -

قرقی اور نیلام کی کارروائی بھی صحت کے ساتھ ہوتی ہے - جائداد غیر منقولہ کی قرقی
کے وقت تطبیق حدود ہونا ضروری ہے - مگر مقدمہ نشان ۴۴۳ و ۳۴ سنہ ۱۹۶۳ف
رپورٹ ناظر سے تطبیق کا ہونا ظاہر نہیں ہوتا ہے مثل نشان ۲ سنہ ۱۹۶۳ف کو ملاحظہ
سے یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اشتہارات نیلام کا اعلان بذریعہ منادی ڈھول نہیں
کیا جاتا اس بارہ میں دفعہ ۱۸ سرگشتی نشان ۲ کی پابندی ہونا چاہیئے -

عدالت کے رجسٹر بھی بنظر سرسری ملاحظہ ہوئے ہیں - معلوم ہوا ہے کہ وہ درستی سے
رکھے گئے ہیں -

اور تاریخ پیشی پر مقدمات کی نسبت جو کارروائی ہوئی ہے اوسکا اندراج درستی کے ساتھ
ہوا ہے - رجسٹر جمع خرچ میں مقدار اندراج کا طریقہ صحیح نہیں ہے - اس رجسٹر میں ہر روز
کی آمدنی و خرچ کے مقدار مجملاً لکھدی جاتی ہے اور مختلف ابواب جمع و خرچ کی تصریح
نہیں کیجاتی - اسوجہ سے اس رجسٹر کا اور رجسٹرات متعلقہ سے مقابلہ نہیں ہو سکتا
اور یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کسی مد سے کوئی خاص رقم کسی وقت کے حساب میں داخل ہوئی

چند اشلہ مقدمات ابتدائی دیکھے گئے ہیں۔ ثابت ہوتا ہے … اسلئے میں اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ اس عدالت کی اکثر کارروائی صحیح اور صاف پائی گئی۔ امور تنقیح طلب بھی اکثر بصحت قرار دیے جاتے ہیں۔ اہل املا رکھوا لیا ان ہر مقدمہ میں ناظم اپنے قلم سے تحریر کرتے ہیں۔ فیصلہ میں فرد ہی اور مختصراً مندرج ہوتی ہیں اور فیصلہ کے بعد فوراً منتخب فیصلہ مرتب ہوتا ہے۔

مگر مقدمہ نمبر ۱۴۱ سنہ … اس قدر غلطی ہوئی ہے کہ امور تنقیح میں قائم کیے گئے ہیں اور مقدمہ بلا قرار داد امور تنقیح فیصل ہوا ہے۔ مقدمہ نمبر ۴۶۔ مہر فضل علی بنام حیات النسا بیگم وغیرہ دعوے فسخ ازدواج مدعی نے پیش کیا کہ مدعی علیہا اول ہمشیرہ علاتی مدعی کی ہے۔ مدعی علیہ سوم نے اوسکی ماں مدعی علیہا دوم سے سازش کرکے بلا مدعی کی اطلاع کے مدعی علیہا اول کے ساتھ نکاح کر لیا ہے۔ مدعی علیہ سوم مجہول النسب اور ہم کفو مدعی نہیں بلدہ میں قدیم سے ایسی عقد خوانی قرابتدار قریبہ کی مرضی پر ہوتی ہے اسی بنیاد پر مدعی کو حق مخالفت حاصل ہے اور مدعی ہے کہ یہ نکاح فسخ کر دیا جاوے۔

بجواب اسکے مدعی علیہ سوم نے یہ بیان کیا کہ یہ نکاح بوساطت مدعی کے حقیقی بڑی بہن کے ہوا ہے مدعی علیہ مجہول النسب نہیں ہے۔ شرعاً عورت بالغہ عاقلہ کا عقد اوسکی مرضی پر منحصر ہے اور مدعی کی رضامندی یا غیر رضامندی اس معاملہ میں بالکل بے اثر ہے۔ مدعی علیہا اول نے اور دوم نے بھی جواب اسی عنوان پر داخل کیا۔ اسپر عدالت نے تنقیح یہ قرار دی۔ مدعی علیہ لانی گنجنی اور قربا فعلی پدر مدعی علیہ لطفی رحیم بخش طوائف ہے یا کیا ثبوت ذمہ مدعی اس مقدمہ میں محض یہ امر تنقیح کافی نہیں معلوم ہوتا بلکہ یہ الیشو قائم کرنا مناسب تھا کہ (بحالت منکوحہ بالغہ اور عاقلہ ہونے کے) مدعی کو حق دعوے حاصل ہے۔

بعض امثلہ میں خفیف فروگذاشتیں پائی گئیں مثلاً یہ کہ ٹکٹ طلبانہ جو کہ اطلاعنامجات پر چسپاں تھی اور اون میں اکثر منسوخ نہیں ہوا ہے۔ یا یہ کہ تعمیل کنندہ اطلاعنامجات و حکمنامجات کا بیان کیفیت تعمیل کی نسبت حلفی نہیں ہوتا۔ یا یہ کہ اطلاعنامون کی کارروائی حسب ضابطہ نہیں ہوئی ہے۔ امید ہے کہ ناظم صاحب ان فروگذاشتوں سے

۹۳

# سلسلہ احکام سرکار عالی

## علاقہ مالگزاری

تاریخ ۲۷ شعبان ۱۳۱۱ھ م ۲۹ فروردی ۱۳۰۳ف

منجانب معتمد مجلس

ماحوذ از جریدہ ۷ اردی بہشت ۱۳۰۳ف

## گشتی نشان (۲۶)

شامل صیغہ ہدایات ۱۳۰۳ف

۵/۱۷

منجانب مولوی مقصود جنگ بہادر معتمد مالگزاری

بخدمت جمیع عہدہ داران مالگزاری

### مقدمہ

سررشتہ کروڑگیری کے مقدمات مین جو شہادت رعایا کی قلمبند کرلی پڑتی ہے وہ بذریعہ عہدہ داران کروڑگیری ہوا کرے گی۔

حسب الحکم عالیجناب ذات مدار المہام سرکار عالی صوبہ دار صاحب صوبہ جنوبی سے بر بنا تحریک اول تعلقدار صاحب ضلع گلبرگہ و تحصیلدار صاحب تعلقہ اندولہ یہ تحریک پیش کی کہ علاقہ کروڑگیری مین جہوٹے اور گمنام عرائض برد بابت تحقیقات ہونیکی وجہ سے رعایا و خوشباشوں کو گواہی مین گرفتار ہوکر دور دراز کی آمد و رفت مین ہرج و تکلیف ہوتی ہے اور سوا اسکے علاقہ کروڑگیری مین گواہوں کو نہ بہتہ دیا جاتا ہے اور نہ طلبی مین کوئی رعایت کیجاتی ہے اور بالآخر اس کی کشتی تمام کے بعد مقدمہ بوجہ عدم ثبوت مین خارج ہوجاتا ہے لہذا کروڑگیری مین ایسے جہوٹے اور گمنام عرائض پر کارروائی نہونی چاہیئے اور اگر ہو تو گواہوں وغیرہ کو بہتہ دینے کا بندوبست فرمایا

۹۴

بارہ ہم — مناسب ہوگا کہ اہالی مجلس عالیہ پر حسب معرفت رجسٹر وصول خرچہ ناداری کا
کریکے ضرورت ہدایات کے ساتھ واپس کریں

رجسٹر وصول خرچہ ناداری علیحدہ ہیں جو رقوم وصول ہوتی ہیں وہ خزانہ کے ساتھ
بحق سرکار جمع ہوتی ہیں جن کی تعداد وجہ رجسٹر کے دیکھنے سے ظاہر نہیں ہوتی۔

سرکاران عدالت کا اگر دینا کافی نہیں ہے لیکن محکمہ عدالت میں نہیں ہے۔ ناظم صاحب دار القضا
نے ستہ کا پتہ لکی کہ ان امور کے بارہ میں رپورٹ کی جو سخت دقت ہے۔ جواب دیا گیا
کہ ناظم صاحب نے فیصلہ تحریر کیا ہے اس لئے اسکا ان کتابوں میں اس فی الفور نقل کی
دیجائیگی۔ ورنہ آئندہ کے واسطے اسکا خیال رکھا جائیگا

محافظ خانہ دار القضا محکمہ عدالت میں ہے۔ جو مثلیں نکلوائی گئیں وہ فی الفور برآمد ہوئیں
تیار نہیں ہیں ناظم صاحب نے نہایت توجہ اور کوشش سے درست کرانا شروع کیا ہے
جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے چند سال کے مرتب ہو چکے ہیں اور ان کا رجسٹر بھی تیار ہو چکا ہے
لیکن رجسٹر کے اوراق پر مہر نہیں ہے۔ ناظم صاحب کے بیان سے معلوم ہوا کہ مہر
اس وجہ سے نہیں ہوئی کہ ناظم صاحب مجلس عالیہ کی مہر ثبت ہونا چاہتے ہیں۔
جو مال بصیغہ اجرائی ڈگری داخل ہوتا ہے وہ احتیاط کے ساتھ رکھا گیا ہے اور اسکا رجسٹر
بھی مکمل ہے غرضکہ حفاظت مال اور خزانہ قابل اطمینان ہے۔

## علاقہ فنانس

۲۰ شعبان [illegible] ۶ فروری [illegible]

## حکم مدار المہام سرکار عالی

دفتر صدر محاسبی سرکار عالی میں اسوقت تک احکام عرائض وغیرہ کے متعلق کوئی معین طریقہ نہیں ہے
کہ کون کون عرائض سادہ کاغذ پر لیے جائینگے اور کون کون کاغذ ممہور پر اور اسکا عدد کتنا ہوگا۔ لہذا
بنظر تحریک صدر محاسبی احکام سرکار عالی حسب ذیل حکم دیا جاتا ہے

(۱) عرائض متعلق ادعائے رقم جو اسوقت ۰۰ روپیہ کے کاغذ ممہور پر داخل ہوتی ہیں اسیطرح داخل ہوا کرینگی
(۲) اسکے سوا باقی عام عرائض درخواست نقل و معاینہ مثل اور نقل مصدقہ جو پیش ہوں ایک
روپیہ کے کاغذ پر لیے جائینگے

(۳) ملازمین دفتر کی عرائض جو انکی خدمت کے متعلق ہوں اور ملصدیوں کی عرائض سادہ کاغذ پر داخل ہوا کرینگی

۸۱

نوابی ضلع ۔۔۔

# انسپکشن ملاحظہ عدالت فوجداری بلدہ

میں نے ۱۳ ماہ ۔۔۔ کو عدالت فوجداری بلدہ کا معائنہ کیا اس عدالت کے ناظم کو اختیارات فوجداری درجہ اول حاصل ہیں اور سپرد ۔۔۔ مقدمات فوجداری متعلقہ عدالت ابتدائی فوجداری بلدہ ۔۔۔ قانون تحریر ۔۔۔ بطور عدالت ابتدائی کے کارروائی کرنے کا اختیار ہے۔ یعنی جبکہ ناظم کی رای میں کسی شخص کے خلاف بادی النظر کافی شہادت اس قسم کی موجود ہو کہ ارتکاب جرم اس سے منسوب ہوتا ہو تو ناظم فرد قرار داد جرم مرتب کر کے اس شخص کو سررشتہ ابتدائی فوجداری ہائیکورٹ میں سپرد کرتے ہیں۔

اس عدالت کے ناظم کے ۔۔۔ نائب ہیں جنکو اقتدارات فوجداری درجہ دوم حاصل ہیں۔ چونکہ مستقل نائب دوم کا تقرر ۔۔۔ صیغہ مال میں ہوا ہے۔ رای روپ لعل ایک اعزازی آنریری ۔۔۔ انکی جگہ ۔۔۔ ہیں۔ علاوہ تنخواہ یاب عہدہ داروں کے اس عدالت ذات یا اعزازی آنریری ۔۔۔ ہیں جن میں سے دو کو اقتدارات فوجداری درجہ دوم اور دو کو اختیار درجہ سوم حاصل ہیں۔

آغاز سال سے ان عہدہ داروں کے اجلاس پر مقدمات حسب ذیل فیصل ہوئے ہیں۔

| | مقدمات کمبری | مقدمات صفائی | مقدمات متفرق | جملہ |
|---|---|---|---|---|
| ناظم | ۱۰۳ | ۳۵۷ | ۴ | ۴۶۴ |
| نائب اول | ۲۲۰ | ۲ | ۰ | ۲۲۲ |
| مقرر نائب دوم | ۲۳۲ | ۱۲۱ | ۰ | ۳۵۳ |
| سید محمد علیخان آنریری مجسٹریٹ درجہ دوم | ۱۳۰ | ۱۶۶ | | ۲۹۶ |
| میر جہانگیر علی درجہ سوم | ۲۸ | ۱۰۹ | ۰ | ۱۴۳ |
| غلام دا ہیر " " | ۶ | ۲۹ | ۰ | ۳۸ |

مقدمات متصلہ اجلاس نظامت کی تعداد بظاہر زیادہ معلوم ہوتی ہے مگر اس میں صفائی کے

جاوے۔ نیز جن عہدہ داران کروڑگیری [illegible] گواہوں [illegible]
طلب کئے جاتی ہیں اگر ان اسامیوں کا [illegible] کروڑگیری [illegible]
سکے فاصلہ سے زیادہ دور ہو تو [illegible]
اوسی کچہری کروڑگیری [illegible] کا نقصان [illegible] اور وہ [illegible]
کہ گویا اوسے عہدہ دار کروڑگیری سے [illegible]

اس تحریک کی بابت دوسرے [illegible] ارصاحبان [illegible]
کروڑگیری سے رائیں طلب کی گئیں جنکے وصول ونیز ملاحظہ [illegible]
نواب مدارالمہام سرکار عالی ارشاد فرماتے ہیں کہ سررشتہ کروڑگیری [illegible] کام [illegible]
اور نیز اون مقدمات میں جنکی کارروائی بطور تحقیقات [illegible] مقدمہ [illegible]
عدالت کرنے کے قبل عہدہ داران کروڑگیری کو کرنے پڑتی ہے۔ گواہوں کے اظہار
قلمبند کرنا بدستور عہدہ داران کروڑگیری ہی سے متعلق رہے اور [illegible] تحصیلدار و [illegible]
مداخلت اسلئے ٹھیک نہیں ہے کہ نہ تحصیلدار و نکو ایسے کاموں سے فرصت [illegible]
ہے اور نہ مقاصد انتظامی کروڑگیری سے وہ لوگ اچھی طرح واقف ہیں۔ اس کام
ذمہ دار عہدہ دار جیسے پورے واقف ہوتے ہیں اور وہ جن اغراض سرکاری کے
لحاظ سے کارروائی کرتے ہیں وہ زیادہ انصاف کے اصول پر مبنی ہوا کرتی ہے
اسلئے گواہوں کے بیانات کا بطور تحقیقات کروڑگیری ہی میں لکھا جانا [illegible]
اور مثل عدالت فوجداری کے گواہوں کو بھتہ ملا کرے۔

ف۲ اگرچہ اس بھتہ کا ایک جدید بار سررشتہ کروڑگیری پر پڑیگا۔ مگر جب ایسے
مقدمات میں سررشتہ کروڑگیری کے حکم سے جرمانہ اور تاوان وصول کیا جاتا
تو گواہوں کو زرخوراک دینے کے لئے اسلئے [illegible] نہ کرنا چاہئے کہ اس زرخوراک
کا بار اصل آمدنی کروڑگیری پر نہیں پڑتا ہے فقط

## علاقۂ عدالت و کوتوالی و امور عامہ (صیغہ عدالت)

تاریخ ۲۴ شعبان ۱۳۱۱ھ م ۲۹ فروردی ۱۳۰۳ف

ماخوذ از جریدۂ [illegible] مورخہ [illegible] دی بہشت [illegible]

۱۲ دی کو شہادت صفائی کے پیش ہونے کے لئے مہلت دی گئی۔ ۱۴ دی کو شہادت صفائی پیش ہوئی اور اوسی روز فیصلہ سنایا گیا اسمقدمہ میں کارروائی باضابطہ اور بلا حصر ہوئی ہے کو مقدمہ مختصر طور پر لکھا گیا ہے مگر اسمیں واقعات مقدمہ بتلائے گئے ہیں اور وجوہ تجویز بھی درج ہیں۔

اسکے مقدمہ نشان ۶۶۲ ۲۶ میں بھی کارروائی درست پائی گئی۔ چونکہ میرے ہو سکنے تک نائب اول کے پاس کا کام ختم ہوگیا تھا اسلئے انکی کارروائی دیکھنے کا موقع نہیں ہوا۔ لیکن جہانتک مجھکو انکی کارروائی سے علم ہے میں انکی کارروائی پسند کرتا ہوں۔

منصرم نائب دوم کے چند مقدمات اور چند مثلہ پر کارروائی ملاحظہ سے گذرین۔ مقدمہ نمبر ۳ علت سرقہ بذریعہ چالان ۱۰ /۲/ ۱۳ ف کو عدالت میں پیش ہوا عدالت کو چاہئے تھا کہ چالان وصول ہوتے ہی اسی تاریخ میں مستغیث کا اظہار مدعا علیہ کا جواب اور مستغیث کے گواہونکا اظہار قلمبند کرلیتے مگر ایسا نہیں ہوا اور کارروائی کے لئے ۱۷۔ آذر ۱۳۳۰ ف تاریخ پیشی مقرر ہوئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس روز عدالت نے کسی خاص وجہ سے (جسکا ذکر مثل میں نہیں ہے) کارروائی نہیں کی یا چالان کے ساتھ پولس نے مقدمہ کا ثبوت نہیں پیش کیا تھا۔ اور عدالت نے ناقص چالان منظور کرلیا بہرحال اس وجہ سے مقدمہ میں تین پیشیوں پر مسلسل ملتوی کرنا پڑا حالانکہ اگر پہلی پیشی پر مستغیث کا اظہار اور ثبوت لے لیا جاتا تو اسقدر تواریخ کے بدلنے کی نوبت نہ آتی اور مقدمہ اس قدر عرصہ تک پڑا نہ رہتا۔

بمقدمہ نشان ۹ ۴ ۵ ۱۳۳۰ ف منصرم نائب دوم کے اجلاس پر ۲۴ دی سے ۴۔ اسفندار تین مرتبہ تاریخ پیشی کی تبدیل کے وجوہ کافی نہیں ہیں مثل مقدمہ نشان ۰ ۷ ۵ میں ۲۳۔ شہریور ۱۳۳۰ ف سے کارروائی جلیہ ہی ہے مگر جو التوا منصرم نائب دوم کے زمانہ میں ہوئے انکے وجوہ کافی ہیں۔

مقدمات نشان ۰ ۱۵ و ۱۰۱ و ۱۶۴ و ۱۵۰ ۱۳۳۰ ف منفصلہ نائب دوم ملاحظہ ہوئے یہہ تمام مقدمات تاریخ رجوع سے اندرون ایک ماہ فیصل ہوگئے ہیں غیر ضروری تعویق کارروائی میں نہیں ہوئی ہے اور کارروائی باضابطہ اور درست ہے مجکو

سے کے مقدمات بعدد (۷۷) فیصدی سے کے شامل ہیں [illegible] [illegible] [illegible]
سے منفصل ہوئے ہیں انکی تعداد صرف (۱۱) کی [illegible] [illegible]
صاحب کا یہ بیان ہے کہ اکثر دعاوی کے مقدمات میں جرح [illegible] [illegible]
اجلاس خصوصاً اجلاس اول کے اجلاس پر ہوتی ہے [illegible] کا کام [illegible]
ہیں پیش اور با طمینان منفصل ہو سکتے ہیں مجلس سے اعلی نسبت [illegible] [illegible]
میں ناظم کے اجلاس پر کیا اسوقت ایسے اجلاس میں [illegible] [illegible] گواہ کا اظہار
بجواب استغاثہ کرایا جاتا تہا میری رائے میں وکیل ملزم [illegible] گواہ سے ایسے ہی سوالات
کئے جو نا منظور ہو سکتے تہے - غالباً ناظم صاحب کی یہہ کارروائی اس خیال سے ہو گی کہ
وکیل ملزم کو شکایت کا موقع ہو - لیکن یا د رکھنا چاہئے کہ [illegible] کارروائی [illegible] کی جائے
چونکہ غیر متعلق سوالات کے منظور کرنے سے عدالت کا قیمتی وقت بیکار اور غیر ضروری
کام میں صرف ہوتا ہے اسلئے غیر متعلق سوالات کا روکا جانا ضروری ہے -

ناظم صاحب کے اکثر مقدمات منفصلہ نشانی [illegible] و ۲ و [illegible] دیکھے گئے
مقدمہ نشانی ۱۸۷ میں استغاثہ [illegible] گشتی نشان [illegible] سے ہاتھ تہا اس
مقدمہ میں کثرت سے تاریخیں بلا کسی وجہ کافی او معقول کے تبدیل ہوئی ہیں اور تحریر [illegible]
میں بہی دیر ہوئی ہے - مقدمہ نشان ۹ ۲ میں صرف مدعی کے اظہار بذریعہ کمیشن قلمبند ہونے
کے بعد استغاثہ اس بنا پر خارج ہوا کہ [illegible] [illegible] سکے قابل نہیں ہے
تاہم صرف اسقدر کارروائی کے لئے مقدمہ ۱۵ [illegible] سے ۲۳ [illegible] تک
چلتا رہا اس تاخیر کے وجوہ کافی نہیں ہیں یہہ بہی نہیں معلوم ہوتا کہ عدالت [illegible]
کے مدعی کا اظہار بذریعہ کمیشن کیوں قلمبند کرایا - اس مقدمہ کی تجویز نہایت ہی مختصر [illegible]
مقدمات کے واقعات کچھ بتلائے گئے ہیں نہ یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ ناظم نے [illegible]
تجویز کو کن وجوہ پر مبنی کیا ہے - صرف اس مختصر تحریر کے ساتھ کہ اظہار مدعی سے
ایک صورت معاملہ دیوانی کی پائی جاتی ہے کوئی صورت دغا و فریب کی پائی نہیں جاتی
استغاثہ خارج کر دیا گیا ہے - مثل مقدمہ نمبر [illegible] منفصلہ [illegible] اول [illegible]
ہوئی یہہ مقدمہ [illegible] کو بذریعہ چالان عدالت میں پیش ہوا اور اسی روز اظہار
فریقین اور گواہان مدعی قلمبند کیا گیا پھر [illegible] کو فرد قرار داد جرم مجرم کو سنائی گئی اور

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حالانکہ [illegible] کی بابت [illegible]

سے ظاہر ہوا [illegible] سرکار عالی [illegible] سرکار عالی ناظم [illegible]

کارروائی [illegible] جس سے [illegible]

[illegible] اور اب تک ختم نہیں ہوئی ہے۔ اس قدر تاخیر اس قسم کے

کارروائی کے لیے نہایت [illegible] معلوم ہوتی ہے ناظم صاحب [illegible]

[illegible] جہاں تک جلد ممکن [illegible]

اور [illegible] مفصل ہدایات جاری ہوں [illegible]

عمارت عدالت کا سرکاری [illegible] لیا گیا ہے ناظم [illegible]

سے کہ عمارت میں کافی وسعت نہیں ہے [illegible] کے رکھنے کے لیے [illegible]

اس شکایت کا رفع ہونا اس وقت تک مشکل ہے جب تک کہ سرکار [illegible] مکان

بلحاظ ضرورت عدالت تیار نہ کیا جائے۔ یہ ایک نہایت ضروری کام

ہے [illegible] متعلق جداگانہ کارروائی کی جا رہی ہے لیکن اگر [illegible] مکان کے

[illegible]

کے [illegible] غالباً [illegible] عدالت کے

۳۔ زبان عربی کے ترجمہ و نقل و تطبیق ترجمہ و نقل کے بھی اجرت ہوگی جو بارہ
انگریزی کے متعلق اور زبان ہوئی ہے دوسری زبان کا ملکی مرہٹی یا کنڑی
کے متعلق اجرت ترجمہ کے بقدر نصف انگریزی کے ترجمہ و تطبیق ترجمہ
ہوگی اور اجرت نقل و تطبیق اسیقدر ہوگی جو زبان اردو کے
فقط

# رزولیوشن نواب مدار المہام سرکار عالی محکمہ معتمد مالگزاری

اخبار جریدہ
۱۲- اردی بہشت
۱۳۲۰ف

رسالہ متعلق
بابت ۱۳۲۰ فصلی

دربارہ
عطای اقتدار اجازت قطع درختان تاڑ بہ تحصیلداران تعلقجات
نمبر ۲۸ بابت ۱۳۲۰ف
مورخہ ۱۵ بہمن ۱۳۲۰ف مطابق ۱۲ ج ۲ ۱۳۲۹ھ

مفصلہ ذیل کاغذات پیش ہو کر ملاحظہ ہوئے۔

(۱) گشتی دفتر سرکار علاقہ مالگزاری نشان ۲۰ مورخہ ۵ شہریور ۱۳۱۳ف
(۲) تحریک رائے لالہ پرشاد صاحب اول تعلقدار ضلع رائچور بابت ۱۳۲۰ف
(۳) روئداد جنرل کمیٹی مال نمبر ۱۲ مورخہ ۲۰ مہر ۱۳۲۰ف

گشتی نشان ۲۰ سنہ ۱۳۱۳ف کے ذریعہ درختان تاڑ کے نسبت جو کہ بضرورت تیاری مکانات و مویشی کشی رعایا سے زراعت پیشہ کاٹے جاتے ہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ نرخ کا قرار تو تحصیلداران تعلقجات بلحاظ حالات مقامی کیا کریں لیکن قطع کی اجازت تعلقداران ضلع دیا کریں۔ اب بلحاظ سہولت کار و آسائش عامہ رعایا باتفاق رائے جنرل کمیٹی مال عالیجناب نواب مدار المہام اور سرکار عالی گشتی متذکرہ بالا کے احکام میں اسقدر ترمیم فرماتے ہیں۔

حکم

حسب الحکم ... عدالت

# برای اطلاع

تمامی عدالت ہای ممالک محروسہ سرکار عالی

# خلاصہ مضمون گشتی

تعین اجرت ترجمہ و نقل کاغذات زبان انگریزی

و دیگر زبان ہای ملکی

چونکہ اکثر اوقات اسکی ضرورت ہوتی ہے کہ کاغذات زبان انگریزی ہوں انکا ترجمہ اردو میں یا اردو کا ترجمہ زبان انگریزی کیا جاوے یا نقل کاغذات انگریزی کی ضرورت واقع ہوتی ہے وعلی ہذا دوسری زبانوں کے متعلق بھی اسی قسم کے عمل کی ضرورت ہوتی ہے اور سرکاری حیثیت کے علاوہ اگر بطور دیگر اسکی ضرورت ہو تو اسکے لئے کسی قسم کے معاوضہ کا ابتک کسی قاعدہ کے روسے تعین نہیں ہوا ہے لہذا بذریعہ گشتی ہذا اسکے معاوضہ کا تعین منظوری عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی بموجب رپورٹ روبکار ریاست ۹۵۳ مورخہ ۹ فروری سنہ ۱۳۰۲ ف حاصل ہوئی ہے کیا جاتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| فیس ترجمہ زبان انگریزی سے اردو میں یا اردو سے انگریزی میں۔ | فی صد لفظ اول یا جزو صد لفظ | ۸/ |
| | مابعد فی پچاس لفظ یا اوسکے جزو کیلئے | ۴/ |
| فیس نقل انگریزی معہ فیس مقابلہ بحساب ا رفی روپیہ اجرت نقل پر | فی صد لفظ اول یا جزو صد کے لئے | ۲/ |
| | فی پچاس مابعد یا جزو صد کے لئے | ۱/ |
| مطابقت فیس ترجمہ انگریزی ترجمہ پیش کرکے خواہش مطابقت کیجاوے۔ | بقدر ایک ثلث اجرت ترجمہ کے ہوگے۔ | |
| فیس مطابقت نقل انگریزی اگر نقل پیش کرکے خواہش مطابقت کیجاوے۔ | بحساب ا رفی روپیہ اصل اجرت نقل نویس پر۔ | |

اگر [illegible] کی حصہ رسی کی ڈگری حاصل ہو تو جاگیردار کا نام اسکی درخواست کی [illegible] بلا [illegible] مقدار حصہ شرکت و عوض داراں کیا جاوے۔

# رزولیوشن مجلس مالگزاری

ماہوار نمبر ۹
۱۴ - اردی بہشت ۱۳۰۳ ف

نشان وصیہ ہدایات
۱۱ [illegible]

## دربارہ

جاگیرات [illegible] بالکلیہ سرکار خود لیا جاتا ہے وہ بعد اخراجات سرشتہ حاصل دہ سالہ رلیا جاوے گا۔

نمبر ۳ بابت ۲۹ شعبان ۱۳۰۳ ف / ۱۱ / ۱۳ ہجری
مورخہ ۱۳ اردی بہشت ۱۳۰۳ ف

کاغذات مفصلہ ذیل پیش اور ملاحظہ ہوئے۔

(۱) فقرہ - ۱۲ دستور العمل العام بابت ۱۳۰۳ ہجری
(۲) مراسلہ نواب فتح یار جنگ بہادر کمشنر العام نشان (۴۴۹) مورخہ ۱۱ صفر ۱۳۰۹ ہجری
(۳) مراسلہ ڈپٹی کمشنر صاحب العام صوبہ شرقی نشان (۱۴) مورخہ ۲۸ جمادی الاول ۱۳۱۰ ہجری
(۴) مراسلہ نواب بشیر نواز جنگ بہادر صوبہ دار شرقی نشان (۲۴۶) مورخہ ۹ رجب ۱۳۱۰ ہجری
(۵) مراسلہ نواب اعظم یار جنگ بہادر صوبہ دار جنوبی نشان (۲۱۶) مورخہ یکم شعبان ۱۳۱۰ ہجری
(۶) مراسلہ اسپیجی ڈناکسیا سکو انسپکٹر جنرل مال نشان (۱۴۷) مورخہ ۶ رمضان ۱۳۱۰ ہجری
(۷) مراسلہ ڈپٹی کمشنر صاحب انعام صوبہ جنوبی نشان (۱۴۶) مورخہ ۱۵ خورداد ۱۳۰۲ ف
(۸) مراسلہ نواب مقتدر جنگ بہادر صوبہ دار غربی نشان ۶۴۳ مورخہ ۹ شوال ۱۳۱۰ ہجری
(۹) مراسلہ مولوی سید سراج الحسن صاحب صوبہ دار صوبہ شمالی نشان (۸۱۰) مورخہ ذیحجہ ۱۳۱۰ ہجری
(۱۰) مراسلہ ڈپٹی کمشنر صاحب انعام صوبہ شمالی نشان (۹۹۰) مورخہ ۴ صفر ۱۳۱۱ ہجری

صاحب ڈپٹی کمشنر انعام صوبہ غربی نے یہ تحریک کی ہے کہ جن مقدمات جاگیر میں حسب فقرہ - ۱۲ دستور العمل العام اخذ [illegible] بالکلیہ سرکار بحساب فیصدی کا جو حکم

[illegible]

روداد [illegible] مجلس مالگزاری سرکار عالی [illegible]

[illegible]

# درباره

سررشتہ انعام سے فیصلہ ہونے کے بعد اگر سررشتہ عدالت سے حقیت حصہ داران کی ڈگری ہو تو فریق حاصل کنندہ ڈگری کا نام بھی تختہ میں شریک کیا جاوے گا

نمبر ۱ بابت ۲۸ شعبان ۱۳۴۲ھ م ۲۰ اردی بہشت ۱۳۳۳ف

کاغذات حسب ذیل پیش ہو کر ملاحظہ ہوئے۔

(۱) مراسلہ نواب اقبال یار جنگ بہادر نشان ۶۳۵ واقع ۱۶ ذی قعدہ ۱۳۴۱ھ

(۲) ایضاً نشان ۲۲۴ واقع ۱۴ فروردی ۱۳۳۳ف

نواب اقبال یار جنگ بہادر صدر محتمم انعام نے یہ تحریک کی کہ سررشتہ انعام سے کسی معاش کے نسبت فیصلہ ہو جانے کے بعد اگر کسی فریق کی نالش پر عدالت سے اس فریق کی حقیت حصہ داری کی ڈگری دیجاوے تو فریق مذکور کی درخواست یا صادر کنندہ ڈگری کی تحریک پر فریق مذکور کا نام تختہ دریافت میں بہ تعین مقدار حصہ شریک ہونا چاہیے۔ اس تحریک کے پیش اور ملاحظہ ہونے کے بعد بمنظوری عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی حسب ذیل حکم دیا جاتا ہے۔

## حکم

سررشتہ انعام سے فیصلہ در مختب جاری ہونے کے بعد کسی فریق کی نالش پر

حلد ۹ — حصہ معتمد ی ملکی

(۶) منظوری احسن زراعات تمامی گذشتہ سالا

(۷) منظوری روغنی ... وغیرہ ... اجرائی

(۸) منظوری ... سالانہ ایک ... روپیہ تک

(۹) منظوری ... اجارات ... بیار

(۱۰) منظوری ... ان

(۱۱) منظوری ... تعلقداران ...

(۱۲) منظوری ... تیاری آلات ... دریان

(۱۳) منظوری ... سالانہ ۵ روپیہ تک

... کار عدالت ... ہم ... کلکٹر کہ مالی اختیارات ...
عمل ہیں لا سکیں گے

# رزولیوشن عدالت المہام سرکار عالی بیجریہ معتمدی مالگذاری

ماخذ ۵
۱۲-اردو
۳ اصل

نقل مسل ... ۱۳۱۰ف
صیغہ ہدایات

## دربارہ
رخصت زمینداران ملازمین دیہی

نمبر ۲۹ بابت ۱۳۱۱ف مورخہ ۵ اسفندار ۱۳۱۱ف

کاغذات ذیل پیش اور ملاحظہ ہوئے۔

(۱) گشتی مجلس مالگذاری (۹۱) مورخہ شعبان ۱۲۹۰ھ

(۲) گشتی صدر المہام مالگذاری (۶۲۳) بابتہ شعبان ۱۲۹۰ھ

(۳) دستور العمل مجلس مالگذاری مخففہ

(۴) گشتی معتمدی مالگذاری نشان (۲۱) بابت شعبان ۱۲۹۹ھ

(۵) تحریک نواب مقتدر جنگ بہادر معتمدی مالگذاری بلا تاریخ بابت شعبان ۱۳۱۱ھ

۹۴ | با جانے اوس کے متعلق کوئی صریح بیان ہے کہ رقم مصدی ومحصول عام موضع پر بلا اجساد اجاس آبکاری گی یا بعد وضع اخراجات -
ان معاملہ میں صاحب انسپکٹر جنرل مال اور ہر چہار صوبہ داران صاحبان و کمشنر و ڈپٹی کمشنر صاحبان انعام سے رائیں طلب ہوئیں جنکے وصول کے ملاحظہ کے بعد منظوری عالیجناب نواب مدارالمہام سرکار عالی سے یہ حکم دیا جاتا ہے -

حکم

بعد وضع اخراجات محاصل دہ سالہ کا سرشتہ کیسے اوس پر حق مالکانہ لیا جاوے جیسا کہ وایوست ضمیمہ فقرہ (۱۲) دستور العمل انعام بابت ۱۲۹۳ میں لیا جاتا ہے -

علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ (صیغہ عدالت)

تاریخ ۱۴ رمضان ۱۳۱۳ھ - امرداد ہشت ۱۳۰۵ ف

ماہوار جریدہ
نمبر ۱۳۱۴
ہشتہ

حکم نواب مدارالمہام سرکار عالی

اختیارات بصیغہ عدالت مددگاران عدالت ہائے اضلاع بالتفصیل ذیل
تفصیل اقتدارات مددگاران عدالت

(۱) تقرر ملازمین مجلس عدالت ماہوار تک
(۲) برطرفی و تبدل و تعطل ملازمین مجلس عدالت ماہوار تک
(۳) جرمانہ نصف ماہوار تک ملازمین مجلس کی نسبت جنکی ماہوار عدالت سے زاید نہ ہو -
(۴) منظوری ہر چہار قسم رخصت ملازمین مجلس عدالت ماہوار تک
(۵) منظوری اخراجات صادرہ مقررہ

۹۵

# حکم نواب معین المہام بہادر

ہری لال خلف بنسی لال جنہوں نے جوڈیشل امتحان پاس کیا ہے اور ایک کافی مقدار مین بصیغہ مفوضہ تجربہ حاصل کر لیا ہے عدالت دیوانی بلدہ مین بطور آنرری اسسٹنٹ جج مقرر کئے گئے اور بالفعل اونکو ... روپیہ زر نقد کی مالیت تک کے مقدمات سماعت و فیصل کرنے کا اختیار دیا گیا فقط

# رزولیوشن نواب مدار المہام سرکار عالی مجریہ معتمدی مال

ماخوذ از جریدہ ۲۸ - اردی بہشت سنہ ۱۳۰۳ف

نشانمثل صیغہ ہدایات ۲۶/۲ سنہ ۱۳۰۱ فصلی

دربارہ

اسناد دیوانی کی تصدیق کن کن دفاتر سے کس طریق پر ہونی چاہئے اسکی صراحت

نمبر ۳ بابت سنہ ۱۳۰۳ف مطابق سنہ ۱۳۱۱ ہجری
مورخہ ۱۵ بہمن سنہ ۱۳۰۳ف مطابق ۱۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ

اسناد کی تصدیق کے متعلق جو طریقہ کہ سررشتہ انعام مین جاری ہے وہ بہت ہی قابل اصلاح ہے کیونکہ دیکھا جاتا ہے کہ حکام انعام اسناد پیش شدہ کی تصدیق کے متعلق کبھی دفتر پیشکاری اور کبھی دفتر مال وغیرہ سے کارروائی کرتے اور دفاتر موصوفہ سے خواہ کیسی ہی کاغذ سے اور کیسے ہی الفاظ مین تصدیق ہو وہ مکمل تصدیق اسناد کے بابت تصور کرتے ہین ۔

اسلئے اس مسئلہ کے متعلق نواب رفعت یار جنگ بہادر اور نواب اقبال یار جنگ بہادر کمشنر انعام و مسٹر اے جے ڈنلاپ انسپکٹر جنرل مال اور دفاتر دیوانی و مال سے استشارہ کرنے کے بعد عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی حسب ذیل احکام

۹۱ (۶) روئداد جنرل کمیٹی مال نمبر ۶۸ مورخہ ۲۰ شہر یور ۱۳۰۱ ف

نواب مقتدر جنگ بہادر نے جنرل کمیٹی مال میں یہ تحریک پیش کی تھی کہ دیسمکھ سر دیسکھ دیسپانڈیہ اور سر دیسپانڈیہ سرپٹواری ۔ ان زمانہ میں کسی سرکاری خدمت کے ادا کرنے کے پابند نہیں ہیں اور نہ کوئی کام او نسے متعلق کیا گیا ہے ورا ان لوگون کے ہی کہیں آنے جانیکے واسطے حصول رخصت کی قید کی بہی ضرورت نہیں ہے فقرہ (۳۵) دستورالعمل مجلس مالگزاری منسوخ کیا جاوے۔

عالیجناب نواب مدارالمہام سرکار عالی کاغذات مذکورہ کے ملاحظہ فرمانیکے بعد بہ ترمیم فقرہ (۳۵) دستورالعمل موصوفہ وفقرہ (۶) گشتی دفتر سرکار نشان ۲۱ سنہ ۱۲۹۹ ف حکم صادر فرماتے ہیں۔

## حکم

صرف وہ دیسکھ اور سر دیسکھ وغیرہ رخصت حاصل کیا کرین جنکے متعلق کوئی سرکاری خدمت ہی ہو اور جو زمیندار وغیرہ سرکاری دیہی خدمات پر مامور نہین ہین اونکے لئے رخصت حاصل کرنا ضرور نہیں ہے وہ ایک جگہہ آنے جانے کے لئے خواہ اندرون ممالک محروسہ سرکار عالی ہو یا بیرون آزاد ہین۔ ماجوار جو سمستان رکہتے ہین اور جنکو دیوانی یا فوجداری کے اقتدارات سرکار سے ملے ہین وہ اس حکم کے اثر سے مستثنیٰ ہین وہ بدستور رخصت حاصل کیا کرین۔

---

# علاقہ عدالت دیوانی و امور عامہ

ماخوذ از جریدہ ۲۸ اردی بہشت ۱۳۰۲ ف

---

## (صیغہ عدالت)

## تاریخ ۱۱ رمضان ۱۳۱۰ ہجری ۱۵ اردی بہشت ۱۳۰۲ ف

سن ۱۹ [illegible] کسی تجارتی اسناد کی ابتدائی نمونہ

[illegible]

[illegible]

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

(۶) نقل [illegible]

(الف) دفتر دار الاسناد متعلقہ [illegible]

(ب) دفتر دیوانی سے [illegible]

فریقان کی تصدیق ان الفاظ [illegible] کی کہ [illegible] دستخط [illegible] اور [illegible] اخلاقیات [illegible] اور [illegible] درست اور [illegible]

[illegible] بلحاظ مراتب [illegible] کی کارروائی ہو اگر

(۳) اگر حسب منشا فقرہ بالا کل مراتب طے ہو سکیں تو اسقدر ضرور [illegible] دفتر دیوانی یا مال میں نکلے اور اسکا داخلہ دفتر اسناد میں [illegible] اسلئے پر اتنا اعتماد نہیں ہو سکتا جتنا کہ [illegible] اسلئے کہ [illegible] کا طریقہ [illegible] ایک فریق [illegible] اور دوسرا [illegible] اسکے انصاف فیصلہ کرے گا۔

(تشریح) [illegible]

(۴) دفاتر مصدقہ سے [illegible]

جیسا کہ منشی یا صیغہ دار کے دستخط کافی ہونگے۔

(۵) [illegible]

۹۸ فتر سند یا مسترد ہونا۔



(۱) ہر ایک ... کی بندوبست و طے ہو چاہئے ایک دفتر افتا ... کا صیغہ ہوتا ہے اور دوسرا دفتر دیوانی سے جس سے ... اور ... سرائی متعلق ہوتی ہے

راجہ ... لعل اور راجہ ... بخش کے اسناد کے لئے دارالانشای وقت دفتر پیشکاری تھا یعنی بعض ... متعلق تھا اور نواب مختار الملک مرحوم و مغفور کی اور اسکے مابعد زمانہ میں دارالانشای وقت ملکی تھا اسی سلسلے سے ترتیب کی تبدیلی ہونی چاہئے۔ ایک جو اسودہ پرسے جو پیشی کے وقت رکھ لیا جاتا ہے دفتر دیوان سے دو دفتر مراد ہیں ایک دفتر دیوانی (راجہ رای رایان بہادر) دوسرا دفتر دفتر مال راجہ ... بہادر (مرحوم و ...) اضلاع ممالک محروسہ کی تقسیم انہیں دفتروں کے نام ہے ... معاش کا تعلق جس ضلع سے ہوتا ہے اسکی کارروائی بلحاظ تقسیم ضلع اسی دفتر سے ہونی چاہئے۔

(۲) اسناد کی ترتیب طریقہ ذیل پر ہوا کرتی تھی پہلے کسی معاش کی اجرائی کے لئے سبب بانی منظوری ہو جاتی تو دفتر متعلقہ سے اول سوال پیش ہوتا جب اس سوال پر حکم ہوتا تو اس حکم کی بنا پر ایک کاغذ تیار ہوتا جس کا نام تجویز بند تھا اس میں معاش کی اجرائی کی تجویز ہوتی اس تجویز کی منظوری کے بعد دفتر میں ایک مسودہ سند کا تیار ہوتا اور اس مسودہ پر حاکم کے دستخط مزین ہوتے اسکے بعد یہ مسودہ حاکم وقت کی دارالانشا میں صاف لکھنے کے لئے جاتا وہاں سے صاف ہو کر ... مہر و دستخط کے اجرا ہوتا اور مسودہ کی نقل رکھ لی جاتی اور اجرائی سے پہلے دفتر متعلقہ کی نشانی سند کی پشت پر ہوتی اور سند کا سیاہہ ہوتا (سیاہہ اسنادوں کا کاغذ ہے جس میں روزانہ ان روز کے ہر قسم کے احکام لکھے جاتے ہیں) اور پھر اوارجہ میں درج کر لیا جاتا (اوارجہ اسنادوں کا خلاصہ ہے جس میں تمام

تخذف فقرہ (۲) مندرجہ رزولیوشن
نمبر ۹/۲ بابت ۱۲۹۹ف
مورخہ ۹ فروردی ۱۳۰۳ف م ۱۲ شعبان ۱۳۱۱ھ

کا فقرات مفصلہ ذیل میں ملاحظہ ہو سکے۔

(۱) روبکار ناظم صاحب کوتوالی اضلاع نشان (۱۱۱۴) مورخہ ۲ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ

(۲) رزولیوشن نمبر ۹/۲ بابت ۱۲۹۹ف در باب ہوا (؟) کورٹ انسپکٹران

دستور العمل کورٹ انسپکٹران کے فقرہ دوم میں مرقوم ہے کہ کورٹ انسپکٹر (؟) کو ایک رسید بھی رکھنا چاہئے جس میں رسید اُس مال کی شامل کی جائیگی جو کہ فیصلہ کے بعد عدالت کے حکم کے بموجب واپس کیا گیا ہو الخ لیکن تحریر ناظم کوتوالی اضلاع سے معلوم ہوا کہ اس فقرہ کے تعمیل کی نوبت کسی کورٹ انسپکٹر کے طرف سے اب تک نہیں آئی ہے کیونکہ مال بعد رجوع مقدمہ بعدالت تفویض عدالت ہو جاتا ہے اور عدالت سے بعد فیصلہ بلا توسط کورٹ انسپکٹر مستغیث یا ملزم کو (جیسی کہ صورت ہو) دیا جاتا ہے اور رسید اُس مال کی حسب ضابطہ شامل مسل عدالت رکھی جاتی ہے پس ایسی صورت میں دستور العمل مذکورہ میں اس فقرہ کا قائم رکھنا محض بلا ضرورت ہے۔

حکم

فقرہ (۲) مندرجہ رزولیوشن نمبر ۹/۲ بابت ۱۲۹۹ف رزولیوشن مذکور سے خارج کیا جائے۔

---

۱۰ و حضرت مغفرت منزل کے زمانہ کے اسناد داخلہ دفتر دیوانی متعلق اضلاع بالائے ایا

من ملت ہے خواہ وہ متعلق کسی ضلع کے ہوں۔ کیونکہ اس حالت میں اسی زمانہ کا دفتر

کی معاش متعلقہ صوبہ جات دفتر مال کا اگر دفتر مال میں نہ ملے اور دفتر دیوانی رائج

رایان میں ملے تو قابل اعتبار و تسلیم ہوگا۔

دفعہ ۱۰ اصلاح دفتر دیہی کی تصدیق کے متعلق اسناد کو اختیار کیا چاہیے کہ کس اضلاع

معاش سنہ زمانہ دریافت تک کس سنہ کا دفتر موجود ہے کن سنوں کا معدوم اور دفتر موجود ہے

کس کس سنہ میں معاش کا داخلہ ہے اور کس کس سنہ میں معاش کا داخلہ نہیں ہے۔

ایسے حالات میں صاحب ڈپٹی کلکٹر سمت متعلقہ کو چاہیئے کہ آپ اپنی ذات سے

کاغذات دیہی کی تنقیح کر کے اطمینان حاصل کر لیں پٹیل و پٹواری کی رپورٹ پر اعتماد

کرنا کافی نہ ہوگا۔

ف جب تک مندرجہ بالا امور کی صراحت نہ کے ساتھ تصدیق کی کارروائی

نہ کی جاوے تصدیق مکمل نہ سمجھی جاوے گی۔

دفعہ اس رزولیوشن کا اثر فیصلہ شدہ معاملات پر نہ پڑیگا اور گشتی نشان (۲۵) ۱۲۹۵ف

کے کسی حکم پر مؤثر نہ ہوگا۔

حاشیہ

| مغفرت منزل | غفران مآب | مغفرت مآب |
|---|---|---|
| نواب سکندر جاہ بہادر | نواب نظام علیخان بہادر | میر قمر الدین خان قلیچ خان بہادر |

+ اضلاع متعلقہ دفتر دیوانی
ضلع اورنگ آباد۔ بیڑ۔ پربھنی۔ ناندیڑ
عادل آباد سرپور تانڈور لنگسگور۔ رائچور

÷ اضلاع متعلقہ دفتر مال
ضلع ورنگل نلگنڈہ۔ محبوب نگر۔ اندور۔ میدک
بیدر۔ اتانڈل۔ گلبرگہ۔ ناندیڑ

رزولیوشن نواب مدار المہام سرکار عالی علاقہ کوتوالی

ترجمہ رزولیوشن بابت ۱۲۹۹ف

۱۲۹۹ف بابت ۱۱

سلسلہ احکام سرکار عالی

علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ

صیغہ کوتوالی

ماخوذ از جریدہ
۱۱- خورداد ۱۳۰۳ف

تاریخ ۲۵ رمضان ۱۳۳۱ھ م ۲۹ - اردی بہشت ۱۳۰۳ف

حکم نواب معین المہام بہادر

اس سال ۹-۱۳۰۸ف کے کوتوالی کے امتحان مقرر کیا گیا ہے اور میں ٹنگل جوڈیشل پولیس کی کتاب بھی شریک کی گئی تھی جو کہ اب امتحان کا وقت بہت قریب آگیا ہے اس لئے ناظم صاحب کوتوالی بلدہ کی درخواست پر کیا جاتا ہے کہ اس سال امتحان سے معاف کردیا جاتا ہے سال آیندہ یہ کتاب شریک امتحان کیجائیگی فقط

علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ (صیغہ عدالت)

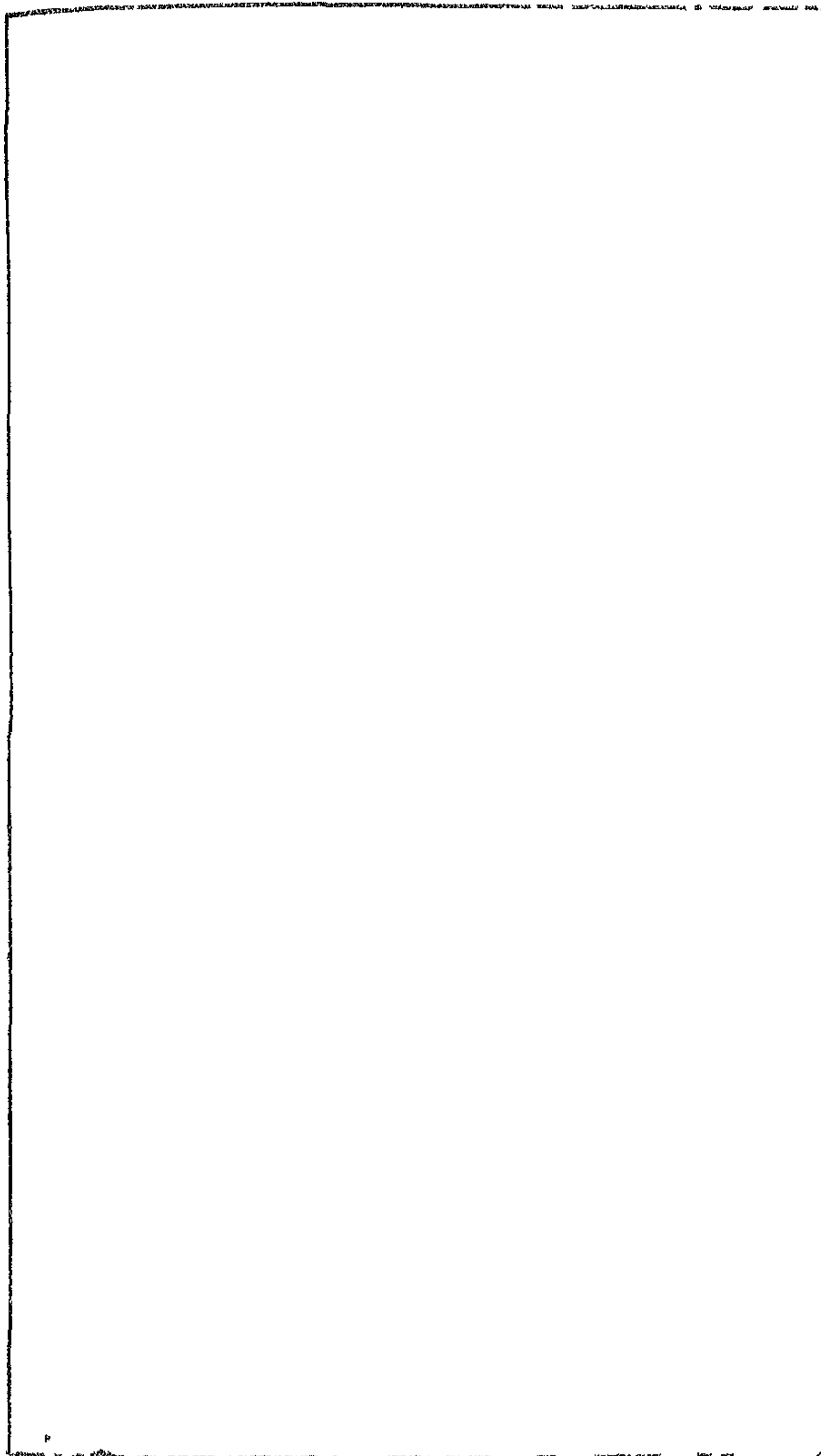
تاریخ ۲۵ - رمضان ۱۳۳۱ھ م ۲۹ - اردی بہشت ۱۳۰۳ف

منجانب معتمد

ماخوذ از جریدہ
۱۱- خورداد ۱۳۰۳ف

رزولیوشن نواب مدار المہام سرکار عالی مجریہ دفتر عدالت معتمد و کوتوالی و امور عامہ

(صیغہ عدالت)



۱۰۴

سند کالعدم بحال کرنے کو فریقین اپنا اوراد سنگہ علاقہ کی سند حاصل کرنیکا
حکم دیا تھا ... لہذا اپنے سلطانی لیفٹنٹ کونسل پیش کیا گیا۔

## حکم

نواب مدار المہام سرکار عالیہ نے اس امر کو بحکم فرمایا ... کہ وکلاء ...
علاقہ سرکاری کی ... آئندہ سے یہ طریقہ بالکل موقوف
ہو اور علاقہ داران پائیگاہ و دیگر جاگیرات کو اس سے اطلاع دیجائے۔

حسب الحکم نواب مدار المہام سرکار عالیے
مولوی محمد صدیق خان بہادر ... جنگ
معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ

## علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ (صیغہ عدالت)

۱۳۰۳ ف
[illegible]

### تاریخ ۲۶ شہر رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ م ۳۰ اردی بہشت ۱۳۰۳ ف

### منجانب معتمد

پانچ قطعہ معمول احکام سرکار در باب تقرر اراکین مجلس واضع قوانین ذیل میں درج ہیں۔

### حکم نواب مدار المہام سرکار عالی

حسب اقتدارات مفوضہ قاعدہ ۴ دستور العمل مجلس واضع قوانین ممالک محروسہ سرکار عالی
جو حسب الحکم اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مد ظلہ العالی شایع اور غیر معمولی جریدہ مورخہ ۲
اسفندار ۱۳۰۱ ف م غرہ رجب ۱۳۱۱ھ میں طبع و مشتہر ہوا ہے نواب مدار المہام بہادر

[illegible] ۱۲ ۱۱

مورخہ ۱۵ [illegible] ۲۹ [illegible]

کاغذات ذیل پیش و ملاحظہ ہوئے

۱- مراسلہ دفتر ہوم سکرٹری [illegible] مورخہ [illegible] ۲۱۹ [illegible]

۲- اردی بہشت ۱۳۰۱ ف [illegible]

۳- مراسلہ مجلس عالیہ عدالت [illegible] ۱۳۰۱ [illegible]

محکمہ ہوم سکرٹری

۳- گذارش مورخہ [illegible]

۴- حکم عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی مورخہ ۲۵ فروری [illegible]

باجلاس کونسل بعض وکلاء سند یافتہ مجلس عالیہ عدالت [illegible]

کہ جب وہ بعض محکمجات عدالتی جاگیرداران [illegible]

ہین تو وہاں اونکو یہہ حکم دیا جاتا ہے کہ [illegible] جاگیر

نہ کئے جاوین تب تک وکالتاً پیروی مقدمہ کرنے کی اجازت نہین [illegible] اس بارہ

جب کیفیت دریافت کیگئی تو مجلس عالیہ عدالت نے [illegible]

جواب دیا کہ بالفعل بطور لازمی ہوا سے کے علاقہ پائیگاہ [illegible] سرشتہ جاہ بہادر

و نواب وقار الامرا بہادر و [illegible] صاحب [illegible] اور کسی علاقہ مین ایسا عملدرآمد جاری

نہین ہے جس سے وکلاء سند یافتہ [illegible] ان علاقون سے سند لینے کی اور

فیس ادا کرنے کی ضرورت ہوا و مجلس کے علم مین کوئی حکم ایسا نہین ہے جسکی روسے

جاگیرات کے مقررکردہ عدالتوں مین وکلاء سند یافتہ مجلس عالیہ عدالت کو وکالت

کرنے کے لئے جاگیرات سے سند حاصل کرنا جائز قرار دیا گیا ہو بدانست

مجلس جہاں جہاں ایسا عملدرآمد جاری ہے وہ ناجائز و قابل اعتراض ہے اور فوراً اسکا

انسداد ہونا چاہئے چونکہ مجلس کی [illegible] درست [illegible] یہہ امر سخت نامناسب ہے

کہ باوصفیکہ مجلس عالیہ عدالت سے جو ایک اعلی محکمہ سررشتہ عدالت سرکار عالی کا

ہے وکالت کے سند بعد امتحان دیجاتے اور دوسرے علاقہ جات مین وہ

نواب [illegible] گزار [illegible] جاگیر [illegible] ہیں

۱ نواب علی یاور الدولہ بہادر

۲ مسٹر [illegible] حسین خان

# حکم نواب مدار المہام سرکار عالی

[illegible] ۱۱ شوال ۱۳۳۰

اعلیٰحضرت بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی

باستثنائے احکام مندرجہ دفعات ۷ و ۸ و ۹ و ۱۳ دستور العمل مجلس واضع قوانین سرکار عالی اور بموجب اشتہار مطبوعہ جریدہ اعلامیہ سرکار عالی مورخہ ۲ فروردی ۱۳۲۰ف بمکان اجلاس کامل مجلس عالیہ عدالت سنہ کے روز دن کے ۲ بجے ۲۲ فروردی ۱۳۲۰ف کو بصدرنشینی میر مجلس عدالت العالیہ وکلاء درجہ اول نے من وکلاء مندرجہ ذیل کو برائے رکنیت مجلس واضع قوانین بلحاظ ضابطہ منتخب کیا ہے انکو نواب مدار المہام بہادر سرکار عالی منظور کرکے حسب اقتدارات مفوضہ فقرہ (۱۲) دستور العمل مجلس واضع قوانین سرکار عالی جو حسب الحکم شایع اور غیر معمولی جریدہ مورخہ ۶ اسفندار ۱۳۲۰ف م غرہ رجب ۱۳۲۹ھ میں طبع اور مشتہر ہوا ہے تاریخ امروزہ سے عرصہ دو سال کے واسطے بپابندی جملہ شرایط و قیود مندرجہ دستور العمل مذکور مجلس واضع قوانین کے ارکان غیر ملازم منجملہ وکلاء مقرر فرماتے ہیں۔

(۱) محمد زمان خان صاحب وکیل درجہ اول

(۲) میر قمر الدین صاحب وکیل درجہ اول

شرح دستخط

عماد جنگ

۱۰۵

سرکار عالی عہدہ داران مصرحۂ ذیل کو تاریخ امروزہ سے عرصۂ دو سال کے واسطے بپابندی جملہ شرائط و قیود مندرجۂ دستور العمل مذکور مجلس واضع قوانین کے ارکان مقرر فرما تے ہیں۔

۱۔ نواب اعظم یار جنگ بہادر معتمد مدار المہام سرکار عالی صیغۂ عدالت و مالگزاری
۲۔ شمس العلما مولوی سید علی بلگرامی معتمد مدار المہام سرکار عالی صیغۂ تعمیرات
۳۔ اسمتھ ڈبلیو اے کوتر کوتوال بلدہ ایم اے آئی
۴۔ مولوی نظام الدین بی اے رکن مجلس عالیہ عدالت
۵۔ نواب قدر جنگ بہادر
۶۔ رای حکم چند ایم اے جج عدالت خفیفہ بلدہ

سرح دستخط
عماد جنگ

# حکم نواب مدار المہام سرکار عالی

اعلیحضرت بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی

منقول از جریدہ ۱۱۔ خور داد ۱۳۰۳ ف

بپابندی احکام مندرجۂ دفعات ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ دستور العمل مجلس واضع قوانین سرکار عالی اور بموجب اشتہار مطبوعۂ جریدۂ اعلامیہ سرکار عالی مورخۂ ۱۰ فروردی ۱۳۰۳ ف بمقام باغ عمدہ بیگم صاحبہ واقع زیر فلک نما بتاریخ شنبہ کے روز صبح کے نو بجے ۲۴۔ اردی بہشت ۱۳۰۳ ف کو بصدر نشینی نواب افتخار الملک بہادر معین المہام کوتوالی و تعمیرات عامہ وغیرہ جاگیرداران بلدہ نے جن دو جاگیرداران مصرحہ ذیل کو رکنیت مجلس واضع قوانین کے لیے کثرت رای سے باضابطہ منتخب کیا ہے انکو نواب مدار المہام بہادر سرکار عالی منظور کر کے بہ اقتدارات مفوضہ فقرہ (۱۳) دستور العمل مجلس واضع قوانین سرکار عالی جو حسب الحکم شایع اور غیر معمولی جریدہ مورخہ ۶۔ اسفندار ۱۳۰۲ ف م غرہ رجب ۱۳۱۱ ہجری میں طبع و مشتہر ہوا ہے تاریخ امروزہ یعنے ۲۴۔ رمضان ۱۳۱۱ سے عرصہ دو سال کے واسطے بپابندی جملہ شرائط و قیود مندرجہ دستور العمل مذکور مجلس واضع

بہادر [illegible] مشتہرہ

۱۰۸

[illegible] قانون [illegible] مجالس اصلاح قوانین [illegible]

[illegible] المہام [illegible] مورخہ [illegible] ۱۳۰۳ ف

[illegible] مشتہر ہوا ہے [illegible] مدار المہام سرکار عالی کے

[illegible] شوال ۱۳۱۱ ہجری

[illegible] صاحب ناظم حکم نافذ کے

[illegible]

[illegible] دستخط

عماد جنگ

## علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ صیغہ عدالت

ماخوذ از جریدہ ۱۸- خورداد ۱۳۰۳ ف

مولوی سید احمد ہاشمی حوالہ داری مددگار ناظم عدالت بیرون بلدہ مقرر ہوئے ہیں اور جنکو پانسو روپیہ تک کے مقدمات کی سماعت کا اختیار دیا گیا ہے وہ پانسو روپیہ تک کے دعاوی متعلقہ زر نقد و جائداد منقولہ سماعت اور تجویز کرینگے اور اون کے تجویز کی اپیل ناظم عدالت بیرون بلدہ کے سامنے ہوا کرے۔

## علاقہ عدالت

ماخوذ از جریدہ ۲۳- خورداد ۱۳۰۳ ف

تاریخ ۱۲- شوال ۱۳۱۱ ہجری م ۲۳- خورداد ۱۳۰۳ ف

## حکم مجلس عالیہ عدالت

نقل روبکار گشتی مجلس عالیہ عدالت ملک محروسہ سرکار عالی واقع ۲۷- اردی بہشت ۱۳۰۳ ف

نشان فوجداری (۸) نشان دیوانی (۵)

## حکم نواب مدار المہام سرکار عالی

اعلیٰحضرت بندگانعالی متعالی [illegible]

حسب اختیارات مفوضہ قاعدہ (۴) [illegible] مجلس وضع قوانین سرکار عالی جو حسب الحکم [illegible] شایع اور غیر معمولی جریدہ مورخہ [illegible] مطابق [illegible] میں طبع اور شائع ہوا ہے مدار المہام سرکار عالی اشخاص مندرجۂ ذیل کو تاریخ امروز سے بعرصہ دو سال کے واسطے بپابندی جملہ شرایط و قیود مندرجۂ دستور العمل مذکور مجلس وضع قوانین کے ارکان غیر ملازم مقرر فرماتے ہیں ۔

(۱) حسام الدین صاحب

(۲) بھگوانداس مہرداس ساہوکار

دستخط

عماد جنگ

## حکم نواب مدار المہام سرکار عالی

اعلیٰحضرت بندگانعالی متعالی ظل اللہ [illegible]

چونکہ مسٹر جے ڈنلاپ رکن اول مجلس مالگزاری انتخاب رکنیت مجلس وضع قوانین سرکار عالی کے لیے منجملہ عہدہ داران سرکاری حسب فقرہ (۴) دستور العمل مجلس وضع قوانین عمل میں آکر منظور اور جریدہ اعلامیہ سرکار عالی مورخہ امروزہ کے ذریعہ سے شایع ہوا ہے اور چونکہ مسٹر ڈنلاپ رکن اول مجلس مالگزاری بحصول رخصت [illegible] ابتدائے [illegible] ۱۳۰۳ ف مطابق [illegible] شوال ۱۳۱۱ ہجری یوم شنبہ تین ماہ کے واسطے

۱۱۰

— ایام [illegible] سے ازرروا کردہ تاکر —

(الف) تاریخ صحیح نقشہ [illegible]

(ب) تفصیل رشتہ داران وغیرہ کی [illegible] ہوئی۔

(ج) تفصیل ان نقصانات کی جو [illegible] ظاہر ہوئی۔

(د) حاکم عدالت نے ان نقصانات سے ظاہر ہونے پر کیا حکم دیا۔

(ہ) کیفیت

(۷) [illegible] کردہ فقرہ (۶) کے خانہ (۱۲) میں رجسٹرات معائنہ شدہ کی نمبر تصریح اسکے کہ وہ کس قسم کے ہیں درج ہونا چاہئے اور مال خانہ و نقدی کے ذیل میں نمبروار اسی قدر تصریح ہونا چاہئے کہ مال کا فلاں فلاں رجسٹرات متعلقہ سے مقابلہ کیا گیا اور نقدی کی [illegible] تصریح ابواب کی ہو، [illegible] اور ان مسلمات معائنہ شدہ کے نمبر رجوع، تاریخ رجوع وہ جو مسل یا مقدمہ یا مضمون نام فریقین درج ہونا چاہئے

(۸) اس گوشوارہ کا اصل مجلس عالیہ عدالت سے اسطرح پر ہوگا کہ جو فرائض منصبی اس گوشوارہ کے [illegible] کام انتظامی کے متعلق کئے گئے ہوں وہ معتمد مجلس عالیہ عدالت کے متعلق ہونگے اور جو اعلیٰ اختیار عدالت کے متعلق ہوں وہ [illegible] مجلس عالیہ عدالت کے متعلق ہونگے۔

(۹) اس نقشہ کی ایک نقل بعد تقدیم کے فوراً عدالت [illegible] منعقدہ [illegible] مجلس عالیہ عدالت میں آنا چاہئے

[illegible] عدالت فوجداری بلدہ، عدالت [illegible] بلدہ، [illegible] بلدہ، عدالت صلع اطراف بلدہ، صدر عدالتہا، اسما [illegible] ناظمان دیوانی و فوجداری صلاع صوبہ [illegible] عدالتہا صلاع اسما [illegible] در کل عملداری [illegible] تعلقداران سوم تعلقداران و [illegible]

(۱۰) [illegible] تحصیل صوبہ [illegible] فوجداری کا کام ہے اس نقشہ کی نقل اول تعلقداران [illegible] اطلاع [illegible] ناظمان دیوانی صلاع [illegible] اور اسماء مشتہرہ کی تحصیلات [illegible] سے مددگاران عدالت [illegible] اطلاع کی خدمت میں [illegible] تحصیل [illegible] فوجداری و دیوانی کام متعلق ہے ایک نقل اس نقشہ کی اول تعلقدار ضلع [illegible] ناظم دیوانی ضلع [illegible] کے خدمت میں مرسل ہوا کرے گی۔

حسب الحکم حاکم عالیہ عدالت برائے اطلاع تمام عدالت ہائے ممالک سرکار عالی

۱۸ اسفندار ۱۳۲۹ف

ترمیم گشتی محکمہ عدالت ... (۵)

واقعہ ... ۱۳۱۲ف

(۱) ذریعہ گشتی ... فوجداری (۷) و دیوانی (۵) واقعہ ۱۱ ... ۱۳۱۲ف
حکم دیا گیا تھا کہ حکام عدالت ہر ماہ ... کو تنقیح کر کے بذریعہ ایک
نقشہ مصرحہ گشتی مذکور کے بجلاس عالیہ عدالت ... کی اطلاع دیا کریں لیکن بعد تجربہ کے
معلوم ہوا کہ حکام کو ماہانہ تنقیح کرنے کی فرصت نہیں ملتی لہذا بہ ترمیم گشتی سابق فوجداری
(۷) و دیوانی (۵) بابتہ ۱۳۱۲ف مذکورہ گشتی ہذا احکام ذیل نافذ کئے جاتے ہیں۔

(۲) بجائے تنقیح ماہانہ کے ہر حاکم عدالت کو چاہئے کہ اپنے دفتر کی تنقیح بعد
ہر سہ ماہی کے اول روز اجلاس عدالت پر کرے اور بعد تنقیح ہر رجسٹر پر تاریخ تنقیح لکھکر
اپنی دستخط اسپر ثبت کرے۔

(۳) علاوہ رجسٹرات کے حاکم کو چاہئے کہ مال خانہ کی بھی جانچ کرے اور مال
موجودہ کو رجسٹر سے مطابق کر کے رجسٹر پر لکھا کرے کہ مال رجسٹر کے مطابق مال خانہ
میں بعد التنقیح موجود تھا۔

(۴) جمع خرچ روزانہ پر حاکم کو چاہئے کہ روزانہ دستخط کیا کرے اور جو اہلکار
اعلی عدالت کا ہو اسکو لازم ہے کہ روزانہ جمع و خرچ کو جانچ کر کے اپنی دستخط کے بعد
حاکم عدالت کے روبرو اسکو دستخط کے لئے پیش کیا کرے۔

(۵) ہر سہ ماہی تنقیح گوشوارہ گشتی مذکورہ کے وقت چاہئے کہ منجملہ ہر قسم کے امثلہ مرجوعہ
زیر کارروائی کے کم سے کم [illegible] مثلوں کی ترتیب کی بھی جانچ ہوا کرے۔

(۶) رجسٹرات مال خانہ [illegible] و امثلہ کی جو جانچ ہونا چاہئے وہ ایک نقشہ میں
درج کیا جائے جسکا نمونہ منسلک ہوگا۔ اور رپورٹ تنقیح عدالت متعلقہ سے تاریخ تنقیح

روانہ کیا گیا ہے اگر اس فہرست مین کسی ایسے شخص کا نام شریک ہونے سے رہگیا ہو جو کہ تنہا اسکا نوبس کا میاب نہوا ہو یا بعد امتحان ۱۳۲۹ف بلا کامیابی امتحان مامور یا نوکری کا امیدوار ان فہرست مذکور شریک ہوا ہو اوسکی ایک علحدہ فہرست ضروری سے مرتب اور ایک مہینے کے اندر اسد فتر پر وصول ہونا چاہیئے۔

اور جو مقام امتحان کے لئے مقرر ہوگا اوس سے متعاقب اطلاع دیجائیگی واضح رہے کہ منجملہ فہرست اسما مذکور جو لوگ فوت یا خدمت سے موقوف ہوچکے ہین اونکے نام خارج ہونا چاہیئے۔ اور جو لوگ کسی دوسرے علاقہ مین منتقل ہوچکے ہیں اونکو اس امر کی بھی اطلاع ہونی چاہیئے کہ اگر وہ شریک امتحان ہونا چاہیں تو اخراج نام کے لئے میعاد مقررہ سے پہلے باضابطہ درخواست پیش کرین۔

---

## علاقہ عدالت کوتوالی و امور عامہ

ماخوذ از جریدہ ۲۵ - خورداد ۱۳۲۱ف

### (صیغہ عدالت)

### تاریخ ۱۴ - شوال ۱۳۳۰ھ ۱۶ - خورداد ۱۳۲۱ف

### حکم نواب مدار المہام سرکار عالی

میر داور علی خان صاحب صاحبزادہ نبیرہ منصور جنگ مرحوم مثل دوسرے صاحبزادوں کے احکام متعلقہ کا غذ مختوم سے مستثنی کئے گئے فقط

---

## علاقہ عدالت کوتوالی و امور عامہ

### (صیغہ عدالت)

111

(۱۱) عدالت ہائے مذکورۂ دفعہ (۱۰) کو جہاں ایسے نقشہ جات بھیجے جاتے ہوں لازم ہے کہ بفور وصول کے ان نقشہ جات کو بغور دیکھکر اطمینان حاصل کریں کہ سہ ماہی تنقیح دفتر کی بعمدگی ہوتی یا نہیں فقط

## علاقہ مال

نقل مراسلہ دفتر معتمد مجلس مالگزاری سرکار عالی واقع ۸ شوال ۱۳۱۱ ہجری مطابق ۱۰ خورداد ۱۳۰۳ ف

۱۰ دار جریدہ ۱۰ خورداد ۱۳۱۱

| نشان کلیات | نشان مثل صیغہ ہدایات |
| --- | --- |
| (۵۲) | ۹۱/۱ بابت ۱۳۰۲ ف |

منجانب مولوی سید غلام رسول صاحب منصرم معتمد بخدمت صوبہ داران صاحبان ممالک محروسہ سرکار عالی۔

مقدمہ

### قرارداد امتحان عہدہ داران مال

چونکہ سنہ ۱۲۹۹ ف سے دوم سوم تعلقداروں و تحصیلداروں کا امتحان اسلئے نہیں لیا گیا کہ اونکے گزشتہ امتحان سنہ ۱۲۹۸ ف کا نتیجہ بہتر نہیں ہوا تھا جو اب بذریعہ ضمیمہ جریدہ اعلامیہ نمبر (۱) مطبوعہ ۲۸ بہمن سنہ ۱۳۰۲ ف میں شایع ہوچکا ہے لہذا آئندہ عہدہ داران مذکور کا امتحان بہمن سنہ ۱۳۰۳ ف میں ہوگا جو دوم سوم تعلقدار و تحصیلدار یا امیدواران خدمت مذکور پچھلے امتحانوں میں ناکامیاب رہے ہیں یا جنکو اب تک کسی امتحان میں شریک ہونے کا موقع نہیں ملا ہے اونکو اطلاع کردیجاوے [illegible] بلا عذر کے امتحان سال مذکور میں شریک ہونے کے لئے آمادہ و تیار رہیں۔ ایک فہرست اُن لوگوں کی جو امتحانات گزشتہ میں ناکامیاب رہے ہیں یا ابتک کسی امتحان میں شریک نہیں ہوسکے بغرض سہولت اسکے ساتھ

۱۱۴

# رزولیوشن نواب مدارالمہام سرکار عالی بحریہ معتمدی مالگزاری

۱۸ خورداد ۱۳۲۱ف
۲۵ خورداد ۱۳۲۱ف

سابقہ مثل صیغہ ہدایات
۳۷/۱ سنہ ۱۳۲۳ف

دربارہ
داخل خارج زمینات
نمبر ۳۱ بابت ۱۳/۳ ۱۳۲۱ف / ۱۱/۱۳۱۱ھ

مورخہ ۱۵- بہمن ۱۳۰۲ف م ۱۰اج ۲ ۱۳۱۱ھ

کاغذات مفصلۂ ذیل پیش اور ملاحظہ ہوئے۔

(۱) گشتی مجلس مالگزاری نشان (۱۲) مورخہ سلخ بہمن ۱۲۹۴ف
(۲) روبکار معتمدی مالگزاری نشان ۹۸ بابت ۱۲۹۶ف
(۳) گشتی محکمہ صوبہ داری عرفی نشان (۵) بابت ۱۲۹۶ف
(۴) یادداشت نواب مقتدر جنگ بہادر معتمد مالگزاری نمبر (۵)
(۵) روئداد جنرل کمیٹی مال نشان (۱۲) مورخہ ۲ مہر ۱۳۰۲ف دفعہ (۲۱)

نواب مقتدر جنگ بہادر نے جنرل کمیٹی میں یہ تحریک پیش کی تھی کہ گشتی مجلس مالگزاری نشان (۱۲) سنہ ۱۳۰۲ ہجری کے اجرا سے قبل راضی نامہ وقبولیت مامجات بابت داخل خارج زمینات وانتقال پٹہ کے پیش ہونے پر بلا اجرائی اشتہار۔ بعد تصدیق بالمواجہہ عمل داخل خارج کا حکم جاری ہوجاتا تھا اور یہی طریقہ سرکار عظمت مدار میں بھی جاری رہے نفاذ گشتی نشان (۱۲) کے بعد یہ طریقہ مرعی ہوا کہ ایسی درخواستوں کے پیش ہونے کے بعد پہلے اشتہار دیکر عذرداری کے لئے موقع دیا جاتا ہے۔ دہ سالہ تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اجرائے اشتہار اور تحقیق وتجویز عذرداری کے کارروائی نہ صرف غیر ضروری ہے بلکہ باعث طوالت کار و پریشانی اہل مقدمات

## تاریخ ۱۷ شوال سنہ ۱۳۱۳ھ م ۱۹ خورداد سنہ ۱۳۰۵ف

## حکم مدار المہام سرکار عالی

[illegible]

صوبہ دار صاحب صوبہ ورنگل کی تحریر سے ظاہر ہوا کہ راجہ صاحب [illegible]
اپنے علاقہ کا عدالتی کام بذات خود انجام کرنے کا شوق رکھتے ہیں لہذا [illegible]
صوبہ دار صاحب صوبہ ورنگل منظور کیا گیا کہ جو اقتدارات عدالتی درجہ دوم راجہ صاحب
کو حاصل ہیں اوسکا استعمال راجہ صاحب بذات خاص بہ شمولیت [illegible] کے
ساتھ کیا کریں۔

## علاقہ عدالت کوتوالی و امور عامہ

## صیغہ مقامی

## تاریخ ۱۶ شوال سنہ ۱۳۱۳ھ م ۱۸ خورداد سنہ ۱۳۰۵ف

ماخوذ از جریدہ [illegible] ۲۵ خورداد سنہ ۱۳۰۵ف

### منجانب معتمد

نقل فقرۂ ترمیم ستد دستور العمل گاڑیہائے کرایہ بغرض اطلاع عام ذیل میں درج ہے۔

جو کوئی شخص کسی کرایہ کی گاڑی کو بغیر لائسنس یا بلا کسی جسکا بموجب فقرہ (۲۱)
اوسکے پاس رہنا ضرور ہے کہ کرایہ پر چلا لیگا اور ہر کرایہ کی گاڑی کا
مالک جسکی گاڑی کوئی ایسا شخص ہانکیگا جسکے پاس مذکورہ بالا لائسنس اور
[illegible] نہوگا۔ دونوں مستوجب سزا جرمانہ سمجھے جائینگے جسکی مقدار [illegible]
سے زیادہ نہوگی فقط

۱۶

در بارہ

اقتدارات عہدہ داران اضلاع در معاملات ابواب میرابی

نمبر ۳۲ بابت ۱۳۱۳ ف

مورخہ ۱۵ بہمن ۱۳۱۳ ف مطابق ۱۔ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ

کاغذات مفصلہ ذیل پیش اور ملاحظہ ہوئے۔

(۱) روبکار مدد گار ناظم (۳۱) مورخہ ۴۔ ۱۳۱۲ ف موسومہ ناظم صاحب آبرسانی

(۲) روبکار معتمدی مدار المہامی مالگزاری ( ۱۲۳ ) مورخہ ۴ ۱۳۱۲ ف موسومہ صدر محاسب

(۳) گشتی صدر المہام مالگزاری (۴۸) بابت سال ۱۳۱۲ ف

(۴) روبکار معتمدی مالگزاری (۱۹۰) ۱۳۱۲ ف موسومہ صوبہ دار احسان ۔ ۱۹۰۔ ۲

تحت روکات۔

(۵) گشتی معتمدی سرکار عالی مالگزاری (۵) بابت ماہ آذر ۱۳۱۹ ف

(۶) تحریک رائے لال رستا صاحب اول تعلقدار ضلع رائچور ۔ فقرہ (۲۹)

(۷) گشتی معتمدی سرکار عالی مالگزاری (۱۲) مورخہ ۲ مہر ۱۳۱۲ ف فقرہ (۱) ۔

(۸) روبکار انسپکٹر جنرل مالگزاری (۱۲) مورخہ ۲ مہر ۱۳۱۲ ف فقرہ (۱۰)

احکام متذکرہ بالا کے ذریعہ سے مختلف اوقات میں باقتضائے ضرورت متعلقہ سرکاری عہدہ داران اضلاع کو ابواب میرابی کے متعلق یہ اقتدارات دئے گئے ہیں کہ تحصیلداران و تعلقداران موضعواری میرابی کمی و بیشی ان بابو داراو رقم بالا سالانہ ایک سال کے لئے کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ گذشتہ سے رقم کم نہ ہوا ور دوم سوم تعلقدار ابواب میرابی دردار سوائے بیمہ وغیرہ بصورت کمی رقم نسبت گذشتہ با قتدار خود منظور کرسکتے ہیں۔ اور جو بیمہ وغیرہ ابواب کی منظوری بصورت کمی رقم ضلع سے ہوا کرے گی ۔ اور اول تعلقداران ضلع فیصدی دس کی کمی تک با قتدار خود منظوری دے سکتے ہیں اس سے زائد کمی کے لئے صوبہ داری کی منظوری ضرور ہے ۔

چونکہ اس کارروائی میں دیری اور مستاجروں کو تکلیف رہتی تھی اسلئے بلحاظ

۱۱۵ بھی [illegible] اشتہار [illegible] موجود [illegible]

[illegible]

[illegible] مدار المہام سرکار [illegible]

[illegible] مال [illegible]

حکم

[illegible] جاری کرنا طول [illegible] کوئی [illegible] اراضی [illegible]

[illegible] یا اپنی [illegible] کا نام [illegible] کرنا چاہتے تو [illegible] لازم ہے

کہ اپنی تحریری درخواست مقدم پٹواری موضع کے پاس [illegible]

[illegible] اور مقدم پٹواری اپنی تصدیق [illegible] کا جداست [illegible]

[illegible] تحصیل [illegible] تحصیلدار اُن کی تصدیق [illegible]

[illegible] کر کے حکم داخل خارج بعد اجرای اشتہار صادر کریں

(۹) [illegible] کی گشتی نشان (۵) سنہ ۱۲۹۸ ف منظوری سرکار [illegible]

بذریعہ مراسلہ نشان (۴۶) سنہ ۱۲۹۹ ف ہوئی ہے [illegible] واجب العمل

[illegible] گشتی [illegible] (۸) اور [illegible]

[illegible] حکم اجرای اشتہار کے متعلق درج [illegible]

(۱۱) [illegible] اجرای اشتہار [illegible]

[illegible]

دستخط نواب مدار المہام سرکار عالی [illegible]

نشان گشتی صیغہ ہدایات

۳۸ سنہ ۱۳۰۱ ف

۱۱۸

اضافہ حاصل ہو سکا ہے بشرطیکہ ہر مد کی رقم الگزاری سے زیادہ نہ ہو

(دوم) اگر اس سے زائد رقم مقررہ کی نسبت سے زیادہ کمی ہوتی ہو تو حسب معمول کارروائی منظوری کی عمل میں آئے گی۔

(سوم) مدراج کی مدت ختم ہونے پر رقم مقررہ اضافہ ہوتی ہوا کہ اس سے دس تا پندرہ فیصد اضافہ کی تعلقدار ضلع کی رائے اور صوبہ دار پر منحصر ہوگا۔

(چہارم) اس رزولیوشن کے اجرا سے متعلقہ احکام مندرجہ عنوان کی ترمیم ہوگئی۔

## رزولیوشن نواب مدار المہام سرکار عالی محکمہ معتمدی مالگزاری

شمارہ صیغہ ہدایات

$\frac{۴۸}{۱}$ سنہ ۱۳۰۱ ف

ماخوذ از جریدہ

۱۵-۳-۱۳۰۲ف

## دربارہ

شرح و تعداد اضافہ کرایہ جات دیہات خالصہ بالائے یا کی دینا جاوے

نمبر ۳۳ بابت ۱۳۰۱ف

مورخہ ۱۵-بہمن ۱۳۰۲ف م ۱۰ اح ۲ ۱۳۰۱ف

مقصد ذیل کا حذاقت پیش اور ملاحظہ ہوئے ۔

(۱) روبکار صوبہ دار صاحب شرقی نشان (۳۲۲) مورخہ ۶ بہمن ۱۲۹۶ف

(۲) گشتی محرریہ نواب اعظم یار جنگ بہادر صوبہ دار شرقی نشان (۳۱) مورخہ ۱۳- اسفندار ۱۲۹۶ف

(۳) روبکار نواب مقتدر جنگ بہادر صوبہ دار غربی نشان (۳۷) مورخہ ۲۰ شہریور ۱۲۹۹ف

(۴) روبکار صوبہ دار صاحب جنوبی نشان (۹۹) مورخہ ۳- بہمن ۱۲۹۹ف

(۵) روبکار صاحب انسپکٹر جنرل نشان (۲۲۲) مورخہ ۲۶- شہریور ۱۲۹۹ف

(۶) روبکار صوبہ دار صاحب شمالی نشان (۳۷) مورخہ ۱۰ آذر ۱۲۹۹ف

(۷) تحریک مولوی غلام علی صاحب محرم اول تعلقدار ضلع ملکنڈہ بابت ۱۳۰۲ف

۱۱۷ رائچور کی تحریک پر یہ مسئلہ جنرل کمیٹی مال میں پیش ہوا۔ عالی جناب نواب اعلٰی المہام سرکار عالی بعد ملاحظہ فرمانے کا عدالت مندرجہ عنوان کے حسب ذیل احکام نافذ فرماتے ہیں۔

# حکم

سوای درختان متعلق آبکاری کے باقی کل ابواب ہراجی کا اقتدار منظوری بہ صراحت ذیل عہدہ داران کو حاصل رہے گا۔

## اقتدارات تحصیلداران

(۱ الف) درختان ثمرہ دار اور ماہی تالاب موضعواری و قطعات افتادہ کی گھانس کا ہراج بشرطیکہ بہ نسبت گذشتہ کوئی کمی ہوئی ہو تحصیلداران با اقتدار خود منظور کر سکتے ہیں۔

(ب) درختان جنگل کے ہراج کا اقتدار حسب مد (۲۰) تحتہ مسلک دستور العمل معتمدی مالگذاری (۷۱۹) سنہ ۱۳۰۲ھ تحصیلداران کو حاصل رہیگا۔

## اقتدارات دوم سوم تعلقداران

(۱ الف) ہراج ثمرہ درختان بار دار و ماہی تالاب موضعواری بصورت کمی سال گذشتہ باتفاق رائے تحصیلداران منظور کرنا۔

(ب) باقی کل ابواب ہراجی کے نسبت فی معاملہ ایک سو روپیہ کی رقم تک ہراج کی منظوری تحصیلات مفوضہ میں دینا بشرطیکہ فیصد دس روپیہ سے زائد کمی بہ نسبت رقم ہراج گذشتہ ہوتی ہو۔

## اقتدار تعلقداران اول

(۱ الف) تعلقداران ضلع کو فی معاملہ فیصد بیس روپیہ کی کمی تک منظوری ہراج کا

تالابات کا پانی بھی دیا جاوے۔

(۱) سالم تمام اور بلا قید وقت کے لئے ۸ روپیہ فی بیگہ (۲) صرف آبی کے لئے عہ۸ر فی بیگہ (۳) صرف تابی کے لئے ۲ روپیہ فی بیگہ (۴) باجرا کے واسطے عہ۸ر فی بیگہ (۵) جوار کے واسطے عہ۸ر فی بیگہ۔

(۳) اس مقام پر مزید توضیح بیان کیا جاتا ہے کہ اراضیات زیر تالابات پر جو محصول معین ہے وہ آیندہ مقاس ہو اسمیں کوئی اضافہ اور نہ اس میں صدر سترحوں کیوجہ سے نہ ہوگا۔ اور یہ محصول متبدہ تالاب صرف ان خاص حالتوں کے لئے ہے کہ اراضیات خارج از تحت تالاب ان غیر معمولی طور پر پانی دیا جاوے اور یہ بھی دستبند زمانہ بندوبست پختہ تک کے لئے درخواست کیا جاتا ہے کہ بعد بندوبست پختہ حسب تجویز قرارداد بندوبست پختہ عمل ہوگا۔

(۴) لیکن اراضیات مصرحہ فقرہ (۲) پر اگر کوئی اور ریٹ یا اور شرح پیسر سے اسکے خلاف کہیں معین اور مقرر ہو تو وہ تا بندوبست پختہ بدستور مقرر رہیگا اس تجویز حالیہ سے اسمیں کوئی رد و بدل نہوگا۔ یعنی مقصود یہ ہے کہ جہاں کہیں قرارداد دستبند کی ضرورت بطور جدید پیش آئے وہاں تا بندوبست پختہ اس قرارداد پر عمل ہوگا۔

## رزولیوشن نواب مدارالمہام سرکار عالی مجریہ معتمدی مالگزاری

ماخوذ از جریدہ ۲۵۔ خورداد ۱۳۲۰ف

نشان مسل صیغہ ہدایات ۱/۲ سنہ ۱۳۲۰ف

دربارہ

معافی زمین زاید برآمدہ انعامداران

نمبر ۴۳ بابت ۱۳۰۳ف / ۱۱ ۱۳ھ

مورخہ ۱۵ بہمن ۱۳۲۰ف م ۱۰ ج ۲ ۱۳۳۱ھ

مفصلہ ذیل کاغذات پیش ہو کر ملاحظہ ہوئے۔

(۸) روئداد جنرل کمیٹی مال نمبر ۱۲ مورخہ (۲) مہر ۱۳۱۰ف، فقرہ (۲۴)

صورت مرقومہ میں یہ سوال پیش ہوا تھا کہ اراضیات تحت باولی کو اگر تالاب کا
پانی دیا جاوے تو شرح دستبند تالاب کیا ہوگی جسکا تصفیہ صوبہ دار صاحب نے
ذریعہ روبکار نشان (۳۳۳) سنہ ۱۲۹۹ف کر دیا تھا اسکے بعد پھر یہ سوال پیش ہوا کہ
باغات اور جوار کے لئے کیا دستبند لیا جاویگا تو اسکا تصفیہ بھی گشتی صوبہ داری نشان
(۳۰) سنہ ۱۲۹۸ف کے ذریعہ سے ہوگیا اور اس گشتی کی ایک نقل صوبہ دار صاحب نے
سرکار کے ملاحظہ کے لئے معتمدی مال پر روانہ فرمایا جسکی نقل بھیجکر دیگر صوبہ دار صاحبوں
اور انسپکٹر جنرل مال سے رائے لیگئی تھی۔

ابھی کوئی حکم حاتم محکمہ سرکار سے جاری نہیں ہوا تھا کہ جنرل کمیٹی مال میں جناب
معتمد اول تعلقدار صاحب ضلع نلگنڈہ اسی معاملہ میں تحریک اور مثل مرتبہ محکمہ جنرل کمیٹی
میں پیش ہوئے۔

جنرل کمیٹی مال نے جو قرار دیا ہے اوسکے اوپر کاغذات مندرجہ عنوان اور آرای
جملہ عہدہ داران کے ملاحظہ فرمانے کے بعد عالیجناب مدار المہام بہادر سرکار عالی نے
احکام ذیل جاری فرمائے ہیں۔

## حکم

(۱) کسی تالاب کا پانی تا آنکہ اراضیات[۱] کی سیرابی اور جانوروں اور آدمیوں کے
ضروری اور لابدی مصارف کے اندازہ سے زائد نہو عام وقتوں اور حالتوں میں اراضیات
تحت باولی کو نہ دیا جاویگا۔ مگر غیر بند و بست شدہ تعلقات و اضلاع میں کسی خاص
حالت اور ضرورت کے وقت اول تعلقدار صاحبان اضلاع اگر ضرورت سمجھیں تو ایسا
حکم دے سکتے ہیں۔

(۲) جبکہ ضروریات مصرحہ صدر سے زیادہ پانی تالاب میں موجود ہو تو دیگر
اراضیات کے لئے عام ازینکہ تحت باولی قولی ہوں یا غیر قولی جو پانی تالاب سے دیا جائیگا
اسکا محصول دستبند بابت آب تالاب حسب ذیل لیا جاویگا بشرطیکہ باولی کے پانی کے سوای

[illegible] مالی

۳۲ [illegible] اور [illegible] دار [illegible] کوئی [illegible]
[illegible] کا ذکر ہے یا کسی اہلدار کا فیصلہ [illegible]
[illegible] انفرادی بیانین ہین [illegible] فیصلہ [illegible] زاید آمد
[illegible] حال [illegible] درج ہوا [illegible]

[illegible] ہوگا۔

[illegible] ان کے فیصلہ مین کیفیت [illegible] داری [illegible]
[illegible] بدستور بحال رہینگے۔
[illegible] (۳۹) [illegible] کی تشریح (ب) ضمن (ک) کی
[illegible] جاتی ہے جبکہ اسنادوین [illegible] درج ہوا ہو [illegible]
[illegible] رہینگے۔

---

نقل [illegible] سرکار عالی بحریہ دفتر معتمدی مالگزاری

---

نشان صیغہ ہدایات
[illegible] ۱۳۳۰ف

دربارہ

[illegible] رقم حق [illegible] بحساب [illegible] آتی وصول ہوتی
[illegible] درج ہوا ہے

نمبر ۳۵ [illegible] ۱۳۱۱ف

[illegible] ۱۳۱۱ [illegible] جمادی الثانی

[illegible] سرکار عالی [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] ۳۲ [illegible] ۱۳۱۰ [illegible]
[illegible] رقم حق [illegible] آتی وصول [illegible] متفرقات

(۱) مسل معمدی مالگذاری نمبر [illegible] واقع سال [illegible]

(۲) مسل معمد سرکار عالی و مالیات [illegible] (۳۹) [illegible]

(۳) مسل دفتر سرکار عالی و مالگذاری [illegible] (۱۲) [illegible] ۱۱ [illegible]

(۴) تحریک رای [illegible] صاحب اول تعلقدار ضلع رائچور [illegible]

(۵) روئداد جنرل کمیٹی مال نمبر (۱۴) مورخہ ۲۵ [illegible] ۱۲ [illegible]

[illegible] مسل [illegible] (۲) [illegible]

میں یہ حکم دیا گیا تھا کہ عال [illegible] اراضی انعامی میں اگر زمین [illegible] کی معافی دیجاوے اور حساب سے جو کچھ زیادہ [illegible] خالصہ کرلیجاوے۔

تعلقدار صاحب رائچور نے یہ تحریک کی کہ اس [illegible] کی [illegible] بروی دریافت ضلع میں جو رقبہ [illegible] اسی قدر [illegible] معافیداروں کو یہ عذر تھا کہ گر آلی [illegible] سابقہ [illegible] کے حساب سے اراضی عطا ہوی تھی لہذا اگر رقبہ معبوضہ بحال ہو جانا چاہئے۔

تعمیل کرنیوالے عہدہ داروں کو بھی گز ہای [illegible] کی مطابقت میں اپنا [illegible] میں لکھے جاتے ہیں بہت دشواری لاحق ہوتی تھی۔ اسلئے یہ مسئلہ جنرل کمیٹی مال میں پیش کیا گیا تھا۔

اب عالیجناب مدار المہام بہادر سرکار عالی کی جو رای بعد غور و ملاحظہ فرمانے احکام مجریۂ سابقہ و آرای ممبران جنرل کمیٹی کی قرار پای ہے وہ حسب ذیل نافذ کیجاتی ہے۔

## حکم

ف۔ جب کسی کی سند انعامی میں گر آلی سے بیگھاوں درج ہو جیسے بیگھہ جات [illegible] میں مندرج ہوں اسقدر بیگھای فی بیگھہ ایک ایکر سمجھی جاوے اور انعامدار کو ایکروں سے پیمایش کرکے دیجاوے تسیر بھی جو زمین زاید برآمد ہو وہ سرکاری خالصہ کرلیجاوے۔ اس عمل سے چونکہ انعامداروں کو بقدر ایک ثلث حصہ زیادہ ملجاتا ہے

۱۲۴

ماخذ جریدہ ۵ اعلامیہ ...

# سلسلہ احکام سرکار عالی

## صیغہ صفائی

### تاریخ ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ م ۱۰ تیر ۱۳۰۲ ف

### حکم مدار المہام سرکار عالی

بتجویز مجلس در بارہ ترمیم فقرہ (۳) ضابطہ صفائی منظور کیگئی آیندہ فقرہ مذکور کی عبارت حسب ذیل ہوگی۔

بیل اور گائے جسکا گوشت فروخت کرنا منظور ہو دن کے تین بجے ذبح ہوا کریں اور بعد جھیلنے اور صاف کرنیکے اوس گوشت کو ایسے محفوظ اور محصور مقامات مین جو چند وقتون پر صدر مہتمم صاحب صفائی بتجویز کرینگے اور جنکی تیاری کا خرچہ گاؤ قصابون کے ذمہ ہوگا اوسکو ہوا مین لٹکا دیا جائے دوسرے صبح کو وہ گوشت دوکان پر فروخت کیواسطے پہلا جایا کرے اور شام کے نو بجے تک فروخت ہو۔ اور اوسکے بعد اوسکی فروخت ممنوع سمجھی جائے بہ آسانی جو گاؤ قصابون کے حق مین کیگئی ہے اوس کے بعد کوئی ایسا جانور وہ ذبح کرنیکے مجاز نہ ہونگے جسکو پہلے سے ڈاکٹر صفائی دیکھکر پسند کرکے اوسپر نشان نہ لگا دین۔ جو انتظام معاینہ جانوران اور اوسپر نشانی لگانے سے متعلق ہوگا وہ صدر مہتمم صاحب صفائی مقرر دینگے۔

### علاقہ مال و فینانس

### شاخ فینانس

۱۲۳

مین جمع ہوتی ہے اسکا خرچ موازنہ مین شریک ہونے سے وقت ہوتی ہے اسکے متعلق تعلقدار صاحب موصوف کی رائے ہے کہ جسقدر رقم حق مذکور کے موازنہ مین جمع ہوتی ہے وہ تمام خرچ موازنہ مین رکہی جاوے اگر آمدنی حق مذکور ایک ایسی آمدنی ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ حتی الامکان اسکی بچت رہے برخلاف اسکے کسی ضلع مین اسکی معقول آمدنی محفوظ رہتی ہے اور کسی ضلع مین آمدنی سے زیادہ خرچ ہوتا ہے چونکہ ایسی کل ضبطیات اور عام نگرانی اور انتظام وصول مالگزاری کا تعلق دفتر مالگزاری سے ہے لہذا اسکے خرچ و نگرانی کے اصول بھی دفتر مذکور سے طے ہوجانا چاہیئے۔ پس اضلاع مین جو مختلف خرچ کا عمل ہے اسکی یکسانی کے لئے یہ قرارداد ہونا چاہیئے کہ حق مذکور کی کل آمدنی کا نصف حصہ اخراجات کے موازنہ مین رکہا جاوے اور اس سے زیادہ کسی حال مین خرچ ہوا کرے اور اسقدر اندازہ منظوری سرکار خرچ ہوا کرے اگر اتفاقاً کسی خاص ضرورت یا مصالح سے اخراجات کی مد موازنہ سے زیادہ ہوجاوے تو بقدر زائد اصل آمدنی سے ایسے خرچ جاری کئے جاوین۔

اس تحریک کے پیش و بعد ملاحظہ فرمانے کے بعد عالیجناب مدار المہام سرکار عالی حسب ذیل حکم نافذ فرماتے ہین۔

## حکم

نصف رقم خرچ کے لئے موازنہ مین رکہی جا[illegible] اور [illegible] منظوری [illegible] مالگزاری ہوا کرے جسوقت اخراجات [illegible] خواہ [illegible] ہو [illegible] سے نگرانی رہ سکیگی۔ اور جہان کہ تعلقدار ضلع کو حالات خاص کے لحاظ سے نصف سے زیادہ رقم خرچ کے لئے درکار ہو وہ اپنا موازنہ اوسکے وا[illegible] بدرج وجوہ سرکار مین پیش کرنے کے مجاز ہین۔

گشتی مذکور کا منشا مبنی بر سہولت کار اور صدر محاسب سرکار عالی کو بھی اوس سے اتفاق ہے لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ جملہ مہتممان خزاین پر بھی گشتی مذکور کی تعمیل واجب ہے۔ بحکم مجاز سماعت مرافعہ کے حکم پر رقم جرمانہ جمع شدہ بلا قید مدت واپس ہوا کرے۔

ف ۲ مفتی بجواب مراسلہ شعبان ۱۴ ء شاخ عام مورخہ ۲۸ ۔ دے سنہ ۱۳۱۷ ف صدر محاسبی سرکار عالی سے دفتر ہر مرتبہ ... فقط

# علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ

ماخوذ جریدہ اعلامیہ ... سنہ ۱۳۱۷ ف

## (صیغہ عدالت)

### تاریخ ۲۲ شوال سنہ ۱۳۱۱ھ مطابق ۲۰ خورداد سنہ ۱۳۰۳ ف

### حکم مدار المہام سرکار عالی

بر رائے سفارش مجلس عالیہ عدالت و تحریک اظہار صدر المہام صوبہ دار اورنگ آباد مولوی ... شد صدف یں ... ہزار روپیہ سے کی مالیت کے مقدمات کی سماعت و انفصال کا اقتدار دیا جاتا

### تاریخ ۱ ۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۱ھ مطابق غرہ تیر سنہ ۱۳۰۳ ف

### حکم مدار المہام سرکار عالی

بوجہ انتقال راجہ صاحب سمستان کوکنٹہ تعلقہ ضلع لنگسگور سمستان ضبط ہوگیا تھا۔

چونکہ بندگان اعلیحضرت مدظلہم العالی سے سمستان مذکور رانی ... کو مرحمت ... تمام بحال ہوگیا ہے لہذا اقتدارات عدالتی جو راجہ صاحب متوفی کو حاصل تھے رانی ... دیا جاتا ہے

# تاریخ ۸- شوال ۱۳۱۱ھ م ۱۰ خورداد ۱۳۰۳ف

## منی منٹ معتمد

نقل گشتی معتمد مدار المہام سرکار عالی علاقہ فینانس (نشان فینانس) واقع ۱۸- رمضان ۱۳۱۱ھ مطابق ۲۲ اردی بہشت ۱۳۰۳ف

# نشان گشتی (۲)

## مقدمہ

عدم ضرورت حکم محکمہ اعلے بنسبت واپسی جرمانہ۔
مجوزہ محکمہ مجاز

---

حسب الحکم مدار المہام سرکار عالی۔
منجانب اعظم یار جنگ بہادر معتمد مال و فینانس۔
برای اطلاع جمیع مہتممان خزاین ممالک محروسہ سرکار عالی۔

---

مجلس عالیہ عدالت سے بمنظوری سرکار گشتی نشان فوجداری (۲۸) مورخہ ۱۹- آبان ۱۲۹۵ف میں یہ حکم جاری ہوئی کہ آیندہ سے جب محکمہ مجاز سماعت مرافعہ سے حکم جرمانہ بنسبت کسی مدعی علیہ فوجداری کے منسوخ کیا جاوے اور ادای تنسیخ کیوجہہ سے جرمانہ جمع شدہ کی واپسی لازم آوے تو ایسی حالت میں گو کتنی ہی مدت جرمانہ جمع ہوکر گذری ہو اوس جرمانہ کے واپسی کے لئے منظوری محکمہ اعلیٰ کی ضرور نہیں ہے اسواسطے کہ جب محکمہ مجاز سماعت مرافعہ کو اختیار تنسیخ حکم جرمانہ حاصل ہے تو یہہ ہی اختیار ضمناً واسطے واپسی حکم جرمانہ کے بھی کافی ہے" چونکہ گشتی مذکور کی تعمیل صرف محکمہ ہاے علاقہ عدالت پر فرض ہے لہذا صوبہ دار صاحب صوبہ شرقی سے بہ حیثیت افسر علاقہ مال استفسار پر مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر بلا قید میعاد اس گشتی کی تعمیل کرائی جاوے تو یہہ حکم بذریعہ محکمہ فینانس جاری ہونا چاہئے۔

دفعہ ۲ ... اور اس کا جواب ... ہوگا۔

دفعہ ۳ ... [illegible]

# روئداد پیشی نواب مدار المہام سرکار عالی مجریہ معتمدی مالگزاری

نشان مثل صیغہ ہدایات

۱۳۰۲ ف

## دربارہ

سررشتہ انعام کے متعلق جو آراضیات ضبط ہوں ان کے متعلق ... بندوبست کیا جاوے

نمبر ۱۲ بابت ۱۳۰۱ ف مسل ۱۳۰۲ ف

مورخہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۵ بہمن ۱۳۰۲ ف

کاغذات متعلقہ پیش ہوکر ملاحظہ ہوئے۔

(۱) ... معتمدی مالگزاری نشانی ۱۲ بابت ۱۳۰۲ ف

(۲) ... معتمدی مال نشانی ۱ بابت ۱۲۹۹ ف

(۳) الیضاً نشانی ۲۰ بابت ۱۲۹۹ ف ضمن ...

(۴) الیضاً نشانی ۳۶ بابت ۱۲۹۹ ف

(۵) فقرہ (۵) گشتی نشانی ۵ بابت ۱۲۹۹ ف

(۶) گشتی معتمدی مال نشانی ۱۲ بابت ۱۳۰۰ ف

(۷) تحریک ... رای ... صاحب اول تعلقہ دار ... بابت ۱۳۰۲ ف

(۸) روئداد جنرل کمیٹی مال بابت ۱۳۰۰ ف

... ۱۳۰۱ ف ... معتمدی مالگزاری ... گشتی جاری ہوئی تھی کہ جو آراضیات سررشتہ انعام سے ...

کو ملائے جاتے ہیں انکو فوجداری اور دیوانی کے عدالتوں کا نصف اور فیصل کرنے کی بھی ... ضلع کے اقتدارات حاصل رہینگے اور اون کے تجاویز کا مرافعہ صدر عدالت صوبہ گلبرگہ میں رجوع ہوا کریگا اور عدالتی تنقیحات ماہانہ اور سہ ماہی و ششماہی و سالانہ وغیرہ علاقہ مستان بھی حسب ضابطہ صدر عدالت میں روانہ ہوتے رہینگے

سنہ ۱۳۴۲ف جریدہ اعلامیہ

# رزولیوشن نواب مدار المہام سرکار عالی بحریہ معتمدی مالگزاری

نشان مثل ... بابت سنہ ۱۳۴۲ف

## دربارہ

حدود و تعلقات آراضی جاگیرات و پرگنوں کا ٹوالنا ... بابت ۱۳۲۱ف مورخہ ۵ ابہمن سنہ ۱۳۲۱ف مطابق ... سنہ ۱۳۴۱ ہجری

کاغذات تفصیلذیل پیش اور ملاحظہ ہوئے

(۱) تحریک راجہ ... پرشاد صاحب اول تعلقدار ضلع رائچور کا فقرہ (۲۷)

(۲) روئداد جنرل کمیٹی مال نمبر (۱۲) مورخہ ۱۰ ... سنہ ۱۳۴۲ف فقرہ (۱۶)

اول تعلقدار ضلع رائچور نے جنرل کمیٹی مال میں یہ تحریک پیش کی تھی کہ ضلع مذکور کے تعلقداروں میں ... مانوی اور دیودرگ تعلقات کے تجارے اور ... تو وہ کئی حصوں میں ... ہوگئے ہیں جو ایک ہی ... اور اس وجہ سے احتمال ہے کہ حدود ... مالگزاری ... جاوین جنرل کمیٹی نے اس معاملہ کے متعلق ... کیا ہے اس کے ملاحظہ فرمانیکے بعد نواب مدار المہام سرکار عالی حسب ذیل حکم صادر فرماتے ہیں

## حکم

**ف ۱** سنگی کے ... حدود ... ایک ... کے ... اور ... کی ... حدود و تعلقات کا ... ہوسکیں ... کا ... اگر حدود ... تو ... یا دیں وہاں ... کی ضرورت نہیں ہے اگر ... تو ... سے ... ہو ... آنکی ... حدود ... کا ... اٹھانا پڑیگا جو سرکار اور کاشتکار دونوں کے حق میں نقصان رساں ہے

سکے ساتھ کمی دبارہ ایک درجہ صرف دو نشپت تک اوسکا بند و لبست کیا جاوے ۔ نہ زائد اس سے ۔

# رزولیوشن نواب مدار المہام بہادر سرکار عالی محکمہ معتمدی مالگزاری

نشان صیغہ ہدایات

۶/۸ سنہ ۱۳۰۲ ف

## دربارہ

اجرار قواعد باولیان جدید واقع اضلاع تلنگان غیر بند و لبست شدہ

نمبر ۳۵ — بابت ۱۳۰۲ / ۱۱ / ۱۳ مر ف

مفصلہ کاغذات پیش اور ملاحظہ ہوئے ۔

(۱) قواعد متعلقہ جدید باولیہائے اضلاع اندور و بیدک مرتبہ مسٹر اسے جی ڈنلاپ صاحب بہادر مہتمم بند و لبست ۔

(۲) قواعد متعلقہ جدید باولیہائے اضلاع تلنگان غیر بند و لبست شدہ مرتبہ مولوی محمد عبد القادر صاحب اول تعلقدار ضلع ورنگل ۔

(۳) قواعد متعلقہ جدید باولیہائے اضلاع رائچور و گلبرگہ مرتبہ مسٹر اسے جی ڈنلاپ صاحب بہادر ناظم بند و لبست

(۴) روئداد جنرل کمیٹی مال نمبر ۱۴ مورخہ ۲۵ مہر سنہ ۱۳۰۲ ف

اس غرض سے کہ اضلاع اندور و بیدک میں جدید باولیان بکثرت کہودی جاوین بضمن قواعد بند و لبست اضلاع مذکورہ سرکار سے قواعد متعلقہ باولیان مرتبہ ناظم صاحب بند و لبست کی اشاعت کی منظوری ہوئی تھی جو مختص تھی اونہیں ہر دو اضلاع کے ساتھ جہان پختہ بند و لبست کی کارروائی جاری ہے ۔

اوس کے بعد بدین نظر کہ ضلع رائچور و گلبرگہ کی شمالی زمینیات مین جدید باولیان کہودی جائین سنہ ۱۳۰۰ ف مین خاص اضلاع مذکرہ کے لئے جدید قواعد قواعد بند و لبست ماتیہ کاشت تری اضلاع مذکورہ جسکو ناظم صاحب بند و لبست نے جان کر اسوجہ سے مرتب فرمایا تھا کہ ان

ضبط ہون بشرط خواہش اونہین قابضین سے سالقہ بکمی و بارہ ایک درجہ بندوبست کیا جاسے جو
قبل ضبطی اون کے قابض اور انعامدار تھے اگر وہ زمین انعامی اوسی درجہ کے دبارہ کی ہو اور
اوس سے کم درجہ نہ ہو توفی روپیہ ۲ر کے حساب سے دبارہ مقرر کیا جاویگا اور سررشتہ بندوبست
سے بھی یہی رعایت برتی جاویگی۔

اس گشتی کے متعلق راے للتا پرشاد صاحب اول تعلقدار ضلع رایچور نے اس اعتراض کی
سابقہ جنرل کمیٹی مال مین تحریک پیش کی کہ جب انعامدار کو آراضی انعام پانیکا مستحق سررشتہ انعام
نے نہین سمجھکر خالصہ کا حکم دیا تو پہر یہہ رعایت غیر ضروری ہے چنانچہ جنرل کمیٹی مال مین مسٹر ڈنلاپ
صاحب بہادر و دیگر ممبرون نے ان گشتیون کی تنسیخ کی رائے پیش کی ہے کہ

جب سررشتہ انعام سے کسی انعامدار کا دعوے خارج کیا جاوے تو پہر اوسکے ساتھ رعایت
کرنا اس لیئے غیر ضروری ہے کہ اوس سے کاغذات مین بڑی دشواری ہوتی ہے اور سررشتہ
بندوبست مین بھی کوئی ایسا دبارہ نہین ہے کہ جو آراضی کو فی روپیہ ۲ر کم کرکے کسی شخص کو
دلایا جاوے اور سوا اسکے ہزارون انعام ایسے ہین کہ جو مدت دراز سے ضبط اور جنگی رقم
سرکار مین داخل ہوتی ہے۔ اگر اسقدر مدت کے بعد کسی انعامدار کا دعوے خارج کر دیا گیا اور
زمین انعام جو خالصہ ہو چکی ہے پہر انعامدار کے قبضہ مین دیدیا جاوے تو فی روپیہ ۲ر کے حساب
سے اوسقدر مدت کی رقم انعامدار کو دلا دینی ہوگی جس سے کاغذات سرکاری مین بڑی پیچیدگی
ہوگی اور سوا اسکے احکام مندرجہ بالا مین اس رعایت کی میعاد کا انحصار بھی نہین کیا گیا ہے
اگر ایسی غیر منقطع سلسلون تک جاری ہے جیسے دوا [illegible] کے لیئے بھی متصور ہوسکتا ہے گویا فی روپیہ
۲ر انعام بحال رکھا جاوے [illegible] عمل کا غذات انعام مین نہین تہا بلکہ کاغذات متعلقہ [illegible] مال مین
قایم و مسلسل جاری رہتا ہے کیونکہ معاشداران کا ذریعہ معاش ضبط کر لیا جاتا ہے تو اون کے
ساتھ اوس عرصہ تک رعایت ملحوظ ہے جبتک کہ اونکو کسی وجہ معیشت و اصلاح حالت کا
موقع ملے بنا بر علیہ نواب مدار المہام سرکار عالی بعد ملاحظہ کاغذات مندرجہ بالا و رائے پیش
کردہ مندرجہ عنوان حسب ذیل حکم صادر فرماتی ہین۔

## حکم

جو آراضیات انعام سررشتہ انعام سے ضبط ہون بشرط خواہش اونہین قابضین آراضی انعام کے

# قواعد متعلقہ باولیہای جدید پاس شدہ برای اضلاع ممالک محروسہ بندوبست شدہ

اس غرض سے کہ اضلاع ممالک محروسہ بندوبست شدہ میں نئی باولیاں کہودی جاویں جنہیں سرکار اور رعایا دونوں کا فائدہ ہر طرح متصور ہے سرکار قواعد مفصلہ ذیل نافذ فرماتی ہے۔

**دفعہ ۱** ان قواعد کے اغراض کے لئے باولیون کی تین قسم قایم کیجاتی ہیں اور ان کے لئے جدا جدا شرائط لگائے گئے ہیں

(الف) باولی جو آراضی بنجر میں کہودی جاوے

(ب) باولی جو آراضی خشکی مزروعہ یا افتادہ میں کہودی جاوے۔

(ج) باولی جو تحت کنٹہ کہودی جاوے۔

**دفعہ ۲** جو شخص آراضی بنجر میں اپنی ذاتی سرمایہ سے نئی باولی کہودنا چاہے تو اوسے حسب شرائط ذیل قول دیا جاویگا

(۱) زمین خشکی کے دہارہ سے پندرہ سال تک افتادہ پر بروئے قواعد دستورالعمل بنجر دیجاویگی۔

(۲) دوسرے پندرہ سال کے لئے خشکی کا دو چند دہارہ اسقدر زمین تحت باولی کیواسطے جو سیراب ہو لیا جاویگا۔ باقی آراضی خشکی کا دہارہ لیا جاویگا۔

**دفعہ ۳** جو شخص آراضی مزروعہ یا افتادہ میں اپنی ذاتی سرمایہ سے نئی باولی کہودنا چاہے تو اوسی حسب شرائط ذیل قول دیا جاویگا۔

(۱) پندرہ سال تک خشکی کے دہارہ پر۔

(۲) دوسرے پندرہ سال تک زمین سیراب شدہ پر دو چند خشکی کا دہارا لیا جاویگا۔

(۳) تیس برس کے بعد سالم دہارہ باولی کا لیا جاویگا۔

**دفعہ ۴** جو شخص آراضی تحت کنٹہ میں اپنی ذاتی سرمایہ سے نئی باولی کہودنا چاہے تو اوسے حسب شرائط ذیل قول دیا جاویگا۔

(۱) پندرہ سال فصل تابی معاف رہیگی اگر اوس زمین میں کسی سال آبی نہو تو تابی میں صرف خشکی کا دہارہ لیا جاویگا۔

(۲) دوسرے پندرہ سال تک فصل تابی میں نصف دہارہ باولی کا لیا جاویگا۔

(۳) تیس برس کے بعد فصل تابی میں باولی کا پورا دہارہ لیا جاویگا۔

دونون اضلاع کی حالت اضلاع مرہٹواڑی اور اضلاع تلنگانہ سے مختلف ہے منظور کیگئی ہے
چونکہ ان اضلاع میں کسی قدر ورثہ میں ان جدید قواعد سے متعلق پوری کامیابی ہو رہی ہے
[illegible] ہر سال [illegible] اضلاع [illegible] شدہ تلنگانہ [illegible]
[illegible] پاس کر لیے [illegible] کی غرض سے [illegible]
بعد ملاحظہ فرمانے قواعد پیش شدہ [illegible] مدار المہام سرکار عالی نواب [illegible]
امور رعایا سے ذیل احکام نافذ فرمائے گئے ہیں۔

## حکم

(۱) قواعد متعلقہ [illegible] جدید منسلکہ [illegible] لیجسلیٹو کونسل سے بھی پاس کیا گیا ہے
[illegible] اضلاع تلنگانہ [illegible] شدہ ہے — ورنگل — ایلگندل — محبوب نگر — نلگنڈہ — [illegible]
[illegible] متعلق اور نافذ ہونگے اور جدید [illegible] کا قول [illegible] کے مرافق
[illegible] تاآنکہ کوئی خاص اور رعایتی قواعد جدید سرکار سے نافذ ہوں۔
(۲) اضلاع [illegible] جہان بندوبست [illegible] ہو چکا ہے [illegible] قواعد
[illegible] قریب قواعد جاری ہیں اس لیے اس جدید قواعد کا کوئی اثر ان اضلاع میں رعایا
[illegible] پر نہ پڑیگا۔
(۳) ان قواعد کے اجرا کے بعد [illegible] کے قول و [illegible] کے بارہ میں جو گشتی کہ
[illegible] جنگلات [illegible] اپنی [illegible] داری [illegible] دی تھی اور جسکی منظوری سرکار سے بھی ہوئی
[illegible] منسوخ العمل سمجھی جاویگی۔
اس عبارت سے [illegible] ہوگا [illegible] کسی کاشتکار کو ان قواعد کے نفاذ سے پہلے کسی خاص
[illegible] شرائط کے ساتھ قول دیا گیا ہو اسپر کوئی اثر ان قواعد کا پڑیگا بلکہ ان قولوں
[illegible] شرائط کی پابندی [illegible] شروط و معاہدہ کے ساتھ انتظام کیا گیا ہو۔

دفعات جو قوانین دیہی سرکار سے متعلق ہیں ان کو فیلیط احکام مروجہ متعلقہ شریفہ سمجھے۔

# نقل مراسلہ دفتر سررشتہ مالگزاری سرکار عالی واقع ۱۴ شوال ۱۳۱۲ھ

نشان گشتی (۶)

مطابق ۲۶ خورداد ۱۳۰۴ ف

نشان متعلقہ ہدایات

بابتہ سنہ ۱۳۰۴ ف

بجانب مولوی سید غلام رسول منصرم محمد

بستخط جمیع عہدہ داران مالگزاری ممالک سرکار عالی

**مقدمہ**

وصول رقم سود و وعدہ خلافی شراب و افیون و گانجہ وغیرہ

صوبہ دار صاحب صوبہ شرقی نے یہ تحریک پیش کی کہ تخفیف ابواب و معاملات براہی پر سود و وعدہ خلافی لینا موجب پیچیدگی حسابات اور انواع و قتوں کا ہے اس لئے یا تو بالکل سود و وعدہ خلافی معاف فرمایا جاوے یا صرف چند ابواب کے بقایا پر لیا جاوے۔

اس تحریک کے پیش ہونے پر دوسرے صوبہ دار صاحبان و صاحب انسپکٹر جنرل مال کی آراء پیش شدہ کے ملاحظہ ہونے اور نواب مدار المہام سرکار عالی کی منظوری حاصل کرنے کے بعد حسب ذیل حکم دیا جاتا ہے۔

**دفعہ ۱** چونکہ بقایا رقم مالگزاری پر سود و وعدہ خلافی کا لینا بموجب گشتی دفتر معتمدی مدار المہام سرکار عالی نشان ۶۶ واقع ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۱۱ھ منع کیا گیا ہے۔ لہذا باستثنائے بقایا مذکورہ ابواب شراب سیندھی، گانجہ، سیندھی، افیون، گانجہ، پیشکش، متعلقہ ہر قسم کے آئندہ بقایا پر سود و وعدہ خلافی لیا جاوے۔

**دفعہ ۲** کسی دوسرے ابواب پر بھی کہ جس کی رقم پانسو روپے سے کم نہ ہو سود لیا جاوے تعلقداران اضلاع کو یہ اقتدار دیا جاتا ہے کہ اگر وہ بطور سزا کے مناسب خیال کریں تو پانسو روپے کی رقم پر بھی سود و وعدہ خلافی وصول کر سکتے ہیں۔

**دفعہ ۳** اس کی ایک ایک نقل تعمیلاً جمیع عہدہ داران مالگزاری کی خدمت میں بھیجی جاوے

## تشریح

فصل آبی کے سلسلے کی معافی نہ دیجائیگی ان حالتوں میں جبکہ کاشت ہوگیا ہو اور پیداوار قولی باولی سے ہوئی ہو۔ ... ان دونوں صورتوں میں خاص طور پر معاف کیا جا ریگا۔

**ف ۵** جو قصبات اراضی تحت تالاب یا نہر عینی یا ذاتی سرمایہ سے باولی کھود کر تیار کرواسکو حسب شرائط ذیل قول دیا جاویگا

(۱) مالی مدت مذکور تک کہ تالاب میں پانی موجود رہے۔

(۲) اگر تالاب میں پانی موجود ہو تو پیداوار آبی کی جمع پر کوئی تخفیف نہ کیجاویگی۔

(۳) اگر زمین زراعتی لیا جائے اور باولی سے باولی تیار کیگئی ہو اور اوس میں ایسی صورت میں جمع صادر کی ہو تو پندرہ سال تک مالک کو معافی دیجائیگی اور پندرہ سال میں نصف باولی کا دہارہ لیا جاویگا۔ پندرہ برس کے بعد پورا دہارہ لیا جاویگا۔

## تشریح

اگر کسی سال تالاب خشک ہو جاوے اور فصل آبی کا قول باولی سے سیراب کیجاوے تو جمعبندی کیوقت نصف دہارہ معمولی معاف کیا جاویگا علیٰ ہذا اگر تالاب یا نہر میں تابی کے لیئے پانی موجود نہو اور وہ قولی باولی سے سیراب ہو تو نصف دہارہ معمولی لیا جاویگا۔

**ف ۶** قواعد بالا نافذ ہونے سے قبل جو باولیاں قائم ہوں اور ایسی باولیوں کیلئے جو زائد مدت سے ہوں اور جنکی مرمت بغیر رقم صرف کئے نہ ہوسکتی ہو ایسے باولیوں کیلئے شرائط ذیل پر قول دیا جائیگا۔

(۱) اول پنج سالہ خشکی کا دہارہ — (۲) پانچ سال کے بعد پورا باولی کا دہارا لیا جاویگا۔

**ف** قولدار کو لازم ہوگا کہ پانچ سال کے اندر باولی کا ٹھیک پختہ تیار کرادے نیز اوسی مدت میں واجب ہوگا کہ باولی کو قول کی میعاد کے اختتام تک درست حالت میں رکھے۔

اگر قولدار امور مذکرہ بالا میں سے کسی امر کے انجام دہی میں غفلت کرے تو سال دوم سے سالم دہارہ باولی کا اوس سے لیا جاویگا اور تعلقدار ضلع کو اختیار رہیگا کہ وہ قول کو بصورت مناسب فسخ کردے۔

**ف ۸** ایسی باولیوں کے قول دینے کے تحصیلدار مجاز ہونگے۔

**ف ۹** قواعد ہذا کے نافذ ہونے تک موروثی باولیوں کا دہارہ حسب قسم بندوبست اور جہاں بندوبست نہ ہوا ہو وہاں اوسط دہارہ کی منظوری سے بلا لحاظ جنس کے قائم کیا جاویگا تاکہ موروثی باولی کو سبب سے کوئی زیادہ رقم نہیں لیجاویگی

تجارت کے لئے راستون کو کشادہ کرنا ہو تو خاص طور سے اسمین لحاظ کیا جائے کہ منصبدار اور انعامدار کو زمین کا معاوضہ دیکر بعد حصول منظوری ایسا انتظام کیا جانا چاہئے۔ واسطے خاص مقدمات کے عہدہ داران بدولت عدالت کیتیون پر بھی حسب صراحت بالا اس حکم کی پوری تعمیل کریں۔ فقط

## علاقہ عدالت وکوتوالی وامور عامہ

## (صیغہ عدالت)

## تاریخ ۴۔ ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ م ۳۔ تیر ماہ الٰہی ۱۳۰۳ف

## حکم مدار المہام سرکار عالی

حضرت سید شاہ عبدالرزاق صاحب قدس سرہٗ قادری

سید شاہ جمال الدین احمد صاحب قادری الملتانی سجادہ درگاہ واقع قصبہ بیدر کو انکی جاگیر وزمین انعام کی رعایا کے مقدمات کے انفصال کے لئے فوجداری میں بدرجہ سیوم کے اور دیوانی میں مثل تحصیلداران ایک سو روپیہ تک کی مالیت کی مقدمات کی سماعت وانفصال کے اختیارات دیئے گئے شاہ صاحب تجویز مقدمات کی اپنی ذات سے کرینگے اور انکا مرافعہ عدالت ضلع میں رجوع ہوگا۔ اور مسل جات سالانہ بھی حسب ضابطہ عدالت ضلع میں روانہ ہوتے رہیں گے۔

## تاریخ ۶۔ ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ م ۵۔ تیر ماہ الٰہی ۱۳۰۳ف

## منجانب معتمد

نقل مراسلہ محکمہ سرکار عالی علاقہ عدالت وکوتوالی وامور عامہ واقع ۵ تیر ۱۳۰۳ف مطابق ۶ ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ

نشان

(۱۴۸)

# علاقۂ مجلس مالگزاری

## تاریخ ۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۱ھ مطابق ۵ تیر سنہ ۱۳۰۳ف

نشانات گشتی (۷) نشان مثل صیغہ ہدایات
۱۹/۹ بابتہ سنہ ۱۳۰۱ف

## مقدمہ

جناب مولوی سید غلام رسول معتمد
بنام جمیع عہدہ داران مالگزاری۔ } توسیع راستہ و عدم اخذ محصول زمین وضع شدہ

ناظم صاحب بندوبست نے یہ تحریک پیش کی کہ اکثر دیہات میں راستہ بہت چھوٹا بلکہ بعض دیہات میں مطلق نہیں ہوتا ہے اور جب زراعت ہو جاتی ہے تو آمد و رفت بہی مسدود ہوتی ہے اور جس زمین سے راستہ نکالا جاتا ہے تو اُن کے قابضین راضی نہیں ہوتے لہذا سررشتہ بندوبست کو ایک جریب تک نیا راستہ قایم کرنے یا تنگ راستوں کو کشادہ کرنیکا اختیار دیا جاوے۔

اسپر تمام صوبہ داران صاحبوں کی رائیں طلب اور ملاحظہ ہونیکے بعد حسب ذیل حکم دیا جاتا ہے۔
سررشتہ بندوبست کو اختیار دیا جاتا ہے کہ باستصواب و استمزاج و اجازت اعلی افسر صوبہ و ضلع جس سے وہ صوبہ داران و تعلقداران ہیں۔ جن مواضع خالصہ میں مطلق راستہ نہو وہاں نیا راستہ قایم کریں اور جن دیہات خالصہ کے راستے تنگ ہوں انکو ایک جریب تک کشادہ کریں اور جبکہ بندوبست سے راستہ قایم ہو جاوے تو اون نمبروں کی اطلاع تحصیل کو دیجاوے تاکہ جمعبندی پختہ کے وقت قابضان اراضی سے راستہ میں شریک شدہ زمین کا محصول طلب نکرے اور سالانہ جمعبندی میں معافی کا عمل کیا جاوے مگر قبل از عمل معافی موضع واری تختہ بتوسط محکمہ صوبہ داری مجلس مال میں روانہ کرکے منظوری حاصل کیا جاوے۔

(۲) جو راستے کہ متعلقہ اور انعامی زمینداری پر ہیں اون میں کوئی مداخلت نکیجاوے۔
اوسکو اسی حالت میں چھوڑ دینا چاہیئے جیسے کہ اب ہیں۔ ہاں اگر کسی خاص مقدمہ میں جیسا کہ

ناظم صاحب مجالس اضلاع نے تحریک کی کہ قیدیان مستقی کے ساتھ فی وردکم [illegible] ایک جوان ننگا جو مقرر ہوتا ہے اوس سے کافی حراست نہیں ہوتی اس [illegible] فرار قیدیان زیادہ وقوع میں آتی ہیں - فی چار قیدی دو جوان مقرر رہنا چاہیں [illegible] بلدہ نے اطلاع دی کہ قیدیون کو مشقت پر بھیجنے کی نسبت آیا سرکار سے کوئی قاعدہ [illegible] [illegible] ہے کس کس میعاد کے قیدی بیرون محبس مشقت پر بھیجے جائیں اس [illegible] قاعدہ [illegible] جاری ہونا چاہیئے -

فقرہ (۱۷) ضمن (۴) دستور العمل محولہ مین بنسبت تقرر جوانان ننگانی صرف اسقدر لکھا ہوا که [illegible] اگر و انگوں قیدیان برائے کار مرمت و تعمیر وغیرہ بیرون محبس فرود افتد برای حفاظت آنها صدر المہام عدالت اختیار است که جوانان ننگانی را بحساب چار نفر قیدیان یک جوان ماہواری ششش روپیہ و برائے دوازدہ نفر جوان یک دفعدار ماہواری ده روپیہ بالرشا ہره مقرر سازند -




(۱) فی چار قیدی یک جوان بھیجنے کا طریقہ جواتک جاری ہے اسمین تبدیل کی ضرورت نہین ہے
(۲) قیدیون کو وردکم پر بھیجنے کے لیئے انتخاب کرنا جس محبس مین مہتمم مقرر ہین اون [illegible] مہتمم کے ذمہ ورنہ دار وغہ محبس کے ذمہ ہوگا -
(۳) شریر النفس - بدمعاش - دایم الحبس - خانہ بدوش قیدی اور نیز وہ قیدی جنکو محبس مین داخل ہوکر تین ماہ سے کم مدت ہوئی ہو وردکم پر نہ بھیجے جائینگے -
(۴) مقامات مخدوش جہان ندی نالہ ہو یا جنگل اور پہاڑ اور جہاڑی کا [illegible] یا ایسے مقامات جو آبادی سے کئی میل کے فاصلون پر ہون وہان کوئی قیدی وردکم پر نہ بھیجا جائیگا -
۵ - نیک رویہ قیدی جنکی میعاد باقی ماندہ تین سال سے زاید نہ ہو وردکم پر بھیجے جاسکینگے -
(۶) - وردکم پر قیدی پابجولان بھیجے جائینگے
(۷) وردکم پر حراست کے لئے قیدیون کے ساتھ جو جوان بھیجے جائین وہ کمسن اور [illegible] دکمزور نہون بلکہ ایسے جوان بھیجے جائین جو مستعد توانا و تندرست ہون ، اور جنکی عمر [illegible] سال سے کم اور پچاس سال سے زاید نہو اور کسی قسم کے نشہ وغیرہ کے عادی نہون -

از طرف نواب عماد جنگ بہادر معتمد سرکار عالی }
بنام صاحب اسسٹنٹ جنرل ریونیو و اسٹامپ سرکار عالی }

سرکیولر
ذمہ داری دربارہ فروخت کاغذ اسٹامپ

حسب الحکم مدار المہام سرکار عالی — بجواب مراسلہ نشان ( ) مورخہ ۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۳ھ
نگارش ہے کہ استفسار بین صوبہ داران و صاحبان ہر چہار صوبہ جات سے بھی رائے لی گئی تھی —
صوبہ داران صاحبان بیدر و رائچور و گلبرگہ کی رایوں کا ماحصل یہ ہے کہ عمل کچہری دوم
و سوم تعلقداران و نوطہ داران کے جو عملہ اسٹامپ کے داریوں اور فروخت سے بری
نہیں ہیں مستحق ہیں نہ خزانہ ضلع — کیونکہ خزانہ دار و عملہ اسسٹنٹ کمیشن کا مستحق
ہو سکتا ہے — جبتک کہ کاغذات اس کے تحویل و ذمہ داری میں رہتا ہے — لہذا عالیجناب
نواب مدار المہام سرکار عالی باتفاق رائے ہر سہ صوبہ داران صاحبان ارشاد فرماتے ہیں کہ
آئندہ سے کمیشن فروخت کاغذ اسٹامپ عملہ کچہری دوم و سوم تعلقداران اور نوطہ داران تحصیل
کو ملنی چاہئیں — اس کے موافق تعمیل کیجائے

نقل مثل ایک ایک ہر چہار صوبہ داران صاحبان کی خدمت میں مرسل ہے —

# رزولیوشن نواب مدار المہام بہادر سرکار عالی

## مجریہ محکمہ صدر عدالت و کوتوالی و امور عامہ

نمبر ۳ متفرقات بابت سنہ ۱۳۰۳ف — مورخہ ۱۰ تیر سنہ ۱۲۹۵ف

۱۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۳ھ

کاغذات مفصلہ ذیل پیش اور ملاحظہ ہوئے —

(۱) مراسلہ ناظم مجالس اضلاع نشان ۱۶۶ مورخہ ۲۷ — دے سنہ ۱۲۹۵ف موسومہ دفتر معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ —

(۲) مراسلہ صدر مہتمم مجالس بلدہ نشان ۲۳۹ مورخہ یکم امرداد سنہ ۱۲۹۶ف

(۳) فقرہ (۶۱) ضمن (۴۱) دستور العمل صدر المہام عدالت مطبوعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۴ رجب سنہ ۱۳۰۲ھ

معاف ہو۔ یہ حکم جاری فرمایا جاوے کہ اونکو جسقدر کاغذ مطلوب ہوں اوسکی اجرت معینہ اونکا
خزانہ سرکاری میں جمع ہو اوس سکے قریب ہو داخل کریں اور اونکی رسید اپنے مطالبہ کے ساتھ
دفتر کاغذ مہور پر بھیجدیں دفتر مذکور اوس رسید کے وصول ہونے پر بلا طلب رقم کاغذ مہور جاری
کردیگا تاکہ کارروائی دفتر و انتظام میں سہولت و سرعت حاصل ہو اس تحریک سے اسسٹنٹ اکونٹنٹ
جنرل آف اسٹامپس اور صدر مہتمم صاحب کاغذ مہور کو بھی اتفاق ہے صدر مہتمم صاحب کاغذ
مہور صرف اسقدر اور بیان اضافہ کرتے ہیں کہ روپیہ خزانہ میں داخل ہونیکے ساتھ ہی ایک
روبکار اطلاعی دفتر کاغذ مہور میں آنا چاہیئے نواب مدار المہام سرکار عالی ان تمام آرا پر غور
کرنیکے بعد حسب ذیل حکم صادر فرماتے ہیں۔




تمام بندہ سے جاگیرداران صاحبان مذکرہ حاشیہ
اونکو کاغذ مہور سرکار سے ایک معین قیمت
پر دیا جاتا ہے لازم ہوگا کہ اگر اونکو کاغذ
مہور مطلوب ہو تو اوسکی قیمت معینہ اوس
خزانہ سرکاری میں جو اونکے جاگیر سے قریب
واقع ہو بھیجکر اور رسید حاصل کرکے وہ رسید
اپنے مطالبہ کے ساتھ بطور وثیقہ دفتر کاغذ
مہور میں پیش کریں دفتر کاغذ مختوم سے
اوس رسید کی لحاظ سے اونکو کاغذ مختوم
بلا طلب قیمت دیا جائیگا۔

راجہ شیو راج بہادر
نواب سلیمان یار جنگ بہادر
راجہ سمستان جٹپول
راجہ صاحب سری وچیت کا نگاون
راجہ کشن پرشاد بہادر وزیر فوج
نواب خانخانان بہادر
نواب بہرام الدولہ بہادر
راجہ سمستان ونپرتی
غلام محمود خان جاگیردار
راجہ رائے رایان بہادر

ف — مہتمم صاحب خزانہ عامرہ و دیگر خزانہ داران اضلاع کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب کوئی
جاگیردار منجملہ جاگیرداران مذکرہ حاشیہ کوئی رقم اسطرح پر داخل کریں تو رقم لیکر اونکو
حسب ضابطہ اوسکی رسید دیا کریں اور وصول رقم کی اطلاع بقید تعداد و تاریخ وصول
صدر مہتمم صاحب کاغذ مہور کو بذریعہ روبکار کر دیا کریں۔ فقط

بحکم نواب مدار المہام سرکار عالی

اسکی ایک ایک نقل اطلاعاً و تعمیلاً دفاتر ذیل پر مرسل ہے ۔

ناظم صاحب مجلس اصلاح سرکار عالی

صدر مہتمم صاحب دفتر محاسبی بلدہ

صوبہ داران صاحبان اضلاع

تعلقداران صاحبان اضلاع

صدر محاسب صاحب سرکار عالی

معتمد صاحب مال و [illegible]

مہتمم صاحب دارالطبع سرکار عالی بغرض درج جریدہ اعلامیہ ۔

## رزولیوشن نواب مدار المہام سرکار عالی محکمہ جات عدالت وکوتوالی وامور عامہ

## (ضمیمہ کاغذ مہور)

(وہ جاگیردار جنکو کاغذ مہور معین قیمت پر دیا جاتا ہے کاغذ کی قیمت خزانہ قریب ترین داخل کیا کریں)

نمبر ۔۔۔۔۔۔ متفرق بابت ۱۳۰۴ ف ۱۳۱۱ھ مورخہ ۱۴ امرداد ۱۳۰۴ ف

کاغذات ذیل پیش اور ملاحظہ ہوئے ۔

(۱) مراسلہ صدر محاسب صاحب سرکار عالی نشان ۱۱۲۹ مورخہ ۲۶ رجب ۱۳۱۱ھ

(۲) مراسلہ محکمہ سرکار عالی علاقہ عدالت وکوتوالی وامور عامہ نشان ۴۴ واقع ۱۱ فروردی ۱۳۰۳ ف مطابق ۹ ماہ شعبان ۱۳۱۱ھ

(۳) مراسلہ محکمہ انسپکٹر جنرل آف [illegible] سرکار عالی نشان ۱۹۰ واقع ۲۰ خورداد ۱۳۰۳ ف مطابق ۸ شوال ۱۳۱۱ھ

(۴) مراسلہ محکمہ سرکار عالی علاقہ عدالت وکوتوالی وامور عامہ نشان ۵۵ مورخہ ۳۰ خورداد ۱۳۰۳ ف

(۵) ۔ روبکار دفتر کاغذ مہور سرکار عالی نشان ۱۰۴۵ واقع ۲۰ تیر ۱۳۰۳ ف مطابق سوم ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ

صدر محاسب صاحب سرکار عالی نے تحریک کی کہ تمام ان جاگیرداروں کے نام جنکو کاغذ مہور

۱۳۱

# سلسلہ احکام سرکار عالی

## علاقہ فنانس و مال

ماہ خورداد ۱۳۲۰ف
۲۷ - امرداد

تاریخ ۲۷ - ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ م ۲۶ - تیر ۱۳۰۳ف

منجانب معتمد

اعلانی دفتر معتمد مدار المہام سرکار عالی علاقہ مال و فنانس (ساخ فیناس) واقع ۹ - ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ
مطابق ۸ - تیر ۱۳۰۳ف

### نشان گشتی ( ۷ )

منجانب اعظم یار جنگ بہادر معتمد مال و فیناس
بنام جمیع عہدہ داران ممالک محروسہ سرکار عالی

بقدمہ

الیسا بہتہ جو اہلکاران جو استعفا کا ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ پر بدلے جاتے ہیں

حسب الحکم مدار المہام سرکار عالی بتحریک صدر محاسب صاحب صدر فیناس اور حسب اسکے
بلس مالگزاری حکم دیا جاتا ہے کہ آئندہ جب کسی اہلکار کا انتقالاً ایک جگہ سے دوسری جگہ
تبادلہ ہو خواہ وہ اندرون ضلع ہو یا بیرون لیکن ترقی یا الزام کے ساتھ ہو تو اس اہلکار کو ایام
نقل و حرکت کے بابت بہتہ دیا جائیگا - اور شرح بہتہ انہیں قواعد کے رو سے قائم ہوگی
جو اب جاری ہیں یا آیندہ جاری ہوں فقط

---

ماہ خورداد ۱۳۲۰ف
۲۷ - امرداد

تاریخ ۳۰ - ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ م ۲۹ - تیر ۱۳۰۳ف

معتمد مدار المہام سرکار عالی علاقہ مال و فنانس (ساخ فیناس) واقع ۹ - ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ
مطابق ۸ - تیر ۱۳۰۳ف اصلی

تمامی عدالتہائے ملک محروسہ سرکار عالی

## خلاصہ مضمون گشتی

ایک عدالت دوسری عدالت کا رجسٹر معائنہ کی غرض سے طلب کر سکتی ہے۔

اکثر مقدمات مین ایک عدالت کو دوسری عدالت کے مرتبہ و مستعملہ اصل رجسٹرات کے معائنہ کی ضرورت واقع ہوتی ہے اسصورت میں یہہ بحث پیدا ہوتی ہے کہ آیا عدالت خود ہی رجسٹر کو طلب کرکے معائنہ کر لیا کرے یا جس فریق نے رجسٹر پر استدلال کیا ہو یا جنکا فائدہ معائنہ رجسٹر سے متعلق ہو اوسپر بار اس امر کا ڈالا جاوے کہ وہ باضابطہ نقول مصدقہ رجسٹرات کے عدالت متعلقہ سے حاصل کرکے پیش کرے چونکہ یہہ مسئلہ ہنوز غیر طے شدہ ہے لہذا مجلس عالیہ عدالت واسطے پابندی تمامی عدالت ہائے سرکار عالی کے بذریعہ گشتی ہذا اسباب مین احکام ذیل نافذ کرتی ہے:-

(۱) ایک عدالت کو دوسری عدالت کے رجسٹروں کا طلب کرنا اوسیوقت جائز رکھا جا سکتا ہے کہ جب عدالت کو خاص طور پر اوس اصل رجسٹر کا دیکھنا بطور خود یا بدرخواست کسی فریق کے ضروری معلوم ہو اور ایسی حالت میں عدالت طلب کنندہ کو صاف وجہہ کہنا چاہئے کہ فلان ضرورت سے اصل رجسٹر مطلوبہ کا دیکھنا ضروری ہے۔

(۲) اگر ایسی صورت نہو تو جس فریق کو جس کسی رجسٹر پر استدلال ہو وہ نقل باضابطہ رجسٹر کے اوس مقام کے جسپر اوسکو استدلال ہو حاصل کرکے پیش کر سکتا ہے فقط

## علاقہ عدالت

تاریخ ۳۰ شہر ذی قعدہ ۱۳۳۱ھ م ۲۹ - تیر ۱۳۲۲ف

ماخوذ از جریدہ
۲ امرداد ۱۳۲۲ف

## حکم مجلس عالیہ عدالت

## اشتہار

## نشان گشتی (۸)

حسب الحکم مدار المہام سرکار عالی

صاحبزادہ اعظم یار جنگ بہادر معتمد مال و مالیات

بخدمت جمیع عہدہ داران سرکار عالی کے

مجلس مالگزاری سے گشتی نشان ۹ بابت ۱۳۱۵ف بدیں مضمون جاری ہوئی تھی کہ جو لوگ پٹہ دوامی پاتے ہیں ان کو خرچ ریل دیا جاوے۔ اس سررشتہ بندوبست کی تحریک پر سرکار سے معتمدی مال کے ذریعہ سے اس کی اصلاح اس طور پر فرمائی ہے کہ جس طرح ہنگامی طور پر پٹہ پانے والوں کو زمانہ سفر ریل کے ان کی خواہش پر صرف کرایہ ریل دیا جاتا ہے اسی طرح دوامی پٹہ پانے والوں کو بھی کرایہ ریل دیا جاوے۔ جس روز کا کرایہ ریل دیا گیا ہے اس روز کا پٹہ دوامی دیا جائے۔ چونکہ یہ ایک مسئلہ عام ہے اور تمام احکام کا عمل کل علاقہ جات متعلقہ سرکار عالی میں یکساں ہونا چاہئے لہٰذا عالیجناب مدار المہام سرکار عالی منظور فرماتے ہیں کہ تجویز مندرجہ صدر کا عمل آیندہ کل علاقہ جات سے متعلق ہوگا۔

## علاقہ عدالت

تاریخ ۳۰ - ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ م ۲ آبان ۱۳۲۳ف

### حکم مجلس عالیہ عدالت

نقل روبکار گشتی مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی کے واقع ۳ - تیر ۱۳۲۳ف

نشان فوجداری (۱۰) نشان دیوانی (۷)

حسب الحکم مجلس عالیہ عدالت

برائے اطلاع

| | | | |
|---|---|---|---|
| (۷) | میر سعادت علی خان | نمبر ۳ ہشتم ۱۳۱۳ف | ۳۳ |
| (۸) | محمد جعفر علی | ″ | ۷ |
| (۹) | پیر جہانگیر علی صاحبزادہ | ″ | ۲۸ |
| | استحصال جو بدرجہ اول زبان ہندی میں کہا گیا ہے | | |
| (۱۰) | وشنو کاسی ناتھ | نمبر ۴ ہشتم ۱۳۱۳ف | ۴۰ |

۱۴۵

## علاقہ عدالت کوتوالی و امور عامہ

ماخوذ از جریدہ ۱۴ ستمبر ۱۳۱۳ف

ضمیمہ نمبر (۲)

## تاریخ ۹ ذی قعدہ ۱۳۲۱ھ م ۱۰ تیر ماہ آلہی ۱۳۱۳ف

## حکم مدار المہام سرکار عالی

## قواعد منتقلی قیدیان

---

دفعہ ۱۔ قیدی صدر محبس بلدہ سے محابس اضلاع اور محابس اضلاع سے صدر محبس بلدہ میں بحکم سرکار منتقل ہوسکتے ہیں اور اضلاع میں ایک محبس سے اوس صوبہ کے دوسرے محبس میں بحکم صوبہ دار اور ایک صوبہ کے کسی محبس سے دوسرے صوبہ کے محبس میں بحکم یا منظوری انسپکٹر جنرل محابس اضلاع۔

دفعہ ۲۔ قیدی جنکو قید محض کی سزا دیگئی ہو ایک محبس سے دوسرے محبس میں نہیں منتقل ہوسکتے۔

دفعہ ۳۔ وہ قیدی جنہوں نے یا تو مرافعہ کیا ہو یا جنکے مرافعہ کرنیکی میعاد منقضی نہوی ہو اسوقت تک نہیں منتقل ہوسکینگے جب تک کہ یا تو اونکی مرافعہ کا فیصلہ یا اونکی میعاد مرافعہ منقضی ہوجاے۔

سررشتہ انتظامی مجلس عالیہ عدالت واقع ۲۴ تیر ۱۳۱۳ف

امتحان جوڈیشل ڈپارٹمنٹ بابت ۱۳۱۳ف مین جو اشخاص شریک ہوئے تھے اُنکا نتیجہ حسب ذیل ہے اور چونکہ اُنمین سے بہت سے اشخاص السنۂ ملکی کے امتحانمین شریک نہین ہوئے ہین لہذا اُنکی کامیابی اس شرط سے مشروط ہے کہ آیندہ یہ لوگ السنۂ ملکی کا امتحان دین اور اُسمین کامیابی حاصل کرین ورنہ یہ کامیابی ناقص سمجھی جائیگی۔

اشخاص جو بدرجۂ اول کامیاب ہوئے

| | | نمبر رجسٹر ۱۳۱۳ف |
|---|---|---|
| (۱) | محی الدین محمد | ۳۲ |
| (۲) | محمد عبد الکریم | ۱۹ |
| (۳) | گیا پرشاد وکیل | ۲۵ |
| (۴) | محمد علی مرزا | ۶ |
| (۵) | میر اصغر علی | ۴۲ |
| (۶) | میر حید ر علی ... | ۱۴ |
| (۷) | میر شبیر علی | ۱۸ |
| (۸) | بہادر علی مرزا | ۲۹ |
| (۹) | میر محمد حسین | ۱۲ |
| (۱۰) | میر داود علیخان | ۳۰ |
| (۱۱) | میر مسعود خان | ۲۱ |

اشخاص جو بدرجۂ دوم کامیاب ہوئے

| | | نمبر رجسٹر ۱۳۱۳ف |
|---|---|---|
| (۱) | ہرسی لال | ۱۵ |
| (۲) | گیانی لال | ۱۱ |
| (۳) | سید حسینی | ۳ |
| (۴) | میر عبد القادر | ۲۸ |
| (۵) | منور علیخان | ۲۱ |
| (۶) | میر عثمان خان | ۲۲ |

دستخط کرنا ناممکن معلوم ہو تو ایسی صورت میں ایسا رپورٹ انسپکٹر جنرل محابس کے پاس محبس مستقل الیہ سے آنی ہونی چاہئے اور اسمیں وہ تمام غلطیاں مذکور ہونے چاہئیں جنکی تنقیح بابت رپورٹ محبس منتقل عنہ کے مہتمم یا دارونہ کے پاس استدلال بھیجی جانی چاہئے اسکو وہ فوراً معہ اوس جواب کے جو اوسکو وصول کرنا چاہئے انسپکٹر جنرل محابس کے پاس بھیجیگا

دفعہ ۱۰ - نقشہ جات اشتمالی تخت ج - ۵ - میں ہر قیدی کے متعلق علیحدہ علیحدہ کیفیت درج کیجائیگی تخت ج میں ہر قیدی مستقل شدہ کا نام درج ہوگا بلکہ صرف اوہی قیدیوں کا نام اور اونہی کی نسبت کیفیت درج ہوگی جو فی الحقیقت سزایاب ہوگئے ہیں اور نقشہ نشان ۵ میں بھی اسیطرح صرف اونہی قیدیوں کے کیفیت درج کیجائیگی جنکے حقمیں جرمانہ کی سزا تجویز ہوئی ہو اور اوس وارنٹ کی پشت پر جسمیں جرمانہ حکم سزا ہو یہ امر بھی درج رہیگا کہ آیا جرمانہ یا سزا جرمانہ وصول ہوا ہے یا نہیں -

دفعہ ۱۱ - جب مہتمم محبس منتقل عنہ کو کسی ایسے قیدی کی نسبت جو اوس محبس سے کسی دوسرے محبس میں منتقل ہوگیا ہو رقم جرمانہ وصول ہونیکا حکام فوجداری سے وصول جرمانہ سے اطلاع پہونچے تو اوسکو لازم ہے کہ فوراً مہتمم محبس مستقل الیہ کو جرمانہ یا جزو جرمانہ کی وصولی کی اطلاع دے -

دفعہ ۱۲ - ایسے محبس منتقل عنہ پر فرض ہوگا کہ محبس مستقل الیہ کو اون قیدیوں کی جنکے منتقل کئے جانیکی منظوری ہوچکی ہو تاریخ روانگی سے اور نیز اوس تاریخ سے جسکو وہ لوگ وہاں محبس میں پہونچینگے اطلاع دے -

دفعہ ۱۳ - خرچ سفر کے منازل کی رقم اوس عہدہ دار یا جوان کے تحویل کیجائیگی جو قیدیوں کے ہمراہ جائیگا - وہ قیدیوں کی خوراک اور اثناء سفر کے اتفاقی اخراجات کا اہتمام کریگا اور اپنے واپسی پر اون اخراجات کا تحریری حساب داخل کریگا -

دفعہ ۱۴ - جن قیدیوں کی منتقلی کی منظوری ہوگئی ہو اونکا اوس محبس کا حکیم قبل از روانگی اونکے معائنہ کریگا - اور اگر وہ کسی قیدی کی نسبت یہ رپورٹ کرے کہ وہ سفر کے ناقابل ہے تو اوسکی روانگی ملتوی کردیجائیگی -

دفعہ ۱۵ - جو قیدی سڑک کے راستہ سے منتقل کئے جائینگے اونکو پیادہ پا چلنا ہوگا حسب ذیل

ف ۵ وہ قیدی جنکو سزا قید کے ساتھ سزا تازیانہ بھی دی گئی ہو اوس وقت منتقل ہوسکینگے تک کہ اونکو سزا تازیانہ نہ دیجا چکی ہو۔

ف ۶ قیدی جنکی صحت اچھی نہیں ہو ایک محبس سے دوسرے محبس میں منتقل نہیں ہوسکینگے مگر اوس صورت میں تبدیل آب و ہوا حسب ایما طبیب [illegible] تجویز ہوا ہو [illegible] قیدی کیساتھ ہر دو [illegible] رہنا ضروری ہے۔

ف ۷ جب قیدی ایک محبس سے دوسرے محبس میں منتقل کیے جائینگے تو جہاں سے قیدی منتقل کئے جاتے ہوں نقشہ جات وغیرہ حسب ذیل جو اوس قیدی سے متعلق ہوں مرتب ہو کر بہ تعداد و ذمہ داری اوس گارڈ یا جمعدار کے جو قیدیوں کے ہمراہ جائیگا اوس محبس میں جہاں منتقل کئے جاتے ہوں بھیجے جانے چاہئیں

ا۔ نقشہ اسم واری و حلیہ

ب۔ فہرست وارنٹ و احکام مرافعہ

ج۔ نقل رجسٹر سزا

د۔ نقل رجسٹر جرمانہ

ہ۔ کیفیت طبی۔

و۔ فہرست لباس و دیگر اسباب گرفتاری

ز۔ صداقتنامہ رسید۔

ف ۸۔ نقشہ نشان ہ کی ترتیب و خانہ پری محبس منتقل عنہ کا حاکم یا اسکا اسسٹنٹ کریگا اور محبس منتقل الیہ کے داخلے کے رجسٹر میں یا اسکا داخلہ درج کیا جاویگا نقشہ جات کی خانہ پری جیلر یا داروغہ محبس کریگا اور اوس کا داخلہ محبس منتقل الیہ کے دفتر میں درج کیا جائیگا۔

ف ۹۔ نقشہ نشان ز یعنی صداقتنامہ رسید کی ترتیب اور اوسپر دستخط محبس منتقل الیہ کے مہتمم یا داروغہ کرینگے اور یہ نقشہ واپس گارڈ یا جمعدار کو جو قیدیوں کے ہمراہ آیا ہو محبس منتقل عنہ کو بھیجدینگے۔

ف ۱۰۔ اگر بوجہ کسی کام کے نقشہ جات وغیرہ مکمل نہ ہوسکے یا بوجہ [illegible] [illegible] کے [illegible] استثنیٰ [illegible] میں صداقتنامہ [illegible]

۱۴۹ کہ غرض ...... مجسٹریٹ ..... رپورٹ کرے مجسٹریٹ اوسکی تحقیقات کرکے
... یا مددگار ... کے پاس ... کہ ضرورت ہو ...
... کریگا۔

۳۰ خورداد ۱۳۳۱ف

## صیغۂ عدالت، وکوتوالی وامور عامہ

### (صیغۂ عدالت)

ماخوذ از رسالہ ۱۸ امرداد ۱۳۳۱ف

### تاریخ ۸ ذی حجہ ۱۳۴۱ ہجری م ۶ امرداد ۱۳۳۱ف

### حکم نواب معین المہام بہادر

رانی گورما صاحبہ رانی سمستان گرگنٹہ کی درخواست پر سنکو عدالتی اقتدارات مثل تعلقدار ضلع حاصل ہیں منشی تلجی رام کا تقرر جو ایک عرصہ سے سمستان مین کام کر رہے ہین۔ عدالتی کارروائی کے لئے منظور کیا گیا فقط

"

### تاریخ ۱۴ ذی حجہ ۱۳۴۱ھ م ۱۲ امرداد ۱۳۳۱ف

### منجانب معتمد مجلس واضع قوانین سرکار عالی

روداد جلسہ اول مجلس واضع قوانین سرکار عالی

واقع ۳۱ خورداد ۱۳۳۱ف یوم یکشنبہ

اسمای حاضرین جلسہ

۱۴۰

گاڑیاں دیکھائیں تو فرد حساب کے ساتھ ایک نقل رپورٹ بھی ہونی چاہیئے جسمیں گاڑیوں کی دیکھائی کی ضرورت کی تصریح کیجائے۔

(۱۱۶) اوس صورت میں جبکہ محبس منتقل اسمیں یا محبس منتقل عنہ میں بوقت تعمیل حکم انتقال یا اوس سے پیشتر وبائی بیماری پھیلی ہوئی یا پھیلی رہی ہو اور سزا دستور میں جسکو کسی جانے راستہ میں ہوا ہے تو قیدی کہ جو ایسے ہوں جہاں یہ بیماری پھیلی ہو قیدی منتقل نہیں کیا جائیگا۔

(۱۱۷) اگر قیدیوں کے پیروں میں بیڑی نہو تو وقت انتقال دونوں پیروں میں بیڑی ڈالی جائیگی اور دو دو قیدیوں کو ملاکر ہتھکڑی بھی ڈالی جائیگی اور وقت ضرورت ہتھکڑی نکالی جائیگی۔

(۱۱۸) لازم ہے کہ تمام قیدیوں کی تلاشی ہو اور تمام مال زائد جو منتقل کے لیجانے کا ٹھہرایا گیا ہے کہ قیدی افسر بدرقہ ہمراہی کے تفویض کئے جائیں معائنہ کرلیا جائے۔

(۱۱۹) افسر بدرقہ ہمراہی کو بھی بروقت قیدیوں کے تلاشی اور بیڑیوں کے معائنہ کے حاضر رہنا چاہیئے اسکے بعد قیدی مع ایک فہرست افسر بدرقہ ہمراہی کے تفویض کر دینے چاہیئے جو قیدیوں کے حفاظت کا اوسی وقت تک کہ وہ محبس منتقل الیہ کے داروغہ کی تحویل کئے جائیں پورا ذمہ دار ہو گا۔ اور داروغہ قیدیوں کے پہونچنے کی رسید بھی افسر بدرقہ کو دیگا۔

(۱۲۰) اون قیدیوں کی محافظت کیلئے جو ایک محبس سے دوسرے محبس میں منتقل ہوتے ہوں بدرقہ کی تعداد حسب ذیل ہو گی۔

| | | |
|---|---|---|
| براے ۱ - تا ۲ قیدیان | ۲ جوان | |
| ۳ - تا ۵ | ۱ دفعدار | |
| | ۲ جوان | |

اور پانچ قیدیوں سے زائد کے لئے ہر سہ قیدی کے لئے ایک ایک جوان ہمراہ رہنا چاہیئے۔

(۱۲۱) افسر بدرقہ ہمراہی کو لازم ہوگا کہ عورتوں کو مردوں سے اور لڑکوں کو مردوں سے علیحدہ رکھنے کے لئے احتیاط رکھے۔

(۱۲۲) سبکدوشی اثناء راہ میں بروقت انتقال فوت ہو جاے تو افسر بدرقہ ہمراہی کو لازم ہوگا

کارروائی جلسۂ اول مجلس [illegible] حاضرین جلسہ [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

### تقریر نواب سالار الملک [illegible] [illegible]

[illegible] قبل اسکے کہ مجلس کی کارروائی شروع کیجائے میں چند امور آپ سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔

اس امر سے میں جو بعد ہندوستانی ریاستوں میں اول درجہ کی ہے [illegible] و عمدہ انکی سررشتہ جات جاری ہوا لیکن وہ غیر مسلسل اور ناکامل ہوتی ہیں۔ باضابطہ اور مکمل قوانین کی ملک کو ضرورت تھی وہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ اسکا وجود نہیں ہے۔ اس امر کا خود اعلیحضرت دام اقبالہ کو ارمان خیال ہے جیسا کہ حضرت نے اپنے پر زور الفاظ میں خود ہی فرمایا ہے کہ جملہ رعایا و برایا کے لئے قوانین مفید وضع کئے جائیں اور ہر کہ وہ مہ بلا روک روک اور بلا اختلاف اقوام و مذہب اپنے انصاف کو پہونچ سکے۔ رعایا اور اپنے ملک کے واسطے جو قانون سازی کی خدمت اعلیحضرت نے آپکو تفویض کی ہے وہ ازروے مراحم خسروانہ ایسا عطیۂ عظمی ہے جسکا شکریہ آپ کو تہ دل سے ادا کرنا چاہئے آپکو لازم ہے کہ اس اہم و ضروری کام کی طرف ہمہ تن مصروف ہوں اور ملکی ضرورتوں پر لحاظ کرکے اور شرع شریف و شاستر و انگریزی قوانین موجودہ سے مدد لیکر اسے ضروری قوانین مرتب کرنے شروع کردیں تاکہ ثابت ہو جائے کہ اس عطیۂ عظمی کی آپ قدر بھی کرتے ہیں اور اسکی قابلیت رکھتے ہیں اور آپ کو یہ امر نہایت آسان ہے کیونکہ آپکے پاس ایک لائق اور نشنل اٹارنی کا موجود ہے۔

میں آپ صاحبوں کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنے طرف سے آپکو پوری مدد کرنے کو ہر وقت طیار ہوں اور جو قوانین آپ تجویز و جانفشانی مرتب کرکے برای منظوری اعلیحضرت بھیجینگے انکو میں بہ وثوق کہہ سکتا ہوں کہ اعلیحضرت بھی نہایت خوشی سے منظور فرمائینگے۔

۴۔ اسکے بعد معتمد مجلس نے کارروائی جلسہ شروع کی۔

| | |
|---|---|
| (۱) عالیجناب نواب مدار المہام صدر اعلیٰ | |
| (۲) جناب نواب فخر الملک بہادر | |
| (۳) نواب اعظم یار جنگ بہادر | رکن بلا زم |
| (۴) نواب عماد جنگ بہادر | |
| (۵) نواب مقتدر جنگ بہادر | " |
| (۶) شمس العلماء مولوی سید علی صاحب | |
| (۷) مولوی میر فضیل حسین صاحب | " |
| (۸) راے حکم چند بہادر | " |
| (۹) نواب قدر جنگ بہادر | " |
| (۱۰) نواب علی یاور الدولہ بہادر | " |
| (۱۱) نواب میر نثار حسین خانصاحب | رکن غیر بلا زم |
| (۱۲) مولوی سید قمر الدین صاحب | " |
| (۱۳) مولوی محمد رضا خانصاحب | " |
| (۱۴) راے بھگوانداس صاحب | " |
| (۱۵) خان بہادر حسام الدین صاحب | " |
| (۱۶) مسٹر سی جی نوشیرواںجی | " |

رکن بلا زم و معتمد مجلس

۱- مولوی نظام الدین صاحب رکن مجلس العالیہ عدالت بوجہ تبدیل یوم اجلاس تشریف نہیں لا سکے کیونکہ تبدیل یوم کی اطلاع اونکو بوجہ دوری بروقت نہیں ملی۔

۲- قبل از کارروائی کونسل کلیان رام وکیل مقیم ریذیڈنسی نے درخواست پیش کی کہ مجھکو بھی اندر آنے اور بطور شخص غیر کارروائی دیکھنے کی اجازت دیجائے چنانچہ معتمد مجلس نے وہ درخواست ملاحظہ عالیجناب صدر نشین صاحب میں پیش کی اور عالیجناب ممدوح نے اونکو اور نیز مسٹر فریدونجی جمشید جی۔ مسٹر ای۔ ایچ اسٹارنر۔ ڈاکٹر میرزا احمد بیگ۔ نواب صف شکن جنگ اور سید العلماء جو کہ کمرہ اجلاس میں داخل ہوئے اور بطور خاص غیر موجود رہنے کی اجازت عطا فرمائی۔

۳ عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی صدر نشین مجلس واضح ہوا کہ قبل آغاز

۹ بعد ازاں مسٹر ... ہرمزجی لوسروانجی نے ... مسودہ ترمیم
دستور العمل مجلس کو پیش کرنے کی تحریک کی ... جسکی تائید ... کے بعد بالاتفاق
منظور ہوئی۔

۱۔ اسکے بعد مسٹر ہرمزجی دنشیروانجی ... میں مسودہ قانون
اتلاف کاغذات بیکار پیش کرنیکی تحریک کی اور کہا کہ جو مراسلہ معتمد عدالت کو تو اسکے
صدور پر مجلس العالیہ عدالت موصول ہوا ہے اسکی بنا پر یہ تحریک کیجاتی ہے
نواب مقصد جنگ بہادر نے ... اول اس تحریک کی ترمیم پیش کرکے بیان
کیا کہ اول تو ان قواعد کا مرتب کرنا جہاں تک کہ سررشتہ مالگذاری سے متعلق
ہے مجلس مالگذاری کا کام مخصوص ہے لہذا مجلس وضع قوانین میں اس قانون کو پیش
ہونا چاہئے ورنہ مجلس مالگذاری کے اختیارات مخصوصہ میں دست اندازی ہوگی (دوم)
یہ کام ایسا اشد ضروری نہیں ہے کہ اوسکو اور کاموں ضروری پر ترجیح دیجائے
لہذا مناسب ہوگا کہ اس مسودہ کی ترتیب فی الحال ملتوی رکھی جائے۔

رای حکم چند صاحب نے اس ترمیم سے اتفاق کرکے یہ کہا کہ اسکے بابت انکو ذاتی
تجربہ بہت حاصل ہے اور بارہا ہندوستان میں جلسہ ہای مجلس وضع قوانین
میں بطور تماشائی موجود رہکر وہاں کی طرز کارروائی کو دیکھا ہے ایسے
قوانین کی ترتیب میں سب سے پہلے لوکل گورنمنٹ اور اعلی حکام مقامی سے رائے
طلب کیجاتی ہے یہاں ابھی تک اس قسم کی کوئی کارروائی نہیں کیگئی ہے اور نہ
صوبہ داروں اور دیگر حکام متعلقہ سے استصواب کیا گیا ہے علاوہ برین اتلاف
کاغذات بیکار میں قوانین میعاد و ضابطہ دیوانی و فوجداری وغیرہ سے مدد لیجاتی
ہے یہاں ابھی تک یہ قوانین و ضوابط جاری نہیں ہیں پس بہتر یہ ہے کہ اول جملہ
قوانین مصرحہ بالا کیطرف توجہ کیجائے اوسکے بعد ترتیب قانون اتلاف کاغذات
بیکار شروع کیجائے ورنہ یہ قانون ناقص اور نامکمل رہیگا۔

نواب عماد جنگ بہادر نے اس رائے سے اتفاق کرکے کہا کہ یہ کام کوئی چندان
ضروری نہیں ہے کہ اوسکو دوسرے زیادہ ضروری قوانین پر ... دیجائے
مولوی مہر افضل حسین صاحب نے بھی اس رائے سے اتفاق کرکے کہا کہ ...

[illegible] اور [illegible] بالاتفاق [illegible] کہ چونکہ [illegible] معطوبہ [illegible] اول [illegible] کیا [illegible] رجوع [illegible] استفادہ [illegible] کی ضرورت نہیں۔

۶ بعدازاں [illegible] ۱۶ دستور العمل [illegible] اطلاع مجلس کے واسطے [illegible] مندرجہ ذیل پیش ہوئے

(اول) روبکار معتمد صاحب اول [illegible] ۵۲۷ واقع ۱۵ فروری ۱۳ف درباب [illegible] دیوانی۔

(دوم) روبکار محکمہ [illegible] ۵۵ واقع ۲۳ فروردی ۱۳ف درباب عدم [illegible] اسباب [illegible] وغیرہ [illegible] عدالت

(سوم) [illegible] ۱۳ واقع ۱۴ اردی بہشت ۱۳ف درباب قواعد رخصت ملازمان [illegible]

(چہارم) روبکار معتمد عدالت کوتوالی نشان ۲۵۲۹ واقع ۱۹ اردی بہشت ۱۳ف معہ روبکار [illegible] العالیہ عدالت نشان $\frac{5499}{1897}$ واقع ۲۹ فروردی ۱۳ف درباب ترتیب قانون [illegible] خدمات [illegible]

اول [illegible] کے نسبت معتمد نے یہ بیان کیا کہ چونکہ اس باب میں ابھی سلسلہ مراسلت [illegible] ہے اسلئے تا اختتام سلسلہ رسل و رسائل و یکسوی مباحث مرجوعہ [illegible] اس مراسلات پر کوئی لحاظ نہیں ہو سکتا ہے مجلس نے اس رای سے اتفاق کیا روبکار [illegible] مندرجہ اطلاع نامہ مجلس کے ساتھ طویل مباحث رہے جسکا نتیجہ آیندہ ظاہر ہوگا۔

۷ - اسکے بعد وہ امور پیش کئے گئے جو اطلاع نامہ جلسہ ہذا میں درج کئے گئے تھے۔
- معتمد مجلس نے سفارش پیش کی کہ خدمات معتمد مندرجہ دفعہ ۴ ضمن ۱ و ۲ و ۳ و ۴ - مددگار معتمد کے تفویض ہونے کے واسطے حسب دفعہ ۵ منظوری عطا کیجائی [illegible] ضمن ۱ و ۲ و ۴ کا مددگار معتمد کو تفویض کیا جانا بالاتفاق [illegible] خدمات متذکرہ ضمن ۳ کے نسبت تحریر ہوئی کہ فی الحال اُنکے [illegible] ملتوی رہے۔

۱۵۵

ترجیح دیجائے علاوہ ازین مجلس مالگزاری صیغہ مال کے متعلق جو ترتیب قواعد میں مصروف ہے وہ مرتب ہوکر براے منظوری نواب مدار المہام سرکار عالی پیش کئے جائینگے۔ اسپر مسٹر مرزا نوشیر وانجی نے ظاہر کیا کہ اب تک نواب مدار المہام سرکار عالی قوانین و قواعد وضع و منظور فرماتے تھے لیکن آیندہ سے وضع قوانین کا اقتدار منصب مجلس ہذا کو تفویض کردیا گیا ہے لہذا قوانین مجلس ہذا میں وضع ہونگے البتہ جن محکموں کو مجلس ہذا ترتیب قواعد کا اقتدار دیدے وہ محکمے قواعد و ضوابط مرتب کرکے براے منظوری نواب مدار المہام سرکار عالی پیش کرسکتے ہیں بلحاظ وجوہ بالا مسودہ کی بابت بحث درپیش ہے اوسکے قانونی ترتیب مجلس ہذا سے ہوگی البتہ اوسکی روسے مجلس مالگزاری اور مجلس العالیہ عدالت مقتدر رہیگی کہ اپنے اپنے محکموں کے متعلق حسب ضرورت خود اتلاف کاغذات کا ... اسکے دستور العمل مرتب کریں

بعد مباحثہ نواب مقتدر جنگ بہادر نے اپنی ترمیم کے جز اول کو واپس لیا اور جز دوم کی بابت کثرت رائے سے یہہ تجویز ہوئی کہ چونکہ نواب عماد جنگ بہادر نے اپنی تحریک کو واپس لے لیا ہے اور مولوی میر افضل حسین صاحب ایسے قواعد کی ترتیب کے واسطے ہنوز تیار نہیں ہیں اسلئے بالفعل یہ تحریک ملتوی رہے۔ نواب مقتدر جنگ بہادر اپنا مسودہ جو صیغہ مالگزاری کے متعلق وہ بیان کرتے ہین کہ تیار ہے معتمد مجلس ہذا کے پاس بھیجدیں تا کہ مجلس ہذا کے جلسہ آیندہ میں رائے کے واسطے پیش ہو۔

اسکے بعد جلسہ بوجہ اختتام کارروائی برخاست ہوا۔

اس جلسہ کی کارروائی ٹھیک سوا آٹھ بجے شروع ہوئی تھی اور ۳ منٹ بجے ختم ہوئی فقط

## علاقہ مال و فینانس

حسب فقرہ پنجم روئداد جلسہ ل کمیٹی مالی نمبر (۴) ... ۲۸ ... گذشتہ ... مجلس لوکل فنڈ علاقہ شہر پر ... حال سے تخفیف کیگئی اور ... مجلس مالگزاری تعین ... کیا گیا۔

ماخوذ از جریدہ ۲۵ - امرداد ... ۱۳۱۸ ف

میر جمالی [illegible] دفتر کے واسطے قواعد [illegible] کئے گئے پوری طرح تیار نہیں ہیں اور
[illegible] ان کی ابھی [illegible] ضرورت ہے۔

نواب [illegible] مشیر [illegible] کہ [illegible] ان قواعد
کی ترتیب [illegible] میر علی صاحب [illegible] نواب مدار المہام
[illegible] عدالت [illegible] ظاہر کی تھی اور
مولوی [illegible] عدالت [illegible] اضلاع کے
تجربہ [illegible] قانون [illegible] ضرورت [illegible]
کی تھی [illegible] عدالت کی ضرورت
تحریرات [illegible] تسلیم کرتا ہوں
اور [illegible] اس قانون کی [illegible] ضرورت [illegible] ہرگز مقصود
نہ تھا کہ [illegible] ضروری کام [illegible] اول اس قانون کی [illegible] شروع کیجائے
اسمیں قانون کی [illegible] تقاضا ہوگا کہ [illegible] دیوانی کے دفاتر
دیوانی و فوجداری کے متعلق قواعد [illegible] مرتب کئے جائیں لیکن وہ اس
کام کے واسطے [illegible] عدالت [illegible] صاحب سے
اس [illegible] اتفاق کیا [illegible] آپ کی تحریرات
ضروری کی بنیاد [illegible] اگر آپکو اس [illegible] کیا جانا ابھی
منظور نہیں ہے تو آپ [illegible] واپس لیں۔

[illegible] ارشاد فرمایا کہ اگر [illegible] اس قانون کے
[illegible] تو [illegible] کیوں تحریر [illegible]
[illegible] اپنی [illegible]

عالیجناب [illegible] صاحب نے نواب [illegible]
[illegible] فرمایا کہ [illegible]
واسطے قواعد [illegible]
[illegible] تسلیم نہیں کرتے [illegible]
[illegible] تسلیم کرتا ہوں لیکن [illegible]

۱۵۶

وہ [illegible] اس امر کی [illegible] اگر کوئی اعتراض [illegible] ہو لہذا اعلیٰ [illegible]
ہو [illegible] دارالمہام [illegible]

(۱) [illegible] عدالت [illegible] کی
اور [illegible] سال [illegible] کی
[illegible]

(۲) اگر اس [illegible] حاضر ہو تو [illegible]
[illegible] جائیگا [illegible] کا حق [illegible]
[illegible]

## علاقہ عدالت

ماخوذ از جریدہ ۲۵ - امرداد ۱۳۰۳ف

### تاریخ ۱۶ شہر ذی حجہ سنہ ۱۳۴۱ھ م ۱۴ شہر امرداد سنہ ۱۳۰۳ف

### حکم مجلس عالیہ عدالت

### اشتہار سررشتہ نظامی مجلس عالیہ عدالت مورخہ ۱۴ امرداد سنہ ۱۳۰۳ف

چونکہ امتحان وکالت درجہ سیوم بابت سنہ ۱۳۳۱ف میں اشخاص مفصلہ ذیل رسائی شکایت کمیٹی امتحان صوبہ شمالی ناکامیاب کر دئیے گئے تھے جنہوں نے ناکامیابی کی بے قصوری اور استحقاق کامیابی کے صیغہ انتظامی مجلس عالیہ عدالت میں عرائض پیش کیں اور عرائض مذکورہ کی بنا پر دریافت و تحقیقات عمل میں آئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اشخاص مفصلہ ذیل بے قصور اور مستحق کامیابی ثابت ہوئے اور بموجب قواعد نمبر [illegible] انکے نمبر کی بقدر کامیابی آچکے ہیں لہذا مجلس عالیہ عدالت نے تصفیہ کیا کہ اشخاص ذیل کو کامیاب قرار دئیے جاویں۔

اسلئے بذریعہ اشتہار ہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ اشخاص مفصلہ ذیل امتحان وکالت درجہ سیوم بابت سنہ ۱۳۳۱ف میں کامیاب ہیں انکو اختیار ہے کہ بلحاظ اس اطلاع کے صداقت نامہ وکالت

اور آیندہ کے لیے بغرض اجرای کار عہدہ داران اضلاع و بلدہ کو لوکل فنڈ کے کاموں کے متعلق حسب ذیل اقتدارات عطا کیے جاتے ہیں۔

(۱) تعلقداران اضلاع کو بصفت صدر مجلس ضلع دو ہزار روپیہ

(۲) صوبہ دار صاحبوں کو ایسے کام پانچ ہزار روپیہ تک کا اختیار رہے۔

(۳) مجلس مالگزاری کو دس ہزار روپیہ تک کے کام کی منظوری کا اختیار دیا جاتا ہے۔

---

## تاریخ ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۱۱ ہجری م ۳۱ امرداد ۱۳۰۳ ف

ماخوذ از جریدہ ۲۵ امرداد ۱۳۰۳ ف

### منجانب معتمد

نقل گشتی دفتر معتمد مدار المہام سرکار عالی علاقہ مال و فینانس (شاخ فینانس) واقع ۲۲ ذی قعدہ ۱۳۱۱ھ م ۱۰ تیر ۱۳۰۳ ف۔

## نشان گشتی (۹)

حسب الحکم مدار المہام سرکار عالی۔
منجانب اعظم یار جنگ بہادر معتمد مال و فنانس
بخدمت جمیع عہدہ داران ممالک محروسہ سرکار عالی۔

### مقدمہ

رخصت بیماری بعد مرور میعاد ستہ سالی ایک سال تک اور بوضع سالم تنخواہ مل سکتی ہے۔

دستور العمل رخصت میں کل رخصت بیماری ستہ سالہ بیافت نصف و ربع حصہ دینے کے لئے حکم ہے اور اس کے بعد بلا یافت تنخواہ۔ مگر بلا یافت تنخواہ کے لئے کوئی تصریح نہیں ہے کہ کس قدر مدت تک اس قسم کی کارروائی جائز ہوگی اور برآورد میں رخصتیاب کا نام قائم رہیگا۔ مجلس مالگزاری کے دفتر سے اس مسئلہ کے متعلق صراحت چاہی گئی اور

[illegible] مولوی [illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حکم

(۱) [illegible] کا طریقہ [illegible] سے امید [illegible]
[illegible]
(۲) قیدی [illegible] کرنا جس محبس میں [illegible] مقرر ہوں [illegible] محبس میں
[illegible] ہو گا۔
(۳) [illegible] قیدی اور [illegible] محبس میں
داخل ہو [illegible] بھیجے جائینگے۔
(۴) [illegible] پہاڑ اور جھاڑی کا [illegible] ہوتا
[illegible] کے فاصلوں پر ہوں [illegible] ان کو کوئی قیدی [illegible]
[illegible]
(۵) [illegible] میں سال سے زائد ہو [illegible] بھیجے جا سکینگے
[illegible]
(۶) [illegible] قیدیوں [illegible] بھیجے جائیں [illegible] اور
[illegible] بھیجے جائیں جو [illegible] و توانا و تندرست ہوں
[illegible] سال سے کم اور [illegible] سال سے زائد ہو اور کسی قسم کا نشہ وغیرہ کے
عادی نہ ہوں

حسب الحکم نواب مدار المہام بہادر [illegible]
محمد عزیز مرزا مددگار معتمد

(حصہ سوم) حاصل کرائیں

[illegible]

ابو الفضل [illegible] محمد حمید الدین عبد القادر [illegible] حیدرآباد [illegible]

ابو محمد [illegible] عبد الوہاب [illegible]

زیر ولیو [illegible] نواب مدار المہام بہادر سرکار عالی [illegible]

(محکمہ مجالس)

نمبر [illegible] متفرقات [illegible]

مورخہ ۱ [illegible] ۱۳۱۱ ف م ذیقعدہ ۱۳۱۱ ہجری

کاغذات متعلقہ ذیل پیش و ملاحظہ ہوئے۔

(۱) مراسلہ ناظم مجالس اضلاع نمبر ۱۹۲ مورخہ ۲۰ دی ۱۳۰۲ ف موسومہ [illegible] عدالت و کوتوالی و امور عامہ۔

(۲) مراسلہ صدر مہتمم مجالس بلدہ نمبر ۲۴۳ مورخہ [illegible] امرداد ۱۳۰۲ ف

(۳) فقرہ (۲۱) ضمن (۱۴) دستور العمل صدر المہام عدالت مطبوعہ جریدہ جلد اول مورخہ ۲۴ رجب ۱۲۸۶ ہجری

ناظم صاحب مجالس اضلاع نے تحریک کی کہ قیدیان مستحق [illegible] ساتھ [illegible] حکم [illegible] فی ۵ قیدی ایک جوان ہمراہی جو مقرر ہو [illegible] کافی تعداد نہیں ہوتی اسوجہ سے واردات فرار قیدیان زیادہ وقوع میں آئی ہیں [illegible] قیدی دو جوان مقرر کئے جائیں صدر مہتمم مجالس بلدہ نے اطلاع دی کہ قیدیوں کو [illegible] کی نسبت اب تک سرکار سے کوئی قاعدہ جاری نہیں ہے یعنی یہ کس کس میعاد کے قیدی بیرون مجلس مشقت پر بھیجے جائیں اور کس کس قسم کے قیدی نہ بھیجے جائیں اس کے لئے کوئی قاعدہ مرتب و جاری ہونا چاہئے

۱۲۰

تاریخ ۱۹ محرم ۱۳۱۲ھ م ۱۵ شہریور ۱۳۰۳ف

(نافذہ ۱۹ محرم ۱۳۱۲ھ م ۱۵ شہریور ۱۳۰۳ف)

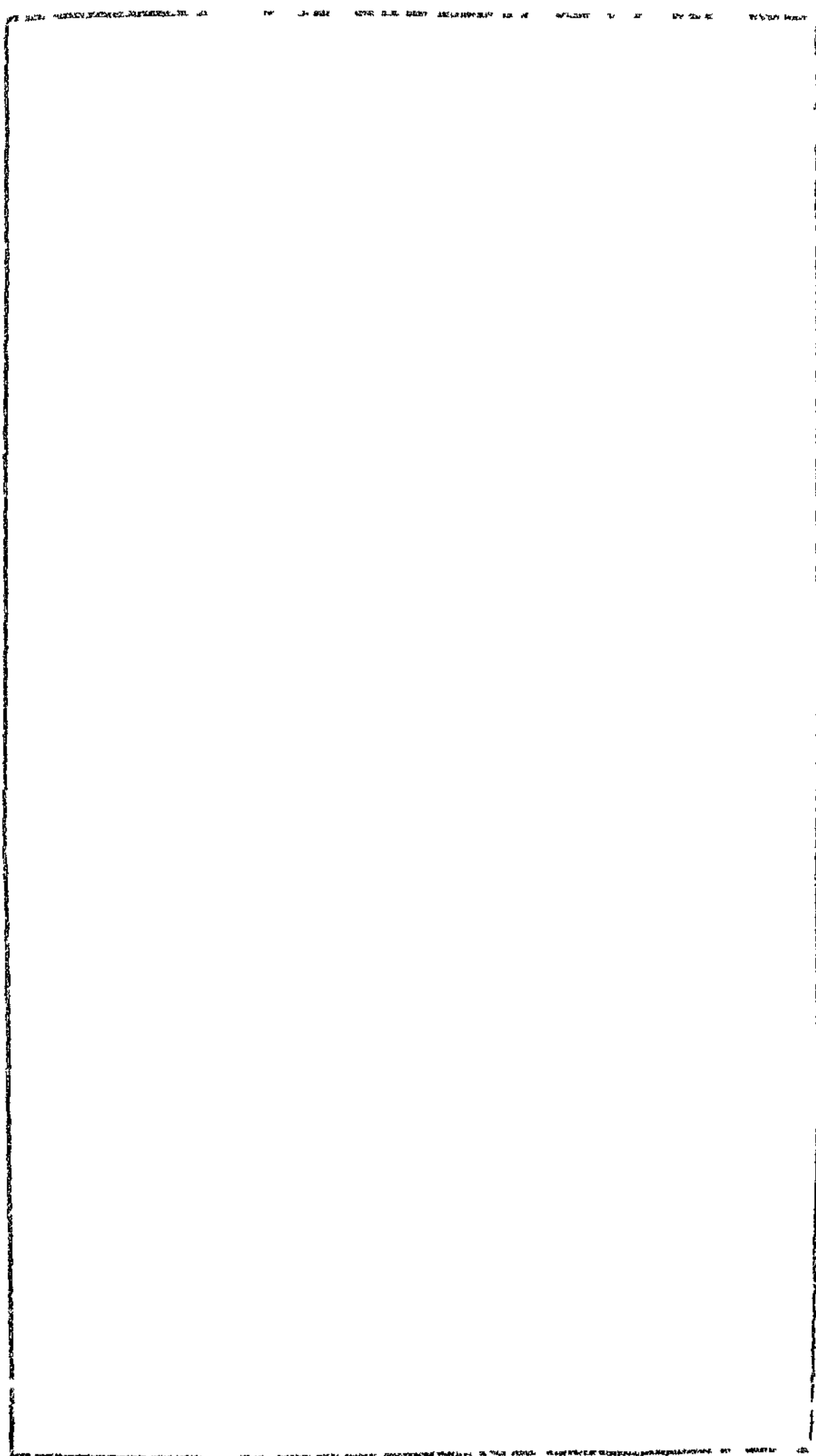
## حکم نواب مدار المہام سرکار عالی

۱۲۹۸ف کے بعد اہلکاران مال کا امتحان نہیں ہوا تھا اب ماہ بہمن ۱۳۰۳ف میں امتحان کی تاریخ مقرر ہے لہذا جسقدر اہلکاران واجب الامتحان ۱۲۹۸ف میں ناکامیاب رہے تھے اور جو بعد میں مقرر ہوئے ہیں خواہ مستقل ہوں یا منصرم اور نیز امیدواران سول سروس کلاس اور امیدواران عہدہ ہائے واجب الامتحان وہ سب امتحان سال آیندہ میں شریک ہو دیں اور بغیر شرکت جلسہ امتحان و کامیابی امتحان اہلکاران موجودہ عہدہ مستقل مستحق ترقی نہ ہونگے اور منصرمین لایق مستقلی نہونگے اور امیدواردن کو عہدہ ہائے حالیہ پر درخواست کرنیکا حق نہو گا اور مستقلی عہدہ داران ناکامیاب حسب شرائط مندرجہ دستور العمل امتحان مسلوک کئے جاوینگے۔

تاریخ ۴ محرم ۱۳۱۲ھ م ۳۱ امرداد ۱۳۰۳ف

## حکم نواب مدار المہام سرکار عالی

چونکہ دفعہ (۵۷) قواعد اجرائے ٹکس جلدہ میں درج ہے کہ سماعت مرافعہ جات کے جو بنا بر اضی تعین تعداد ٹکس یا تشخیص قیمت قابل ادائے ٹکس پیش ہوں زیادہ پنج یا منجان کرینگے جنکی تقرر کا اعلان جریدہ اعلامیہ میں کیا جائیگا اور علی ہذا القیاس انہیں قواعد کے دفعہ (۶۲) میں ذکر کیا گیا ہے کہ جرائم جو خلاف ورزی قواعد مذکورہ وقوع میں آئیں اون کے سماعت و تصفیہ مجسٹریٹ یا جن مجسٹریٹون کے متعلق ہوگی اوسکا بھی اعلان جریدہ میں کیا جائیگا۔ لہذا بلحاظ دفعات مذکورہ بالا نواب مدار المہام سرکار عالی حکم صادر فرماتے ہیں



۱۹۲۰ ،

[illegible] ذریعہ سے کسی اور کو دیے گئے ہیں یا آئندہ دیئے جائینگے) و پیداوار جنگل کی حفاظت یا کٹوائی یا اٹھوائی کی نسبت جو پابندی کہ وقتاً فوقتاً مناسب احکام جاری کرتے رہیں۔

(۳) کوئی شخص اسکا مجاز نہیں ہے کہ بلا اجازت نامہ تحریری افسران سرشتہ مذکور کوئی محصولی کٹوائی یا اشیاء ر[illegible] یا پیڑ اور جھاڑی قطع کرے یا اوٹھا لے یا جنگل محفوظہ کو کسی قسم کا نقصان پہونچائے۔

(۴) اگر کوئی شخص بلا حصول اجازت نامہ مذکور بہ نیت سرقہ کوئی پیڑ یا شاخ یا شئے قطع کرے یا اوٹھا لے تو وہ جرم سرقہ محکومہ دفعہ (۴۴) تحت جرائم ملکی فوجداری نشان (۳) بابت ۱۳۲۴ ف کا مجرم ہوگا۔ اگر کوئی شخص جنگل محفوظہ کو کسی قسم کا نقصان پہونچائے تو وہ جرم محکومہ دفعہ (۵۲) تحت مذکور کا مجرم ہوگا اگر کوئی شخص جنگل محفوظہ کو آگ لگائے تو وہ جرم محکومہ دفعہ (۵۵) تحت مذکور کا مجرم ہوگا اور نیز اون اشیاء کا دونا محصول اوس سے لیا جاویگا یا مال مذکور ضبط و ہراج ہوگا۔

(۵) جنگل محفوظہ کے اندر عام طور پر چرائی مویشی کی موقوف ہوگی بلکہ خاص خاص مقامات بمنظوری سرکار چرائی مویشی سے مستثنیٰ کئے جاوینگے اور نیز بعض مقامات میں صرف بکروں کی چرائی قطعاً موقوف کیجائیگی۔

(۶) جو مویشی حدود جنگل محفوظہ کے اندر چرائے جائینگے اونکا محصول چرائی سالانہ بشرح مندرجہ حاشیہ سرشتہ جنگلات سے پیشگی لیا جاویگا اور اوسکا حساب یکم امرداد سے ہوگا اور چند ایام کے لئے بھی دیا گیا پورا محصول لیا جاویگا۔

| نشان | نام تعلقات جنگل | تصریح حد بندی | بھینس یا کبلگا | گائی یا بیل | بکری یا بز |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | امرآباد ضلع محبوب نگر | حسب منشاء مقررہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۲ | کنگری ضلع ورنگل | | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۳ | پاکھال ضلع ورنگل | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۴ | [illegible] ضلع نلگنڈہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

۱۰

(۱) مقدمات بروے دفعات (۵۰) و (۴۲۱) کا بابت واقعات بدنظامی جنگل و گہانس کے متعلق ناظم عدالت بیرون بلدہ اور صفائی بلدہ و بیرون بلدہ کے متعلق ناظم فوجداری بلدہ اور ناظم عدالت دیوانی بلدہ یا اون دونوں عدالتوں کے مددگار جنکو تفویض یہ کام پہلے سے سرکار کیا جاسکے کرینگے۔

# علاقہ مال و فنانس

## تاریخ ۳ ذی الحجہ ۱۳۱۱ھ م ۲۸ امرداد ۱۳۰۳ف

منجانب معتمد

## دستورالعمل جنگلات محفوظہ سرکار عالی

منظورہ

## نواب مدار المہام سرکار عالی

ثبت

(۱) چاہیے کہ یہ دستورالعمل جنگلات محفوظہ سرکار عالی کے نام سے موسوم رہے اور اس دستورالعمل کا نفاذ [illegible] شہریور ۱۳۰۳ف سے ہو

اس دستورالعمل کے دو حصے ہونگے پہلا حصہ اون جنگلات سے متعلق ہوگا جنکی حد بندی ہوگئی ہے دوسرا حصہ اون جنگلات سے متعلق ہوگا جنکی حد بندی ابھی نہیں ہوئی ہے۔

## حصہ اول

(۲) جن جنگلات محفوظہ کی حد بندی ہوگئی ہے اوسکا انتظام کار سررشتہ جنگلات سے متعلق ہوگا۔ اور ناظم جنگلات کو اس امر کا پورا اختیار رہیگا کہ بلا اجازت کے درختون اور جملہ اشیاے جنگل کی بابت نیز اون معدنیات کے جو سرکار سے [illegible] جو کسی خاص

(۱۳) جو گاؤں یا آبادی حدود جنگل محفوظہ کے اندر واقع ہو اور جہاں پر آبادی کے اطراف زمین تو قبل زراعت اسقدر زمین مستثنیٰ کردی جاویگی جو رقبہ مزروعہ حالیہ سے کم دوچند زاید ہو یعنی مزروعہ زمین کی تعداد دو سو بیگہ ہو تو اور چار سو بیگہ زمین افتادہ بہ یحاظ شش چہوڑ دیجاویگی جسکا مجموعی رقبہ چھ سو بیگہ کا ہوگا گویا ایک ثلث مزروعہ اور دو ثلث افتادہ شامل ہوگی اور نیز چرائی مویشی کے لئے بھی کافی زمین دیجاویگی جسکے حدود باالنعان دو ۹ سران ال جداگانہ قایم ہونگے -

(۱۴) جو لوگ حدود جنگل محفوظہ کے اندر رہتے ہیں اونکو آلات زراعت و دیگر ضروریات خانہ داری اور ترمیم و تعمیر مکانات کے لئے ہیری لکڑی اور گہانس اور دوسرے چھوٹے چھوٹے پیداوار صحرائی بدستور معاف ہونگے اور مجاز ہونگے کہ وقتاً فوقتاً جنگل محفوظہ سے لیں۔

(۱۵) جو لوگ حدود جنگلات محفوظہ کے باہر رہتے ہیں اونکو بھی ادکارہائے مندرجہ فقرہ ۱۱ ہیری لکڑی بنصف محصول مقررہ پر دیجاویگی بشرطیکہ وہ زراعت پیشہ یا بلوتہ دار ہوں مگر بجز سوختنی اقسام مندرجہ گشتی سرکار نشان ۱۲ بابت ۱۲۹۱ف لی اور درگاہ بلا محصول کے سب کو اجازت ہوگی بشرطیکہ وہ سر بوجھ ہو -

(۱۶) جو راستے آمد و رفت کے جنگل محفوظہ کے اندر واقع ہیں وہ بدستور قایم رہینگے اور کوئی راستہ بغیر منظوری سرکار بند کیا جاویگا لاکن اسکی ساتھ کسی ایسی چیز کا سبب ۱۲۶ ناملی سے لیجانا ممنوع ہوگا جس سے جنگل محفوظہ کو آتش زدگی کا خوف ہو -

(۱۷) جو شخص حدود جنگل محفوظہ کے قریب آگ جلانا چاہے تو اسکو لازم ہوگا کہ کم از کم ایک ہفتہ پہلے اپنے اس ارادہ سے سررشتہ جنگلات کے کسی عہدہ دار قریب کو اطلاع کرے اور اس امر کا پوری احتیاط بھی ہو کہ اس آگ سے جنگل محفوظہ کو مضرت نہ پہونچنے پاوے -

(۱۸) جنگل محفوظہ کے اندر بلا اجازت ذریعہ مدارالمہام سرکار عالی یا ناظم جنگلات یا اور کسی مجاز کے کوئی شخص بندوق چلانے یا شکار کرنیکا مجاز نہ ہوگا اور ناظم مذکور کو لازم ہوگا کہ وقت اجازت ایسے شرایط درج کریں جو بغرض حفاظت صحرا ضروری متصور ہوں -

(۱۹) جو دیہات یا زمینات جاگیر یا اگرہار یا مقطعہ جات یا انعامات حدود جنگل محفوظہ کے اندر واقع ہیں اون پر ان احکام کا کوئی اثر نہ ہوگا بلکہ اونکے وہ تمام حقوق بدستور بحال رہینگے جو انکو پہلے سے حاصل ہیں -

(۷) مالکان مویشی کو لازم ہوگا کہ یا تو اسکے محصول مقررہ پیشگی داروغہ سررشتہ جنگلات سے یا اونہی تحصیلدار سے جنکے حدود اراضی کے اندر جنگل محفوظہ واقع ہو ادا کریں اور ان ہدایات کے جو ناظم جنگلات کیطرف سے جاری ہوں چرائی مویشی کا پاس حاصل کریں۔

(۸) جو مویشی بلا محصول لیسنس حدود جنگل محفوظہ کے اندر پائے جاویں اگر جنکا کوئی مالک موجود نہ ہو اونکی نسبت وہی عمل ہوگا جو از روئے قاعدہ آوارہ جانوران چوکاری کی نسبت ہوتا ہے۔

(۱۰) جو شخص اپنا پاس یعنی لیسنس کہو دیگا اوسکو ۸ آنہ فیس داخل کرنے پر گمشدہ پاس کا مثنیٰ کر دیا جاویگا۔

(۱۱) جو لوگ حدود جنگل محفوظہ کے اندر رہتے ہیں یا جنکے گاؤں کے سوار کا کوئی حصہ حدود جنگل محفوظہ میں شامل ہوگیا ہے اونکے تمام مویشی زراعتی اور دیگر مویشی غیر زراعتی جنکی تعداد فی کنبہ ۵ راس سے زائد نہو بلا اخذ محصول بطور معافی چرائے جائینگے اور انکو معافی کا پاس یعنی لیسنس بھی دیا جاویگا اور زراعتی جانوروں کا حساب بمقدار اراضی مزروعہ کے لحاظ سے حسب ذیل ہوگا۔

(الف) اگر اراضی مزروعہ خشکی ہو تو فی پانچ بگہ یا جزو پانچ بگہ کے لئے ایک جوڑی بیل یا کہلگا کی معافی ہوگی۔

(ب) اگر اراضی مزروعہ تری زیر تالاب یا نہر ہو تو فی بگہ یا جزو بگہ کے لئے ایک جوڑی بیل یا کہلگا کی معافی ہوگی۔

(ج) اگر اراضی مزروعہ تری کا زیر باولی یا موٹ ہو تو فی موٹ کے لئے دو جوڑی بیل یا کہلگے کی معافی ہوگی۔

(۱۲) جنگل محفوظہ کے اندر باستثنائے اون قطعات کے جو اسوقت مزروعہ ہو رہے ہیں خشکی کی زراعت ممنوع ہوگی اور مزروعہ قطعات خشکی میں بھی اوسوقت زراعت بند کیجاویگی جبکہ وہ خود بخود چھوڑ دیے جاویں مگر کاشت تری کے لئے جو بہ تعمیر یا ترمیم ذرائع آبپاشی کیجاویگی کسی نوع کی مخالفت نہوگی بشرطیکہ وہ زراعت بنگاہی [illegible] کسی ایسی زمین میں نہ کیجاتی ہو جسمیں کار آمد جنگل کا نشو نما موجود ہو اسکے لئے لازم ہوگا کہ افسران سررشتہ مال پہلے ناظم جنگلات سے مشورہ کریں۔

زراعت کی ممانعت ہوگی اور ہیزم چوبینہ غیری و چرائی مویشی و ... پیداوار صحرائی کی بابت
عامہ رعایا کو وہ تمام حقوق حاصل رہینگے سوا ... نسبت انکو جنگلات غیر محفوظہ میں حاصل ہیں فرق
اسقدر ہوگا کہ جو تعلق اون لوگون کو اوس وقت تحصیل سے ہی آئندہ سررشتہ جنگلات سے ہوگا
(۳) قطع و فروخت چوبینہ و اشیاء معدنی غیر مستثنی و پیداوار صحرائی و محصول چرائی مویشی
کی نسبت اون قواعد کی پابندی لازم ہوگی جو دفعات ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ آئین
اوپر بیان ہوئی ہیں ۔ فقط ۔

# نقل النقل

## حکم نواب مدار المہام سرکار عالی علاقہ مال و فنانس

اس حکم کے ذریعہ سے جملہ ذوات سرکاری و رعایائے ممالک محروسہ سرکار عالی کو اطلاع دیجاتی ہے
کہ ڈی امرآباد ضلع محبوب نگر کا اسقدر پہاڑی حصہ بشمول موضع ننکال و انہ گری جسکی حد بندی سرکار
کے حکم سے ہوئی ہے جسکی جنوبی حد پر کشنا و شرقی و شمالی حد پر وندی ندی واقع ہے نمبرہ ماہ شہریور
سنہ حال سے سرکاری آرزو یعنے جنگل محفوظہ قرار دیا جاتا ہے جسکا تعلق تمامتر سررشتہ جنگلات سے
ہوگا ۔

(ف) جنگل محفوظہ کے اندر تو غیر زراعت و قطع چوبینہ غیری و پیداوار صحرائی و درد گاہ و چرائی مویشی
کی نسبت عامہ رعایا کے وہ تمام حقوق بموجب دستور العمل جنگلات محفوظہ جو علحدہ نافذ ہوگا قایم رہینگے
اور سررشتہ جنگلات سے اونکی ان تمام حقوق و آسایش کا پورا پورا لحاظ ہوگا ۔
حدود جنگل محفوظہ کے اندر جو دیہات جاگیر و مقطعہ و اگرہار و انعامات واقع ہیں اون پر اس انتظام کا
کوئی اثر نہ ہوگا بلکہ اونکے وہ تمام حقوق بدستور بحال رہینگے جو اونکو پہلے سے حاصل ہیں ۔ واضح رہے
کہ اسوقت تک کہ ہر گانو کے اطراف کی اندرونی حد بندی کا کام پورا ہو جائے اور دستور العمل جنگل
محفوظہ نافذ ہو رعایائے دیہات اندرون حدود پٹی مذکور کی مویشی بلا محصول چرائی جا دیگی اور انکو تو غیر
زراعت و قطع چوبینہ غیری و درد گاہ وغیرہ و پیداوار صحرائی کی نسبت وہ تمام حقوق حاصل رہینگے جو عامہ
رعایا کو جنگلات غیر محفوظہ میں حاصل رہیں فقط

(۲۰) کسی جنگل [illegible] اور [illegible] میں سے کسی [illegible] پیداوار جنگلی بطور رعایتی یا مستاجری سے زائد [illegible] کے [illegible] کہ [illegible] کی [illegible] سے زائد یا ورنہ فروخت کیے جاویں سکے [illegible] کی پابندی ملازمان سررشتہ مذکور و مستاجران علاقہ ضرور پر لازم ہوگی اور احکام مذکور سے خلاف ورزی مستوجب تدارک مناسب سمجھی جاویگی

(۲۱) اگر کوئی شخص جو ملازم سررشتہ جنگلات ہے کوئی جرم سرحد دفعات صدر کی مخبری کرے تو [illegible] [illegible] [illegible] کا مستحق ہوگا اور یہ انعام ناظم [illegible] کی [illegible] سے دیا جاویگا۔

(الف) اگر مخبری کا [illegible] مال بھی [illegible] نصف قیمت اس مال کی [illegible] برابر [illegible] اور بصورت [illegible] اس جرمانہ کا [illegible] وصول ہو۔

(ب) اگر [illegible] کسی اور [illegible] ہو تو صرف نصف حصہ اوس جرمانہ کا جو مجرم سے وصول ہو۔

حصہ دوم

(۲۲) جن جنگلات کی حدبندی ابھی نہیں ہوئی ہے وہاں کا وہ تمام جنگل بھی جو پیداوار جنگلی [illegible] کی اقسام پیدا اور صحرائی یا چرائی مویشی سررشتہ جنگلات کے تفویض ہوگا۔ اور حدبندی کا کام بھی بالاتفاق دو افسران سررشتہ مال و جنگلات کے ذریعہ سے کیا جاویگا۔ پہلے بیرونی حدبندی ہوگی اوس کے بعد آبادی کے اطراف کی اندرونی حدبندی ہوگی۔

(۲۳) اگر افسران مذکور کی رائے میں باہم اختلاف ہو تو اسکا فیصلہ بالاتفاق رائے ناظم جنگلات و تعلقہ صوبہ داری سے ہوگا اگر اون دو افسران کی رائے میں بھی اختلاف قایم رہی تو اوسکا فیصلہ انتیر ملکیں مالگزاری سے ہوگا۔

(۲۴) افسران مامورہ حدبندی کو لازم ہوگا کہ حدود جنگلات محفوظہ کے قایم کرتے وقت اوس امر کو ملحوظ نظر رکھیں کہ ہر آبادی کے اطراف حسب نقرہ (۱۳) بغرض توفیر زراعت و چرائی مویشی کافی زمین چھوڑ دیجاوے۔

(۲۵) اوسوقت تک جو جنگلات مذکورہ کی حدبندی کا کام پورا ہو اور وہ جنگل محفوظ قسم اول قرار دیا جاوے ہر آبادی کے اطراف ایسے مقام پر جہاں کاروبار موجود ہو افزایش

# علاقہ فینانس و مال

## تاریخ ۱۹ محرم ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۵ شہریور ۱۳۱۲ف

## حکم مدار المہام

مصدرہ ۵ محرم ۱۳۱۲ھ

مانخوذہ ۴۱ 
۱۳۱۳ف

---

جن جاگیرات و مقطعات وغیرہ میں سرکار کو کوئی حصہ مقرر ہوا اور حسب اوسکی پیمائش کیجا وے تو نصف پیمائش کا کل حصہ سرکار کے ذمہ ہوگا۔ اگر کوئی حصہ متعلقہ دار وغیرہ سے بھی لیا جائیگا۔ اس کے متعلق اب تک کوئی صریح حکم صادر نہیں ہوا ہے اسلئے بتحریک مجلس مالگزاری حکم دیا جاتا ہے کہ نصف پیمائش ایسے جاگیرات و مقطعات وغیرہ کا اوسقدر حصہ مالک جاگیر و متعلقہ دار وغیرہ سے بھی لیا جائیگا جسقدر حصہ کا وہ حصہ دار ہے۔

---

ایضاً

سیونرائن منیب ودکان گرد ہاری لعل نیتج چند ساہو دات ضلع پربہنی کا تقرر حسب درخواست مجلس مال رکنیت جلسہ لوکل فنڈ ضلع مذکور کا بجائے ایدورداس نائب سالق منظور کیا گیا۔

---

ایضاً

موضع گولی گنداہ جاگیر نواب صمصام الملک مرحوم کو جو پہلے سے نام مرحوم موصوف سنہ ۔۔۔ سے واجبی حسب درخواست میر سبحان علیخان بہادر خلف نواب صمصام الملک مرحوم دریافت انعامات منضبط کیا جانا

پر اسمیہ متعلقہ خزانہ عامرہ کے علاوہ کی بوقت اسناد و احکام جو مرتب ہوتے ہیں وہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جن میں الفاظ نسلاً بعد نسلاً درج ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ کہ جن میں نہ یہ الفاظ ہوتے ہیں اور نہ کچھ صراحت ہوتی ہے کہ یومیہ دار کی زندگی تک یومیہ جاری رہیگا یا کیا۔ اس بنظر تحریک جناب نواب مدار المہام سرکار عالی حکم دیا جاتا ہے کہ یومیہ دار کے وفات کے بعد نقشہ ورثہ مرتب ہونا ضرور ہے اور اسوقت جنکی سند میں نسل و رنسل کے الفاظ نہیں ہیں اونکی آئندہ اجرائی سرکار کے حکم پر موقوف رہیگی ۔ فقط

## علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ

### صیغہ عدالت

### تاریخ ۱۴ محرم سنہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۰ شہریور سنہ ۱۳۰۴ف

### حکم مدار المہام سرکار عالی

جو اشخاص کہ ایک عدالتہا دیوانی وغیرہ میں کاغذ ممہور سے مستثنیٰ تھے اونکا استثنا حسب منظوری حضرت اقدس و اعلیٰ اوٹھا دیا گیا جو احکام کہ اس استثنا کے متعلق اسوقت تک نافذ تھے وہ سب منسوخ کر دیئے گئے آئندہ سے ہر ایک کو باضابطہ کاغذ ممہور داخل کرنا ہوگا ۔

## علاقہ مالگزاری

### تاریخ ۲۶ محرم سنہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۲۲ شہریور سنہ ۱۳۰۴ف

### منجانب معتمد مجلس مالگزاری

مسودہ اشتہار

حسب الحکم مدار المہام سرکار عالی صادرہ مراسلہ معتمدی مال دفتر پیشی نشان (۵۸۹) مورخہ ۱۰ امرداد ماہ الہی سنہ ۱۳۰۴ف ۔ تعلقہ اونڈہ ضلع پربھنی صوبہ اورنگ آباد آئندہ سے بنام تعلقہ کلمنوری ضلع پربھنی صوبہ اورنگ آباد موسوم کیا جائے اور تمامی کاغذات وغیرہ میں یہی نام لکھا جایا کرے ۔

# حکم نواب معین المہام بہادر

حسب سفارش [illegible] صاحب ناظم عدالت ضلع اطراف بلدہ جنکے سالقہ عمل [illegible] عالیہ عدالت کو بھی اطلاع [illegible] سید محمد معین الدین صاحب تحصیلدار [illegible] فوجداری مین درجہ دوم کے اقتدارات اور [illegible] دیوانی مین تین سو روپیہ تک کے سماعت کا اقتدار عطا کیا گیا فقط

# صیغہ رجسٹری

## تاریخ ۲۰ محرم سنہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۶ شہریور سنہ ۱۳۰۳ف

## حکم مدار المہام سرکار عالی

حسب سفارش انسپکٹر جنرل صاحب [illegible] درخواست [illegible] مذکورین ایک [illegible] رجسٹری کے قیام کی اجازت دیگئی - فقط

---

# علاقہ مال و فینانس

## تاریخ ۲۲ محرم سنہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۸ شہریور سنہ ۱۳۰۳ف

## حکم مدار المہام سرکار عالی

مسودہ ۱۷۵ محرم سنہ ۱۳۱۲ھ

جو ٹپاچی دفاتر اضلاع پر متعین ہیں اگر وہ دورہ پر بھیجے جاوین تو انکو بھتہ کس حساب سے دیا جاوے اسکا اب تک کوئی ایسا حکم عام سرکار سے نہیں ہوا ہے اب بہ نظر تحریک صوبہ دار صاحب صوبہ شرقی حکم دیا جاتا ہے کہ جو ٹپاچی بحکم سرکار مامور ہوں وہ جس خدمت پر بھیجے جاوین اوس خدمت کا بھتہ ملنا چاہیے -

---

کمشنر صاحب کروڑگیری کی درخواست کی بنا پر حکم دیا جاتا ہے کہ چونکہ ان لوگوں کو سررشتہ دار کی رخصت کا اقتدار حاصل ہے اور مددگار داروغہ گان کی تنخواہ سررشتہ دار کی تنخواہ سے کم ہے لہذا مددگار داروغہ گان کروڑگیری کی بھی معمولی رخصت کا کمشنر صاحب کروڑگیری کو اقتدار دیا جاتا ہے ۔

## تاریخ ۴ محرم سنہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۴ امرداد سنہ ۱۳۰۳ف

## حکم مجلس مالگذاری

باجلاس منعقدہ

جو بینہ اپپا ونلاندی کے متعلق جو قبل اس جو بینہ رسالی بابتہ سنہ ۱۲۹۵ف منضبط مراسلہ صدر المہام مال نشان (۲۱۳) اور سنہ ۱۳۰۳ھ میں ذریعہ گشتی مجلس سابق مال نشان ۶ رعایا کو مجاز کردیا گیا تھی کہ آلات زراعت وغیرہ کے لئے جو بینہ مذکورہ بلا محصول اپنے صرف میں لاویں بتجربہ یہ ثابت ہوا کہ اس میں سرکاری نقصان ہے اور قیمتی جو بینہ کی بربادی لہذا بعد استشارہ ناظم صاحب جنگلات وصوبہ دار صاحبان صوبجات سرکار عالی باتفاق رائے مجلس مالگذاری در لحاظ مراسلہ معتمدی مال وفنانس نشان ۱۰۴ واقع ۹ تیر سنہ ۱۳۰۳ف حکم صادر فرمایا ہے کہ احکام مراسلہ صدر المہامی نشان ۲۱۳ وگشتی مجلس سابق نشان ۶ سنہ ۱۳۰۳ھ منسوخ کئے گئے درختان اپپا ونلاندی مثل ساگوان وغیرہ بالکلیہ محفوظ ہیں رعایا ہرگز مجاز نہیں ہے کہ بلا اجازت سررشتہ جنگلات و بغیر ادخال محصول جو بینہ مذکورہ کاٹیں یا اپنے تصرف میں لاویں ۔

اس حکم کی اجراء سے قبل جو جو بینہ آلات زراعت وغیرہ کے لئے بلا محصول رعایا کے تصرف میں آگیا ہے اوس پر اس حکم کی بنا پر مواخذہ ہوگا ۔

## تاریخ ۲۴ محرم سنہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۲۰ شہریور سنہ ۱۳۰۳ف

# سلسلہ احکام ممالک محروسہ سرکار عالی

## علاقہ فینانس و مال

## تاریخ ۳ صفر ۱۳۱۲ ہجری مطابق ۲۹ شہریور ۱۳۰۳ فصلی

## حکم مدار المہام سرکار عالی

### نشان (۱۳) مورخہ ۲۰ محرم ۱۳۱۲ ہجری

ناظم صاحب جنگلات نے تحریک پیش کی کہ اسوقت صرف آٹھ قسم کا چوبینہ زیر اہتمام نگرانی سررشتہ جنگلات ہے اوسکے علاوہ اور نو قسم کا چوبینہ لائق اوس کے ہے کہ وہ چوبینہ محفوظ سرکار میں شریک ہو تو رعایا کو اونکے کاروبار میں کوئی ہرج ہنوگا کیونکہ اونکے سامان زراعت وغیرہ کے لئے اور متعدد درختوں کا چوبینہ موجود ہے چونکہ اس تحریک سے اکثر عہدہ داران اضلاع کو بھی اتفاق ہے اور نیز مجلس مالگزاری بھی ناظم صاحب جنگلات کی رائے سے متفق ہے لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آئندہ آغاز سال ۱۳۰۴ ف سے نو اقسام مندرجہ حاشیہ کا چوبینہ محفوظ سرکاری کیا گیا۔ مثل دوسرے چوبینہ سرکاری کے زیر نگرانی ناظم صاحب جنگلات رہیگا۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱ سونی | ۲ وناوره | ۳ کریسه | ۴ سندرا | |
| ۵ تیدره | ۶ موکب | ۷ چینگی | ۸ سنگی دیو | ۹ بوجا |

## تاریخ ۱۴ محرم ۱۳۱۲ھ مطابق ۲۰ شہریور ۱۳۰۳ ف

## منجانب معتمد مجلس

نقل مراسلہ دفتر معتمد مجلس مالگزاری سرکار عالی واقع ۱۷ محرم ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۷ شہریور ۱۳۰۳ ف۔

نشان ۳۵۷

از طرف نواب عماد جنگ بہادر معتمد سرکار عالی

بخدمت معتمد صاحب مجلس عالیہ عدالت۔

۳۶۶

روبکار مورخہ ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ نشان (۳۷) میں اس فقرہ میں (سرکار سے بذریعہ مراسلہ نشان حکم عام صادر درباب استثناء بعض امراء بلدہ از حاضری عدالت دیوانی جاری ہوا تھا الخ) لفظ حاضری بجائے لفظ حکومت سہواً لکھا گیا ہے اسکی اصلاح کر دیجاوے اور فقرہ مذکور یوں پڑہا جائے (سرکار سے ذریعہ مراسلہ نشان ۳۶۶ حکم عام صادر درباب استثناء بعض امراء بلدہ از حکومت عدالت دیوانی جاری ہوا تھا الخ۔

## تاریخ ۲۶ ۔ شہر محرم الحرام ۱۳۱۲ھ مطابق ۲۲ ماہ شہریور ۱۳۰۳ ف

## حکم نواب معین المہام بہادر

میر باور علیخانصاحب جاگیردار موضع سیعتی متعلقہ ضلع بالبنہ کو اونکے حدود جاگیر کے اندر استعمال کرنیکے لئے اختیارات دیوانی ۵۰ تک اور فوجداری مین مجسٹریٹ درجہ سیوم کے اقتدارات دیئے گئے تھے۔ اب بر بناء رپورٹ ناظم صاحب صدر عدالت صوبہ اورنگ آباد جو مجلس عالیہ عدالت کے ذریعہ سے پیش ہوئی تھی اور نیز بر بناء تحریر جاگیردار صاحب بالفعل یہ اقتدارات ملتوی کر دیئے گئے۔ اب جاگیردار صاحب یا اونکے نائب کوئی مقدمہ دیوانی یا فوجداری متعلقہ جاگیر کا خود فیصل نکر سکینگے بلکہ کل مقدمات سرکاری عدالت مین جو جاگیر سے قریب ہو دائر اور فیصل ہونگے۔ فقط

## تاریخ ۲۷ ۔ محرم الحرام ۱۳۱۲ھ مطابق ۲۳ شہریور ۱۳۰۳ ف

## حکم مدار المہام سرکار عالی۔

نواب عظمت جنگ بہادر کو اونکے جاگیرات مین اختیارات درجہ دوم مقدمات فوجداری اور ایکہزار تک کے مقدمات کے دریافت کے اختیارات مقدمات دیوانی سرکار سے عطا کیے گئے

# نشان گشتی (۹)

منجانب مولوی سید غلام رسول معتمد
بخدمت جمیع عہدہ داران سررشتہ مالگزاری ـ

## مقدمہ

### شرکت رقم تحریر یومیہ داران در موازنہ

اگرچہ قبل اسکے گشتی مجلس نشان (۱) مورخہ ۲۔اردی بہشت سنہ ۱۳۰۲ف میں مندرجہ بعنوان ششم تھی جس میں یہ ہدایات تھیں کہ سال آئندہ سے رقم تحریر جو دفاتر مال و دیوانی کو یومیہ داروں سے ایصال ہوا کرتی ہے مدجمع وخرچ میں شریک موازنہ کیجائے اور اس امر کی صراحت ہوا کرے کہ منجملہ کل رقم تحریر کے دفتر مال کی کسقدر اور دفتر دیوانی کی کسقدر اور پھر ایک کے متعلق عہدہ کی کسقدر اور اضلاع کے کسقدر ـ مگر معتمد صاحب سرکار علاقہ مال و فینانس شعبہ فینانس بذریعہ مراسلہ نشان ۱۴۲۳ مورخہ ۲۵۔شوال سنہ ۱۳۱۱ھ اسی صدر محاسب صاحب سے ارشاد فرماتے ہیں کہ تحریر کی رقم موازنہ میں شریک کرنا غیر ضروری ہے اسلئے کہ اگر یومیہ کسی یومیہ دار کا موقوف ہو تو تحریر بھی کم ہو جائیگی علی ہذا اگر رقم یومیہ ایصال نہ ہو تو تحریر بھی قابل ایصال نہیں ہو سکتی ـ پس ایسی حالت میں جو عمل ابتدا سے جاری ہے اسکے خلاف کارروائی غیر ضروری ہے پس آپ صاحبوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ حسب منشاء مراسلہ معتمد صاحب عمل کریں واضح ہو کہ گشتی دفتر ہذا نشان (۱) مذکورہ بالا منسوخ کیگئی ـ

## علاقہ عدالت وکوتوالی و امور عامہ

### صیغہ عدالت

تاریخ ۱۵۔محرم سنہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۳۔شہریور سنہ ۱۳۰۳ف

منجانب معتمد

سنہ ۱۳۱۲ھ ۱۵ محرم ۱۳۰۳ف ۱۰ شہریور

نقل مراسلہ محکمہ سرکار عالی علاقہ عدالت وکوتوالی و امور عامہ (صیغہ عدالت) مورخہ ۱۰ شہریور

اور سپاہیت کو سخت تکلیف اور پریشانی ہوتی ہے لہٰذا مناسب ہے کہ افراد حاضری سپاہ کے
۲۵ ہر ماہ کے ۲۰ کو تفصیلات سے مرتب ہوکر روانہ دفتر صدر ہوجائیں اور دفتر سے
فی الفور اجازت اور برات جاری ہوجائے ۔ اور تاریخ مذکورہ ہر ماہ تقسیم ہوجائے
۲۰ تاریخ کے بعد اگر کوئی فوتی یا فراری یا غیر حاضری وغیرہ امور پیش ہونا تو بوقت
تقسیم جو بعد ختم ماہ ہوتی ہے اوس رقم کی منہائی حاصل ہے اور تقسیم کنندوں پر اوسکی
ذمہ داری قرار دینا ضرور رہے اور اگر کوئی اجرائی ہو تو برات دوسرے ماہ آئندہ مین شریک
کیجائے اس سے برابر حساب رہیگا قبل از منظوری برات کوئی رقم بھی دیا نہین کیجائیگا
جو باعث تخریب حساب یا نقصان سرکاری متصور ہو لہذا موافق اوس کے آئندہ عمل آوری
رہے ۔

ف مخفی نرہے کہ بادی النظر مین اندرون ختم ماہ برات جاری کرنیکی نسبت
اعتراض قایم ہوسکتا ہے مگر وہ اعتراض اسطرح رفع کرنا ممکن ہے کہ برات مین یہہ حکم ہو
کہ بعد ختم ماہ رقم دیجائے کیونکہ خرچ تو بعد ختم ماہ ہوگا ۔

ف ایک ایک مثنی اسکا اطلاعاً و تعمیلاً بخدمت ناظم صاحب محکمہ نظم جمعیت و صدر محاسب صاحب
سرکار عالی مرسل ہے ۔ فقط

تاریخ ۲۴ محرم ۱۳۱۲ھ م ۲۸ شہریور ۱۳۰۳ف ۔ منجانب معتمد مجلس علاقہ مالگذاری

# اشتہار

صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ کی تحریر کے سے یہہ بات واضح ہوئی ہے کہ بعض موضع کے
پٹیل و پٹواری نے لب سڑک کے ایک سایہ دار درخت کو باختیار خود کاٹ ڈالا جس سے
عامہ خلائق کے امن و آسایش مین خلل واقع ہوا ہے ۔ پس اوس خاص مقدمہ کے
لحاظ سے حسب درخواست صوبہ دار صاحب موصوف ہدایت عام کیجاتی ہے کہ کوئی
شخص بلا اجازت سرکار ہرگز اسبات کا مجاز نہین کہ شارع عام یا لب سڑک کے منسوبہ
درختون کو قطع و برید کرے اور اگر کرے تو حسب ضابطہ مقدمہ متعلقہ فوجداری کو سپرد
کیا جائیگا ۔

۱۰۶

اجرائی مجتہدات جمعیت اور تعلقدار جاگیرداروں کے علاقہ سے مجلس عالیہ عدالت میں آیا کرتے ہیں
ویسا ہی نواب بہادر سالار جنگ بہادر کے علاقہ سے مجلس میں آیا کرینگے ۔ فقط

# علاقہ افواج سرکار عالی

## تاریخ ۲۹ ۔ محرم سنہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۲۵ شہریور سنہ ۱۳۰۴ ف

## منجانب معتمد

روبکار معتمدی محکمہ معتمد پیشکار صاحب مہاراجہ بہادر وزیر افواج سرکار عالی واقع ۲۶ ۔ تیر سنہ ۱۳۰۴ ف

نشان گشتی (۱)

بخدمت تعلقداران صاحبان اضلاع سرکار عالی ۔

حسب الحکم عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی

مقدمہ

عطائے اقتدار بہ تحصیلداران تعلقات بنا بر تقسیم تنخواہ جمعیت متعینہ تعلقہ ہر ماہ

---

بوصول مراسلہ محکمہ نظم جمعیت نشان (۷۷۴) واقع ۳ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ مقدمہ مندرجہ عنوان نگارش ہے کہ بدریافت محکمہ نظم واضح ہوتا ہے کہ جمعیت تعلقات اضلاع کی تقسیم تنخواہ کی بہ نسبت ایسا عملدرآمد تھا کہ جمعیت متعینہ تعلقات کی حاضری ۲۵ ہر ماہ کو فرد حاضری ضلع میں روانہ ہوتی تھی اور وہاں سے برآورد مرتب ہوکر برات جاری کیجاتی تھی بعد برات آنیکے خزانہ تعلقات اور صدر خزانہ سے تقسیم تنخواہ ہوجایا کرتی تھی جب سے منتظمان اضلاع مقرر ہوئے ہیں منتظمان اضلاع تعلقات کی جمعیت کے افراد حاضری طلب کرکے برآورد ات مرتب کرکے محکمہ اول تعلقداری میں روانہ کردیتے ہیں اور تعلقداری سے مستقر کی جمعیت کے صدر خزانہ پر اور تعلقات کی جمعیت کی برات خزانہ تحصیلات پر اجرا ہو جاتے ہیں اور بعد اس کے تقسیم ہوتی ہے حاضری کے آنے اور دفتر منتظمی میں برآورد مرتب ہوکر پھر بھی ضلع میں تنقیح برآورد ہوکر براتوں کی اجرائی تک دیری

کاغذ مہور کو بھی اتفاق ہے [illegible] صاحبان [illegible] کرنا [illegible]
خزانہ مین داخل ہو نیکے ساتھ ہی ادا کیا [illegible] اب ہے نواب
مدار المہام سرکار عالی ان تمام [illegible] فرماتے ہیں ۔

| | |
|---|---|
| آئندہ سے جاگیرداران صاحبان مذکورہ ہم | راجہ شیو راج بہادر — نواب [illegible] بہادر |
| کو جنکو کاغذ مختوم سرکار سے ایک معین قیمت پر | نواب سلیمان یار جنگ بہادر — نواب بہرام الدولہ بہادر |
| دیا جاتا ہے لازم ہوگا کہ اگر انکو کاغذ مہور | راجہ سمستان جٹپول — راجہ سمستان ونپرتی ۔ |
| مطلوب ہو تو اسکی قیمت معینہ اس خزانہ کار کا | راجہ صاحب سری [illegible] — غلام محمود خان |
| مین جو انکی جاگیر سے قریب واقع ہو بھیجکر اور | [illegible] — جاگیردار |
| رسید حاصل کر کے وہ رسید اپنے مطلوبہ | راجہ کشن پرشاد بہادر وزیر فوج ۔ |
| کے ساتھ بطور وثیقہ دفتر کاغذ مہور مین پیش | راجہ راے رایان بہادر |

کرین دفتر کاغذ مختوم سے اس رسید کی لحاظ سے انکو کاغذ مختوم بلا طلب دیا جاویگا ۔

ف مہتمم صاحب خزانہ عامرہ و دیگر خزانہ داران اضلاع کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب کوئی جاگیردار منجملہ جاگیرداران مذکرہ حاشیہ کوئی رقم اسطرح پر داخل کرین تو رقم لیکر انکو حسب ضابطہ اسکی رسید دیجایا کرے اور وصول رقم کی اطلاع بقید تعداد و تاریخ وصول صدر مہتمم صاحب کاغذ مہور کو بذریعہ روبکار دیجایا کرے ۔

## علاقہ مال و فینانس

ماخوذ جریدہ ۱۲ [illegible]

### تاریخ ۱۰ صفر سنہ ۱۳۱۲ ہجری مطابق ۵ مہر سنہ ۱۳۰۳ ف

حکم مدار المہام سرکار عالی

نشان ۱۷ مورخہ ۴ صفر سنہ ۱۳۱۲ ھ

مواضعات علاقہ کورٹ آف وارڈس واقع اضلاع کی رقم خزاین اضلاع سرکار عالی
مین جمع ہوتی ہے اور وہ [illegible] ماہانہ [illegible] سے ذریعہ سے خزانہ عامرہ مین آتی ہے

علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ (صیغہ عدالت)

تاریخ ۲۰ محرم ۱۳۱۲ھ م ۴ شہریور ۱۳۰۳ ف

مشمولہ صیغہ

# رزولیوشن نواب مدار المہام سرکار عالی متعلقہ محکمہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ

## (صیغہ کاغذ مہور)

وہ جاگیردار جنکو کاغذ مہور معین وقت پر دیا جاتا ہے کاغذ کی قیمت خزانہ قریب تر مین داخل کیا کرین

منجملہ متفرق بابتہ ۱۳۱۱ھ ہجری

مورخہ ۱۴ امرداد ۱۳۰۳ ف

کاغذات ذیل پیش و ملاحظہ ہوئے

(۱) مراسلہ صدر محاسب سرکار عالی نشان (۱۱۲۹) مورخہ ۲۶ رجب ۱۳۱۱ ہجری

(۲) مراسلہ محکمہ سرکار عالی علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ نشان ۴۴ واقع ۱۱ فروردی ۱۳۰۳ ف مطابق ۵ شعبان ۱۳۱۱ ہجری

(۳) مراسلہ محکمہ انسپکٹر جنرل آف رجسٹریشن و اسٹامپ سرکار عالی نشان (۱۴۱) واقع ۳ خورداد ۱۳۰۳ ف مطابق ۲۸ شوال ۱۳۱۱ھ

(۴) مراسلہ محکمہ سرکار عالی علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ نشان (۶۲) مورخہ ۳ خورداد ۱۳۰۳ ف

(۵) روبکار دفتر کاغذ مہور سرکار عالی نشان (۱۰۲) واقع ۲۲ تیر ۱۳۰۳ ف مطابق ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ

صدر محاسب سرکار عالی نے تحریک کی کہ تمام اون جاگیرداروں کے نام جنکو کاغذ مہور معاف ہے یہ حکم جاری فرمادیا جاوے کہ اونکو جسقدر کاغذ مطلوب ہوں اوسکی اجرت معینہ اوس خزانہ سرکاری مین جو اوس سے قریب ہو داخل کرکے اوسکی رسید اپنی مطلوبہ کے ساتھ دفتر کاغذ مہور بھیجدین دفتر مہور اوس رسید کے وثیقہ پر بلا طلب رقم کاغذ مہور جاری کردیگا تاکہ کارروائی دفتر و انتظام مین سہولت و سرعت حاصل ہو اس تحریک سے انسپکٹر جنرل آف اسٹامپ اور صدر محاسب

[illegible] صرف سادہ اشت تنخواہ کی لحاظ سے قابل تبدیل رہو یا بجائے سرکاری [illegible] [illegible]
سلسلہ کا لحاظ فرمایا گیا اور دیگر پیشہ [illegible]
پر تصحیح نہ ہوگا اور پرشرط سال بہتر مالگزاری کا [illegible]
بالکل مد نظر کرسکے اس سال بہتر یا عہدہ الصورتیں ترقی [illegible] [illegible]
صیغہ مالگزاری اراضی کا انتظام کرسکے دریں احکام جدید [illegible] سرکاری [illegible]
عہدہ دار صیغہ مذکور سرکاری انتظام کی غرض سے کسی دوسری شاخ یا سررشتہ میں منتقل کیا جائے
تو اوسکا استحقاق خدمت مالگزاری محفوظ رکھا جائیگا —

## تاریخ ۱۰ صفر ۱۳۱۲ھ مطابق ۵ مہر ۱۳۰۴ ف

## حکم مجلس عالیہ

نقل گشتی مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی واقع ۲۷ مہر ۱۳۰۴ ف

## نشان دیوانی (۹)

حسب الحکم مجلس عدالت

برائے اطلاع تمامی عدالتہائے دیوانی ممالک محروسہ سرکار عالی —

خلاصہ مضمون گشتی

(ورثہ مدیون متوفی مکان مسکونہ کی نسبت عذر مسکونہ ہونے کا کرسکتے ہیں)

عدالت دیوانی بلدہ کے ایک حکم پر جسکا ماحصل یہہ تھا کہ مدیون متوفی کے ورثہ جو مدیون متوفی کے مکان مسکونہ پر بعد وفات مدیون قابض ہوں عذر مکان کے مسکونہ ہونے [illegible] جو مدیون متوفی کے جایداد پر ہوسکتی ہیں مجلس عالیہ عدالت سے سرکار نے رائے طلب کی کہ عدالت دیوانی بلدہ کا حکم مذکورہ بالا کہاں تک صحیح ہے مجلس عالیہ عدالت کی [illegible] میں مختلف ہوئی اور مسئلہ سرکار کی رائے پر چھوڑ دیا گیا — سرکار نے بذریعہ [illegible] نمبری ۳۰۴۷ مورخہ ۱۴ امرداد ۱۳۰۴ ف حسب ذیل حکم صادر فرمایا ہے جو عدالتوں کی پابندی کے لیے بذریعہ گشتی ہذا شایع کیا جاتا ہے —

اور چونکہ یہ قصہ سرکار [illegible] اسلئے بحکم مدار المہام سرکار عالی حکم دیا جاتا ہے کہ علاقہ کو [illegible] اور ان سے [illegible] اپنی اطلاع کسب خزانہ [illegible] مقرر ہوں اور [illegible] سرکاری وضع ہوگی حسب تشریح ذیل

(١) پانسو روپیہ تک فیصدی [illegible]

(٢) پانسو روپیہ سے زیادہ کے لئے فیصدی [illegible]

---

## نشان ١٩ واقع صدر ـ

سنہ ١٢٩٥ف میں سابق معتمد مالگذاری کے ذریعہ حکم ہوا تھا کہ نائب تحصیلداروں کو مثل پیشکاروں کے بحالت دورہ آٹھ آنہ یومیہ بھتہ دیا جاوے جس پر اب تک عملدرآمد رہا۔ اب بلحاظ تحریک صوبہ دار صاحب صوبہ [illegible] جناب مدار المہام سرکار عالی باجلاس کونسل ارشاد فرماتے ہیں کہ چونکہ عدالتی اور مالی اختیارات تحصیلداران و نائب تحصیلداران مساوی ہیں اور نائب تحصیلداروں کو بھی اُسیقدر دورہ اور وہی کام انجام دینا پڑتا ہے جو تحصیلدار انجام دیتے ہیں لہذا نائب تحصیلداروں کو بھی ایک روپیہ روزانہ بھتہ بحالت دورہ دیا جاوے۔

---

## نشان (٢٠) واقع ١١ صفر سنہ ١٣١٣ ہجری

جن عہدہ داروں نے کہ سررشتہ مالگذاری آراضی کے صیغہ میں ملازمت میں درجہ بدرجہ بادائے [illegible] لعبلہ حسن کارگذاری ترقیاں پائی ہیں آئندہ علاوہ جائداد یہ دو ہیں کو حسب سلسلہ و استحقاق ترقیاں دیجائینگی۔ دیگر سررشتہ کے عہدہ داروں کو کوئی ایسا استحقاق نہوگا کہ [illegible] مساوات تنخواہ کی بالاستہ سررشتہ مالگذاری آراضی میں بلا امتحان [illegible] کارگذاری [illegible] سے اعلی عہدہ کی خواہش کریں بعض عہدہ دار اگر عہدہ سابق [illegible] سے عہدہ پر صیغہ مالگذاری آراضی میں مامور ہیں مگر دیگر دفاتر اور صیغہ جات [illegible] قرار پاتا ہو اور پر ترقی پاکر اب تنخواہ مساوی اعلی عہدہ مالگذاری آراضی پر [illegible] رکھتے ہیں تو وہ بھی اس حکم میں شامل سمجھے اور انکا [illegible]

# خلاصہ مضمون گشتی

## ترمیم گشتی نشان فوجداری (۱۵) دیوانی (۱۳) ۱۲۹۶ف

---

مجلس عالیہ عدالت کی گشتی نشان فوجداری (۱۵) دیوانی (۱۳) مصدرہ ۹ امرداد ۱۲۹۶ف
مین حکم ہے کہ جب کوئی مقدمہ ملتوی ہو اور تاریخ مقررہ پیشی ملتوی ہو سکے تو روز پیشی مقدمات مین
وجہ التوا حاکم بقلم خود لکھا کرے ۔ اب بتجربہ سے معلوم ہوا کہ حاکم کو وجہ التوا جملہ پیشی
مقدمات مین بقلم خود لکھنا ضرور نہین ہے حکام وجہ التوا بقلم خود مثل مین لکھا کرتے ہین یہ کام
صیغہ دار کا ہے کہ روز پیشی مین اوس حکم کو جو حاکم نے مثل مین بقلم خود تحریر کیا ہو نقل کر دے
(۲) تاریخ نفاذ گشتی ہذا سے گشتی نشان (۱۵) فوجداری دیوانی (۱۳) ۱۲۹۶ف کا وہ
جزو منسوخ سمجھا جاوے جو روز پیشی مقدمات مین وجہ التوا کی بقلم خاص حکام لکھنے سے متعلق
ہے آیندہ سے یہ کام صیغہ دار یا اہلکار متعلقہ کا ہے وہ حاکم کے اس حکم کی نقل جو وہ بابت التوا
مقدمہ اوس نے مثل مین لکھا ہو روز پیشی مقدمات مین محاذی مقدمہ ملتویہ کے خانہ کیفیت مین
لکھدیا کرے ۔

## علاقہ عدالت

### تاریخ ۱۰ صفر ۱۳۱۲ھ م غرہ مہر ۱۳۰۴ف

### حکم مجلس عالیہ عدالت

---

# اشتہار

نتیجہ امتحان وکالت درجہ سوم بابتہ ۱۳۰۳ف اطلاع عام کے لئے بذریعہ اشتہار ہذا شائع کیا جاتا ہے
مورخہ ۱۳ شہریور ۱۳۰۴ف ۔

حکم سرکار عالی نمبری (۹) ۲۲۴۰ مورخہ ۲۶ اردیبہشت ۱۳۲۰ف

[illegible] روداد [illegible] ورثہ مدیون متوفی سے کہ دعوے [illegible] جو خود مدیون متوفی کی حالت [illegible] مدیون متوفی [illegible] ورثہ [illegible] مدیون [illegible] تھا اور اوس کی وفات کے بعد اسکے ورثہ [illegible] سکونت [illegible] پیش کر سکتے ہیں [illegible] اور پابندی قواعد [illegible] نشان [illegible] واقع ۲۶ [illegible] ۱۳۱۹ف [illegible] قابل تسلیم ہوگا۔ فقط

---

نقل مراسلہ گشتی مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی واقع ۲۷ شہریور ۱۳۲۰ف (نشان دیوانی ۱)

منجانب حکم مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی

بنام اطلاع تمامی عدالت ہائے دیوانی ممالک محروسہ سرکار عالی

خلاصہ مضمون گشتی

تشریح گشتی نشان (۲) ۱۳۲۱ف

بطور تشریح گشتی نشان دیوانی (۲) مصدرہ ۲۹ بہمن ۱۳۲۱ف [illegible] گشتی ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ جب گواہ اپنی زبان میں اظہار دیوے جو مخالف زبان عدالت کے ہو تو حاکم پر لازم ہے کہ گواہ کا اظہار اوسکی زبان میں قلمبند کرے اگر حاکم خود اوس زبان میں اظہار قلمبند نکر سکے تو لازم ہے کہ گواہ کی زبان میں اظہار اوسکا قلمبند کرایا جاوے اور خود عدالت کی زبان میں اوسکا ترجمہ یا خلاصہ بطور یادداشت کے بر مسل اجلاس کا [illegible] شامل مثل کر دیوے۔

---

نقل گشتی مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی واقع ۲۰ شہریور ۱۳۲۳ف

نشان مصدرہ (۱۲) نشان دیوانی (۱۱)

منجانب [illegible] عالیہ عدالت

[illegible]

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۸ | غلام محمود خاں ولد غلام دستگیر خان ساکن اورنگ آباد | ۱۷۸ ۱/۲ | ″ |
| ۱۹ | سرید ہرکرشن حاجی ساکن ہاشم کھیر | ۱۸۹ | ″ |
| ۲۰ | میر محمود علی ولد میر امداد علی ساکن حیدرآباد | ۱۶۵ ۳/۴ | ″ |
| ۲۱ | نرسنگ پرشاد ولد ہری پرشاد ساکن حیدرآباد | ۲۴۱ | ″ |

## امیدواران صوبہ شمالی

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۲ | غلام علیخاں ولد قلندر علیخاں ساکن حیدرآباد | ۱۶۰ ۱/۴ | ″ |
| ۲۳ | شیخ عبدالاحد ولد مولوی محمد اکبر ساکن حیدرآباد | ۱۸۴ | ″ |
| ۲۴ | شیخ محمود عبدالعزیز ولد شیخ محمد عطا حسین ساکن ضلع بیدر | ۲۰۸ | ″ |
| ۲۵ | میر احمد علی ولد میر مقصود علی ساکن ضلع بیدر | ۱۸۰ ۱/۲ | ″ |
| ۲۶ | سیتا رام راؤ ولد گوبند راؤ ساکن اندور | ۱۸۱ | ″ |
| ۲۷ | محمد مصطفی خان ولد سلطان خان ساکن حیدرآباد | ۱۹۱ ۱/۲ | ″ |
| ۲۸ | قاضی سید عبدالعزیز ولد قاضی سید عبدالباسط حسینی ساکن حیدرآباد | ۱۸۴ | ″ |
| ۲۹ | حافظ محمد اسحاق ولد حاجی محمد امیرالدین ساکن حیدرآباد | ۱۹۸ | ″ |
| ۳۰ | ونکٹ کشن راؤ ولد آنند راؤ ساکن حیدرآباد | ۱۹۶ | ″ |

## امیدواران صوبہ جنوبی

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۱ | ہنمنت راؤ ولد وینکٹ راؤ ساکن کیل | ۱۶۴ | ″ |
| ۳۲ | کیشو راؤ ولد بھاسکر راؤ ساکن کیل | ۱۶۱ | ″ |

| نمبر | نام شخص کامیاب معہ ولدیت و سکونت | مجموعی نمبر حاصل کردہ | کیفیت کامیاب |
|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ |
| | **امیدواران صوبہ شرقی** | | |
| ۱ | [illegible] الدین ولد محمد عبد الغنی ساکن [illegible] | ۱۸۷ ½ | کامیاب درجہ سوم |
| ۲ | [illegible] رام راؤ ولد رام راؤ ساکن [illegible] | ۱۹۶ | " |
| ۳ | [illegible] ساکن [illegible] | ۱۹۳ | " |
| ۴ | [illegible] ولد [illegible] ساکن [illegible] | ۱۹۲ ½ | " |
| ۵ | محمد [illegible] ساکن [illegible] | ۲۱۳ | " |
| ۶ | [illegible] ساکن [illegible] | ۱۸۳ ½ | " |
| ۷ | [illegible] ولد [illegible] ساکن [illegible] | ۱۸۴ ½ | " |
| ۸ | محمد عبد السلام ولد محمد حسین ساکن حیدرآباد | ۱۹ ½ | " |
| ۹ | سید ولی بہادر ولد سید نواب بہادر ساکن [illegible] | ۱۹۴۱ | " |
| | **امیدواران صوبہ غربی** | | |
| ۱۰ | محمد یوسف [illegible] ولد قاضی محمد ضیاء الدین ساکن [illegible] | ۱۷۷ ½ | " |
| ۱۱ | [illegible] عبد الحفیظ ولد محمد عبد القادر ساکن [illegible] | ۱۵۸ ½ | " |
| ۱۲ | محمد عبد الرحمن ولد داد میاں ساکن [illegible] | ۱۶۳ | " |
| ۱۳ | [illegible] ساکن [illegible] | ۱۶۹ ½ | " |
| ۱۴ | سید علی حسن ولد سید [illegible] ساکن اورنگ آباد | ۱۶۲ ½ | " |
| ۱۵ | محمد [illegible] ولد محمد ابراہیم ساکن اورنگ آباد | ۱۶۷ ½ | " |
| ۱۶ | [illegible] ساکن [illegible] | ۱۶۹ | " |
| ۱۷ | سید فضل حسین ولد سید [illegible] ساکن [illegible] | ۱۶۴ ½ | " |

(۹) تعطیلات خاص پر اس کے علاوہ ایام ... اور ... ہمیشہ زیادہ ... ہوتی ہیں کہ تعطیلات بلالحاظ قوم و ملت سب کے لیے تعطیلات عام قرار دی گئی ہیں ۔ دیگر تعطیلات خاص ہر ملت کے لیے علیحدہ ... تعطیلات خاص کو نافذ ... معلوم ہوتا ہے ... آئندہ اس کے موافق عمل ہوگا ۔

(۱) ہر جمعہ کو عام تعطیل باستثنائے ان محکمہ جات و دفاتر کے جہاں کے ذمہ داریاں ... اور جہاں کسی شخص کو ... تعطیل دیجاوے ۔

(۲) ہر سال عام تعطیل سب کے لیے (۱۱) یوم ... ۱۰ و ۱۱ محرم الحرام ۲ یوم

| | |
|---|---|
| سالگرہ حضور پرنور | ایک یوم |
| سالگرہ اعلیٰحضرت | ایک یوم |
| غرہ و ۲ شوال باستثنا عید الفطر | ۲ یوم |
| دہم و یازدہم ذی الحجہ | ۲ یوم |
| دھولنڈی | ایک یوم |

(۳) خاص تعطیل صرف مسلمانوں کے لیے ۱۲ یوم

| | |
|---|---|
| دوازدہم شریف | ایک یوم |
| شب برات | ۲ یوم |
| ۲۷ تا ۳۰ رمضان | ۴ یوم |
| ۳ و ۴ شوال | ۲ یوم |
| ۹ و ۱۲ ذی الحجہ | ۲ یوم |

(۴) خاص تعطیل صرف عیسائیوں کے لیے (۱۲) یوم

| | |
|---|---|
| ۲۵ دسمبر تا غرہ جنوری | ۸ یوم |
| گڈ فرائیڈے | ایک یوم |
| ایش ویڈنسڈے | ایک یوم |
| ایسٹر منڈے | ایک یوم |
| وٹ منڈے | ایک یوم |

(۵) خاص تعطیل صرف پارسیوں کے لیے ایک یوم
عید نوروز پارسیان ۔

(۶) خاص تعطیل صرف ہندوؤں کے لیے ۱۱ یوم

| | |
|---|---|
| ہولی | ایک یوم |
| راکھی پونم | ایک یوم |
| جنم اشٹمی | ایک یوم |
| گنیش چوتھ | ایک یوم |
| اننت چودس | ایک یوم |
| دیوالی | ایک یوم |
| بسنت پنچمی | ایک یوم |
| سیوراتری | ایک یوم |
| [illegible] | ایک یوم |
| دسہرہ | دو یوم |

اور ... سورج گرہن ایک یوم اور فرداً چاند گرہن ایک یوم ... [illegible]

(۷) عرس خواجہ بندہ نواز قدس سرہٗ میں صرف مقام گلبرگہ کے دفتروں کو ۳ دن

[illegible] ١٢٠

[illegible] اکبر [illegible]

[illegible] ١٢٥ "

[illegible]

[illegible]

[illegible] لاہور

[illegible] ١٨١

علاقہ بال [illegible]

تاریخ ١٩ شہر صفر المظفر ١٣١٢ مطابق ٢١ ماہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ١٣١٢ [illegible]

حسب الحکم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تعطیلات جاری [illegible] ہیں۔

[illegible] کی تعطیل و [illegible] ہے۔

[illegible] اور [illegible]

[illegible] تعطیلات [illegible]

[illegible]

[illegible] ان تعطیلات میں [illegible] معاوضہ دیا جاتا ہے

[illegible] اور [illegible] ہیں۔

| نمبر | تہوار | تاریخ | ایام | تاریخ | ایام | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۱ | رمضان شریف | ۲۷ رمضان | ۱ | ۲۵ تا ۲۰ رمضان | ۴ | ایضاً |
| ۱۲ | عید الفطر | غرہ تا ۴ شوال | ۴ | غرہ تا ۴ شوال | ۴ | [illegible] عام تعطیل وسلور [illegible] |
| ۱۳ | عرس حضرت بندہ نواز قدس سرہ | ۱۵ تا ۱۸ ذیقعدہ | ۴ | ۱۵ تا ۱۸ | ۴ | خاص عام تعطیل دفاتر کیلئے |
| ۱۴ | عید الاضحیٰ | ۹ تا ۱۲ ذی الحجہ | ۴ | ۹ تا ۱۲ ذی الحجہ | ۴ | [illegible] عام تعطیل اور ۱۲۹۶ کو خاص مسلمانوں کیلئے گئی ہے |
| ۱۵ | عرس شمس عالم قدس سرہ | • | • | | ۱ | خاص دفاتر رائچور کے لئے |
| ۱۶ | اوگادی | چیت سدی ۱ | ۱ | چیت سدی ۱ | ۱ | خاص ہنود کے لئے |
| ۱۷ | راکھی پونم | ساون سدی پورنماشی | ۱ | ساون سدی ۱۵ | ۱ | ″ |
| ۱۸ | جنم اشٹمی | ساون بدی اشٹمی | ۱ | ساون بدی اشٹمی | ۱ | ″ |
| ۱۹ | گنیش چوتھ | بھادوں سدی چوتھ | ۱ | بھادوں سدی چوتھ | ۱ | |
| ۲۰ | انت چودس | ″ چودس | ۱ | ″ چودس | ۱ | ′ |
| ۲۱ | دسہرہ | اسوین سدی نومی دسمی | ۲ | اسوین سدی نومی دسمی | ۲ | ′ |
| ۲۲ | دیوالی | ″ بدی چودس | ۱ | ″ بدی چودس | ۱ | ″ |
| ۲۳ | بسنت پنچمی | ماگھ سدی پنچمی | ۱ | ماگھ سدی پنچمی | ۱ | ″ |
| ۲۴ | شیوراتری | ″ بدی چودس | ۱ | ″ بدی چودس | ۱ | ″ |
| ۲۵ | ہولی | پھاگن سدی پونم | ۱ | پھاگن سدی پونم | ۱ | ′ |
| ۲۶ | دہولنڈی | ″ بدی یکم | ۱ | ″ بدی یکم | ۱ | عام |
| ۲۷ | سالگرہ قیصر ہند | ۲۴ مئی | ۱ | ۲۴ مئی | ۱ | عام |
| ۲۸ | کرسمس | ۲۵ دسمبر و یکم جنوری | • | ۲۵ دسمبر و یکم جنوری | ۸ | خاص عیسائیوں کے لئے |
| ۲۹ | ایش وڈنیسڈی | ۱۱ فبروری | ۱ | ۱۱ فبروری | ۱ | ایضاً |
| ۳۰ | گڈ فرائڈی | جمعہ اول اپریل | ۱ | جمعہ اول اپریل | ۱ | ایضاً |
| ۳۱ | ایسٹر منڈے | • | • | ۲۶ مارچ | ۱ | ایضاً |
| ۳۲ | وٹ منڈے | • | • | ۱۴ مئی | ۱ | ″ |

اور عرس خواجہ منتخب الدین قدس سرہ کی تعطیل صرف اورنگ آباد و خلد آباد کے دفتروں کو ۳ دن اور عرس جمال بہادر قدس سرہ کی تعطیل بجائے تین کے دو دن اور عرس شمس العلماء قدس سرہ کی تعطیل بالکل منسوخ کی جائے۔ ان تعطیلات کا دیا جانا کافی ہے۔ انکے سوا جو لوگ عرس میں شریک ہونا چاہیں وہ اطلاع دے کر شریک ہو سکتے ہیں۔

(۸) تعطیلات کی زیادتی سے جو نقصان ہوتا ہے اس کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے تفصیلی نقشہ کی کیفیت سے ظاہر ہو گی اور معلوم ہو گا کہ فی الوقت سالانہ میں علاوہ تعطیل چاندگرہن اور سورج گرہن اور حادثہ جمعہ کے جو تعطیلات ہیں واقع ہو عموماً ۴۴ روز تک کل محکمہ جات بند ہو جاتے ہیں آئندہ بجائے ۴۴ یوم کے صرف ۱۱ یوم بند رہینگے فقط

نقشہ تعطیلات

| نمبر شمار | نام تعطیل | تعطیلات موجودہ: تاریخ | تعطیلات موجودہ: تعداد | تعطیلات مجوزہ: تاریخ | تعطیلات مجوزہ: تعداد | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ |
| ۱ | عشرہ محرم | ۸ تا ۱۷ محرم | ۸ | ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ | ۴ | عام |
| ۲ | آخری چہار شنبہ | ۱۵ صفر | ۱ | ۰ | ۰ | |
| ۳ | عرس خواجہ منتخب الدین قدس سرہ | ۲ تا ۵ ربیع الاول | ۴ | ۴ تا ۶ ربیع الاول | ۳ | خاص ذمہ دار اور نگ آباد و خلد آباد کے لئے |
| ۴ | دوازدہم شریف | ۱۲ [illegible] | ۱ | ۱۲ [illegible] | ۱ | خاص مسلمانوں کے لئے۔ |
| ۵ | سالگرہ اعلیٰحضرت | ۲ ربیع الآخر | ۱ | ۲ ربیع الآخر | ۱ | عام |
| ۶ | یازدہم شریف | ۱۱ [illegible] | ۱ | ۱۱ [illegible] | ۱ | خاص مسلمانوں کے لئے |
| ۷ | عرس جمال بہادر قدس سرہ | ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ جمادی الاول | ۳ | ۱۲ و ۱۳ جمادی الاول | ۲ | خاص ذمہ دار بیڑ و نگیر کے لئے |
| ۸ | عرس خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ | ۶ رجب | ۱ | ۰ | ۰ | |
| ۹ | عرس حضرت امیر المومنین [illegible] | ۱۹ تا ۲۱ [illegible] | ۳ | | | |
| ۱۰ | شب برات | ۱۴ و ۱۵ شعبان | ۲ | ۱۴ و ۱۵ شعبان | ۲ | خاص مسلمانوں کے لئے |

بھی اسکی پوری نگرانی کرینگی۔

تاریخ ۲۳ صفر ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۶ مہر ۱۳۰۳ف

حکم مجلس عالیہ عدالت

نقل ویادگشتی مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی واقع ۷ مہر ۱۳۰۳ف

نشان دیوانی (۱۲) — نشان فوجداری (۱۲)

حسب الحکم مجلس عالیہ عدالت

برای اطلاع تمامی مدارالمہام ممالک سرکار عالی

خلاصہ مضمون گشتی

جو اشخاص کہ اعزازاً ادخال کاغذ مہور سے معاف تھے اب وہ کاغذ مہور سے معاف نہیں ہیں

---

بموجب ضمن (۸) قاعدہ پنجم دستور العمل کاغذ مختوم عدالت مصدرہ سنہ ۱۲۸۲ عرضی یادرخواست یا دیگر کاغذات منجانب یا بمقابلہ صاحبزادگان ومرشدزادگان اور اسیطرح مقدمات متعلقہ قضا یا سے عرب یا جو بموجب احکام سابقہ کاغذ مختوم عدالتی سے جو مستثنیٰ تھے اس استثناء کو عالیجناب نواب مدارالمہام سرکار عالی نے حسب الارشاد اعلیحضرت بندگان عالی متعالی مدظلہم اٹھالیا ہے آیندہ سے استثناء مذکورہ قایم رہیگا اور اس استثناء کے متعلق اسوقت تک جسقدر احکام نافذ تھے وہ سب منسوخ کردئے گئے آیندہ سے ہرایک کو حسب احکام مذکورہ ادخال کاغذ مختوم سے معاف تھے کاغذ مختوم داخل کرنا ہوگا اور اسبا بت حکم سرکار نشان ۲۰۵۷ مورخہ ۱۰ شہریور ۱۳۰۳ف موسومہ مجلس عالیہ عدالت مطبوعہ جریدہ اعلامیہ مورخہ ۲۲ شہریور ۱۳۰۳ف واجب العمل ہوگا فقط

علاقہ عدالت وکوتوالی وامور عامہ

تاریخ ۲۲ شہر صفر المظفر ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۶ مہر ۱۳۰۳ف فصلی

منجانب معتمد

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۷۳ | اہلکاران ریاستہائے بیرون | ۱۲۲ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | خاص بارسیون کے کی کے |
| | | | ۱۹۱ | | | ۵۶ | |

خاص صیاپوں کی کی — خاص صیاپوں کی — خاص صیاپوں کو کسنے

۱۲ ۱۲ ۱۱

خاص بارسیون کی کی — [illegible] — [illegible]

۱ ۱۱

خاص خاص سالاموں

علاوہ تکمیل رو سورج گرہن دفتر درسے جاند گرہن

# علاقہ مال و فنانس

تاریخ ۱۹ شعبان ۱۳۲۱ ھ مطابق ۱۱ مہر ۱۳۱۲ ف

حکم نواب مدار المہام بہادر

نشان ۳۳ [illegible]

عہدہ داران مجاز نگرانی مثلاً صوبہ داران اور تعلقداران ہر سہ درجہ اور عہدہ داران کروڑگیری و آبکاری اور جو بعض دیگر صیغہ وغیرہ لوکل [illegible] اپنے اپنے علاقہ میں کم از کم سال میں چھ ماہ دورہ کریں اور اہل امرس [illegible] پایا جائے تو نقشہ کی بابت اونکے افسران بالا دست اونسے جواب طلب کریں بہتر ہے کہ عہدہ داران مذکورہ اپنی اپنی ششماہی دورہ کا پروگرام جریدہ اعلامیہ سرکار عالی میں شائع کرایا کریں اور اس کی پابندی کریں — مجلس مالگزاری

واسطے اس انعام سرکار عالی بھی ۱۳ ... قیدیوں میں سال در پاستے ہیں کہ فی الواقع ... نیک رویگی کو ملحوظ رعایت دار ... قیدیوں کو جو ... میعاد ... خیر خواہی کی چونکہ اس وقت تک کوئی دوسری قسم کی رعایت نہیں ہے لہذا اتفاق ... ان اضلاع ... صاحب ... قواعد ذیل صادر فرماتے ہیں۔

## حکم

(۱) جن قیدیوں کی میعاد ایک سال یا اس سے زیادہ ہو اور وہ کسی قسم کی تخفیف کا مستحق ... قیدیوں کو بہ نیک رویگی بسر کریں تو ایسے قیدی ہر سال کی بابت جو انہوں نے بہ نیک رویگی بسر کیا ہو پندرہ روز کی تخفیف میعاد کی مستحق ہونگے۔

**تشریح۔** (۱) اغراض دفعہ مندرجہ بالا کے لحاظ سے ہر سال ۱۱ ماہ (۱۵) یوم کا حساب شہور الٰہی متصور ہوگا۔

**تشریح** (۲) جائز ہوگا کہ اس قاعدہ سے قیدیان بامشقت بھی فائدہ اٹھائیں۔

(۲) جب کسی ایسے قیدی کی ختم میعاد کو دو مہینے باقی رہیں تو بلدہ میں صدر مہتمم صدر مجلس بلدہ و اور اضلاع میں ناظمان مجالس ضلع راست محکمہ سرکار میں ایک تختہ مشتمل مطابق نمونہ ذیل بغرض منظوری سرکار بھیجینگے جہاں سے تختہ بعد ثبت شرح منظوری واپس ہوگا۔

نمونہ تختہ میعاد قیدیان نیک رویہ متعلقہ مجلس

| نمبر شمار | نام قیدی مع ولدیت و سکونت | [illegible] | ملت | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ |

۸۵۶

رزولیوشن نواب مدارالمہام سرکار عالی مجریہ معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ ضمیمہ مجالس

نمبر ۱۱/۵ متفرقات ۱۳۲۱/۱۳۰۳ ف

مورخہ ۲۷ امرداد مطابق ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۲۱ھ ۱۳۱۳ ف

کاغذات مفصلہ ذیل پیش وملاحظہ ہوئے۔

(۱) مراسلہ ناظم صاحب مجالس سرکار عالی نشان ۱۴۲ مورخہ ۲۲ آبان ۱۳۱۲ ف موسومہ ہوم سکریٹری۔

(۲) سرکاریہ محکمہ معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ نشان (۹۹) مورخہ ۵ بہمن ۱۳۱۲ ف

(۳) مراسلہ ناظم صاحب مجالس اضلاع نشان (۵۲۸) مورخہ ۲۴ اردی بہشت ۱۳۱۳ ف

(۴) مراسلہ محکمہ سرکار علاقہ عدالت وکوتوالی وامور عامہ نشان ۱۲۱ مورخہ ۲۷ خورداد ۱۳۱۳ ف

(۵) مراسلہ صدر مہتمم صاحب مجالس بلدہ نشان (۳۰) مورخہ ۹ تیر ۱۳۱۳ ف

ناظم صاحب مجالس اضلاع نے اسلم خان قیدی محبس ضلع پربھنی کے تخفیف سرکار تحت بحوالہ فقرہ (ت) قواعد رعایت قیدیان نیک رویہ منظوری کے لیے محکمہ سرکار میں بھیجا لیکن وہ اسوجہ سے بلا منظوری مسترد ہوا کہ قواعد مذکور صرف اون قیدیان نیک رویہ سے متعلق ہیں جو کسی نفع بخش کام پر متعین ہوں یا وارڈر وغیرہ ہوں لیکن اس کے ساتھ یہ لکھا گیا کہ یہ امر غور طلب ہے کہ آیا وہ قیدی بھی جو نیک رویہ ہوں مگر کسی نفع بخش کام پر مقرر نہ ہوں کسی رعایت کے مستحق ہوسکتے ہیں کہ نہیں اگر آپکی یہ رائے ہو تو اسبارہ میں تفصیلی وجوہ ظاہر کرکے علحدہ تحریک کیجئے اسپر ناظم صاحب مجالس اضلاع نے بعد منشا ناظمان مجالس اضلاع وصوبہ یہ تحریک کی کہ قیدیان نیک رویہ جو خدمت وارڈری وغیرہ پر اور کارہائے نفع بخش سرکاری پر مامور ومصروف رہتے ہیں انکو بحسب قاعدہ مقررہ سرکار تخفیف سزا بحساب فی سال ایک ماہ دو دو ماہ کے ہوتی ہے مگر وہ قیدی گو نہایت نیک رویہ ہیں لیکن کسی نفع بخش کار سرکاری پر مامور نہیں ہیں وہ ہر قسم کی رعایت سے محروم ہیں ایسے قیدیوں کے ساتھ بھی جو محض نیک رویہ ہیں گو کسی خدمت پر اور کسی نفع بخش کام پر مامور بھی نہوں بلحاظ نیک روشی کیواسطے ترغیب وتحریص درستی اخلاق بحساب فی سال پندرہ روز کی تخفیف سزا کی اجازت ہونی چاہئے۔ اسپر صدر مہتمم صاحب مجالس بلدہ سے بھی رائے طلب کیگئی وہ جواب دیتے ہیں کہ انکو بھی اس تحریک سے اتفاق ہے۔

# قواعد

## متعلقہ محاصل صفائی

اندرون حدود کمیٹیات صفائی بلدہ و بیرون پٹیالہ

(ہ) لفظ (اراضی) عمارت سے مراد اراضی یا قطعہ اراضی ہے [illegible] جس کے ساتھ گھاس یا پھر یا دوسری کسی چیز کا [illegible] کیا جاتا ہو [illegible]
کسی تجارتی غرض سے کام میں لائی ہو

(و) لفظ (گاڑی) حاوی ہے گاڑی اور بگھی اور [illegible] اور [illegible]
پر کسی اور قسم کی پہیہ دار گاڑی پر [illegible] جو [illegible] محکمہ صفائی پر چلائے
جانے کے قابل ہو۔

(ز) لفظ (سڑک) سے مراد کسی محلہ یا سڑک یا شارع عام یا راستہ [illegible]
پر جس کے عوام کو چلنے کا حق حاصل ہے اور نیز اس میں داخل ہیں [illegible]
کی ایسی سڑک کا۔ اور [illegible] کا راستہ اور [illegible] ایسی سڑک [illegible]
کوئی پل یا [illegible] یا پٹیا ہوا راستہ جو ایسی سڑک کا حصہ ہو

(ح) لفظ (مالک) میں داخل ہے وہ شخص جو کہ فی الوقت [illegible] یا عمارت یا قطعہ
اراضی کے کرایہ کا جسکے متعلق کہ یہ لفظ استعمال ہوا ہے مستحق ہوا اور جس اوس [illegible]
عمارت یا قطعہ اراضی کے نسبت کسی دوسرے شخص کو کرایہ دیا [illegible]
اسکو کرایہ وصول ہو سکتا ہو درصورتیکہ اراضی یا عمارت یا مکان مذکور کسی کرایہ
دار کو دے جائیں ۔ اوس شخص کا مختار۔ اوس شخص کا امانتدار [illegible]
اوس شخص کا منتظم یا وارث وغیرہ یا سپرد جسکا تقرر کسی عدالت نے کیا ہو

(ط) (ملازم سرکاری) سے مراد ہر اُس شخص سے ہے جو محکمہ صفائی میں کسی حیثیت
مامور ہوا اور جو بموجب دفعات ۱۵ یا ۳۸ کسی کار روائی کے کرنیکا مجاز ہو۔

دفعہ (۳) قواعد ہٰذا حاصل ذیل سے متعلق ہوں گے۔ وہ وقتاً فوقتاً ترمیم کئے جا سکیں گے
اور بہ منظوری سرکار متعلق کئے جا سکیں گے اس دوسرے ٹیکس یا ٹیکسوں سے
جسکے اجرا سرکار نے محکمہ صفائی کو مقتدر کریگی ۔

(۱) ٹیکس مکانات ۔

(۲) ٹیکس چوپایان و گاڑیہا ۔

دفعہ (۴) سالانہ مقدار ٹیکس مکانات کے بحساب تین روپیہ فیصد مالیت جائداد
مذکور کی قیمت قابل ادائے ٹیکس کے لحاظ سے ہوگی ۔

# قواعد محاصل صفائی مندرجہ جریدہ اعلامیہ مورخہ

## (مراتب ابتدائی)

دفعہ (۱) ضمن (۱) ۔۔۔ کہ ان قواعد کا نام "قواعد محاصل محکمہ جات صفائی بلدہ و چادرگھاٹ بابتہ ۱۳۔۔ فصلی" رکھا جائے۔

ضمن (۲) یہ قواعد اون کل حدود اراضی سے متعلق ہیں جو کہ محکمہ جات صفائی بلدہ و چادرگھاٹ میں شامل ہیں اور نیز اون دوسرے قطعات اراضی سے متعلق ہونگے جو وقتاً فوقتاً محکمہ جات مذکور کے حدود کے اندر داخل ہوں۔

ضمن (۳) قواعد ہذا کا نفاذ فوراً ہوگا۔

دفعہ (۲) قواعد ہذا میں اگر سیاق عبارت سے کوئی مخالف معنی پائے جائیں تو اصطلاحات ذیل سے حسب ذیل مراد ہوگی۔

(الف) "محکمہ صفائی" سے مراد محکمہ صفائی بلدہ یا چادرگھاٹ سے ہوگی۔

(ب) (کمیٹی) سے مراد محکمات صفائی بلدہ و چادرگھاٹ کی جنرل کمیٹیوں سے مراد ہوگی۔

تشریح جہاں تک کہ قواعد ہذا کا تعلق محکمہ صفائی بلدہ سے ہے (جہاں کہ ایک عہدہ دار بنام صدر مہتمم مقرر ہے) وہاں تک بہ استثنا دفعات (۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۵۵) کے جہاں کہیں کہ لفظ "کمیٹی" قواعد ہذا میں واقع ہوا ہے تو سمجھا جائے اوس کے صدر مہتمم سے مراد لیجائے گی اور یہ متصور ہوگا کہ گویا لفظ کمیٹی استعمال ہی نہ ہوا تھا اور ایسا ہی طرز عمل محکمہ صفائی چادرگھاٹ کے متعلق اختیار کیا جائے گا جب کبھی محکمہ مذکور میں کسی افسر کا بنام صدر مہتمم تقرر ہو جائے گا۔

(ج) "ٹیکس" سے مراد کسی ایسے محصول سے ہوگی جو بموجب قواعد ہذا لگایا جا سکے۔

(د) لفظ (عمارت) مکان مسکونہ اور قطعات بیرونی اور اصطبل۔ چھپر۔ جھونپڑی اور اسی قسم کی دوسری عمارت پر خواہ وہ پتھر کی ہو یا اینٹوں کی یا لکڑی کی یا مٹی کی یا دھات کی یا کسی اور شئے کی۔ حاوی ہوگا۔

[illegible] طور پر قسمت یا بڑھا دی گئی ہو [illegible] حاصل ادائی ٹیکس میں تخفیف یا کمی کر دی جائے گی۔

ضمن (۳) جو رقم کہ سرکار یا کمیٹی کرایہ اگر کوئی [illegible] ہو گی اوس رقم کا [illegible] کوئی عام مالک مکانات یا اراضی [illegible] محصول مکانات بلحاظ اوس قیمت کے جس کی تعداد [illegible] ضمن (۲) [illegible] ادا کرنا۔

## محصول مکانات کس پر عاید ہو گا

دفعہ (۷) ضمن (۱) — کون شخص اصل دائے ٹیکس کا ذمہ دار ہوگا۔

محصول مکانات ابتدا اوس شخص پر عاید ہو گا جو [illegible] پر قابض ہو ان جس پر ٹیکس [illegible] مذکورہ حدود مذکور پر براہ راست [illegible] سرکار یا کمیٹی یا کسی [illegible] یا پٹہ دار کی طرف سے قبضہ رکھتا ہو۔

ضمن (۲) ورنہ ٹیکس مذکور ابتدائی طور پر حسب ذیل عاید ہوگا۔

(الف) اگر مکان کرایہ پر ہے تو کرایہ [illegible] کے واسطے پر۔

(ب) اگر مکان میں شکمی کرایہ دار رہتے ہوں تو اصلی کرایہ [illegible] کے واسطے پر۔

(ج) اگر مکان کرایہ پر نہیں ہے تو اوس شخص پر جس کو کرایہ لینے کا حق حاصل ہے۔

ضمن (۳) لیکن اگر کوئی اراضی کسی پٹہ دار کو ایک سال سے زیادہ مدت کے لئے دیجائے اور پٹہ دار مذکور اراضی مذکور پر کوئی عمارت بنائے تو ٹیکس محصول مکان جو زمین اور عمارت مذکور پر عاید ہوگا وہ ابتدائی طور پر پٹہ دار مذکور یا اوس کے مختار مجاز سے وصول کیا جائے گا خواہ اراضی مذکور پٹہ دار مذکور کے قبضہ میں ہو یا اوس کے مختار مجاز کے یا کسی شکمی پٹہ دار یا کرایہ دار کے۔

دفعہ (۸) — اگر وہ شخص جو اصل دائے ٹیکس کا ذمہ دار ہے خود کرایہ دار ہو تو وہ مجرا پانیکا مستحق ہوگا۔

اگر کوئی شخص ابتداً کسی محصول مکان کا ادا کرنا لازم ہے خود کسی دوسرے شخص کو علاوہ سرکار یا کمیٹی کے کوئی کرایہ اون حدود اراضی کے بابت جن کی بابت کہ وہ ٹیکس ادا کرتا ہے دیتا ہو تو وہ اسکا مستحق ہوگا کہ اوس کا جو حصہ کہ اوس دوسرے شخص

دفعہ (۵) (ب) [illegible] تمام عمارات یا قطعات اراضی جو حدود محکمۂ صفائی کے
اندر واقع ہوں [illegible] کا اندازہ [illegible] داخل کیا جائیگا۔

(الف) [illegible] جو [illegible] صرف [illegible] عبادت کیلئے مخصوص ہوں
(ب) [illegible] یا کھنڈرات [illegible] یا سرائیں
(ج) [illegible] عمارات [illegible] اگر [illegible] بالائی [illegible] ہوں یا کھنڈر
[illegible] آبادی [illegible] واقع ہوں
اور جن میں [illegible] یا [illegible] وغیرہ کے
[illegible] رہتے ہوں۔

(د) [illegible] عمارات و اراضیات جو ملک سرکار [illegible] ہوں اور جن پر
کہ اگر ٹیکس ہو [illegible] وصول کیا جائے تو اوس [illegible] سرکار
[illegible] کی صورت ہو پڑتا ہے۔

(ہ) کوئی عمارت یا اراضی [illegible] ایک [illegible] ملحقوں میں واقع ہوں
اور [illegible] کرایہ کے تعداد [illegible] سالانہ [illegible] سے کم ہو۔

دفعہ (۶) ضمن (۱) سرکار کیواسطے صفائی کو اپنے عمارات و اراضیات کے ٹیکس
[illegible] کے معاوضہ میں جو [illegible] دفعہ (۵) [illegible] مخصوص
[illegible] کئے ہوں ایک رقم سالانہ دیا کریگی جس کی تشخیص
اوس طریقہ سے ہوا کریگی جو ذیل کے ضمنیات ۲ و ۳ میں درج ہے۔

[illegible] سرکار [illegible] ٹیکس [illegible] دیگی۔

ضمن (۲) عمارات و اراضیات واقع حدود محکمہ جات صفائی جو ملک سرکار ہوں
اور [illegible] ہوں [illegible] تذکرہ بالا [illegible]
[illegible] اون کی قیمت [illegible] ایک ایسا شخص [illegible] جس کا تقرر وقتاً فوقتاً
اس غرض سے سرکار [illegible] باتفاق کمیٹی عمل میں آئیگا قیمت مذکور کی تشخیص
[illegible] مذکور [illegible] متعلقہ شخص قیمت [illegible] اور غرض تقرر ٹیکس مکانات
[illegible] کے نزدیک معقول ہو واجبی ہوگی
اور شخص مذکور کے فیصلہ پر [illegible] سال تک [illegible] ہوگا۔ لیکن اگر اوس عرصہ میں
[illegible] عمارات و اراضیات ملکی سرکار واقع حدود محکمہ جات صفائی

بلا اس کے کہ ایسے انتقال کی اطلاع کمیٹی کو حسب صراحت منذکرۂ بالا دے یہ انتقال
کرے علاوہ کسی دوسرے ذمہ داری کے جو بوجہ ایسی غفلت کے [illegible]
ہو سکتی ہو بموجب اس امر کا ہوگا کہ اوس وقت تک ٹیکس مکان جو وقتاً فوقتاً
حدود اراضی مذکور کے متعلق قابل ادا ہو ادا کرے جب تک کہ ایسی اطلاع
کمیٹی کو دے یا جب تک انتقال مذکور کا داخلہ کمیٹی کے کتابوں میں ہو۔

ضمن (۱) لیکن اس دفعہ میں کسی امر سے یہہ نہ سمجھا جائے گا کہ اوس ٹیکس
مکان مذکور کے بابت منتقل الیہ کی ذمہ داری کم ہوتی ہے یا یہہ کہ اوس سے
اثر پڑ سکتا ہے کمیٹی کے حق تقدیم وصول دین پر جو اوس کو حدود اراضی مذکور کے
متعلق بموجب دفعہ (۴۵) قواعد ہذا بغرض وصول محاصل متعلقہ ٹیکس مکان
حاصل ہے۔

دفعہ (۱۲) ضمن (۱) — کمیٹی کو عمارت جدید وغیرہ کی اطلاع دی ضرور ہے

جب کوئی نئی عمارت تعمیر کی جائے یا جب کوئی عمارت دوبارہ
تعمیر کی جائے یا اوس کی توسیع کی جائے یا جبکہ کوئی مکان
جو خالی پڑا تھا دوبارہ معمور ہو تو اوس شخص پر جس پر ابتداءً
ٹیکس مکان متعلقہ عمارت مذکور کا ادا کرنا لازم ہے۔ واجب ہوگا کہ پندرہ روز
کے اندر اوس کی تحریری اطلاع کمیٹی کو کرے۔

ضمن (۲) مذکورۂ بالا مدت پندرہ روز شمار ہوگی تاریخ ختم تعمیر یا معموری عمارت
جدید یا دوبارہ تعمیر شدہ سے جو اون میں سے پہلے واقع ہو یا تاریخ توسیع
سے (جیسی کہ صورت ہو) اور بصورت کسی مکان کے جو خالی پڑا ہو دوبارہ
معمور رہنے کی تاریخ معموری سے۔

دفعہ (۱۳) ضمن (۱) — کمیٹی کو مکان کے گرانے یا ڈھانے کی اطلاع دینا ہوگی

جب کسی عمارت یا عمارت کا حصہ جو قابل ادائے ٹیکس
مکان ہو سوائے حکم کمیٹی کے کسی دوسری طرح پر ہو گرا دیا جائے
یا مسمار کیا جائے تو جو شخص ابتداءً ادائے ٹیکس مذکور کا ذمہ دار
تھا اوس کی تحریری اطلاع کمیٹی کو دے گا۔

ضمن (۲) جب تک کہ ایسی اطلاع دی جائے شخص مذکور پر لازم ہوگا کہ برابر
اوسی طرح محصول مکان ادا کرتا رہے جیسے کہ وہ اوس صورت میں ادا کرتا

ہو اور اوس میں کل جمع وہ رقم داخل کیا جائے جو بوجہ ٹیکس اوس وقت قابل ادا
ہوئی جبکہ رقم کرایہ جسکو وہ ادا کرتا [illegible] وہ مذکور کی قیمت قابل ادائے ٹیکس
قرار دیا جائے۔



## اطلاع خاص انتقال وغیرہ حدود اراضی قابل ادائے ٹیکس مکان

دفعہ (۹) ضمن (۱)

کمیٹی کو انتقال حقوق اشخاص کی اطلاع جن پر دراصل ادائے ٹیکس لازم ہو ضرور ہے

جب کبھی کہ ایسے کسی شخص کا حق جس پر دراصل کسی حدود اراضی کے بابت ٹیکس مکان ادا کرنا لازم ہو حدود مذکور کی بابت منتقل ہو جائے تو اوس شخص پر جسکا حق اس طرح منتقل ہوا ہو لازم ہوگا کہ دستاویز انتقال کے لکھے جانے کے تین مہینے کے اندر یا اگر دستاویز قابل رجسٹری ہو تو رجسٹری ہونے سے تین مہینے کے اندر یا اگر کوئی دستاویز نہ لکھی گئی ہو تو عمل آوری انتقال کے تین مہینے کے اندر تحریری اطلاع ایسے انتقال کی کمیٹی کو دے۔

ضمن (۲) بصورت وفات کسی ایسے شخص کے جس پر ابتدائی طور پر حسب مندرجہ بالا ادائے ٹیکس مکان لازم ہو اوس شخص پر جسکو حقوق متوفی بحیثیت وراثت یا کسی دوسرے طور پر منتقل ہوئے ہوں لازم ہوگا کہ کمیٹی کو ایسے انتقال جایداد کی اطلاع متوفی کی تاریخ وفات سے ایک سال کے اندر دے۔

دفعہ (۱۰) ضمن (۱)

کس صورت سے اطلاع دیجائے گی۔

ہر اطلاع کہ حسب منشاء دفعہ ۹ دیجائے گی وہ یا نمونہ مندرجہ ضمیمہ نشان (الف) یا ضمیمہ نشان (ب) کے جیسی کہ صورت ہو مطابق ہوگی اور اوس میں صراحت و صحت کے ساتھ تمام امور مندرجہ نقشہ مذکور درج کئے جاوینگے۔

ضمن (۲) جائز ہوگا کہ ایسی اطلاع کے پہنچنے پر کمیٹی اگر ضرورت سمجھے تو دستاویز انتقال (اگر کوئی ہو) یا اوس کی نقل کے جو بموجب دفعہ (۲۵) قانون رجسٹری حاصل کی گئی ہو پیش کئے جانے کا حکم دے۔

دفعہ (۱۱) ضمن (۱)

ذمہ داری ادائے ٹیکس بصورت عدم اطلاع انتقال کے

ہر شخص جس پر دراصل کسی حدود اراضی کے بابت ادائے ٹیکس مکان لازم ہو اور جو ایسے حق کو اپنے حدود اراضی کے متعلق

موجب صحیح تخمینہ تیار کر کے پیش کرے۔

ضمن (۱۳) جائز ہوگا کہ کمیٹی بغرض مندرجۂ بالا کسی ایسی عمارت یا اراضی کا معاینہ کرے۔

## کتاب تعین محصول

(۱) تعین محصول میں کیا امور درج ہونگے

**دفعہ (۱۶)** کمیٹی کے پاس ایک کتاب رہے گی جس کا نام کتاب تعین محصول ہوگا جس میں ہر سال امور مندرجۂ ذیل درج کئے جائیں گے۔

(ا) ایک فہرست تمام مکانات و اراضیات واقع حدود محکمہ صفائی اور اون میں سے ہر ایک کی تمیز کی جائے گی خواہ نام سے یا نشان سے جس طرح مناسب معلوم ہو۔

(ب) ہر ایسی عمارت و اراضی کی قیمت قابل ادائے ٹیکس [illegible] مندرجۂ بالا مشخص کی گئی ہو۔

(ج) نام اوس شخص کا جس پر دراصل ادائے ٹیکس مکان (اگر کوئی ہو) جو مکان یا اراضی مذکور پر عاید ہوتا ہو لازم ہے۔

(د) اگر عمارت یا اراضی مذکور پر ٹیکس مکان عاید نہ ہوسکتا ہو تو عاید نہ ہونے کی وجہ۔

(ہ) جبکہ کمیٹی یہ قرار دے چکی ہو کہ کس شرح سے اوس سال محصول لیا گیا تھا اور جو میعاد کہ بموجب اعلان عام حسب مراتب مندرجہ بالا بعد بغرض نالشات متعلق تعداد قیمت قابل ادائے ٹیکس مندرجہ کتاب تعین محصول مقرر کی گئی ہو وہ گذر چکی ہو اور درصورتیکہ ایسے کسی داخلہ کی بابت نالش ہوئی ہو جبکہ نالش مذکور کا تصفیہ حسب منشا مراتب مندرجۂ بالا ہو چکا ہو تو وہ رقم جو ہر ایسی عمارت یا اراضی کے باب جو کتاب تعین محصول میں درج ہو ٹیکس مکان کی بابت (اگر کوئی ہو) مشخص کی گئی اور قابل ادا ہو۔

(و) وہ تمام دوسرے امور (اگر کوئی ہوں) جس کے لئے تعلق کمیٹی وقتاً فوقتاً

جبکہ جائداد مذکور یا اوس کا کوئی حصہ نہ کرایا گیا یا نہ شمار کیا گیا ہوتا۔

## تشخیص قیمت جایداد قابل ادائے ٹیکس مکان

**دفعہ (۱۴) ضمن (۱)**

قیمت قابل ادائی ٹیکس کی تشخیص کس طرح ہوگی۔

اس غرض سے کہ کسی عمارت یا قطع اراضی قابل ادائے ٹیکس مکان کی وہ قیمت مشخص ہو جس پر ٹیکس مکان لیا جائے کرایہ سالانہ سے جس پر کہ عمارت یا اراضی مذکور کے سال بسال کرایہ پر دئے جانے کی معقول طور پر توقع ہو ایک رقم وضع کی جائیگی جو برابر ہوگی اوس سالانہ کرایہ کے دس فی صدی کے اور وضعات مذکور تمام ترمیمات اور دوسرے تمام امور کا معاوضہ ہونگے۔

ضمن (۲) قیمت کسی کل کی جو کسی عمارت یا اراضی پر واقع ہو یا اوس میں داخل ہو، اراضی مذکور کی قیمت قابل ادائے ٹیکس میں شامل نہ ہوگی۔

**دفعہ (۱۵) ضمن (۱)**

کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ مالک قابض سے کوئی اطلاع یا تحریر طلب کرے یا جائداد اراضی قابل ادائے ٹیکس میں داخل ہو کر اوس کا معاینہ کرے۔

اس غرض سے کہ کمیٹی کسی عمارت یا اراضی کی قیمت قابل ادائے ٹیکس کو مشخص کرے یا اس غرض سے کہ یہہ بات معلوم کرے کہ کون شخص دراصل ادائے ٹیکس مکان متعلقہ عمارت یا اراضی مذکور کا ذمہ دار ہے کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ عمارت یا اراضی مذکور کے یا اوس کے کسی حصہ کے مالک یا قابض کو حکم دے کہ ایک مناسب میعاد میں جو کمیٹی نے اس غرض سے مقرر کی ہو اطلاعات مندرجہ ذیل دے یا ایک تحریری تختہ پیش کرے جس پر اوس مالک یا قابض کی دستخط ہوں۔

(۱) نام و سکونت مالک یا قابض عمارت یا اراضی مذکور یا مالک و قابض دونوں کا نام و مقام سکونت۔

(ب) عمارت یا اراضی مذکور یا اوس کے کسی حصہ کا عرض و طول اور تفصیل کرایہ اگر وہ مکان یا اراضی مذکور یا اوس کے کسی حصہ کی بابت وصول ہوتا ہو۔

ضمن (۲) ہر مالک یا قابض پر جس کو ایسا حکم دیا جائے لازم ہوگا کہ اوس کی تعمیل کرے اور صحیح اطلاع دے یا اپنے بہترین علم و یقین کے

تعین محصول نامہ یا اوس کی کوئی نقل معاینہ کیا جا سکے۔
ضمن (۳) ایسا اعلان عام جریدہ اعلامیہ سرکار عالی میں مشتہر کیا جائیگا اور نیز حلقہ میں نمایاں مقامات پر اوس محصول کے اعلانات آویزاں کردئے جائیں گے۔

**دفعہ (۲۰) ضمن (۱)** آیا بعض محصول کا معاینہ ہو سکے گا۔

ہر شخص جو محصول لگ رہی کسی جدود اراضی کا جس کا اندراج کتاب تعین محصول میں ہو بحیثیت مالک یا قابض ہونیکا دعویٰ رکھتا ہو یا نمائندہ عام کی ایسی کسی جائداد کے دعوے دار کا ہو مجاز ہوگا کہ بلا کسی اجرت کے کتاب مذکور کے اوس حصہ کا معاینہ کرے جو جدود اراضی مذکور سے متعلق ہو یا اوس کے یا اوس کے کسی حصہ کی نقل لے۔
ضمن (۲) جو شخص کہ حسب ضمن (۱) کتاب تعین محصول کے بلا ادائے اجرت معاینہ یا اوس کی نقل لینے کا حق رکھتا ہو اوس کو اجازت ہوگی کہ بعد ادائے ایسی فیس کے جو اوس کے متعلق وقتاً فوقتاً کمیٹی سے مقرر ہو معاینہ کرے یا اوس سے نقل حاصل کرے۔

**دفعہ (۲۱) ضمن (۱)** میعاد بغرض ادخال التماسات متعلقہ تشخیص قیمت بذریعہ اعلان عام مقرر ہوگی۔

کمیٹی اوس وقت اور اوس طریقہ سے جو دفعہ (۱۹) میں مندرج ہے بذریعہ اعلان عام ایک روز مقرر کریگی جو اجرائے اعلان سے کم سے کم تیس روز کے فاصلہ سے کم نہ ہوگا جس کے قبل یا جس روز کہ التماسات کسی قیمت قابل ادائے ٹیکس کی مقدار کی بابت جو کتاب تعین محصول حلقہ میں درج ہو اوس کے دفتر میں لیجائے گی۔

**ضمن (۲)** بعض صورتوں میں خاص طور پر اطلاعنامہ جاری کئے جائیں گے

ہر صورت میں جبکہ کوئی جدود اراضی پہلی دفعہ کتاب تعین محصول میں اس حیثیت سے داخل ہو کہ وہ قابل ادائے ٹیکس مکان ہے یا جبکہ کسی جدود اراضی کی قیمت قابل ادائے ٹیکس بڑھا دی گئی ہو کمیٹی ضمن (۱) کے بموجب اعلان عام کے اجرا کے بعد جس قدر جلد ممکن ہوگا ایک خاص تحریری اطلاعنامہ مالک یا

[illegible] کرنے کا

**دفعہ (۱۷) ضمن (۱)** [illegible] کتاب تعین محصول [illegible] طلب کئے جائنگے

کتاب تعین محصول کے متعدد اجزا ہوں گے جس کا نام کتاب محصول حلقہ ہوگا اور ہر جزو ایک ایک حلقہ کا ہوگا جس میں کہ محکمہ صفائی اوس وقت منقسم ہو اور اگر کمیٹی مناسب سمجھے تو ہر کتاب تعین محصول دار و سکے دو یا زیادہ حصے یا اجزا میں اور ایسے ناموں کے ساتھ کئے جائیں گے جس کی تجویز کمیٹی کریگی

**ضمن (۲)** کتب تعین محصول دار و او ن کے اجزا (اگر کوئی ہوں) مجموعی کتاب تعین محصول کہلائیں گے۔

**دفعہ (۱۸) ضمن (۱)** جو شخص کہ ادائے ٹیکس کا ذمہ دار ہے اگر اوسکا نام معلوم نہ ہوسکے تو اوسکا ذکر کس طرح کیا جائے گا۔

جسکا نام اوس شخص کا جس پر در اصل ادائے ٹیکس مکان کسی حدود ارضی کے بابت لازم ہے معلوم نہ ہوسکے تو یہ کافی ہوگا کہ بجائے اوس کے نام کے کتاب محصول میں اور کسی اطلاعنامہ میں جس کا اجرا اوسکے نام پر بموجب قواعد ہذا ضروری ہو اوس کے نام سے بجائے بلا کسی دوسری تشریح کے صرف اس قدر لکھدیا جائے "قابض حدود ارضی مذکورہ"

**ضمن (۲)** قابض حدود [illegible] اطلاع [illegible] ادائے ٹیکس کا ذمہ دار ہے

اگر کسی ایسی حالت میں کوئی شخص جو قابض حدود ارضی مذکور سکونت رکھتا ہو کوئی ایسی اطلاع دینے سے انکار کرے جو اس شخص کر نیکے لئے ضرور ہو کہ کون شخص در اصل ذمہ دار ادائیکی ہے جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا تو جس وقت تک کہ اطلاع مذکور حاصل ہو خود شخص مذکور پر ذمہ داری ادائے ٹیکس مکان جو اون حدود ارضی پر جن پر وہ قابض ہے عاید ہوتا ہو عاید ہوگی ۔

**دفعہ (۱۹) ضمن (۱)** اطلاع عام [illegible] تکمیل تخمیص قیمت عاید ادا [illegible] کی ۔

جبکہ داخلہ جات مندرجہ ضمن ۔ الف و ب و ج و د متعلقہ دفعہ (۱۶) کسی حلقہ کی کتاب تعین محصول میں جہان تک کہ ممکن ہو مکمل طور پر درج ہو چکی ہوں تو کمیٹی اس امر کو بذریعہ اعلان مشتہر کریگی اور نیز اس امر کو کہ کس مقام پر کتاب

**دفعہ ۲۵ ضمن (۱)** — بقایا جات محصول جائداد کا اور تقسیم سلسلہ بابت متعلقہ قسمت

جبکہ جائداد ایسی بائیوں کا (اگر کوئی ہوں) تصفیہ ہوجائیگا اور وہ انتظام حسب منشاء ضمن ۲ دفعہ ۱۶ کتاب تعین محصول ملقہ میں کامل طور پر ہوچکیں گے تو کتاب مذکور میں بلحاظ ہدایت کریگی اور اپنی دستخط سے اس امر کی تصدیق کریگی کہ سوائے ادائی صورتوں کے (اگر کوئی ہوں) جن میں کہ ترمیم کی گئی ہے اور جو کتاب مذکور میں درج ہیں کوئی واجبی اعتراض قیمت قابل ادائی ٹیکس مندرجہ کتاب مذکور پر نہیں کیا گیا تھا

**ضمن (۲)** اس کے بعد کتاب مع ول ملحقہ مذکور پابندی ان تبدیلوں کے جو حسب منشاء دفعہ ۲۶ عمل میں کی جائیں تعداد ٹیکس مکان کے بابت جو ہر عمارت و آراضی موجودہ حلقہ مذکور پر اس سال جسکی بابت کتاب مذکور ہے واجب الادا ہو کا قطعی شہادت متصور ہوگی۔

**دفعہ ۲۶ ضمن (۱)** — کمیٹی مجاز ہوگی کہ دوران سال میں کتاب تعین محصول کی ترمیم کرے۔

جائز ہوگا کمیٹی کو ایسے شخص کی درخواست پیش کرنے پر جو متعلق ہو یا کسی دوسری اطلاع پر کسی وقت اس سال کے دوران میں جس سے کوئی کتاب تعین محصول متعلق ہو اوس کی اس طرح پر ترمیم کرے کہ کسی ایسے شخص کا نام درج کردے جس کا نام درج ہونا چاہیے تھا یا کسی ایسے عمارت و اراضی کا داخلہ کرے جس کا داخلہ پہلے چھوٹ گیا ہو یا کسی ایسے شخص کا نام کاٹ دے جس پر ادائے ٹیکس مکان لازم نہ ہو یا کسی قیمت واجبی اور ٹیکس اور نیز ٹیکس کی تعداد کو جو اوس پر مبنی ہو بڑھا دے یا گھٹا دے یا کوئی ایسا داخلہ کرے یا کسی ایسی موجودہ داخلہ کو کاٹ دے جس سے کہ اسے کوئی جائداد ادائے ٹیکس مکان سے مستثنیٰ ہوگئی ہو۔

**ضمن (۲)** ہر ایسی ترمیم کی نسبت سمجھا جائیگا کہ وہ بعزت قرارداد کسی شخص کی ذمہ داری یا استثناء بموجب داخلہ مرمہ سال رواں کے اس سہ ماہی کی پہلی تاریخ سے عمل میں آئے جبکہ وہ واقعات جن کے لحاظ سے ترمیم جائز ہوئی وجود میں آئے۔

قابض حدود اراضی مذکور کے پاس پہنچے گی جس مین کہ داخلہ مذکور کی نوعیت بتائی جائے گی اور اوس کو اطلاع دیجائیگی کہ اگر اوس کو کوئی عذر داخلہ مذکور کی نسبت ہو تو اوس کی سماعت دفتر کمیٹی مین کسی وقت وصول اطلاع نامہ خاص سے تیس روز کے اندر ہو سکے گی۔

**دفعہ (۲۲) ضمن (۱)** — کس وقت اور کس طرح سے تشخیص قیمت کی نسبت نالش ہو سکے گی۔

ہر نالش جو کسی قیمت قابل ادائے ٹیکس مندرجہ کتاب تقرر محصول کی تعداد کی بابت ہو ضرور ہے کہ بذریعہ تحریری عرضی کی کمیٹی کے سامنے پیش کیجائے اور ضرور ہوگا کہ وہ عرضی اوس تاریخ یا اوس کے قبل یا سب سے بعد کی تاریخ کو کمیٹی کے دفتر مین داخل ہو جو اس غرض سے اعلان عام یا اطلاعنامہ خاص متذکرہ صدر مین مقرر کی گئی ہو۔

**ضمن (۲)** ہر ایسی عرضی مین مختصر مگر پورے طور پر وہ وجوہ درج ہونگے جس کے لحاظ سے تشخیص قیمت سے ناراضی ہو۔

**دفعہ (۲۳) ضمن (۱)** — عذرداروں کو تاریخ سماعت نالشات کی اطلاع دیجائیگی

کمیٹی تمام شکایتون کی کہتاؤنی جو اس طرح پر وصول ہوئے ہون ایک رجسٹر مین کرائے گی جو اس غرض سے رکہا جائے گا۔ اور ہر عذردار کو تاریخ و وقت و مقام سے جبکہ اور جہان کہ اوس کی نالش کی تحقیقات کیجائے گی تحریری اطلاع دیگی

**دفعہ (۲۴) ضمن (۱)** — سماعت نالش۔

وقت و مقام مقررہ مین کمیٹی نالش مذکور کی تحقیقات و فیصلہ بصورت موجودگی مدعی اوس کی موجودگی مین یا اوس کی غیر حاضری مین کرے گی۔

**ضمن (۲)** جایز ہوگا کہ کمیٹی کسی معقول وجہ سے ایسی تحقیقات کو وقتاً فوقتاً ملتوی کرے۔

**ضمن ۳** - بعد تصفیہ نالش اوس کا نتیجہ کتاب نالشات مین جو کہ حسب منشاء دفعہ ۲۳ رکھی جائے گی درج کیا جائے گا۔ اور اگر بموجب ایسے نتیجہ کے کسی ترمیم کی ضرورت ہوگی تو وہ کتاب محصول مین کیجائے گی۔

۱۳۰ه

ضمن (۲) جملہ ایسی اکسسمنٹ ہی سے جس کی بابت کوئی اپیل (مرافعہ) بموجب دفعہ ۴۳ داخل کیا ہو اور اپیل مستمعا نہیں ہے حکم فائم رہے تو کسی [illegible] ۱۰ یا کسی محصول مکان سے واپسی کا دعویٰ دفعہ ۴۲ میں مفصل خلو کے ہو سکے گا جب تک کہ دوسری جماعت کے پیش بیان کیا گیا اگلا شش ماہی کے ابتدائی تیس روز کے اندر رکمیٹی کو نہ دی گئی ہو

**دفعہ ۴۲**
جو اکسسمنٹ بابت واپسی و ادرکسی کمی کے متعلق ہو گا

کمیٹی کو اختیار ہو گا کہ کسی محصول مکان سے واپسی کا دعوے کو منظور کرے باستثنا اس صورت کے جبکہ اس کی بابت درخواست تحریری اوس شش ماہی کے ختم سے جس سے وہ متعلق ہے تیس روز کے اندر پیش نہ کی گئی ہو یا ۴۳ درخواست گذار کو بابت اوس رقم ٹیکس کے جس کے متعلق ایسی دعوے کیا جاتا ہے وصول ہوا ہو کمیٹی کے سامنے پیش ہوئی ہو۔

## ٹیکس چوپایان و گاڑی ہا

**دفعہ ۴۳**
ان گاڑیوں اور چوپایوں پر ٹیکس عائد ہو گا۔

باستثنائے ان صورتوں کے جو بعد میں مذکور ہیں ایک ٹیکس اس شرح سے جس کی تفصیل ضمیمہ نشان (ح) میں درج ہے تمام گاڑیوں اور تمام چوپایوں پر لیا جائیگا جس کی تفصیل ضمیمہ مذکور میں مندرج ہے اور جو حدود محکمات صفائی کے اندر رکھے گئے ہوں۔

**دفعہ ۴۴**
ٹیکس سے معافی

ٹیکس مذکور نہ لگایا جائے گا۔

(الف) اوپر کی گاڑی۔ گدہوں کی گاڑی با نبڈی اور رتھ جانور اور یکسالہ سے کم عمر کے گھوڑے پر۔

(ب) کوئی گھوڑا جس کا رکھنا کسی شخص پر بموجب اس کے شرائط ملازمت کے لازم ہو۔

(ج) گاڑیاں اور چوپایہ جو از ملک سرکار یا کمیٹی ہوں۔

**دفعہ ۲۷ ضمن (۱)** — ہر کتاب تعین محصول ہر سال تیار ہونی ضرور نہوگی ۔

یہ ضرور نہ ہوگا کہ ہر سال ایک نئی کتاب تعین محصول تیار کی جائے۔ بپابندی مراتب مندرجہ ضمن (۲) کمیٹی کو اختیار رہیگا کہ گذشتہ سال کی کتاب کے داخلوں کو ایسی ترمیموں کے ساتھہ جو اوس کے نزدیک مناسب ہوں سال جدید کے داخلہ قرار دے ۔

ضمن (۲) لیکن اعلان عام حسب منشاء دفعات (۱۹) و (۲۱) ہر سال مشتہر کیا جائیگا ۔ اور مراتب مندرجہ دفعات مذکورہ و دفعات ۲۲ تا ۲۶ ہر سال سے متعلق ہونگے ۔

ضمن (۳) کتاب تعین محصول جدید کم سے کم ہر چار سال میں ایک مرتبہ تیار کی جائے گی ۔

## واپسی ٹیکس مکان بوجہ خلوئے مکان

**دفعہ ۲۸** — ٹیکس مکان کی واپسی کس حالت تک اور کن صورتوں میں ہوگی

جبکہ کوئی عمارت یا اراضی یا کسی حدود اراضی کا کوئی جزو جس کو کمیٹی نے بطور ایک علیحدہ جائداد کے تصور کیا ہو کم سے کم ایک سو ساٹھہ یوم تک خالی رہا ہو تو کمیٹی بپابندی مراتب مندرجہ مابعد ٹیکس مکان کے (اگر کوئی ادا کیا گیا ہو) دو ثلث حصہ کو اون ایام کی بابت (جنمیں) کہ عمارت یا اراضی مذکور خالی رہے واپس کریگی ۔

**دفعہ ۲۹ ضمن (۱)** — اوس وقت تک واپسی ٹیکس مکان کا دعوی نہ ہو سکیگا جب تک کہ کمیٹی کو خلوئے مکان کی اطلاع نہ دیگئی ہو ۔

کمیٹی سے حسب مراتب مندرجہ بالا کسی ٹیکس مکان کی واپسی کا دعوی نہ ہو سکیگا جب تک کہ خلو کی تحریری اطلاع اوس شخص نے جسپر ادائے محصول لازم ہے یا اوس کے مختار نے کمیٹی کو نہ دی ہو ۔

ضمن (۲) ایسے اطلاع نامہ کے پیش ہونیکی تاریخ سے کسی پہلے زمانہ کی بابت کمیٹی سے کوئی واپسی عمل میں نہ آسکے گی ۔

مخصوص ہو اگر کسی چوپایہ کی نسبت قابل اطمینان طور پر ثابت کر دیا جائے کہ وہ کسی پوری سہ ماہی تک بالکل بیکار رہا اور سہ ماہی مذکور میں زمین کے کام میں نہیں لایا گیا تو کوئی ٹیکس چوپایہ مذکور پر اس سہ ماہی مذکور کے بابت نہیں لیا جائے گا۔

**دفعہ ۳۶** — کرایہ پر گاڑی چلانیوالوں اور دوسرے لوگوں سے معاملہ کیا جا سکتا ہے۔

جائز ہوگا کہ کمیٹی کسی مالک کارخانہ سے جو کرایہ کی گاڑیاں رکھتا ہو یا دوسرے شخص سے جو گاڑیاں یا گھوڑے کرایہ کے لیے رکھتا ہو یا کسی سوداگر یا سوداگران اسپ یا دلال سے جس میں گھوڑے ملتے ہوں یا دوسرے طرح پر درج ہوتے ہوں اس امر کی بابت معاملہ کرے کہ ایسی اپنے زمانہ کے بابت جو ایک وقت میں ایک سال سے زیادہ نہ ہو ایک بالمقطع رقم بمعاوضہ اُن ٹیکسوں کے جو دوسری طرح پر ایسے مالک کارخانہ یا دوسرے شخص یا سوداگر کو بموجب دفعہ ۳۱ دینے پڑتی وہ دیا کرے۔

**دفعہ ۳۷ ضمن (۱)** — گاڑی اور چوپایوں کے محصول کی جو کتاب کہ کمیٹی ضرور رکھیں۔

کمیٹی ایک کتاب رکھے گی جس میں امور مصرحہ ذیل کی کھتاونی ہوا کرے گی۔

(ا) ایک فہرست اُن اشخاص کی جنپر کوئی ٹیکس حسب منشاء دفعہ (۳۱) ادا کرنا لازم ہو۔

(ب) تصریح اُن گاڑیوں اور چوپایوں کی جن کی متعلق اشخاص مذکور پر ٹیکس مذکور ادا کرنا لازم ہے۔

(ج) رقم ٹیکس جو ہر شخص پر واجب الادا ہے اور وہ مدت جسکی بابت واجب الادا ہے۔

(د) تفصیل ہر ایک معاملہ کی جو بموجب دفعہ ۳۶ کیا گیا ہو۔

ضمن (۲) ہر شخص جسکا نام کتاب مذکور میں درج ہو یا شخص مذکور کا مختار عام مجاز ہوگا کہ بلا کسی قسم کی اجرت دینے کے کتاب مذکور کے کسی حصہ کو جو شخص مذکور سے متعلق ہو معاینہ کرے یا اُس کی نقل لے۔

ضمن (۳) کوئی شخص جو بموجب ضمن (۲) کتاب مذکور کے کسی حصہ کے

(د) گاڑی یا گاڑیوں کے واقعی سوداگر بغرض فروخت رکھتے ہوں اور وہ کام میں نہ آسکتے ہوں۔

(ہ) ٹھیلے جن میں صرف ایک پہیہ ہو اور بچوں کے ہاتھ سے چلانے کی گاڑیاں۔

**دفعہ ۳۳ ضمن (۱)** زمانہ جس کے لحاظ سے ٹیکس لگایا جاسکے گا

ہر شخص جو کسی گاڑی یا چوپایہ کا جس پر ٹیکس مذکور عاید ہوسکتا ہو قابض یا مالک رہا ہو تو اگر وہ اسکا قابض یا مالک رہا۔

(ا) کسی ششماہی میں کم سے کم ساٹھ یوم تک تو اوس پر ششماہی مذکور کا پورا ٹیکس عاید ہوگا۔

(ب) کسی ششماہی میں ساٹھ یوم سے کم مگر تیس یوم سے زیادہ تک تو ششماہی کے پورے ٹیکس کا ایک نصف عاید ہوگا۔

(ج) کسی ششماہی میں چودہ روز سے زیادہ نرہا ہو تو اُس ششماہی کے بابت کوئی ٹیکس عاید نہ ہوسکیگا۔

**ضمن (۲)** جبکہ کوئی شخص دو یا زیادہ گاڑیوں ایک ہی قسم کے یا ایک ہی قسم کے دو یا زیادہ چوپایوں کا مالک یا قابض کسی ایک ششماہی میں مختلف اوقات میں رہا ہو تو اُسکے نسبت بلحاظ اغراض دفعہ ہذا یہہ سمجھا جائے گا کہ گویا وہ صرف ایک گاڑی یا صرف ایک چوپایہ کا جیسی کہ صورت ہو اُن کل ایام میں مالک یا قابض رہا جن پر کہ وہ دو یا زیادہ زمانے مشتمل ہوں۔

**دفعہ ۳۴** گاڑیاں جو مرمت میں ہوں اور گاڑیاں بنانے والوں کے یہاں کھڑی ہوں

اگر کسی پوری ششماہی میں کوئی گاڑی زیر ترمیم یا کسی گاڑی بنانے والے کے یہاں کھڑی رہی ہو تو اسپر اُس ششماہی کے بابت کوئی محصول نہ لیا جائے گا۔

**دفعہ ۳۵** جانور جو ... کام ... استعمال ...

اگر کوئی چوپایہ کسی پوری ششماہی میں کسی اسپتال میں رہا ہو جو ... ہو اور ... مکان ... جانور ... کھلی

کے اندر کمیٹی کو دیگا

**دفعہ ۴ ضمن (۱)**
معیار معاینہ مطلع و طلبی اشخاص جن پر ادائے ٹیکس لازم ہو۔

کمیٹی کو اختیار رہیگا کہ کسی اصطبل یا گاڑیخانہ یا اسی مقام خاص کے متعلق کہ اوس کو اسباب کے یاور کرنے کی وجہ ہو کہ اُس میں کوئی گاڑی یا چوپایہ موجود ہے جسپر بموجب قواعد ہذا ٹیکس عائد ہو سکتا ہے معاینہ کرے۔

ضمن (۲) کمیٹی کو اختیار رہیگا کہ بذریعہ طلب نامہ تحریری کسی ایسے شخص کو یا اُس کے کسی ملازم کو اپنے سامنے طلب کرے جس کے نسبت کہ اُسکو باور کرنیکی وجہ ہو کہ اوسپر کوئی ٹیکس کسی گاڑی یا چوپایہ کے بابت واجب الادا ہے اور شخص مذکور یا اوس کے ملازم مذکور کا اُن گاڑیوں اور چوپایوں کی تعداد اور نوعیت کے نسبت اظہار لے جو شخص مذکور کی ملک یا قبضہ میں ہوں۔ اور ہر شخص پر جو اس طرح طلب کیا جائے لازم ہوگا کہ کمیٹی کے سامنے حاضر ہو اور اپنے بہترین علم و یقین کے بموجب معاملات مذکور کے نسبت صحیح اطلاع دے۔

## وصول ٹیکس

**دفعہ ۴۱**
ٹیکس مکان پیشگی ششماہی کے بابت پیشگی ادا ہوگا۔

ٹیکس مکان پیشگی ششماہی اقساط میں قابل ادا ہوگا۔

**دفعہ ۴۲ ضمن (۱)**
ٹیکس گاڑیہا و چوپایان کا بعد وصول ہونے ٹیکس کا نہ گاڑیہا کرایہ کا محصول پیشگی لیا جائے گا۔

باستثناء اون صورتوں کے جن کے متعلق ابعد میں دوسرے طرح پر بندوبست کیا گیا ہے ٹیکس متعلق چوپایان و گاڑی ہا ششماہی اقساط میں بعد کرنے ششماہی مذکور پہ غرہ آذر و ہر غرہ خورداد کو قابل ادا ہوگا۔

ضمن (۲) شرط یہ ہے کہ عام کرایہ کے گاڑیوں کے متعلق جن کو جس شخص نے حسب مراتب مندرجہ قواعد گاڑی ہائے کرایہ اجازت نامہ دیا ہو اسی شخص کو جو گاڑی مذکور کو بغرض کرایہ رکھتا یا چلاتا ہے کمیٹی حکم دیگی کہ قبل اس کے کہ اُس کو کوئی اجازت نامہ بموجب قواعد مذکور دیا جائے وہ دفتر

ملا احرت معاینہ یا نقل لینے کا مستحق ہو تو اسکو معاینہ یا نقل کر لینے کی اجازت بعد اخذ ایسی فیس کے جو وقتاً فوقتاً کمیٹی اس غرض سے مقرر کرے دیجائے

**دفعہ ۳۸ ضمن (۱)** اون لوگون کی تختہ طلب کیا جاسکتا ہے جنکی نسبت گمان ہو کہ انپر ادائی ٹیکس لازم ہے

اس غرض سے کہ فہرست مذکور تیار کیجائے کمیٹی مجاز ہوگی کہ حکم دے۔

(۱) کسی حدود اراضی کے مالک کو جو ایک سے زیادہ ایسے اشخاص کو کرایہ پر دی گئی ہو یا اُن کے قبضہ میں ہو جو گاڑیون اور چوپایون کے مالک یا قابض ہون کہ وہ اپنی دستخط سے ایک ایسا تحریری تختہ پیش کرے جس مین اُن مین سے ہر شخص کا نام اور پتہ اور کیفیت چوپایان وگاڑی ہا جو اُن مین سے ہر شخص کی ملک یا قبضہ مین ہون اور مالک مذکور کے حدود اراضی پر رہتی ہون درج ہو۔

(ب) ایسے ہر شخص کو لازم ہوگا جس کے نسبت خیال ہو کہ اُسپر کسی چوپایہ یا گاڑی کے بابت کوئی محصول ادا کرنا لازم ہے کہ وہ اپنے دستخط سے تحریری تختہ پیش کرے جس مین اُن گاڑیون اور چوپایون کے متعلق (اگر کوئی ہون) جنکا وہ مالک یا قابض ہو ایسی کیفیت درج ہو جو کمیٹی کے نزدیک ضروری ہے۔

ضمن (۲) ہر شخص جس کو ایسا حکم نامہ وصول ہو لازم ہوگا کہ اُس معقول مدت مین جو کمیٹی نے اس غرض سے مقرر کی ہو اوس کی تعمیل کرے خواہ اوس شخص پر ادائے ٹیکس لازم ہو یا نہ ہو اور اپنے بہترین علم یقین کے مطابق صحیح تختہ مرتب کرکے پیش کرے۔

**دفعہ ۳۹** گاڑی یا چوپایہ کا مالک ہو جانے پر اطلاع دی جائیگی

ہر شخص جو کسی ششماہی مین جس کی بابت کہ گاڑیون اور چوپایون پر محصول عاید ہوتا ہو کسی گاڑی یا چوپایہ کا جس کے بابت کہ اوسی ٹیکس مذکور ادا کرنا چاہئے قابض ہو جائے تو اگر وہ گذشتہ ششماہی مین ایسے ٹیکس کے ادا کرنیکے قابل نہ تھا تو تحریری اطلاع اُس واقعہ کہ وہ قابض ہوا ایسے گاڑی یا چوپایہ مذکور پر قابض ہونیکے پندرہ روز

کسی شخص کے نام جاری کرے ایک فیس شخص مذکور پر واجب الادا ہوگی جس کی تعداد ایک روپیہ سے زیادہ نہ ہوگی اور جس کی مقدار ... وہ ... علیحدہ تجویز کرے گی ایسی فیس ... شامل کیا جائے گی

**دفعہ ۴۵**
**ضبطی**

اگر وہ شخص جس پر ادائے ٹیکس مذکور لازم ہے وصول مطالبہ تاکیدی سے پندرہ روز کے اندر ٹیکس ادا نہ کرے یا عدم ادائے کے بابت وجہ معقول جو قابل اطمینان کمیٹی ہو ظاہر نہ کرے یا حسب ہدایت ... کوئی مرافعہ نہ کیا جائے تو رقم مذکور مع تمام مصارف وصول کئے جائے وارنٹ مطابق نقشہ مندرجہ ضمیمہ (ح) یا اور کسی قسم کے نقشے کے وصول ہو سکے گی وارنٹ کمیٹی جاری کرے گی اور اس کا منشاء یہ ہوگا کہ بذریعہ قرقی و بیع اسباب جائیداد منقولہ مدیون بلا اگر مدیون کسی ایسے حدود اراضی پر سکونت رکھتا ہے جس کی بابت ٹیکس مکان واجب الادا ہے تو اوس اسباب جائیداد منقولہ کی ... و بیع سے جو حدود اراضی مذکور پر پائی جائے رقم واجب الادا وصول کی جائے۔

**دفعہ ۴۶**
**مال و اسباب مدیون کی قرقی جہاں کہیں پایا جائے ہو سکے گی۔**

اسباب و جائیداد منقولہ جس پر کوئی ٹیکس واجب الادا ہو سکے وصول کی بابت کوئی وارنٹ حسب ہدایت مندرجہ بالا جاری کیا گیا ہو ہر اوس مقام پر قرقی ہو سکے گی جہاں وہ پائی جائے۔

**دفعہ ۴۷**
**فہرست مال و اطلاع نامہ ضبطی و ہراج۔**

جس افسر کے حکم نامہ قرقی حسب منشاء دفعہ ۴۵ جاری کیا گیا ہو بغرض تعمیل سپرد کیا جائے وہ فوراً اوس اسباب و جائیداد منقولہ کی فہرست مرتب کریگا جو اوس نے تعمیل وارنٹ قرقی کی کرتا ہے۔ اور اس کے ساتھ وہ اوس شخص کو جس کے قبضہ میں جائیداد مذکور قرقی کے وقت ہوگی تحریری اطلاع مطابق نمونہ مندرجہ ضمیمہ (ط) دیگا کہ اسباب و جائیداد منقولہ مذکور اوس ... جیسا کہ اطلاع نامہ مذکور میں ...

محکمہ صفائی میں مسمی کس اجازت نامہ وہ ٹیکس داخل کرے جو گاڑی مذکور اور اُس جو پایہ یا چوپایوں پر جو اس میں لگائے جاتے ہیں عاید ہوتا ہو اُس کل زمانہ کے بابت جس کے بابت کہ اجازت نامہ دیا جاتا ہے یا دیا گیا ہو۔

**دفعہ ۴۳ ضمن (۱) — پیشی بل بابت ٹیکس** جب کوئی ٹیکس مکان یا ٹیکس چوپایان و گاڑی یا ماسوائے گاڑی ہائے کرایہ وغیرہ یا پایان جو ان میں کام میں لائے جاتے ہوں یا ایسے ٹیکس کی کوئی قسط واجب الادا ہو جائے تو کمیٹی حتی الامکان جلد ممکن ہو سکے گا اُس شخص کے پاس جس پر اوس کی ادائی لازم ہے ایک بل رقم واجب الادا کی بابت پیش کرائے گی۔

ضمن (۲) ہر ایسی بل میں مدت اور حد و دارعی یا گاڑی یا چوپایہ کی جس کی بابت کہ ٹیکس عاید ہوا ہے مصرح ہوگی اور نیز اس امر کی اطلاع دیجائے گی کہ کس قدر میعاد میں حسب مراتب مندرجہ مابعد ٹیکس مذکور کے بابت مرافعہ ہو سکتا ہے۔

ضمن (۳) اگر کسی ایک شخص پر ایک جایداد سے زیادہ جایدادوں کے بابت ادائے ٹیکس مکان لازم ہو تو کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ خواہ شخص مذکور کے پاس ان چند رقوم کے بابت جو جایداد ہائے مذکور کی بابت واجب الادا ہوں ایک یا کئی بل بھیجے جیسا کہ مناسب معلوم ہو لیکن شرط یہ ہے کہ اگر شخص مذکور بذریعہ اطلاع تحریری درخواست کرے کہ اوس کے پاس علیحدہ علیحدہ بل بھیجے جائیں تو کمیٹی ایسی درخواست کو اوس ٹیکس کے متعلق منظور کرے گی جو شخص مذکور کمیٹی کے پاس سے اطلاع مذکور پہونچنے کے بعد واجب الادا ہوگا۔

**دفعہ ۴۴ ضمن (۱) — اطلاعنامہ مطالبہ** اگر رقم ٹیکس جس کی بابت کوئی بل حسب مراتب مندرجہ بالا پیش کیا گیا ہو دفتر محکمہ صفائی میں تاریخ پیشی بل سے پندرہ یوم کے اندر داخل نہ ہوگی تو کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ شخص مذکور کے نام ایک تاکیدی مطلوبہ جاری کرے۔

ضمن (۲) ہر تاکیدی مطلوبہ کے بابت جو کمیٹی حسب منشا دفعہ ہذا

ساکن مذکور دیتا ہے کل رقم [illegible] اور [illegible] مکان [illegible]
اراضی مذکور کے بابت [illegible] ہوں —

ضمن (۲) اگر ساکن یا کوئی شخص ماکمان [illegible] بل کے
پیش ہو سکی تاریخ سے پندرہ روز کے اندر رقم [illegible] ادا نکریگا تو رقم
مذکور اوس سے حسب منشاء دفعات مندرجۂ بالا وصول کیجا سکیگی —

ضمن (۳) ٹیکس مکان کی کوئی رقم جو ایک سال [illegible] زیادہ زمانہ
یا ایسے زمانہ کے بابت واجب الادا ہو جس میں کہ [illegible] اوس مکان و
اراضی پر سکونت نہیں رکھتا تھا جسپر کہ ٹیکس عاید ہوا ہو دفعہ ہا کے
بموجب [illegible] کسی ساکن سے وصول نہ ہو سکیگی —

ضمن (۴) اگر کوئی رقم دفعہ ہا کے بموجب کوئی ساکن ادا کرے یا
اوس سے وصول کیجائے تو وہ مستحق ہوگا کہ رقم مذکور اسکو اوس شخص
سے مجرا ملے جسپر ابتداً اوس کے ادائی لازم ہے —

دفعہ ۲۵ ضمن (۱)

ان اشخاص سے جن کے حدود بلدہ سے باہر جانے کا احتمال ہو سرسری کارروائی ہو سکتی ہے جو حدود مجلس صفائی سے باہر جانے والے ہوں —

اگر کسی وقت کمیٹی کو بسا تحقیقات کے یا وجہ کسی وجہ
ہو کہ کوئی شخص جسپر کوئی رقم بابت ٹیکس مکان
یا ٹیکس موٹر یا بان و گاڑی بہاد واجب الادا ہے
یا جسپر ششماہی رواں کی ختم ہو جانے کی صورت میں
کوئی رقم بابت ٹیکس موٹر یا بان و گاڑی بہاد واجب الادا ہوگی بعجلت
حدود مجلس صفائی سے باہر جانے والا ہے تو کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ
شخص مذکور کو حکم دے کہ رقم واجب الادا یا وہ رقم جو واجب الادا
ہونے والی ہو فوراً ادا کرے اور اوس کی بابت ایک بل اوس کے پاس
پہونچا دے —

ضمن (۲) اگر بل مذکور کے وصول ہونے پر رقم واجب الادا یا اوس
رقم کو جو واجب الادا ہونے والی ہے شخص مذکور فوراً ادا نکریگا تو رقم مذکور
بذریعہ ترقی و [illegible] حسب طریقہ مندرجۂ بالا وصول کیجائیگی باستثناء
اس امر کے کہ یہہ ضرور نہ ہوگا کہ مدیون کے پاس کوئی تاکیدی مطلوبہ

**دفعہ ۴۸ ضمن (۱)** — طریقہ تعمیل

اگر اوس ... کے ... کی تعمیل کی در حوف بالمثوی ... کرے تو ... حسب ضابطہ ... کی ... انقضائے میعاد واجب الادا ... ہوگا ... کہ ... کمیٹی ... کرے ... فروخت کیا جائے گی اور ... کی ... کہ ... حصہ کو جو کافی ہو رقم واجب الادا ... کی ادائی میں صرف کرے ...

**ضمن (۲)** اگر کوئی رقم باقی رہے ... تو وہ ... معافی میں جمع کردیجائے گی لیکن اگر تاریخ بیع سے ایک سال کے اندر ... بذریعہ ... دعوے کیا جائے ... مذکور اس شخص کو واپس دیجائے گی جس سے قبضہ میں ... یا ... مذکور ترقی کے وقت تھی کوئی رقم تھا جس کے بابت حسب ... مندرجہ بالا ایک سال کے اندر دعوے نہ کیا جائے گا کمیٹی کی ملک ہوجائے گی۔

**دفعہ ۴۹** — فیس بابت قرقی اور فیس مذکور

ہر قرقی کے بابت جو قواعد ہذا کے بموجب عمل میں آئی ایک فیس ... مندرجہ ضمیمہ ... (د) لیجائے گی جو وصولی میں شریک ہوگی۔

**دفعہ ۵۰** — فیس متعلقہ ... وصولی معاف ہوسکتی ہے۔

کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ اگر مناسب سمجھے تو کل یا کوئی حصہ کسی فیس کا جو بموجب دفعہ ۴۹ یا ضمن (۱) دفعہ ۴۸ لی گئی معاف کردے۔

**دفعہ ۵۱ ضمن (۱)** — ایسا صورتوں میں ... ٹیکس ... لازم سمجھا جاسکتا ہے

اگر کوئی رقم واجب الادا ... ٹیکس ... ایسا ... اسکے کہ اوس شخص کے پاس بل پیش ہوگیا ہو جس پر ابتداءً اوس کی ادائی لازم ... رہے اور شخص مذکور اوس وقت اون حدود ارضی پر جن کی بابت بلس واجب الادا ہے سکونت ترک کرچکا ہو تو کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ ایک بل بابت رقم مذکور ساکن حدود ارضی مذکور کے پاس پیش کرائے اور اوس کے دو یا زیادہ ساکن ہوں تو ہر ایک کے پاس ایسی رقم کے بابت بل بھیجے جسکو کل رقم واجب الادا کے ساتھ وہی نسبت ہو جو اوس کرایہ کو جو

مذکورہ بالا ایکٹ [illegible] کی [illegible] جاری [illegible] ہر ایسے مقدمہ جس میں صادر
کسی شخص کی سماعت کو اس [illegible] جاری ہوگا۔
[illegible] ضمن (۲) دفعات [illegible] حوالہ [illegible]
[illegible] مندرجہ ذیل [illegible] ۔

دفعہ ۹ ب
دفعہ (۱۲) ضمن (۱)
دفعہ (۱۴) ضمن (۱)
دفعہ (۱۵) ضمن (۱) و (۳)
دفعہ (۱۹)

دفعہ ۲۱
دفعہ (۲۲) ضمن (۱)
دفعہ (۲۳)
دفعہ (۲۴) ضمن (۱) و (۱)
دفعہ (۲۵) ضمن (۱)

دفعہ (۲۸)
دفعہ (۲۹)
دفعہ (۳۸)
دفعہ (۳۹)
دفعہ (۴۰)

دفعہ ۴۳
دفعہ (۴۴) ضمن (۱)
دفعہ (۵۱) ضمن (۱)
دفعہ (۵۲) ضمن (۱)

اور وہ دوسرے دفعات جنکی تشریح وقتاً فوقتاً بذریعہ اعلان مندرجہ جریدۂ اعلامیہ کیجائے۔

## (مرافعہ جات بناراضی تشخیص قیمت و ٹیکس ہا)

**دفعہ ۵۷ ضمن (۱)** بپابندی قواعد مندرجہ مابعد مرافعہ جات بناراضی کسی قیمت مرافعہ کب اور کہاں ہوسکیں گے قابل ادائے ٹیکس یا بناراضی ٹیکس جو بموجب قواعد ہذا مقرر یا عاید کیا گیا ہو اوس کی سماعت اور تصفیہ اور فیصلہ وہ جج یا حکام کریں گے جنکا تقرر سرکار سے بذریعۂ اعلان مندرجہ جریدۂ اعلامیہ عمل میں آئے گا۔

**ضمن (۲)** لیکن جج یا حکام مذکور ایسے کسی مرافعہ کی سماعت نہ کریں گے مگر درحالیکہ

(ا) وہ وقوع امر باعث النزاع سے پندرہ روز کے اندر پیش ہو۔

(ب) درصورتیکہ مرافعہ کسی قیمت قابل ادائے ٹیکس کی تشخیص کی بابت ہو تو ضرور ہے کہ اوس کی بابت بموجب دفعہ (۲۲) کمیٹی کے سامنے پہلے نالش ہوئی ہو اور ایسی نالش کا تصفیہ ہو چکا ہو۔

(ج) درصورتیکہ مرافعہ کسی ترمیم کی بابت ہو جو کتاب نقش محصول

کیا جائے اور کمیٹی کا وارنٹ بغرض ضبطی و بیع بلا کسی تاخیر کے جاری و نافذ ہو سکیگا۔

**دفعہ ۵۳** — بصورت ضرورت مدیون پر نقاضا کی بابت نالش ہو سکتی ہے۔

بجائے اس کے کہ کسی مدیون کے خلاف ضبطی و بیع کی کارروائی حسب طریقہ مندرجہ بالا کیجائے یا بعد اس کے کہ ایک مدیون کے خلاف ایسی کارروائی ہوئی ہو لیکن اوس میں کامیابی نہ ہوئی ہو یا اس میں صرف جزوی کامیابی ہوئی ہو جائز ہوگا کہ کوئی رقم یا بقایا ایسے رقم جبکہ بصورت ہو جو مدیون مذکور پر بابت ٹیکس مکان یا ٹیکس گاڑیہا و چوپایان واجب الادا ہو اوس سے کسی عدالت مجاز میں نالش کر کے وصول کیجائے۔

**دفعہ ۵۴** — ٹیکس مکان اوس حد و اراضی کے متعلق جس کی بابت واجب الادا ہو دیگر [illegible] مقدم ہے۔

بلا تحتی تقدیم ادائے زر مالگزاری (اگر کوئی ہو) جو کسی عمارت یا اراضی کے بابت سرکار کو واجب الادا ہو حق وصول ٹیکس مکان جو بموجب قواعد ہذا عمارت یا اراضی مذکور پر واجب الادا ہو عمارت یا اراضی مذکور اور اوس اسباب و جایداد منقولہ (اگر کوئی ہو) جو عمارت مذکور کے اندر یا اراضی مذکور کے اوپر پائی جائے اور اوس شخص کی ملک ہو جس پر ٹیکس مذکور کی ادائی لازم ہے دوسرے دیون پر مقدم ہوگا۔

**دفعہ ۵۵** — اخراج ناقابل وصول [illegible] مطالبہ

کمیٹی کو اختیار رہیگا کہ وقتاً فوقتاً کسی رقم کو جو کسی ٹیکس کے بابت واجب الادا ہو یا کسی ٹیکس کے مطالبہ کو خارج کر دے جو اوس کی رائے میں ناقابل وصول ہو۔

**دفعہ ۵۶** — [illegible] مفوضہ

(۱) جو اختیارات فرایض یا کام دفعات یا ضمیمنات یا فقرہ جات میں سے کسی ایک کے بموجب کمیٹی کو دیئے گئے ہوں کہ اون میں سے کسی کی تعمیل آوری یا انجام دہی کمیٹی کی نگرانی اور پابندی اوس کی تصحیح اور ایسے سترایط اور قیود کے (اگر کوئی ہوں) جنکو اوس نے مقرر کرنا مناسب [illegible]

[illegible]

کی نسبت ایسی اطلاع دے [illegible] جو [illegible] ہو جاتا [illegible]

[illegible] یا ورا [illegible] کی وجہ سے کہا گیا کہ [illegible]

اور اوسے [illegible] کی میعاد [illegible]

یا سزائے جرمانہ دی جائے گی جس کی تعداد پانسو روپیہ [illegible] یا

دونوں سزائیں دی جائے گی۔

دفعہ ۶۲ — جرائم [illegible] قواعد ہذا و دفعہ [illegible] آئینی [illegible]

سماعت و تصفیہ [illegible] مجسٹریٹ [illegible]

جریدہ اطلاعیہ عمل میں آیا ہو کریں گے

[illegible] حسب [illegible] دوران سال [illegible] کی [illegible]

[illegible] مذکور [illegible] بالا [illegible]

ادا [illegible] نالشی [illegible] اور [illegible]

(۱) [illegible] صورت [illegible] مراد [illegible]

سارا [illegible] قیمت قابل ادا [illegible]

ماستانی [illegible] ٹیکس متعلقہ [illegible]

[illegible] شش [illegible]

[illegible]

(۲) [illegible] مراد [illegible] قابل ادا [illegible]

کی [illegible] ادا [illegible] کی تشخیص [illegible]

نصف [illegible]

(۳) صورت [illegible] مراد [illegible] بنا [illegible]

نقل [illegible] دوران سال [illegible]

[illegible] نالش [illegible] کمیٹی [illegible]

[illegible] فیصلہ ہوئی [illegible]

(۴) [illegible] مراد [illegible] ٹیکس کی بابت ہوا [illegible]

[illegible] کی ادائی [illegible] کیا جائے یا [illegible]

[illegible] کیا جائے [illegible]

دفعہ [illegible] (۱) جن قیمتوں اور ٹیکسوں [illegible] ہوا ہو [illegible] قرار پائے [illegible]

ہر قیمت قابل ادا اور ٹیکس جس کا تقرر [illegible] قواعد ہذا عمل میں آیا ہو اور جس کے متعلق کوئی نالش حسب مراتب [illegible] بالا نہ ہوئی ہو [illegible]

اور [illegible] کی [illegible] سے پابندی قواعد ہذا کسی ٹیکس [illegible]

[illegible] طلب کیا [illegible] کوئی [illegible]

(شرح محصول روپیہ)

# ضمیمہ نشان (ج)

ماتحت دفعہ ۱۳

## ٹیکس چوپایاں و گاڑیاں -

| نمبر | تفصیل | سالانہ |
|---|---|---|
| ۱ | ہر چار پہیہ کی کمانیدار گاڑی پر } جنکو گھوڑے یا یابو یا خچر یا گدھے یا بیل یا کلیں کھینچتے ہوں | [illegible] |
| ۲ | ہر دو پہیہ کی کمانیدار گاڑی پر } | [illegible] |
| ۳ | ہر چار پہیہ کی بے کمانی گاڑی پر | [illegible] |
| ۴ | ہر دو پہیہ کی بے کمانی گاڑی پر | [illegible] |
| ۵ | ہر بنڈی پر | ۸/ |
| ۶ | ہر چھوٹی بنڈی پر جیسی کہ ڈولی روئی استعمال میں آتی ہے اور جو صرف پتھر لانے کے کام میں آتی ہو - | ۴/ |
| ۷ | ہر گھوڑے پر جو ۱۳ ہاتھ ناپ سے اونچا ہو - | [illegible] |
| ۸ | ہر گھوڑے پر جو ۱۳ ہاتھ ناپ کا ہو یا ۱۳ ہاتھ ناپ سے کم ہو - | [illegible] |
| ۹ | ہر یابو یا خچر یا گدھے پر جو بغرض بار برداری کام میں لایا جاتا ہو | ۸/ |
| ۱۰ | ہر بیل پر | ۳/ |
| ۱۱ | ہر گائے پر | ۲/ |

# ضمیمہ نشان (الف)

(ملاحظہ ہو دفعہ ۱۰)

نوٹس اطلاع نامہ انتقال ... جبکہ انتقال بذریعہ دستاویز ... عمل میں آیا ہو بخدمت کمیٹی یا صدر مہتمم (جیسی کہ صورت ہو) محکمہ صفائی
میں ... بذریعہ ہذا حسب منشاء دفعہ (۹) قواعد محاصل محکمہ صفائی انتقال جائداد مندرجہ ذیل کی اطلاع دیتا ہوں۔

| کیفیت | [illegible] | کیفیت جائداد | | | | | نوعیت انتقال | نام و ولدیت و سکونت منتقل الیہ | نام و ولدیت و سکونت منتقل کنندہ | [illegible] | تاریخ [illegible] |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | [illegible] | [illegible] | [illegible] | نمبر | تفصیل | | | | | |
| | | | | | | | | | | | |

شرح دستخط (رسید)

# ضمیمہ نشان (ب)

(ملاحظہ ہو دفعہ ۱۰)

نوٹس اطلاع نامہ انتقال جبکہ انتقال سوائے تحریری دستاویز کے کسی دوسرے طریقہ سے عمل میں آیا ہو بخدمت کمیٹی یا صدر مہتمم (جیسی کہ صورت ہو) محکمہ صفائی —
میں ... بذریعہ ہذا حسب منشاء دفعہ ۹ قواعد محاصل محکمہ صفائی انتقال جائداد مندرجہ ذیل کی اطلاع دیتا ہوں۔

(ھو) اگر بقایا مذکور تاریخ بیع سے ایک سال کے اندر طلب کیجائے
تو اس شخص کو واپس کردو جسکو ایسے مال و اسباب مذکور پر قابض پایا ہو
اگر زید مذکور کا کوئی مال و اسباب نہیں ضبط ہو سکتا (یا حدود ارضی
مذکور میں جیسی کہ صورت ہو نہیں ملسکتا) تو اس امر کا صداقت نامہ اِس حکم
کے ساتھہ کمیٹی کے سامنے پیش کرو۔

واقع تاریخ

دستخط
صاحب کمیٹی

## ضمیمہ نشان (ھ)

ملاحظہ ہون دفعات (۴۴) و (۴۷)

نمونہ فہرست و اطلاعنامہ

بنام
زید
ساکن

تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ میں نے آپ کے روز مال اسباب جسکی تفصیل
فہرست مندرجہ ذیل میں درج ہے بابت رقم تعدادی مبلغ جو بابت ٹیکس
مندرجہ حاشیہ (یہان ٹیکس کی نوعیت درج کی جائے)
بابت ششماہی منتہائے ابتدائی لغایت تاریخ ضبط کی ہے اور اگر تم دفتر محکمہ
صفائی واقع مین رقم واجب الادا مع خرچہ وصولی تاریخ اطلاعنامہ
ہذا سے پانچ روز کے اندر داخل کروگے تو مال و اسباب مذکور فروخت
کردیا جائیگا۔

واقع روز تاریخ

دستخط
افسر تعمیل کنندہ حکمنامہ

| | | |
|---|---|---|
| ۱۲ | ہر سیلہ پر | ۴ / |
| ۱۳ | ہر بھینس پر | ۴ / |
| ۱۴ | ہر اونٹ پر | عہ / |
| ۱۵ | ہر ہاتی پر جسکا قد دو گز سے بلند ہو | ۵ روپے |
| ۱۶ | ہر ہاتی پر جسکا قد ڈیڑھ گز سے بلند اور دو گز سے زیادہ نہ ہو | ۴ روپے |

# ضمیمہ نشان (د)

ملاحظہ ہو دفعہ ۴۸

نمونہ وارنٹ ضبطی

بنام (یہاں اوس افسر کا نام لکھا جاوے جس سے تعمیل حکمنامہ متعلق کی گئی ہو)

چونکہ (زید) ساکن      نے رقم جو بابت ٹیکس مندرجہ حاشیہ یا یہاں نوعیت ٹیکس درج کیجاوے ششماہی مرہ) ابتدائے (یا لغایت تاریخ) ادا نہیں کی ہے اور نہ کوئی کافی وجہ قابل اطمینان کمیٹی عدم ادائی کے بابت ظاہر کی ہے اگرچہ رقم مذکور حسب ضابطہ بذریعہ مطلوبہ تحریری (زید) مذکور سے طلب کی گئی اور مطلوبہ تاکیدی کے پہونچائے جانیکی تاریخ سے بھی پندرہ روز گذر گئے ہیں

اِس لئے تم کو بذریعہ ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ (زید) مذکور کا مال و اسباب (یا جیسی صورت ہو کوئی مال و اسباب جو اُس حدود اراضی پر جسکے بابت ٹیکس مذکور واجب الادا ہے پایا جاوے) تا بمقدار مبلغ      بابت ٹیکس ضبط کرو اور نیز ایسی دوسری رقم کے بابت بھی جو خرچہ وصولی رقوم مذکور کی ادائی کیلئے کافی ہو اور اگر ضبطی مذکور سے انگلے پانچ دن کے اندر رقم مذکور معہ رقم دیگر جو خرچہ مذکور کی ادائی کے لئے کافی ہو ادا نکیجاوے تو مال و اسباب مذکور کو فروخت کردو اور آمدنی بیع سے بعد ادائے خرچہ اپنے رقم تعدادی      اور خرچہ وصولی رقم مذکور رقم بقایا کو اگر کوئی

# سلسلہ احکام سرکار عالی

## تاریخ ۲ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ م ۲۶ شہریور ۱۳۰۳ف

## منجانب معتمد مجلس مالگذاری

نقل مراسلہ محکمہ معتمدی مال و فینانس نشان ۲۰ مورخہ ۸ خورداد ۱۳۰۳ف برائے اطلاع بہ عہدہ داران [illegible]

مراسلۂ معتمد مدار المہام سرکار عالی علاقہ مال و فینانس (شاخ فینانس) مورخہ ۱۱ شوال ۱۳۱۱ھ
مطابق ۱۸ خورداد ۱۳۰۳ف نشان (۲۰/۱)

### حسب الحکم مدار المہام سرکار عالی

منجانب اعظم یار جنگ بہادر معتمد مال و فینانس
بخدمت مولوی غلام رسول صاحب معتمد مجلس مالگذاری

### مشفقہ

عدم ضرورت طبع اشتہارات وراثت معاشداران در جریدہ

برائے اطلاع مجلس مالگذاری — اگرچہ گشتی معتمد مالگذاری نشان ۴۲ مورخہ ۲۲ شوال ۱۳۱۱ھ مطبوعہ جریدۂ اعلامیہ ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ صفحہ (۱۶۲) کے فقرہ (۴) میں اشتہارات وراثت معاشداران کو جریدۂ اعلامیہ سرکار عالی میں بھی طبع کرنے کے لئے حکم دیا گیا تھا لیکن بتجربہ معلوم ہوا کہ اس قسم کے اشتہارات کا جریدہ میں طبع ہونا بجز طوالت کار اور کوئی نتیجہ نہیں ہے کیونکہ وہ اشتہار بموجب حکم فقرہ (۲) منظر عام اور گاؤں کی چاوڑی اور متوفی کے مکان پر آویزان کیا جاتا ہے اور نیز الکے مقامات میں بھی شائع کیا جاتا ہے جس سے وہ لوگ مطلع ہو جاویں جنکو مفید ہے عرض ہے کیونکہ ایک موضع یا بہت قدر والے دار ہوتے ہیں اور ایک تعلقہ میں صدہا مواضع ہیں جبکہ ممالک محروسہ سرکار عالی کے مواضع کے متعلق اس قسم کے اشتہارات جریدہ میں طبع ہوں تو جریدہ کا حجم کسقدر طول ہوگا اور [illegible] ضرورت لہذا گشتی نشان ۴۲ مورخہ ۲۲ شوال ۱۳۱۱ھ کے فقرہ (۴) سے اسقدر عبارت حذف کیجائے [illegible]

## فہرست

اس مقام پر کہ جہاں مال اسباب [illegible] درج کیا

ضمیمہ نشان (۹)

[illegible] (۱۴۹)

شرح فیس [illegible] الادا ہوگی ۔

| رقم جس کی بابت ڈگری کی گئی | [illegible] |
|---|---|
| [illegible] روپیہ سے کم | ۴ |
| [illegible] روپیہ اور اس سے زیادہ اور [illegible] روپیہ سے کم | ۸ |
| [illegible] روپیہ اور زیادہ مگر [illegible] سے کم | ۱۲ |
| [illegible] روپیہ اور زیادہ مگر [illegible] سے کم | [illegible] |
| [illegible] روپیہ اور زیادہ مگر [illegible] سے کم | [illegible] ۴ |
| [illegible] روپیہ اور زیادہ مگر [illegible] سے کم | [illegible] ۶ |
| [illegible] روپیہ اور زیادہ مگر [illegible] سے کم | [illegible] ۱۲ |
| [illegible] روپیہ اور زیادہ مگر [illegible] سے کم | [illegible] |
| [illegible] روپیہ اور زیادہ مگر [illegible] سے کم | [illegible] ۴ |
| [illegible] روپیہ اور زیادہ مگر [illegible] سے کم | [illegible] ۸ |
| [illegible] روپیہ اور زیادہ مگر [illegible] سے کم | [illegible] |
| [illegible] روپیہ اور زیادہ مگر [illegible] سے کم | [illegible] ۱۲ |
| [illegible] روپیہ اور زیادہ مگر [illegible] سے کم | [illegible] ۸ |
| [illegible] روپیہ اور اس سے زیادہ | [illegible] |

فیس [illegible] بالا میں تمام اخراجات شامل ہیں سوا اس صورت کے جبکہ [illegible] حفاظت جایداد ضبط شدہ رکھی جایئں اور اس صورت میں [illegible] اس کے بابت [illegible] ہونگے ۔

بابت اطلاع [illegible] عدالتہائے [illegible] سرکار [illegible]

ہر مثل کے نتھی الف میں ایک [illegible] جدول [illegible] طلبانہ کی تعداد [illegible]
[illegible] اور [illegible] طلبانہ [illegible] آیا ہے

اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جو ٹکٹ طلبانہ کے [illegible] میں داخل [illegible] وہ [illegible]
چسپاں نہیں کئے جاتے بعض عدالتوں میں ٹکٹ طلبانہ [illegible]
کئے جاتے ہیں [illegible] کل طلبانہ کا [illegible] اور بعض جگہ فرد احکام [illegible]
ہیں جنہیں سوراخ کرنے سے [illegible] احکام [illegible]
عدالتہائے سرکار میں ایک طریقہ پر کارروائی [illegible]
ہدایت کرتی ہے کہ ہر مثل مقدمہ دیوانی [illegible]
کا نتھی الف میں حسب نمونہ ذیل رکھا جاوے گا جو صرف [illegible]
چسپاں کرنے ٹکٹ طلبانہ کے ہو گا اس میں ہر ایک حکم [illegible]
بہ سلسلہ تاریخ درج ہو گا اور ہر ایک اندراج [illegible]
کر دیا جاوے گا یہ کاغذ نتھی الف میں فرد احکام مثل کے اندر رکھا جاوے گا

## نمونہ روزنامچہ طلبانہ

نمبر مقدمہ

سنہ ۱۹۲۰
[illegible]
مدعی مدعا علیہ

تاریخ تعین مقدمہ

| تاریخ ادخال طلبانہ | نام فریق داخل کنندہ طلبانہ | مقدار طلبانہ | مقام وصول |
| --- | --- | --- | --- |
| | | | |

[illegible]

[illegible] بالفعل [illegible] ۱۱۱ [illegible] بھی طبع کیا جا [illegible] اس [illegible] دیا [illegible]
[illegible] دیا جاتا ہے

# صیغہ عدالت

تاریخ ۲۰ صفر ۱۳۰۲ مطابق ۲۲۔ ۵ مہر ۱۲۹۴ فصلی

## حکم مدار المہام سرکار عالی

[illegible] کی [illegible] بالعرض [illegible] مقدمات [illegible] عدالت [illegible]
[illegible] ایک [illegible] آٹھ روپیہ [illegible] کا منظور کیا گیا۔ ان لوگوں کو [illegible] رقم [illegible] جرمانہ مقدمات
[illegible] سے ادا ہوا کریگی۔

## تاریخ ۲۰ شہر ربیع الاول ۱۳۰۲ مطابق ۷۔ ۲ مہر ۱۲۹۴ ف

## حکم مجلس عالیہ عدالت

[illegible] مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی واقع ۱۰ مہر ۱۲۹۴ مطابق ۲۴ صفر ۱۳۰۲ھ

## الشان فوجداری (۱۲)
## حسب الحکم مجلس عالیہ عدالت
## برائے اطلاع تمامی عدالتہائے ابتدائی فوجداری ہے۔
## خلاصہ مضمون

مقدمات قابل دست اندازی پولس ناقابل مصالحت میں بحالت ضرورت مستغیث سے بطور گواہ لیا جایا کرے
اکثر دیکھا جاتا ہے کہ سنگین مقدمات فوجداری میں مستغیث پیروی نہیں کرتے ہیں اور مجبوراً ایسے
سنگین مقدمات کی بعدم پیروی خارج کرنیکے لئے عدالتیں مجبور ہوتی ہیں لہذا اس قباحت کے رفع کرنیکے
غرض سے حسب منظوری سرکار عالی جو بذریعہ مراسلہ معتمد عدالت سرکار [illegible] ۵۵۶ مورخہ ۱۱ مہر ۱۲۹۴ ف
حاصل ہوئی حسب ذیل حکم دیا جاتا ہے۔

(۱) مقدمات قابل دست اندازی پولس میں جو ناقابل مصالحت ہوں مستغیث سے بطور گواہ کے

| نمبر | نام امیدوار معہ ولدیت | [illegible] | [illegible] |
|---|---|---|---|
| | **امیدواران درجہ اول [illegible]** | | |
| ۱ | محمد عبداللہ ولد [illegible] | [illegible] | [illegible] اول [illegible] |
| ۲ | لیلا پرشاد ولد سوفی [illegible] پرشاد | [illegible] | درجہ اول [illegible] |
| ۳ | [illegible] ولد [illegible] | [illegible] | اول [illegible] |
| ۴ | احمد حسن [illegible] ولد محمد [illegible] | [illegible] | اول [illegible] |
| | **امیدواران درجہ [illegible] کامیاب [illegible]** | | |
| ۱ | [illegible] ولد [illegible] | ۳۳۱ | [illegible] درجہ دوم [illegible] نمبر |
| ۲ | ہری لال ولد شیو [illegible] لال | ۳۳۱ | [illegible] درجہ دوم [illegible] نمبر |
| ۳ | گیان پرشاد ولد نائک پرشاد | ۳۳۲ | کامیاب درجہ دوم [illegible] نمبر |
| ۴ | چھگن لال ولد [illegible] | [illegible] | کامیاب درجہ دوم [illegible] نمبر |
| ۵ | [illegible] حسین ولد خواجہ محمد معصوم | ۳۳۵ | کامیاب درجہ دوم [illegible] نمبر |
| ۶ | محمد مہتاب علیخان ولد [illegible] خان | ۳۳۹ | کامیاب درجہ [illegible] نمبر |
| | **امیدواران درجہ دوم کامیاب درجہ دوم** | | |
| ۷ | عبدالواحد خان ولد حافظ غلام احمد خان | [illegible] | کامیاب درجہ دوم [illegible] نمبر |

تاریخ ۱۴ شہر ربیع الاول [illegible] مطابق [illegible] ماہ آبان [illegible] ف

[illegible] آبان [illegible] ف

حکم مجلس عالیہ عدالت

نقل مراسلہ گشتی محکمہ سررشتہ انتظامی مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ [illegible] مورخہ ۱۲ امرداد [illegible] ف

نشان دیوانی (۸) نشان [illegible] (۱۱)

حسب الحکم مجلس عالیہ عدالت

برائے اطلاع تمامی عدالتہائے ممالک محروسہ سرکار عالی

## تاریخ ۲۸ ماہ صفر المظفر ۱۳۱۱ھ مطابق ۲۲ مہر ۱۳۰۳ فصلی

# حکم نواب مدار المہام سرکار عالی

نواب سلطان نواز جنگ شمشیر الملک بہادر کو شکایت ہے کہ باوصفیکہ سرکار سے حسب رقعہ احکام سرکاری مورخہ ۶ امرداد ۱۳۰۱ف جلد سوم صفحہ ۲۳۵ میں یہہ حکم طبع اور مشتہر ہو چکا ہے کہ کل معاملات دادوستد وغیرہ متعلق املاک جو سام برق جنگ مرحوم ہوں اوسکی کارروائی کے مجاز شمشیر الملک بہادر ہونگے۔ بعض اوقات عدالتوں سے یہہ حکم ہوتا ہے کہ بمقابلہ مدیونان دعوے کرنیکے لئے کل ورثہ کو شریک کرنا ضرور ہے اور اس سے ہرج ہوتا ہے چونکہ بہادر موصوف کی یہہ شکایت قابل لحاظ ہے بنابران بسلسلۂ حکم سابق مندرجۂ بالا حکم دیا جاتا ہے کہ شمشیر الملک بہادر بقائم مقامی شمشیر الدولہ مرحوم و برق جنگ مرحوم اونکے کل مطالبات و دعاوی کی نسبت اونکے مدیونوں کے مقابلہ میں دعاوے وابرا [illegible] ڈگریوں کا روپیہ مدیونوں سے وصول کرنیکے لئے سرکار سے مجاز دادوستد کئے گئے ہیں۔ اسصورت میں جو دعاوے اور درخواستہائے اجرائے ڈگری بمحاسبت شمشیر الملک بہادر بقائم مقامی شمشیر الدولہ و برق جنگ مرحوم عدالت ابتدائی یا سررشتہ اجرائے تعمیل میں دائر ہوں اونکی نسبت شمشیر الملک بہادر کو یہہ حکم دینا کہ وہ اپنے ساتھ دوسرے ورثہ کو بھی شریک کریں ضرور نہیں ہے ایسے مقدمات میں صرف شمشیر الملک بہادر کے دعوے پر کارروائی ہونا چاہئے۔ اگر کسی وارث کو اپنے حقیت کی نسبت دعوے ہوگا تو وہ اپنا دعوے بمقابلہ شمشیر الملک بہادر دائر کر سکیگا۔

## تاریخ ۳ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ مطابق ۲۷ مہر ۱۳۰۳ف

# حکم مجلس عالیہ عدالت

# اشتہار

نتیجہ امتحان وکالت درجہ اول و دوم بابت ۱۳۰۳ف اطلاع عام کیلئے مشتہر کیا جاتا ہے

# فہرست امیدواران

[illegible]

بلاحظ کیفیت دورہ [illegible] [illegible]
[illegible] معلوم ہو [illegible] ظاہر ہوتا ہے [illegible] اول [illegible]
[illegible] اور [illegible] صاحب [illegible]
کیا ہے اور [illegible] کارگزاری [illegible]
دیگر اول تعلقداروں [illegible] دورہ کیا ہے

| | |
|---|---|
| اکرام الدین خاں صاحب | [illegible] یوم |
| آغا شیخ محمد صاحب | [illegible] یوم |
| عبد القادر صاحب | [illegible] |
| نواب فرامرز جنگ بہادر | [illegible] یوم |

لہذا اول تعلقدار صاحبان [illegible] دورہ [illegible] کیا ہے [illegible]
دوم تعلقداروں [illegible] دوم تعلقداران [illegible]
[illegible] دورہ تنقیح کیا [illegible]

| | |
|---|---|
| [illegible] خان صاحب | [illegible] یوم |
| سید رفیق حسن صاحب | [illegible] |
| امیر محمد [illegible] صاحب | [illegible] یوم |

انکا دورہ [illegible] علاوہ [illegible] صاحب دوم تعلقدار کا دورہ [illegible] ایام [illegible] یوم
مگر وہ دورہ [illegible] کا [illegible]
دوم تعلقداران [illegible] سے [illegible] دورہ تنقیح کیا ہے [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] مجلس عالیہ عدالت [illegible]

[illegible]

نقل گزشتی مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار [illegible] فیصلہ

نشان [illegible] (۱۵)

[illegible]

[illegible] جاگیرات [illegible]

[illegible]

[illegible] ظاہر ہوتا ہے کہ جاگیرات مقدر [illegible]

[illegible] جاگیرات [illegible]

[illegible] مستوفی الملک [illegible] ممالک محروسہ

سرکار عالی سے متعلق ہیں [illegible] جاگیرات بھی داخل ہیں اور جاگیرات میں [illegible] سرکار عالی

[illegible] چونکہ صدر عدالت کی راے درست ہے مجلس

عالیہ عدالت [illegible] سرکار [illegible] حکم جاری کرنے کی درخواست کی سرکار نے

[illegible] عدالت سرکار [illegible] مجلس کی راے کو پسند فرمایا

لہذا [illegible] مستوفی الملک [illegible]

علاقہ دیوانی

تاریخ ۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۲ آبان سنہ ۱۳۲۳ف

# حکم مجلس عالیہ عدالت

روبکار گشتی نمبر ۲ مجلس عالیہ عدالت مملکت محروسہ سرکار عالی مورخہ ۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۲ھ

نشان فوجداری (۱۲) نشان دیوانی (۱۵)

حسب الحکم مجلس عالیہ عدالت

برائے اطلاع تمامی عہدہ داران عدالت مملکت محروسہ سرکار عالی

## خلاصہ مضمون گشتی

قواعد نگہداشت مسلدہ دیگر کاغذات محافظ خانہ و نمونہ رجسٹرات محافظ خانہ

قواعد نگہداشت مسلدہ دیگر کاغذات محافظ خانہ و نمونہ رجسٹرات محافظ خانہ ابھی تک کسی حکم کے ذریعہ سے مرتب و مشتہر نہیں ہوئے ہیں۔ اور بدین وجہ مختلف عدالتوں میں مختلف طور پر عمل ہوتا ہے۔ لہذا مجلس عالیہ عدالت بروئے اقتدار حاصلہ از روئے دفعہ ۳۲ دستور العمل اقتدارات مجلس عالیہ عدالت بذریعہ گشتی ہذا قواعد مذکورہ اسکے پابندی ہر عدالت سکے مشتہر کرتی ہے۔

(۱) محافظ خانوں میں رجسٹرات ذیل رکھے جاوینگے۔

(۱) رجسٹر نمبر ۵۵ کیفیتی مقدمات مدخلہ محافظ خانہ۔

(۲) رجسٹر نمبر ۵۶ ردیف وار مقدمات مدخلہ محافظ خانہ

(۳) رجسٹر نمبر ۵۷ برآمد اسناد یا کاغذات دیگر از محافظ خانہ

(۲) چونکہ محافظ خانہ میں مقدمات عدالت وار حسب ضرورت حاکم وار نمبروار رکھے جاوینگے لہذا ضرورہے کہ اقسام مقدمات دیوانی و فوجداری و متفرق و انتظامی وغیرہ کی تصریح اس جگہ کر دیجائے۔

۳۔ واضح ہو کہ بالفعل مقدمات دیوانی کے اقسام حسب ذیل ہیں۔

| | |
|---|---|
| [illegible] | ۱۰۲ یوم |
| [illegible] | ۱ یوم |
| [illegible] | ۱ یوم |
| [illegible] | ۸۹ یوم |

[illegible] دورہ [illegible] کیا ہے۔

| | |
|---|---|
| [illegible] | ۸۱ یوم |
| [illegible] | ۸۵ یوم |

[illegible] دورہ کیا [illegible]

[illegible] حسین صاحب نے سب سے زیادہ دورہ کیا ہے یعنی ۱۳۶ یوم۔

| | |
|---|---|
| [illegible] | ۱۹۷ یوم |
| عبداللہ صاحب [illegible] | ۹۶ یوم |
| [illegible] صاحب | ۶۲ یوم |
| [illegible] | ۷۵ یوم |

باقی [illegible] دورہ [illegible]

[illegible]

در آمد بر آمد جانوران حوکاری (۱۴) [illegible] مال لاوارث و [illegible] (۱۱) [illegible] ارا

(ج) اور متفرق) کی نوعیت خود صفحہ ہر سے [illegible] جار کی اور جسکے [illegible] درج

رجسٹر نمبر ۵۵ و ۵۶ ہو گی اور نوعیت کی نوعیت حسب ذیل ہو سکتی ہے

(۱۶) تقرر (۱۷) اضافہ (۱۸) تنزل (۱۹) تعطیل (۲۰) تبادلی (۲۱) شکایت (۲۲) واسطہ (۲۳)

الزام (۲۴) رخصت (۲۵) دورہ (۲۶) انعام سرکشی (۲۷) استعفا (۲۸) [illegible] (۳۰) مسطورہ

تعمیم (۲۹) تجویز تکمیل لاوارث (۳۰) دیگر امور

[illegible] محافظ خانہ میں داخل ہوں تو محافظ دفتر اون رجسٹر نمبر [illegible] کی ترتیب کرینگے اور

کہتونی بترتیب تاریخ ادخال کا غذات بمحافظ خانہ ہو گی [illegible] اور

مقدمات کی کہتونی رجسٹر نمبر ۱۵ میں ہو گی۔

۸۔ رجسٹر نمبر ۱۵ میں ردیف فریقین کے نام یا مضمون کے لحاظ سے لکھی جاوے گی مثلاً ایک مقدمہ [illegible]

دیوانی ہے جسکے فریقین امیر چند مدعی نام گلاب سنگھ مدعی علیہ ہے تو امیر چند کے لحاظ سے مقدمہ

ردیف الف میں اور گلاب سنگھ کے لحاظ سے ردیف گاف میں درج ہو گا۔ اگر کسی مقدمہ میں متعدد

فریق متعدد ردیفوں میں داخل ہو سکتے ہوں تو ہر ایک کے نام کی ردیف کے لحاظ سے مقدمہ مختلف

ردیفوں میں درج ہو گا اور اس صورت میں ضرور ہے کہ جس فریق کی ردیف کے لحاظ سے ردیف متعلقہ

میں مقدمہ درج ہونے لگے تو اوس فریق کا نام کل فریقین کے نام کے شروع میں لکھا جاوے مثلاً ایک

مقدمہ امیر چند و گلاب سنگھ و تارا چند [illegible] میں تو جب گلاب سنگھ کے نام کے لحاظ سے مقدمہ درج

ردیف گاف ہو گا تو اسطرح پر لکھا جاوے گا گلاب سنگھ و امیر چند و تارا چند اسیطرح جب تارا چند

کے لحاظ سے مقدمہ ردیف الف میں لکھا جاوے تو تارا چند کا نام سب سے پہلے لکھا جاوے یعنی اسطرح تارا چند

و امیر چند و گلاب سنگھ۔

۹۔ جو مقدمات نمبر سابق پر قائم ہوں رجسٹر کہتونی میں اونکا نمبر رجوع ابتدا سے لکھا جاوے

اور اوسکے تحت میں اونکا وہ نمبر رجوع بھی لکھدیا جایا کرے جو دوبارہ نمبر سلسلہ کا ہو۔

۱۰۔ مقدمات محافظ خانہ میں نمبر رجوع کے سلسلہ کے لحاظ سے رکھے جاوینگے اور اونمیں لحاظ

قسم مقدمہ و عدالت کا بھی ہو گا اور حسب ضرورت اختلاف اضلاع کا بھی لحاظ رکھا جاوے گا۔

۱۱۔ مقدمات بستہ جات میں باندھے جاوینگے اور بستہ جات پر چٹھیاں چسپاں کیجاوینگی جنپر

ابتدا و انتہا نمبر رجوع ان مقدمات کے جسقدر کہ اوس بستہ میں بندہے ہوں اور نام حاکم یا عدالت

(۱) مقدمات دیوانی جنکی کیفیت فی رجسٹر نمبر ا دیوانی ملفوفہ مسل گشتی نشان دیوانی ا سنہ ۱۳۱۱ف مین ہوتی ہے (۲) مقدمات متفرق دیوانی جنکی کیفیت فی رجسٹر نمبر ۵ دیوانی ملفوفہ گشتی نشان دیوانی ۱۱ سنہ ۱۳۱۲ف مین ہوتی ہے (۳) مقدمات اجرائے ڈگری جنکی کیفیت فی رجسٹر نمبر ۶ دیوانی ملفوفہ گشتی نشان دیوانی ا سنہ ۱۳۱۱ف مین ہوتی ہے (۴) مقدمات مرافعہ دیوانی جنکی کیفیت فی رجسٹر نمبر ۱۲ دیوانی ملفوفہ گشتی نشان دیوانی ا سنہ ۱۳۱۱ف مین ہوتی ہے (۵) مقدمات مرافعہ احکام متفرق دیوانی جنکی کیفیت فی رجسٹر نمبر ۱۱ دیوانی ملفوفہ گشتی نشان دیوانی ۱۱ بابتہ سنہ ۱۳۱۱ف مین ہوتی ہے (۶) مقدمات متفرق مرافعہ جنکی کیفیت فی رجسٹر نمبر ۱۴ دیوانی ملفوفہ گشتی مذکور الصدر مین ہوتی ہے (۷) مقدمات نگرانی دیوانی

۴۔ اور مقدمات فوجداری اقسام حسب ذیل ہین

(۱) مقدمات ابتدائی فوجداری جنکی کیفیت فی رجسٹر نمبر ا فوجداری ملفوفہ گشتی نشان فوجداری ۲ سنہ ۱۳۱۱ف مین ہوتی ہے (۲) مقدمات متفرق فوجداری جنکی کیفیت فی رجسٹر نمبر ۱ فوجداری ملفوفہ گشتی مذکورۃ الصدر مین ہوتی ہے (۳) مقدمات مرافعہ فوجداری جنکی کیفیت فی رجسٹر نمبر ۷ فوجداری ملفوفہ گشتی مذکورۃ الصدر مین ہوتی ہے (۴) مقدمات مرجوعہ عدالت پولیس پٹیل جنکی کیفیت فی رجسٹر نمبر ۸ فوجداری مین ہوتی ہے (۵) مقدمات مرافعہ فیصلہ پولیس پٹیل جنکی کیفیت فی رجسٹر نمبر ۹ فوجداری مین ہوتی ہے (۶) مقدمات درآمدہ برآمد جانوران جو کاری جنکی کیفیت فی رجسٹر نمبر ۱ فوجداری مین ہوتی ہے (۷) مقدمات مال لاوارث و دفینہ جنکی کیفیت فی رجسٹر نمبر ۱۱ فوجداری مین ہوتی ہے (۸) مقدمات نگرانی فوجداری۔

۵۔ مقدمات متفرق انتظامی وغیرہ صرف وہی ہین جنکی کیفیت فی رجسٹر نمبر ۱۱ متفرق مین ہوتی ہے

۶۔ جب تفصیل مذکورہ بالا معلوم ہوچکی تو جاننا چاہیے کہ رجسٹر نمبر ۵ ۵۵ کے خانہ ۸ مین نوعیت مقدمہ کی بحسب حالت حسب ذیل لکھی جاویگی

(الف) دیوانی مین بدین تفصیل

(۱) مقدمہ نمبری دیوانی (۲) مقدمہ متفرق دیوانی (۳) مقدمہ اجرائے ڈگری (۴) مقدمہ مرافعہ دیوانی (۵) مقدمہ مرافعہ احکام متفرق دیوانی (۶) مقدمہ متفرق مرافعہ (۷) مقدمہ نگرانی دیوانی

(ب) اور فوجداری مین بدین تفصیل

(۸) مقدمہ ابتدائی فوجداری (۹) مقدمہ متفرق فوجداری (۱۰) مقدمہ مرافعہ فوجداری (۱۱) مقدمہ ابتدائی مرجوعہ عدالت پولیس پٹیل (۱۲) مقدمہ مرافعہ فیصلہ پولیس پٹیل منفصلہ تحصیلدار (۱۳) مقدمہ

۱۸ - مقدمات جب محافظ خانہ میں داخل ہوں تو ہر نمبر مثل پر دستخط محافظ دفتر کے ثبت کیا جاوے اگر جیسے
اور اگر کچھ سبب در جریکا معرض وقت معلوم ہو اور مقدمہ کے واپس بھیجا جانا ممکن ہو تو مقدمات مع ایک
فہرست کے داخل محافظ خانہ ہونگے اور اس فہرست کے وہ مطالب ہونگے ایک نقل برقرار دفتر
دستخط کر کے واپس کر دینگے اور دو اقرار ابت پاس رکھیں گے مہہ فہرست مذکور حسب ذیل ہے
نشان (۱) شمار - نمبر مقدمہ - نام فریقین یا خلاصہ مضمون مقدمہ - نام حاکم و عدالت - تعداد
ملاحظات - دستخط محافظ دفتر کیفیت -

۱۹ - محافظ دفتر کو چاہیئے کہ جس قدر مقدمات داخل خانہ ہوں تو ادمیں امور ذیل کی تشریح کرنا -
(۱) فہرست میں حسب قدر کاغذات ہیں وہ سب شامل مثل ہیں - (۲) احکام صادرہ کی تعمیل ہوئی
(۳) مقدمہ طلب (؟) اخیر کے داخل دفتر ہونے کے قابل ہے (۴) احکام پر حاکم مجاز کے دستخط ہیں -
(۵) کاغذات کی فہرستیں مطابق ہیں الف و ب کے درست ہیں (۶) ان احکام کا حکم ستامپ طلب
واجب الوصول ہو اسٹامپ طلب لیا گیا ہے (۷) کا مختوم اور اسٹامپ طلب میں اضافہ
سوراخ کر کے ان کا اسٹامپ منسوخ کیا گیا ہے (۸) ترتیب مثل کی حسب سرکلر گشتی ۱۳ اپریل
و ۱۵ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء فوجداری ۱۹ اگست سنہ ۱۲۹۶ ف ہو گیا ہے -

۲۰ - اور اگر کوئی سقم ہو تو مقدمہ بدرج رجسٹر نمبر (۷۵) نقص واپس کر دیا کریں اور اگر وہ عدالت
جہاں مقدمہ قابل واپسی کے ہے دوسری عدالت ہو یعنی یہ کہ مقدمات محافظ دفتر کو بیان داخل
ہونے کی غرض سے آتے ہیں تو یہ واپسی بدرج رجسٹر مذکور بذریعہ مراسلہ ہوگی اور رجسٹر میں
متفرق میں کالم حوالہ نمبر و تاریخ مراسلہ کا کاتب دستخط کے درج ہوگا - جب کوئی مقدمہ محافظ
خانہ سے برآمد ہو تو مقدمہ کے فہرست میں خارجہ رکھا جاوے گا جس سے معلوم ہو سکے کہ مقدمہ
کس پاس کس تاریخ بھیجا گیا ہے -

۲۱ - موجب گشتی مجلس لستان و مدار (۱۴) دیوانی (۱۵) سنہ ۱۲۹۵ ف جن عدالتوں کو مدت تین ماہ
کے بغرض ادخال استثناء کے محافظ خانہ میں ہے اوس کے علاوہ اور تمام عدالتوں کو چاہیئے کہ بعد فیصلہ
کے مقدمات بہ عرصہ ایک ہفتہ داخل محافظ خانہ کر دیا کریں -

۲۲ - جب کوئی مقدمہ جو محافظ خانہ سے باہر جاوے تین ماہ تک واپس نہ ہو تو محافظ خانہ سے اس کے
واپسی کے لئے تقاضا کرنا لازم ہے -

۲۳ - سال کے ختم کے بعد کل رجسٹر ہدایت مستعملہ داخل محافظ خانہ کر دئے جایا کریں محافظ دفتران

۲۲ نمبر رجوع مقدمات وہ ہم مقدمات [illegible] ہوگا۔ مثلاً اگر عدالت دیوانی بلدہ میں بہت سے حاکم ملازم سرکار عالی
اور وہ [illegible] میں اور ہر حاکم کے مقدمات کا نمبر رجوع [illegible] ہے تو ہر حاکم کے مقدمات علیحدہ
علیحدہ رکھے جاوینگے اور [illegible] جن مقدمات رکھے جاوینگے ان پر بہ تفصیل ذیل لکھا جاویگا۔
مقدمات ابتدائی [illegible] ناظم صاحب عدالت دیوانی بلدہ از [illegible] رجوع ا تا ۵۰
[illegible] ۱۳۱۲ ف۔

مقدمات ابتدائی منفصلہ اول عدالت دیوانی بلدہ از نشان رجوع ۱ تا ۵۰ ماہ [illegible] ۱۳۱۲ ف
مقدمات متفرق دیوانی منفصلہ [illegible] دوم عدالت دیوانی بلدہ از نشان رجوع ۱ تا ۱۵۰
[illegible] ۱۳۱۲ ف۔

مقدمات انتظامی اجلاس ناظم صاحب دیوانی بلدہ از نشان رجوع ۱ تا ۱۰ ماہ [illegible] ۱۳۱۲ ف
مقدمات استثنائی دیوانی منفصلہ اول [illegible] عدالت دیوانی بلدہ از نشان رجوع ۱ تا
[illegible] ۱۳۱۲ ف۔

۱۲۔ نمبر بستہ رجوع کا وہی لکھا جاویگا جس بستہ کے مرجوعہ مقدمات بستہ جات میں رکھے گئے ہوں
۱۳۔ بستہ جات میں اس قدر مقدمات رکھے جاوینگے جسقدر مقدمات کے رکھنے کی ایک بستہ میں گنجائش ہو۔

۱۴۔ بستہ جات پر نمبر بھی ڈالے جاوینگے اور نمبر مقدمات کے شروع نمبر کے لحاظ سے ڈالے جاوینگے
اور مقدمات کے نمبر حسب [illegible] کرتے جاوینگے اور اسیطرح بستہ کے نمبر بھی [illegible] کرتے جاوینگے
مثلاً ایک بستہ میں مقدمات منفصلہ عدالت دیوانی بلدہ کے [illegible] رکھے جانے شروع ہوئے اور صرف
۲۵ مقدمات کی گنجائش اُس بستہ میں ہی تو اُس بستہ پر نمبر (۱) ہوگا اور اس بستہ میں مقدمات نمبر رجوع ۱ تا ۲۵ رکھے جاوینگے
اور ۲۶ نمبر رجوع دوسرا بستہ شروع ہوگا اور جو مقدمات نمبر سابق پر قائم ہوئے ہیں ہر ان وہ اوسی
بستہ میں باندہے جاوینگے جسمیں اونکا باندہا جانا بلحاظ اون کے نمبر رجوع سابق کے ضروری ہو۔
۱۵۔ مقدمات اجرائے ڈگری و عذرداری اجرائے ڈگری اوس مقدمہ کے ساتھ رکھے جاوینگے جس
مقدمہ کی اجرائے ڈگری ہوئی ہو یا جس اجرائے ڈگری میں عذرداری ہوئی ہو۔
۱۶۔ مقدمات دیوانی زرد رنگ کے بستہ جات میں اور فوجداری سرخ رنگ کے بستہ جات میں اور
متفرق انتظامی وغیرہ سیاہ رنگ کے بستہ جات میں باندہے جاوینگے۔
۱۷۔ ہر مقدمہ پر جب وہ داخل ہو نمبر شمار دفتر کا سرخ روشنائی سے لکھدیا جایا کرے گا۔

| | | |
|---|---|---|
| [illegible] | ۹ | |
| [illegible] | ۱۰ | |
| [illegible] | ۸ | |
| [illegible] | ۷ | |
| [illegible] | ۶ | |
| [illegible] | ۴ | |
| [illegible] | ۵ | |
| [illegible] | ۶ | |
| [illegible] | ۳ | |
| [illegible] | ۲ | |
| [illegible] | ۱ | |

[illegible]

۴۲ — رجسٹر ان کو سلسلہ وار کے لحاظ سے دفتر میں رکھینگے اور سلسلہ دیوانی کے رجسٹر ایک جگہ اور سلسلہ فوجداری کے ایک جگہ اور سلسلہ ایسے رہے کہ ایک جگہ علیحدہ علیحدہ سب مقدمات میں باندھ کے اور سلسلہ مقدمات و نمبر رجسٹر درج ہوگے اور یہ کہ وہ دیوانی کے ہیں یا فوجداری اور یہ کہ ابتدائی اور نام عدالت متعلق کا لکھا جاوے جس کے باعث وہ رجسٹر میں لکھا جاوے گا اسی طرح وہ مقدمہ کا بھی جو داخل ہوں اور اس پر لکھا جاوے گا جس سے برآمدگی کا عدالت میں ہونا ثابت

۴۳ — اشتہار ایک جلد کتاب میں رکھے جاوینگے اور جلد کتاب اشتہار کی سررشتہ سے مرتب ہو کر اس میں لگائے جایا کریں گی

## نمونہ فہرست کا حسب ذیل ہوگا۔

نمبر رجوع مقدمہ بلفظ سنہ۔ قسم مقدمہ۔ نام فریقین۔ نام عدالت و نام حاکم مجوزہ۔ تاریخ فیصلہ

نقشہ نمبر ۹ رجسٹر برآمد مثل یا کاغذات و مقدمات از محافظ خانہ عدالت ( ) مقام ( ) [illegible]

| نمبر | خانہ |
|---|---|
| ۱ | نشان شمار |
| ۲ | تاریخ برآمد مثل یا کاغذ |
| ۳ | نشان مقدمہ تنقیح شدہ |
| ۴ | نوعیت مقدمہ |
| ۵ | نام فریقین یا نام کاغذ |
| ۶ | نام عدالت یا حاکم جس کا متعلقہ یا متعلقہ مقدمہ یا کاغذ ہے |
| ۷ | نام عدالت یا سررشتہ جہاں مقدمہ یا کاغذ بھیجا گیا۔ |
| ۸ | تعداد قطعات |
| ۹ | دستخط گیرندہ کاغذ یا بصورت دیگر حوالہ نمبر و تاریخ مراسلہ جس کے ذریعہ سے مقدمہ یا کاغذ بھیجا گیا۔ |
| ۱۰ | تاریخ واپسی |
| ۱۱ | کیفیت |

نقشہ نمبر ۹ رجسٹر فہرست وار کاغذات و مقدمات در محافظ خانہ عدالت ( ) مقام ( ) [illegible]

| نمبر | خانہ |
|---|---|
| ۱ | نام رویکار |
| ۲ | نام مدعی یا مرافعہ یا سائل |
| ۳ | نام فریق ثانی |
| ۴ | نمبر رجوع مقدمہ تنقیح شدہ |
| ۵ | نام عدالت |
| ۶ | نام حاکم تجویز |
| ۷ | عہدہ حاکم تجویز |
| ۸ | نوعیت مقدمہ |
| ۹ | نمبر بستہ تنقیح شدہ جہاں مثل رکھی گئی |
| ۱۰ | کیفیت |